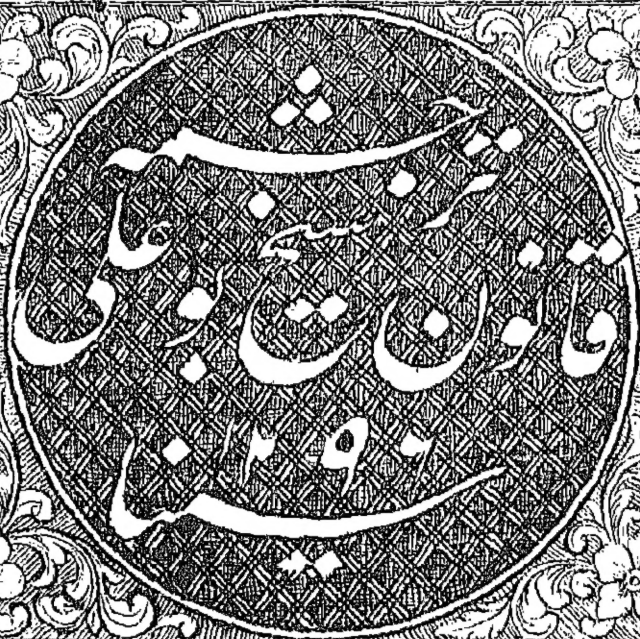




صنعت ساری مکافضا خلا یزدان  
بهرین رعین نون و نون بین نون

آذربایون کتاب طبابت افادت انتساب خاوی مطالب طبیبه مطاوی مارب یک  
مخزن عوام و محدثان فوائد مستند حکما مقبول اطباء اعنی جلد چهارم میات



بزرگان اردو مترجمه قدوه ارباب تحقیق و زبده اصحاب تدقیق یک تانضهار همه دانی  
مولوی حکیم سید حمید حسین کتوری سابق مشیر درباری حسیبی نقشبندی فو اکشور و الکته اید

مطبع نقشبندی کشتور به مطبعین حسان مونی



23 NOV 1979

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U82042

### بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوة کے بندہ خاکسار محمد اعلیٰ حسن پور کشتوری مولدہ اوکاظمی انڈیا وجد کہ کتاب ہے کہ جلد چارم ہے جلد انت ترجمہ اردو  
قانون شیخ الرئیس سے فن طب میں جسے خاکسار نے حسب فراش مترجم اور نامدار اور کل سرسید گکستان فتوت اقتدار شری  
عالی گوہر معنی نو کشتور کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شرط ایک جلد میں ملو بار ہے ہیں اس میں بھی مع شے زیادہ ملو ظاہر اور زیادہ تر  
اعتماد اس جلد میں اس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو کچھ میں مبلور ہو چکا ہے سوا اسے چند مقامات خاص کے جسکی  
تصنیع اپنے مقام پر ترجمہ نہ کر دی ہے امید ناظرین پاکین سے اصلاح اور عفو کی کہ کے شروع مقصود میں کہ ناموں کے کتاب چارم  
قانون سے اون بیماریوں کے بیان میں کہ جب پیدا ہوتی ہیں تو کسی عضو خاص میں یا تخصیص نہیں ہوتی ہیں بلکہ تمام بدن میں عام  
ہوتی ہیں اور اس کتاب میں سات فن ہیں جن میں اول شامل ہے پانچ مقاموں کو جن میں حمایت کا بیان ہے مثلاً کہ پہلا فن اول  
کتاب چارم کتب قانون سے متعلق ہو اکتیس فصلوں پر مشتمل پہلی سیاق عام حمایت کا ہے یعنی تب ایک حرارت غریبہ اجنبیہ سے قیاس  
مشتعل ہو کہ متوسط روح اور خون کی شریعت اور عروق کی راہ سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے اور وقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام  
جسم میں ہوتا ہو کہ اسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ میں ضرر پیدا ہوتا ہو کہ جسکی جب آدمی ششکین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا توبہ ہو پوختا ہے کہ  
بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہو کہ یہ اشتعال جمی کی اشتعال سے جدا گانہ ہے۔ ہاں اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور  
اسی جہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع میں ضرر پیدا ہو اور وقت اشتعال جمی اور غضب کا کیسا ان ہو جاتا ہو جسے ہم جمی غضب خواہ تعب  
نام کہتے ہیں آئندہ اوراق میں تفصیل نکا ذکر آتا ہو۔ بعض لوگوں نے ذوالی قسمین جمی کی فقط دو مقرر کی ہیں جمی مرض اور جمی عرض۔ اور جسقدر  
حمیات بوجہ اور ام کو عارض ہوتی ہیں ان میں جمی عرض میں داخل کیا ہو۔ اولیٰ مراد جمی مرض سے یہ ہو کہ جو تب ایسی ہو کہ درمیان اوسکو اور اسکی  
سبب کے کوئی مرض اسطرح نہ ہو تو جمی مرض سے اسکی عاقبت عفو نہ ہو اور تب کو چھین کوئی تیسری شے ایسی نہیں کہ اسکی

اور عفو نہ خود و مرض نہیں بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا۔ بخلاف حمیات اور ام کو اس لیے کہ پیلے ورم پیدا ہو لیتا ہے پھر اس کی جمعیت سے تپ بھی عارض ہوتی ہے اور تا بدو دم تپ بھی رہتی ہے۔ پھر چونکہ سبب کا بیان بھی عفو نہ کا خلاصہ ہو گا اس سے پیلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہے بلکہ ان حمی کی اس صورت میں بیان سبب حمی اور نفس حمی کہ ایک ہی تپیری چیز واسطہ ہے کہ وہ خود مرض ہے۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض کیا اعتراض صریح یہ ہو گا کہ حمی یہ تو کم لوگ تاج ورم کو کہتے ہیں اگر یہ تپ تاج حرارت ورم کی ہے اور بوجہ تپ جمع کو تپ لازم ہو جاتی ہے اس صورت پر لازم آتا ہے کہ اکثر حمیات ہی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہیں حمی عرض میں داخل ہوں حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی و سبب عفو نہ ورم کے ہو اس صورت میں محض ورم سبب (دھوت حمی کا ہو گا بلکہ بخلاف اس عفو نہ کو جو ورم میں ہو یعنی ورم سبب حمی بالذات ہو گا بلکہ بالواسطہ عفو نہ کو سبب کا اور سبب اصل عفو نہ بیان بھی ٹھہری گی پھر کیا ضروری کہ ہم عفو نہ کو سبب تپ حمی کا کہیں اور ورم کو سبب قرار دیں۔ اور مرض یہ بھی کہہ سکتا ہو کہ اگر یہ بات نہیں کہ حمی ورم سے تاج اذیت و درد خواہ عفو نہ کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حرارت حمی ورم جانتے ہو اور تھکاری رائے میں یہ بات ہے کہ ورم ورم ورم کا تا ورم ورم ہوتا ہے تو ہم کہیں گے یہی حال تھا عفو نہ کا بھی ہے کہ تپ عفو نہ حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنی حمی ورم اور عفنہ دونوں کو ہم حمی عرض قرار دے کیونکہ ان دونوں کو فرق نہیں ہے خواہ حمی یہ کہہ کر بھی حمی مرض نام رکھو گے ایسے جھگڑے اور اعتراضات حل علم طب میں طبیب کو کچھ نہیں اور چونکہ غشا نازک و نیم خواہ صدمہ حمی مرض اعراض کا ہو یا تسمیہ حمی کا ان دونوں میں سے موجب مناسبت ہے اس جہت سے طبیب کو یہ مناسبت اپنے وقت جدا کر کے مباحث منطقیہ کو تلیجا گیا اور اس صورت میں طبیب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہو گا۔ لہذا ہم بھی پر طبق عادت سلف اور بموجب اصطلاح اور کے فرض کرتے ہیں کہ حمیات اور ام اور حمیات سرد و حمیات عرض میں کہیں کہیں مناسبت ہو کہ ہم بدن انسان کو مثل حم کے فرض کریں اور بیان کریں کہ تمام بدن جو بدن انسان کی اجزاء ہیں ان کی تپیں تپیں ہیں۔ پیلے ناولن بدن تپیں رگوں بات بدن اور تپ بھری ہوئی ہوتی ہیں جس طرح تمام کی دیواروں کا حال ہے۔ دوسرے رگوں بات بدن میں جو اعضا تپیں بھری ہوئی ہیں جس طرح پانی حمام کے حوضوں میں بھرا ہوتا ہے تپیری ارواح نفسانی خواہ ارواح جسمانیہ یا حیوانیہ اور نباتات جو تمام بدن میں تپیں تپیں ہیں ان میں مثال ہو ا حمام سے وی جاتی ہے۔ رگ رگ تپیں جو پیلے اشتعال بدن انسان میں ہوتا ہے ان تپیں تپیں سے ایک میں ضرور ہوتا ہے بلکہ انسان کے بدن کا کوئی خزانہ ایسی نہیں ہے جو ان تپیں سے مرکب نہ ہو۔ اشتعال اولی خواہ اولی و سہاری یہ مراد ہے کہ حمیت اشتعال کا اشتعال فرو ہو جائے تو اس کو قریب کی چیزین خود بخود بخود حمی ہو جائیں اور عکس اس کے اگر تپ کی چیزوں کی حرارت بخانی دیو اشتعال اولی کا سرد ہونا کو ضرور ہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنی اشتعال پر باقی رہ کر پھر دوبارہ اپنی قریب کی چیز گرم کر دیں۔ اگر حرارت غریبہ کا احوال اعضا و اصلہ یعنی جو اعضا کہ مٹی ہے پیدا ہوئے ہیں ان میں اشتعال اولی جو جس طرح سوزش اور حرارت حمام کی دیواروں کو گرم کرتی ہے خواہ لوہی دھوکنی یا نان پری دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کا نام تپ ق ہے۔ اور اگر اشتعال اصطلاحي اس مقام خاص کا اختلاط پیدا ہو کر بعد اس کو حرارت اعضا تک پہنچے کہ مٹی پانی حمام کا دیوار میں لگ جاوے دیوار کو گرم کر دے خواہ گرم ہو یا کوئی مقام گہرا کہ تپ دیگ پر پہنچائی ہو ایسی حمی اور تپ کو حمی کہتے ہیں۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے ارواح اور حرارت جسمانیہ کو اشتعال کرے اور اس کے بعد اعضا اور اختلاط تک پہنچے کہ مٹی کو گرم کر دیتی ہے اس قسم کے حمی کو حمی کہتے ہیں۔ اور اگر حرارت غریبہ پہلے دیوار کو گرم کر دے اور ان پانی حوضوں میں دیوار میں گرم ہو جائے مٹی تپ کو حمی کہتے ہیں۔ اور اگر اس کا مطلق ہو تو اشتعال و سبب

ایک لطیف چیز ہے اور اس کو ہوتا ہوا ہوتا ہے بہت جلد دفع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ ہی نہیں رہتی بشرطیکہ اس  
تب کا استیصال کسی بھی عفنہ یا تپ کی طرف نہ ہو جائے۔ اس میں جو تعریفیات حیات کی مذکور ہوئیں وہ نہ کے قریب ہیں اور گویا  
ہر ایک حیات کی تعریف جنس و فصل سے کی گئی اور تقسیم حیات کی مذکور ہوئی ایسی ہی جیسے کسی مفہوم عام کے تفصیل سے مفید کہ تقسیم  
کبھی حیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہیں کہ بال اوس تقسیم کا حیات شلہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً کہ حیات میں کچھ عادی ہو  
ہیں اور بعض اقسام غیر عادی ہوتے ہیں۔ بعض تپیں گرم نہ ہوتے ہیں اور بعض غیر گرم نہ ہوتے ہیں۔ بعض اوقالیہ ہوتے ہیں کہ ان کا دورہ  
شب کو اور بعض نهار میں کہ وہ دن کو دو گزرتی ہیں۔ بعض سلیمہ اور مستقیم ہوتے ہیں کہ اوس کے اعراض مہلک و خوف نہیں ہوتے اور بعض  
حیات میں اعراض شدید اور بد ہوتے ہیں۔ بعض تپیں حارہ ہوتے ہیں کہ اوس میں مساوی حرارت کو بروقت کی خصوصیت ہوتی ہے اور  
بعض کی حرارت کے ساتھ برو اور پھر بری خواہ لڑہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حیات سبیلہ ہیں۔ اور کچھ مرکب ہوتے ہیں مثلاً حیات  
کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہیں اطباء کہتے ہیں کہ زیادہ تر قابلیت حیات کی وہ کہ کچھ میں جبکہ مزاج گرم تر  
ہے بالخصوص جبکہ مزاج میں رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا ہلکا اور پست ہوتا ہے  
اور جن لوگوں کا مزاج گرم خشک ہو انہیں بھی استعداد حیات عادی کی ہے۔ مگر ابتدا کو انکو بھی یومیہ حال ہوتی ہے بعد ازاں بہت  
جلد انکی تپ حیات کی طرف منتقل ہوتی ہے اور پھر میں مزاج کے اقراق ہو جاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجھ کی طرف ہوتی ہے۔ ان  
مزاجوں کو بعد پھر استعداد حیات کی ادن لوگوں کو کہ ہے جو رطوبت اور یوست میں مساوی ہوں اور حرارت اوس کے مزاج میں غالب ہوا  
لوگوں کو ابتدا میں حیات بجا حارہ عارض ہو کر طرف حیات خلیہ کے منتقل ہو جاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے وہ لوگ استعداد حیات کی پیشگی  
بدل میں حرارت بروقت تو برابر ہو کر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہوا انکو ابتدا میں حیات عادی کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ ان  
ہے۔ اور جن لوگوں کے مزاج بار در طرب خواہ بار دیا بس ہیں اوسے حیات دور رہتی ہیں خواہ اس حیات یومیہ لوگوں کو شادمانہ  
کبھی عارض ہوتی ہیں۔ فصل دوسری بیان میں اوقات اربعہ حیات کے حرارت کو واسطے بھی مثل درامر میں  
کے اوقات اربعہ ثابت ہیں ایک وقت ابتدا کا ہو دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا اوقاف اور سکون کا چوتھا تنہا مرض ہوتا ہو چوتھا قوت  
انخطاط کا جب سو مرض کھنکھاتا ہو اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہیں یعنی ابتدا سو حیات سے تازہ حال اور صحت اعتبار اوقات اربعہ  
کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہیں کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جدا گانہ اوقات اربعہ کی تجویز کی جاتی ہے۔ خوف اور خطر بلاکت مرضی کا  
اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سو مرضی انخطاط شروع ہوا پھر بعض اوقات تپ کو حیات پاک نہیں ہو  
مان اگر وہ اسباب پیدا ہو جائیں جگاہ کے ذکر کرینگے مثلاً طیب کو علاج میں خطا واقع ہو خواہ مرضی کا پختہ بی اطلاع نہ کرے۔ وقت ابتدا  
بطور جزئی کہ نوبت میں یہ ہے کہ جس وقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی قہر فات سے باز رہے اور مادہ مرضی کا بعض میں بھرا ہے وہ حرارت اصلی  
کی گنجائش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی میں احتراق پیدا ہو۔ اور ابتدا سے کلی ہونے کے بعد وہاں تک کہ یہ اثر ظاہر نہ ہو  
طبیعت نے مادہ پر غالب اگر اثر نفع ظاہر کر دیا ہے خواہ یہ ظاہر نہ ہو جائے کہ طبیعت کو مانا اور محکم اکل منسوب کر دیا اب نفع کی امید  
نہیں ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض میں پایا جاتا ہے لیکن بہتہ ہوگی ایسی ہوگی کہ بعض میں زمانہ ابتدا کا مختصر ہوتا  
ہے جس طرح سو کو شس جو تپ دمو می ہے چونکہ اوس میں روز اول سے رخا کا ان کو تپ سے اعلیٰ کی ہوتی ہے معلوم



نہیں ہوتا ہے کہ ابتدا کسی وقت ہوئی اور ابتدا اور صعود کا زمانہ کون ہے۔ اسی طرح صبح اور سکنہ میں چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب ہوتا ہے  
 یا بجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ کبھی زمانہ ابتدا کا جو کبھی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتے ہیں لوگ گمان کرتے ہیں کہ وقت ابتدا  
 کا اس مرض میں نہیں ہے۔ اس طرح اکثر چونکہ اول روز تپ شدید میں یعنی حمی حادثہ میں ایک جسم سطح جسے غماہ کہتے ہیں بالائی بول نظر  
 آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نہ ہو کہ برز اول یا پانی جانی ہے جب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس تپ میں زمانہ ابتدا نہیں تھا مگر واقعہ میں ایسا نہیں  
 اس لیے کہ ان سب صورتوں میں زمانہ ابتدا فوری ہوتا ہے مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہے کہ محسوس نہیں ہوتا۔ تھوڑے لینے صدور کا وہ زمانہ ہے  
 کہ حرارت غریزی اور سوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور متغلات خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرے کہ اگر غالب ہوئے تو آثار نفیج کے ظاہر ہونے لگیں  
 بخت وقوت مرض کو بڑھتی ہوئی بخلاف نفیج کو آثار کا شروع ہونا قریب ہوتا ہے۔ وقوت لینے انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض میں اور  
 محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اور سوقت ہو تو عری زمانہ کے بعد بخوبی ہو جاتی ہے اس وقت کو لینے نشانی کو  
 لمحہ لینے زمانہ حرب یا جنگ کا کہتی ہیں۔ اور انتہا کی مدت اور تپ میں جنگی فوج تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی فوج ہوتی ہو گئے شناخت انتہا  
 کی جو زمانہ فتنی بخوبی گئی اس کے بعد جو فوجت خفت اعراض ہو او میں ہوتی ہو کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض میں بسر ہو جاتا ہے دوسری  
 فوجت میں انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے۔ کبھی ایسے تپ میں امتداد زمانہ فتنی کا دو فوجت تک ہوتا ہے اور کبھی بعد تیسری فوجت از رو  
 شروع محاربہ جو ہوتی ہے اس سے زمانہ فتنہ کا پہچانا جاتا ہے پس دو فوجت سے زیادہ امتداد زمانہ فتنی کو اکثر اعراض میں نہیں ہوتا ہے۔ البتہ  
 اعراض مزمنہ میں وقت انتہا کا زمانہ دو فوجت سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے کہ بیشتر اعراض مزمنہ میں چند فوجت ایک صورت کو اعراض میں ہوتی  
 اور احکام اول فوجت کو تشابہ ہوتے ہیں ہر فوجت پر اخیرہ ایسے فوجت کا ہوتا ہے اور ہمیں آثار نفیج کے پورے ظاہر ہوجاتے ہیں اگر طبیعت مادہ  
 پر غالب ہوئی ہے خواہ دارت کیفیت بخوبی معلوم ہو جاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہو گئی ہو۔ ان خطاط کا وہ زمانہ ہے جس وقت  
 حرارت غریزی بخوبی مادہ مرض پر غالب اگر مادہ کو مغلوب کرتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اور سکون سے قدرے متفرق کر  
 ہو پھر اور سوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہو ہو کہ لطف اطراف بدن کو دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور تحلیل ہو جائے اور چونکہ اطراف خارجیہ میں  
 اور سوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط فہمی کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ زمانہ ابتدا مرض کا ہے  
 یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر غالب گیا اور طبیعت کو مقابلہ سے عاجز ہو گئی اس سے اعراض میں خفت واقع ہوئی اور  
 حرارت باطن میں خفت ظاہر ہوئی طبیعت بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا ان خطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہو یعنی مرض طبیعت کو بظاہر  
 مغلوب کر دیا ہے۔ اس خفت کا نام افاقہ الموت رکھا گیا ہے اس لیے کہ بعد ایسے افاقہ اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے  
 فتنی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف اعراض کے مختلف ہوتا ہے جو اعراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہیں اور کارنا  
 فتنی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار جمیات یوم کی فتنی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن میں ان کو اعراض حادہ میں داخل  
 نہیں کیا ہے اس لیے کہ مرض کے حادث ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ فتنی کافی نہیں بلکہ بالانہیہ وہ مرض مہلک پر خط بھی ہوتا ہے جس کا  
 اعراض حاد ہیں کیا جاسے۔ جو اعراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہیں اور ان کے بعد اعراض حادہ علی الاطلاق کا فتنی القرب ہوتا ہے اور اس کی  
 مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جسے حمی مخوفہ خواہ غلب لازم۔ اور جو اعراض کہ ان کی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو ان کا  
 زمانہ فتنی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اعراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہے پھر اور اعراض مزمنہ کی



دلت منشی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منشی بعض امراض کا ہوتا ہے۔ امراض حادہ کے مراتب جو باقی  
منشی مذکور ہونے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اور سوقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مرض کو بیان کریں گے۔ بہت سے  
کی اوقات کلی ابتدا اور تیزید اور انتہا قیون ایک ہی نو فرسین گذر جاتی ہیں اور دوسری نوبت سے اونکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ  
پر ہو اور نہ دوسری نو فرسین آثار بلاکت کو ظاہر ہو جائے ہیں۔ جملہ حیات ان اوقات اربعہ میں بہت سا اختلاف رہتی ہیں۔ بعض اقسام کا زمانہ تیزید  
اور ابتدا زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے۔ **فصل تیسری** بیان معرفت اوقات مرض کی خصوصاً شناخت زمانہ  
منشی کی۔ اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہیں۔ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کہاجاتی ہیں مثلاً تیزید  
خواہ صبح اور سکنہ اور خفاق چرنگہ امراض حادہ شدیدہ میں سو ہیں پس اونکا زمانہ منشی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا۔ اور غلبہ خالص اور شب و حقہ جو کہ  
امراض حادہ کے دوسری قسم میں داخل ہیں انکا منشی سات دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور ریح اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہیں انکا منشی سال بھر  
نہاے اور اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت مرض سے بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونے نوبت کا قیصر  
معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منشی قریب ہی جیسے غلبہ خالص چونکہ زمانہ اسکے نواب کا تین گنتی سے لیکر چودہ گنتی تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ اسکا منشی قریب ہی اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلط مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منشی بعد سے جیسے غلبہ غیر خالص  
اگر ایسے امراض ہوں کہ انہیں نوبت نہیں ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر پست رہیں جیسے سو لوخس وغیرہ ایسے مرض کو مرض حاد  
کہتے ہیں۔ اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارو ہو خواہ مائل طرف غلط کے ہو اور اس مرض کو غیر حاد کہتے ہیں۔ کبھی سحرہ مریض۔ یعنی آثار شہرہ وغیرہ  
سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر ٹھوڑے زمانہ کی حرارت میں انقباض اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جائے کہ چہرہ دہلا ہو اور شہرت  
لاغر ہو جائے معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہو اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہیں تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منشی صورت اول میں قریب ہی اور  
دوسرے میں بعد سے کبھی بلحاظ بقایا اور زوال قوت کی شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا  
ہو جائے تو مرض حاد ہو اور منشی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہی ہو مرض غیر حاد ہو اور منشی بعد سے ہے کبھی منظر اوقات حصول اور زوال  
مریض کی شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو کہ میں انہیں جو امراض پہلے  
ہوتے ہیں اونکا منشی بسرعت ہوتا ہے اور بارہ دن میں خواہ دونوں بارہ فصلوں میں یعنی خریف اور شتا کہ انکی پیاریونکا منشی بدیر ہوتا ہے۔  
اور یہی حال بلاد حارہ اور باروہ کا ہے۔ کبھی سحانہ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سرلیج متوازنہ عظیم ہو تو مرض  
حاد ہوگا اور منشی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا۔ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منشی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہری تو مرض مزمن ہوگا  
اور نہ منشی بعد ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہو اور منشی قریب ہے اور اگر لرزہ کی قدر نہو پس اس مرض کا منشی  
قریب ہی اور زمانہ بقایا مرض کا بہت ٹھوڑا ہے۔ کبھی شناخت اوقات امراض کی منظر اوقات نواب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی شب ایسی ہو کہ  
اوسکی بر نوبت میں زمانہ تقدم کا محفوظ نظام واحد ہو اور جب قدر زمانہ تقدم ہو نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر ہر روز بڑھتا جائے تو معلوم  
ہوگا کہ ایسی یہ مرض زمانہ تیزید میں ہے ایسے کہ بعض امراض ایسے ہوتے ہیں کہ اخرا اوقات یعنی زمانہ انحطاط انکے نکاترید باقی رہتا ہے جیسے  
کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اوکی ٹیک باڑہ بچہ دوپہر دن کے ہوئی اور تین بچہ اور گئی دوسری باری جب دوپہر پہلے میں پانچ بجے  
خواہ منٹ باقی نہی شروع ہوئی اور پورے تین بچہ موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ میں باقی رہے

شروع ہو کر ہر سی تین بجے اور پھر یہی صورت ایسی ہے کہ اوسمین نظام تفاضل کا مستمر ہی ہے اور جب قدر دروز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار  
 اول یعنی تین گنتی پر پہنچتی جاتی ہے۔ کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تب مثلاً غب خواہ جمی مواطیہ کہ اوسکے چند نمونے بتفاضل مذکور  
 سببیل تقدم کی ہوں اخیرین ایک وقت خاص پر ہر جانی ہو اور زیادتی اوسکی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہنچ کر آگے نہیں بڑھتی یہ صورت  
 بھی حالت صریح اوسکی زمانہ متعین ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہو گئی۔ اگر ایسی صورت  
 میں وقت نوبت کا متاخر ہو جائے یعنی اگر بعد مقدم ہونے نوبت کی چند نمونے وقت واحد پر آئیں بعد اوسکے اوسوقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے  
 لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا۔ جو تب ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ درمیان ناکل ہوگی۔  
 اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی اعراض جمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی  
 زیادتی اور کبھی طول مدت اور کبھی سوچا جاتی جاتی ہیں اس طرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبت کی یکساں اور برابر رہے تو مرض کی ابتدا ہو اور اگر کم ہوتی رہے  
 گھٹ جاتی تو زمانہ انحطاط کا ہو اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اگر حکم تنہیک کا لیا جائیگا اور کبھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نواب بین  
 ہوتا ہے کہ زیادتی اور کبھی میں تشابہ نہیں ہوتی بلکہ کبھی شناخت اوقات اور بعد مرض کی بذریعہ اختلافات کہ ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی نوبت  
 میں عرق زیادہ براد ہو اور اوسکے بعد نوبت آگے مقدار کمی اور خفت اعراض میں پائی جائے خواہ جس نوبت میں عرق یا اسہال ہو اور  
 بہ نسبت یہ نوبت کچھ شدت میں زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی موقوف فی طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہیں کیا  
 ورنہ دوسری نوبت میں خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طبعی لانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ  
 نزدیک ہو خواہ زمانہ ابتدا میں۔ کبھی شناخت اوقات بوجہ نفیج مادہ خواہ نوبت نفیج کے ہوتی ہے جب اوس پہنچنے کے بعد ہی کیا مثلاً اگر طبعی  
 نفیج ہمارہ کسی قدر نفیج کے ہو خواہ اول کو پہنچا نہ ہو یا بعد ہوا تو پہلے زمانہ اول نزدیک کا ہے پھر اگر نفیج بن کثرت ہو تو اوسکی ضد واقع ہو کر کثرت  
 نفیج پیدا ہو معلوم کیا چاہیے کہ اب کبھی مرض کا یہی وقت ہے۔ ایضاً اگر نفیج یا خلافت نفیج کا بہت جلد نظام ہو خواہ بوجہ براد ہو یا نفیج  
 کی یا بول میں غماض ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ کبھی قریب ہی ہو اور اگر نفیج بدین ظاہر ہو دلیل ہو بعد ہونے منتہی کی۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت  
 یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہو جسوقت نفیج میں انضغاط پیدا ہو یعنی نفیج کی حرکت میں سستی اور خفوت اور صفرا اور طبعی  
 ظاہر ہو اور رنگ طراف بدن کا ناکل ہر جگہ ہو جائے اور اطرافین ہر دی پیدا ہو مخصوص صائب گوشہما اور اسی طرح کہ رہ ہنی ہی سر ہر جگہ  
 اور ہر دی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن میں محسوس ہو جائے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت میں  
 رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہو اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہو حرکات بدنی سست ہو جاتی ہیں گہری نیند سے آگاہ ہونے لگتی جاتی ہے بلکہ نوبت پر بوجہ پیدا  
 ہوتا ہے اور بوجہ استفراغ خواہ وہی ہونے اعضا کے لیکون کا اور نساہ شوار معلوم ہوتا ہے۔ کلام کہ نے میں نقل اور گرانی پیدا ہوتی  
 ہے دونوں شانوں کے بچھین ہریری یعنی تشعیرہ پیدا ہوتا ہو اور اس طرح لشت میں ہی تشعیرہ اوٹتا ہو اکثر ابتدا نوبت میں لشت  
 لرزہ آجاتا ہے اور بیشتر سیلان لعاب بن عارض ہوتا ہے دونوں کہنٹھیاں ہر کہنے لگتی ہیں۔ کان گونجنے لگتی ہیں۔ چھینٹھینٹھین  
 سی آتی ہیں سب جو بدن کے کچھتو ہیں۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدای نوبت میں ہوتا ہے یا انتہای نوبت میں۔ وقت محدود  
 خواہ نزدیک کا ہر نوبت میں اوسکے دو حصہ بن نصف اول میں تو نفیج کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سلیج ہونے لگتی ہے  
 اور حرارت تمام بدن میں منتشر ہر ہر ہو جاتی ہے۔ اور نصف آخر زیادہ نزدیک کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن میں برابر منتشر ہو گئی ہے

اوسمین زیادتی ہو جاتی اور بڑھتی جاوے۔ انتہا جو نسبت کا وقت وہ ہے کہ جب قدر حرارت اور سبب اعراض بڑھ چکے ہوں وہ کچھ دیر تک  
 بدستور رہیں نہ ٹپکھیں اور نہ بڑھیں اور بغیر نہایت عظیم اور سراج اور متواتر ہو جائے۔ اعطاط فوہ کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان  
 حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہو اور بغیر حرکت اور قوام میں مستقبل اور مستوی ہو جاتی ہو جس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے  
 اندر سے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اور ہر بدن میں عرق نمودار ہوا اور تپ نہ جاتی ہے۔ اکثر یہ حالات خفت کی جزا نہ اعطاط میں ہوں  
 بیان کی ہو وقت نزدیک موت کی بھی پیدا ہوتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بصحت ہو ایسے خیال سے ان امور کو زبردستی  
 نہ کرنا چاہیے بلکہ نوجو کامل بظرف اور اک اور شناخت حالات بغیر کی کہ فی چاہیے اگر ان حالات کی بغیر قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ اعطاط  
 مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہیں ہو اگر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً مٹی غیب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان  
 کریں ایسے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہیں اور بغیر تپ کی اور کچھ کم کرنا کثرت فوہ سے ابتدا کرتی ہو اور کچھ بد اطراف اور زبردستی  
 پھر زردی سکون اور بد اطراف میں کی پیدا ہو کر تمام بدن میں گرمی کیساں پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ زمانہ ابتدا کا حال ہو اور اسکے گرمی کی زیادتی  
 ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ نزدیک کا ہو اور اسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ہر جانی ہے اور یہی وقت نشی کا ہے بعد از ان حرارت میں کمی واقع ہوتی  
 ہے جسے کتب زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ  
 بردت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بار و اوبار و ہی کہ فی میں اور ضعف حوائج غریبہ اور کچھ کھانا ہونا جلد کا بھی طول مدت  
 امراض کے میں نہیں فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا سرچ کلی جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب ہی چیزیں ہیں جو کہ ہر  
 بدن انسان میں داخل نہیں اور بالذات تشنیں اور حرارت پیدا کرتی ہیں اور انکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہیں یا وہ چیزیں ہیں جو بالعرض ہم  
 انسانی میں بوجہ اتصال اور ملاقات کو حرارت پیدا کرتی ہیں۔ خواہ انقسم ملاقات خارجیہ کے ہوں جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے  
 پینے کی چیزیں۔ خواہ انفعالات بدنہ جو بوجہ ریاضت بدنہ کو عارض ہوتی ہیں۔ یا انفعالات نفسانیہ جو ہر وقت غضب و خوف وغیرہ کی  
 ہوتی ہیں خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا میں واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ سورت جسمی یومیہ کی نقطہ  
 ہوتی ہے۔ کبھی جسمی یومیہ بغیر اقسام کے سند سے بھی پیدا ہوتی ہے جیسا کہ سبب ظاہری اور خارجی نہیں ہوتا بلکہ اس سند خواہ کچھ سبب داخلی  
 ہوتا ہے اور بدلی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھ گئے انکا اشتداد اور اشتغال اولیٰ اثنا نہیں ہوتا کہ ارواح اور بخارات ہی ثبوت کہ اعطاط  
 خواہ اعضا تک پہنچو ایسے کہ اگر اسقدر اشتغال ہے تو بہت دن خواہ کوئی قسم جسمی غلطی کی پیدا ہو جاوے کی سبب اسباب بادیہ جسمی غلطی کا پیدا  
 ہونا معتبر نہیں سمجھتا ایسے کہ اسباب خارجیہ مثلاً ایسے اسباب کی تحریک بدن میں کہ رتے میں جو سانس سے خفی موجود ہے اور انکی تحریک اگر اسباب  
 خارجیہ کہ دینگے تو جسمی غلطی ضرور پیدا ہو جائیگی۔ بغیر کہ ہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ جسمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کس قدر رتے پہنچو خواہ روح کو کتب  
 ہو عارض نہیں ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے ایسے کہ محض فرج اور سردی سے بھی کبھی جسمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین رتے بوجہ جانی اور روحانی  
 دونوں نہیں ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز میں ہو جاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقاء بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز  
 زیادہ جسمی یوم کا زمانہ گزرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کی طرف ہوتی ہے اور انتقال کو معنی یہ ہے کہ اشتغال حرارت کا  
 اور راج سے تجاوز کر کے اعضا بدن خواہ اعطاط تک پہنچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیوں نے بیان کیا ہے کہ جسمی یوم چار روز تک رہتی ہو اور  
 زائل ہو جاتی ہے بدن اسکے کہ جسمی غلطی خواہ جسمی کی طرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کی طرف ہوتی تو اسکی اور منتقل







منظم ہو تا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہو گا خواہ وہ سبب قبل از جی کے پیدا ہو یا کہ جی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہو اسے جیسے تعب شدید خواہ اشتباہین لذت شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور سبب سے جو قبل غفلت کا نظام کے ہو سکتے ہیں۔ کہی جی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوپر صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو کثیف ارواح کے ساتھ پہنچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی شدت تخفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تخفیف باعث اس صلابت کی ہو یا ہو کہ خواہ بیداری اور غفلت اور انہیں سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو۔ کہی جب پٹ اس تب میں انقباض نبض کا پیدا ہو جاتا ہے اور انقباض میں بطور واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاذ و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ میں کمتر ہوتی ہے اس لیے کہ حاجت ترویج قلب کی اس تب میں بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کو زیادہ ہوتی۔ اس لیے کہ بخار اس تب میں بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہیں ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اس کی حرکت انقباضیہ کی شناخت پر دشواری ہو تو حرکت انقباض سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کی نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی۔ جب جی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آ جاتی ہے جیسی عادت اس بدین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کی بعد تب کو ہو جانا اچھی علامت ہے۔ مگر یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب قدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسطرح بول ہی جید ہو دلیل کا کر ہے کہ جی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہ تو جی یوم کا ہونا بھی ضرور ہو اس لیے کہ اکثر اوقات رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے جی یوم واقع ہوتی ہے مگر حکم کہتا ہے کہ اگر نبض کی یہ کیفیت نہ ہو تو وہ جی یوم کی نفس نبض سالیہ کلید نہیں ہے بلکہ بیان سالیہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجب ہو و لا لظرفین کو بولاسے جس کا یہی ایک علامت جی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تب کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اس کی تیزید کا دو گنٹھ سے زیادہ نہیں ہوتا اور اس کو زمانہ شقی میں اعراض شدیدہ نہیں ہوتے اور جی یوم ختم ہونے ان باتوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت جی یوم کی ہے کہ اوپر اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درود خواہ درد لشت یا اور ادواج ہی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کہی درد خواہ کوئی اور درد پید ہو ہی ہوتا ہو تو اس کو ثبوت خواہ لازم بعد زوال تب کو نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہو جاتا ہے یہ بھی دلیل اس تب کی جی یوم ہو نہ ہو ہوتی ہے۔ اکثر جی یوم پسینہ آنے کے بعد اور جانی سے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جی یوم طبعی ہوتا ہے اور جو پسند کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت دلی نہیں ہوتی ہے اور معتدل درجہ میں اس پسینہ کے بہت اثرات نہیں ہوتی بلکہ جتنی معتدل عرق طبعی کی جسم کے واسطے معتدل ہے اس قدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ عرق اس کے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدل ہو ہی نہیں ہوتا۔ اگر پینہ بکثرت تب کو اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ جی یومیہ نہیں ہے۔ ایک بہت عمدہ تجربہ جی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کرین اگر توڑی دیر کے بعد مثل شعلہ کے بدن میں پیدا ہو اور وہ ہر سری غیر معتدل معلوم کرنا چاہیے کہ جی یومیہ ہے اس وقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام میں ٹہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر نہ ہو تو جی یومیہ ہے۔

**فصل چہارم میں بیان غفلت جی یوم اور حمیات کی طرف**

جی یوم کا کہی جی یومیہ اور حمیات کی طرف منتقل ہی ہو جاتی ہے جس قدر بدن کے اخلاط معتدل ہوتے ہیں اور ختم ہوتا ہے عفت کے علاوہ جی یومیہ موجودہ کے اور پیدا ہو جاتین کہ مریض ہو گا رہا ہے خواہ اس سے خفید کم آئے خواہ طیب ہو گا جو میں اور تیز

خطا واقع ہو شکلا ہنسجکال مرض نوبہ تھا کہ اسکی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیعت کے اوسے ہو کہ اسکا رکتا نچوڑ گیا اس صورت میں جو لوگ صفر اور مزاج ہیں انکی تپ نچر جمی رت کی طرف ہو جاتی ہے خواہ جمی محرقہ کی طرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دسوی مزاج ہیں اور گوشت اوسکے تیز زیادہ ہے وہ ایسی سو ترندیر سے سو فو جس میں مبتلا ہو جاوے ہیں مگر وہ تپ دسوی ہو بلا عفت نہت ہو نہ جمی مطلقہ اور بیشتر جمی مطلقہ ہی عارض ہو جاتی ہے۔ اس طرح اگر کوئی جمی یومیہ محتاج مروت کی تھی تفتیح مسام میں خواہ اوسکے مناسب یہ تھا کہ اوس بدن میں کسی قسم کا خلل پیدا ہو تاکہ حرارت باطنی کو بظرف ظاہر کے نکالے اور طبیعت ذرا ہستہا مدد گاری کی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اظلاما محتبسہ میں ہو جائے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوی قوی چیز بوقت گرم ہو اور شفعن ہو جاوے علامات انتقال جمی یوم کو اوس قسم کی حمیات کی طرف دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدولن ہمارا دھوئے عرق کے خواہ اوس تری کو جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ میں کمی ہو خواہ عرق تو آگے ابھی جسم عرق سے پاک ہو کہ تپ اور تر جاوے۔ اور زمانہ اسخطا کا تا دیر رہے یعنی جس قسم کی تپ یہ ہو اوسکے زمانہ اسخطا کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور اسخطا ط میں دشواری بھی اور نبض ردارت کینیت سوا بالکل پاک نہو جاوے بلکہ کچھ آنا رجمی کے بعد مفارقت کی بھی نبض میں باقی رہا کریں اور دوسرا اگر بوقت جمی کے عارض ہو اتنا بعد مفارقت کو بھی باقی رہے۔ یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ انتقال جمی یومیہ کا بظرف قوی عفتو خطا کے ہو گیا ہے خواہ جمی وقتہ کی طرف منتقل ہوئی ہے۔ اگر اسباب رویہ اتنی زیادہ ہوں کہ جمی خطیبہ کے حدوت سو بڑھ کر اور فساد کا مظہر ہو اوسوقت بیشک جمی یومیہ کا انتقال خاص تپ کی طرف ہوگا۔ جب تپ کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اوسوقت جلد مقام شریان یعنی خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا میں گرمی تپ کی کیا اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلا ر معدہ خواہ کما نا کھاتی ہی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اور نبض میں استواء حال رہتا ہے یعنی جقدر اوسکے کیفیات رویہ میں ایک ہی ہو حال میں ہو ہیں اور صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغری بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ سب باتیں جو ہم علامات جمی رت میں بیان کریں گے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر انتقال جمی یومیہ کا سو فو جس یعنی وہ جمی دسوی جو بلا عفتو تپ اوسکی طرف ہو اوسوقت نبض میں امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چرسے پر انتفاخ ہو جائیگا۔ اگر جمی یومیہ اور اصناف حمیات عفتو تنکی طرف منتقل ہو قشریہ اور اختلافت نبض اور صغری نبض ظاہر ہوگا اور تضاعط جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہیں پیدا ہوگا اور حرارت میں لذع اور یوسست پیدا ہوگی اور باقی اعضا میں بھی شدت ہو جائے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جب طرح بوقت جمی یوم ہونے کے اوس میں تفتیح تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ظہور تفتیح کا نہیں ہوتا ہے فصل ساٹھ میں معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا سب بیمار جو حمیات یومیہ میں مبتلا ہوں یہ ضروری انکی یہ ہے کہ اچھی غذا سریع الذضم او کو دی جائے سریع الذضم کی قید اسواسطے ہے کہ مجموعہ حلیل ہے اور علیل کی قوت میں نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بھلی الذضم خواہ فاسد غذا کی ذضم کرنے کی قوت نہیں ہوتی۔ مگر بعض مرضا جمی یوم کیواسطے تغلیظ دیر کی اجازت ہو جیسے وہ لوگ جو جمی قہی خواہ جمی جو جمی یا جمی ٹھی میں مبتلا ہوں خواہ وہ لوگ جنکے بدن میں خلط صفر روی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتداء تپ میں قشریہ کی شکایت کریں انکے طعام کی تدبیر اس طرح کرنی چاہیے کہ چند قہہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز میں ڈلو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع ہی ہو جاوے۔ اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیو جائے ہیں بلکہ انکی غذا میں تلخیص ضرور ہوتی ہے جیسے اگر جمی یوم سدی خواہ آٹھ سال کی

خواہ درمی ہو۔ مناسب ان لوگوں کے حقیقین یہ ہے کہ انکو غذا دی جائے سو اسے اول اشخاص کے جنکو ہم ہستہ تذکرہ کیے ہیں یعنی بعض  
 جسمانی اور روحانی کے۔ آب سرد کی ابتداء ترتیب میں کچھ ممانعت نہیں اسلیکے کہ اس زمانہ میں فوس قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ ممانعت  
 نہوگا بلکہ آب سرد بہرہ روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر ایسا نہیں منع ہو خواہ آب کو زمانہ دراز گذر جائی خواہ جسمانی ہستی استعمال  
 آب سرد کا ان صورتوں میں ہرگز مناسب نہیں۔ حمام کا استعمال قرین صحت ہے اور اسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہے کہ جب کہ تپ کا زوال ہو جائی اور  
 اغراض مناجات استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہیں ترتیب بدان کی ہوتی ہے اور عرق بخوبی بہاؤ جاتا ہے اور مسامات میں قنطریل پیدا ہوتا ہے اور  
 آئینہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہوجاتی ہے پھر تپ بدیہی کرتا ہے۔ اگر مصلحت یا خوف عفو نہ ہو تو قوی کا ہوتا ہے تو اسکا استعمال سو وہ بھی  
 بر طرف ہو جاتا ہے۔ البتہ جسکی تپ سردی ہو اور اسکو حمام بیشک بہتر ہو تاہو کہ بیشتر کوئی مرض عضو نہ ہوگا البتہ شخص کی نسبت پیدا ہو جاتا ہے اسکا  
 حمام سے اور اسی طرح جسمانی کی حالت میں استعمال نہ ہوئے مگر آخر میں جب اسکا مسام ہو جائی اور غذا خواہ مخواہ ہوجی اور سوقت اسکا حمام  
 واجب ہوتا ہے۔ جو شخص زکام میں گرفتار ہو البتہ اسکو استعمال نہ کرنا چاہیے بلکہ اگر اودہ اخراجی ہو کہ اس میں ترتیب کو خیال سے حمام جائز ہے۔  
 کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ شہرنا ہو ای حمام میں نہ جاسیے بلکہ جتنی دیر تک اسکا جی چاہے پانی میں حمام کے شہر میں۔ ان جیسے بوجہ اسکا  
 اور تکلف کو تپ یومی عارض ہو اور اسکو ہوا اور حمام میں شہرنا ویر تک جائز ہے تا ایک عرق بہاؤ ہو۔ نرسج لینے کوئی چیز بدیہی مانا اگر بطور صحت کے ہو  
 لینے درست کوئی شے جسم پر گرالی جائی خواہ بطور طاس کے ہو تو یہ دونوں صورتیں بری ہیں کہ مسامات بند کر دتی ہیں اور جب قدر بخارات بدیہی  
 مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے رامہوں کے چونکہ دیر میں برآمد ہونگے اسبوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بوجہ نرسج کے شہر جانا ہے خواہ وہ تپ  
 بوجہ سدد طاہرہ کے ہو جیسے کہ جسمانی استوصافہ اور تشقیہ خواہ بوجہ سدد باطنی کے ہو جیسے کہ جسمانی سدد باطنی کے سادہ نرسج کے سادہ نرسج کے سادہ نرسج کے  
 مسامات کھلیا میں گئے یا نہ گئے فائدہ نرسج کا یہ ہے کہ اگر بدین رطوبت زیادہ ہو اسکی تخلیل ہوجاتی ہے اور اگر تپوری سی رطوبت ہو بدیہی نرسج اور  
 اور دلک کو خشک ہوجاتی ہے۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کہ ہیں کسیکو استفرانغ کی ضرورت نہیں ہے سو اسے اور کے جو سدد یا استمالکی وجہ سے  
 خواہ بوجہ نرسج کے جسمانی میں قبل اسو اسی طرح جیسے جسمانی یوم استوصافہ ہو اور اسکا بدن مواد سے پر ہو۔ **فصل فی اسحوین بیان میں اصناف**  
 حمیات یومیہ کے اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمیں احوال نفسانیہ کی طرف منسوب ہیں اور بعض اقسام احوال بدنیہ کی طرف منسوب ہیں  
 اور بعض اقسام امور خارجیہ کی طرف نسبت دی جاتے ہیں۔ احوال نفسانیہ کی طرف منسوب اتنی قسمیں ہیں عمومی اور جسمی اور فاعلی اور غرضی اور  
 سہری اور فاعلی اور فاعلی اور فاعلی۔ احوال بدنیہ کی طرف منسوب ہیں ان میں کچھ تو ان امور بدنیہ کی طرف منسوب ہیں جو افعال  
 اور حرکات بدنیہ ہیں خواہ سکون بدنیہ ہیں۔ اور کچھ اقسام ایسے ہیں جو افعال اور حرکات بدنیہ کی طرف منسوب نہیں۔ جو اقسام کہ حرکات  
 اور افعال بدنیہ کی طرف منسوب ہیں وہ یہ ہیں جسمی راحتی استفرانغی اور اس میں جسمی و جسمی بھی داخل ہو اور جسمی غشیہ اور جسمی اعطشی  
 ۔ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنیہ کی طرف منسوب ہیں ان میں سو ایک سددی اور جسمی اور فاعلی۔ جو حمیات یومیہ امور  
 خارجیہ کی طرف منسوب ہیں جیسے اخراجی ایک تپ جو اخراج شمس کی طرف منسوب ہو خواہ بوجہ بدیہی ہو اور خواہ بوجہ غرضی ہو جسکو استوصافہ  
 کہتے ہیں یا جو نہ اسے داخل کرنے سے عارض ہو جیسے اخراجی کہتے ہیں۔ اس میں ہر ایک قسم کو جدا جدا علاج کے ذکر کرتے ہیں۔  
**فصل فی یوم جسمانی کا بیان** کہی بہت حرکت روح کی طرف اندرون جسم کے اور بعض جو جانے روح کے باطن میں بسبب زیادہ  
 رنج اور غم کے حرارت بڑھ کر جسمی روح عارض ہوجاتی ہے علامت اسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مرض اس سے بخوبی احساس کر لیتا ہے اور یہ حدت جو قلب پیوستہ کے ہوتی ہے۔ اور حرکت میں انگڑے کے غموض  
یعنی جتنی جارفت ہوتی ہے اور طبع انگڑوں کو پیچھے ہونے اور ہرے ہونے اور بہت تھل کی اور کون انگڑے کی حرکت میں جو ہم فقیر اور غفلت  
توی کے پیدا ہوتی ہے۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلئے کہ خرات اندر کی طرف چلی گئی ہے اور بغیر میں صغیر اور غفلت پیدا ہوتا ہے اور کسی  
بغیر میں اندک کے صلابت ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ آئرن میں داخل کیا جائے بشرطیکہ اوہین گری اور صغیر ہی معتدل ہو  
اور اگر اس کا ارادہ استقام کا ہو تو آب حمام میں اس کو ٹھہرانا چاہیے ہوا حمام میں اسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے۔ اور بعد حمام کے مالش غوث  
کی اس کے بدن میں کرائی جائے۔ اسلئے کہ روغن اس کے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہیں ہے۔ اور مفرجات تلبیہ میں اس کو مشغول  
کرنا چاہیے کہ اس کا استعمال کوہ اور سرد مزاج کی عطر سونگھو اس کے سینہ پر و تر ملا جو مرکب علامات اور عوارضات میں ہوں لگا کے جائیں اور ان  
ملاؤ تین گلاب خواہ کیورہ وغیرہ پنجیس عرق میں داخل کیے جائیں۔ شراب جبین پانی بکرت ملا ہوا اور انکو ملائی جائے کہ اس کے واسطے یہ  
اچھی دوا ہے فصل سومین جمی یوم ہمیہ کے بیان میں کہی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی اور مطالب کی طرف حرکت نہ اور  
حلیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوہین گری بہت پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ تب واقع ہوتی ہے علامات اس تب کی مشابہت  
جمی غیب کی ہیں لیکن حرکت انگڑے کی باوجود کہ وہ بکمال کو خارج ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور بغیر میں غول اور انقباض نہیں ہوتا بلکہ  
بغیر اگر ضعیف ہوتی ہے تب بھی کس قدر تھوٹ ہوتا ہے علاج اس تب کا مثل علاج جمی غیب کے ہے فصل گیارہویں جمی یوم ہمیہ کے  
کے بیان میں کہی بحبت کثرت فکر کے امور و حاش خواہ معادین جمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے جمی غمی اور تہی ہوتی ہے۔ مگر اس تب  
میں انگڑے کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو ٹپتی ہوتی اور نہ باہر کو ٹپتی ہوتی گرائی غور اور زور رنگی پر ہوتی ہے۔ اور بغیر کے مشغول اور  
غموں میں اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر بغیر ان دونوں کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور چہرہ بیکارنگل سے تب میں ہی زردی مائل ہوتا ہے  
علاج اس تب کا مثل معالج جمی یوم ہمیہ کے ہے فصل بارہویں جمی یوم غصہ کا بیان کہی بحبت زیادتی حرکت روح کی نظر  
خارج کے حالت غصہ میں ایک حرارت مفرطہ روح قلبی میں ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے تب عارض ہوتی ہے علامت اس  
تب کی چہرہ کاسرخ ہو جانا لیکن اگر غصہ کے عوارض ہی ہو تو چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک ہر بھراں جیسے جمی یوم ہمیہ میں ہوتا ہے اور  
اس تب میں ہوتا ہے اور انگڑے میں دونوں رخ اور دیکھو انگڑوں کے باہر نکلا ہونے اسلئے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کو شدید ہوتی ہے کہ کسی  
بغیر آویں کو تھوڑی ہی اسی حالت میں لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اس کے بدن میں کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ ان کی طبیعت میں  
کس قدر ضعف ہوتا ہے اس وجہ سے تمام جسم کا پنے لگتا ہے۔ بول کارنگل سے تب میں سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے  
اور کس قدر راوہین چمک بھی ہوتی ہے۔ بغیر اس تب میں غم یعنی گندہ اور متلی شائبہ یعنی خوب اور تہی ہوتی اور حرکت میں توازن ہوتا  
ہر علاج اس تب کا اس کے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غصہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس کے سکنا کا استعمال کرنا اور جو امور  
مفرط قلب میں از قلم حکایات فرج آئینہ ان کی طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز چمکی آواز دردناک نہواؤ کا گانا سننا بشرطیکہ وہ الحان  
خواہ راگ درد انگیز نہوں بلکہ طبیعت کو اس کے شننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کہیل اور نصب کو امور عجیبہ مثل شعبہ وغیرہ کے ان کی طرف  
مشغول کرنا اور حمام میں اجھڑا ہونے کے ساتھ لیجانا جس کا پانی شیر گرم ہوا اور اوہین حرارت زیادہ نہو۔ اور مالش بہت سوجھ و خف  
بدن میں کہنا کہ یہ مالش او کو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کچا ہے اسلئے کہ آب گرم جو خالی اور تسخیر نہیں ہے اس کی مالش خندان



غذا جو بار و رطب ہوا رنگہ واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کو استعمال سے بالکل احتراز واجب ہو کہ اس کے حق میں نہایت مضر ہے اس لیے  
 کہ قوت غضبی کو بر انگیزنے کی ہے فصل تیرہویں حمی یوم سہریہ کے بیان میں کہی بوجہ بیداری کے بھی تب عارض ہو جاتی ہے  
 علامات اس کے یہ ہیں کہ قبل از تب کی بیداری واقع ہوئی ہو اور بلکین بوجہل ہو جائیں اس قدر کہ آنکھیں کھل نہ سکیں اور آنکھیں بھیجی  
 نظر آئیں بوجہ تھمال رطوبات اور روح کے بوجہ سب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوا ہے اور پوٹے سوچے ہوئے نظراتین بھت فساد  
 غذا کے اور کثرت بخارات جو سوکھتھم میں ہوتی ہے اور بول میں کہ ورت ہو بوجہ ہضم ہونے کے نبض میں بھی ضعف ہوتا ہے اس لیے  
 کہ قوت بوجہ تھمال کے ضعیف ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوکھتھم کے زرد ہو جاتا ہے اور بھر بھر این چہر کا بوجہ ہیج کے اور بوجہ سوکھتھم کے  
 عارض ہوتا ہے مگر اس تب کی انتفاع وہ اور تھجج بن سرخی نہیں ہوتی جیسے حمی یوم غضبی میں ہوتی ہے مگر تھجج کہ تھاسے عطف عبارت  
 اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوکھتھم علت زردی و انتفاع چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کرنا خوب نہیں گرا ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تھجج و جکا  
 بدقت ہوتا ہے اس لیے مگر یہی تھجج اس تب کا نور یح یعنی مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ  
 آجائے اور سر پر پٹری سے بار و رطب دواؤں کے اور ایسے عام میں ایچا ناچمان رطوبت زیادہ ہو لے آتے حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے  
 زیادہ ہو۔ اور غذا میں جن کی کمیو سہات یعنی ہضم کوئی جدید ہوں جیسے چہرہ ہاوی مرغ خواہ تیر وغیرہ کھانا اور الش ایسے تیلوں کی جو رطب  
 بدن کے کہیں۔ اور شراب ایسے ہلکے کو سب پیروں سے زیادہ مفید ہے کہ بخیر بلانی چاہیے بلکہ در درہر فصل جو وہو میں  
 حمی یوم نومی و راحت کا بیان روح کے بخارات گرم اکثر متھل ہوتے ہیں حالت بیدار کین بوجہ حرکت کہ بعد اس کے جب آدمی بستر  
 میں رہتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اس قدر نوم یا راحت کا عادی نہ ہو بلکہ خلاف عادت کہ اس قدر نوم غالب ہو جائے تو وہ بخارات  
 متھل نہیں ہو سکتے اور نہیں بخارات کیوہ کہ روح میں سخونت پیدا ہوتی ہے اور تب عارض ہوتی ہے۔ علامت اس تب کے پہلے  
 سو خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوصاً جنہیں اس قدر سونا خلاف عادت ہو۔ استلار بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی  
 اس تب کو وجود پر دلیل ہے علاج تعریق سے ہوا و حمام میں تاکہ بخارات متھل ہوں اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال  
 کرنی کہ اس کا فرائض ہی مائل برودت اور رطوبت کی طرف ہو اور معتدل طور پر بافت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہیں ہے فصل پندرہویں  
 حمی یوم فرجیہ کے بیان میں کہی زیادہ خوشی سے بھی تب پیدا ہوتی ہے جس طرح زیادہ غضب ہو پیدا ہو جاتی ہے علامت  
 اس تب کی قریب بجلا مات حمی غضبی کے ہے گایک کہ کا انداز متھل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضب کا آدمی کی پیو  
 سے الگ ہوتی ہے اور نبض میں توازی ہی کم ہوتا ہے۔ علاج اس تب کا علاج حمی غشی کی قریب ہوتا ہے فصل سولہویں حمی  
 یوم فرجیہ کے بیان میں کہی بوجہ خوف شدید کے تب عارض ہوتی ہے جسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اس لیے کہ خوف  
 کو غم سے ایسی نسبت بالصدی جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اس لیے کہ حرکت روح کی فرخ اور خوف میں بطرف داخل کے ہوتی ہے  
 اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعہ ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت  
 بند ریح آہستہ آہستہ ہوتی ہے علامت اس تب کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تب میں اختلاف نبض کا بہ نسبت  
 حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح ہوتے ہیں علاج ہی اس تب کا قریب بجلا مات حمی غمی کے ہے اور  
 جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اس سے بچوٹ کر دینا چاہیے اور اخبار ایسی سنائی چاہیں کہ دل خوش ہو جائے۔ شراب بھی

اس تب میں نفع کرتی ہے فصل سترہویں جمعی یوم یعنی کے بیان میں تعابیر و شکبات کہی ایسی شدید گرمی و خشک  
 ہو جاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعابیر و خشک شدید پہونچتا ہے علامت  
 اس تب کی ایک نئی ہی ہے کہ پیلے تعابیر و خشک ہو جاتا ہو اور مفصل خواہ جو بدن کے سب گرم ہوں بہت اور اعضا کے اور تھکاؤ  
 خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن میں محسوس ہو اور اکثر اخون جب تب کم ہونے لگے کس قدر تری بدن میں پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعابیر  
 بوجہ ریاضت معتدلہ کو حادث ہو ہو اور بوجہ تخفیف نہ ہو جاتا ہو اور بدودت خارجیہ بافع تعریق کے ہو اور اگر تعابیر شدید ہو تو بدن میں عرق  
 خواہ تری کم برآمد ہوتی ہے اور تعابیر شدید کہ بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ یہ کی رطوبت بھی بہت رکت اور رطوبات تبہ  
 کے خشک ہوتی ہے اور تب اس تب میں صغیر و ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ تبس کہ نفس میں صلابت ہی پیدا ہو جاتی ہے  
 اور بول زرد رنگ اور مادہ ہوتا ہے بوجہ حرکت کو جس سے پیمان خاطر ماری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلیل کے رفیق ہی ہو جاتا ہے علاج  
 اس تب کا راحت رسان فی مریض کو تعابیر و خشک ہو جاتا ہو اور اگر اس تمام اور آبدان اور بعد حمام خواہ آبدان کے تیل کی مالش خصوصاً صاف  
 اور کھانا ایسی غذا کا جس سے گرمی و رطوبت بھی کرے اور مقدار غذا کی اور مقدار رو بہ جیسے بلا وقت مریض مضم کرے صبح کو چوتھے  
 ہوں خواہ گرمی کا کچھ کم خواہ سکھ خراش۔ اسلئے کہ ان کی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کو ضعیف ہوتی ہے اسلئے اسلئے امید اور غذاؤں کی  
 مضم کی نہیں ہے جو بحال صحت کہا کہ یہ فہم کر لینے بلکہ اب اس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا افکار و کھانا  
 کہ جس کی تھوری مقدار سے تغذیہ حاصل ہوتا ہے مثل اولن لوم کے جو ہم ذکر کر چکے خواہ زردی نیم پرشت آٹھ کے کھانا خاصہ  
 خانگی کے کہ ان غذاؤں کا استعمال اور کھانے حقیقت بہت عمدہ ہے۔ بعض طبیوں کی یہ رائے ہے کہ جو جمعی فی مریض کو کھانا اور ماندگی کی وجہ  
 بیمار ہو اور کھانے حقیقت طبیعت تدریجی لکھی غذا کی بہت مناسب ہے نسبت اور بار و کھانا ویرای صاحب نہیں ہے اگر کسی غذا کو کھانا  
 غذا اور دوسرے کو تغذیہ اور سکازاد ہو تو صحیح ہے در غلط ہے۔ تر فو کہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرر ہے جیسے انار اور دوسرے انار و کھانا  
 اور شربت کثیر لکھن جبین پانی زیادہ ملا ہو اور سکازاد ہو جائے اگر فو کہ شربت کثیر لکھن شربت شکر خواہ مہری وغیرہ خواہ انار تب  
 سبب ملانا چاہیے۔ اسلئے بدن میں تیل کی مالش بہت اور بیمار حون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسلئے اعضا خواہ مفصل جو خشک  
 ہو کر مریض طبع حاصل ہو اور اعضا اور مفصل میں جو عود خواہ تناو واقع ہو اسے وہ بر طرف ہو جائے بذریعہ تریخ دھن کے روغن  
 مناسب سے افضل ہے اور تمام بدن میں روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور ہری پشت کی اور مفصل  
 کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے۔ اس بیمار کے بچوں کو خوب نرم چاہئیں اور کپڑے خوشبو اور لکھان معطر  
 واجب ہے۔ اگر بعد حمام اور مالش کو بہر نظر کسی بقیہ کے برائے طبیب کی ہو دوبار حمام کرانا چاہیے اور تریخ آبدان وغیرہ جو تدریج میں  
 بیان ہو تب سب کو دوبارہ کرنا بہر احتیاط کچھ ممنوع نہیں ہے فصل اٹھارویں جمعی یوم شفاعی کا بیان کہی جب غلط  
 مضطرب ہو کہ بذریعہ اسہال کے خارج ہونے میں اور موقت حرکت شدیدہ جو روح میں پیدا ہوتی ہے اسلئے استعمال سے روغن  
 ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تب واقع ہوتی ہے اور بہر استعمال حرارت اکثر نواہی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کو ایک ندگی پیدا ہوتی  
 ہے اور گرمی و دوسرے مثل تدریج اور سفوفیہ کے بھی چونکہ گرم بالطبع ہیں اسلئے ہی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی چونکہ نصیب  
 سے ہمراہ خون کے رطوبت اور دوسرے انجریہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے فانیات اور صفراویت کا غلبہ اور انجریات برہوت

حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا اول نوہ ہے کہ حالبس چیزیں جنہیں اطلاق طبیعت اور ہوائی اخلاط کی سوقوف ہو استعمال کی جائیں اور ان چیزوں کو ہم سال اور جس کے ابواب بن ہوئی بیان کر چکے ہیں۔ اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تہریہ اور ترطیب کو جس قدر مفید ہو اوس سے زیادہ قوت بخور اور مزاج سے کہ سرخ الحضم مقوی ہو اور ترطیب اور تہریہ کا فائدہ بخور اور غذا میں بھی قابضات کی شرکت مناسب ہو مثل آب سدا ترش خواہ آب سبب غلو کے۔ معده پر غذا حالبس لگائیں اور بطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا نہ ہوئے استعمال کریں بلکہ شیر گرم بطول کا بھی استعمال جائز نہیں اسلئے کہ جو چیز گرم ہوتی ہے وہ سرخی اور محل الفت بھی ہوتی ہے اور رشح قبض پر معین ہوتی ہے اور بیان قبض و کراہ ہو۔ منہ تر اکیس مسخنہ قابضہ سو مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپار دغین نار دین خواہ کوئی اور دغین جو اس سے بھی زیادہ تر ہو اور خوشبو ہو اوس میں ڈبو کر بخور لینا کہ بہت سائیل و بخور کرنے سے نکل جائے اور اسکو معده پر رکھو اور قلب اور جگر پر ایسی چیزوں سے غذا دکر جو تہریہ دکنی ہیں جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل اکیسویں** حمی یوم وجعہ کے بیان میں در کسی مقام پر کیوں نہ ہو کہی روج میں ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ سبزی و وجعہ ہو جاتی ہے علامت اسکی یہی ہے کہ سر یا نگہ خواہ دانت خواہ منہ اور اطراف یا قولنج اور بواسیر میں درد ہو اور فہم کے اوجاع جو ذہل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہیں علاج پہلے از اورد کی تدبیر کریں جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص میں اوسکے کہی ہو اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی قبضہ کے کرنا چاہیے۔ اگر شراب پلانے سے زیادہ دنی درد کا خون ہو برکز پلانی چاہیے۔ **فصل بیسویں** حمی یوم غشیہ کے بیان میں جس شخص کو غش آتا ہے کہی ہو جو اضطراب حرکت روج کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور شہیرا یا سوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطری نہ پائی تری ہے علامت اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہو جائے نہیں ہوتی بلکہ وہ تپ کے حیاتیات یومیہ و فاجع ہو لیسے کہ جہات یا بیسویں کوئی ایسی تپ نہیں جو بہت قوت کا ہو اور اس تپ کو۔ اور قبض کا حال اس تپ میں نہایت مختلف ہوتا ہے کہی جب جو قوت غالب ہوتی ہے جس ساقط ہو جاتی ہے کہی جب حرارت کا ہو کہی قبض میں سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی قبض مشابہ قبض اصحاب ذہل کی ہوتی ہے وہ ذہل شدید جہیں خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے وق کا بیمار اور مشابہت اس قبض کو اصحاب ذہل کی قبض سے ملاہت اور دوی ہونے میں ہوتی ہے علاج اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیوس جید بنی کلماتین جگا وکرا و پر جو چکا۔ اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائیں اور اسکا کچھ خوف کریں کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جائے اور تپ شہیہ حمی ذہل کی ماتی رہے اوسکا علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تہریہ اور ترطیب کا ہو **فصل اکیسویں** حمی یوم وجعہ کے بیان میں کہی حرارت بخار است بدکنی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ ہو پوچھو اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے تبض اس تپ میں ضعیف اور صغیر اور بیشتر مائل بفسل ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آتش جو میں آب کہ دغوا و بالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرنا چاہیے اور غذائیں اس بات کا خیال ضرور رہے کہ اوسے کیوس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کر لیا جائے اور اوسکے سر پر ٹکڑ پانی بکثرت ڈالا جائے اور ایسے پانی میں ٹھلایا جائے اور بدن میں روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی الماش واسطے ترطیب کو کرنی چاہیے۔ **فصل بائیسویں** حمی یوم عطشیہ کے بیان میں یرتب اعراض میں قریب حمی جوئی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا بہت حمی جوئیہ کے زیادہ قریب موجود ہے اسلئے کہ پانی نہ ہو بخور سے جو حرارت قوی بخار است کی غذا نہ ہو تپ پیدا ہو



ہوگی علاج ہنڈاپانی پلانا اور آب آلودہ برہندی خصوصاً آب ناز کا زیادہ استعمال کریں اور انہیں کسی طریقہ کی ضرورت نہیں اور اگر ممکن ہو  
 لینے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کریں فصل تقیہ وین جمعی یوم سدی کے بیان میں شدہ کہی جلد کے مسام میں پڑنا  
 ہے جو بوجھ سنگی جلد کے حرارت جسم سے بوجھ اسکو کہ دہونا جلد کا بہت کم ہو اور کثرت گرد و غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجھ ہونے پر بدست  
 غسل کے اور قابض عفن پانی میں نہانے سے جیسے ہنگری ملی ہوگی پانی سے کوئی نہائے۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا ہوتا  
 کہ جلد مثل کوسیلے کے پوست میں ہو جاتی ہے۔ اور کہی شدہ ریشہ ہاوی عروق اور اوٹکے سواتی تین بھی پڑنا ہے اور کوئی موندہ میں بھی پڑ  
 راہیں رگون بن بن اور نین شدہ پڑنا ہے۔ جمعی یوم سدی میں یہی پھیلا شدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا شدہ یہاں مراد نہیں ہے۔ اس  
 قسم کے شدہ پڑنے سے کہی تحلیل کم ہو جاتا ہے تو امتلاء عروق بڑھ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلاء سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور  
 تنفس میں کمی کی وجہ سے ارواح میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخار گرم زیادہ جمع ہوتے ہیں کہ تحلیل نہیں ہوتے ان وجہ سے حرارت  
 بفرار پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام میں لینے روح میں رہتا ہے جمعی یوم سدی پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت  
 روح سے بڑھ کر خون تک پہنچے تو نفس عارض ہوگی اور آئندہ اوراق میں اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سو تو نفس اور حیات خطیہ میں داخل  
 ہے جنہیں نفس اخلاط نہیں ہوتا ہو بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر تپ ہی۔ اگر یہی اشتعال جس جمعی  
 یوم سدی خواہ سو تو نفس عارض ہوتی ہے اس قدر بڑھ جائے کہ شدہ قوی پڑے اور از میں عفت حاصل ہو اور نفس محدود ہو جائے تو اس  
 حیات عفت کی طرف انتقال ہو جاتا ہے۔ اور ایسا شدہ جو موجب جمعی عفت کا ہو یا بوجھ کثرت اخلاط اور خصوصاً خون بغنی کو ہوتا ہے  
 ۔ یا بوجھ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے۔ خواہ اخلاط کی لزجت سے۔ یا اس سبب ہو کہ کوئی شے اسباب شدہ سے نفس اعضا میں جو بڑھ  
 اور تنفس میں واقع ہوئی ہے نہ انکے فقط مجری تنفس میں یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ برو دت مقبضہ اعضا میں پیدا ہو خواہ  
 ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ میں سنگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب نفس اعضا  
 حادث ہو جائے جبکہ ذکر فن کلیات میں ذیل موجبات ہیں ہو چکا ہے اس مقام کو یاد کرنا چاہیے۔ یہ جمعی حیات یومیہ میں  
 ہے کہ جب کا انتقال وق کی طرف نہیں ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ بدن اس تپ میں کثیر النادہ ہوتا ہے۔ اسی جمعی  
 سدی میں تشنگی اور لزوم حرارت اور التہات اور اگر قدرہ متوسط درمیان ماری اور اقم کے ہوتا ہے۔ یہی تپ ایسی ہے کہ  
 اس میں بدشواری برآمد ہوتا ہے اور حیات خطیہ سے جس قدر یہ تپ متشابہت اور کوئی جمعی یومیہ اس قدر شبہ نہیں ہے۔ یہی تپ  
 ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کہی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر شدہ کثرت پڑ جائے اور قوی ہوں  
 اور انہیں کثرت خواہ اشتعاف خارج بدن سے ہو۔ اگر شدہ کم ہوں تو زوال اس تپ بہت جلد ہوتا ہو تب ہر طبعک علاج اور اخلاط  
 مریض میں یا شناخت مرض میں خطا واقع نہو۔ یہی تپ حیات یومیہ میں ایسی ہے کہ بعد زوال کے بہ نلیٹ آتی ہے بوجھ باقی رہے  
 بعض سدو نگی جو علت مرض واقع ہیں اس وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کی واسطے نو ذمفرین۔ اور یہی تپ اکثر منتقل  
 برد اور شہرہ کے ہوتی ہے اس وقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ جمعی عفت کی طرف منتقل ہوگئی۔ جمعی سدی اگر بعد فصد کے بدن  
 جانب میں بدن کے درو پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہو گا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ تو زائل ہو جائے اور دراز  
 رہے علامات جمعی یوم سدی کے۔ جس وقت جمعی یوم عارض ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہ ہو



اور زمانہ انحطاط اور سکالو لانی سو فزرا معلوم کرنا چاہیے کہ جمعی سہ سے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفرغ نہادوت کے واقع ہو سکتا ہے۔  
 بخوبی بین زیادہ وقت ہوتی ہے اگر بدن بعض ممتلی ہو کہ او سہین خون کی کثرت ہو اور کثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط او سہین بدن کے غلیظ اور  
 لزج ہوں۔ فرق در میان ان دو صورتوں کو یعنی امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جمعی سہ کا  
 بوجہ کثرت اخلاط لزج غلیظہ کے پیدا ہوگی اور علامت خاصہ ان اخلاط کی دلالت کرے گی اور بدن میں انتفاخ اور تندہ اور سردی ہوگی  
 کی اور پھر ہونا کو نگا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کو نہوں گے۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سہ پر کہ پیدا ہوئی ہے  
 او سہین علامتیں امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پری رگوں کی خون سے اور ہونا سونہ کا خواہ تندہ وغیرہ وغیرہ علامات کثرت خون کو  
 بین بدن میں ظاہر ہوگی اگر سہ سے بہت سو پڑ جائیں نبض صغیر ہو جائیگی اور اگر افراط سردی نہ ہو صغیر ہو یا نبض کا کچھ ضرور نہیں علاج اس  
 تپ کا یہ ہے کہ اگر کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کو جمعی سہ کی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفرغ میں اخلاط کی جلدی چاہیے۔ اگر  
 بعد فصد کے تپ نہ ہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔ اور اگر بعد فصد کے تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کو کہ انصباہ ہو اور قلب غیرہ  
 کی طرف نہو جائے دوبارہ فصد لینا مناسب نہیں ہے بلکہ فصد میں با نظار نبض کو تو وقت بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجزاء اخلاط  
 کا ہونا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسد سے لکر فساد شدہ پیدا کرتے ہیں۔ اگر بدون دوبارہ فصد کو لینے کے چارہ نہو یعنی مثلاً  
 ضرر ہو بخوبی بطرف قلب غیرہ کے متفق ہو جائے اور وقت پر دوبارہ کو لینے میں تاخیر کو ضرور نہیں اور استفرغ اخلاط ہی کرنا چاہیے۔ فصد  
 اور استفرغ کو استعمال ایسی چیزوں کا چاہیے کہ تفتیح شدہ کی کہ بن اور مجاری کو مودہ خواہ سوزنی آلائش سے پاک کریں۔ قبل استفرغ  
 کو تفتیح سہ اور تفتیح محاری کی طرف مبادرت کرنی جائز نہیں ہے اسلئے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب خلط  
 بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری میں بہت ہو جاتی ہیں اور اس میں بہت سو خطرہ پیدا ہوتے ہیں بلکہ  
 اکثر سہ سے زیادہ ہو جاتی ہیں اگر مودہ غلیظ بدن میں ہوں خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہوں۔ علامہ بران فصد اور  
 استفرغ خود بھی کہی ان فضول و خانیہ کو (جو سورت لنگی اخلاط ہو کر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہیں) نکال دیتی ہیں اور ان اخلاط  
 کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد میں اخراج خون کا اتنا مبالغہ کیا جاوے کہ اس کے بعد مرض قریب بٹتی ہو جائے۔ اگر کثرت اخلاط  
 سبب عارض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سہ بوجہ غلاظت اور لزجیت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اس وقت فصد اور استفرغ  
 ایک امر از حد بخوبی کہے کہ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سہ کی حاجت ہوگی۔ تفتیح ایسے وقت میں جلدانی والی دوا خواہ  
 غذا سو کرنی چاہیے اور چونکہ مجاری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزیں جلدانی والی ہیں ان کا استعمال تو کسی طرح جائز نہیں ہے  
 بلکہ شل سکجیں سادہ اور اخراج تپ سکجیں بنوری کا مضائقہ نہیں ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا  
 ایسی دینی چاہیے جو فضول کو مودہ لے اور جلدی اور او سہین لزجیت ہو جیسے کشک کشک یا رشک میں یہ لطف ہو کہ باوجود غذائیت کے  
 تفتیح اور جلدی کی ہے۔ اگر کشک کشک شیرین آمیز کر کے کھائیں تو کو فضا تفتہ نہیں ہے۔ بعد استفرغ اس مادہ کو جس کا استفرغ  
 واجب ہو خواہ بعد تفتیح سہ کو جہاں فقط تفتیح ضرور ہو یہی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونوں تدبیروں سے تپ میں کس قدر اضافہ ہوا خواہ  
 اگر نبوت آتی تھی تو استفرغ خواہ تفتیح کے بعد جو نبوت واقع ہو موضع ہے۔ اور اس طرح بولی کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیروں کے بعد عین  
 اصل بطرف اعتدال توام اور رسوب اور لون کی ہوا اون نبض کو معانیہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پڑا و سکولالت ہی ہو نہیں۔ اگر



تین دن تک تپ رہتی ہے۔ پھر کبھی پانچ دن اور کبھی کبھی چار دن اور کبھی سات دن تک تپ رہتی ہے اور پھر چار دن تک تپ رہتی ہے لیکن  
 بغیر اس تپ کے صحیح رہتی ہے۔ علامتیں اس تپ کی دیکھ کر کا بدل جانا کبھی دیکھ کر کبھی خواہ جھٹائی و خانی کی طرف تپ جس کا  
 صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان کو گونا گونا گویا طبیعت مانی ہوتا ہے اور اگر تھنہ یا فساد بطن یا کھانہ کے عارض  
 ہوا ہو اس کے چہرہ پر بھر بھر ہوا ہوتا ہے اور ان کی لپکیں بہاری ہو جاتی ہیں صلاح اس تپ کو کھانہ و دوا کے ساتھ خالی نہیں یا اس کی طبیعت  
 نرم نہیں ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم ہو تو یہی مناسب ہو کہ نرم کیا جائے اور اگر کثرت طعام یعنی فضول طعام معده میں  
 باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پیلہ او سکوتے کر اس میں او کو کھانہ ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہو جائے اور یہ بھی خیال کریں کہ قتل یہ بیمار کس مقام  
 پہنچا ہے اور اس کا استفادہ حقہ اور حمل سے مناسب ہو یا نہیں کی دوا دینا تاکہ دفع اس کا سہل ہو جائے اور اگر معده سے اوپر تپ ہو جائے  
 اسے اور تھنہ ہو جائے ان سب چیزوں میں رائے کے صاحب ہونے پر دیکھ کر کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معده کے اوپر تپ  
 ہوا ہو اسے اور تپ دھوا رہتی ہے تب کی طرف کچھ التفات نہیں کرتے مگر فلاں جی جو نہایت گرم ہے کہ لگائی جاتی ہے تاکہ غذا  
 منہ ہو جائے اور تھنہ ہو کر او ترائے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہیں یا فلول و  
 اور ضماد یا ضم جوباب ہضم میں معروف ہیں خواہ ضما و طبین جو باب طلاق میں بیان ہو چکے ان کا استعمال کرتے ہیں۔ جب وقت غذا منہ ہو  
 ہو جائے یا تو تھنہ از خود نکل آتی ہے یا یا حانت حمل کے نکالی جاتی ہے اور انہی دیر بیمار کو ہو کار کرتے ہیں کہ پیشہ بطلان تپ میں باقی  
 نہ رہے اس کے بعد غذا اس سبک سرخ انضم جوباب ہضم میں کھاتے ہیں اور اگر بیمار سو جاوے تو خفیف امتلا اس قدر تپ سے دفع جاتی  
 ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز جو فاسد ہو گئی یا نہیں اگر وہی چیز ہو تو تھنہ نہ کرنا  
 چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہ ہو جائے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ میں کمی ہو تو اس وقت حمام میں لیجانا چاہیے اور  
 بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر انیکہ ضعف قوت و بہت تنگ حالی واقع کی ہو تو اس وقت حمام نہ کرنا چاہیے بلکہ اس کو غذا دینی چاہیے  
 اور تقویت معده کی ایسی چیزوں سے کرنی چاہیے جو معلوم ہیں اور بعض ان دواؤں کی باب اسہال میں مذکور ہو چکی ہیں انہیں سے  
 ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ تپ کو اگر روغن زیتون جس میں تھوڑی سی شستہ شکر ملا ہو دیکھ کر یا روغن ناروین میں بعد اس کے اسے پھونک کر تاکہ  
 اکثر روغن انہیں سو جاوے اور معده پر رکھیں۔ اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہ ہو تو روغن سفرجل عمدہ  
 اس صفت کا استعمال کرینگے یعنی حبیب بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصلیٰ بھی جائز ہے ایضا روغن ناروین کے استعمال میں  
 ان کے واسطے کہ تپ نہ رہے۔ کبھی قیر ملی کا بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنی انہیں روغنوں کو بطور قیر ملی استعمال کرتے ہیں  
 جس وقت مریض کچھ حالت ایسی تپ ہو کہ اس کے پیٹ پر بندش نہ ہو سکے۔ کبھی احتیاج اول قوی ضمادوں کی ہوتی ہے جن کا بیان ہضم  
 کے باب میں کیا گیا۔ اور نو کہ جیسے آب انار یا آب ہی خواہ آب سیب بھی پلانا مریض کو دل خوش کرتا ہے۔ اور غذا اس کی سبک سے ہضم  
 مثل خضیر مرغ غامی خواہ سمک رفاضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا اسے پیشہ کر دینا اور عصارہ مثل عصارہ انگو یا رطب قاصدہ  
 دینی چاہئیں۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہو جائے اس کو پیرا کرنا چاہیے اس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کو باب میں بیان کی گئی خصوصاً  
 اول غذاؤں سے جس میں نہ کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیروں سے قراغت ہو اور معده کی اصلاح ہو جائے کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ کسی جگہ  
 قوی کا استعمال کر تین جوباب ہضم اور مقوی معده اور مفتوح سدوں کی ہو استعمال بعد زوال تپ کو کرنا چاہیے بعد انکہ اعراض تپ کو زائل



ہو جائیں۔ فصد کے بارہ میں تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ میں فصد کی محبت چاہیے جب تک کہ تپ مانہ اس خطا طرکوں سے ہو چکا اور بعد ازاں استعمال فصد کا جائز ہے۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بروقت ارادہ فصد کو پلائی جائے آتش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہوں داخل ہوں۔ اس کی خواہش گاہ ہند ہی تجویز کرنی چاہیے اور سو گھنے کی چیزیں بھی ہند ہی چاہئیں اور اگر قرص کا فوراً دے دے واسطے تجویز کیا جائے تو اس میں راوند شریک نہ کرنی چاہیے اس واسطے کہ زبان سیاہ ہو جائیگی **فصل چہمیں جی یوم ورمی کے بیان میں** اندرونی اور ام کے تابع جتنی تپیں ہوتی ہیں وہ سب عفتہ ہوتی ہیں اور بیشتر اونکو ہمراہ دق ہی ہوتی ہے اور وہ تپیں انقسام حمیات یومی سو نہیں ہیں۔ مگر ظاہری اور ام جیسے دل خواہ اور کوئی خراجبات یفیو پورسکی قسم سے جو اعضا و عظام پر تپیں پیدا ہوتے ہیں۔ خصوصاً اور ام اولیوں کی جو اعضا و عظام عذدی میں ہوتے ہیں۔ خواہ اور ام گوشون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ان میں فصول کبد خواہ لفل میں فصول قلب سے حادث ہوتا ہے۔ خواہ وہ ورم جو زبر گوش فصول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب ورموں کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے۔ اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہیں یا جو باوہ ان اور ام کا ہے قلب تک یا چونکہ اپنی گرمی سے فقط دلو کو گرم کرے یا اس میں عفتہ ہی پیدا ہو۔ لیکن اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی اور قسم حمیات یومی ہوگی۔ اور اگر گرمی سے عفتہ کو پیدا ہو تو تپ حمیات اور ام باطنی میں سے ہوگی اکثر جہتیں کہ تابع اور ام خارجی کی ہیں تاہم اسباب ظاہری کی ہوتی ہیں قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کی طرف دفع ہو کر انشاۓ راہ میں قریب گوشت نرم کے متبع ہوجاتا ہے پس پتہ حمیات یومی کھلاتی ہیں۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہوں کہ اول اور ام کو اسباب سبوت سے مثل استلار اور سدو وغیرہ کے موجود ہوں وہ حمیات عفتہ ہیں۔ اور اکثر ان اور ام کو تابع حمیات بریدہ ہوتی ہیں کہ حمیات بمنزلہ تابع اور سرد کے ہوں اور اور ام بمنزلہ اصل کے ہوں۔ اور انہیں اور ام میں حمیات عفتہ اکثر اسی وقت پیدا ہوتے ہیں جب حمیات بمنزلہ اصل کو ہوں اور ورم حمیات کو تبعیت سے پیدا ہوا ہو۔ اور کبھی جب ورم کے عفتہ ہی پیدا ہوتی ہیں تو امرا بالکس بھی ہو جاتا ہے۔ انہیں حمیات اور ام کو حمیات خبیثہ کہتے ہیں یومیہ ہوں خواہ عفتہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اور ام ورمی کے ہوتے ہیں اور کبھی تابع ورم جبرہ وغیرہ کے ہی علامات جتنی علامتیں اوپر مذکور ہوئیں وہی اس تپ کی علامت ہیں پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو کر بربری چرہ جاتی ہے اور یہ دونوں اثر بہت نمایاں ہوتے ہیں بلنسبت زمانہ صحت کو لینے چوتھ تپ اکثر اسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت میں جسکے خون کثیر پیدا ہوا اگرچہ بحال صحت ہی اور سکا چہرہ سرخ اور کبھی قدر شہج ہوتا ہے مگر زمانہ تپ میں یہ دونوں اثر زیادہ نمودار ہوتے ہیں اور اس تپ کی حرارت میں لذت شدید نہیں ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اور ام اکثر ورمی ہوتے ہیں بان مگر وہ تپ جو یومیہ ورم جبرہ جو صفراوی ہے پیدا ہو کہ اس میں بوجہ حدت خلط کہ لذت بھی شدید ہوتی ہے۔ ان حمیات کو بعد لینے زمانہ منتی میں اند کے بدن میں تری اور مذاق پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے۔ نبض ان حمیات میں عظیم ہوتی ہے اور سرلیج اور متواتر عظیم بوجہ امتداد خلط کے اور سرعت اور توانا جہت حرارت کو۔ بول کا رنگ سپید مائی ہوتا ہے اس لیے کہ مواد بطف اور ام اور قروح کے متوجہ ہیں بطرف آلات بول دفع نہیں ہونے علاج پہلے سبب سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے وقت م کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا ازالہ قریب ہو جائے اس کے بعد مسلسل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اس کے حق میں مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ میں تعلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن میں کم پیدا ہو اور



شراب ہرگز نہ پانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد ازاں کہ بخوبی اس خطا سے بچا جائے۔ اور جو چیزیں مطلقاً حرارت خون میں  
اور تیرید اور ترطیب کرتی ہیں اور انکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو غذا کہ گرم ہو لگایا جائے پہلے برتن میں ٹنڈا کر لیا جائے بشرطیکہ گرم ہو  
اس تدبیر سے مطلقہ مغرت کا نوا اور اس سے خام کرنے کا خطرہ نہ ہو۔ بلکہ غصہ متورم اور قلب تک جو راہ ہے اسکی تیرید کی جائے خواہ بوجہ  
اختیار کرنے مقامات خوشبود اور سردی کے تیرید کرنی چاہیے تاکہ بروقت قلب تک پہنچے یا جو اضمحردہ بارہ سے عمل ہوں اس میں سرکہ ملا یا  
جائے تاکہ بخوبی نفوذ پا کر قلب تک بروقت پہنچے **فصل چہمیسون** جی اچھم تشفیہ کے بیان میں یہ تب ہی بوجہ عمل شہو  
شدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہیں اور اندر تک غائص نہیں ہوتی اکثر لوگ جو حمام کو خود کہ  
ہوں اور یکایک ترک کرین اور انکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہو جاتی ہے۔ اور جن لوگوں کے بدن میں بخار ماری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ  
صفراوت فراج کی یا کہ ایسی غذا تین کھاتی ہیں جو مول صفرا ہوں خواہ ایسی تفریقین جتنی ہیں جتنی صفرا پیدا ہو تپ سے خواہ ایسی حالت  
اور نہیں عارض ہوتے ہیں کہ تو الہ صفرا کے اسباب ہیں جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کو مریض ہوا کرتے ہیں۔  
علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام میں نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جسوقت کہ تپ کا زائہ نکل  
پہنچ جائے اور ہوسا اور باہر سے باہر دھام تلخ خمر خربہ اشنان اور پورہ اسنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ  
الطاف حرارت کرے اور ترطیب کا ہی فائدہ دی اور شراب میں پانی کی آمیزش زیادہ کر کے پانی چاہیے اور حمام میں بار بار نہلانا مفید ہے۔  
**فصل ستائیسون** جی حریر کی بیماریاں خواہ حمام دیکھ کر گرمی ہو بھی کسی تپ پیدا ہوتی ہے اور بیشتر آفتاب کی حرارت سے  
یہ جی عارض ہوتی ہے اول غلظت اس جی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اکثر پہلے یہ اذیت سر کو پہنچتی ہے پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک  
جاتی ہے اسوقت تپ عارض ہوتی ہے اور سکے ہر تمام بدن میں گرمی پھیل جاتی ہے۔ کہیں اگر سر کی حفاظت کی جائے تو بدرجہ نیم  
اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب پہنچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اور اسکا اثر اولی مانع میں ہوتا ہے  
ایسی طرح اگر بدن مثلی اخلاط سے ہوا اور دھوپ کی گرمی اور بوجہ حرارت کو متراکب گرمی پہنچ جاتی ہے۔ سو ای جی حر  
شہیہ کے قنطیہ اور حمامیہ غیر پہلے قلب میں اثر کرتی ہے۔ علامات جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور برتن  
التماس شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کو تپ واقع ہوئی ہو اور سر میں گرمی اور اشتلا ہی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن  
اخلاط سے پر ہوا اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بلکہ اندرونی حرارت  
اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کو بدن میں ہو اگر اتنی خواہ اس کو کم گرمی کسی اور مریض کے بدن میں  
ہو تو اسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت میں بخلاف جی استحصاف سے ہے کہ اس میں  
حرارت باطنی کی زیادتی کی وجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت کو متغاکہ وہاں محفوظ رہتی ہے  
علاج آغاز معالجہ ایسی چیزوں سے کرنا چاہیے کہ تیرید اور ترطیب کرین بطول بارہ سے استعمال کرین اور سینہ پر دواں بارہ مثل روغن  
بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹنڈا کر کے اگر سینہ پر نہام لیں تو بہت نفع میں کریگا ٹنڈا  
پانی خواہ اس کے عوض اور ٹنڈا سے عصارات وغیرہ پائین اور بھی تدبیر کرتے ہیں تاکہ تپ اور نہ جائے اور نہ کے بعد حمام میں لیجانا چاہیے  
اور اگر کسی قدر نہ لہ کی شکایت ہو اسکا کچھ خوف نہیں شہر گرم پانی سے اسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا سے گرم

اوسکو زیادہ گرمی نہ ہو پچے۔ گرم پانی اس بیماری کے سر پر خوب لانا چاہیے اور کچھ کرنا چاہیے اسلئے کہ وہ ترطیب بھی کرے گا اور تحلیل بھی  
اس بیماری کو حمام کا غسل بہت نفع دے گا لیکن اگر زیادہ سفید ہے حب حمام سے شک بہت سی روغن سرد سے اوسکا سر پر کاوہ بنا چاہیے  
اٹنا کہ دُوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر فصل **اٹھا تیسویں بیان** میں اوس جمی یوم استحصافہ پید  
کہ سردی سے پیدا ہوتی ہے کہیں بوجہ برودت کے خواہ سرد یا بہت ہونے سے جو کہ ظاہری علامات بدن کی بند ہو جاتی ہیں  
اور بخار د خانی بند ہو جاتا ہے جس جمی یوم تشفیہ میں ہم لکھ چکے اسوجہ سے جمی استحصافہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر تپ منجر طرب غرض  
ہو جاتی ہے۔ یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب جمی کا ہوگا کہ جو بخارات متعین ہوں وہ حاد اور تیز ہوں نرم اور غیر تیز ہوں  
اسلئے کہ بخار تیز ہوں مولد حرارت کا نہیں ہوتا ہے علامات سبب بوجہ پہلے سے ہو چکا ہو اور بدن چھوٹنے کے وقت تو اس قدر  
گرم معلوم نہ ہو اور جتنا زیادہ مائے رکما ہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور بعض اتنی صغیر جیسے حمیہ اور غمی اور جو جمی ہوتی ہی نہ ہو  
کہ تپ میں تحلیل ارواح نہیں ہوتا ہے بلکہ سرع زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت نروج کی زیادہ ہو کہ شدت بردہن بطی ہو جاتی ہے  
اور بیشتر ناکل لصلابت ہو جاتی ہے اور آنکھیں اندر کی طرف پھٹی ہوئی نہیں ہوتی ہیں بلکہ اکثر کملی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہیں کہ  
بخار غلیظ متلی ہوتا ہے اور بول کہیں بوجہ احتقان حرارت کو پسید رنگ ہوتا ہے اور کہیں رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسما  
کی طرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے حلاج عین تپ میں بہت سی کڑو سو اور کڑو جا  
نا کہ پسینہ نکلے اور تپ میں کمی ہو پھر بعد انقطاع حمام میں جا کہ گرم پانی سے نہلائے جائیں اور ہوا کی گرم حمام میں نہلائے جائیں  
انہی بات سے تریسے دین اوس پانی سے جس میں مرزخوش اور شہ اور نام خوش دیا ہو اور جمی تشفیہ میں جو داند کو رہوئی اور  
بدن پر ملین کہ مسامات میں جلا پیدا ہو اور نرم ہو جائیں۔ اور روغن کی مالش میں اتنی ناخیر کر کہ کہ پسینہ نکل سکے پھر جوادان کہ  
مسامات کہتے ہیں اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اوسکے روغن شبت اور خیر ی اور بالوند دوسرے کرنا چاہیے۔ اور سبک خدا دینی پانی  
اور خوشبو ملین اور سونگھیں۔ پسید شراب رفیق خواہ پانی ملا کر بہتین کہ وہ خالی پانی سے اور نکلے حق میں بہتر ہے اسلئے کہ تعویذ اور  
اور اگر کہتی ہے روغن کی مالش بد نہیں ہے تب پسیدہ آدھونکو زیادہ نافض ہے بہ نسبت استحصافہ رسیدہ کہ فصل **اٹھاسویں**  
**بیان** میں اوس جمی یوم استحصافہ پید ہوتی ہے کہ بدن میں سردی غالب ہے  
پانی کی بوجہ نہانے کے پونچتی ہے اور اسوجہ سے تکلف ظاہر علامات کا ہو جاتا ہے اوسکے بخارات بدنیہ بھی متعین ہو کہ حرارت  
کہ تپ میں اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہیں جن میں قوت شت اور نزاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے۔ اور یہ تپ اکثر تیز بخاری عنونت ہو جاتی  
علامات سبب کا وجود اور جلکہ کہ تپ میں اس تپ پر دلالت کرتا ہے اور جلد چوڑنے سے ایسی معلوم ہوتی ہے  
کہ جیسے پشگری خواہ نار کے چمکی اور پانی میں جوش کیسے دباغت کی گئی اور حرارت کو زیادہ ہونے کی صورت بعد مائے رکمنے کے ٹھوکی  
دیر کے بعد جیسے اور تپ سرد مسام سے عارض ہوتی ہے اوس میں ہوتی ہے وہی حال اس تپ میں ہی ہوتا ہے اور بعض ضعیف  
صغیر اور رعیت میں شدید اور بول پسید رنگ رفیق جیسے بکری کا پیشاب اور اوسکے بدن میں لاغری اور آنکھوں میں غور یعنی فردنگلی نثر  
ہوتی حلاج جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہے کہ شراب البتہ انکو دینی مناسب نہیں ہے جب تک نفس کامل  
اس امر کا نہ کہ مسامات خوب کھل گئے۔ ہاں اگر سرد کا ضرر نہ ہو پھر اس سے جو سدہ ہوتا ہے فقط شراب کر پینے سے کھل جاتا ہے

اور تیسری کی تلخیص غذا کی زیادہ محوطہ رہے اور خام بن انکا ٹھنڈا اور گرم بانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور انش روغن کی اس کے بننے پر کرنی چاہیے **فصل تیسویں** گرمی یوم شراب پیکہ کا بیان شراب کو پینے سے ہی کہی تب پیدا ہو جاتی ہے اور علاج اس تب کا شکر علاج شراب خوار کو ہے اور کہی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت میں آب ذرا کم کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کی وجہ سے جو بخار واقع پر چڑھ جاتے ہیں اور انکا لہ بطرت اسفل کے ہو جاتا ہے اور قصد اور ترقی بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر در سردی وقت رہے اور خام میں بعد از خطا ط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسویں** گرمی یوم غذا اٹھ کر کا بیان گرم مزاج کی سردی کہی گرمی یوم پیدا ہوتی ہے اور جس طرح کہ اکثر گرمی یوم تھمیدہ داغی ہوتی ہے اور اسکا اثر روح نفسانی میں زیادہ ہوتا ہے اور جو تب حرارت خام ہو پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اسکا اثر روح حیوانی میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے گرمی یوم غذائی کہی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اور اسکا روح طبیعت میں ہوتا ہے علاج اور مرادات معروضہ سے کہیں اور طبیعت کو شیر خشک ترمندی وغیرہ سے تلین کرنا ضروری ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کا سنی اور قبول بارہ سے مقدم الامور ہے اور سنگین سادہ کا استعمال تلین طبیعت کے درکار ہے اور بارہ ہندل اور کافور گلاب سو خواہ گلاب تازہ کے عصارہ لیسے اور دیگر قبول کردہ کا عصارہ ملا کر دسکو شورہ خواہ برف میں سرد کر کے کرنا چاہیے اور لطفاً حرارت بارہ طرب غذا سے کہیں مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے اس مقالہ میں استہاجیات عفو سے کہے کہ حیات دمویہ اور صفراویہ بضم کلام کیا جایا عام طور پر بحث حیات عفو کی عفو ایک طور کا مصاد رطوبت میں الیا پیدا ہوتا ہے کہ جس میں حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اذن رطوبات کے خواص بدل جاتے ہیں اور جن باتوں کی استعداد رطوبات مذکور ہیں ہوتی ہے ان سے ظہور میں نہیں آتی۔ عفو کے پیدا ہونے کا سبب یا غذا خوردی ہے کہ جو اس غذا سے پیدا ہو گا وہ آدہ بر عفو ہو لیکن اس کے کہ آتو جو ہر اس غذا کا خوردی ہو جیسے گوشت مقدس یعنی گوشت کہ تریچہ یا جو تر تو اسکا خوردی ہو بلکہ حید الجوبہ ہو مگر فساد کو جلد قبول کر لے جیسے دودہ خواہ اس غذا میں غلبہ اٹھیت کا ہو کہ جو خور اس سے بنے ثبات قوام اس خون حاصل ہو جیسے خواہ کہ طرب ہو جو غذا ہوتی ہے اس سے خون بننے کی ہی کیفیت ہو پس یہ خون عفو جلد قبول کرتا ہے۔ ہم خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اس سے بوجہ غلبہ برودت کو خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استعمال ایک خطا خوردی بن کر آتی رہے کہ حرارت غریزی او میں پورا تصرف کر سکے اور حرارت غریزی او میں عفو خست پیدا کرے جس طرح کہ اگر کسی اور د وغیرہ سے جو خطا پیدا ہوتی ہے اسکی ہی صورت ہوتی ہے۔ ۵ خواہ جو غذا خوردی ہو مگر خست اور طبع میں رداوت پیدا ہو جائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روئی فیلر یعنی وہ خمیری روئی جسکا خمیر اوٹھے پکائی جائے۔ ۶ خواہ جو ہر ہی صالح ہو اور خست میں ہی کوئی خرابی واقع ہو کہ کمانا ایسے وقت اور ایسی بے تربیتی سے کہایا جائے کہ اس میں رداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہار صاوت اور ملازمت تقدیم و تاخیر اطعمہ و شربہ کو کہایا جائے جسکا بیان کتاب اول میں بخوبی ہو چکا۔ کہی سبب عفو کا سادہ ہوتا ہے جو مانع تغسل و تریچہ ہو یہ سادہ بخت رداوت مزاج بدن کو پیدا ہو کہ احتباس حرارت غریبہ کا کرنا ہے اسی وجہ سے عفو واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اس کے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم حید کے طاقت نہیں رکھتا اور استفادہ بے طاقت ہی نہیں ہو جاتا کہ غذا میں کسی طرح کا تصرف نہ کرے اور بالکل خطا خام پیدا ہو۔ ایسا مزاج جیسے ہضم حید پر قدرت نہو یا تو خطا خوردی پیدا کرنا ہے یا جو چیز اس بدن میں پیدا ہوتی ہے اسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل میں تو فاسد ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہیں کرنا ہے۔ اور یہ



اسباب تولد و بین معین ہیں مرید و فی وجہ عفویت پیدا ہوتی ہے۔ کبھی عفویت بوجہ اسباب خارجی کے مثل رد است ہوا کے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً ہوا و بانی اور مالی موزیوں کی ہوا خواہ فطری اور کسور وغیرہ کی ہوا تھوٹن ہوتی ہے۔ کبھی عفویت اسباب عفویت کی پیدا ہوجاتی ہیں۔ اگر اکثر عفویت سبب سیدہ کے پیدا ہوتی ہے۔ اور سیدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے۔ خواہ خلط میں غلاظت اور نہ وجہ ہو۔ اسباب کثرت خلط اور غلاظت اور نہ وجہ کی کتاب اول میں بیان ہو چکا اور یہی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سیدہ کے ہوتے ہیں۔ پھر جب سیدہ پیدا ہوا عفویت بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس لیے کہ ترویج کو سیدہ مانع ہے۔ لہذا خصوصاً صاحب بعد وقوع سیدہ ایسی حرکات ناروا ہے وقت سیدہ ہوا خواہ حالت اشتلا سیدہ میں قبل اسخار غذا کے یا کثرت موجود ہوا حرکات پیدا واقع ہوں۔ مثلاً یا بیوقت استقام کرے۔ یا خواہ وہ چاہے۔ خواہ گرم چیزیں تناول کرے اور بعد میں اشتلا ہو جو ہو۔ اور رعایت ہضم سیدہ اور کبھ کی ترک کرے۔ یا اگر سیدہ اور کبھ کے اکٹھے کرنے کے واسطے خواہ مخزن کا استعمال بیوقت کرے اور تھوین شہید غیر مطہر حاصل ہو اسکی تلافی نہ کرے اور کچھ اس تقصیر کی تدارک کرے۔ یہ سبب امور اس لیے ہیں کہ انکی وجہ سے بیشتر عفویت پیدا ہوتی ہے۔ عفویت کبھی تمام بدن میں پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو میں پیدا ہوتی ہے خواہ قروہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ بشریت اور اس عضو میں ہونے اور حرارت کی عفویت کو رہیں۔ خواہ اس عضو میں درجہ جو جس خلط میں قابلیت عفویت کی ہے وہ یا تو صفا ہے اور کبھی لائق ہمالیہ ہے کہ بطور مثال لیلیہ تھوین۔ حرارت سیدہ۔ خون ہی لائق عفویت کے ہے اور اس کے لائق یہ ہے کہ بطور مثال لیلیہ تھوین اور بلغم کی عفویت میں بخار غلیظ تھوین ہو گا۔ اور اگر سیدہ استعفن ہو بطور مثال لیلیہ تھوین اور بلغم کی عفویت سے تھوین غلبہ پیدا ہوتی ہے خواہ اور جمیات صفا وہ۔ خون کی عفویت سے مطبقہ۔ اور بلغم کی عفویت سے وہ تپ جو ہر روز تھوین سے آئے جسم ایک تھوین ہی کہتے ہیں۔ سود کی عفویت سے تھوین بلع خواہ غلبہ پیدا ہوتی ہے۔ خون کی عفویت اندر عروق کی ہوتی ہے اس لیے کہ اسکا مکان ہی داخل عروق ہے۔ لیکن صفا اور بلغم اور سود ان تھوین کی عفویت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق۔ خلط سہ گانہ مذکور سے اگر کوئی خلط خارج عروق متعفن ہو اور کوئی اس سبب دیگر زیادتی رد است کا نہواور نہ عفویت کسی ورم باطن میں پیدا ہوتی ہو جہاں تھوین تھوین متعفن عفویت تھوین رہے اور وقت تھوین عارض ہوگی اور کبھی واسطہ و رات ہو گئے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی۔ لیکن تپ بلغم کو بوجہ عفویت خارج عروق کبھی ہوا بلکل دفع نہیں ہوجاتی بلکہ بعد زمان نوبت کی تھوین کی قدر لیتی اس تپ کا رہنا ہے۔ اگر کبھی خلط ثلثہ داخل عروق متعفن ہوں تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلد نہیں ہوتی اور آثار میں قریب مقلد کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازم ہوتی ہے۔ اگر ایسی جسمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کو بہن کرے اور کبھی زیادہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہیں۔ پھر اگر عفویت خلط کی اندرون عروق پر ہو خواہ اکثر جو کین متصل قلب کے ہیں وکو اندر عفویت ضرور ہو تو ایسے وقت میں تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ کبھی رہیگی۔ اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل باطن میں عفویت نہواور البتہ تھوین تپ میں واقع ہونے بخوبی ظاہر ہو گئے عفویت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اسکی تپ میں نوبت ہوتی ہو اور بعد نوبت کی قدر زمانہ میں تپ نہیں ہوتی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ جہاں متعفن ہوا ہے زمانہ نوبت میں اس پر عفویت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے فنا ہو جاتے ہیں اور تحلیل ہو کر اوکی نوبت اور رطوبت باقی رہ جاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق رطوبت اور رطوبت سے تھوین ہے بعد فنا اور تحلیل کی حرارت ہی زائل ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق میں متعفن نہیں ہوتی۔

تھوین تھوین



کہ اونکا نکلتا و شوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن میں بذریعہ مسامات بدن کے متخلل اور فنا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول و براز وغیرہ تر پزیرین فریادہ اور گھور وغیرہ میں جمع ہوں کہ اول میں رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ جب بالکل شکر کے پائس ہو جائیں اور تدریجاً آفتاب کی اونکوشکاک کرے اور سوخت اوغین بالکل عفونت اور بدبو بانی نہیں رہتی اور خاکستر ہوتی رہ جاتی ہے ہر حسب کسی طرح کی رطوبت اوغین پیسے از سر نوہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اوغین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن فرما لیا جاتی ہے تو اوغین چوتھے پانچویں روز پانی ضرور چڑھ جاتا ہے تاکہ رطوبت شکر متعفن کے متخلل حرارت ہو باطل ہو۔ جو غلط بذریعہ عفونت عروق ہوا ہے اگر اسکی حرارت بالکل زائل ہو جائے بوجہ تحلیل کے ہر تپ ہی زائل ہو جائیگا تاہم پھر دوبارہ محل عفونت میں کہ بوجہ بقا رادیت کہ کس قدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے م بوجہ ہونے پنے رطوبت کے حرارت پیدا ہوا اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولیٰ میں پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریب میں پیدا ہو کر اسکی و حیرت مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری فوجت تپ کی انہیں دو وجہ سے پیدا ہوگی۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا نفیج نکلسکے تو اخلاط متعفن ہونگے اور جب متعفن تحلیل رطوبات ہو جائے کہ رادہ خواہ خاکستر بانی رہے گی اور قریب کرادہ میں اثر حرارت عروق پیدا ہوا کہ گھائیہاں تک کہ مشترک مادہ ہو قریب رادہ متعفنہ اور متخللہ اولیٰ کے منقطع ہو جائے اور رادہ بالکل فنا ہو جائے اور اپنے قریب کوئی رادہ قابل عفونت کو پیاسے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور رادہ کی عفونت کا ہو کہ اسکی عفونت کو بعد وہاں کیسج جائے اور سوخت ازالتیب کا بالکل ہو جائیگا۔ خواہ یہ صورت محض لفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و ترکیب کر دال رادہ عفونت کا بالکل کھیکہ کیا جائے جو غنہ میں یہاں تک کہ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو۔ چونکہ تحلیل تام متعذر ہے دوران عفونت ہی کہ پہلے متعذر ہے اسلیئے کہ عروق کے بطون باہر ہیکہ متصل ہیں ایک جگہ کا نفس بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہاں سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہے کہ سیلج انہیں نفس اور و ام حرارت کا ہوتا ہے۔ اور ہر چونکہ عروق میں جو رادہ متعفن ہوا ہے اسے قلب کہ ساتھ نہایت اتصال ہے تو اسکا شمار متعفن ہوا غنہ قلب میں ہونے کہ مضر فعال طبیعت کا ہوا کرتا ہے اور تپ میں زمانہ قدرت کا چھ انہیں ہوتا ہے۔ یہ حیاست جبکو واسطے نواصب ہو جائے ہیں خواہ بعد فوجت کی خواہ بالکل اقلع اور زوال تپ کا ہو جاتا ہے العوض اسکے نواصب کا انتظام کہی متروک ہو جاتا ہے اسلیئے کہ جو مواد صورت تپ ہو تو ہیں اوغین کی اور شہی اور غلط اور وقت کی وجہ سے زمانہ قدرت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے۔ اور کہی جب رادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً رادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کو صفا ہو گیا اور سوخت نوع تپ کی ہی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفا ہو جاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلط اور رقت مادہ میں نہیں ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف ہی پیدا ہو جاتا ہے کہی اختلاف زمانہ نواصب کا بوجہ سورت و تدبیر علیل کے اور کہی بوجہ ضعف مرض کے بھی ہوتا ہے مثلاً اگر غذا اکثر غلیظ کھائے تو رادہ میں غلط پیدا ہوگا اور رادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر میں متخلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہو جائے گا اور ضعف میں غذا مناسب ہی بدیر ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا۔ جو تپ قلعہ ہے یعنی اوغین کہ قدرت زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اسکی فوجت برد اور قشر پر ہے اور ناقض سے شروع ہوتی ہے اور پینہ کو ذریعہ سے یہ حرارت متخلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ برد اور قشر پر ہے اکثر ابتدا کرتی ہے جہاں اسکا سبب یا بروقت غلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کو غلط عضل میں شروع پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سبب کی سبب بطرف مادہ کے باطن کی طرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن میں بروقت پیدا ہوتی ہے۔ خواہ بوجہ ضعف قوت نفس کے بروقت پیدا ہوتا ہے خواہ ہوا بار کی اثر

بروز ہوتا ہے۔ جو سردی بوجہ ذریعہ خلط کے پیدا ہوا اور کاشعیرہ نام رکھنا بہ نسبت ہر کو اس سے بہت اکثر ذریعہ خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ یہ عضو بڑھنے کا نئے سے چہنہ لگتے ہیں۔ ایسی حیات میں تحمل مادہ کا بذریعہ عرق کے استوہجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت جو رطوبت کو تحمل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مساسات نکل آتی ہے عرق ہو کر اور مادہ بہ باقی رہ جاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے اندر آو اسکا ذریعہ بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔ لازم تپ کو ان سب میں خفت اور تشہیر تو سب سے کم اقلع اور زوال بالکل نہیں ہوتا۔ اور سوای اسکے کہ یہاں ضعیف القوت ہو اور کاشعیرہ سے ابتدا نہیں کرتی۔ اور حرارت نکل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاتی تو نقطہ ذرا طراف عارض ہو جاتا ہے اور اس تپ میں ہوا طراف ہری علامت ہے کہ یہی بعض حیات میں ہوا و کاشعیرہ ساتری کیس ہو جاتا ہے اس لیے کہ جو مادہ متعفن ہو اس سے مرکب خلط بار اور خلط لافح و فون سے ہوتا ہے۔ اور کہیں حیات عفنہ میں ایسی ترکیب ہو جاتی ہے کہ مادہ جو ذریعہ فون اور اقلع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ میں عفونت پیدا ہوتی کسی خاص مقام پر جب اس سے عفونت آگئی اور ان ایک اور خلط اوچی کے جنس سے خواہ غیر جنس میں عفونت شروع ہوتی اور جب قدر زمانہ فرو ہوئے حرارت اور عفونت خلط اول کا تھا اور شہ زمانہ میں یہ دو میرا ہی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت کی وجہ سے ہوتی اور خلط طافی پاس کے پھر دوسرے عفونت خلط اول کا آہو چکا اور یہ طاف و فون اذلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا۔ ایسی صورت میں اگر تپ وہ فون متعلقہ میں لگے ضرورت لازمہ دائر ہوگی تاہیکہ ایک تپ رائل ہو جائے۔ اور بہت وجہ سے حیات عفنہ میں ترکیب ہوتی ہے اور کاشعیرہ کی بیان اول باب حیات مرکب میں کیا جائیگا۔ حیات کے دور سے طولانی اور قہر بھی ہوتے ہیں۔ طول اور کاشعیرہ غلاظت مادہ خواہ کہ زہت یا بوجہ کثرت کہ ہوتا ہے خواہ مادہ میں سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف کی وجہ سے تحمل مادہ کا نہیں ہو سکتا یا مریض کو جس کثرت ہوتی ہے اور ضعف جس ہوتا ہے خواہ مسام میں تکلف زیادہ ہو کہ جلد مادہ کو تحمل کرنے دے۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتوں صورتوں کی ضد میں ہوتی ہے۔ اور نوبت میں سرعت اور بطور ہوتا ہے۔ بطور زمانہ نوبت کا یا سبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطریقی سے بطرف معدن عفونت کے اس لیے کہ مادہ عفنہ کی طرح جس طرح مادہ ریلج کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثرت سے بلغم سوای بلغم نہ جاسکے اس لیے کہ اسکی عفونت کی تپ میں نوبت کہیں بدیر ہوتی ہے۔ لطیف مادہ صفر ابی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے کہ اسکی حرکت معدن عفونت کی طرف بہت جلد ہوتی ہے۔ بدترین حیات عفنہ وہی تپ ہو جو لازم ہو اور اسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو اور اس کے روات متعلقہ تپ کی ہے جس میں عفونت تمام بدن میں منتشر ہو خواہ اطراف قلب کو عروق میں عفونت مادہ کی ہو۔ مشائخ کو زمانہ شیخوخت میں ایسی تپ شدید جو دائمی ہو عارض نہیں ہوتی اس لیے کہ انکا مزاج نظر میں کے بارو ہے اور ختمہ او نہیں کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا استحیل بدخایت ہو اور سدہ پیدا کر کے متعفن ہو جائے۔ نبض کا اختلاف حیات عفنہ میں بحسب اختلاف اجناس حیات کے ہوتا ہے اور یہی ایک جنس میں حسب انواع تپ کثرت اور ضعف میں ہوں یہ بھی نشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے۔ کہیں نبض بالکل بے علامت ہو جاتی ہے انہیں حیات میں خواہ بوجہ گرم گرم کے جس میں تند و شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی میں ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو میں کیونکہ خواہ شدت میں مزاج مریض میں ہو خواہ ابتدا نوبت میں غلبہ برک ہو جائے گا۔

صورتوں میں علامت نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے اس سبب طوبت مادہ لیسٹہ یا تھیمہ کے خواہ مادہ دوسرے کے یا اگر گرم عضو نرم میں ہو مثلاً نفس کبید کا گرمی ذات کبید میں خواہ جی ذات الریه اور سطح البیض غرض نرمی اس وجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جبوقت تب منقطع اور زوال کی طرف آتی ہے اور عرق نکلا کر دفع ہونے کا وقت آتا ہے اور وقت نبض میں نرمی آجاتی ہے۔

ابتداء نواب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انقطاع یعنی تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اس لیے کہ قوت بکثرت و بطول مادہ عفونہ ہوتی ہو اور تنقیہ اور ترویج سے اس سے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان مجس کے انبساط کو برائے عام طور پر بیان علامات حمیات عفونہ حمیات عفونہ پر بڑی دلیل قویہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اور جن سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہو خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تب کا ایسا دریافت نہ ہو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے مثلاً عتہ نبض اور سرعت البیض نفس ہی دلیل جی عفونہ ہے۔ اس لیے کہ بوجہ عفونت کو احتیاج تنقیہ اور دفع بخار بڑی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے۔ حرارت تب کی تیز اور ذراع ہوتی ہے خوشکوار مثل گرمی یوم کے نہیں ہوتی۔ اکثر حمیات عفونہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی ظاہری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکو دلیل کہتے ہیں اور مادہ پائون ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور حسنی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے اگر کئی اور جاتی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور گین پھی جاتی ہیں اور تیز بھی اس طرح۔ اور دردمند اور ہلک پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیفیات جب دیر تک رہیں تب عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود ہی کہنا قبل فوق تب کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہیں اور رنگ چہرہ خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر پیرا طیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کرت فضول اور بھرم نبی کے اور تلی اور پشاپ زیادہ از حد میں اور بڑا بھی اس طرح کہ بدبو اور گرانی سر اور چہرہ پر پیرا پیرا پیدا ہوتا ہے اور نبض میں تاثر یا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً عتہ اور عصب خواہ قلب غیر واقع ہو۔ جب نبض میں انقطاع اور کوتاہی پیدا ہوتی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انقطاع کی یہ معنی ہیں کہ نبض اندر کو در ب جاے اور صغیر میں اس قدر مختلف ہو کہ اس میں نفیسات کبار قویہ واقع ہوں اور سرعت نبض کی قوی ہو۔ نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور ترید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص جی عفونت کی ہے۔ اگر جی غیب میں بوجہ ضعف مادہ صفراویہ کے اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ بھی ایک خاص علامت جی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری ہی بدینہ نہیں آتی اس لیے کہ جی یومیہ اسکے برخلاف ہے۔ اور زمانہ تری کا غلط اور غیر متناسب ہونا اور ناشائستہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تری کا طولانی ہونا بھی علامت خاص جی عفونت سے ہے۔ نبض کا عظیم بڑھنا بالا استمرار دلالت کرتا ہے طول تری پر یہاں تک علامات مشترکہ حمیات عفونہ کی تھی اب لازماً مفرہ اور غیر مفرہ خواہ مفرہ کا تفرق بیان ہوتا ہے۔ پہر اگر تب مقلہ ہے ناقض اور شعلہ سے ترشح کرتی ہے اور اکثر اکر برادر ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اسکے نواب کے دور سے ہوتے ہیں۔ اور اگر تب لازم ہے خواہ اس میں تفتیر ہو یا نہ ہو۔ اور جی یومیہ سے نبض اور بول تمام نقارہ میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اسکے اعراض کا بھی مثل جی یومیہ کے نہیں ہوتا۔ اکثر جی عفونہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تنگی اور دردمند اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بوقت شعلہ کے۔ اور خلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اس لیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کہی مادہ غالب ہوتا ہے اور کہی طبیعت۔ اور نبض کی بھی کیفیت ہوتی ہے کہی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کہی جب قوت مغلوب ہوتی ہے



صغیر و ضعیف ہو جاتی ہے۔ مگر صلاحت کا بنفہ میں ہونا کچھ ایسی چیز نہیں کہ ہوتی ہے اور کہی نہیں۔ مگر جب تب کہ ہر اور ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو کہ ورم سخت نہ ہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور چیز جو موجب صلاحت بنفہ میں کہ ہوتی ہے واقع ہو اور سو وقت البتہ بنفہ میں صلاحت بخوبی پیدا ہوگی اور تندرستی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تیزید میں اختلاف بنفہ کا سرعت اور بطور خواہ صلاحت اور لین میں بھی اصل الاماکن حیات سے ہے اور دلائل قویہ سے حیات عفوئی کی ہے کہ یہ اختلاف بھی غیب میں بوجہ خفت مادہ کو بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک بنفہ میں قوت اور سرعت مذکورہ پیدا نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ ایسی جی پو میرہ باقی ہے اور اس کا انتقال بھی عفوئی کی طرف نہیں ہوا۔ بول ابتدا میں حیات عفوئی کی بالکل بے نفع خواہ قلیل النفع ہوتا ہے اور بہت تندرستی اور سمین بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حیات مادہ ملک میں آوے بدلے اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جائے نہایت کسر نصیب ہوتی ہے اور سو وقت تب اور سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جائے بالیقین جاننا چاہیے کہ ایسی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جو جان و روح کا ظاہر ہونی ممکن نہیں۔ علامت جسمانی لازماً وائمی تب میں اختلاف بنفہ کا جیسا اوپر کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات بنفہ میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تب کا جو پس گنڈہ تک رہتا ہے کہ اور ترقی نہیں اور جو احوال متعلقہ میں بیان ہوئی اس تب میں نہیں ہوتے یعنی اسکے قبل نافض و قشریہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تب کا اور شدت اختلاف بروقت تیز کی کہ ایسی کم تھی اور فوراً زیادہ ہو گئی اور یہ کم ہوتی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازماً ہونے پر جس کا مشترک اور چند امور خاص کا بیان ہے جو تب بوجہ عفوئی صفا کے ہواؤ کی حرکت الیگزوریہ میں ہوتی ہے خواہ ابتدا و نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غیب نامہ میں خواہ ابتدا و تیز کی نوبت جیسے غیب لازم میں مگر ایک تب صفا دی جس کا نام محرقہ ہے اس کی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تب مثل جی مطبقہ لازماً کے ہے۔ غیب خالص جس کا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اس واسطے کہ اس کا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اس کی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اس لیے کہ مرہ صفا قوی ہے مگر بالانہرہ سمجھنا ہلاکت کا کثر اور اعراض روی سے معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے کہ صفا دی خلط سبک ہو طبیعت پر اور کہ قدر زمانہ راحت کا بھی زمین ہوتا ہے۔ غیب خیر خالص کی مدت میں طویل ہوتا ہے بلکہ عفوئی کے اور غیب خالص کی نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر انیکہ حال خواہ تیز میں خطا واقع ہو۔ اور دائم کہی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تب عفوئی ہونے سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اس کی بہت اور تمام گزری کے ساتھ وہ تیزی صفا دی تب کی سی سمین نہیں ہوتی اور کہی و موی تب چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تب جو ہر روز موافقت کرتی ہے یعنی ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کو ساتھ آتی ہو اس کی حرارت بہت صفا دی تب کو نرم ہوتی ہے مگر مدت دورہ کی اس کی طولانی ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزومیت اور بردوت کو دیر میں متحلل ہوتا ہے اور بالانہرہ نسبت صفا کے کثیر ہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت درمیان بھی اس تب میں زیادہ ہے اس لیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفریق و خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معہ میں ضرور ہوتا ہے جس کی وجہ سے اکثر اعراض روی مملکت مثل غشی اور خفقان اور سقوط استنہا پید ا ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازماً جس کو نشہ کہتے ہیں نہایت مشابہ حق سے ہوتی ہے مگر بنفہ میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کہی اگر بلغم مائل اسوداد بہت ہو تو بنفہ میں بھی صلاحت مثل حق کے پیدا ہو جاتی ہے اور سو وقت تفریق لثقہ اور وق کا مبران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سو ای چند علامات خاص کے جو تب حق کے آگے مذکور ہوئے ہیں وہی علامت تفریق ہونگے۔ جس قدر مادہ بلغمی خالص

نہوگا و سقہ زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنی جلد جلد نوبت کمرنگی مان اگر اوصاف اختلاف صفر کے مائل بسودا ویت ہی ہوا تو وقت  
 زمانہ نوبت کا طولانی ہی ہو سکتا ہے۔ رربع سوداوی حادثہ نہیں ہوتی ہے اسلیئے کہ مادہ سرد ہے اسی جهت سے طولانی ہوتی ہے اور کسی رربع خالص  
 سال بہر تک ہتی ہو اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے رربع میں اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اس واسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا  
 اور مدت ہی اوسمین اسقدر نہیں ہوتی ہو کہ جسکے پچھرا عرض شدیدیہ پیدا ہوں۔ رربع اور غلبہ دائرہ ہوا مفرہ بذریعہ تے اور دستوں کے  
 اول پینو اور اول بول کے دفع ہوتی ہے۔ تب حرقہ صفر اوی بذریعہ امور مذکور بالا ہی دفع ہوتی ہے اور کسی رفاف سو بھی زائل ہوتی ہے  
 اسکا چھاننا ضروری ہے کہ زمانہ ابتداء غلبہ میں طولانی ہوتا ہو اور زمانہ انتہا کا مطبقہ میں اور انحطاط کا زمانہ تب حرقہ میں اور انحطاط اور انتہا  
 دونوں کا موازنہ بلغمین طولانی ہوتا ہے علاوہ بران کہ یہ بات ہوتی ہے کہ رربع لازمی اور دائمی ہوا اور مواظبہ بالکل ایسی حرارت بدن سے  
 فنا کر دے البتہ کہ قدرت خفت اور تغیر ہوجاتی ہے۔ کل نہیں اگر اوصاف کا کما بیشی نہ مخصوصا وہ تب جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوتی ہے  
 انجام کا شجر بدق ہو جاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادثہ ایسے میں جن میں مریض کو غذا دینا واجب ہو اور طبیب بوجہ خطائی تجویز کو حکم  
 غذا کا نہ دے بلکہ یہ تجویز کرے کہ حالت کمرنگی میں کل تو طبیعت کو لطافت نصیب دے اور وہ مہلکی تو تہین ضرور شجر بدق ہو جاتی ہے یا جن تیوں میں  
 سرریانی دینا واجب ہو اور نڈیا جی اس عرض ہو کہ سرریانی کی برودت سردی وین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سردیانی کے ترک کرنا  
 حرارت کا اور کسی وجہ سے ہی نکلیا جائے اور سوزش فوراً شجر بدق ہو جاتی ہے۔ جسوقت غذا دینی اور سردیانی پلانے کی عرض زیادہ ہو  
 اور نصیب مادہ اور خام نہ زمانہ کا اسقدر ضرور ہو اوس مقام پر مقدم ہی ٹھرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سردیانی ہی پلائیں اور اوس مقام  
 خاص کہ ہم آگے ذکر کریں گے اساعراض حمیات کے دلائل کا بیان تمام دلائل حمیات کا اخذ ہی ہے کہ قبل ملاحظہ ہوئے  
 تب کو سردی بڑی کیا ہوتی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اوسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تب میں موجود ہوتے ہیں مثل در دسر و نڈیا  
 و بیخالی وغیرہ کی انکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل و مزاج اور نبض اور بول اور تے اور براز اور رفاف انکا لحاظ کرنا چاہیے اور دیکھنا  
 چاہیے اور حال تب کا زمانہ اور عرق کے برآمد ہونے میں کیا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہا کی طعم کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت  
 ہے سو تر نفس ٹھنڈی ہے اور یا نیمہ اعراض مختلفہ مثل در دسر و بیخالی اور نڈیاں اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا ہی لحاظ کرنا چاہیے اور  
 کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض میں جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہیں بعض اعراض تو حمیات کو عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہیں  
 جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت میں لذت شدید شروع تب سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی  
 ہو کہ ابتداء میں لذت شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیئے کہ مادہ متخلل ہو کہ حرارت میں ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت  
 ہے کہ اوسمین بالکل لذت نہیں ہوتی ہو ایک قسم میں تو ساتھ حرارت کو رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تب بلغمی ہے اور ایک قسم میں تبست پائی جاتی  
 ہے۔ بعض اعراض تو ایسے ہیں کہ جو جناس حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے وہ اعراض کہ غلبہ سے مخصوص ہیں مثلاً ابتداء نوبت میں سر  
 پشیم کا شہد ہے چہنا یا پھر پوری کا پید ہونا اور نوزادہ لذت کا ظاہر ہونا۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہیں جیسے قلق اور نڈیاں اور  
 شہر کا تب کہ ساتھ ظاہر ہونا۔ کچھ اعراض نفع اور غیر نفع پر دلیل ہوتی ہیں مثلاً احوال بول کے جو اوپر سینے ذکر کیے ہیں۔ کچھ اعراض ایسے  
 ہیں جو بول پر دلیل ہوتے ہیں جنکو آگے ذکر کریں گے۔ کچھ اعراض ایسے ہیں جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہیں ان کو  
 آخر میں اس فن کے بیان کرتے ہیں۔ سچہ یعنی حال بدن کا فہمی و لاغری و رونق و سرفروشی و رنگ اسکے ہی بہت اہم کام ہیں مثلاً جن شخص

رنگ پسیدی اور سبزی سے مصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط میں برووت آگئی ہے اور عارضی یعنی روح اور خون کم ہو گیا ہے یا چہرہ پر تہج یعنی ہر برہن اور انتفاخ پیدا ہو چاہیے حمایت یعنی مین ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک تیلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کرے گی یا اینکه اخلاط رقیق ہوں اور جھٹ پٹ متخلل ہو جائیں اور مسامات کھلے ہوئے ہوں اور سپر لیل ہو کر حرکات بدنی یا نفسانی ہی بہت ہو اور پر دلالت کرے کہ پین اور لکھا سو افق عادت کی مونا یا خلافت عادت ہو یا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جائے یا ہر جسے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہیں جیسا ہم آگے ذکر کرینگے بعض اعراض حمیات کی البیم ہیں جنکا وقت زمانہ شہر مین ہو جیسے پڑیاں یا اخلاط دھن بہت اسکے کہ حرارت سے التماسہ شدید سر مین بوقت تھو پیدا ہوتا ہے بعض اعراض البیم ہیں کہ اونکا وقت زمانہ ابتدائین ہوتا ہے جیسے تھری یا سردی معلوم ہوتی اور نیند گری جو اولیل حمیات مین اکثر بہت ضعف داغ کی پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کی جہان مادہ تھرا ہو ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سی بخارات صعود کرتے ہیں جو جو اس اضطراب کو جو بدینین شریع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا داغ فی نفسہ بارہ ہوتا ہے تو اسکی برووت زیادہ اس نیند کی حدود پر مہین ہوتی ہے اسبطرح جس خلط مین عفونت آنے والی ہے اور بعد اسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارہ ہو تو تھری اور سردی اور نیند کی حدود مین مہین ہوتی ہے جن چیزوں سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیز مین ہی مین کہ تپ کیا حالت کو نرمی اور تھری مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی کو جو یا بفعل پیدا ہوئی ہیں یا اسباب ساقطہ اس تپ کی علت مین اوسی اثر یا چیز کو مہین باب حمیات یوسید مین ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفاخر ہونا اور اسکے فترات یعنی مانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لکھا کرنا چاہیے کہ شریع مین تپ کو لرزہ سردی تھری ہوتی ہے یا نہیں اور کون چیز کو وقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوتر سے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا اگر اوترتی ہے یا تھوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور بدینہ ساقطہ کا ہی لکھا کرنا چاہیے یعنی قبل از تپ کہ مریض سے کیا سورت بد واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سمجھنا کیا ہے اور فصل کونسی ہے اور پشیدہ مریض کا کیا ہے اور مریض اور بول کی کیا حالت ہے۔ بیان نافع اور سرد اور فشر میرہ اور کھم کا فشر میرہ یعنی تھری ایک حالت ہو کہ او سوقت بدینین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہے اور جلد مین اور لیلی مین ایک چہن سی پیدا ہوتی ہے اس سے پہلے مانہ یا لون ٹوٹنے لگتے ہیں اور تکرر گویا فشر میرہ ہو ضعیف ہوتا ہے۔ برو یعنی سردی اسطرچر ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اولیسیوں کی تثبت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے۔ ناقض یعنی لرزہ وہ اسطرچر ہوتا ہے کہ اعضا کی خفیش اور لرزہ کو مریض روک نہیں سکتا اور او سوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہیں۔ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہیں جیسے ملغمی تھون مین اور راج مین۔ لرزہ کی شدت کے اسباب سوا ایک ہی ہے کہ فصل مین قوت وافر بہت ہو اور جتنا مادہ ناقض مین لڑے زیادہ ہوگی اور سالرہ شدید ہوگا۔ خون کی گرمی کثرت ناقض کو روک نہیں سکتی اسلئے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدینین واسطے محافظت بروعت و تھری کو چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ نکار دھو جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارہ و سبب لرزہ کا ہو اگر چہ قبل از وقت لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص مین تھرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے جو کہ بدست ہو ذکر اسکی سردی کا ہو یا تپ کی اسکی سردی سے متاثر نہیں ہوتا ہو اور اسکی برووت اس عضو کو محسوس نہیں ہوتی بلکہ اس جہت سے اس خلط بارہ کو حرکت ہوا اور اپنے مکان خاص کو چھوڑ کر خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرکات



کے جو اخلاط کو متفرق کر دیتی ہے یا اگر کسی وجہ سے اس وقت جو عضو اس غلط سو نہیں ملا ہوا تھا اور نہ اسکی بروقت کا خورک تھا بہت اختلاف  
مزاج کی اسکی بروقت کا احساس کہ کے متنازعی ہوتا ہے اور اسی بہت سے لڑہ پیدا ہوتا ہے۔ کلیات کو فن میں جہاں اصول کلیہ  
علم طب کو بیان ہوئے ہیں اس مسئلہ کی تجزیہ تو فیج ہو چکی ہے۔ بیشتر سبب باغیہ زہاجی کے جو بدخون پھیلا ہوا لڑہ پیدا ہوتا ہے  
اور تپ نہیں ہوتی ہے اور اکثر ایسے لڑہ کے دورے ہوتے ہیں مگر اس لڑہ کی قوت اتنی نہیں ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے۔ جو باو  
ماندگی اور کسل بدخون جو نسبت قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر مستحق نہیں ہوتا ہے تو فقط لڑہ پیدا کرتا ہے اگر اس میں عفت  
نہ آئے تو اسقدر اسکی اویٹ رہی کہ ناقض واقع ہوا کرے۔ کہی بروا ناقض بہت اندر چلے جانے حرارت کو واسطے مفہم غذا کو پیدا  
ہوتی ہیں یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاوے اس کے مفہم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم میں ضرور کار ہو جاتا ہے تب بھی بر  
اور ناقض پیدا ہوتا ہے۔ ناقض اور بروتب سے پیشتر واقع ہوتا ہے اسلیئے کہ پہلے غلط خام عضل پر کرتا ہے اور اسکی بروقت بتقریب غلط  
کے سووی ہے اسلیئے کہ عضل عضو طمی ہے اور گرم مزاج ہے اور غلط خام یعنی باغیہ زہاجی اور بارو بالفضل ہی ہے پھر جس وقت اس غلط  
عفت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اس میں آتی جاتی ہے اس قدر بروا ناقض کم ہوتا جاتا ہے۔ کہی لڑہ  
کے پیشتر اس جہت سے کہ غلط مزاجی میں لڑہ شدید ہوتا ہے اور قوت ناقض عضل میں سے قوتی ہوتی ہے جس سے آوی بہت  
گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے دیکھو گا اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اس وقت بھی لڑہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کہی جو غلط کم لڑہ  
رکتی ہے اسکی جہت سے بھی خارج غریزی یعنی خون اور روح باطن کے گرم کرنا ہے اور وقت استیلا میر ہوتا ہے ایسے وقت  
میں لڑہ اور بروسانی ہوتا ہے برو تمام بدخون محسوس ہوتا ہے اور لڑہ اندر کی چھلی میں پایا جاتا ہے۔ کہی اور ام باطنیہ کو نفیج  
کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لڑہ پیدا ہوتا ہے۔ کہی لڑہ اور پھر سری لازم ہونگی جو جہت پر دلالت کرتی  
ہو اس نظر سے کہ غفلتوں ہوتا ہے مادہ تپ کا داخل عروق ہو جاتا ہے کہ خارج عروق میں آتا ہے مگر یہ لڑہ اگر باغیہ زہاجی اور بروقت جہاں  
واقع ہوا اور اس لڑہ کے بعد تپ میں خفت ہو اس وقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق میں اس جہت سے نہیں ہوتا  
کہ قوت فو خالک کرادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ میں اس قدر کثرت ہوئی ہے کہ بطلون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آتا ہے  
ایک قسم کا مادہ لڑہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنی جو لڑہ بعد ضعف قوت اور سقوت خارج غریزی کے دیر بعد سقوط تفس کے واقع ہو  
اوسکے بعد موت فرو ہوتی ہے۔ پھر سری کیواسطے اسباب نسبت ناقض کے کم و نکار ہیں۔ تیر اور دہشت کا مہیاں اور دوران  
اکثر ہونا ان حیات میں دورے کی خبر دیتی ہیں۔ تشخیص کی تین اکثر فوقیہ یعنی پوشیدہ ہوتی ہیں۔ کہی تپ میں طول اس جہت سے  
ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا میں کسی جگہ غلط یا دم موجود ہوتا ہے مناسب ہو کہ بیمار کو چت لگائیں اور دونوں بانوں اوسکے پھیلا دیں  
اور بائیں سے دیکھیں کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کریں۔ تب کہ مرض میں جب زبان سیاہ ہو جا  
اور تپ خفیف ہو اور مکانام حامی مدفون ہے۔ کہی تپ اور فالج دونوں جمع ہو جاتے ہیں اوس وقت پہلے علاج تب کا کرنا چاہیے جو دوا  
دونوں بیماریوں کی مناسب ہو یہ ہے جبین میں گلقد ملا کر استعمال کریں اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متعل اس دوا کی  
قوت کی ہو۔ سرشارانے سے تپ میں چونکہ کیفیت جلد ہوتی ہے بخارات سر میں پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتا ہے اور تپ میں شدت ہوتی  
ہے عام طور کا معالجہ حامی عفت کا ان تپوں میں علاج کی غرض کہی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اور وقت تیر



اور غلیظ مواد زرد رنگتاری ایسا نہ ہو کہ بعد قصد کے غلبہ غرضیہ کا اثر بہت معلوم ہو یا صفر سے بہت حد تک گھٹا ہو۔ بعد قصد کے لطیف اسہال  
 کرنا چاہیے خصوصاً اگر قصد کی جہت سرخشی پیدا ہوئی ہو یا زہریلے مصل مثل آب جو اور توڑی سی شیر شربت یا آب جو اور زہین جو نہ کرنا چاہیے اگر اس قدر اخرا  
 سے طبیعت نرم نہ ہو تو شربت بنفشہ بڑا چاہیے اور مصلوب اس تدبیر سے ٹائین طبیعت ہونہ اسہال مادہ اور نہ سخت مصل۔ مجاہدناستہ اسہال  
 کہ ایسے مقام پر حقیقت کا استعمال کیا جائے مگر حقیقت کی نرمی اور تیزی قوت میں مناسبت کا لحاظ رہے بعض حقیقتیں مشترک الفج اور سبک  
 ہے اس کے اجزاء میں زرخ بنفشہ آب بزرگ چقدر زردی بھندہ شکر سرخ بودہ اسنی۔ ابتدا میں جب ان اجزاء سے ٹائین کیجایا ہو وہ بار بار ان  
 دواؤں کی نسبت خفیف تر دواؤں کی حاجت ہوگی اور ابتدا میں قوی دواؤں کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت میں احتباس ہوتا  
 ہے ٹائین کے دوار کرنا چاہیے مثلاً بکجین کو تخم کدس وغیرہ اور درات کو سائہ پانی میں جوش کر کے دینا چاہیے اس کے بعد تعریق لینے لینیہ  
 نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤں سے جی کہ حرارت قوی نہ ہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بالونہ کی مالش کیجایا اور شربت  
 آب شیرین ہو شیر گرم ہو ان چیزوں سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تپ و تپک رہتی ہو یا مالش اور نطول بزرگ جائز نہیں ہے پر اگر اول امر  
 یہ معلوم ہو کہ غلط سجدہ کی طرف مائل ہو مثلاً تسلی ہوئی ہو اور سائش آؤٹی لٹی آتی ہو تو کرنا چاہیے شربت طیارہ خلاف عادت ہو بلکہ محض شربت  
 مادہ آب گرم میں ملا کے قہ کرنا چاہیے اور اگر سیلان غلط کا طرف اس کے ہوا و قرا قرا خواہ گرائی کا اوپر یا نیچے کی طرف معلوم ہوا وقت  
 بزرگ کرنا چاہیے بلکہ اجزاء مسدود یا لینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرنا چاہیے۔ ابتدا میں تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً  
 اگر تپ کو سائہ تھری یا سردی یا زہر ہوتا ہو ایسی کہ سونے سے سردی اور زہر میں طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مادہ کو متوجہ ہو  
 طرفہ احتشاک اور تفتیح غلط کو منع کرتی اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور شربت زانہ شہو میں ہی نیند بفر نہیں ہوتی ہر آب  
 سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر انیکہ غلط میں خامی اور غلاظت ہو اور وقت استعمال آب سرد کا نفع کو منع کرنا ہے۔ یہ بھی  
 چاہتا ضرور ہے کہ قصد کے بعد اگر قصد نفع معلوم ہوا اور کس طرح کی تدبیر کی آب سرد وغیرہ بلائے سے ہو جائے ہر شفا نہیں ہوتی۔  
 غلط صغریٰ کا نفع یہ ہے کہ اندکے او میں غلاظت پیدا ہو جائے فقط سرد پانی اس بات کیواسلے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال  
 کی شرط یہ ہے کہ مہدہ اور جگر میں ضعف اور بروقت نہ ہو اور اعضا باطنی میں ورم نہ ہو یا انہیں اعضا میں درد نہ ہو اور بدین مریض کو خون  
 کی قلت نہ ہو اور حرارت غریزی اس قدر ضعیف نہ ہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض کو گرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے کا ہو  
 چاہے گرم ملکوں کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو لوگ لاغرا و لقیہ ہیں ان کا حال بھی انہیں  
 گرم ملکوں کے رہنے والوں کا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نفع پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت  
 ہے اور قوت قوی ہے اور اعضا اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہیں اور علاج اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ مریض  
 غیر تھا آب سرد کا ہی بلکہ آب سرد پینے کا جو کہ ہے ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اسلئے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو  
 اکثر زہریلے روئی شکم یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسی وقت میں ان سب طریقوں سے مادہ نکل جاتا ہے  
 اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر صحت وقت کے مریض کو اس قدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اس کا رنگ  
 سبز ہو جاتا ہے اور اس کے جوڑ بند ہونے لگتے ہیں اگرچہ وزن میں من خواہ نصف من تک کی نوبت پہنچے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے فقط ایسی  
 تدبیر سے صغریٰ تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت



اور عافیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر بعض اعضاء اندرونی میں ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی ہی عذرت کا استقد خوف ہو کہ اکثر کچھ  
 ہنجر برق ہو تا بہ گمان قوی مظنون ہو جاوے اور سوخت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اس لیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہنا یا بہت  
 وق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد نسبت سکنجین کے زیادہ مفید ہے اس لیے کہ تشنگی میں سکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجھا دیتی ہے اور سوخت  
 ہی سبب اور تشنگی سرد پانی کے ورم کو اذیت نہیں پہونچاتی ہے گراوہ کا جس کرنا اور تشنگی کرنے کی طاقت سکنجین میں نہیں ہے اس لیے علاج جانتے ہیں  
 پانی زیادہ ملا کر پی پیے۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہ ہو اور پھر پلانا چاہے وہاں خوف اس بات کا ہو تا ہے کہ مسامات بند ہو جائیں  
 اور اسودہ سے ایک سڑہ دو سڑہ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کرے گا بیشتر تپ یا سڑہ بلکہ تپ پہلی تپ اور پہلے سڑہ کے شدید تر ہو گا  
 آب سرد کا یہ فائدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اس کے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری ظہور آتی ہے اور دشواری سانس لینے کی  
 آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور تشنگی ضعف مثلاً اگر ضعف قولون ہی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے جس شخص کو حالت  
 صحت میں آب سرد ضرر کرے ہو حالت بیماری میں بہت ضرر ہے کہ اس کو آب سرد کے استعمال سے منع کریں بلکہ اگر آزار قوت کے بدن میں ظاہر  
 ہوں اور لپلی ہوئی ہو اور خراج گرم شک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اور سوخت آب سرد کے استعمال کی اجازت استقدر دینی چاہیے کہ گویا  
 درہن اوہین ہلک جاوے۔ زمانہ انحطاط میں اور بر وقت ظہور علامات نفیج کے اور بعد استفراغ انحطاط کے بخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور  
 شراب قیق حبیب بہت سنائی پانی ملا کر پانی چاہیے اور مالش بدن میں ایسے تیل کی چاہیے کہ محل موم۔ جس وقت استعمال خواہ مذکورہ بالا کا اور دیگر  
 عروق تپ میں ہو چکی ہو اس کے بعد نفیج مادہ کی طرف اشتغال ضرور ہے اور بعد نفیج کے اس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ میں کمی  
 اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اس کا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاوے اور بلا نفیج کسی مادہ کا استفراغ  
 کرنا جائز نہیں ہے خواہ گرم فراج ہو یا سرد ہو اس لیے کہ اکثر نفیج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو جو غلط مادہ استفراغ کے نہیں ہوتی وہ بھی  
 نکال جاتی ہے اور اکثر غلط اقص کے ہمراہ غلط صالح بھی کچھ جاتی ہے اگر استفراغ بلا نفیج واقع ہو جس شخص کا یہ سبب ہو کہ نفیج غلط ہے غرض  
 یہی ہے کہ غلط غلط قیق ہو جاوے اور جو غلط خود قیق ہو اس کے رفیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا نفیج ہی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے  
 کلام کو گوش دل نہ سننا چاہیے اس لیے کہ نفیج کے فقط ہی معنی نہیں ہیں جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نفیج دینے سے مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے  
 تاکہ وہ مادہ دفع پر سہولت ہو جاوے جو شے تپلی اور رفیق زیادہ ہو اور یا غلط غلطہ یا لزجت دار چپندہ ہو یہ تینوں برکت سہل الانفع نہیں ہیں بلکہ  
 ہیں کہ بقدر غلط آنے کے بعد اور غلط میں اند کے رقت قوام ہو کر اور لزجت دار میں کہ بقدر بھر بھر این اگر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے  
 اگر یہ شخص جو منکر انضاج رفیق ہے متقدین اطباء کے مقالات جو بہت وجوب انضاج رفیق ہیں نہ ہی سننا اور فقط کیفیت اول انحطاط کی جو  
 کھنکھار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہیں بنظر سرسری دیکھتا تو اس سے فرد معلوم ہوتا کہ رفیق شے ہے کہ بقدر غلط ہووے اور غلط بدون  
 رفیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اس کو بدایت کرنا اور ایسی گرہی میں نہ پڑنا۔ پھر یہ منکبش خود  
 نہیں سوچتا ہے کہ ابتدا حیات میں بول میں رسوب کیوں نہیں ہوتے اور آخر میں جب طبیعت از خود نفیج اخلاط کرتی ہے رسوب پیدا ہوتا ہے  
 اور کیا اس کے نزدیک رسوب محمود جو بعد نفیج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہیں ہے اور اس کے دفع سے خفست مرض میں نہیں ہوتی پھر اگر رسوب  
 محمود کو مادہ نفیج پانہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ قبل از نفیج طبیعت اس کیوں دفع نہیں کرتی اور اہل مرض میں اس کا اخراج اگر سہل  
 تھا پھر طبیعت جو بدبہ بدن ہے کیوں جانز ہوتی ہے اور اگر نفیج سے فقط ہی مطلب ہو کہ غلط میں رقت پائی جاتی تو اہل حیات دوسرے

خواہ صغیراوتہ میں ضرور ہے کہ رسوب محمود اول میں ہو۔ بہر حال طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدولت اس وقت کے کہ مادہ میں نفیج آجائے اور دفع  
 سہل قبول ہو اور اخراج مادہ نہیں کرتی۔ اس سبب اس طرح طبیعت طبع کو جو خاص طبیعت ہو اور ایسا طبیعت کو بھی افتد اور پیری طبیعت کی درکار ہے  
 یعنی ضرور ہے کہ طبیعت پہلو افتد اور کہے کہ استفراغ کسی خلط کا قبیل از نفیج کے اور قبل از انکہ تارورہ سے انار نفیج کے ظاہر ہوں (منتفع ہو) خواہ ہوا  
 و شوار اور کہی اگر یہ ضرور ہے خواہ ہو تو ایک مادہ بے نفیج کے کہ گاتو استفراغ نام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسد کے ہمارے خلیا صانع ہی نکل جائیگی پس  
 شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پہلے جس طن بہ نسبت بنیان فن مثل فقر اطوار جالینوس کے کہ کے اوسکے اقوال کو بہ نسبت وجوب الفضل خلط  
 کے بنظر غور و تامل کے دیکھنا اور خوب تامل اور غرض اوسکے حسن اور قبح میں کہ کے بعد از ان اوسکے اقوال کی مخالفت کرنا اور اپنی تجربہ پر لا  
 خواہ تجربہ پیش کرتا اگر غور و تامل کے اس مخالفت میں راہ صواب پر ہوتا تو علم و سمع معذور ہائے اور قدما کی مخالفت کی تشبیح علاوہ  
 تشبیح اختیار اور باطل کے نہ کرتے اسے بعد تو مناسب ہی ہے کہ بخوبی کلام قدما میں بغور نظر کرے کہ کہہ گئے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربہ  
 کیے ہیں کہ بدولت نفیج کے اخراج ہوا کہ اور تدریجاً ہوتی ہے پس کسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہو گیا کہ رفیق کو استفراغ کی ضرورت نہیں  
 حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اور نکالیا اعتبار ہے کسی اتفاقیہ چلی جائیگی اور مفید ہوتے ہیں اور کہی ایک ہی نہیں چلتا  
 بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو سمجھتا ہے کہ کہہ کہ رفیق اور غلیظ اور لہجہ ہر ایک کا تعیل قوام نفیج ہو جاتا ہے۔ اگر مادہ میں  
 ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کہ ایک عضو سے دوسرے عضو کو طرقت نقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب یہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت  
 نفیج کی نہیں ہو یا یہ گمان ہو کہ اگر تفریق میں دیر ہو تو یہ مادہ اور ام سرسامی وغیرہ پیدا کر گیا اگر بدین باقی رہا تو قبل از انکہ اس مادہ میں نفیج آئے  
 بالکثرت مرض کی ہو جائیگی اس لیے کہ زمانہ اس کے نفیج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ استفراغ ایسے خلط کے جو بہ نسبت اس خلط  
 رفیق کم ہو اور معتدل ہو پس ہون نفیج کے اسکا استفراغ ہا نفیج میں کم ہے بہ نسبت اسکو کہ یہ مادہ کسی عضو میں کہ طرف گری اور طبیعت کا مادہ  
 اس کے اخراج پر ہوتا ہی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تدریجاً امانت طبیعت کی تدریجاً تفرغ میں کہ جائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ  
 کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہیں ہے کہ اوس میں انتظار نفیج کا کیا جاوے جیسا سہل میں کیا جاتا ہے انتظار نفیج کا سوا خون کے اور  
 میں کیا جاتا ہے۔ اگر ابتدائی مرض میں فصد نہ ہو تو پھر انتہائی مرض میں برگزینہ کرنی چاہیے اس واسطے کہ انتہائی مرض میں فصد سے کیا و  
 بلکہ اکثر چو کہ فصد ضعف قوت میں بہت پیدا کرتی ہے مرض ہلاک ہو جاتا ہے اگر انتہائی مرض میں فصد ہو۔ اس طرح انتظار نفیج کا جائز نہیں ہے  
 اگر خوف غالبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط متنفذی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ میں نفیج نہ ہو تو ابتدائی مرض میں اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے کہ اگر  
 مرض میں جب تک خلط طبیعت کا ثابت نہ ہو اور نفیج نام نہو کہ یہ طبعی تحریک نہ کرنی چاہیے بہرہ اگر طبیعت نبات خود تحریک نہ کرے کہ طبیعت کو چاہیے کہ کتنا  
 طبیعت کی حرکت میں لاوے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام فقر اطوار ہے کہ کتنا ہے جس مقام پر  
 اوسنے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دوا سہل کا بعد نفیج مادہ کو کہیں کہیں مرض میں نہیں لائق ہے استعمال دوا سہل کا کہ انکا مادہ ضرور  
 مہیا ہو یعنی کثرت ہیجان میں ہوم اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیا نہیں ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت  
 مناسب میں تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرح یہ استفراغ ضرورہ سے محفوظ  
 رکھتا ہو بہین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ بہر حال استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اور سمین رعایت اسباب کی  
 ضرور ہے کہ یا تو جب تپ او تر جائے اوس وقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اوس وقت استفراغ کیا جاوے کہ اگر

بروز نوبت نہ بخور کرنا چاہیے اور نہ فصد یعنی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفرغ مادہ کا چاہی ہو اس کے خلاف بہت میں استفرغ  
 مادہ کا نہ کرنا چاہیے اور کسی قسم کا استفرغ کہ جس سے اخلاط میں توازن پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور دوسرے  
 کے جہاں تک ممکن ہو تندرستی کا نگہ رکھ کر چاہیے یہاں تک کہ آتش جو میں شکر نک ہی نہ ڈالیں اور نہ جلاساں یا کھنڈا و سدن کہلانا چاہیے  
 ایسا نہ کہ دورہ میں شدت ہو جائے بہت تنگ ہو جائے مساوات کو کہ نہ نہایت پر خطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانتہ کرنی چاہیے غذا و لطیف  
 سے مل کر ضعیف میں افراط ہو اور وقت آتش جو میں شکر ڈال کر نیکو مضائقہ نہیں اس لیے کہ طبیعت طبیعت کا معین ہے طبیعت سے زیادہ  
 کرنا طبیعت کا کام نہیں۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی ہی ہو اور ضعیف ہی ہو قوی  
 اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزحمت بقوت دفع کر دے اور ضعیف انہما کہ ایک باور و مستقیمین کفایت ہو جائے زیادہ استعمال نہ ہو۔ مادہ  
 اکثر کا ایک بار کی استفرغ نہ کرنا چاہو کہ سفوفوت، پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری راوی ہے جہاں تک ممکن ہو کرنا چاہیے ہر اگر چہ نہ تو  
 یکبار کی خون کثیر نکالنا بہترین ہے بلکہ اوپر قدر خون چند مرتبہ فصد لے لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صاف  
 بھی نکلیں گے میں چنگی نکالنے کی حاجت نہیں اور باقیماندہ خون میں ساز و سامان ایسا باقی نہیں رہتا کہ آئندہ طبیعت جو استفرغ کرنی کو میں  
 بکار آئے ہو یا جو دیکھ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بخورنوں کی کمال و برداشت میں ضعیف ہو جاتی ہے۔ دوسرے اور تب  
 جتنا ہی جمع ہوں پہلے علاج تب کا کرنا چاہیے۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ اکثر باوجود دوسرے کم ہو کر تب ہر زیادہ ہو جائے تو اسکی  
 ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ درمیں تسکین ہو جائے۔ دودھ پینے ہوئے ایش کے کو اگر تب آئے تو اسکی مان کے دودھ کی اصلاح ایسی  
 دوا و تسکین کرنی چاہیے کہ دودھ کے اثر سے لڑ کے کا مرض جاتا رہے اگر فارورہ یہ قافی تب میں دم جگر پر دلالت کرے اور وقت میں علاج  
 یہ ہے کہ آتش جو اور کھینچیں یا قین جب تب میں سکون ہو اور وقت علاج و دم جگر کا کرنا چاہیے۔ اگر تب کو ساتھ قولنج ہو جنک تفتیح  
 شدہ ہو اور راہ صاف نہ ہو جائے آتش جو نہ پنا چاہیے بلکہ شہور با و مرغ شہر ضرورت دینا جائز ہے اور حقہ نرم جسمیں چکنی زیادہ استعمال  
 کرنا چاہیے بعد تفتیح کے آتش جو اور الماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی ستھوینیا ہی ڈال دینا چاہی ہے اور کبھی جلاساں میں  
 کو جلاساں میں پکا کر فقط ستھوینیا لگا کر ہی استعمال کر آتے ہیں اور کبھی تھوڑی سی الموی ملاسنے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر دودھ غلیظ ہو اور  
 بہتر یہ ہے کہ الموی کو آب کاسنی خواہ آب جھنڈ میں جو شہاب کاسنی کے ہے وہو کر خشک کر دین بعد اس کے گولی بانڈہ لین۔ بلبلہ زرد کا  
 استعمال ہی ایک قوم نے جائز جانا ہے اگر جب تک ممکن ہو اس کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اس لیے کہ بعد اسدال کے وہ مساباقت  
 شکی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احتیاج ہے اوہم میں خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال بلبلہ زرد کے چارہ نہ تو بعد نفع کے مضائقہ نہیں  
 آب انار میں نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے پتھر میں یا اون اوتات میں استعمال کریں کہ بہت فراع  
 پر غالب ہو اور صفے کی زیادتی ہو اور ترتیب بدن کی حاجت ہو جس مہل میں نفثہ اور ستھوینیا شریک ہو چاہیے کہ نفثہ کا ورنہ  
 ایک شتقال ہو اور ستھوینیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنی ستھوینیا کے وزن کو نصف کے وزن سے پہلے کی نسبت ہو کبھی مہل میں تھوڑا  
 پودنیہ ہی داخل کر دیں تاکہ قوت نافذہ اور مہل کے بڑھ جائے اور معدہ کی تقویت ہو اور ستھوینیا اور نفثہ کی اصلاح ہو جائے  
 کبھی ایسی دوا میں جیسے شہرید اور پھانا ہرارت کا مطلوب ہو تا ہے اور ستھوینیا داخل کر دیں جیسے یہ گولی جس کا یہ نسخہ ہے۔  
 وینیا طباشیر کو وگلکسج۔ ہر ایک نصف درم کا فوردو جو ستھوینیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بنا کے دیتے ہیں تو



نصف شربت و درم تریخین ۵ درم عصارہ سبب شامی عصارہ ہی ہوزن آب کشیز نرنا زہ ایک سدس تینون پانی یکجا کر کے  
شیر شربت اور تریخین کو اس میں ہلک کر الیسا گاڑا قوام بنائے کہ قریب چم جانے کے پہنچ کر دھوا سکے کافور و دیر و دانک سقمونیا ایک درم  
پیسکر اور اس قوام کو آگ پر سے اتار کر چھڑکتے ہیں اور مکان محفوظ میں رکھتے ہیں تاکہ اوپر بخار کے احتمال نہ ہو جائے اور اتنی دیر تک کہ  
دستے ہیں کہ خود بخود یہ دو اکتہ ہو جائے مقدار شربت درم سے دہائی درم تک رہے یہی ہو سکتا ہے کہ شیر شربت اور تریخین اور شکر  
طرز دی سے مثل ریلوڑی کے بنائیں اور اس میں سقمونیا اور کافور اتنا ڈالیں کہ اگر بوری مقدار شربت تینون دو اون مذکورہ بالا کے استعار  
کیا جائے تو کافور سے ہوزن دو جو اور سقمونیا سے ہوزن ایک انگ کی مہل ہو مگر حسب کم و کثرت مثلاً اگر تریخین تین مثقال اور شیر شربت  
ہی تین مثقال ہو اور شکر طرز دی ہی بجھے قند ہی تین مثقال ہو اور سقوت کافور ہوزن دو جو ہو اور سقمونیا ہوزن ایک انگ دانا چاہیے  
اسی نسبت سے کہی اور پتی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھتے ہیں کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال  
ہوں اور اس میں کافور اور سقمونیا ہوزن دو جو یا ایک دانک ہوتا چاہیے مگر جم کی راسی یہ ہے کہ چونکہ اوپر شربت نے مقدار سقمونیا اور کافور کو بھرا  
ڈکڑ کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر ہی ملحوظ رہے تو بہتر ہے مگر یہ دوا مرکب جو شکل ریلوڑی کے بنائی جائے نہایت مرغوب و طبعی  
ہے کہ یہ نہوگی جس شخص کو فصل گرما میں تپ سر وادہ سے عارض ہو شتھا خواہ اور ایسی جگہ جو کھان کو خشک پروان وغیرہ کو فربہ  
سر وادہ ہی ہو اور میں پینا جائز نہیں ہے خصوصاً جو وقت عرق نکلتا ہو تاکہ اوپر بروقت خشکانے وغیرہ کے اور کھیل سے باز رکھا جائے  
اور طبیعت پر زیادہ دشواری لائے۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتداء میں ان تینوں کو ہوا فوف نہیں ہے البتہ بعد از فیج اور شترارح کو قرص کا  
استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ مجرہ میں پہلی ہو ایسا معلوم ہو کہ جی دلی ہے  
جس شخص کی کوئی عادت بڑھ گئی ہو جب اس سے ترک کرنا ہے تو اسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے کہ یہ گرمی یا تپا ہنی ہضم نہیں ہو چکی  
تپ مضر ہوتی ہے اسلیئے کہ سبب سے کافور ترک عادت اپنی تدبیرات ضرور میں ہوتا ہے اور فقط بطریق عادت کو تدبیر کرنا علاج اس کا  
ہو سکتا ہے مجموعین کے غذا دینے کا بیان مناسب تر غذا مجموعین کی وہی چیز ہے جو تر ہو و خور و صلا و سس و غیرہ کے  
مزاج میں رطوبت ہو جیسے اگر کسی کا کم شفت اوک خواہ جو تین کہ ان کو کوئی غذا تر و وجہ سے مناسب ہو اول تو مشابہ مزاج  
اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یا پس ہے۔ جبوقت تپ شروع ہو اور طبیعت میں بیروست  
ہو مگر غذا دینی جائے۔ تا انکہ خوب کھلا کر فضلہ دفع نہ جائے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو لوگ قبل از تپ ہوں اور  
وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہوا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ میں غذا بالکل نہو اسلیئے کہ اگر بروقت نوبت  
خواہ بروقت شدت معدہ میں غذا ہوگی طبیعت منوجہ ہضم غذا ہو کہ فیج مادہ اور دفع مواد سو باہر ہوگی اور مرض مستحکم ہو جائیگا  
خو رہے کہ زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیا جائے اور اگر حسب اتفاق ایسا ہو جائے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا  
معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ غذایہ اور تدبیر نہایت لطیف ہونی ہے اور نہایت  
غلط ہونی ہے اور تین میں بھی ہونی ہے اس طرح کہ بعض تدبیرات لطیف لطافت کو زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر لطیف خلا  
کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر ہے کہ غذا بالکل نہ دیا جائے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظہ ہے کہ غذا بالکل  
حالت صحت کو تھوڑا کیا جو وہ تدبیر وسطہ مائل چھانپ لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلا تین خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو کھلا

پکا کر کھانے کے کھانا کہ اس کو جو خون پیدا ہو گا نہایت لطیف ہو گا اور اس کے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑا اور ترکیبی شکر فروج سرد تر  
ہوں۔ عیسے پھوخواہ بالک یا چولائی وغیرہ اور بعد اسکے آتش جو صفت نگرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط میں ہے کسی جانب مائل نہیں ہے  
جو متوسط غذا کہ مائل بہا نسبت غلاطیت ہو جیسے مرغیان اور پائے بکری اور بکری کے اور اس سے زیادہ لطیف کہکبک و چوزہ یا مرغ اور اس سے  
بھی لطیف تھو اور چھلی اور اس سے زیادہ لطافت باز مرغ کے چوزوں کی اور بازو تھو کی رکھو بہن اور سفید شیر شربت جیسا قوام رقیق ہو اور  
بہت چھوٹی چھوٹی چھلیاں اور اس سے زیادہ لطیف وہی آتش جو جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف سپید کی روئی جو کسی سرد پانی میں کہ  
میٹھا ہو کھل جاوے۔ غذا کو غلیظ ہم اسی غذا کو کہتے ہیں جو قوی ہو اور جو خون اس کو پیدا ہو غلیظ اور شبن ہو۔ آتش جو تھو کوئی غذا تھو  
کیو اسطے نہیں ہے اسلیکے کہ اس میں بارہ صفات جمع ہیں غلیظ انعام ہے اور سلاست و آتش لسا کہ جاری میں نہیں جاتا اور جلا دیتا ہے  
اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذا نرم ہے۔ اور تپ کی حرارت مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے شکر کی کو فر کرنا ہے شریع انفوسہ کہ بہت جلد ہضم ہوتا  
ہے جس راہ سے گذرتا ہے اور اس میں لپٹ نہیں جاتا اور نرمی میں ٹپٹنا ہے اور شربت بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جاتی شکر نہیں پیدا کرتا  
ہے۔ قدیم زمانہ میں اہلبار کو جب ضرورت تالیف غذا کی اس قدر ہوتی تھی کہ وہ لطیف آتش جو سے حاصل نہیں ہو سکتی اور آتش جو وہ لطافت پیدا ہوتی  
وہ لوگ مار العسل حسین پانی زیادہ ہو جو نہ کرتی تھی اسلیکے کہ غذائیت مار العسل میں بہت کم ہے اور پانی کا انفوسہ اس ترکیب کو معدہ وغیرہ میں  
بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اس میں جو ترطیب ہی خوب کرتا ہے اور جلا اور تقطیع اور دراز ہو جو آئینہ عسل کی خوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی  
شکر کی جاتی رہی اور چونکہ خرد بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت ہی پیدا کرتا ہے اگر چہ قلیل کیوں نہ ہو کہ قوت غذاائیت میں مار العسل کو کچھ کم  
عسل کا ترسہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لڑ بہن قوی تر ہے اور جلا ہی زیادہ کرتی ہے اور بہت مار العسل کی اس میں گرمی اور ضرورت  
کا بھی کم ہے۔ اب اس زمانہ میں ہوا و شہد کے گئے کارس جسکی شکر قوی ہو بلکہ شکر خواہ اگر شہد یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگر چہ نسبت  
شہد کے اس میں جلا کم ہے۔ اس طرح سنگین جو شکر سے بنائی جاوے بھی سنگین عسل سے افضل ہے۔ لیکن نقد سنگین بر غذا میں نقصان  
کرنے سے اکثر سچ اسعائے خارش رودہ میں پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ میں سچ کا نہایت خوف ہوتا ہے۔ ہم ایک قول جلا کا نام اور  
اور سنگین کے بنانے اور استعمال کو قواعد میں لکھتے ہیں۔ لطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہو اسلیکے کہ پیدائش مادہ کی جب قدر غذا کم ہو  
کم ہوگی اور سقدر طبیعت الفصاح مادہ تحلیل اور تفرغ پر زیادہ قور ہوگی۔ زیادہ مناسبہ لطیف تدبیر کے وقت تھو مرض کا یہ ہے کہ  
اس وقت طبیعت بخوبی متال مادہ اور دفع مواد پر توجہ ہوتی ہے لہذا اس کا سہم غذا وغیرہ کی طرف مشغول کرنا جائز نہیں ہے خصوصاً بھرا کچھ  
لطیف زیادہ تر مناسب ہو اور قبل زمانہ شہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہیں ہوتا ہے چندان لطیف کی ضرورت نہیں ہے۔ سو  
زیادہ شہی اور بحران کو اگر حاجت قصہ خواہ سہل یا حقین کی ہو خواہ تسکین وجہ کی حاجت ہو قویہ ہی لطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات میں  
قصا حاجات مذکورہ بالا غذائی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہ ہو جاوے۔ غلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر  
حفظ قوت خواہ از یاد قوت کو ہوتی ہے مناسبہ تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ مشغول دفع مادہ پر توجہ ہے  
مرض میں تغلیظ تدبیر اوسے ہے مگر ایسی غذا کو دفع دفعہ دینا واجب ہو تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جاوے اسلیکے کہ غذا و شکرین اگر بغلات و کچھ قوت چھوٹا  
کر ان نہیں ہوتی اور سہولت ہضم ہوتی ہے۔ گرمی کی فصل میں چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی  
ہے مگر تغلیظ غذا ہونی چاہیے اسلیکے کہ غذا اکثر کے ہضم پر دفعہ قوت کو اسکان نہیں ہے اور پر چونکہ تحلیل قوت ہی دفع دفع ہوتی ہے سو

کہ بدل کا بھی استعمال بنفاریق ہو۔ جہاں کی فصل کا حال بالکل مخالف ہو فصل ضعیف ہو چونکہ تحلیل قوت کم ہوتی ہے بدل کثیر لینے سے غذا  
 وافر کی بھی حاجت نہیں ہوتی لہذا اگر مجموعہ کو فصل زمین میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعہ دیا جائے چونکہ قوت تحلیل  
 غالباً ہضم کیلک اور تہذیب غذائی سے دفعہ فراخ حاصل ہوگا اور تفریق کی رحمت سے سخت ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے  
 اس وقت حاجت ایسی لطیف تدبیر کی نہیں ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ ہوسکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جس میں دونوں اہرون کی رعایت  
 ہو لینے قوت ہی باقی رہے اور مادہ میں کثرت بھی نہ ہونے پائے پس توڑی توڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولیٰ ہی جگہ پر حکم  
 عام ہے کہ جو قوت قوت میں ضعف پایا جائے غذا تفریق کمالی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت میں کمی اور ہر روز نہوا کر فی  
 توہم غذا میں جس قدر ممکن ہے لطیف اور کمی کا عموماً حکم دستیہ لیکن چونکہ قوت اسکی تحلیل نہیں بلکہ ایسا تو بوجہ مرض اس میں ضعف پیدا ہوتا  
 ہے اور تحلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت میں ضعف بدرجہ غایت ہوگا کوئی علاج سودمند نہیں ہو سکتا اس لیے کہ معالجہ  
 کیواسطے قوت اور طبیعت ہر طبیب معالج نہیں کر سکتا بلکہ وہ تو خام طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ اذیم و دوا غذا کی قوت کا  
 پہنچا تاہم پس شہی کا طبیب کا نکاحداشت قوت کی ہے۔ تو اہل مذکورہ بالا کی تصور کے بعد ہر غور کرنا چاہیے کہ اگر مرض حادث  
 لینے اور کثرتی بہت قریب ہو کہ جو ستے خواہ ساتوین دن تک ہو جائیگا اور حد تک صحیح تاکہ کہ اسکی مدت میں جو درمیان ابتدائی  
 اٹھماکے میں کی مطلق ہوتی ہے قوت چند ان ضعیف ہو جائیگی تو یہ طبیعت کو حتیٰ الوسع کسی اور طرف مشغول کرنا چاہیے بلکہ مادہ  
 اور دفعہ ہر روز سے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذا کثیر و ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہاں تک کہ ترک غذا  
 کی کبھی کبھی نوبت آجائے خصوصاً بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حادث ہو بلکہ ہاڑھ میں شہی بعد ہوتا ہے تو لطیف تدبیر بدرجہ غایت  
 مناسب نہیں ہے سوائے وقت شہی اور روز بحران کے بالخصوص میں طبیعت تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے بلکہ کوئی سبب غلطیہ ایسا پایا  
 ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول شہی میں قریب فرمیں کہ ہو بہر تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اس لیے کہ جب  
 بعد شہی کے قوت باقی نہیں رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کی جائے۔ مگر یہ جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلطیہ ہو اور آخر میں قوت  
 شہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلطیہ و بطرف لطیف کو درجہ بدرجہ گہنی ٹہرنی جائیں تاکہ قوت ناکہ شہی میں مختل نہ رہے اور جب قوت آجائے  
 سہمہ تن قوت بطرف قہر مادہ کے متوجہ کی جائے اور اس وقت کسی طرف اسکا توجہ باقی نہ رہے۔ اگر کسی مرض کی قوت قوی معلوم ہو تو  
 ہفتہ تک فقط جالب وغیرہ پر اکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اور ام میں پھر اگر لطیف تدبیر سے خوف و ضعف قوت کا مطلق ہونے سے  
 آپ جو ہر اقتدار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت و شواہد ہو لینے اس کے حادث اور مزمن ہونے میں اشتباہ ہو ایسے وقت  
 مایہ ناز تدبیر کرنا بہت غلطیہ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت ہی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحلیل  
 بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حادث ضروری میں ہر گز نہ تغذیہ اور ثنویت مرہن کی درکار ہے اور غلطیہ  
 مناسب ہو اس لیے کہ اس مادہ کی نفع کی حاجت نہیں ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت کا مادہ اخراج پر ہو یا نہ ہو۔ چونکہ اس  
 قول کا معنی یہی ہے کہ انصاف رفیق کی حاجت نہیں ہے ہم اسکی غلطیہ ثابت کر چکے ہیں۔ ہاں اگر امراض حادثہ میں خوف سقوط  
 قوت کا ہو اور اس وقت تغذیہ نہایت مناسب ہو۔ جن بیماروں کے ابدان میں خلط ضروری زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اسکی  
 بہتر ہے خصوصاً اگر غاوی پر غوری کے ہوں اگر انہیں غذا نہ پچائے کوثر مرغ تب کیوں نہ ہو بلکہ اس زمانہ سے بھی زیادہ



سخت زمانہ ششہ میں بھی اگر کوئی غذا نہ ہو تو وہ حال سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی میں بوجہ غذا کی سکتا اور غش طاری ہوگا  
اور بہت دیر مر جائیں گے اور اگر قوی تر ہوئے بوجہ ترک غذا کے مرقوق ہو جائیں گے اور علامات ذلول بدن سے ظاہر ہوئے گی کہ کبھی بار بار کھانے کا  
اور انکے میں اندر کو پیٹ پیٹنے کی اور کبھی شل اور کبھی شل از ظہور مرق اور غشی طاری ہوگی اسلیئے کہ اسکا معده پر صفر کے واسطے اور نہ غم  
شدید پیدا ہوتی ہے۔ بعض دمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فرہ اور گوشت اور کھانے بدن میں زیادہ ہو کر فاقہ کا تحمل از سبب بہت کم ہوتا ہے اگر  
خند بار غذا نہ ماسے ضعیف اور لاغر ہو جائے اور کھانے کی زیادہ غذا کا انہیں سہیہ اور جس شخص کی حرارت وغیرہ زیادہ قوی ہوتی ہے یا اور غرض  
اونکی نہایت ضعیف ہو اور تحلیل ہو کر غذا پر درون قادر نہیں ہوتا۔ بعض بیماروں کے معده میں ہر وقت درد رہتا ہے اور انکے کھانے  
در دوسری ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہیں ہوتے اور غذا میں فقط آتش جو بر قناعت کر لیتے ہیں اور کبھی آتش جو میں آب اندر کر  
ماسے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ انکو کم معده کی تقویت ہو جائے کسی ایسے بیماروں کو قبل از غذا ہر نرمی سے کہانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور  
بہت سے مریض اس قسم کو جو ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے ہیں اور انہیں غش آجاتا ہے اور اس غش کا سبب شدت ضعیف نہیں ہوتی  
بلکہ انصباہ صفحہ کا کم معده پر بوجہ لہرے کے اونکو غشی میں ڈالتا ہے اگر انہیں کھانے میں تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پلائیں خواہ توڑی شربت  
پانی زیادہ ملا کر پلائیں اور دمی سے انکو ذرا عارض ہوتی ہے اور بعد سے کے فوہ بحال خود بخود کرتی ہے غذا پائیں خواہ نہ پائیں پر بعد از استفادہ  
اگر توری سی مقدار رب سبب خواہ ہی وغیرہ جو قناعت میں اونکو چکائی جائے اور انکے ضعف اور درد اور رنج معده میں ذرا تسکین حاصل  
ہوے متعلق اور ضعف اور لہرے کے برگز کہ کھانے پر نہ نہیں کر سکتے کہ کوئی اور اونکے بعد شیان کو صبر ہو کر بہت ہوتا ہے خصوصاً انہیں جسکے  
اعضا استوار ہوں اور رگین سولی اور موندہ رگون کے پھیلے ہوئے اور ہوا میں برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسی ہی بیماروں کی تدبیر  
میں ایک اور قسم کا دھوکا ہوتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصاہرت کو اوائل مرض میں تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ  
شستہ کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا میں زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہو جائیگی ہر چار چار اور سو وقت غذا وافر ہو کر کھائی  
اسلیئے دو خطا کا صدر طبیب سے ہوتا ہے کہ جزانہ ابتدا میں مرض کا تغذیہ تدبیر کے لائق نہا اور میں لطیف کرتا ہے کہ شستہ میں کہ نہ تدبیر لطیف  
چاہیے تغذیہ تدبیر کرتا ہے اگر ابتدا میں مرض میں انکو غذا دیجائی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے او سو وقت کا تغذیہ خطا پر ہی ہوتا ہے ہم اسکی  
غلطی سے وہ خطا کرتے ہیں۔ ایسے ہی بیماروں کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزل خام پیدا ہوئے ہیں اور جعفر اوبیت کا غلبہ اور بخار الی  
اکثر رہتی ہے اسلیئے کہ بوجہ عدم دفعہ کے جو بخارات معود کرتے ہیں نیند میں خلل اور نشوونش پیدا ہوتی ہے اور اکثر حق میں رہتے ہیں اور کبھی  
اور نبدیان میں گرفتار ہوا داسد انکے فوہ میں شگی پیدا کرتے ہیں اور بخارات بکثرت انکے معده سے اٹھتے ہیں اور ترک ہو جاتے ہیں اسی  
وجہ سے اکثر ایسی آواز میں انکی سماعت میں ہوتی ہیں کہ اونکا وجود نہیں ہوتا اور فرش خواب پر کہ روٹیں لیا کرتے ہیں اور خیالات بجا ہیں  
کہ قنار رہتے ہیں اور انکے پیچھے کے چوٹ میں رغشہ اور احتلاج اکثر کرتا ہے بوجہ در دھم معده کی اور فضل معده کی وجہ سے رنجیدہ خاطر  
رہتے ہیں **فالون اب جو** اور کھجور میں ملائے کا آب جو کہ خنیں جرم شجر بہت کم بجای اور اگر بے نفع انا کہ صورت باکی  
متغیر ہو جائے علاج میں وہی بیمار آتا ہے اور اسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے میں بخوبی اہتمام کیا جائے۔ معده طریفہ اور اسکے پیچھے  
کا یہ ہے کہ پیش اسکر جہانی میں ایک اسکندہ جو پے سے لینے چھٹانک ہر جو قریب سوا سیر یا نہیں پکائے جائیں اور پانی چلتے چلتے قریب  
در جنس کو بجائے مثلاً سوا سیر میں آدہ سیر پانی سے اس میں صندل پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جائے وہی آب رقیق ہے جس میں

فنا حیات کم ہے اور تربیت زیادہ اور غسل اور جلا اس میں کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نفع بھی اچھی طرح ہے کہ اس سے اوپر بڑا اسکی متعلی  
 ہے۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جس میں کثرت ہے جو کہ اس سے آتا ہے اور آدھ جو اس میں داخل ہو جاتا ہے اس قسم کی ترکیب میں جبکہ  
 پسندی ہے کہ خوب اچھی طرح پکا یا جاسے بلکہ اس قدر پکا بنے کہ جو پھول لگے جاتے اور پوسے زمین بخوبی ہو کر از وجہ پیدا ہونے زیادہ  
 جنگلی میں چھپے از وجہ پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ فنا حیات پیدا کرتا ہے اور غسل اس میں داخل ہو کر اس میں کثرت ہے اور شہت میں  
 مزاج معدہ میں ترش ہو جاتا ہے اگرچہ اس معدہ میں حرارت غریبہ ہو جو سرد مزاج کے ہو جو وہی ہو کہ وہ حرارت سے بہت کم تر ہے اور اس میں  
 آب جو کی اس طرح ہوتا ہے کہ جو کہ مقشر نہیں کرتے تاکہ جو فوٹا مقشر نہ ہو تو ہی جو کے ہیں وہی حاصل ہوں اور کبھی جو کو مقشر کر کے  
 اس میں نہ ہوں۔ سکنجبین وہی معدہ سے جو اس سے بنا لی جاسے کہ پہلے شکر دیگی میں بہرین بعد از ان شکر پر ہر کہ تھوڑا کھانے کے پھر  
 ان کے شکر کے اوپر تک نہ آئے پاسے بلکہ شکر کھلی رہے جو کہ کھلی کے نیچے وہی آج کو بیٹے کی خواہ خاکستر گرم کی کر بن تاکہ شکر کھل کر سرگرم  
 سے لگے ہو جائے اور جو بن نہ آئے پاسے اور جبکہ کھانے خواہ پہلے شکر کا ہو اور اس سے اوپر لین اور زیادہ آج کر بن بعد از ان کثرت  
 آب حاصل جو خوب گرم ہو اور اس سے ڈال کر اس قدر جو بن دین کہ قوام درست ہو جائے۔ سکنجبین ساوہ اور آب جو کیا گی استعمال کرنا کہ  
 اور اوبت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفید ہے۔ اگر طبیعت میں خشکی ہو اور نرم ہو آب جو کا استعمال مناسب نہیں بلکہ  
 حقہ کے فضول جس سے کافح کر لیا جاسے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو معدہ میں ترش ہو جائے تو قسم فقیہ کا استعمال کرنا چاہیے  
 اگر وہ ہی ترش ہو چکے کہ فوس پنج بادیاں وغیرہ صفات معدہ ہی جو بن دیکر آب جو میں ملائیں اگر پھر ترش ہو تو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل  
 کریں مفید ہے اگر وہ نہ پکے نہ فوٹا فقیہ نہایت گرم ہو۔ اگر آب جو سے نفع شکر زیادہ ہو تو جو درین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ تھوڑا  
 انگوٹھی ملا کر چاہیے۔ اگر سکنجبین ملائے سے اخلاط قطع ہو کر ہوں اور فضول آلودہ دفع اور خروج پر معلوم ہوں رالسی صورتیں  
 جمع در میان آب جو اس سکنجبین کے جائز ہے اس سکنجبین ملائے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو فقیہ جو اوپر مذکور ہو چکا جس میں جرم غیر  
 کہتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جبکہ اخلاط اوکھڑ چکے ہوں انہیں آب جو جو دوا سے اور نکال دے بذریعہ عرق خواہ اور اس کے اور جلا پیدا  
 کرے۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اور نہ کھلی ہو کہ وہ غذا آب جو کیونچ سکنجبین کے ملائے میں کچھ ضرر نہیں ہے کہ کبھی آب جو  
 سے پہلے جلاب کے ملائے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تربیت زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اومید وقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور  
 اور زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب و فون سے پہلے آب تر بند ہی ملائے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب  
 پلائیں خواہ آب تر بند ہی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے اعمالیہ حیات حادہ کا جو جو درین از قسم فقیہ اور اور از فوٹا  
 اور نفع کرے فادہ کی اس کے بعد ہر قدر بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ لاک اوپر مذکور ہو چکے ہیں انہیں محفوظ رکھنا اور خشک کرنا  
 اس کے استعمال کا خیال کر کے حیات حادہ میں اس قدر انتہام زیادہ درکار ہے کہ درست شہت حرارت کو کسی مذہب سے بچنا دینا چاہیے  
 اور یہ بات ہوا کے سر کر دینے اور سر غذا کھلانے خواہ ظلم اور ضادات بازو بالفعل اور بارود مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے  
 اور دوا میں سر و بالفعل و بالقوہ ہی اس مطلب کو لپکا کر سکتے ہیں اور صاحب اس فن اور جلاہ اور آب جو کے علاوہ ہر قدر فادہ میں لپکا  
 سے بھی لیکن حرارت ہوتی ہے اور یہ اسوس منتہ میں رکھنا جو سکنجبین عطر ہے خبر کی خشکی اور تری خلق اس بیماری کی جو  
 مرض حادہ ہے اگرچہ جو اس قدر کہ خلق نور ہے خشک ہو جائے پر ضرور ہے اور بہت نفع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ میں شہت ہی پیدا

ہو جاتا ہے مگر جسم سے ایک مریض کو جی مرقہ میں دیکھا کہ وہ پیر کے بعد تمام گین حلق کی خشک ہو گئیں اور پانی کا اوڑنا بلکہ دھابہ بن گیا  
بھی دشوار ہو گیا آخر زبان بارہ مثل روغن بنفشہ اور گندو سے خوب پوری تریب کی گئی تب میں دفع ہوا اور وہاں مشروب کو لایا گیا موقت  
ملا بہ تب کا علاج کیا اگر تھیں کسی یہ لوگ اگر آب تر و زور آب خیار و گندو و زعفران گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر حلقہ لیتے ہیں بہت نفع پاتے  
ہیں۔ ہوا و سکان کی سرد کر تھیں اور زیادہ کر تھیں یہ تدریس ہے اور جہاں تک ممکن ہو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اس طرح کہ بدلہ کوئی چیز نہ  
سے اور فرشی تنگ سے دنگا دے جائیں اور بچہ اسی جگہ جانی جائیں اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اس میں سونڈ ہی مٹی سے کھل گیا و حلیہ و کت  
ہیں۔ ہوا و سونڈ و سکان میں ہڈیوں وغیرہ خصوصاً اگر بچہ ہو تو اس کے گل میں کونڈ کی روٹی پڑے اور شرابی بخا کر تو بہتر ہے۔ اگر مکان  
خوار و بار کی گنجائش اور موریان کھول دی جائیں اور آب شیرین خشک و زعفران حوض پر جاری کا لنگ خواہ چاندانی گدیرہ و زعفران کا  
اور حوض پر ایک جال ہی گھروں کے ہاؤن سے بچا ہوا ہو یا بچہ اور یا بچہ کی کا ہوا اور فرش سارا برگ بیدی کی کنا روٹکا خواہ برگ ہی اور بچان کا  
ہوا اور گلاب اور سیڑھ کا ہوا یا بچہ اور گل نیلوفر اور گلاب کی پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گد و فرش کو گل سے خواہ ڈالیا  
نہیں تھلی شامین ترو تازہ اون فو کہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد فریج میں چھپے ہیں سبب اور وہ ہر ایک قسم کا اوفین عرق گلاب و نیلوفر  
اور عرق پڑا ہوا اور صندل اور کافور چتر کا ہوا تھوڑا عطر ہی خواہ شراب و عطر کا کسی جائیں بچہ و اعلیٰ اور بچہ کی تدریس ہوا و سکان میں پیدا  
ہوگی۔ غذا کی تدریس تو اسی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تدریس کی تھیں ہی درکار ہو تو آب گد و تدریس اور خیار و شہد ہی چھپے رہنا ہوا یا بچہ  
زیادہ مفید ہے اور اگر گد کی کا پانی آب برگ کا ہوئے ساتھ ساتھ اگر استعمال کریں نہایت تدریس حاصل ہوگی۔ اس کی پیاس کی تمکین کے  
لافتی فجاج ہے یعنی در ہر اس طرح طیار کر کے پیدہ کی روٹی کو اس دہی کے مارا جو میں سڈائین جسکا کہن نکال کر تھیں ہوں اور وہ سب  
و اد کر لیں۔ اگر مرکز ہو کر تدریس حاصل ہو تو میں طبیعت تھوڑا تھوڑا اور تھیں اور آب انگر آب توت شامی اور آب لیمون تھیں  
سے بیک اور آب تریج وغیرہ مثل آب زرشک کی استعمال کریں۔ ظلاً اور فہما و بار و طب عصار است کر ہوا و پڑا کر ہر جگہ میں مفید ہوتے ہیں  
بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا پھول کہ تھوڑا صندل گیس کر اور قدر سے کافور یا تھیں اور خیار و گد کر اور اگر آب برگ کشیز آب برگ  
کا سنی اضافہ کریں نہایت تدریس حاصل ہوگی اور گلاب پھول ہر سر کر خواہ گلاب کو بھی خاصیت رکھتا ہے۔ سرد تر و زور سے لکھول  
موضع جگر و عظیم الشفع ہے اس لیے کہ اگر ایک کافور صندل و جوا و کل اعضا کی اصلاح ہو جائے اور کبھی فقط زردانی ہو لکھول جگر کافی ہو جائے۔ اگر  
تب کہ میرا نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سہرین گرائی خواہ تندہ ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے اس لیے اس وقت حاجب ہو کر تدریس  
تھوڑا پانی خواہ میر کے گندین بلکہ او وینغ مسام کو جوش دیکر مریض کا سر کھانسی بخارات زن و واؤن سے کہ جو بخاتین اور واؤن کی توت اور ضعف  
بجسب مقتضای مقام بخونہ کر لیں۔ اگر تزلہ اور درد سر خواہ گرائی اور تھوڑی سہرین شکایت نہ ہو استعمال لکھول اور ظلاً ہر قسم کا سر پر جائز  
۔ استعمال بخارات ہو اگر اعضا مذکور نہ ہو لایا ہوں اور وقت بہت تھوڑا ہو یہ سب کہ لکھول وغیرہ کا دورہ سر پر نہ جائے کہ تدریس تدریس  
وزم پیدا ہوتا ہے اور اجازان مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بہترین اوقات لکھول سر پر کرنے کا جبین آفت ہو سالم رہے اگر سر بخارات سے  
متملی یہ ہے کہ بخارات صفراوی ہوں جنہیں بیوست غالب ہوئی ہے کہ ایسے وقت میں لکھول سے تدریس ہوتا بلکہ اگر ہو تو کس قدر  
فائدہ ہوتا ہے اور شامت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور تھنوں کی خشکی اور تھنوں سے ہو سکتی ہے اگر تھنوں کا غلبہ ہو خواہ خشک  
غالب ہو اور تھنوں تدریس پر گزرتھیں خواہ تھنوں سے لکھول بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی خشکی کی جائے



کہا وہ بجانب اسفل جذب ہو جائے۔ اگر موندہ بہ خواہ ناک میں سرخی بہت ہو یا خن سے کچھ کہ نہندون سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہیں  
خواہ اور اوپر چسپے رعان پیدا ہو اور اسکا استعمال کرے۔ جگر کی تیرید اگر ضار وغیرہ سے کچھ اسے تو اسکا علاج اسہل ہے کہ بروقت برابر ہوسے عرق  
کے اور متحمل ہوئے بیماریات کو نہونی چاہیے اسلیے کہ تیرید جگر بذریعہ ضار است کو نفع تعریق اور تخلل ہوگا اکثر مرض میں طول پیدا کرتی ہے لیکن  
اکثر میں طول ہو جائیگا بہت حدت مرض کے سلامت حال میں اسبب معلوم ہو اور سو وقت تیرید جگر خواہ کوئی اور تیرید جس سے مرض کی  
حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہیں ہے۔ جمیات حادہ میں وقوع کچھ یعنی خراش امراض سے بہت دور چاہیے اسلیے کہ اگر کچھ پیدا ہو گیا  
تو قوت میں ضعف ہو جائیگا اور بعد خراش امراض کی طبیعت متفرق ہو جاتی ہے جو جفا طاعت امراض کے کہ فضول امراض کی طرف گرائے اور وہاں سے  
پیراہ بول یا بارز دفع کرے ان کے حسب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اور سو وقت بدولت میں کچھ چارہ نہیں ہوتا اور کبھی کبھی جو سے یہ بھی  
پیدا ہوتا ہے کہ فضول پر کس اعلیٰ بدن کی طرف رجوع کرتے اور شراستیف کو ایذا دیتے ہیں جسے کہ شراستیف میں نفع پیدا ہوتا ہے اور انکی خراش  
بطرف سر کے وجود کر کے واضح کو اذیت دیتی ہیں۔ شراستیف شراش لینے وہ شراش کا شراستیف ایسے وقت میں نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ  
یقین کو کثیر غلیظ کر کے کچھ دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا جو اعراض حمیات حادہ میں دشواری لاتی ہیں  
اور کما بیان جو اعراض حمیات حادہ میں شدید اور وقت ہوتے ہیں پہلے ہم اوکو ذکر کریں اور انکے علاج کا بیان کریں بعد ازاں  
حمیات حادہ کا مفصل بیان کریں گے۔ اعراض جو اکثر حمیات حادہ میں پیدا ہوتے ہیں انکی تفصیل یہ ہے اور شمار میں انکی ہیں۔  
۱۔ ناقض یعنی لرزہ۔ ۲۔ یعنی سردی۔ ۳۔ شمریرہ یعنی تیرید۔ ۴۔ پسینہ کثرت نکلتا ہے رعان معطر یعنی کسیر باؤڑا پھوٹی۔ ۵۔  
شدید ہوتی ہے دست اسقدر آئین کہ ضعف ہو جائے۔ ۶۔ خشکی دہان۔ ۷۔ تشنگی بچی کہ اوپر صبر ہو سکے۔ ۸۔ سبات یعنی گری نیند  
ہر وقت سے بے بیداری لازم۔ ۹۔ زبان میں بوجہ خشکی کے کٹر کٹر اپن آجاسے۔ ۱۰۔ اہمیک سپہ ورسپہ آکے جس سے جھپنی رہے  
۱۱۔ اور دوسرے شدت سے ۱۲۔ کہانی متواتر آئے کہ دم نہ لینے سے ۱۳۔ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے۔ ۱۴۔ جوع بفری پیدا  
ہو۔ ۱۵۔ جوع کلبی ردی عارض ہو۔ ۱۶۔ چکی پیچ آئے لرزہ اور پیر پیری اور سردی کی تیرید اگر یہ تینوں اعراض باؤڑا ہوں  
اور بعد ہر ایک کے انہیں سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود و سیرحت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج بندہ نہیں ہے اور جو لرزہ خواہ برد اور شمریرہ  
بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اسکا اوپر رادہ حالہ سے دفع کرنا ہی چاہیے اور نہ اسکے آئے سے ضعف ہوتا ہے۔ اگر یہ  
تینوں پھرانی تھون اور خفیف ہوں کبھی فقط ہاتھ پاؤں باندھنے سے یا خفیف ناش خواہ کمال کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روع  
سوتی کہینچ کما اور باؤنی کے تیل۔ ۱۷۔ سنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور رہیندہ رہے خواہ تب میں ہو  
یا لبات کہ اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات میں بندش کرنی چاہیے اور روعن باؤنہ ٹکٹی کی الش بدن میں کرنی چاہیے  
بعض اطباء اس دوا کی قوت بڑانے کے واسطے الایچی اور چند پید شتر اور سد اب لینے تلی او شیع لینے دینہ اور فونج لینے پودینہ کو ہی  
اور بورہ امینی اور غفل سیاہ عاقر قرہا ہی لاتے ہیں اور کبھی اگر سبب لرزہ بکا قوی ہوتا ہے نطوخ مرکب رائی اور ہنگ سکر کے استعمال  
کرتے ہیں اور کبھی یہ دوا میں لینے الایچی سے عاقر قرہا تک جو مذکور میں پانی بن بکا کر اسہل روعن مذکور بکا کر الش کرتے ہیں آج  
جو پیر لینے ہالون کا لرزہ کی روک میں تنہا بقوت کافی سے خواہ کسی روعن کو ام سمین بکا تین اور بدن میں ملین اسی طرح جو شانہ جوق لینے  
پودینہ کو ہی خواہ اسکے چونکا عرق چوڑا ہوا صفت روعن حید کی سو یا خشک درکنوچہ اور پودینہ اور تلی اور سیاہ مرج عاقر



زیادہ اور اس کا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے یہ ششی پیدا ہوتی ہے اور سوت پونچنے سے غشی میں زیادتی ہوتی ہے بوجھ  
 افسح مسام کے اور پونچنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلا موقوف ہو جاتا ہے۔ بھین روغن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور  
 روغن بید اور گلاب نارسی یا انکہ ایک روغن ایسا بنایا جاو جس میں بھی خواہ مانو کچھ بھی اور کھٹا سیب اور گلاب کے پھول اور گلاب  
 یا دیگر فوائد پانی میں جو بن دیکر روغن کچھ وغیرہ اس پانی میں بکایا جاو۔ اور کبھی حبیب آس اور گلاب اور کھربار یا ایک پیکر اور  
 سے چھڑک دیتے ہیں روغن وغیرہ میں تو یہ اجزاء عرق کے نیکلنے کو خوب بند کرتے ہیں اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آپ  
 انکو اور جو شانہ گلزار خواہ جو شانہ مانو اور جو شانہ حب لاس و آب برگ بید عجیب القع ہے اور آب خمال عالم کا ست مفید و  
 اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اس کا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لہذا ہاکی بار وہ ظاہر استعمال کرنی چاہئیں اور  
 معنی عرق گو کر لگا کر اس مفید ہوتا ہے خصوصاً اگر ایسی نابض چیزوں میں صندل اور کافور داخل ہو چنانچہ ان خصوص اس ظاہر کے بعد  
 وغیرہ سے ٹھنڈی ہو ابدن پر لگے۔ اگر ضرورت جس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو یا نہ پاؤں کے اطراف پر برف کے ٹکڑے وغیرہ  
 سے خواہ برف میں ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈی پانی میں نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفاقہ سے بند کرنا چاہیے  
 رعا ف زائد کی تدبیر اگر بزرگ یا کسی جوانی سے بچان نہ ہو اس کے بند کرنے میں جلدی نہ کرنی چاہیے ورنہ بمقدور جاری  
 رہتا اور اس کا بہتر ہے اور جب وقت رعا ف کا بند کرنا نظر مصالحت کی واجب ہو چیمات حادہ کی رعا ف میں اطراف کو باندھ کر اوٹین پونچ  
 لگانے چاہئیں اوسے ٹھنڈی کی طرف جد سے خون روان ہو اس کے بعد اس مقام کی تدبیر کرنا چاہیے جہاں پونچ لگائے ہوں۔  
 اور اگر محض بند فیجہ پید کے رعا ف بند ہو سکے تو پونچ لگانے چاہئیں اور جو قطرات باب رعا ف میں الٹو پونچ اوٹین سے کوئی نسخہ  
 کر کے پکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی اور مانع نہ ہو سر کی تدبیر بھی کرنی چاہیے اور سر دوا سے جب تک کہ اپنی جگہ پر ہو چکا ہے۔  
 کبھی اصحاب ریع کو اندلے رعا ف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کھلے اور ٹکی نکسیر چلے اس لیے کہ ریع کی شفا رعا ف سے  
 بہت بد ہوتی ہے اگر ایسی دوائے استعمال سے خون و افراط رعا ف کا ہو تو بذریعہ او وید ہا لہ جس کیا جائے گا تدبیر سے مفید  
 کی جو چیمات میں عارض ہو جاتی ہے کہ ابھی بند کرنا درست نہیں ہے مگر ایسا کہ کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر تہ  
 کرانی جاو تو ٹھنڈی دوائے دفع ہو جاتی ہے اور اگر رعایت غلط ہوئی کی کہ اس کے سکنجین سادہ اور آب گرم بلا کر تہ کر اتین تبندی بند  
 ہو جاتی ہے۔ کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور سوت پچاؤ سکنجین سادہ کے سکنجین ضروری متعل ہوتی ہے۔ اگر  
 غلط تشرب ہو لے تھوڑا تھوڑا اور کچھ غلیظ اور گار ہوا اور سوت لائق ہے کہ صبر اور ایاج سے بذریعہ ہمال دفع کیا جائے اور اگر تشرب  
 نہ تو یہ بھی اکثر ایاج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رفیق تو ہو مگر غلیظ کی آمیزش ہو سکنجین و آب گرم سے دفع ہو جاتا ہو بعد اسکے  
 انار بن سے اس کی تدبیر کر دیتی ہے اگر اس سے تہ کر دے تھوڑا خواہ بلا قصد ہر دو بار ہلا نا چاہیے تاکہ غلط میں اعتدال حا  
 اور حرارت میں سکون آئے۔ اس طرح پشیرت پودینہ اور داندہ نار سے بٹتا ہے وہ بھی مفید ہے۔ کبھی تہ کو فقط مدد کو  
 کو دینا خارج سے باز رکھتا ہے۔ جو دوا کھٹی اور تہ کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی عفویت اور عفویت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر  
 مادہ نے کا تشرب ہو اور سوت استعمال ہو سکا جاو نہیں ہے اس لیے کہ وہ رسی ہے اور تشرب زیادہ پیدا کر کے زیادہ تکلیف  
 دیتی ہے لیکن اگر مادہ غیر تشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرا دیتی ہے اگر غلیظ ہو اور بچا نب اسفل ناکل کر دیتی ہے اور کبھی



قوی کر کے دینا تو سکے مادہ کو دفع کرنے سے ہے۔ اگر صرف کانڈرینج سے زیادہ بڑا دوا مت کرے اور شربت نہ استعمال تو ایضاً واجب ہو قصہ صاف  
 بہت مند ہوئے ہیں مثلاً وہ صفا دوا کی جڑ کے چمکے اور مارا زود و غیرہ سے شربت میں پانی ملا کر بائین خواہ سر کے میں پانی ملا کر دیا کریں  
 ۔ سوادی تے کے بند کرنے کے واسطے اسلئے کو ہر کے میں ڈبو کر معہ پر کھنٹی میں اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جو دوا دیا جائے جس سے میں  
 بیان ہو کہین ادھکا استعمال کرنا چاہیے اسہال مفرط کی تدریس اسہال کے بند کرنے کی تدریس خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب ہمال  
 میں جدا گانہ سب مورخ بیان کر چکے ہیں وہاں پر بلا خطہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو میں اسہال میں مقید ہے مونگ خواہ سور خواہ دھنیا جو کہ  
 جوش دین اور پانی چھینک کر دانا اس سے ترش کر کے تناول کریں پیاس کی تدریس یہ ہے کہ سر پر سرد روغن برون سے ہنڈا کر کے اس طرح  
 عین کے پیلے باغوج پر ڈالیں اگر کوئی مانع نہ ہو اور سرد پانی سے سر کو سرد پتہ ہو جائے اور لاجب بداندہ ہونے میں کہیں جو بڑی روغن کو کھال لگایا  
 خواہ روغن گل او میں شربت ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس میں ہونی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیار میں اور کدو و تخم خشخاش سیاہ  
 و اصل السوس بھی نافذ ہے اور قراباد میں اس کی کتاب کو جو حسب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرنے میں مستحق حکم کہتا ہے اس کا  
 نسخہ یہ ہے تخم خیار ۹ درم کثیرا چار درم بیاض جینہ مرغ میں کثیرا بھون کر پیچ کو مسکرا دالین اور گولی طیار کریں اور سیاہ میں خشک کریں  
 متن چبانے اور چوسنے کی چیزیں جیسے املی۔ پیاس کہی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جانی رہتی ہے اور یہ پیاس جو  
 حرارت کو ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے سبب اس جو عارض ہو اس کی تدریس حسب وقت اور نگاہ آتی موقعہ کہانی کہ طبع  
 مشغول کریں اور زور زور سے باتیں کریں اور اطراف کو استقدر تک باندھیں کہ اندام معلوم ہو کہ استقدر اندام ہو کہ اس کا حد ہوا ہو کہ  
 اور کوئی مانع بندش اطراف کانہو۔ اور ایک شیان لطیف کا محمول کریں اگر طبیعت لبتہ ہو اور حسب وقت تب میں کی ہو خواہ فرو  
 ہو جائے۔ درمیان دونوں انون کے چھینے لگائیں اور گردن کے فرو میں ہی چھینے لگانا سفید سے تدریس بیداری مفرط کی خواہ ہو کہ  
 خواہ اور کسی کو اگر بیداری مفرط عارض ہو اس کی دوا روغن خشخاش اور اسکا ناک میں بھونچا نام کا ہو گے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ  
 روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چھٹا نا اشیاء بخارہ کا جیسے افیون زبر النج وغیرہ خواہ سر چکا کر بخار لینا ترخیز و نکا خواہ سو گھانا نیلوفر اور تفلح  
 اور طبعی کا جو دور سے چڑکی جائے کہ سب تدریس میں نیند لانے کے واسطے کھاتی ہیں خواہ جو نطولات ترتیب بخور والے ہوتے ہیں یہ  
 باتیں ایسی ہیں جنہیں سرکسٹ ناکس جانتا ہے اس طرح اگر مانع نہ تو شربت خشخاش خواہ لوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پر  
 جب تدریس مخدرات کو دماغ میں پہنچتی ہے بہت ہی چراغ اس کے سامنے روشن کیے جاتے ہیں اور بہت سی آوی باواز بلند باتیں  
 کرنے لگتی ہیں اور اطراف دست و پا ایسی تدریس سے گرہ لگائی جاتی ہیں کہ تاسانی کھل جائی اور بندش کی قدر سختی کے ساتھ ہوتی ہو  
 کہ اس سے ایذا ہوئے اور بجائے اس کو اندک بند کر کے سو رہنے کی تکلیف دینا ہوتی ہے اور اس کی انگلی کہ فوراً سب چراغ فتنہ  
 بجھا دیں اور یکبارگی سب چپ ہو جائے ہیں اور گردن اطراف کی فوراً گولہ سیٹھ میں اور پراو سے سونے رہتے ہیں۔ اگر تو  
 میں اس تویم کی وجہ سے نفست خواہ سکون ہو جائے ہمیشہ اس کا ہونہ و مولاتیں گے جو شانہ خشخاش سیاہ اور فلاح اور اس کی جو غو  
 یہ بوج الضمہ سے۔ اگر غلط بورتی شور اور تیرا دہ مرض ہو تو یہ چشانہ مفید ہو کہ نام اور اکیلل الملک و راقموان اور خشخاش کو بائین  
 چکا کر ہونہ و مولاتیں اس کے بخارات پر سر جو کا کر میں درد شکم کے رفع کی تدریس خلا صفاوی معہ ہر کرنے سے درد شکم عیداً  
 ہے اگر شرح دوز میں عارض ہو تو اس شربت سبب سکین میں کہ گراہ دینا کافی ہے خشونت زبان کے دفع کر نیکی تدریس



سر پرچہ اور سوقت کے کہتے ہیں اور اسے اوکسیوقت جائز نہیں ہر زوال تب کے لینے بعد گزرنے اور سکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو کر گی  
دودھ سر پرچہ دونا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو دودھ اگر نہیں استعمال ہو تو بکری جو مورت ہو تاہم سبب سبب کا موچو اور سوقت دودھ کے  
دوستی سے اجتناب کرنا واجب ہے اس طرح جمیع تدبیرات جنسی ترطیب پیدا ہوتی ہے اور نکاح ترک ہی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال وقت  
کیا جانا چاہیے کہ بخار خانی اور ہستہ جوارین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر میں اشتہار بخار است رطبت کا ہو مناسب ہو کہ ہندو پور یا ان خواجہ  
کے اسفل کی طرف جذب کریں اور اعتدال اسفل کو باسکام بانڈین حتی کہ خضیرین ہندو لنگوٹ وغیرہ کے کھانسی جو عموماً ہر کو عارض ہوتا ہے  
کھانسی اکثر اوقات محوین کو مرارت فراہم کی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے ہندوین گولیاں کھانسی کی اور عرق خشک  
جکی ساختہ لوبہ بارہ سے اور نشا سند وغیرہ سے ہوتی ہو کر مکین اور حین فیروطیون کے استعمال سے تیریا اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جس سے دودھ  
جو عارض رخن گل اور لعاب اسفل اور عصارہ برگ خرف سے بنائی جائے اور اسکا استعمال کریں بطلان شہوت طہا م مجموعہ کی  
اکثر شہوت اشتہا کا سبب فم معدہ میں ہوتا ہے اور انہیں علامات سے جو باب سقوط اشتہا میں مذکور ہو چکے ہیں ان سے اور ہندو پور سے خواہ  
دست کے اوس مادہ کا اخرج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اوکھی حلق میں ڈال کر خلل مادہ کو جو معدہ  
میں آتا دھکنے پر ہندو پور سے کر دین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھلی چکی ہو کہ او سوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور ہندو پور سے خواہ  
اور خضیرین کے ہوتا ہے اور سوقت اوس سور فرج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یضعف پیدا ہوا ہے اور انہیں قوا امداد سے عارض ہوتی ہے علاج بال  
معلوم ہیں ان بیماریوں کے پاس ایسی چیزیں چکی ہو سے تہہ اشتہا مہا قہ پر ہوتی ہے رکنی چاہئیں اور ہندو گمانی چاہئیں جن سے جو سوقت  
پانی میں ہو کہ خواہ پانی اور سرکہ میں ترکیب کے اور ایسی جوارشات جو محوین کے واسطے خاص ہیں جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ گولیاں چکی  
اور تھوڑی سی شراب بھی پانی چاہیے اور کھٹی فاکہ چکی ہو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بھی بروقت نیم خام ہو سے کہ اس سے فاکہ بھی تھوڑی سی تھوڑی سے  
کھلانے چاہئیں اور کہ اوس غذا کا جسے قرین کہتے ہیں جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہیں خواہ چھلی اور حلوان کی جو قرینیں  
طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائیں بطور یوق کے چٹا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی صفات لگانے چاہئیں جو فاکہ سے بنائے جائیں اور  
انہیں کیقد نہیں دین اور ایو اہی بنسبت اور وزن معلوم شریک کیا جائے اور مالش خوشبو ادا مان کی معدہ پر بہت مفید ہے پلویمو  
جو مجموعہ کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور غامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہیں اگر مجموعہ کو عارض ہو اسکا  
علاج شہوت است یعنی سوکھا پانی چیرون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل اسنی سرکہ میں ترکیب کے سوکھا چاہیے اور ہندو پور سے خواہ ایک  
غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچا اور ترکاریوں مرکب سے بچنے کرتے ہیں وہ سوکھا چاہیے اور فقط روٹی کراگم اور گوشت بریان کی بو  
انکے دماغ تک پہنچانی جائے اور اطراف میں بندن کیجئے اور کان اسکے زور سے کہنچے چاہئیں اور بال بھی خوب کہنچے چاہئیں اور تقویت  
دماغ کی فطرت مہرہ سے کیجئے جو ترطیب بھی پیدا کر سکیں اس لیے کہ اکثر پلویموس خواہ جوع البقر بوجہ بطلان جس فم معدہ کے عارض ہوتی  
ہے اور فم معدہ میں بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے ہندو پور اول شعبوں کے اعصاب دماغ کے کھلے راستے جس سے معدہ تک  
پہنچتی ہے ہوتا ہے یعنی چونکہ دماغ معدہ جس میں فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ میں بھی بوجہ مشارکت دماغی کے ہندو پور اول شعبوں کے  
بطلان جس سے بوجہ ان تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر جس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہیں ہوتی سپا بھی جان  
جو مجموعہ کو عارض ہو زبان کی سپا ہی کو واجب ہے کہ بہت جلد چھل ڈالین جلا کرنے والی دواؤں سے ورنہ ترک بخار است



بیشہ چڑھ کے مریض کو بتلائے سرسام کہ دن کے شہوت کی جو مجموعہ کو عارض ہو اور سکاہ لاج چینی چرون سے درناج اور شہوت  
سے کہیں۔ نغشی جو مجموعہ کو عارض ہو کہی اور نگو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفر اشدت گرا ہے اور اشدت  
پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روئی کا لگا آب انا را اور آب انگور کے برابر کھائیں  
یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتبع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا و بوجہ کی برت  
غشی کے ہو نوڑی سی روئی میں درہم شراب کند ملا کر کھائیں اور اگر حاجت طعام کی ہو شراب سبب کند جسکو فصول مائی متحمل ہوگی  
ہیں پلاٹین فصد اگر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور نے کرانی بھی نافع ہے و دونوں پند لیون کا باندھنا اور  
باتہ بانوں کا گرم پانچین رکنا مفید ہے اور جیسے ہی غشی سے افادہ ہو فضا و فزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو جہین دانہ انا رہی  
شریک ہوں ٹنڈ ہے ٹنڈ ہے فوراً کھلانے چاہیے خضیق نفس جو مجموعہ کو عارض ہو ضیق نفس ان کو گویا بوجہ عروض شج  
اور خشکی عضل نفس میں بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر داغ سے خلق میں اترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض  
ہوتی ہے یا اوسے پچھ میں جو داغ سے اعضا تنفس تک آتے ہیں ضیق کا ہوتا ہے لہذا نفس میں کی پیدا ہوتی ہے مہم کا علاج اگر مریم کرنا یا بیو  
خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزوں سے جو انصباب مادہ خائفہ کو متع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ فراج داغ کی تبدل  
کرین اور جس سور فراج سے ضعف اعصاب حاصل ہو اور سکاہ لاج کرین اور اناش گردن میں ایسی چیزوں کی کرین جسے تبرید اور  
ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے۔ شہوت کرب جو  
مجموعہ کو عارض ہو اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمیں ایک لافع اور صندل والی چیزیں ہو کر اشدت اور خشکی فلیک  
ہو پختی ہو ایسی صورت میں معدہ کی تبرید اولن غذاؤں سے کرنی چاہیے جو مفصل مذکور ہو چکی ہیں اور ٹنڈ ہی ہو یا شکم وغیرہ سے پانی  
ترویج کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہاں اونکا بستر اور خاکہ بنو کر کے بچوسے پر کوئل اور شاخیں سرور فراج وغیرہ  
اور بھی سرور پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکیرنے چاہئیں خواہ ایسے موضع سے جسکو وہ نضوجات ہوں یعنی عروق خواہ پانی جو خوشبو  
اور سرور چیزوں سے نکالا گیا ہو اگر کرب میں ان کو گویا خفہ ہا بار وہ نافع ہوتے ہیں جو آب کدو اور خلاب برگ خرفہ سے مع آب  
جی العالم اور روغن گل کے طیار کی جائیں و شوری فوالا او تارنے کی جو مجموعہ کو عارض ہو نوالہ خواہ فہم و تارن میں  
دشواری اگر حمی ملقبہ میں پیدا ہو فصد کر کے تھوڑا سا خون نکال دینا چاہیے اور یہ کہ اور کا ہو و سبب بخنہ کر کے غذا دینی چاہیے  
اگر اس تب میں کینقار اشتہار طعام میں جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھاسکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے لگائی غشی  
جو قبض شکم پیدا کرے برگزینی چاہیے اور اگر بوجہ حرارت اور اس کے قبض بھی ہو ممول اور حقہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہت سہل  
شروب کہ بر و اطراف جو مجموعہ کو عارض ہو اکثر مجموعہ کی حرارت اندر جسم کے پتہ جاتی ہے اور باتہ بانوں ٹنڈ ہے ہو جائے  
ہیں اور حرارت اندرونی کی تیج سے بخارات سرور چڑھنے لگتے ہیں ایسی وقت میں چو کہ انکو باتہ بانوں گرم پانی میں رکھو جائیں اور آب  
سرورینی بناوین بیان عام حمی صفراوی کا صفراوی تپ کی تین قسمیں ہیں غلبہ داسرہ اور غلبہ لازم اور حرور غلبہ  
یا خالص ہے یعنی محض صفراوی سے پیدا ہوتی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفراے غلبہ سے جسمیں آمیزش لغیم کی ہے پیدا  
کر اختلاف دونوں غلط یعنی صفرا اور لغیم کا ایسا ہوا ہو کہ دونوں ملکر ایک ہو جائیں اور اجزا میں تفرقہ باقی نہ رہے اور بھی اختلاف

در میان غلبہ غیر خالص اور شرط الغلبہ اسلئے کہ شرط الغلبہ کی پیدائش دو مادہ صفر اور مہم سے ہوتی ہے مگر دونوں جدا جدا ہوتی ہیں اور اس تپ یعنی غلبہ غیر خالص کا باعث ایک مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنی بلغم اور صفرا سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بخوبی ہو جا کر اور بخوبی و بدیدہ اس مرکب مادہ میں عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت ہی اس مادہ مرکب کا دشوار ہوتا ہے اور دیر میں ہوتا ہے۔ اور چونکہ شرط الغلبہ میں دونوں مادہ الگ الگ متخلف ہوتے ہیں دونوں تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غلبہ غیر خالص میں بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کہی اس قدر دیر پا ہو جاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک اکل نہیں ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا میں تریل اور دھیلیا پن اور طحال کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ مگر قیاس قسم لازم ہے مگر اس کی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہیں ہوتا اور اعراض اس کے بہت شدید ہوتے ہیں اسلئے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کو رگوں میں خم مسدود کے خواہ اطراف جگر میں خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ حرقہ کا مادہ انہیں شریک اعضا میں ہوتا ہے جو قریب قلب کو ہیں۔ اور غلبہ دائرہ میں عفونت صفر کو شت خواہ جلد میں ہوتی ہے جو قلب سے دور ہیں اور غلبہ لازم میں مادہ مرض پیدا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگوں میں جو قلب سے دور ہیں۔ پیاس شدت اور کرب اور قیاس بیداری بیدارگی و بیدارگی ہونے کی خشکی اور اونکا پیٹ جانا اور دوسرے سب اعراض صفراوی حیات میں بہت ہوتے ہیں اور طبیعت اکثر اوقات مائل بلیگی ہوتی ہے اور قیاس رہتا ہے اسلئے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کو بطرف اعلیٰ کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسختی پیدا ہو یا طاس ہر جن کی طرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرف کے بھران ہو غلبہ مطلق کا بیان اور اسکو طریطا و س بھی کہتے ہیں نوبت غلبہ دائرہ پہلے شش برہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبنے لگتے ہیں پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے نسبت اور لرزوں کے کہ اس لرزے میں بالکل سردی نہیں ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور غلبہ سردی اس لرزہ میں محسوس ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹہرا ہے متوجہ ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہیں ہوتی ہے اور کانٹے سے چبے ہیں اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اس میں سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہو چکا ہے غلبہ دائرہ کے پہلے تین چار اولیٰ نوبت میں لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی راجع میں امر بالکمال ہے۔ ایضا غلبہ کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا اضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد بطرف ہوتا ہے اور راجع میں اسکے برعکس ہے۔ بسینا غلبہ میں برودت راجع کرنے نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرد رنگ قریب بناری کو اس میں زیادہ خلط قوام نہیں ہوتا۔ مگر ایسے غلبہ غیر خالص بوجہ بلغم بول قوام اور خلط ہوتا ہے حرارت غلبہ کی نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ ملمس چینی و بڑ تک رکھا جائے التماس زیادتی نہوگی بلکہ آنا آگاہی التماس کی محسوس ہوگی درحقوق میں دہم التماس کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غلبہ میں پیدا ہوتے بیداری بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام غلبہ غیر خالص میں کہ سر گرانی ہی ہوتا ہے۔ پیاس اور غصب اور دھنگلی بولنا کیسا ناگوار اور نبض میں حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حیات کو اور انقباض اور انبساط کا اختلاط اسلئے کہ خلط صفراوی نبض کو سرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاط میں زیادتی پیدا کرتی ہے۔ مگر اختلاط نبض کا غلبہ میں تمام حیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باقیہ نبض میں صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض میں بہت ہوتی ہے بلکہ غلبہ کی نبض میں





بیان ہوتے اونکی شدت ایک من کے بعد ہوتی ہے چالیس کی رای بہتہ کی خون کی عفونت سے غیب لازم پیدا ہوتی ہے ہلکواس  
 رای میں کچھ شہ ہے آئندہ بحث میں ذکر کریں گے علاج غیب خالص کا پہلے جو فوائد اور علاج حمیات میں بطور عام بیان ہوئے  
 اون میں یاد کر کے جو کچھ از قسم اسماں خواہ تھویر یا اور امونجی مراعات تپ میں ضروری کرنی چاہیے اور جو شخص ابتداء میں مسہلات قوی  
 خواہستہ حال بلبل زرد کی اجازت دیتا ہے اس کے قول کی طرف التفات کرنا چاہیے بان اگر وہ ضرورت ہو جو مہینہ بیان کی ہے کہ مرض میلج ہو  
 اس وقت مضائقہ نہیں بلکہ ابتداء میں بہت جلد کہ چند تلخین طبیعت تھویر ہندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تو کہ تخمنا آب گرم میں تمام شب بھگو کر صبح  
 کر کے شیر خشک یا ترنجبین ٹاٹا کر پلاٹیں اے آب نارین اور شکر اور اوجا شاندہ لبلاب ہمراہ ترنجبین اور زہدبہ نسبت برابر دہ یاز لال آٹو بخار ہوا  
 ترنجبین اور شیر خشک کو خواہ شربت بنفشہ یا غیرہ بنفشہ اور شیر لعلاب اسفول ہمراہ شربت آٹو وغیرہ از لاق آٹو میں دونوں کر تپ سے یا تلخین  
 جو تھاندہ حدس اور لبلاب سو کرین اور حقتہ یا حرم صبیہ جو شاندہ خٹمی اور عناب اور پستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ حقتہ  
 روغن بنفشہ اور پودہ جیسہ کہ معلوم ہو چکا ہے تلخین اور ان وغیرہ سے اور حقتہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی سے اسلئے اجسام ہی کہ کچھ  
 جو خواہ کوئی اور غذا بدو تلخین کے مذی چاہئے علاوہ یہ ہے کہ مسهل کا استعمال ابتداء غیب خالص میں اتنا مضر نہیں ہے جتنی حقتہ اور حیات  
 میں اگر چہ خاندہ خواہ فساد مسهل کا تعلیم ہے اگر تلخین دور سے تک فصد نہ کریں تو یہی کرنا چاہیے اور اگر میلج اگر مرض میلج ہو اور بدو  
 کے اندر زرد یا ہوا اس میں میں فصد کرنا چاہیے پس جو خطا تہیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم حقتہ قوت وغیرہ بہت کم ہے  
 بہت اوس خطا کے جو ترک میں اس تہیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض میں کس طرح کی حرکت کیے نہ کیجیے کہ کسی ضرورت  
 اور غذا نہ دیکھا کر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور اگر در اول کا شہر جانتا تھا اسے مدد سے کیا جائے اور اسکا لہذا اس سے کہ بروقت نہ کرے  
 مریض اگر سہ ہو بلکہ اس کے مدد میں کوئی شہ مہضم یافتہ ہی نہ ہو بلکہ دوسرے کہ مہضم کو سیکھیں پلائی جائے اور اس کے دوسرے کہ  
 آب جو کچھ تہیر اور اس میں کی سہ بروز نوبت نہوا اور بروز نوبت بعد نوبت کی سیکھیں کا استعمال بہتر ہے اس طرح پانوں کا گرم پانی  
 رکھنا مناسب ہے بعد نوبت کرنا کہ اسے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لائے۔ جو پسند کرے کہ آخر ایام میں ہمراہ سیکھیں کے شہ و جات اور ان  
 بروز بارہ کو چورہ میں ہی شریک ہوں خواہ قبل از نوبت میں خواہ پار کئے سیکھیں پلائی جائے اور بعد نوبت کی آب جو کا استعمال کیا جائے اگر کچھ  
 دیکھنے کی ضرورت آب انار آب تہرہ وغیرہ پلا چاہیے پچاسے غذا کے اور رفتہ رفتہ تہیر کی طبیعت وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کہ چاہیے اور جہاں  
 شہ قریب ہو طبیعت زیادہ کیجیے اور ایام اول میں آتش جو کہلا میں خواہ سرد پانی میں روٹی کے ٹکڑے بھگو کر مسلم کے کر لائیں خواہ اسکو  
 چھانکر قین کر کے کہلائیں۔ اور کسی صورت تک خواہ مسر کا شہ بنایا جاتا ہے۔ اگر مدہ میں غذا ترش ہو کہ فاسد ہو جاتی ہو تو اس وقت اس میں  
 آتش جو کی جو بہت رفیق نہیں ہوتی نہ بنایا چاہیے پھر اگر اس کے پلانے کی حاجت شدید ہو توڑی سی سچ کر فس اس میں جو ش کر کو دیکھتی قوی ہو جائے  
 اگر مدہ کی بدو اس سے ہی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی مھض نہ ہو جو جب تہرہ صائب لہذا اس کے تھوڑی سی پچ سیاہ آتش جو  
 میں شریک کر دیں۔ اگر تہرہ علامت کے دریافت ہو جائے کہ جہاں قریب ہی نقطہ آتش جو اور آب انار یا سیکھیں پر کھنکا کرنا چاہیے۔ نو اگر  
 جولاٹق ایسے محوم کے میں آتش تہرہ اور تہرہ من اور آٹو بخار اچھتہ اور خام اور تہرہ زرا اگر کم ہو چکے تو نہایت نافع ہے اور تہرہ ہی سے طبیعت  
 نرم کر لیتا ہے اور تہرہ ہی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ دالتا ہے اور پینا بی کانتا ہے۔ اور کبھی کبھی جسے اہل دیات پھوٹا کتے میں  
 ایسے وقت میں ضرر نہیں کرتی۔ ترکاری میں کو دیکھ کر اگر کسی کا ہونا مناسب ہے۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ کبھی غیب میں غرا

مریض سے یا مقصود ترتیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تب میں پائے تھو اور خصیہ مرغ اور دماغ برغالبہ یعنی ہڈی کا بلتر لکھنے کی مثل ہو خواہ زردی  
بغیر کی کھائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے ترتیب زائرا حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض ترید اور ترتیب و نون ہوتی ہیں جس طرح کشتہ  
دیتے ہیں مگر ترید میں بیش از حد فراط جائز نہیں ہے خصوصاً ابتدا غلبہ میں مگر ایک التھاب شدید ہو یا غلبہ کا الفت غالب ہے  
کیطرف غفلتوں ہو خواہ غلبہ سے لازم ہو جانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اسکی آمد دریاقت ہو جائے اور بول میں نفیج معالمت  
یعنی رسوب و دیر ہون جیسا فن کلمات میں بیان ہو چکا ہے اسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت استقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح  
نفیج کی طرح خود بحران بذریعہ اور ارخواہ کسی اور طرح کر کے مادہ کو مقصود کر لگی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی  
تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ اور ارخواہ اسدھال یا تہ اور عرق سرد اور جو دوا خلاف تو طبیعت ہو ورنہ برکت  
دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر میدان طبیعت کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر ہو طبیعت کو اجزا سے سہلہ دینی مناسب ہے مثلاً استفراغ  
بقدر یکہ انگ جلاب میں فرباک کر کے خواہ جو شانہ ہلکہ زلال تر مندی اور ترید میں اور زہیب مع نیکو کاسنی اور زانہ انما سوس کے  
ہمراہ ہو جب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت مشاہدہ اور سنا اور مقصود نیاست ہی جائز ہے۔  
قرص طباشیر مسلسل ہی ایسی مریض کی مناسب ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے۔ ہلکہ زردی و خستہ برادر و دوا چار و دم شکہ پزیر و دم  
ستہ و نیا ایک انگ سفوف کر کے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسلسل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التھاب شدید  
ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو انھیات قوی کا پانا مفید نہیں ہے جیسا اعراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور گہری یہ التھاب نقصان دہ  
جکیر کرنے سے دفع ہوتا ہے۔ حمام قبل از نفیج کے جائز نہیں اور بعد از نفیج اور وقت انحطاط کے بہت مفید ہے علاج سہلہ خصوصاً جو عادت  
غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ کہ غلبہ میں قبل از نفیج کے حمام میں غسل نہ کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسا کہ طبیعت غلبہ  
خطا ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور جو خوشبودار و تر ہو کہ اس میں تاسانی عرق برادر ہو اور قلب میں حرارت حمام  
سے التھاب پیدا ہو اور رغن بقیعہ اور رغن گل پانی پینا کر بکریں بخوبی مالش کیجئے دیکھتے حمام میں نہ تریں بلکہ بہت جلد  
نکل آئیں ورنہ تک ٹھرنے سے تو چند بار بار ناہتر ہے۔ نکلنے وقت شیر گرم پانی سے بدن ہلکا ناخواہ اوچھین خود لگنا اور اتنا ٹھنکا جیسا  
آگوری پیدا ہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئیں شراب مسپیڈ رنگ پانا چاہیے جس میں پانی کی آمیزش نہ ہو اور کھل و خور و اور  
بیشیم کہ خوب سالیانہ لکھنے کا اور تہ اور مرض اگر مدہ و نفیج پاک کا۔ بعد اسکے غذا بار و رطب اور تہ و لہ بھی اسی مزاج کے کھانگی  
۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی پانی ہوائی کے پلانٹین کو پینا کرنا چاہیے اسلیئے کہ جس شراب کا سکے خواہ شدت کم ہو جسے یا لوت یا  
باقیاندہ کیفیت سکے کی جو خفیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی سردت جب اوچھین سرد است  
کر کے ناخن ہوتی ہے تو شری ہی نہیں باقیاندہ کی تدارک میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی ترید اور ترتیب کی  
اگر اعراض شدید مثل ہیاس اور درد سر اور بخوبی دغیر کے ہوں اونکا علاج تو فروغ آید یا نہ ہو چکا۔ اور اگر اجد بحران کے کہ سیدر حرار  
بانی ریحائے لازم ہو اسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مدہ کے دینا چاہیے خواہ اوچھین بزور مدہ خون کے داخل کریں۔  
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غلبہ لازم کا عجبہ علاج غلبہ دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غلبہ لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے  
اسلیئے مراعات احوال نفیج کی اور خبر گیری زیادہ کرنی چاہیے اور ترید ہی بذریعہ سکنجبین بزوری جس میں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً

دو نوگوں کو بک کر کے بخوبی کرنی چاہیے اور کنبین کو ر کے دو گنٹے بعد آب جرمینا چاہیے۔ اور لطیف غذا کا خیال غلبہ لازم ہے۔  
 زیادہ رہے اور نرم حلقہ ایتھامین استعمال کیے جائیں اور اور بخوبی کرنا چاہیے اور ہر ایک تدبیر میں نرمی اور سہولت کا التزام رہے  
 کہ مسہلات قویہ ابتدائیں جوڑنے کیے جائیں خواہ جو ادویہ قویہ مسلسل ہیں اور نہ ہی احتراز واجب ہے بلکہ بقدر شربت غلبہ صفائی  
 نہیں اور آب خواہ جو مسلسل خواہ لیں ہیں اور سوای مقلدینہ کے اور کسی طرح کی لٹین خواہ مسلسل کا استعمال درست نہیں ہے۔  
 علاج غلبہ غیر خالص کا چند امور ایسے ہیں جنکی وجہ سے علاج غلبہ غیر خالص اور غلبہ خالص میں فرق ہے وہ ایسے امور ہیں  
 کہ جمیع مہیات بارہ اوہین شریک ہیں۔ اور میں امور میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزوں کی اجازت غلبہ غیر خالص میں نہیں  
 دی جاتی ہے اور غلبہ خالص میں اونکی اجازت دیکھتے ہیں۔ مثلاً غلبہ خالص میں بلا انتظار نفع مادہ استقرار کی اجازت ہے  
 خواہ اگر کثرت انتظار نفع کا غلبہ خالص میں کریں تو انتظار غلط ہوگا اگر نہیں کرتے۔ اس علاج حمام کا استعمال غلبہ خالص میں  
 جائز ہے اور غیر خالص میں بالکل ناجائز ہے ایسے کہ چونکہ یہ غلبہ غیر خالص کا بلغم سے مختلف ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو ادویہ مادہ سے  
 ملا دیتا ہے جو نفع عفویت پر گرا رہا ہو اور وہ گرسے بدی اور نقصان دہ ہے لہذا اسے اور بقدر لطیف تحلیل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہتا  
 ہے۔ یہی فرق ہے کہ غلبہ خالص میں غذا سرد و زدی چاہیے اور غیر خالص میں غذا خراہ و دھیرین جو قریب ہوتا ہے جیسے  
 جو تیل ہو اگر لیں چاہیے اور اگر لیں چاہیے جو روزہ نوبت ہو۔ غیر خالص میں غذا ایسی جو اندک شیر میں ہو اور کثیف عفویت ہی  
 پیدا کرتے جائز ہے اور ابتدائی مریض میں غذای غلیظ بھی درست ہے بخلاف غلبہ خالص کے کہ اوہین اس قدر قویہ جائز نہیں ہے  
 بلکہ بہت لطیف غذا کی سے تو چھٹی چھٹی استعمال لطیف ہو سکتی ہے کہ دوسری غلبہ خالص میں درست نہیں ہے۔ اور غلبہ غیر خالص  
 میں اگر بالکل میں غذا اور غلیظ کا موقع نہ ہو تو لطیف کریں تو غذا اور لطیف دینے سے ہو کہ اوہین بیمار کا السبب ہی بخلاف غلبہ  
 خالص کے کہ اوہین یہ بات درست نہیں۔ تیرہویں غلبہ غیر خالص میں بلغم کے کم ہونے سے ہے۔ اور ابتدائیں تیرہ حلقہ  
 سے اعتدال ہی غیر خالص میں جائز ہے۔ اور اس حال قوی میں انتظار نفع کا بخوبی کرنا چاہیے اور بہت زیادہ انتظار نہ کرنا چاہیے۔  
 اور آب جو میں ادویہ مہیات مثل تخم کرفس وغیرہ کے حبہ اور پیالہ ہو اسے غلبہ غیر خالص میں جائز ہے جس طرح کسی معدہ میں غذا  
 تیرن ہونے کے سبب سو آمیزش کا جواز اور پرنہ کوڑھو چکا ہے۔ بلکہ غلبہ غیر خالص میں اس سے بھی قویہ چیزیں آب جو میں  
 پڑ سکتی ہیں تا انیکہ بیشتر زنا و خشک اور سرد اور فوج اور مثل الطیبہ وغیرہ بھی شریک کرتے کی کج سبب خارج ضرورت ہوتی ہے۔  
 چھندہ انکو بہت سودمند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جائے۔ اور آب جو در آب جو میں ملا کر بھی مفید ہے اور اخرین حلقہ میں کا  
 پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غلبہ خالص کے۔ اسکا بھی خیال نہ کرنا بہت ضرور ہے کہ ادویہ غیر خالص کا غلبہ خالص کے مادہ کو  
 کثیف قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفائے کثیف رہے کہ بلغمی اور اس کے علاج میں اعتدال کیا جائے۔ اگر تھوڑی  
 شرکت بلغم کی ہونے سے غلبہ غیر خالص پیدا ہو اور قریب غلبہ خالص کے ہے تو پھر مہیات میں بھی تھوڑی سی مہیات کثیف کرنی چاہیے  
 جب فارہ غلبہ غیر خالص میں غلیظ ہو جائے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حلقہ کی ضرورت نہیں ہے۔ غلبہ غیر خالص میں  
 بعد غذا کے سننے کرانے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ جو مسلسل اول میں اس سبب کو دیا جائے اور خراج اوہین کا عقلی ہوا  
 اجزا سے ترکیب ادویہ اچھی ہے بلکہ کثیف کو باخوبی پکائیں اور کنبین اوہین داخل کریں یا بیشتر کثیف اور کنبین میں احتیاط رکھیں



شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تو بد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا میں خفقہ کا استعمال  
بچہ زیادہ کچھ ہی بہ نسبت اور قسم کے مسملات کو اجزاء خفقہ کے ہیں۔ گو کہ وہ بچہ نہ خفقہ نہ قرحم یعنی نہ بختہ نہ پستان انجو تھوڑا سا تھوڑا  
اور ان اجزاء میں امتزاج اور روغن کچھ اور بورہ اتنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی بخور کی حاجت  
ہوتی ہے کبب کی بجائے ہذا کے غلبہ خاص سے یعنی جبکہ زیادہ غیر خالص ہوگی اور جبکہ قوی اور سہل بلغم کی ضرورت  
زیادہ ہوگی۔ نفع کی مددگار داجیبہ کہ کتبہ میں کبہ قدر کھندہ شریک کریں خواہ کچھ نہیں اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے  
طبع افسانہ میں بنا چاہیے کہ وہ نفع کریں اور لطیف مادہ کی اور تقویت معده بھی حاصل ہوگی۔ اس طرح آب را زیادہ اور کرفس ہمارا کچھ بچہ  
بھی نافع ہے۔ اگر چہ وہ دن ہی بہت زیادہ ٹھہرے ہر قرحم و درضیہ جیسا کہ نسخہ قرا یارین میں مذکور ہے اسکا استعمال کچھ بفر نہیں اور  
اگر اس سے بھی زیادہ شب کو طول ہو جائے ہر بدون استعمال قرحم خافت کی چارہ نہوگا اور جو شانہ خافت کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ ایسا  
نفع اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کی داجیبہ سینگ کے غرض سے کرنی چاہیے اور اگر شراسیف تسخین  
کریں ہو سکتا ہے۔ اور عرق پر اوکھانہ و نفع اور مرضی نکاشن اگر اس مقام پر نہ دخوا کہ بلغم کی قحی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیر  
کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نفع چوچکا ہے شراسیف استعمال اور اور اس سے کرا چاہیے۔ اگر بعد اس حال اور اور اس کے کچھ گدائی شراسیف  
میں داجیبہ طرف پانی جاسے اس سے خوف نہ کرنا چاہیے۔ اور یہ متفرقہ چیدہ ایسے وقت میں یہ بھی ادرجہ درم تریہ و درم آتیکہ  
کا ہو یا کاسے اور خافت ۳ درم تخم کرفس بلبلہ زرد کابلی شہرہ درم کوٹ سپیک آب کاسے کرفس میں گولی باندھ کر خفقہ کے لین اور و درم  
شریت جو نیز کریں۔ ازین قبیل یہ جو شانہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ خافت اور تسخین اور بلبلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خرنہ و تخم خیار  
تخم کرفس اونٹ گٹارہ باد اور ہر ایک ۳ درم تریہ ایک درم امتزاج چلہ درم نیم بیہ خستہ ہر اور درم ۳ عدد دہستان ۳۰ عدد و انجو  
دس عدد گلقدہ جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم ہر قسم معمول سبب کو جو شراسیف وین استقد پانی میں جوان اوزان کو نما سہا  
اور ایک بڑا پیالہ بریز کریں اور او میں ستھوینا بقدر ربع دانگ کو خافت کریں اور پی جائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ  
ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت قوا کی اس مراد سے درکار ہوتی ہے کہ غلظت و زحمت و اچھستی ہوگی کہ قوت کھانہ  
اور ضعیف اسوجہ سے کہ دفعہ بہت سادہ خانی نگر و اور یہ صفت قوی و مست اور دوا میں جبب مقدار کم کر کے استعمال کریں پیدا  
ہوتی ہے کہ دفعہ خطر دی جو قابل استغراق ہے اور سے چند دفعہ میں نکال دیتی ہے اور خاندہ اس نہ بیکار ہے کہ بوجہ استعمال  
کے ضعف عارض نہیں ہوتا۔ یہ دوا قوی و مست اور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو کتنی سہتہ اور بہت سی ہی استعمال میں  
آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاسے کم دست آئیگی اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئیں گے۔ سلا قوت اور جو دوا میں عصارہ ادلی  
کسی چیز کی ہیں او کی مقدار اذلیل سے بیشتر کچھ بڑا درکار نہیں ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل  
کے ہے اگر ضعف درم خواہ اس کو بھی کم کیا جائے بقدر حاجت کہ خواہ ستھوینا قریب و وجہ کریں یا اس سے زیادہ کسی قدر مستعمل  
کریں اس طرح کہ گلقدہ میں ملا کر ملائیں۔ خواہ غاریقون اور ستھوینا و لون بقدر مناسب شریک کریں اور گلقدہ موصوف کے ہمراہ  
پلا میں خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نیموڑا کہ بقدر ایک اونچہ خواہ شربت و رو میں پردہ امین داخل کریں گئی محرفہ جسکا نام فائو  
ہے محرفہ کی بھی مثل غلبہ کو قسم میں ایک محرفہ مفرا دی ہے کہ اسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا از رو عروق کے ہے

خواہ اوں رگوں میں متصل اطراف قلب کی ہیں خواہ وگین جو کہ فم معدہ کی ہیں اور جو قشر مثل غلبہ صلب کے ہے۔ دوسری قسم مخروطی کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جسکی عضویت نواحی قلب کی عروق میں ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کہ کتاب البیضا میں لکھا ہے۔ بلغم شور کی پیدائش جیسے کلیات میں بیان ہو چکی مائیت بلغم سے بائیں صفراء حادہ کی ہوتی ہے پس جو صفراء کہ بعض ہوتا ہے اسکی رما دیت بلغم کی مائیت سے ملکر شورب پیدا کر کے اسکی کہ تک کی پیدائش بدون رما دیت اور مائیت کے نہیں ہوتی جیسا کہ کلیات میں ثابت ہو چکا ہے مگر ترجمہ کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ انول اس قسم کا جی غلبہ میں بظاہر و شواہد سے اور بقراط الامم میں نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم بمنزلہ صفراء رری کے ہے اور جیسا کہ غلبہ غیر خالص مرکب بلغم اور صفراء رری سے ہوتی ہے یہ تب بھی رما دیت صفراء اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اسی سے پیدائش ہوتی ہے مثلاً جو کہ جی مخروطی میں بلغم غلبہ کی اعراض شدید ہوتے ہیں اسی جہت سے مدت بقا اس تب کی بھی کم ہے غلبہ کی مدت کو شایع کو باوجود باقی ہونے فرج شیخوخت کہ تب جو کہ کثر عارض ہوتی ہے اور اگر نشا زائد کہ یک عارض ہونے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ تب اوں نہیں ہوتا وجود سبب قوی کی جو دفعہ اوں کی بلغمیت کو فنا کر دے عارض نہیں ہوگی اور یہ چونکہ قوی اوں کے نہایت ضعیف ہونے میں اس مرض کی تکلیف شدید ہے کہ متحمل نہیں ہو سکتے ہیں وجہ ہلاک ہو جاتے ہیں مگر ترجمہ نے بچشم خود و شہر کو الیاریں ایک مشیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اسکی نبض اگر چہ غیر تہی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جس طرح شبان کی ہوتی ہے اور ہشت ہار طہام اور ہشت ہار ہی اوں کا جو ان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض اذویہ ہنایہ اکاسیری تہا وہ شخص وجہ مفصل میں کہ قرار تھا مگر سید میون پر خود با احانت چڑھ کر آیا تھا اور خطہ صفراء کی کے اسمہال سے اوں کا وجہ مفصل زائل ہوا۔ اسی وجہ سے قید بقا و فرج شیخوخت ہم نے زیادہ کی کچھ نہیں جو ان اور کہ گون کو اکثر جی مخروطی لاحق ہوتی ہے مگر اگر کوں تیزی اس تب کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اوں کا فرج مطلوب ہی کہی اگر کوں نہیں جب تب پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بیماریاں بطرف سر کے اوں کو ہیں کہ اوں کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنی بخوبی اڑتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اگر باتہ سر کے اوں پر کہا جائے۔ بقراط نے فصول میں بیان کیا ہے جس شخص کو جی مخروطی میں رعشہ عارض ہو جائے تو اسکی بیہوشی اور غلظت جو اس تب کی وجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہیں۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ رما دیت میں گرمی زیادہ ہو چکی ہے اور غلبہ ہی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہونے میں اور یہ بھی ممکن ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا سبب رعشہ کے اس وجہ سے ہو ہے کہ مواد حارہ رما دیت بطرف غلبہ کر رہی ہیں اور رما دیت صاف ہو جاتا ہے۔ اکثر تب مخروطی کا زوال سے خواہ روانی شکم اور رما دیت ہو تا ہے علالات اس تب کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات لینے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض میں شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان میں خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں سیاہ ہو جاتی ہے پس سیدنا سواہی بوقت جو ان برآمد نہیں ہوتا پس پیاس بہت ہی بینالی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تب مخروطی میں تھوڑی سی کمالیسی پیدا ہو تو پیاس میں تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تب میں پیاس جو بیہوشی بوجہ رما دیت کے عارض ہوتی ہے جب پہلے سے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کمالیسی کے ہوئی نرم گوشت مثل لعلانم اور تری سے جو تری اوں پر چلتی ہے اس تری سے جھلک کہ حرارت اپنی کہا لیتا ہے اور پیاس بھی زایل ہو جاتی ہے۔ حرارت تب مخروطی کی اکثر جہتہ بطن میں شدید ہوتی ہے اتنی ظاہر میں نہیں محسوس ہوتی اور کسکی اعضا کی بہت اور تپوں کے مخروطی میں کم ہوتی ہے۔ مخروطہ صفراء میں اعراض رویہ شدید ہوتے ہیں مثل بیداری اور قلاق لینے شورش اور رعاف اور درد۔ اور کھینچوں کا دھکنا آکھنکا اندر چپکے جانا اور برائے صفراء خالص کا برآمد ہونا ہو کہ بالکل نہونی اور اگر کوں جب یہ تب عارض ہوتی ہے

دودھ ہونے میں نہیں لیتے بلکہ چاتی کی طرف سے ہونہ پیر لیتے ہیں اور جب قدر دودھ بھر لایا جائے فاسد اور سرخش ہو جاتا ہے۔  
 علاج تپ محرقہ کا جو علاج غلط نص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفرغ کی ہو پھر طبی مناسب ہے  
 اس لیے کہ مہلت اس تپ میں کم ہے مگر پورا استفرغ بعد نفع کے کرنا چاہیے۔ فصد سے کہی محرقہ میں ہر گز زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر کفر  
 ہو تو اکثر مراد ہوا اور کہی نفع ہوتا ہے اگر فاروہ میں کدورت اور حوض زائد ہو کہ دلیل زیادتی خون کی ہے۔ مگر تپ محرقہ لطیف تدبیر  
 کی زیادہ لائق رہے اور جو چیز کھائی پلائی جائے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے لینی چاہیے۔ اور اگر سقوط ثوت کا خوف ہو تو پرتیر غلطی  
 درکار ہوتی ہے پراچی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر بعض شکایت ہو کہ کی نگہ سے خواہ غذا کی طرف طبیعت نائل ہو خصوصاً جس شخص  
 کے بدن سے اور اکثر لکھتے جاتے ہوں اس لیے کہ اکثر اس تپ میں بولیموس لینے سقوط اشتہا طعام ہی عارض ہو جاتا ہے۔ اور ابتداء میں  
 اس تپ کو کمین قوی کی طرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمایت حادہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور کچھ اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی  
 ہے کہی تیر تیراچی ہوتی ہے کہ جس وقت کہ تپ کو اعراض میں کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اس طرح کہ تھوڑا سا لال  
 قندہ دی اور میں قندہ کا فوراً داخل کر کے پلا دین اور پھر وہ سرد رہے۔ میں پسند کرتا ہوں تیر قوی کے واسطے کچھ بن یا شیر تخم خرفہ  
 شیر تخم کاسنی اور آسبا تر بن اسکے واسطے بہت سودمند ہے۔ اور سرد پانی پلانے کے جو شرط جو اوپر بیان ہو چکے ہیں ان کا لحاظ کر کے  
 پانا چاہیے پھر اگر لالغ نہ ہو جان تک پانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جائے بشرطیکہ بعض قوی الجثہ ہو کہی بوجہ اختلاط دھن کے باوجود  
 نہایت خشکی کے بانی طلب نہیں کرتے اس واسطے واجب ہو کہ گونٹ گونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جائے۔ اور کئی زبان سرکھی ہوئی نظر آوے  
 جو اعراض اس تپ کے شدید ہیں اور کما مٹا کر جیسا جہان مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے۔ اور اطراف عافت عیسیٰ ہمار و نکو بجا ضرور ہے  
 کہ محرقہ میں عافت سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے۔ یہیم سانس چلنی ہی اس مرض میں بہت بدستور فوراً اٹھاؤ وغیرہ سے اسکی تھپ  
 کرنی چاہیے۔ اور اور دین میں اگلی طرح تشبیہ یہاں ہونے چاہیے۔ اس کے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر  
 دال اور اسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کرنا ہے۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منادات خفیفہ مثل شیر تخم کو کنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے  
 اور شب شب شیش سیاہی ایسی وقت دینا کہ مفر نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرض منوم ہوتی وہ بھی مصلحت مند ہے جیسے قرض کافور  
 قرض کے سوا کچھ شیر تخم گدھی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار در درم اور کچھ بن پندرہ درم سے  
 پچیس درم تک۔ اگر ایسے وقت اس حال ہو قرض طباشیر مسک دینا چاہیے۔ قرض بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گسرسخ ہر ایک ایک پائی  
 درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو درم صندل ڈیرہ درم رب السوس نشاستہ ایک درم کا  
 ڈیرہ دانگ آری و دانگ پیکانہ میں قرض بنائیں۔ دو دانگ سرخ قرض کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خرفہ و تیر اور گدھی اور خرفہ ہر ایک  
 دو درم زعفران دو دانگ خرفہ ایک دانگ اور نصف صندل حربی نشاستہ کچھ رب السوس ہر ایک ایک درم بنو پانی اور گوند کے قرض بنائیں  
 مقدار بخیریت دو درم۔ جب تپ محرقہ میں ان اخطا طبع پیدا ہو اور بخوبی خفت ہو جائے پھر عام مال بہ بردست کرنا کہ مفر نہیں۔ چھی محرقہ  
 کی دوسری قسم جو مادہ تخم شوری سے پیدا ہوتی ہے اس میں جب قدر عام لہذا اخطا طبع کے مجھے پسند ہے انشاد و سری قسم میں نہیں بلکہ اسی قسم  
 میں عام کی اجازت ہی ہجری رموی کا بیان۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون ہو کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے  
 اس لیے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بن جاتا ہے اور خون نہیں رہتا اور سکامام اور موت خون ہے اور نواس سے ناکہ خون کا

برآمد ہو سکتا ہے پس جس تب کو اور لوگ مری کہتے ہیں واقع میں وہ تب صغریٰ ہے مری نہیں ہے یا وہ تب تب مری نہیں واصل  
ہوگی خواہ مخواہ کسی قسم سے ہم یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے یعنی درست نہیں  
زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب میں یہ قول متنازع ہو سکتا ہے کہ خون جس وقت متعفن ہو صغریٰ ہو جاتا ہے اس لیے کہ اس قول کے معنی  
یہ ہیں کہ ایک مری تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس میں تہہ کہ ہو چکا ہے کہ بعد عفونت کے صغریٰ ہو جائے ہے کہ  
کہ لکڑی جس وقت متعفن ہو جاتی ہے اس کا استعمال تمام ہو جائے را کہ ہو جاتی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو اس سے  
حال میں صغریٰ ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی میں جتنے وقت را کہ ہو جاتی ہے۔ اس کا استعمال تمام ہو جاتا ہے ان دونوں معنوں میں کہ لکڑی درست  
ہیں پہلے معنی میں وہ جو دوسرے فاسد الیما خد ہیں۔ اول تو یہ ہے کہ خون جس وقت متعفن ہو جاتا ہے ہر ذریعہ مانی اور اس کا استعمال صغریٰ ہو  
کی طرف ہوتا ہے اور نیز کیفیت کا استعمال سودا کی کیفیت کی طرف ہوتا ہے پس مجموعہ اجزاء خون کے متعفن ہو جاتا ہے تب صغریٰ ہو جاتی اور ظاہر  
قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزاء خون کے متعفن ہو کر صغریٰ ہو جاتا ہے ہر قسم کے کثافتہ غرض شے کی یہ ہے کہ  
چونکہ عفونت سے خون کی دو غلط صغریٰ اور سودا ہوتا ہے تب غلط صغریٰ کی ایک نوع ہوگی کہ اگر تب غلط صغریٰ ہو تو اس کا استعمال  
حقن و کسراف و یہ ہر کہ خون کا صغریٰ ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ بعض وقت عفونت میں خون مست  
تب پیدا ہوتی ہے جس طرح ہر وقت عفونت ہر غلط کی تب عفونت ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اوپر قہر لہذا میں نتیجے کے بیان ہو چکا ہے  
کہ عفونت ہر غلط کی اس طرح ہوتی ہے کہ ہر راستہ غرض کسی غلط میں اثر کرے کہ اس کی حالت نامعلوم ہے کہ وہ غلط ہر نوع اور قسم  
باقی رہے یعنی صغریٰ خواہ یا غم اگر متعفن ہو تو نوع صغریٰ خواہ یا غم بدل جائے اور ہر حالت نامناسب ہو جو درست غرض کے پیدا ہو پس  
اگر اس قدر تغیر ہو جائے کہ خون کا صغریٰ بن جائے اس سے عفونت کہیں گے بلکہ وہ تو استعمال ایک غلط کا دوسرے غلط کی طرف ہو گیا اس لیے کہ غرض  
بحث سے خارج ہوا۔ تیسرا قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا کہ یہ کہ خون کی عفونت سے صغریٰ پیدا ہوتا ہے مگر یہ کہ اگر غرض  
کہ صغریٰ متعفن پیدا ہو اور صغریٰ صغریٰ متعفن سے پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ اکثر ترین اس طرح متعفن ہوتی ہیں کہ اس کے اجزاء و ریشہ اور کیفیت  
بعد عفونت میں تغیر ہوتی ہیں مگر ہر ریشہ سے جوئی چیز پیدا ہوتی ہے ہر قسم کی چیز اور نیز کیفیت کی چیز متعفن کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اس کا مستعمل نہیں ہو سکتی نیز چیز  
وہ ہی فرق متعفن ہو اور اگر وہ ہو کہ غرضی سے جو چیز پیدا ہو وہ ہی فرق متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شے کیفیت متعفن ہو جاتی ہے وہ بھی ز  
ہو اور تب صغریٰ کے ساتھ اس جگہ صغریٰ ہی ہو اور یہ بات محض باطل ہے سیہ میں صغریٰ اس وقت پیدا ہوتی ہیں کہ قول  
جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے۔ اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون کی وقت عفونت کا صغریٰ ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اس لیے کہ عفونت  
ایک طریقہ فساد و غلط اور استعمال کا ہے نفس استعمال نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استعمال کی کیفیت کا ہے کہ اس سے تبدیل نوع  
نہیں ہوتی اور استعمال کی معنی مانی ہوتا ہے اور استعمال نوعی مثلاً استعمال خون بطرف صغریٰ آتی ہے الی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد  
جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون ایسی مہبت پر مانی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا  
نہیں ہوتا ہے اور نہ صغریٰ بن جاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کو ہر وقت خواہ متعفن ہو یا مستعمل ہو صغریٰ ہو۔ بلکہ حق صحت قول بقراط کا کہ  
کہ خون کی عفونت سے کبھی بھی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کرنا ہم کہتے ہیں کہ مری کی درجہ میں ہیں ایک قسم کی عفونت  
اور دوسری قسم کی عفونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سو فوسن نے ملکہ نام رکھا ہے اور پہلی قسم کو وہ ملکہ نام رکھا ہے



اور اکثر غلیان اس تب کی مادہ کا بوجہ وقوع سدون کو باطنی عروق میں ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اودان سدون کے متعلق ہوتی آو گشتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اسباب حیات یوم کے اشتداد سے زیادہ ہوں اور سدون خوش نام کبھی بقرطاشانہ قویہ ہی رکھتا ہو لیکن نسبت جمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ ثابت قویہ وہی تب ہے کہ درمیان حیات عفونت اور حیات یومیہ کے واقع ہے حیات یومیہ سے اوکو فرق ہے کہ اس میں شخاں اولی خلط کو ہوتا ہے اور حیات یومیہ میں جیسا بیان ہو چکا اشتعال اولی روح کو ہوتا ہے۔ اور حیات عفونت سے اس میں فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تب میں نہیں ہر وقت غلیان اور جوش خون میں ہو گیا ہے۔ اور یہ تب نسبت جمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ جمی یومی ہے اور نہ جمی یومی عفونت ہو لیکن اکثر لطیف جمی غفہ خواہی دقہ کو منتقل ہو جاتی ہو۔ جالینوس نے اکثر اس تب کو مثل حیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اس کی یہ بھی رائے ہے کہ جمی دسوی اور حیات کو ہمراہ مرکب نہیں ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون میں پیدا ہوے تو جمیع اخلاط منتقل ہو جاتیں گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی۔ اور یہ قول جالینوس کا اور اسکے اکثر اقوال سے متناقض ہے کہ جسم طول کلام اس کے ذکر سے نہیں چاہتے اس لیے کہ طبیب کو منہ قشہ کہ مفید نہیں ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اگر تب کو محالہ میں بکار آئے ہو۔ سبب اس تب کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصاً ریاضت بی عادت سے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کے کسی قسم کا استفادہ نہ کرنا امتلا اور سدہ کا سبب ہوتا ہے اور تازک استفادہ سبب ریاضت عفونت کرتا ہے زیادہ عفونت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ کثرت فواکہ شاداب اور تہکامی جالین کہ سخیل بطرف عفونت ہو جاتیں۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آلودہ عفونت پر کر دے جس طرح اگر مٹی اور کیرا مرود وغیرہ کے گمانے سے پیدا ہونے کی کیفیت کی خون میں خواہ پیدا ہونے خلط بلغم کی ہوتی ہے۔ یہ تب لازم ہوتی ہے کہ اس میں زمانہ قوت اور خفت کا نہیں ہوتا اس لیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بچان جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے۔ اقسام میں جسے کہتے ہیں اس میں اقسام منہا قصہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہوتی ہے اس قسم میں واضح ہے کہ تکمل اور فنا خلط موزی اور نقص کا اس میں زیادہ ہے اور نقص روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کے بعد پھر اس میں وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد باقی رہے اور بیشتر سات دن تک گلیان اعراض میں رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو بروز اعراض میں زیادہ ہوتی جاتی اور اس کو مزید کہتے ہیں اس لیے کہ جس قسم اول کے تکمل اس میں ہے اور نقص روز بروز بڑھتا ہے۔ بچان اس تب کا بروز فہم اکثر تازہ اور زوال اس تب کا کسی استفادہ محسوس ہو مثل رعاہ وغیرہ کے خواہ استفادہ غیر محسوس مثل تخللات غنی کے ہوتا ہے۔ کبھی اس تب کا انتقال جود صفا وہی کی طرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام ہی اس سے پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی بعد زیادہ ترید کے اکثر غسٹنی کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی یہ اور جزی کی طرف انتقال کرتی ہے۔ جس وقت اس تب میں سبب پیدا ہوا اور پیٹ استفادہ ہوے کہ بجائے اسے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ بچو اور نفخ کم ہوا اور اس کے ساتھ مکمل عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ پہنچے بعد اسکے چوڑے دانہ بزرگ سبز ہوں قویہ امور علامات موت کو ہیں علامت جمی دسوی تک پہنچنے لازم رہتا اور انگوٹھا سرخ ہو جانا اور چہرہ کایا سرخ ہو جانا اور ادودہ سینے ساکن کو نکا پھول جانا اور کپٹی کا پھولنا اور ہر طرکی امتلا ہونا اور لہرہ کا نہ آنا اور سپینہ کا بڑا نہ ہونا سوا بروز بچان کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک میں جمی ہوتی ہے اور عاجز یعنی حدہ چشم میں ہکا ک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر انگوٹھ سبات اور بدشواری کلام

عارض ہو تا ہے یہ علامت زہون ہے۔ اسی طرح اکثر اور ام حلق اور لوزقین عارض ہوتی ہیں اور لقاہ دینے کو سے مین درم ہوتا ہے۔ اور اس وقت  
روان ہوتا ہے۔ اس تب کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر طوبست ہی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حماسہ کی ہو ہوتی ہے  
کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہیں ہوتی۔ بعض اس تب میں عظیم ہوتی ہے اور نرم اور تواتر اور متلی اور قوی اور سہل اور تازہ  
مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہیں ہوتا اور بہت محرقہ اور غلبہ کو اختلاف اور سرعت میں کم ہوتی ہے۔ اور اس تب کی  
حرارت محرقہ اور غلبہ کی حد تک نہیں پہنچتی ہے۔ یہ علامات اس تب دھوی کے ہیں جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر  
خونین عفونت آجاتی ہے پیدا ہوتی کہ اس کی حرارت اور اعراض شدید تر اور اس کا سعال لہو نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت ہشاش  
موت سے ہے۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اور نہیں چہرہ سے ہوتی ہے جو چہرہ میں تب میں برآمد ہون ہوا ہوں  
اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے۔ سوئاس جو لبیب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا میں نہایت مشابہ جمی یونی گرتی ہے  
مگر حرارت میں اس کی لزوج کم تر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التهاب اور ربو اس سے پیدا ہوتا ہے اور زیادہ اثر اس تب کا کثیر  
دل کے ہوتا ہے۔ جمی دھوی جو عفونت کو خون کی پیدا ہوتی ہے اس کی حرارت تمام بدن میں برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر  
ہوتی ہے یعنی اگر کسی جگہ کمی بیشی ہوتی ہے وہ اختلاف بدقت میں ہوتا ہے۔ علامات انتقال اس تب کی بطرف خناق وغیرہ  
وہی ہیں جو ان امراض کے علامات لینے خناق وغیرہ کے ہوتے ہیں اور ان کا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو درم حلق اور  
لوزقین کی ہیں اور علامات حدری کے آئندہ بیان ہو گئے اور علامات سرسام اور دوسرا اور غلاظت و ہن وغیرہ کے امراض خاصہ میں  
نیز اوپر کے مباحث میں بیان ہو چکے۔ اس تب کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ علامت نفیج کی بد  
پیدا ہوا اور چہرہ دہلا ہوا ہے اور مدت میں زیادتی اور کمی اور قوت کو اختلاف پیدا ہوا اور قوت خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو قوت  
کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اس پر کہ بدن میں غلط خام بری ہوتی ہے ورنہ حرارت غریبی اثر کے اداست  
میں انتظام پیدا کرتی اس تب کو بحال کے علامات پر علامات نفیج دلائل کرتے ہیں کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نفیج نہ ہو اور بحال برز  
ہفتم نہ ہوگا اور اکثر اس تب کا بحال برز چہارم ہو جاتا ہے علاج جمی دھوی کا اس تب کو معالج میں غرض اصلی ہوتی ہے کہ  
خون نکالا جائے کہ غشی پیدا ہو اور توام میں خون کی تحلیل پیدا ہو جائے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفادی ہو اور تیز خون کی کرنی چاہی  
اور اس کا تنقیہ کر کے رقیق کیا جائے اگر غلیظ ہو اور سودا بیت غالب ہوئی ہو تو بہ کثرت استعمال ایسی چیزوں کی جیسے خون سودا  
پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزوں کا استعمال ہو اور جس سے خلف خام رقیق پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تب کا  
نفیج دکر اس کی تحلیل کی جائے۔ استفراغ اس مادہ کا بہت کی فصد سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے جس فصل میں یہ تب کیوں نہ عارض ہو  
اور فصد کے استفراغ میں کہ انتظار نفیج کا نہیں اور نہ فصد میں انتظار بحال کا کیا جاتا ہے البتہ اگر فصد ہو اور فصد اس قدر ہو کہ  
اصلاح ختم اور اخراج مادہ ہو گا کہ فصد کرنی چاہیے۔ پھر اگر تب ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کیا جائے  
کہ مرض قریب نفیج ہو جائے خواہ غش میں پڑ جائے بشرطیکہ بدین طاقت ہو اس واسطے کہ بزرگ غشی کے فرائض قوی میں بدورت پیدا ہوتی  
ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تب کو زوال میں لے کر کافی ہو جاتے ہیں اور دوسرے معالج  
اور تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی کہ فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہو اگر کوئی ایسا سبب نہ ہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ابھی رہے



ریونہ صبی زعفران کا فورہ کر کے بے درم انکا قرص بنائیں۔ غذا اس تپ میں ضرورت عیالی اور حد سے جو ترش کیے ہوئے ہوں اور  
 ضرورت رانی اور معافی مناسب ہیں اور اگر ان غذاؤں کو کسی غذا کے استعمال میں خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے  
 شیر خشک ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کہ دوسے اور حاض سے طیار کہیے۔ اور نو اگر اس تپ میں اور دوا دار اور سبب سبب  
 ہیں۔ اور ترکاری کی دگر ٹی اور کاسنی کھیر اور دوسیا اور حاض لینے چوکا اور کشنیز اور انشال اسکی جو بقرات سہر اور مسکن غلیان  
 ہوں۔ اگر در دوسر خواہ بیماری یا خفقان خواہ سبات یا عاف بعد جو فوٹ کو فنا کر دیکو خواہ اور اعراض روی عارض ہوں اور سخت ہوں  
 ہر ایک علاج ایسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق میں جدا گانہ بیان کیا گیا تھی بلغمیہ کا بیال اور پیریان ہو چکا کہ بلغمی تپ مائیکہ بھی  
 ہوتی ہے اور لازمی بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اور پیریان ہو چکا کہ داخل عرق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے  
 اور خارج عرق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح آور حیات کے واسطے اوقات کا فوٹ  
 جزئیہ میں بلغمی تپ کے واسطے ہی اوقات اور بوقت ہیں۔ کم سے کم وقت ابتدائی کا اکثر چارہ کی اٹھارہ دن ہوتی ہیں اور زوال  
 اس تپ کا دوسرا چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہے۔ اسلم حیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوٹ کے زمانہ قدرت اور سکون میں بدن ویش  
 سے پاک ہو جائے کہ یہ خصوصاً اگر عرق برادر ہو کر سکون پیدا ہو کر اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحمل ہونا اور بدلتہ  
 رسالت کے متحمل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اطلول اوقات اس تپ کے زمانہ نزدیک کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اس کے انحطاط کا  
 بھی اطلول ہوتا ہے نسبت زمانہ انحطاط غلب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط میں مختصر ہوتا ہے۔ بلغم میں جو عفونت آتی  
 ہے کہی زجاجی ہوتا ہے اور کہی ترش ہوتا ہے اور کہی شیعہ میں ہوتا ہے اور کہی نگین ہوتا ہے اور جات اور پیریان ہونے کی کمی جو  
 کسارت بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اکثر تپ بلغمی انہیں کو عارض ہوتی ہے بلکہ اکثر ان میں طوب ہو خواہ ہو لوگ اکثر ریاضت  
 کو ہوتے ہیں خواہ مشیخ کو اور لڑکوں کو اور بابت نک کو اور جو کہ ریاضت خواہ استقامت حالت اسلام میں کریں اور جن لوگوں کو اکثر کثرت  
 و کار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنگ معدہ میں بوجہ استلا کے ترکہ اور ترسے اور متعفن ہو جائے اور اس کے فم سے ہونے میں اکثر الم مخصوص ہوا  
 کرے۔ یہ بھی چائنا ضرور ہے کہ اگر تپ کے ساتھ برہمی ہو تو نفس میں ضیق اور صغیر پیدا ہوتا ہے علامت بلغمیہ  
 دائرہ کی اس تپ کو بیان یونانی میں امفر جو س کہتے ہیں جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اور صغیر بدست  
 زیادہ ہوتا ہے اور لڑکے زجاجی بلغم کی تپ میں زیادہ ہوتا ہے کہ برہس تپ میں دفعہ میں شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطل  
 میں پیدا ہو کر استقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن بدت ہو گیا اگر اسکو گرم کرنا چاہیں بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم  
 ہی ہوتا ہو تو دفعہ گرم نہیں ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر برسر ہو جاتا ہے اور برہم ہوتا ہے  
 اور کہی برہس تپ کا شعریہ سے ماہوا ہوتا ہے اور سوخت برہنواوس جھڑ سے خلا پیدا ہوتا ہے جہن نفس نہیں ہوا اور  
 شعریہ غلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ تر برہس خواہ لڑکے نہنی کے دور وین ہونے میں اور یہ تپ اوس مادہ سے نہیں  
 جو بہت حد تک نفس پیدا کرے نہ کہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لڑکے پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چہن پیدا ہوتی ہے  
 اسلئے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت شے نرم کی ہے اور یہ تپ بدین گرافی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات ہی ابتدائی  
 عارض ہوتا ہے اور بیشتر اوایل میں جو لوٹیں ہوتی ہیں انہیں نہیں ہوتا اور نہ لڑکے ہوتا ہے بلکہ ایک مدت کے بعد برہ اور لڑکے پیدا



ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی ہوتا ہے کہ غلط برد ہوتا ہے کہ نہ نہیں ہوتا ہے۔ اور اکثر اس تب کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہیں ہی ہوتی ہے۔ مگر اس بیماری میں غشی بیشتر ہوتی ہے اس لیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا سا قطا اور غم جیہ ہوا نہیں ہوتا جس کے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزیر بدن ہو کہ قوت پیدا کرے۔ جو تب بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اس سے بیشتر پھر ہری ہوتی ہے اور برد اوہین شدیدی نہیں ہوتا۔ اور جو تب بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کتر اوہین بہت ہی تیز اور ایل کی ایسی ہوتی ہیں جنہیں پھر ہری ہو خواہ ہو یا لڑہ ہو۔ اکثر دوسرے بلغمی تب کی غشی عارض ہو کر ابتدا کرتی ہیں اور کبھی اوّل کے دوسرے میں حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر میں کم ہوتی ہے۔ سبب اس کا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور شیرین بنی ہوئی ہے اور سوخت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازاں بلغم غلیظ اور بار دین لعین پیدا ہوتا ہے۔ مگر بعض کے کہ اس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک مدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر تب بدین جس قدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سبب کا یہ ہے اور کیا ان گرمی نہیں ہوتی جیسے دق میں بلکہ حرکت کسی مقام پر زیادہ اور کمین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچ کسی ایسی چیز کے جو چھانی وغیرہ میں چھنی ہو یا صاف ہو کر آتی ہے۔ اس لیے کہ بلغم لنج سے اس کا افعال اور تہا ہوا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جس طرح تمام لزوجت و ارجہ و کما ہی دستور ہو کہ حرارت اوہین اس طرح اثر کرتی ہے کہ کمین کوئی جزو کم ہو جاتا ہے اور کمین سے سرد پائی رہتا ہو خواہ کسی مقام پر لزوجت و ارجہ پیچ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہیں ہشتی ہے۔ کچھ ہو کہ حرارت اس کی اکثر اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التهاب پیدا ہو اور کرب اور چھنی ایسی ہو کہ شوق سرد ہو کا پیدا ہو خواہ کثند ہے پائی جی جا ہے یا کچھ سے ہاڑ سے اور کبتر پہلو بدل کر سے ایک کرٹ پر ہو جو کرب کو آرام نہ کر سکے اور جی بڑی سانس لے اور بیکو بلانی کی زیادہ ضرورت ہو۔ اگر اس تب کی حرارت تیز کے زمانہ میں کبھی ایسی ہوتی ہے کہ کثندہ و کثندہ ٹھہرتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اس تب زائل ہو گئی اور تب یکایک پر موجود ہو کہ تیز اور زیادتی کرتی ہے اس لیے کہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر چھب شروع کرتی ہے تیز شروع کرتی ہے اور شہرتی جاتی ہے اگر اس کا وقفہ انتہائی ہوتا ہو وقفہ کے زیادہ ہوتی۔ اس طرح اس تب کے زمانہ اختلاط میں ہی وقفہ ہوتے ہیں۔ کل بلغمی حیات میں مذاوت تیزی زیادہ ہوتی ہے اس لیے کہ مادہ بلغمی بڑا رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے لچکر و کیرٹ بہت کم دفع ہوتے ہیں اس لیے کہ بلغم میں لزوجت زیادہ ہے اور اگر کسی چیز پر بار ہو تو اس سے کبھی کبھی قدر سے قدر سے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن میں شائع نہیں ہوتا ہے۔ کسی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل منقطع ہونا خاصہ اہل اس تب کے ہے۔ پیاس بلغمی تب میں کم ہوتی ہے اور اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو کہ گرمی زیادہ پیدا کرے اور سوخت کہ قوت پر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تب کی بلکہ بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تب کے بیمار و کثندہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور پھول کی جلد میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ قیق ہو جاتی ہے اور تعدو پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا بھی بلغمی میں نالی کثندہ ہوتی اور زردی ہوتا ہے اور دونوں رنگ سپیدی سے بلغم کثندہ پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور قوت تک لون کی بھی کیفیت رہتی ہے اور کثندہ غنی رنگ میں بوقت نشو پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور کھیا سے مزین بوقت قوت کے رنگ پھر پھر پیدا ہوتی ہے۔ بعض بلغمی تب میں ضعیف اور مخفض یعنی بہت اور تیز

ہوتی ہے پہلے تو اس میں تفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اوسکے اخیر میں توازن ہو جاتا ہے اور توازن اور صفر نفس کا نسبت توازن ریح اور غلبہ کے شدید تر ہوتا ہے اور ریح اور غلبہ کے صفر سے ہی اس میں صفر زیادہ ہوتا ہے اور توازن میں شدت بوجہ زیادتی صفر کے ہوتی ہے مگر سرعت اسکی نفس بن ریح کی سرعت سے زیادہ نہیں ہے کبھی ریح سے زیادہ بلکہ خواہ مثل اوسکے سرعت اور بلور میں اول مرض میں ہوتی ہے مگر اختلاف میں شدید اور نظام میں باقی اور بنفحات صغار ارضیات اس اختلاف میں زیادہ ہوتے ہیں نسبت بنفحات قویہ اور کبار کے نفس کے دلائل اس تب کیوں کیوں اسے صحیح دلائل ہیں۔ بول اس تب کہ اول میں نفس اور قریق ہوتا ہے اسلیئے کہ سد وں کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا جو کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازاں بول میں سرخی بوجہ عفونت کو پیدا ہوتی ہے اور قوام میں کدورت آتی ہے اسلیئے کہ نفس ناقص ہوتا ہے اور کبھی تب میں حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا ہوتا ہے پھر جو وقت بدلتا مادہ غلیظ سے پاک ہو جاوے اور جب قدر مادہ متعفن ہو باقی بول کے اور جاری بن سدا مانع باقی رہ جائیں جو مادہ مانع بول کو اور نہ ندرین سپید ہو جاتا ہے پھر بول اس کی کیفیت جب مادہ کثیر متعفن ہو کر دفع ہو اور دفع سدا کی ہو جاوے سرخ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پھر سدا سے پیدا ہونے کا وہ مانع ہو جائیں مادہ صاف کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہو جائیگا اور سپید ہونے کی سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے۔ ہر از اس تب میں نرم اور رقیق بلغمی مادہ ہوتا ہے۔ از مادہ دلائل مادی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ انہار گنتے تب سے اور چہ گنتے کا دفع ہوا اور حالت سکون میں نفس تب سے بالکل پاک ہو جاوے اسلیئے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزجیت کہ بہت ہی ہوتا ہے کہ تھوڑا سا سکون بعد تحلل کے ہی باقی رہ جاتا ہے۔ کبھی سن فصل اور عادت اور بلور غذا ہی اس تب پر دلیل کامل ہوتی ہے اور سہا ب سابقہ کا ایسا مجموعہ ہوا یا تخم وغیرہ سے ہی دلیل ہی بلغمی پر ہے اور سہا از قبیل رنگ ہر کہ جیسا مذکور ہوا اپنے رصاصی اور تیج اور لیس کا نرم ہونا اور نرم سدا کا ضعیف ہونا اور سہا از قبیل انہار لائل خاص اس تب کہ میں۔ کبھی طحال اس تب میں بڑھ جاتی ہے اور تب سے پہلے کھٹی و کار میں بہت سی آتی ہیں علامات بلغمی لازمہ کی اور اس تب کا نام نقشہ ہے سب علامتیں بلغمی تب کی جو اوپر بیان ہو چکی ہیں اس میں ہوتا ہیں یاں یاں تب اور تری نہیں ہے اور نہ تری اور تری کے ہوتی ہے اور ابتدا میں سکر لڑا اور بڑا اور پھر ہری نہیں ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے۔ اور یہ چہ گنتے کے خفت ہوتی خواہ اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیئے کہ دائرہ اگرچہ بوقت خفت بالکل برطرف نہیں ہو جاتی مگر پھر ہی اور میں بولقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہیں ہوتی ہے چند جمیات ایسے جو اکثر احوال میں از قسم بلغمی تب کے معدود ہیں اور خواہ صفر آدمی سے ہی کسی ایسے جمیات ہوتے ہیں مگر خط سوداوی سے برگز نہیں ہوتے ہیں اور یہ جمیات از قسم بلغمی خواہ صفر آدمی یا صفر صفر اور احکام خاصہ شخص میں او میں ایک جمی افلیوس اور دوسری لیفور یا اور یہ دونوں جمیات انجم سے ایسی نہیں ہیں کہ جن میں جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی میں حرارت داخل جسم میں ہوتی ہے اور کسی میں خارج از جسم حرارت باقی جاتی ہے اور نشا اسرافت کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے۔ اور یہ بلغمی جمیات تین قسم ہیں اور ہر ایک ان جمیات کے جس کا نام خالص جمی غشت یا غلیظ ہے اور جمی نہاری اور جمی لیلی ہے جمی اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم میں گرمی۔ جس کا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن او قعر مدین پیدا ہوتا ہے اور جہاں وہ بلغم موجود ہے اس جگہ گرمی ہوتی ہے پھر جب اس میں عفونت آجاتی ہے اس سے بخارات اوٹھتی ہیں اور ان بخارات میں جز لطیف و صغیر و بی کی جو نکلتی ہوتی ہے اسلیئے ظاہر میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن و خالص سوداوی سے اندرون جسم میں ہوتی ہے وہ سرد رہتی ہے

اور قبل از وقت عفویت کی بلغم راجی کی سردی اندرون جسم میں اسلئے ظاہر نہیں ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص میں مدت سے ٹہرا ہوا تھا اور وہ عضو اور اسکے برویت سردی ہو گیا تھا اور چونکہ عفویت کی جب اس میں حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اسکی برویت کی طرف نہ تھے اور نہ کسی قدر اتصال ہوا تب اسکی برویت محسوس ہوئی علامت اس تپ کی یہی ہیں جو علامات حمی نامی کے مذکور ہوئے ہیں اور یہی پہچان ہے کہ بول اس تپ میں سردی در فام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور پتہ نامی کے بول میں گرمی کہ مہتی ہے اور تپیں لطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اگر اس تپ میں بروز شدت پیدا ہوتی ہے مگر وہ غلیظ ہو کر مادی کے کبھی ریح کی طرف سفیل ہوتی ہے اور کبھی غلب کی طرف کیونکہ ایسا مادہ بدن میں کم ہوتا ہے اور فتن اس میں کثرت اور شادانہ واقع ہوتا ہے اور کی فتن خواہ کمی مقدار سے دورہ میں بعد اور وبر ہوتی ہے مگر غلب خواہ ریح کی طرف اشتغال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہیں ہوتا اسلئے کہ مادہ بلغم میں عفویت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف لگاتار بعد اور اک اصل سبب کی جائز نہیں ہے اور نہ القیام حیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو بروز خواہ صفراوی کو بطور غلب آنا بھی اسلئے اور اک مادہ کے واسطے کافی ہے۔ اس تپ کی نسبت ہم گنتی سے ہم گنتی تک کہتی ہیں اور شہر اس کی کم ہی را کرتی ہے اسلئے کہ یہ مادہ استعداد کم نہیں ہے کہ ہم گنتی تک نسبت باقی رہے جس تپ میں اندر گرمی ہو اور باہر سردی ہو اسکی کیفیت یہ نامہ ہے تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہے کہ صفراوی غلیظ سے پیدا ہوتی ہے بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور متعفن ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلیل اس بلغم کا نہیں ہوتا ہے اس جهت سے خارج بدن میں گرمی پیدا نہیں ہوتی اسلئے کہ اس کے بخارات کا زیادہ انتشار خارج نہیں ہوتا بلکہ اندر سے بخارات اور گرمی زیادہ ہی نہیں پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفویت متعفن میں جمع ہو جاتی ہے واسطے افشادہ کے اسلئے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے خصوصاً اگر خارج بدن اکثر بلغم نامہ راجی موجود ہوں اور ان میں عفویت واقع نہو اور حرارت اندرون استعداد نہو کہ برونی بلغم کی تحلیل خواہ نہیں کر سکے۔ یہی ا دلیل ہے خارج کے بارور ہونے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن و متعفن ہوتا ہے کہ وہ بخارات صغیر و کبیرہ ظاہر بدن تک آتے ہیں اور بعد اسوقت کہ بخارات کا جوہر اس حرارت کو ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت تھوڑی اور بڑا حد تک ہوتی ہے اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہے جو صراط گرم پانی کے بخارات سے حرارت خارج ہوتا ہے اور تھوڑی دیر پر حسب حرارت غریب بخارات نکال دیتے ہیں اور یہ بخارجیں مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ شمال از عفویت کی چونکہ نہایت سرد لہذا اصلی برویت خود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جان سپر بخارات پہنچتے ہیں سرد ہو جاتا ہے۔ لیفورا کی صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہوا اور اس میں سخونت پیدا ہو اور اگر مکان میں سخونت واقع ہو تو عفویت بھی ظاہر بدن اس طرح سے سرد ہے کہ جیسے بلغم کے بیان میں ابھی ہم کہ چکے۔ یعنی چونکہ استعداد سے زیادہ بخارات نہیں آتے لہذا بخارات پہنچتا ہے اسلئے فقط وضع عفویت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام طیفودس ہے اور لیفورا یا بلغم جیسے کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونوں براو اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ لیفورا کی مدت شہر الغلب سے زیادہ ہے سوال معرین اس مقام پر یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ اوپر تخریب حمی کی بھی گنتی ہے کہ شہر حال حرارت غریب کا غلب میں ہو کہ تھوڑا روح اور شہر این کو حرارت تمام بدنیں پھیل جاتی ہے اور لیفورا کی تپیں کہ اس میں شہر حال حرارت غلب میں ہوتا ہے اور نہ بزرگ شہر این اور ارواح کے





وھیلا ہونا اس تب میں زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیمار و نکا ایک اور پرنسپل ہوتا ہے کہی مائی اور رخصاھی ہوتا ہے اور کہی  
 زرد ہوتا ہے اور کہی سیاہ ہوتا ہے اور کہی ہونٹہ کا رنگ ایسا آدھا ہوتا ہے جیسے قوت کھانے والوں کے ہونٹہ کا رنگ۔ اگر کہی  
 سبزی یا لچر قوی جوتی ہو اور بند ہو جاتی ہیں ہر وقت ہوجان مادہ مرص کے اور کہی آنکھیں مفتوح کی ایسی ہوجا  
 ہیں۔ شمر اسیف کی نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور سطح احتشامین لفتح زیادہ پیدا ہوتا ہے کہی مریض کو کہی سے بھی ہوتی ہے  
 اگر ان دونوں احتشام کے کسی مقام پر دم ہو اس تب کی وجہ سے اس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے۔ کہی  
 صفرا غالب و غلیظ سے بھی یہ تب پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احتشامین بہت ہوتی ہے اور تھوہ صفراوی بار بار ہوتی ہے  
 اور دوسرے بلغمی تب کے شمل ہوتے ہیں جمعی غشیہ و قیہ رقیقہ یہ تب عادیہ ہے سقوطاً منض اور قوت کا ایک ہی نسبت خواہ  
 دو نسبت میں کر دیتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا ذیاب بہت جلد ہو جاتا ہے اور اکثر اس تب میں قوت چوتھوں  
 تکباتی نہیں رہتی بلکہ فنا ہو جاتی ہے۔ اس تب کی بیدایش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنھیں رقت اور غوطہ  
 زیادہ ہوتی ہیں اور اونکا جو سردی اور تھپی ہوتا ہے کہ افکین عفونت پیدا ہوتی ہے اور ان کو گون کے بالونین دیکھا فرج  
 نہایت گرم خشک ہے۔ اور اکثر اسکی نسبت بطور غشیہ ہوتی ہے جمعی لیلی اور شماری اقسام جمعی ہے۔  
 شماری وہ تب ہے جسکے دوسرے دنگو ہوں اور رات کو قوت اور کمی ہو جائے اور لیلی وہ تب ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دنگو  
 سکون ہو یہ دونوں برہین کہ شماری زیادہ سردی ہے اور پوجہ طول مدت اور دنگو عارض ہونے کی زیادہ تر اس میں ہی قوت ہے  
 کہ وق کی طرف منتقل ہوں۔ اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ ہر وقت حرارت انداز اور سنگھنے مسامات کے عارض ہوتی  
 ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات منتقل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی برہین اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ تحلیل  
 نہیں ہوتا جب کو جمعی پیدا ہوتی ہے۔ با اینہم مریض کو اس تب میں بوقت شب غذا مہینہ کی ضرورت ہے اور پیلہ پڑ جانے کے اور سونا  
 اس کے حق میں مضر ہے تکلیف جاکنے کا حکم دیا جاتا ہے تا انیکہ غذا کا اخراج اور ہضم مانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد ترسقا  
 کر دیتی ہے اور تب کا صدمہ اور نماندن کی گہمی میں اور رائگی سردی میں جاگنا متفقہی اسی کا ہے کہ تب بن میں پڑ جائے۔ حامل  
 یہ ہے کہ یہ تب عیسو البر ہے کہ اس سے بجات مریض کو کمتر ہوتی ہے علاج بلغمی تب کا علاج اس تب کا بحسب وقاات و  
 یعنی ابتدا اور انتہا اور مطلقاً کو مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظهور و لقیح اور عدم ظهور اور نیز بحسب خلط مواد بھی مختلف ہوتا ہے کہی  
 بلغم ترش اور کہی بلغمیہ جاجیہ اور کہی پو اور شور اور کہی بلغمیہ طوہ اور شیرین ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تب کے ابتدا میں چھرون میں  
 مشترک ہوتے ہیں تلخین معتدل۔ اور قہ کرنا اور مطلقات اور مطلقات اور در رات کا استحال کرنا۔ اور جیسے میں دن اس  
 تب میں گزرتے تین کہ انھیں مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تب کی او قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور اوسیت دینا ہے اور کچھ نفع  
 فعل ظاہر نہیں ہوتا۔ تقویت دینا طبیعت کو تکلیف تدبیر وجہ اعتدال اس میں بھی جمیع اقسام کیساں ہیں بلکہ بیشتر تب جو تینوں  
 ابتدا میں انتشار کیا جاتا ہے یا بن امید کہ شاید کہ شتے قریب ہو خواہ قریب ہونے کا جوہر قوت مادہ کے ہو خواہ پوجہ ثلث مادہ کے  
 اگر تھپا دریافت ہو جائے کہ شتہ دور ہے اسقدر تکلیف تدبیر کی ہوگی۔ علاوہ بران کہ ستر رہنا اور اوسی حالت میں ریاضت  
 کرنا اور ریاضت سے زیادہ ضعف نہ ہو جائے اس مرض میں بہت نافع ہے۔ بلکہ تعلیم تدبیر کی طرف روز منہم کا فتنہ کر سکتے ہیں

رفتہ رفتہ جھڑت قوت کی تعلیل تدبیر سے کہیں اور ان اہستہ آہستہ تعلیل کریں تا انیکہ زمانہ غشو کا آجائے اسلئے کہ طول زمانہ اس تہیہ کا ایسا ہو کہ اس میں  
ایسی تغیرات تعلیل اور تغلیظ اور اسکے بعد ہر رفتہ رفتہ تعلیل ممکن ہے حتیٰ جادہ میں البتہ تدبیرات ممکن نہیں ہوتی۔ اور جب سات و نسی زیادہ  
زمانہ گذر جائے تو تعلیل تدبیر پر قیام نہ کرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہو جائیگا اور جب قدر میں طول زیادہ ہو تو  
جائے تعلیل میں کمی کرنی چاہیے۔ یا نہایت نسبت راجع کے اس تہیہ میں تعلیل زیادہ واجب ہے۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد  
بچہ اسے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں نہ دینی چاہئیں بلکہ ردی کے ساتھ شور بافقط کھانا چاہیے ہاں اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو تو خواہ  
کاٹور ہو جائے ہر گوشت وغیرہ کھانا مسخر نہیں ہے۔ پر اختلاف اس تہیہ کا بوجہ زیادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ زیادہ زجاجی اور ترش کے اگر  
دیکھا جائے تو جی ضرور یوں جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور شیرین بدل کی تخمین چند ساعت تک نہیں ہوتی ہے۔ اس میں فرق  
معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونوں مادہ کی تہیہ بوجہ شور اور شیرین کے تعلیل ایسی دواسے مناسب ہے جو نرم ہو اور کبھی تہیہ بھی کرے اور  
زجاجی اور ترش مادہ سے خوب الگ اس میں دوائی سخت درکار ہے۔ اس طرح پہلے دونوں مادہ لینے مادہ شور اور شیرین میں نفع مادہ کی ایسے  
ماطعات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ ہوں اگر خشکی اور تیز زیادہ ہو اور دوسرے دوا دینی زجاجی اور ترشی میں گرم چیز جو تعلیل  
ہوں اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کریں اور انکی ضرورت پر خصوصاً اگر بوجہ کے ہوا سو دوا ہی ملا ہو اور سوخت استعمال کوئی اور جو کبریت کا نشانہ  
ہے اور تلکین چیزیں ہی استعمال کرنی چاہئیں۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا میں درکار ہے گلقد ہے ساتویں دن تک اور اگر آب رازیانہ  
اور آب کاسنی اور آب کرش ہوا گلقد بوجہ حاجت دیا جائے اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ لیکن یہی مفید ہے اور دوا اصل ہوا زونا کے  
بھی خالی از مادہ نہیں ہے۔ کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جب قدر تلکین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقد کی خواہ اور دوسرے کو بالائی زیادہ  
کی جائے۔ خصوصاً وہ سہل جو شربت و دوا ہی سے بنایا جائے کہ سہل تلکین ہے۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلکین قوی کی جائے آب لبالب یا وہ  
کر دین اور اگر جی چاہے المتاس بڑا دین اور شکر خواہ قند شکر یک کر دین۔ گلقد جسکی ساخت خیرہ ترغین (جو لبالب کو پانچین نکالا گیا ہے) پر  
وہ بھی قوی ہے۔ زیادہ مبالغہ ابتدا میں اور یہ سہل کا مناسب نہیں ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا وقف سہل میں ضرور ہے خصوصاً اگر  
مادہ بلغمی کے ساتھ صفوی کی بھی شرکت ہو اسلئے کہ اسوقت سہل سے فراج میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ اکثر آدمی ابتدا میں واسطے اسہال اور  
اور اس کے نہ شربت و دوا ترید کا استعمال کرتے ہیں فتنہ وہ دوا ترید کا پنجیل مصطلکی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع میں نیم  
ترید ملاتے ہیں اور شکر طرز برابر مجموع کے لینے پالیش دس شکر یک کرتے ہیں اور شربت یک شکر استعمال کرتے ہیں مگر اس دوا کا استعمال اسوقت  
چاہیے کہ طبیعت نرم ہو اور اگر سرد و درتہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر جو پسندی ہے کہ یہ دوا بعد نفع  
مادہ کے دیکھائی اور پہلے اون دواؤں تلکین کی جائے جبکا ذکر اور ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تھوڑی سی بلغم کا اخراج بھی  
دواسے پہلے کر کے تب بقیہ مادہ کا نفع کریں اور تا نفع استعمال اور یہ سہل پر چھ کر دین اور جب نفع ہو جائے مستغرق میں نرمی ہو جائے  
کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالیں ایسا ہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جائے اور اسہال کو درازت کا استعمال کریں۔ اس نفع جو پانچ درم شکر استعمال کر کے تھوڑا تھوڑا  
ہوتا ہے اور خطر قیق کا اخراج کرتے ہیں۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواؤں کے چھلے قرطبی شکر یک کر دین اور اگر مادہ صفراوی  
شرکت ہو شربت بنفشہ یا غیر بنفشہ یا شیر شربت خواہ خشک بنفشہ یا دیگر ملاتین۔ مسہلات کی مدد کے واسطے حقیقہ کا استعمال کریں جو اس وقت

بنایا جاسے شہد اور نمک اور آب برگ چھند اور روغن کنجد کہ یہ چھند ابتدا میں سفید ہے اور آب شرب اور موی جو چھین بنوری میں ترکی ہو اور  
 مثل اسکے اور پیرین سکنت و تے کر ایتن۔ اور اگر تے کی حاجت ہو مثلاً مثلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ موند کا بہت متغیر ہوتا ہے۔ تو حسب فعل  
 جس کا نسخہ قرار دین میں لکھا ہو اس استعمال کریں اور ایک شفقال بدو اللہ سے پانی کے برابر استعمال کریں۔ تے یا دودھ و دیگر عمدہ میں صفت  
 پیدا کرتی ہو اگر اس مرض تب کو دفع کر دیتی ہے۔ تے کر ایتن انظار الفیج کار و فریقہ نمک خرد کرنا چاہیے تاکہ ابتدا میں بوجہ تھی تے کے ورم سدرہ  
 نہو جاسے۔ اگر کسی شخص کو تے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت او سپر ہو تو سر کر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اس مرض کی ابتدا میں خون  
 یعنی تے غرض ہو خصوصاً اگر ابتدا و درہ میں واقع ہو اسکا کار و کرنا مناسب نہیں ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ان اگر بہت قذف کیے  
 بہ طاقت ہو جاسے او دفعہ زائد کا خوف ہو اسوقت شراب پیدا اور شربت فجاج سے خواہ اول و اول ہی جو آئندہ اسی فصل میں مذکور ہوتی  
 ہیں بند کر دینا چاہیے۔ اگر در و سر غرض ہو وہ لفظ لایستہ نہیں بلکہ جزیرہ ہے استعمال کریں اور باتہ اور پانچ گرم پانچین رکبیں اور دونوں پانچ  
 بقوت اور مضبوط باندھیں۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو یا مالاصول او میں جوش دے کہ پانچین بقدر مناسب اور چھین غسل او میں شرب  
 کریں اگر غذا عمدہ میں ترش نہو جاتی ہو اور اگر ترش ہو تو سپر اسو اسطے شرب کریں۔ آب جو کا پلانا اسوقت مناسب ہے کہ پلانا درہ  
 رنگین ہو اسوقت میں سپر لگاتے پلا کر لبرد و گھٹے کے آب جو پانچین۔ ایسے پیار کے بنیں۔ پانی والی چھین چھین چھیل ہے طبعی مناسب  
 نہیں اور نہ ترش ہے اسوقت چھین لایستہ ہوتی ہے استعمال کریں شروع مرض میں خواہ جسوقت بد نہیں کوئی غلط متحرک معلوم ہو اسطے کہ یہ چھین  
 مطلب کر گرم کر کے اشتہا میں نہی پیدا کر دینی اور رطوبت کا سیلان اشتہا میں ہو گا۔ سرد پانی سے اشتہا زور و اجبہ کرنا اور غلظہ پیدا  
 ہو گا۔ جسوقت بول میں سرخی اور غلظہ ظاہر ہو نقص کر نہیں کہ خوف نہیں ہے پورا اسوقت جو چھین استعمال کریں کہ پانچین کی حاجت ہے۔ و لکھ لکھ  
 بدن کی ایش علاج دفع ہے کہ ہستدر بلغم میں غلظہ اور نہ وجہ زیادہ ہو و لکھ زیادہ تر مفید ہوتا ہے۔ اسوقت چھین سبب ہو کہ لکھ جالی  
 اور روغن زیتون سے اگر بدن لکھ جاسے بہت سفید ہوتا ہے۔ حسب اس مرض کا زمانہ تری شروع ہو اور پھر زمانہ اشتہا میں اکثر و طبیب کو فہم ہو  
 کی طرف اور اسکی اصلاح کی طرف چاہیے مقویات فم عمدہ چھائی کی دوائیں ہیں جو پوینہ اور صطکی اور انہوں سے مرکب ہوں۔ اور تے کا  
 استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا موی کے ذریعہ سے کریں اور غذا کم کر کے ہی ضرورت ہوتی ہے۔ اور لکھ ایسے وقت تری خواہ اشتہا میں اگر  
 پانچین خواہ بعد از دفع فم کے استعمال کریں ضرور او میں وہ چیزیں ملائیں جو فم سدرہ کی تقویت کریں اور انہیں اور اکثر کی قوت ہو مثلاً لکھ  
 اور صطکی کے اور گرم پانی میں گھول کر لکھ پانا چاہیے خصوصاً ابتدا میں نوبت میں کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو ہی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بھائی  
 ہے اگر پیاس کی شدت ہو۔ اکثر اہارت استفراغ بلغم اور غلظہ خام کی ایسے وقت اشتہا خواہ تری میں و بجاتی ہے اور مناسب ہی ہے کہ خام  
 تفعیل کا پیر ہی انتظار کریں۔ اگر مرض میں حدت پیدا ہو تو تری بہت تفعیل کر گیا۔ بلکہ زور و جبر اور عصارہ غاف عصارہ فستقین ہر یک  
 ۵ درم زعفران ہر یک ۵ درم پیرا سکا قرص بنائیں اور دو گونہ بقدر ایک درم کے اور رات کو نصف درم استعمال کریں۔ اگر غلظہ و تفعیل کا ہو  
 امانت تفعیل کی ہر یک کرفس دراز یا نہ اور پیرا اور پیرا و شال سے کرنی چاہیے۔ اور اگر یہ امر مخفی ہو جاسے کہ مادہ میں برووت زیادہ ہے  
 تو قدر سے غلظہ سیارہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب فریق بہت تھوڑی سی ہی دے سکتے ہیں زیادہ نہیں۔ کبھی تفعیل کی اعانت تری مروغہ  
 محالہ ہے ہی کی جاتی ہے اور مروغہ کا استعمال ایسے وقت اس مرض کو واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور پیاس کو ایسا مناسب نہیں ہے  
 ان مروغہ کے استعمال میں قوت اور تھوڑے تھوڑے میں چیز و نکاحیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تب زیادہ شدید مروغہ کی





غالبیوں اگر تین روز برابرت لٹ درم کے اندر پختہ حال کیجئے طویل کو اس مرض کی منع کر لی خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی  
 چائے اور شہد انگوٹھ بوجھ مادہ کے عجیبہ المنفع سے سفوف بنا کر کھلائیں یا شہد کے ساتھ کھلائیں۔ اور اگر مسلسل کی دودھ گولی بنا کر  
 محمولہ کو دیا جائے تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور کھم کشوت ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معده کے مصطکی اور انیسون  
 تیرا چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور غلط طحال کے بیچ کیز اور دستہ لو فندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلئے کہ اس مرض میں اکثر طحال  
 بڑھ جاتی ہے۔ اکثر بوجھ ضعف خواہ غلط طحال کے سوا اور صلب لبان اور علبہ بڑھایا جاتا ہے اور بانہرہ عایت شدت شکیب ہی اسیم  
 ایسا ہوا زیادہ نہیں ہے تب بڑھ جاسے۔ جو اوپر سے غرض ان اوپر مذکورہ بالا سے قوی تر ہیں اگر کوئی اس مرض میں حاجت ہو بعد  
 کہ از انجلیہ یہ ہے کہ جب ترید جب کا نسخہ قرار دین میں مذکور ہوگا انہیں مسہلات میں زیادہ کریں اور قوی تر حقہ کا استعمال کریں اور ان  
 قبیل میں جب مصطکی ایکٹ ایکٹ عصارہ انستینین میں درم شہد خفصل ایکٹ ایکٹ ایار ج فیکس نصف درم غالیون  
 نصف درم کنجیمین علی گولی باندہ گرم پانی کے ساتھ پلائیں۔ ان میں قبیل جب مصطکی اور جب جگر فندریون میں ذکر کیے گئے اگر کو  
 نالی حیرت ہو قرض طباشیر سہل تین عدد اور ترید ایک مثقال اور سیمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت  
 پلائیں۔ غافث اور سیمونیا دشان اور پلازیر و شامیرہ زبیب خستہ ہوا و مدہ ہوزن لیکر بقدر حاجت پلائیں اگر بدن تحمل سہارا  
 بوجھ ضعف کو ہوا و مدہ لطفہ اور مدہ اور عرق نکالنے والی دواؤں کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجھا اول دواؤں کو جو بوقت عدم تحمل سہل  
 سے کھلتے ہیں پانی چاہئیں فیضانہ صبر کا ہے ہمراہ شہد کے۔ جب مرض میں انحطاط ہو جائے تو قبل از طعام کے حمام میں داخل ہونا چاہیے  
 کہ مضر نہیں ہے۔ غذا ان بیماروں کی لطیفہ توجہ سے کر اور ریش تین اور کبھی اس میں تھوڑی سی مقدار مری سینے آگ مہ کو بھی کر  
 کیجاتی ہے۔ یہ خوراک آخر مرض میں اور قوی غذا جیسے تھوڑا چوزہ ہا می مرغ اور چکورو وغیرہ وغیرہ غذا اور انحطاط مرض کے ضرور ہے کہ  
 غذائیں بوقت نفع کے ایسی خیر ترکیب کریں جیسے قطع ہو شل سرکہ اور رائی اور مری کی۔ اور اگر بلغم بیش اور روی اور لزجیت دار ہو تو  
 گدڑا اور آب بخور عمدہ تر غذا ہے جسوقت او میں زیرہ اور سویا اور ریش تین ترکیب کریں۔ اور پورا دینے وہ غذا کہ بقولات کی جڑوں  
 ترش چیزوں والے کچھ کریں مثلاً چند راوترے اور سرکہ اور زیت مفصول کو پکا کر کھلائیں یہ بھی غذا بہت مفید ہے۔ اور ناخوڑ میں جیسے  
 کا رخ کبر و ناخوڑ میں سویا کی یا جگر کی اور انجان اور لیون کی ناخوڑ میں بھی عمدہ ہے۔ جن ترکاریوں میں تیرہا درتہ لیس ہے اس کے استعمال  
 سے اخترا و اجب ہے۔ غذا کا وقت یہ ہو کہ بانوبت میں کئی ہو جائے خواہ تب اور بجای او قبل از بوت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے  
 اور جب گھنٹے پہلے بہت مناسبت ہے۔ سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنی زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہر تا کہ نفع  
 ہو اور بوقت خواب کو ہوا کر اور تحلیل بروقت بیداری کے۔ حمام انہیں بہت مفید ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہیں کہ تا زیادتی سے کا  
 دیا کر مناسبت ہے کہ اس وقت صبر اور شربت انیسون جیسے پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کریں اگر  
 اسی سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو داندہ نار منجوش اور م کھنسی پیدا اور مصطکی ہوا و مدہ درم پودینہ درم درمل پانی پیوئے نہا  
 میں جو میں دین اور پودینہ کی گلیان پری ہوزن تاکہ نصف پانی چاہئے تدارک اسہال مضطرب کا بند کرنا اسہال مضطرب کا آؤکی  
 دوا اور تھیرا تھوڑی سی ہو کہ مہو چکی ہیں اور کربیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہا می مرغ بریان خواہ بچہ کر  
 کھلائے جائیں اور بخور رات مقویہ و مرغ اور سارے کھنسی ہو جیسے و مرغ مضطرب ہو جاسے اور قوت کو تازگی حاصل ہو۔ اور اگر تھج سینے بہرہ

موندہ میں خواہ اطراف میں عارض ہو اس قرض کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لکٹ منسول ہر ایک درم ہر ایک درم  
 زعفران ہر ایک درم ہر ایک درم قرض رازیانہ شکرہ ازخیر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۳ درم منسول الطیب ہر ایک درم ہر ایک درم  
 گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرض طیار کر کے استعمال کریں۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امر و سیما کی جو دو اس کے ہر ایک درم ہر ایک درم  
 اور دواوی لوز مرینے بادام تلخ کی قرض ہے کہ اکثر تین طول ہواور پری پی معلوم ہو اور اسکے لیے مفید ہے مصطلکی منسول الطیب رازیانہ شکرہ قرض  
 تخم کاسنی عصارہ غافث ہشتین ہر ایک درم درم طباشیر ۲ درم قرض طیار کریں مقدار شربت الہکرم ۳ درم درم کسکس ہر ایک درم درم  
 کلقتہ کے جو شانہ رازیانہ بقدر دواوقیہ کے سے ناخواہ کو شہر سے ملا کر بیون کر کے استعمال کریں تین ایسی قوت بہت شہیدت ہے  
 جب فیض میں طول ہو اس کو کبھی جب سردی بدین دیر تک ہتی ہے فلک کی حاجت ہوتی ہے اور سکا اور ملاوہ یہ ہے کہ دواوی  
 ہر ایک درم سے اور دواوی ران کی جڑوں سے شروع کریں جب ہاتھین گرمی پیل جای اور پانوں میں ہی اس طرح حرارت منتقل ہو جاوے  
 اور دواوی گرم ہو جائیں اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے ہر ایک درم لکٹ منسول کرباب میں جب خوب گرمی پیدا ہو پیل سے ہاتھین  
 لکٹ کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اس تک گرمی پہنچے ہر اس عضو کی مالش ہو کر دوسرے عضو کو لانا چاہیے۔  
 اور ان جیدہ سے روغن زیت شیرین جبین قرض نہ ہو اور روغن بالونہ اور شہرہ کا تیل جو دوسرے برتن میں پکایا جاسے جب برتن غری  
 لینے سے فراغت ہو جائے تو اس سے پوچھ ڈالنا چاہیے تاکہ شدت کرباب پیدا نہ کرے۔ کچھ مفاد کفہ اس میں ہیں کہ پیلے خالی  
 مالش بدن کی کر کے پرتیل کی مالش کیجئے۔ معودہ کی حفاظت مضبوط کر کے کہ ایک یہ ہی تدبیر ہے کہ اس کے معودے کے سر پر  
 مالش روغن بالونہ اور نارون اور روغن شہیدت کی کریں اور اس سے قوی تدبیر ہے کہ رازی لینے سے پیل کے پھول کا تیل ملوے  
 اور صفا جو اس باب میں مفید ہیں از بخلم یہ ہے کہ بالونہ اور کیتھڑ مصطلکی شرباب میں پکا کر دو چند وزن چھوٹ کا شہرہ ملا کر صفا کر کے  
 اور اگر سقو شہوت ہو گیا ہو تو ہنریہ سے کہ شرباب کا استعمال نہ کریں بلکہ پیچھے آئینے دو شاب الگور جبین جو ش آپکا ہے اور  
 اور اسکے دملت جل کیے ہیں اور شکر ملائی گئی ہے اور کھن خراج غرقہ نہ ہو اور خراج خشک اور کلیل الملک اور ہشتین جو ش دیکھ  
 ضما د کریں علاج بلغمیہ لازمہ کا جسکو لثقہ کہتے ہیں جو علاج اس بلغمی تپ کا ہے جسکا ہر روز نو بار ہوتا ہے وہی  
 علاج لثقہ کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ میں استعمال لطافت حارہ کا بدنی ہوتا ہے اور اگر بلغمی اور کلقتہ خواہ جلاب غسل قرض  
 کریں خواہ ماء غسل و آب رازیانہ خواہ آب کرفس و آب بنج کاسنی بنج باویان بنج کبرقناعت کریں شاید نافع ہو گا۔ کہلی کر  
 ناخوش شہت لینے سو یا خواہ ناخوش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نفیج کے ظاہر ہوں انکی غذا کی تدبیر میں برکت  
 ازمان اور دیر پا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توجیع کرنی چاہیے تاکہ قوت میں ضعف نہ ہو جائے اور  
 اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجئے تو اس وقت تغلیل اور لطیف غذا کی چاہیے بہر حال جیسی تدبیر فصل گذشتہ میں بھی نامہ  
 کے واسطے لکھی گئی ویسی بیان ہی کرنی چاہیے۔ دوا جیدانکے واسطے قرض عشر ہے جبین دمن دواقین میں جسکا لثقہ  
 قرابون میں مذکور ہو گا ایضاً یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہے گل سرخ ۲ درم رب السوس شامہ منسول الطیب ہر ایک درم ہر ایک درم  
 ۲ درم مصطلکی ۳ درم کرباب ۳ درم ایسول ۲ درم ایضاً قرض غافث نسخا و سکا ہے غافث ۲ درم گل سرخ ۲ درم ایضاً  
 ۲ درم ایضاً غافث ۳ اوقیہ لینے سے سارے آئہ تولہ گل سرخ نصف رطل لینے سے اولیہ منسول الطیب ہی اسی مقدار

طیاشیرہ اور قیونہ اور انھیں فرض نہیں اور سکا نوز بہ نسبت ہندوستان میں ساروں تخم کرس انیسوں مغز بادام مرکی شکامی باد اور وعصارہ غافٹ  
مصطکی سبیل لطیف ہر ایک سی آدم علاج انقباض اور لیفوریا کا ان دونوں تہوں کا علاج قریب بعلاج اوس تہ ہے جس کے  
سے جسکا اوپر پہنچے ذکر کیا اور یہ دونوں تہیں طریق علاج میں قریب قریب ہیں۔ ضرور یہ کہ ابتداء علاج کی سکنجینیں جھلی اور سکری سے کی جائے گی اور  
کبھی ان دونوں کے علاج میں رسائے نکور کی بھی اجازت دینی جائے گی۔ ساتھ لکھا گیا ہوا اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے۔  
بعد اوسکے رفتہ رفتہ جوشانہ نر و شل تخم کرس اور رازیانہ اور انیسوں وغیرہ کی خواہ اس کے پانی کو پلاستے پلاستے خنڈا نڈہ صبر تک پہنچنے میں اور  
فرض ورد کو مصطکی اور صبا صبر کے ساتھ اور بھی ایاز فیتر اور جب غافٹ کا استعمال کرانی میں ہے۔ ان دونوں تہوں میں صبرہ کی رعایت پر توجہ  
نام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہ ہو جائے تو بیا اور سوتلی اور سیا اور فوریج کی پانی سے سے کرانی چاہیے اور رات اور صبح کے نافع اجزاء ان دونوں  
تہوں میں ہیں لیلیہ سیاہ ملیہ زرد و تربد شکر۔ بہت زیادہ فسخ ان تہوں میں ان وقتوں سے ہوتا ہے جو ماکلی سمجھت میں ان کے اور ان کے  
اور قطریوں و قیونہ اور سیاہ اور بالونہ اور خشک لکڑی گوار اور اکیلل الالکے رمری اور شربت شہرہ۔ تدبیر لیفوریا کی زیادہ مری سے  
کرانی چاہیے نسبت انقباض کے علاج حمی غشیہ خطیہ کا اس تہ کا علاج بہت دشوار ہے۔ تدبیر اس کے علاج میں یہ ہے کہ اگر  
ماہ کا اور یہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی و داؤن تک کہین خنڈا نڈہ اگر طبیعت خود بخود مجید نہ ہو تو اس کے خنڈا نڈہ سے تقیہ اوس ماہ کا ہوا اور  
قریب کی رگوں میں ہی کرنا چاہیے۔ اور باقی ماہ جو دور کی رگوں میں ہو اوس میں طبیعت تدبیر ندریہ و لکڑی وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے۔ حال لیفور  
نے اس گمان کیا ہے کہ اکثر اس تہ کے بیماریوں کی استفرغ ماہی ہوا ہے جو کہ سوای و لکڑی جزای قوی سے اور کوئی تدبیر نہیں کر سکتے۔ چاہا  
طریقہ اسکے واسطے و لکڑی کا یہ ہے کہ دونوں راتوں سے پینڈ لیون تک شریع کرے کہ اوپر سے پینڈ لیون تک و تر سے اور و لکڑی میں و لکڑی  
سخت اور کپڑی ایسی اختیار کریں کہ جلد کی چھلنے والی ہوں پینڈ لیون کی مالش کے بعد دونوں ہاتھوں کا و لکڑی اس طرح کریں کہ ہونڈی کے  
تک مالش کی جائے جس کے جلد سرخ ہو جائے۔ پھر لپٹ اور سینہ کی مالش کریں پھر پینڈ لیون سے مالش کریں اور تہ صبر اول کو ہونڈی لکڑی  
جتنا زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے اوسکے نصف مقدار میں استعمال و لکڑی نصف زمانہ میں اونکی تویم لینے سولاسی کی تدبیر بشرط امکان  
کرانی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ قانون اوسکے علاج کا لطیف تدبیر ہے اور زیادہ تخمین کہ جس سے ماہ میں سختی آجائے لکڑی چاہیے۔  
لطافات میں سے ماہ الحسل سے ہونڈی کا تھوڑا سا زہ فایا تخم کرس صبح کے وقت دینا چاہیے اور شل اسکے سکنجینیں اور جلد سے غیر بھی جائز  
ہے۔ اگر اسماں با فراط ہو اور الحسل کو خوب بچا کر دینا چاہیے کہ ہر وہ بہت نقصان جلا کے اسماں نہیں کرنا تاکہ تھوڑا سا اسماں جو ہند  
اور نفع ہے وہی باقی رہتا ہے۔ سکنجینیں جھلی بھی اگر فسخ کرانی ہے۔ فصل کر میں خواہ اگر عادت ٹھنڈی پانی پینے کی ہو تو آب سرد لاگو  
یہ روایت دینی چاہیے۔ جائنوں میں ضرور یہ کہ سرد پانی نہ پین اور گرم پانی پر افسوس کریں اثر بڑھار کا بننا اسکے واسطے ہر حال میں فصل  
سے کہ بظہر ورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے۔ بہت مناسب ٹکیا س کے دفع کرنا واسطے سکنجینیں جھلی جو  
دور شرب اگر اور اور فسخ کرتی ہے خصوصاً اگر تپ فزی ہو کہ ایسا کہ تہرہ ہے کہ تپ خفیف ہو خصوصاً شام میں کہ ضرور قوی ہوتی  
ہے اور بعد فقار کے اگر استعمال شرب کا ضرور یہ ہے۔ طلب یہ ہے کہ چھٹا اس مریض کے حالات مریض کی رعایت کرنا ہے  
جس وقت ویکہ کہ مریض میں دفعہ نصف یا سبب شروع ہو اسے فوراً شرب پانی ملی ہوئی میں روئی ہو کہ کرکلا دینی چاہیے اگر ورم انقباض  
مائع ہو اسلئے کہ ورم احتیاط لینے اور ہمد کا ورم جب اس تہ میں پیدا ہو پھر علاج کا مریض باقی نہیں رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے۔ میری مراد

جائزہ

یہ ہے کہ جب وقت ایسا تغیر یعنی صفت اور سقوط کا بغض بین پیدا ہوا اور درم افشا بین ہوا سو وقت کمال ناروئی کا کچھ نہیں رہتا۔ ایسی تدبیر سے کمال سے کے وہ لوگ بہت وقت غشی سے بھی محتاج ہوتے ہیں کہ کچھ کمال سے کے دیکھ ہی ضرور کرنا چاہیے۔ رات کو جو غذا کھا سو رہنے کو سنا سیکے وہ مثل شش ہو کہ یہ اس سے زیادہ وقت کی غذا سوسے اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہر مذہبی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روئی جلاب یا مارا عمل میں بلکہ کر دیا جائے۔ تمام ان لوگوں کو بہت مضرب ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضرب ہے اسلیئے کہ زیادہ گرم ہوا میں خوف سیلان اخلاط کا کچھ پیش ہے اور قلب اور ریاغ کی طرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نفیج اخلاط کو منع کرتی اور اوٹین ایجاد کر کے پیدا کرتی ہے۔ اگر اس مرض میں کچھ خلاء صفاوی ہو اور تپ کرنا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ تپ کرنا اس تپ میں حاجت براری کی زیادہ لائق ہے علاج غشی غشیہ و قیہ و قیہ کا بیمار کے سینے پر ضما و صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی پاسیہ جیسے روئی آب انار میں بلکہ کرفس میں سرکہ کے کرلائین اور اگر خواہش اور ہو کہ ہو اس طرح آب نوا کہ نافہ بھی دینی جائز ہیں۔ اگر اسطرح بنانے قوت کے کچھ ہو کر (یعنی ناخوشی جو جزوہ نامی مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سرد ترکاریوں سے بنائی جاتی ہے) اوسکا کچھ اور خصوصاً اس میں دہنیا شکر کیا اگر کلاما تین بہت نفع کنی تدبیر غشی لیلی اور تھما رشی کی انکی تدبیر اور علاج غشی تپ جو مذکور ہوگی جو دینی جو کچھ فرق نہیں ہے۔ ریع و اثرہ کابیان اسکا نام ططر اطوارس ہے۔ اکثر ریع کا دورہ ہوتا ہے اور ریع لازم بہت کم ہوتی ہے۔ اسباب ریع کے وہی ہیں جسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور یہ سودا کو متعفن کر دیتی ہیں اور اسطرح کی چیزیں اور پر کے ابواب میں تفصیل مذکور ہو چکی ہیں۔ اور یہی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو مثل خون ستیا اور یہ سودا و طبی ہے اور ایک قسم حراتی اور خاکستر اخلاط ہے اور یہ حراتی ہیں یہ ایک سودا سے دوسری ہوتا ہے اور ایک اسانی ہوتا ہے اور ایک صفاوی اور ایک حراتی وہ ہے کہ سودا ہی ہوتی کی خاکستر ہوتی ہے۔ بعض اومیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ریع سودا و طبی سے پیدا نہیں ہوتی اسلیئے کہ سودا و طبی متعفن ہوتا ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہیں ہے کہ سنا جائے بلکہ جو رطوبت ہوا کی شان سے ہے کہ متعفن ہو جائے گا استعدا و تعفن کی کسی کم ہے اور کسی میں زیادہ اکثر ریع کی پیدائش امراض حیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حیات متفقہ النوع جنکا مادہ مختلف ہوا۔ بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط میں عفونت آجائے اور جب سوخت ہو کر مادہ ہو جائیں اور سودا پیدا ہوا اور استفراغ اور کانہ نذر و طبیعت کے خورد ہو سکے اور استفراغ صناعی طبی کیا جائے اور سودا متعفن ہو جائے تو ظاہر ہے کہ ریع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسم اور علی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ریع پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ جب طحال سے جذب فاسد ویکانہ نہیں ہوتا تمام بدن میں منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور ہر گونہ ریع خالی طحال کی وجہ خواہ صلاحیت کو نہیں ہوتی ہے۔ حمی ریع ایسی جسمیں سلامت مریض زیادہ مطنون رہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوی ہو اور نہ بعد حد و ریع کے طحال میں ورم آگیا ہو اسو اسطرح جو ریع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استفادہ خواہ قیہ ورم سوداوی انشین کا ہے ہوتا ہے۔ جو ریع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل بالینولیا اور جرع سوداوی سے نجات دیتی ہے اور جب تک کہ ورم طحال سے شنج رطوبی سے نمان ہوتی ہے اسلیئے کہ خلط یا لیس اکثر اوس میں ہلاکت سے بے غنی ہوتی ہے۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور علاج میں خطا نہو سال بہر سے زیادہ نہیں رہتی ہے اور پیشتر بارہ برس تک ہی خواہ اوس سے کم و بیش رہتی ہے مگر چم کہتا ہے



علی گیلانی اس مقام پر پہنچا خیرت کہتے ہیں کہ میں نے ہزاروں بیمار و نکاح و مریضوں کو علاج کیا اور چھ مہینے سے کم میں انہیں صحت حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہیں کہ شاید اس مفاخرت میں کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگر نہایت ماہرانہ فن کی اوستہ کی ہے اور خاندان اطباء ماہرین سے ہو لینے میں بھی اسبطح اس تب کا علاج کہ چکا ہوں مگر حکم خاکسار نے بہتر قواعد تدبیر نفسانی لینے عمل جذب اور سلب امراض کے تجربہ کیا تو فطن ہندوف لینے روئی دہنی ہوتی مریض کے پائے پر بعد ہر دسینہ آخر نفسانی کے جیسا کہ ماہرانہ بن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت الہی اور دونوں پانچویں بعد انجیر کی پتی کوب پر پادشہ اور مریض اطراف روئی کے دیکھتا رہا پچھلے روز اس تب اور لرزہ سے نجات پانا ہے اور لکھنؤ میں بعض احباب نے بار بار استخارہ چند مریض پر اپنے ربوبہ تدبیر اسے اور شفا ہوئی اور معمول اور حربہ اکثر احباب مترجم کا جمی ریح اور نافض غلبہ خیرہ میں یہی تدبیر شری ہوئی ہے اور نہایت بیخطا کی ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کہیں ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال ہر اور چھ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز میں زوال مرض ہوتا ہے پس میں حمد الہی ہزار زبان سے کرتا ہوں کہ یہ دو خاص میسر و واسطہ اور دوا کا کارگر تھی و کم ترک الاولیٰ لآخر مشق جمی ریح جو طولانی ہوا آخر کو منبر باستقامت ہوتی ہے یہی ضرور چاہتا ہے کہ فصل خریف ریح کی دشمن ہے اسلیئے کہ اس فصل میں تغلیظ ہوا زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ریح کا پڑتا ہے علامت معلوم ہے کہ جمی ریح پہلے تو ریحی ہے پھر ریحی ہے شروع ہوتی ہے بعد اسکی برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے یہ پھر ریحی تر ہوتی نوبت کے تو ریحی تو ریحی سردی کم ہو جاتی ہے چھ مہینے تک بلغم کی تب سرد ہو چکا ہی بھی حال ہے۔ جب ریح میں دورہ ہو اور ریح گرم ہو جاتا ہے تو گرمی زیادہ ہوتی ہے اگرچہ ریح بکثرت ہوتی ہے اسکی گرمی زیادہ نہ ظاہر ہوتی ہے اسلیئے کہ حرارت ریح کی پھر ریشماری مشعل ہوتی ہے کہ مادہ بار دسینہ اور تغلیظ ہی ہے اور مشعل ہوتی ہے تو بقدر مقدیدہ ہر کئی ہے لینے دیر تک شری ہے پھر ہوتی لکھنوی سو اسی کہ لکھنویں اگرچہ آگ ویر میں اثر کرتی ہے مگر ویر پا ہی ہوتی ہے۔ ریح کی حرارت تمام بدن میں نہیں ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ اندر کے قشریہ پیدا ہوتا ہے اور ریشم کے جلد پر کھڑے ہوتے ہیں اور نقل یا اگرانی ہی پیدا ہوتی ہے اسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اسکا بخار بھی نقل ہوتا ہے۔ اور اس تب کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے کہ گویا بڑیاں کوئی جاتی ہیں۔ اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت بردانت ہوتے ہیں۔ تاکہ ایسا لرزہ نہیں جیسا کہ لکھنویں میں ہوتا ہے۔ اور ریح کے لرزہ کے وقت ضعف بھر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسے بخار کی ہے جو سرد و متعفن سے مظلم ہوتا ہے۔ اور کھٹا ہے۔ مگر یہ تاریکی بروقت نفع کے زائل ہو جاتی ہے اسلیئے کہ رادوت مادہ کے بعد نفع کے کم ہو جاتی ہے اور چھ مہینے میں ہوتی ہے ویسی باقی نہیں رہتی۔ علامات ریح سے جو اسباب اس تب سے پہلے ہوتے ہیں ان قسم طولانی حیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہونا کلی میں ایضا علامات ریح سے حال مزاج کا اور دلائل سودا ہی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور فطامہ بار دسینہ کا استعمال اور سونہ کا قیض لینے خفیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت و اسپر اور گرم شکم مکان میں سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزیں۔ دو اس تب کا جو میں آگئے کا ہوتا ہے لینے وہ زمانہ جس میں تب شروع ہو کر اور بخار اور رائیش گذشتہ زمانہ خیرت کا ہوتا ہے کہ مریض تب سے خالی ہوتا ہے پس مجموعہ زمانہ ایک سے دو کا گذشتہ ہوتا ہے اکثر فصل ضیف میں جو تب ایک دن و میان کر کہ آتی ہو جاوروں میں وہی تب ریح ہو جاتی ہے۔ اکثر وہ جیسا

جنکے مادہ مختلف ہوتے ہیں اور ایسے جہات ربع پیدا ہو جاسکتے ہیں کہ ان نظام میں اونکے خلل ہوتا ہے سبب و سبب اختلاف اخلاط باقیہ کے ہوتا ہے جو بعد از وال پہلے جہات کے کہ باقی رہ جاتے ہیں پھر بعد وقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار نہ ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے جو ہر حال واحد ہوتا ہے ربع نقطہ پیدا ہوتی ہے۔ جو ربع بلغم کے انحراف اور سودا ہونے سے پیدا ہوتی ہے اور سبک و در سے غولاتی ہوتے ہیں اور اکثر یہ ربع جو ہوا طبعیہ کے پیدا ہوتی ہے اور غرق دیر میں نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت بغیر اس میں کم ہوتی ہے۔ اگر تو یہی ہے کہ یہ ربع بعد جہات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور بعد بلغم غرق کے انحراف سے پیدا ہوا اس سے بیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہیں کہ موندہ میں جلالت اور اشتہار طعام کم اور قشعہ (خون) اور لکڑی زیادہ ہوتی ہے اور دوسری تپ کے علامات مطبقہ ہوا سوزش قبل اس ربع کے واقع ہوتے ہیں اور سوزش بول (خون) اس ربع پر مقدم ہوتی ہے اور سوزش بدن بوجہ سوزش اور انفخا کے اور سر شہاب یا غولیت اور فصل ربع یہی اسی پر عمل ہوتی ہیں کہ انفرادی جمعی دوسری کا ربع کی طرف ہوتا ہے اور اکثر بعد جہات دوسری کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع انحراف صفا سے ہوا اور میں تہض بہت سے ربع اور متواتر ہوتی ہے اور لڑہ اور سردی سے متواتر کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشہ یا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے لیکن یہی خوب نکلتا ہے اور غرض ربع پیاس میں التماس یعنی شکر پیدا ہوتی ہے سوزش بدن اور من اور فصل بھی اس پر دلالت کرتی ہیں اور کبھی اور جمعی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ انحراف صفا سے پیدا ہوتی ہے۔ بغیر اس ربع میں ناکل بصلاحت ہوتی ہے سبب پیوست خلط کے اسلیئے کہ یہ خلط جذب کرتی ہے شریان کو اندر کی طرف پس شہوق اس بغیر کا باطل ہو جاتا ہے جیسے بغیر شہوق کی پیرائہ سالی میں ہوتی ہے اور کبھی ت میں بغیر مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی میں حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو بغیر میں اختلاف زائد پیدا ہو جاتا ہے اسلیئے کہ غشول میں خلافت ہو اور تفاوت اس بغیر کا بروقت فطرت کی بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر بغیر میں انبساط غیر مستوی اور انقباض جہاں سرعت زیادہ ہو بر خلاف غلبہ کے پیدا ہوتا ہے ہر ربع کی نسبت بلغمیہ کے زیادہ صفرا و تر و تار میں سوسس ہوتی ہے مگر بطی ہونے میں بلغمی کی مشل ہوتی ہے اور ابتدا از نو بہت ہر او سبک بطور زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف میں کثرت ہوتی ہے اختلاف کل جہات کی نسبت بعد ابتدا از نو بہت کی غلظت اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہیں۔ بول ربع میں جمیع اوقات میں عدم نفیج پر قفابہ ہوتا ہے اسلیئے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منہ کے وقت جلد ہو جاتا ہے کہ اس کے احوال اور احوال مختلف ہوتے ہیں اس واسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع میں نفیج پیدا ہونے کی علامت یہ ہو کہ لڑہ میں نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا میں سبب ناکل بسبب زہی اور خام ہوتا ہے کہ اس میں ہضم جلد نہیں ہوتا اور بعد ابتداء کے اس کا حال مختلف اور رنگ بڑاگ ہوتا ہے اسلیئے کہ اکثر لڑہ سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہے اور اخلاط کو وقت بول سیاہ ہو جاتا ہے اور پسینا ربع میں نسبت بلغمی تپ کو زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہاں اگر سوداوی صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے علاج اس مرض میں پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سودا دوسری سے ہے یا سوداوی بلغمی سے یا سوداوی صفراوی سے یا سودا سے سوداوی سے بعد اس کے جیسا مادہ ٹھہرے اور سبب سبب جو تہرہ بیان کرتے ہیں کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کو بغیر احکام علاج میں شریک ہیں اسلیئے کہ جمیع اقسام کی ابتدا از نو میں لڑہ پیدا ہوتا ہے اس واسطے ضرور ہے کہ ناکل کرین آیا خون میں غلبہ ہے خصوصاً جس وقت کہ ربع سوداوی دوسری سے پیدا ہو

کہ اس وقت فصد کے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بیشتر بوجہ کثرت اور روانت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد سے حاجت کی ایجا سے دو جو سے مفر ہوتی ہے اول تو ضعیف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کی ضد یعنی خون جو نکلتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو بر وقت اور بیہوشت غالب ہوتی ہو اور تحریک خلط فاسدہ کی طرف خارج کے ہو کر اچھے اخلاط کو ہی فاسد کرتی ہے۔ ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام ریح میں ہے کہ ابتدا میں استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوگا۔ اگرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نفع کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کریں گے اور استفراغ سبک ہی ایک نادر نوبت کرنا چاہیے۔ اور قوی اول مرض میں نکالنا چاہیے۔ استعمال مرغیات کا یعنی جو دو تین مزاج کو اہل رطوبت کریں واجب ہے اور اگر شرب دو تین مرغی بوجہ ضعف سہوہ کے مناسب نہوں اور کی عوض اسی فائدہ کے حق استعمال کرنی چاہیے لیکن حق کی دو تین قوی نہوں قوی دو اول کا حق بوقت نشی کے التبت جائز ہے اگر طبع بران تھوڑے تھوڑے خرات جالانہ ابتدا میں سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی نہوں سے کر کے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہو جاتی ہے مگر یہ جواب تدبیر الیہ ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سودا تدبیر سے قیاسی وائی چاہیے۔ بروز نوبت کرنا نہ سے منع کرنا چاہیے اور فاقے کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز کرنا چاہیے۔ ہر روز گوشت تیر خواہ چوزہ مرغ کا ابتدا میں تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچویں دن سے فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اس وقت ہی بہتر ہے۔ سو اور روز نوبت کے ہر روز گلندہ گرم پانی میں پیں کر دھو کر لانا چاہیے یا تین درہم گلندہ سن درہم کنجین میں ملا کر استعمال کریں۔ سادہ ہر دم ہو چکا ہے کہ اگر سودا صفری ہو ابتدا میں ایسی چیز کا استعمال جو طبع میں اطلاق صفر پیدا کرے ضرور ہے مثلاً لیلیہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا ملخی ہو ایسی استعمال واجب ہو کہ جس سے کثرت اخراج ملخ کا ہو شاد و امین تھوڑا سا تیر بار شرب کریں اور اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دو ابتدا میں چھین کر کھینچ لیں اور افشون شرب کریں ہر واسطے اخراج ملخ کے ضرور ہے یہی معلوم ہو چکا ہے کہ مارالین میں جس وقت کی دوا ملا کر استعمال کریں اچھی طرح اس وقت کو اٹھا لیتا ہے اور بیشتر شمار الجین کا استعمال ضرور ہے اگر حرارت غالب ہو اس طرح مرام اور براد کار میں کافی ہوتا ہے۔ اور گلندہ اور اسکا صاف پانی جو خوب بکا کر نکال لیا جائے قائم مقام مارالین کی ہے خصوصاً اگر عید سے ہیں ضوف ہو تو مارالین سے افضل ہے۔ اگر خلط بار ہو لیں سودا ای ملخی ہو چیب ہی گلندہ کا استعمال متعین ہے۔ اور قہر کہ ابھی بہت افس ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے نہایت مناسب ہے بالتحقیق بروز نوبت کر قبل از نوبت علی الخ صفری اگر سوداوی ملخی ہو بہت سود مند ہے اور قہر کا لفع فقط اگر مرض مزاج مزاجین بلکہ یہ تدبیر وقت ضعیف ہوتی واسطے واجب ہے کہ زائد ابتدا اور اول نفع میں بہت استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نکالنا چاہیے جو سخت قوی ہو یا وہ دوا جو شکی زیادہ پیدا کرے خواہ تیر بار غذا سے وہ شکی پیدا ہو اور زالیج واکا استعمال کریں جو ضعف پیدا کرے۔ اسلئے کہ اس سے اگر ابتدا میں آسمان ہو گا اور واسطے زیادہ نکال جائیں گے الیہ اگر ابتدا میں تدبیر طبع ہی نگرانی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا۔ یہی چاہیے کہ اگر صحت میں خواہ دوا میں زائد نکال جائیں گے الیہ اگر ابتدا میں تدبیر طبع ہی نگرانی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا۔ اسلئے کہ اس سے اگر ابتدا میں آسمان ہو گا اور واسطے زیادہ نکال جائیں گے الیہ اگر ابتدا میں تدبیر طبع ہی نگرانی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا۔

کی پیوست کی ضد ہے اس لیے واجب ہے جس وقت خوراک خورق نفع میں ہو ایسی چیز کا استعمال کیا جائے اور وہ مقدار جس میں خورق نفع کی مقدار  
 کا نہیں ہے نہ ہوا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کرے کہ جو عارضہ طلب ہو دیکھا کہ اول چیز کی برورت کی تعدیل کرے اور رطوبت میں کمی کرے ایسی  
 چیز میں وہی ہیں جن میں حرارت اعتدال کے ساتھ ہو سہرے خشک چیزوں سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے غلط سوداوی بھی پیدا  
 ہوتی ہے اور نفع میں غائی ہی واقع ہوتی ہے۔ سہرے چیز میں جو اس مرض میں سرائق ہیں جیسے کاسنی کا سہرے فوہہ شفا کو کہی ایسی  
 چیزوں سے اعتدال یا جو جہت برورت کے کیا جاتا ہے جیسے کاسنی کا سہرے فوہہ شفا کو کہی ایسی  
 خونی غلاط پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خورق سے ہیں ہے یا اس جہت سے پرہیز کرنا چاہیے کہ اس میں شہین ایک لیا بھی خبر ہے  
 جو عورت پر آمادہ ہے یہ بات شفا کو کہی ہے المرض سہرے چیزوں کا استعمال میں ان قباضوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ گرم غذا جس میں  
 گرمی اعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جس وقت اس کی گرمی کی تعدیل کر لی جائے اور ناری نفع میں اس غذا کو کچھ  
 نہ چاہی جائے اور سہرے غذا ملائی جائے جیسے انجیر کو کاسنی ملا کر کھلائیں۔ شروع تب میں ایسی چیزوں کا کھانا جس میں شہینیت اور  
 تیزی اور نفع ہو کہ بعض میں شہینیت حرارت کی بڑھ جائے کا خوف نہ ہو اور آخر مرض میں چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہے ایسی چیزوں کا استعمال ضرور چاہیے  
 ۔ فرض سنتین ابتداء سے انتہا تک نافع ہے۔ پہلا اول چیزوں کے جو اس مرض میں نافع ہیں گرم پانی میں ہینا خواہ طبع پانی میں سرد  
 قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برادر ہو اور حرارت پہچان میں نہ آئے اور خوش حالی اور تسلیش کا اثر  
 کرنا اور ریاضات اور حرکات بدنی اور نفسانی کا کیا کرنا۔ کل سوداوی چیزوں میں احتیاج ترطیب کی ہے بعد اس کے تریداور شہینیت  
 میں احتیاز نہ ہے اور محققانہ کی طرف اس واسطے حاجت ہے کہ آخرین قطعی اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے خبر مرض تخفیف کے محتاج آ  
 محققانہ نہیں ہیں۔ سودا کی ہی حمایت ایسے غذا و است سے جو متوی ہوں اور حرارت او کی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو جو تھپنا  
 حال کی ضرورت ہے اور طہال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ان میں سے کسی میں دھم یا سختی پیدا نہ ہو جائے۔ کبھی تے سے تعقیب کر کے  
 نہیں آتے تہ نہ خواہ تم ترسب کی ہی حاجت ہوتی ہے کہ کچھ نہیں ملا استعمال کریں اور کبھی تے کے اس میں پہلے چند اور ٹکین چھلی اور  
 زالی و خورق نظر استہانت کھلائے ہیں اور کبھی ان چیزوں کے کھلانے کی بہت سا پانی ملا کر کچھ نہیں پلائی ہیں اور تے کے اس میں  
 منجملہ اول چیزوں کے جو یورفوبت کھلا کر تے کے اس میں تاکہ صفت برادر لڑہ اور تیزی تب سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لکسن اور شہد  
 کھلا کر کچھ نہیں چھلی پلائے اور پیٹ ہر کے کھانا کھلائیں پھر گرم پانی سے تے کے اس میں جب رطوبت کا زمانہ گزر جائے رات کو تھوڑا سا کھانا  
 چاہیے اور صبح کو حمام کرنا چاہیے۔ تے کے اس میں کہ واسطے کھانا پانچ گینے رطوبت سے پہلے کھانا چاہیے اس لیے کہ بہ تہریر اکثر نافع ہوتی ہے  
 اگر چہ تے نہ آئے۔ قبل از رطوبت کو تے کے اس میں غلط کی تپ کی رطوبت میں صفت پیدا کرتا ہے اور اس کو تپ کو زائل بھی کر دیتا ہے  
 ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز رطوبت فاقہ کر این اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہ ہو اور جب تک رطوبت تمام نہ ہو جائے کچھ  
 اور رطوبت کی دوسرے روز حمام میں داخل ہوں اگر اس میں نفع آچکا ہو تو ہر قسم متعارف حمام کریں ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدر  
 والین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو کہ اس قدر پانی گرم نہ ہو جو غلط میں ٹوران اور جوش پیدا کرے اور رطوبت کے تیسرے دن  
 تے کا استعمال کرنا چاہیے اس واسطے کہ فضلہ طعام باقی ہو تاسے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جس میں ہتھام نے رقت پیدا کر رکھی  
 علاوہ بران مناسب ہے کہ بروز رطوبت ہی کرانی جائے۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفرغ لطیف



ایسی دواؤں سے جس سے تنقیہ خون کا ہوا اور اندکے رنگا می باو اور دبستان ہج شہادہ و لیلہ کا پانی اور مین داخل ہو یہ قسم ربع کو علاج کو حلیہ کرنی ہے۔ اگر سودا صفاوی ہو تو برید اور تربلیب مین بذریعہ دوا اور غذا کے سبب لونا کرنا چاہیے اور مستدل پانچین ٹھلانا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا واجب ہے اور تلکین طبیعت کی ایسی دوا سے جس سے نفقہ اور راجحہ سے ہوتی ہے چھین تھوڑی سی لبسناج اور چھین اخیتمونی شربت و رد آب لیلہ اس ملا ہو ابتدا مین کرنی چاہئیں اور ابسمل مثیثہ تو بعد مین دن کے موثر ہو تا ہے ایسے کہ نفیج مادہ کا سودا اسی صنف دوا مین بعد مین دن کے ہو تا ہے بعد استعمال اس تلکین خفیفہ کو رفتہ رفتہ ایسی دوا بجاتی ہے جس سے لطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو و رخاں اوان سے اور ایسا ملا جملی قوت حرارت کی باؤ اور برگ فہنتین اور اکیل الماکت غیرہ سے زیادہ نہو کرنی چاہیے۔ زیادہ فاقہ کرنا تاں اسیکہ بروز نوبت ہی اس بیمار کو واسطے مناسب مین ہے اگر یہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا سے فرہ پر کیوں نہ اقتصار کیا جائے۔ تنقیہ کرنے والی دوا مین جو اس قسم مین نافع مین اور مین ایکٹ جو شائدہ سے پہلے اخیتمون سنا سکچین چھین نہ نقضہ ہی جو ش و با گیا ہو اوان دواؤں سے جو شائدہ طیارہ کر کے پلا تین۔ کبھی ایسی بیمار کو طیت یعنی ہنگام ہی پانی مین گو لکڑہار موٹہ ملائے مین اگر تلی پیدا ہو تو تھہ کریں۔ اگر سودا بلخی ہو سکچین جملی کی اصلاح آب کر فیل و رازانہ وغیرہ سے کہ استعمال کریں گے اور اگر تلکین کی حاجت ہو اس دوا مین پہلے تھوڑا سا ترید جو مخج بلغم سے اور لبسناج شریک کرینگے اور رفتہ رفتہ غار یقون تک قوت اخرا و مسہلہ کے برابر کرینگے اور سکچین بروز ہی جو شائدہ سے ہی اس کے ذریعہ سے تے کر مین کے خواہ مثل سکچین کے اور دوا سے تاں ایک نفیج شریح ہو جائے اور معدہ کی سہیا کا اور غذا و قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سودا صفاوی کر کے یہاں تک کہ خرا و خشک اور بخار خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اس طرح اللش معدہ کی اوان حارہ سے بڑھتا بڑھتا روغن قسطا تک کریں گے۔ کبھی تے کرانے مین سکچین کے ساتھ تھوڑی سی خریق سفید بھی ملائی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خریق سفید مسکچین داخل کر کے پلانے مین خواہ رات کو خریق مولی مین رکھ کر صبح کو خریق نکال کر مولی کما تری مین خواہ خریق کو مولی مین بحال خود ہو کر استعمال کرالے مین اگر قوت منفع قوت کا نہو۔ اگر سودا اسی سودا و مین خرقہ اللش در خون سے پیدا ہو اوان کا اسکا اسکا ابتدا مین اگر طبیعت لختہ آب لیلاب اور قند سے مناسب ہو اور یہی اچھا ہے کہ قلعہ جملی خواہ گلند سکری کا استعمال کیا جائے اور آخر مین اس تب کے استفراغ ایسے جو شائدہ سے کرنا چاہیے مین پیلہ زرد و لیلہ سیاہ شہادہ و لیلہ اسکا اسکا استعمال کیا جائے اور آخر مین اس تب کے استفراغ کہ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کما کما کے بعد سے خواہ بقوت یا بہ نرنی کرانی چاہیے جیسا متفصلاً دقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور تے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تہیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور متفراغ مادہ کے کا مشرب دواؤں سے اور قوی حقون سے کرنا چاہیے۔ جو دوا مین ایسے دقت قابل استعمال کے مین وہ مین اخیتمون لبسناج غار یقون اسطوخودوس جوار منی منقول یا غیر منقول لاجور و منقول یا غیر منقول عصارہ برگ پنجگشت شراب جمل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خریق اسود کی ہی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع صفاوی مین سدا اور شہادہ و لیلہ مع اخیتمون کے ہمراہ سکچین کے دھپے مین اور اسی پر فضاحت کرتے مین بعد اس استفراغ کو رات کا استعمال کرتے مین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلخی او سودا و مین تریاق اور مشرو و لیلوس اور دوا طیت اور دوا کریت پلانے مین اور مریج سیاہ تنہا پانچین مین اسکے ملائی چاہیے اور رانی کا استعمال بروز دست مین ہے بلکہ تین دن مین ایک دن و نیکنے مین۔ اور اکل مین اس تب کی اور قبل استفراغ کے چھ ایسے دوا تے کر مین کہ او مین فاصلہ بعد ہوئیے

کبھی کبھی استعمال کریں اسی طرح سے بخون فلاغی اور شل اسکے تیز جراثیمات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان کے دینے میں قبل نصیحت کے  
جلدی نکرانی چاہیے اسلئے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تب میں دینے جائیں ایک نئی قسم کی راج پیدا ہوگی اور بیشک سزا و قسم کے امراض پیدا کریں  
خصوصاً جاردن کی فصل میں اور آخر میں مرض کی اگر قصد واجب ہو میں اور سیر جرات کرتا ہوں۔ حال ہیوس کہتا ہے میں نے ایک  
خلق کثیر کو راج سے بھگت دی ہے اسطرح تیز کرانگو اور نصیحت کے سہولت بلایا ہے اس کے بعد عصارہ ہشتین اس کے بعد استعمال تریاق کا کیا  
ہے۔ میں کہتا ہوں کہ فقط حلیت اور غفلت تمام بہت نافع ہیں اگر نصیحت خلاصہ ہو جائے اور مرض منہی کو پہنچ جائے یعنی اسے باہر باہر  
ایک طور خاص پر چھپی کو طیار کرتی ہیں اور ان خود تیز کر اور رائی اور مری کی ہی اس کو کھلائی چاہیے اور جو چیز کا تو سمین قوت تلطیف  
زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہو اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بعد کھانسی کے دوا حلیت کھلاسنے کی حاجت ہوتی ہے  
اگر تب میں تیزی نہ ہو اور اسے سرد اور صغیر اور بے اثر اور بے اثر نصیحت اور بے اثر نصیحت کے یہ قرص نافع ہے عصارہ خافت زعفران  
۵ درم اسقو او تندر لیون لکے بونڈیا شیر ہر ایک ۵ درم تخم حاض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوت انیسون تخم کرفس پنج کھ  
حبہ لبان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۵ درم آب کرفس میں قرص طیار کسین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوت کے ساتھ پلا تین  
یہ دوا جو کثیر سے نافع ہے۔ جب نصیحت اچھی طرح سے مادہ میں آجائے اور سوفت قرص ۲ درم سنبل الطیب تیز ۵ درم  
فطر اسالیون ۵ درم غمیسون ۵ درم مافز فاف فاف ازخربا پنج پا پنج درم شراب کندنہ خواہ شیر و تخمین و الگد معجون بنائیں مقدار شربت اس معجون  
کی ۵ درم کبھی آخر میں اس تب ۱۰ حسب مرض نصیحت ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تب کی اذیت کم ہوئے اور کثرت طارت میں  
تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جائے یہ دوا بلا تے میں تیز اور پنج بیروج ایک قیرا حلیت قریب ثلث بافلو کے۔ ازین قبل یہ  
بھی دوا جو فوج بستانی بہ مثقال تخم اوٹنگن بہ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بنا کر سایہ میں خشک کریں مقدار شربت  
اس دوا کی ایک ۵ درم۔ یہ بھی دوا جدید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نصیحت آخر میں تک ہو سکتا ہے زہب بستانی یا نہری ٹوم  
بری سینے الحسن اور اس تازہ ہوزن پہلے پانی میں بہکوتیں اس کے بعد جو مشربین اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کر کے بعد  
ایک ایک قیرہ کے پلا تین ایضا تخم کرفس غمیسون فرو مانا ہر ایک سے ۵ درم سقر بری خافت ہر ایک سے ۵ درم ناخواہ ۵ درم شکافی ۳  
زہب ۱۰ دانہ تین رطل بانی میں پکائیں جب ایک رطل بانی رہ جائے تب پلا تین۔ یہ بھی دوا اوٹنگن واسطے بہتر ہے ناخواہ سنبل الطیب  
فوج ہر ایک سی ۵ درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک ۵ درم حلیت ۵ درم زنجبیل ۵ درم سلخو ۳ درم بعد کفایت کے شہد و الگد معجون  
آب کرفس اور رازیانہ کو ہمراہ پلا تین مقدار شربت اس معجون کی ایک درم ایضا یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ خافت ۵ درم اسقو او تندر  
طیار شیر رازیانہ سنبل زعفران پنج پا پنج درم لکے بونڈیا چھنی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چہ چہ ۵ درم آب کرفس میں قرص بنائیں ایضا  
راج بلغنی کے واسطے ۵ درم زعفران فطر اسالیون پنج پا پنج درم سنبل الطیب ۵ درم جندبیدر ستر ۳ درم انیسون ۳ درم تخم کرفس  
کر و اسلئے زیرہ رومی چار چار درم حمانیا پوسٹ سلخو ۵ درم ہر ایک ۵ درم سیسالیوس اندر و خون معجون ہر ایک سے ۵ درم اور  
اگر لڑکے میں شدت ہو جائے شیر گرم پانی اور کچھ جبین سے تے کرانا نافع ہے اگر اس سے تے نہ آئے تقویت اس والی جو دوائیں  
اور پند کر ہو چکیں میں اسلئے بحسب وقت کرنی چاہیے۔ تیز اور اس بطور سے جبین شیخ و با بونہ وغیرہ جو شربا گیا ہو کر کہ بہت  
چار درم اور با اسخونت کو جمع کر دینا ہے بیان اول نسخہ جات سہلہ کا جنکی حاجت بعد نصیحت کے ہوتی ہے

بلبلہ کا پل ۶ درم افیتون آنتین ہر ایک ۵ درم لیدر زرد عصارہ غافٹ اکہ بر واحد ۴ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۲ درم اس کا جو شندہ  
بناتین بنری اسہال کرتا ہے۔ یا کشمش درم بلبلہ کا پل افیتون ہر ایک ۸ درم شاترہ ۵ درم شکامی قنطاریون غلیظہ ہر واحد ۲ درم غافٹ  
بیخ اذخر ہر واحد ۲ درم ۵ رطل پانچین بوش دین جب ایک رطل باقی رہے استعمال کریں حسب کیفیت اگر بیخ دین میں ایک ہر ایک  
استعمال کیا جائی نافع ہوگا اور مجرب ہے افیتون ہر ایک ۱۰ درم کر دیا انیسون ہر ایک ۵ درم رازیانہ ۸ درم تخم کرفس  
رازیانہ ہر واحد ۳ درم بسفاج ۲ درم غار یقون سپید ۹ درم نمک ہندی ۵ درم ایابچہ فیہ الا درم پودینہ کے پانچین گولی بناتین مقدار شتر  
۱۰ درم اگر مادہ لغبی ہو یہ گولی نفع کریگی ناخواہ غار یقون افیتون ہر ایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۴ درم بلبلہ کا پل  
۵ درم ایابچہ ہر ایک ۱۰ درم مقدار شتر ۱۰ درم۔ اگر تپ کے ساتھ لحمال ہیں و وہ ہویہ و واقعہ کریگی اور بنری اسہال کریگی اس وقت  
۵ درم غار یقون ۱۰ درم بلبلہ کا پل ۵ درم بلبلہ کا پل آنتین ہر ایک ۸ درم شکامی باوا در د کما فیطوس پینے لکروندہ عصارہ غافٹ ہر  
سے ۵ درم تمر الطرہ پینے جاوگا پل بیخ کہ ہر ایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ۳ درم خواہ اس سے معجون بناتین یا گولی تیار  
کریں۔ تخمہ اصحاب ریح کا صوبہ یہ ہے کہ انکی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتہ تک کسی قدر لطیف کیا جائے نہ اتنی کہ جس  
شفت پیدا ہو اور یہ تدبیر اس طرح ہو کہ گوشت اور زہر و ماست بینی اور پیرون سے جن میں بسا اید اور بدلتی ہے بالکل پرہیز کرایا جائے اس لیے کہ  
تدبیر انکے مادہ کو کم کرے گی اور او میں خفت پیدا کرے گی اور او کی مدت مرض میں کمی ہو جائیگی۔ بعد تین ہفتوں کے البتہ قوت کو زیادہ  
کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضائی خواہ بیشتر خواہ چوزہ یا مرغ اور تھو وغیرہ کے کلماتین۔ جب البی غذا تین ہفتہ تک بجاو  
اور مع اول تین ہفتوں کے جس میں تدبیر لطیف ہو چکی ہے اب ۶ ہفتہ گذر جائیں اور مرض میں نقصان پیدا نہ ہو پر رعایت قوت کی اسکا  
زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزیں کملانی چاہیں جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت مرغ جوان اور بزرگسالہ اور جس طائر کا گوشت  
مردم ہوتا ہے جیسے تدر و اور دراج اور وہ چلی جو بہت بڑی ہو۔ یہ کسی ضرور جاننا چاہیے کہ مروج کی غذا میں شرط یہ ہے کہ اس میں جید  
خصلتیں جمع ہوں۔ اول تو کہ نفع پیدا کرے بلکہ حمل ہو اوس نفع کے جو خطا سودا سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظہ ہو بلکہ لطیف  
غلیظہ کی ہو۔ تیسرے یہ کہ قابض نہ ہو خواہ سنگی طبیعت کی ہو رشتہ نہ ہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو جو واد و صالح  
ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جس میں حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکہ غذا دیکھائی ہے اور  
کتنے کتنے نوبت سے پہلے اور کتنے نوبتوں تک دیکھتے ہیں اور یہ بھی اور بیان ہو چکا کہ بیشتر عین وقت نوبت خواہ قریب اور وقت کر دیکھائی ہے  
اگر غلبہ ضعف کا خوف ہو۔ پہری صواب یہی ہے کہ تپ حالت کرسنگی میں آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کی طرف نہ ہو مادہ مرض کے  
نہو جائے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح میں مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض میں نافع ہے علاج ریح لازمہ کا  
حالی اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے وہی ہے کہ ہندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ریح مغزہ کو ہے  
اتفاق تو ضرور ہے کہ چند چیزیں اس میں بالتخصیص ایسی ہوتی ہیں کہ اس میں نہیں ہوتی۔ اس میں یہ بھی ایک بات ہے کہ ریح لازمہ  
میں اگر ادویہ مٹنے کا استعمال ہو تو سیلان بجانب اعتدال خواہ تدریج ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اس لیے کہ تپ لازم ہے اس لیے  
واجب ہے کہ اس کے علاج میں کچھ اور کثرت اور کچھ نہیں فرمادی اور بالاصول جب کا علاج معقول ہو اور اختصرہ سرد جو شتر سے شیریں کیے جائیں  
از جملہ خصائص یہی ہے کہ قصد اس مرض میں واجب تر ہے اس لیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے۔ از انجملہ یہی ہے کہ اس میں اجازت

گوشت کی نسبت ربع مغزہ کے گنت ہے۔ جمعی خمس اور سدس اور سبج وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ ان حیات کو دو اوجہ ہی کہتے ہیں یہ سب حیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں جو خمس مادہ ربع کی سودا ویت میں ہوتا ہے مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کثرت ہوتا ہے اور اکثر سودا کی بلندی سے یہ حیات پیدا ہوتے ہیں۔ سدس اور سبج اور انکو علاوہ تسع وغیرہ انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ میں نے اپنی تمام عمر میں کوئی تسلیں اقسام کی نہیں دیکھی بلکہ خمس ہی جو بخوبی متخیز ہوا اور بقوت دورہ کہے نظر سے نہیں گذری شاید اگر اس تب کا وجود ہو تو فنی اور اور پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط میں لکھا ہے کہ اگر سبب قول بقراط ایسی حیات کی موجودگی مافی جائی ہوگی سبب خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سودا نہ ہو کہ مائے اور پینے کی امور میں واقع ہو نہ ہوگی اس طرح کہ جس وقت کوئی شخص استعمال سودا نہ کرے اور اسی طور پر چند سے کہ تار سے اولاً تو اس سے جمعی پیدا ہوگی پھر حسب ایسی تدبیر کہ اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اسکا ایسا ہی لگے اسے اجتماع مادہ اور سودا نہ ہو جس سے برابر اوقات تسع اور تسع کے ہوا اور یہ سبب پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کر دین اور اصلاح کرے تو پھر نیم تسلیں قسم کی عارض نہ ہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تسلیں کا مادہ سودا نہ ہو کہ اوقات میں یہ ہے اور دورات انہیں تدبیرات کہ ہیں کچھ ایسے ہوا انہیں میں جبکا دورہ ہوتا ہے ہر اس کے بعد جالینوس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایسی حیات کو استعمال میں ایسی ہی سودا نہ ہوتی کی رعایت کیجا تاکہ غلط واقع نہ ہو اور بعض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور شرابات کا ایسے اوقات میں کیا جاسے جو مستلزم دورہ حیات کے ہوتے ہیں۔ علاوہ برین خود جالینوس کو یا ایسے حیات کو وجود کا نہ کرے اور گویا اسکی راہ میں اگر ایسے حیات کا وجود ہے تو اسکا سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلاً سودا نہ ہو وغیرہ مگر بقراط نے تحقیق کے قائل حیات تسع اور تسع کا ہونا ہے۔ اور پھر چونکہ محال بنا ایسے حیات کا مادہ متخیز ہونا جو مادہ کی بنا پر بدیہی نہیں ہے اور بخوبی واضح نہیں ہوا ہے تاکہ احتیاج اس مایل کی ہو جو کہ جالینوس نے سودا نہ ہو وغیرہ بخوبی کہ ہے مقرر حکم استہسا سے مراد شہج کی یہ ہے کہ جس طرح وہاں مادہ عفونت کا ربع میں چھ دن ہوتا ہے اگر باخوبی خواہ ساتویں خواہ نویں روز کوئی مادہ فتن دوسرے کہ تو کوئی استعمال اور قدر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجہ کو ترک کر کے تبدیل بعد حدوث ایسے حیات کی کیوں پیدا کیا ہے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حیات کا نہیں بخوبی کیا باوجودیکہ ربع میں اسکی زیادہ تر اوس سے صاف ہی پیدا ہے کہ وہ ان حیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہیں بخوبی کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے شش دن یا تین بولہ قراطی ان حیات کو بارہ میں ذکر کی ہیں یہ ہیں کہ جمعی تسع طویل ہوتی ہے اور قتال نہیں ہوتی۔ اور جمعی تسع اوس سے زیادہ طوالتی ہوتی پھر تیسری قتال ہوتی ہے یہ بھی بقراط لکھا کہ جمعی خمس سبب حیات سے زیادہ روی ہے اسلیئے کہ وہ مرض سل سے بیشتر ہوتی ہے خواہ بعد سلی کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول نسبت جمعی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہنا ہے کہ میں نے اس قسم کی تسلیں نہیں دیکھی۔ سبب نسبت قول بقراط کے ایسا لگتا ہے کہ وہ جمعی خماسی کو جو اڑ حیات کہتا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اسکی مراد ہے یہ یعنی لازم کو ذکر کیا ہے اور لازم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اس کے قول میں موصوع قضیہ مہملہ کہ ہے کہ اس الف لام سے استفادہ اور عموم نہیں مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم میں خبریہ کے ہوتا ہے اس سے یہ برآمد ہوگا کہ بقراط نے اس طرح کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم ایسی ہے کہ جو اڑ حیات ہے اسلیئے کہ وہ قسم قبل وق کے اور بعد وق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل وق یا بعد وق کے ہوتی ہے یہ ہیں کہ حیات میں جس وقت طول ہو جاتا ہے اور اذیت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر استعمال



ان تینوں کا اعضا و ریسہ تک ہوتا ہے اور منجربہ دق ہو جاتی ہیں اور ایسے حیات کی شان سے یہ بات سہجہ کہ ان تینوں میں ایک سے دوسرے پر  
 اثر جاتی ہیں اکثر یہ اسباب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ بچ پیدا ہوا اسکو سمجھنے میں کچھ دشواری ہو کر دیا گیا ان حیات کا ربع کی طرح  
 منتقل ہونا اور وقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبات میں کثرت ہو لیکن اگر زبان زیادہ ہو جائے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس ہوتا  
 ہو چکے ہوں اور رادیت اخلاط کی قدر سے جسم میں غلظت ہو جاتی رہ جائے اور وقت ربع کا ہونا ضرور ہو گا بلکہ نسبت اس تپ کی زیادہ  
 سے زیادہ بطور اور دیر میں نہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کی طرف اشتغال کرنا چاہیے تھا اس سے جسم پیدا ہو جائیگی اور ایسے ہی وقت  
 میں لائق حال بدن کی یہ ہے کہ اس میں استعداد ایسی اشتغال کی ہو جائے جس سے دق پیدا ہو یہ وہ جسم جس کے قبل از دق ہو چکی  
 بیان ہوئی۔ پھر چونکہ دق جس وقت پہلے پہل پیدا ہو کہ دوروں میں ہے کہ اوپر دق میں اخلاط موجودہ بدن میں توڑی رہتا  
 میں عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کر کے دق کی جہت سے چونکہ بدن پہلے بخیریت والا ہو چکا ہے انہیں تپ عفونت کے  
 پیدا ہونے سے رذالت اور زیادہ بڑھنے کی اس لیے کہ تپ غلطی ہلاکت اس بات کی ہوگی کہ اختراق اس غلطی میں ہی پیدا ہو گیا  
 جس میں سے مقدار قلیل باقی رہی اور اسی جہت سے حرافت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک وجہ اس کی زیادتی رذالت کی  
 ہے کہ تپ غلطی دق کی زیادہ ہونی اور دوجہ ہونے کی سبب ہوگی۔ ضرور نہیں ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی نہ  
 یا کسی بلد میں نہ تو ان امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جائے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ اگر کسی جسم کا وجود  
 مانا جائے تو اس کے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ اخلاط چارگانہ کی تجویز کیا جائے کہ اس کے واسطے دق کا دورہ جو ربع میں ہوتا ہے  
 اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ متقدما اس غلط کا یہی ہے کہ جو تپ دق خود کرے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے نسبت  
 قلت اور غلط کے اس کے زمانہ میں اتنی مدت کچھتی ہے اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ایسا بدن سودا و غلیظ نسبت مقدار بدن بڑھ  
 کے کم ہو کر اس میں عفونت پانچویں خواہ ساتویں خواہ نویں دن عارض ہو۔ کسی مقررہ وقت کو یہ تشعب نہیں ہے کہ یہاں سے اس کی عود ہو  
 یہ احتمال پیدا کر کے باطل کرے اور کبھی کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر دسویں کمی اور غلظت زیادہ ہو اس کی جہت سے ایک اور وقت سودا  
 غلبہ کی پیدا ہو جاتا ہے یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں۔ اس لیے ہم جواب دیتے ہیں کہ تجویز اور فرض ایک ہی امر ہے کہ اگر کوئی  
 مدعی ایسا ہی جو اپنے دعویٰ کی نفی سے براہ تجویز لازم نہ ہو کہ تجویز اور فرض محض اس چیز کی جس کا وقت کسی دیکھا گیا ہو اور یہ  
 کیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اس کا مشاہدہ کیا ہو کافی البطل مدعی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اس تجویز کے ہو سکتی ہے  
 جس کا مشاہدہ مثل یقیناً باقی فن سے کیا ہے۔ مجھے ایک ثقہ اور مستند فرزند ہی سمجھتا ہے کہ اس نے جسے جس کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ  
 خود میں نے چند بار کیا ہے اور اس کے معالج میں عموماً خطر اس بات کا قائل ہوتا نہیں تھا کہ اس تپ کا مادہ سودا کے سوا اور غلطی ہی  
 علاج اصناف ان حیات کا جسمی خمس وغیرہ کا علاج نہ بلغم کے ہوا اور اس کے علاج میں جہت فائز اور لطیف تدبیر کی  
 زیادہ ہے۔ اور خیر ایسی جس سے مادہ غلیظ متخلل ہو جائے اور دفع پاسے ہی پیدا کر کے چاہیے اور غلیظ تدبیر کی ہی حاجت اس واسطے ہے  
 کہ قوت میں زیادہ ضعف نہ ہو اور لطیف تدبیر اور غلیظ تدبیر دونوں میں عداوت ہے اس لیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ وہ زبان کا اجتماع ہو جائے  
 کہ اگر حیات ایسا نہیں ہیں کہ انکی جہت سے قوت میں زیادہ ضعف پیدا ہو اس لیے ہم بلا عفونت و لطیف تدبیر کی ہیں اور ایک  
 دقت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہیں اور اس کے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہیں ایسی غذا دیکر کہ تپ میں جو غلظت

جس قدر کہتی ہو اور سر پر ایضاً ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور قلیظ مادہ کی نگر سے اور نہ مادہ میں زیادتی پیدا کرے۔  
 نہایت نافع معالجہ اس تبہ کا کہ یہ ہے کہ خرقہ اور تخم ترب جمین خرقہ داخل ہو اور جو نالتی اور نہ ہو سے کہ یہ ہے کہ رتہ کر این اور استفرا  
 مسلسل میں ایچ کا استعمال کریں اور اسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا استعمال ہو۔ بروقت اس استفراغ کے تقریباً بذریعہ اوپر کو حمام  
 گرم میں نفع کرتی ہے مگر اب حمام کا استعمال کیا جائے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو چھی و ق کا علاج اور جو حمام ہو چکا ہے کہ  
 بدنی میں مختلف قسم کی رطوبتیں ہیں اور ان میں سے بعض رطوبتیں ایسی ہیں جو واسطے تغذیہ اور مرطبت مفصل کی آادہ کی گئی ہیں اور  
 انعام انہیں کا نام ہے۔ ایک قسم کے رطوبات یہ ہیں جو رگوں میں بہتی ہیں۔ اور ان میں سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام  
 اصلہ میں پراگندہ ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں قسمیں یعنی جو عروق میں بہتی ہیں اور جو اعضا میں پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم  
 جو تغذیہ اور مرطبت مفصل کرتی ہے جمعی عفو نہ کا مادہ ہے جسے اجزاء میں حیات کی بیان ہو چکا اس واسطے کہ کل غذا جس قدر  
 بدین حاصل ہوتی ہے صرف نہیں ہو جاتی بلکہ اوس میں سے ایک حصہ تغذیہ اعضا میں صرف کو کھڑا ہوتی رہتا ہے۔ بعض رطوبتیں  
 ایسی ہیں جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے وہ رطوبتیں ہیں جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کو ہوتی ہیں یعنی اوس مقام تک  
 پہنچ جاتے ہیں اور اوس عضو تک پہنچ جاتے ہیں جسکی جزو تحلیل کا بدلہ نہیں کی اور اوس کو قائم مقام ہو گئی اور یہ رطوبات اوس عضو میں باقی  
 پیدا کر کے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ اسکی سیلان کا قریب ہو اور ابھی بستہ نہیں ہو ہیں۔ اور ان میں سے کچھ رطوبتیں ایسی ہیں جنکے ذریعہ  
 سے اعضا و تشابہ الاجزاء اول خلقت سے اجزاء میں اتصال ہم ہوتا ہے۔ ہن اگر یہ رطوبت باقی نہ رہی تو اول اجزاء میں تفرق ہو جاوے  
 اور بقیت یزیرہ و ریزہ ہونا اور تفرق ہونے کا کثیر ہوجانے کی کیفیت پیدا ہو جائے مثال رطوبت اول کی یعنی اوس رطوبت کی جو  
 مشل شحم کے پہلی سبب چراغ کے تیل کی ہے جو اجزاء میں بہا ہو مگر جسم کثا سے رطوبت اول کی تغیر میں تفرق قانون اختلاف کر کے  
 کہتے ہیں کہ یہ ہے بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل بنی خلیف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے۔ ثانی رطوبت ثانی  
 کی یعنی وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جس میں تیل کو چراغ کی تیل سے لی لیا ہو۔ اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت  
 ہے جسکے ذریعہ سے اجزاء میں اتصال ہو جس سے بنی بنائی گئی ہے۔ جسوقت اعضا اصلی جوئی سے پیدا ہوتے ہیں  
 قلب میں اتصال اولی پیدا ہو جس سے وہ مرصع پیدا ہوتا ہے۔ اسکا نام وق ہے چنانچہ اول حیات میں اسکا بیان ہو چکا ہے  
 حرارت جگر کی ہی اگر کچھ بھی بزدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دن نہیں کہتی بلکہ وق وہی ہے جو سبب حرارت قلب ہے  
 یہی حال حرارت رہ اور وحدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود وق میں ہوتی کو بخیر بدق ہو جاتی ہے۔ یہ اتصال اولی جو قلب میں پیدا  
 ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جسے چراغ کی حرارت چراغ کو تیل کو جذب  
 کرتی ہے یہ پہلا درجہ دن کا کہلاتا ہے اور اس پر اطلاق لفظ وق کا جو قسم جنس ہو کیا ہوتا ہے اور زبان یونانی میں اسکو قلیظ  
 کہتے ہیں اسلیئے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جدا گانہ مشل درجہ دوم اور سوم کے نہیں ہے۔ جسوقت حرارت دن قسم اول کی رطوبت  
 کو فنا کر کے دوسرے قسم کی رطوبت کا تحلیل شروع کرے یعنی جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہو اس رطوبت کو فنا کر کے میں  
 ہو جسے ثانیہ چراغ کا سارے تیل کو ہلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے ثانیہ اس وقت دوسرا درجہ دن کا ہوتا ہے اور اگر  
 درجہ کا نام قبول ہے اور یونانی میں فارسی میں کہتے ہیں اس رطوبت کے واسطے استفراغ اور تفرق اسکی ابتدا اور وسط اور



علامات قویہ میں سے ہے۔ خدا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً اللہ میں یہ بڑک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہیں ہے کہ یہ بڑک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطہ طبیعت کے ضرور ہے۔ دق میں یہ بڑک ایسی نہیں ہے جو اور حمیات میں بعد تضاعظ کے پیدا ہوتی ہے اور نہ بلور دورہ معینہ کے پیشتر حال دق میں ہوتا ہے بلکہ حسب وقت غذا کا استعمال ہوا و سیوقت یہ بڑک پیدا ہوتی ہے۔ دق کا مریض جب قدر حرارت اور سیک بدن میں ہوتی ہے اور سیراگاہ نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ اس کی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اس کا خون گرم ہو جائے اور گویا عضو کا فراج اصلی وہی ہو جاتا ہے۔ اور کتاب اول میں بخوبی بیان ہو چکا ہے کہ ایسی حرارت جس کی خوگری ہو جائے اس کا کیا حال ہے مگر اس مریض کو فقط بر وقت کھانے کے حال اس حرارت کا مغلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اس وقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے۔ صی یوم کا تقابل ہونا طریقت دق کے اس کی یہ بھی ایک لیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اکثر بارہ گنٹے کے بعد تین اضطراب ہو اور اگر صی یوم بارہ گنٹے سے تجاوز کر جائے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کے لیے ہر اس کو ضرور دق جاننا چاہیے۔ دق کا مریض ہونا اور حمیات کے ساتھ اس کی علامت یہ ہے کہ جب تپ اور تر جابے اس کے بعد حرارت یا البسہ بعد آخر اضطراب طے کے باقی رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے۔ اور برابر اور ذبول میں دہشت پیدا ہو اگر فلاہرین توجی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اور اس کی شناخت یہ ہے کہ نبض میں دق وقت ابتدا نوبت کے تضاعظ واقع ہو جس کے معنی اور بیان ہو چکا ہے اس لیے کہ تضاعظ صی دق میں نہیں ہوتا۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر جب دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنی پہلی حرارت معدہ میں پیدا ہو کر قلب میں سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق میں شایع کیا کہ ابھی فاسد ہو جاتا ہے جو جو قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور موندہ پر بھی پیدا ہوتا ہے۔ علامات ذبول کے حسب صی دق مرتبہ ذبول کو پہنچو صلابت نبض کی اور ضعف اور صغیر اور تواتر بڑھ جاتا ہے خصوصاً اگر دق میں پڑنے کا سبب ایسے اور ام ہوں جو متحمل نہ ہوں اور سوقت نبض میں تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑھ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہو جاتی ہے جسے ذنب لفاہر کہتے ہیں۔ اگر جہت پیچے شراب حار کے درجہ ذبول مع درم کے پیدا ہو اور نبض کی قسم بدلتی ہے اور کئی پہلی ہو جائے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہیں ہوں گے اس لیے کہ اس میں استعداد ملت نہیں ہوتی اور پیشاب میں کثرت اور جھلکی جھلکی سے پیدا ہونگے اور اگر اندر کو ٹپنے لگے گی حسب وقت ذبول تنہا کو پہنچو انگلیں بالکل بیہ ہوں گی اور براز خشک مثل سنگینی کر ہو اگر کنگا اور ہر ایک عضو کی بڑیوں کے درمے اس بچے ہو جائیں گے خصوصاً چربی بڈیان بالکل نمودار ہو جائیں گی اور دونوں کنڈیاں بیہ ہوں جائیں گی اور کمال پیشانی کی کچھ جاسے گی ترقی جلد کی جاتی رہے گی ایسا معلوم ہو گا کہ چہرہ غبار آلود ہے اور آفتاب و جلا کہ خشک ہے یا سہے یا کون پر ایسا ہو جو ہر ایک کا وہ نہ کہین کی انگلی ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہے گی حال ان کے نیند نہ آئیگی ناک کی بڑی تپ ہو جائیگی اور بال بڑھ جائیگی کے جوان بہت پیریں کے پیٹ ایسا ہوا ہو گا کہ پیچھے سے بچا لگتا ہو گا یا ایک خشک جلد کی جلد دونوں جلد ہوتی ہیں کی اور اس کے ساتھ سینہ کی بھی جلد کچھ جائیگی اور حسب وقت ناخن ترچے ہو کر مثل قوس کے ہو جائیں مرتبہ ذبول کا تمام ہو اور نفقت کا مرتبہ کیا جب اس مرتبہ کو پہنچو تو غرضت کھینچنے لگے ہوں ہر اس کے لیے ہونے کی امید نہیں ہے۔ علاج دق کا تہذیب اور تہذیب سے ہوتا ہے شفیع اور سہل کی اس میں ضرورت نہیں اور ہر ایک تہذیب اور تہذیب اپنی اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کو دور ہونے سے کہی ہے۔ ایک کا واسطہ دوسرے فائدہ کے ضد ہوتا ہے مثلاً سبب تبریک کا کہ سبب



تجذیف کا بھی ہے اور تجذیف ضد ہے تربیب کی جیسے قرص کا فوراً قرص طباشر وغیرہ سے تبرید کرین اس سے پیس ہی پیدا ہوتا ہے  
 کبھی سبب تربیب کا بھی بھینہ سبب تشنہ اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبریدی ہے جیسے شراب پلانا کہ اس سے تربیب حاصل ہوتی  
 ہے مگر حرارت ہی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اس معاملہ میں اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدریجی و دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور  
 اگر تبریدی قوت کی حاجت ہو اور کوئی چیز بار دالسی مدبر ہو جو خالی از پیوست ہو اس دو اس کے ساتھ خواہ اس سے پہلے یا بعد الیسی چیز  
 چاہیے جس میں قوت تربیب کی بھی ہو یا اگر حاجت تربیب قوت کی ہو جس میں بہت جلد تربیب حاصل ہو جیسے مار اللہ یا شراب لیس یا  
 ہے کہ اس کے بھی ساتھ خواہ پہلے یا بعد الیسی چیز میں جس میں قوت تبریدی ہو بھی دینی چاہئیں۔ اگر سبب ق کا کوئی درم خواہ الگ کسی عضو اندر  
 کا ہو اس کا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاج کو مختلف طریقوں سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال  
 مجموعہ کے یقیناً ہو تو اس شخص پر واجب ہے کہ شروع معاملہ کا اسطر جی کرے کہ ٹرکے علی الصباح مریض کو قرص کا فوراً وغیرہ مع تجذیف  
 پلائے اور بعد طلوع آفتاب کو آتش جو کہ مع سرطان یعنی گینگیم کی کہلائی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند نکلا ہو اور مکر وہ نہ جانتا ہو  
 یا آتش جو کہ مع جلاب یا آب نار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو جلاب اسپرول کا استعمال کرے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معہ وغیرہ کی  
 تدریجیاد کا بیان بھی مرقہ میں بخوبی ہو چکا ہے اور ہندوئی ترکا بونکا بھی استعمال کرنا چاہیے۔ قرص کا فوراً ہی استعمال مناسب ہو اور خواہ  
 بارہ اور پلنے کی چیزیں سر مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جائیں اور ہوا مکان کی تبریدی شئی کہ جڑوں میں بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف  
 کے متحمل ہو اور سر کا نہ تو ایک چادر اور اوڑنی چاہیے اس واسطے کہ ہوا کی تبریدی قوت کی واسطے بہت افضل ہے۔ صندل میں رنگو ہو  
 کرے خواہ کا فور میں اور سکو نہ پانے چاہئیں لکڑی جھین گلاب کا فور صندل پڑا ہو اور فواکہ مر اور شامہ فرم یعنی لکڑی جھین گلاب ہر کام  
 استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے حمام میں شہین اور زیادہ صفا دوسرے کا لگا  
 اور ان اعضا پر جو قریب اعضا تنفس کے ہیں جائز نہیں ہے کہ الیسی تدبیر کہی نفس اور صورت کو ضرر عظیم ہو بخاتی ہے۔ واجب ہے کہ کبیل  
 خاطر مریض کا بطور راحت اور تسلیش اور نوم اور خوشی کرے اور جس سے غصہ یا خزن یا غم پیدا ہو اس سے اور ہو کہ اور پیاس سے  
 بچانا چاہیے۔ صفا دوسرے جس کا استعمال مدقوق کی واسطے مناسب ہو اس کا خوشبو ہو یا ضرر ہے اس لیے کہ خوشبو صفا کا نفع زیادہ ہے خصوصاً  
 سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اس کا مبرور بالفعل ہو یا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ ان میں اجزاء قابضہ نہ کریں اس لیے کہ قحط  
 جس طرح تجذیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دہا کی مانع بھی ہوتا ہے اور صفا کو جلد بدل دیتا ہے واجب ہے اتنی دیر تک باقی رہے کہ اگر  
 گرمی آجائی اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب میں حرارت پیدا ہو۔ صفا میں اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبریدی ہو یا  
 کہ اگر تبریدی شدید پیدا کریگا ورنہ میں کہ عضو میں ضعف آجائی اگر قریب اعضا تنفس کے ہو گا ورنہ میں کہ حجاب وغیرہ میں تجدید پیدا کرے  
 تاسانی برآمد نفس کو منع کرے۔ تدبیر الیسی کہ جس سے تربیب پیدا ہو غذا یعنی سے ہی ہوتی ہے اور فواکہ سے ہی اور آبن اور صفا  
 پلنے پلنے کی چیزیں اور صفاوات اور نشو و نما یعنی سونگنے کی چیزیں اور سحر اور راحت اور تسلیش سے ہی ہوتی ہے اور اس سے  
 ہی تربیب حاصل ہوتی ہے اور یہ مہرہ کا بیان تربیب پیدا کرنے والی سبب چیزیں از قسم غذا کی ہیں خواہ او نیز غذا نیست  
 غالب ہے جیسے آب جو میں سرطان اگر ختمہ کہن محبت شرکت سرطان کے مبرور اور مرطب ہو گا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ  
 او کہ بار دالنا ضرر ہے اور سردیانی اور نمک شیریں اور خاکستر سے او کو خوب دھونا چاہیے میں مرثہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف



چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جائیں ویسی ہی تازہ اور ترکہائی جاتیں۔ یہ سب قسین دودہ کی خصوصاً شیر مادہ خردق کو زائل کر دیتی ہیں اور دودہ پر اور کوئی چیز مقدم نہیں کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود نہ ہو خواہ عفونت منوقہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال میں دودہ کے ابتدای دق سے انتہا تک برابر فائدہ ترشہ ہوتا ہے۔ اور عورتوں کا دودہ بطور رضاع کے پیچھے لڑکا پستان سے پیتا ہے اور یہی طرح پلانا چاہیے اور چھاپہ پلانی کا طریقہ بھی دودہ کے پلانے کے قریب ہے۔ مناسب یہ ہے کہ دس درم سے شروع کر کے تیس درم خواہ اوس سے زیادہ تاکہ بڑا بنیں اگر قوت ہضم کی ہو۔ اور قریب چھبہ برید حاصل ہوتی ہے اور نکاہی دودہ خواہ چھاپہ میں شریک کر دینا جائز ہے اور چونکہ ابتدائی درم کا ذکر ہے خواہ ۳۰ درم کا انتہائی وزن لکھا ہے اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت ہضم میں باقی ہو اور ہضم بھی ہو سکے۔ اور آئرن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوس میں زیادہ گرمی نہ ہو اور بالائے ہضمین انٹر قبول اور حشائش بارڈرٹ کا ہو اور اوس کے استعمال سے بدین سببیں خواہ تری ہی نہ آنے پائے چہ جاکہ سپینا برآمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آئرن سے بخار گرم اوسٹہ اور اگر آئرن نہ آکر نہ کوئی مانع نہ ہو تو اوس گرم کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے مگر ضعف بدن مریض کا سر و آئرن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے۔ اور ابتدای دق میں فقط آئرن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آئرن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی مدقوق کے مزاج میں پیدا کرنا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن میں زیادہ ہو ابتدای دق میں ہی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سر و آب زن سے دق شیخوخت میں نہ پڑ جائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو ہی جائے تب بھی نسبت دق کے موت اوس میں دیر میں آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے۔ اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کریں کہ انجام اوسکو دق شیخوخت عارض ہو۔ آئرن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر میں ہے کہ کیتھارم آئرن سے ابتدای دق اور رفتہ رفتہ بارڈر آئرن کریں جسکی بروقت متبادل ہو اور تحمل اوسکا ہو سکے کہ اس ہستگی سے بدن قابل سر و پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ تخلیف اور الم اوسوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز استعمال ہو۔ ایسا چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس توانائی کی جہت سے تحمل سر و پانی کا ہو جاتا ہے۔ اگر تمام دن میں تین مرتبہ آئرن کیا جائے بہتر ہووی۔ استعمال آئرن کا آسانی کرنا چاہیے تاکہ تھو سا قطر نہ ہو جائے اور آب جو کا استعمال آئرن سے پہلے دو گھنٹہ بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کوئلے مسامات کے دودہ دینے کے بعد پہلے آئرن کرے اور پھر آب جو وغیرہ ملائیں اور اوس کے تھوڑی دیر صبر کر کے پھر آئرن کا استعمال کریں تاکہ غذا تمام بدن میں پھیل جائے یہ طریقہ بہت اچھا ہے۔ اور بعد آئرن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسا تیل سے جو تیرید اور تربیب کریں مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصاً اگر روغن بنفشہ عربیہ کر دین بنایا جائے اسی طرح روغن کرہ اور نیلوفر اور اگر بعد آئرن گرم کے انتقال ایسے آئرن کی طرف کریں جو مائل باندک بروقت ہو اور اس بروقت کا تحمل بھی ہو سکے اور اوس کے مالش تیل کی کریں یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کریں اور اسکے بعد آئرن نہایت سرد کا استعمال کریں جب بھی اچھا ہے مگر سر و پانی میں داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مفید نہیں ہے۔ اس تدبیر کا عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو۔ اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آئرن کرنے کے دفعۃً آب سرد میں غوطہ لگائیں علاج کی سادہ یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ خزر کا اس میں شدید ہے اور آسانی سے سر و پانی مریض کے بدن پر کرنا بہت سہل غوطہ لگانے کے خطرناک ہے مگر مریض بہت ہی اوس میں کم ہے۔ جو پانی مدقوق کے بدن پر لگایا جائے اوسکی بروقت اتنی ہو جیسے کہ مریض کا پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی شہر گرم اور نہایت سرد کے بیچ میں ہوتی ہے۔ اگر خالص دودہ کا دودہ اوس کے بدن پر شہر طیکہ ضعیف نہ ہو خواہ گرم پانی ملا کر دودہ میں اگر

ضعیف ہو مقدم کر کے بعد اسکے استعمال آب زن کا کیا جائے یہ بھی باتر ہے اسلئے کہ دودھ نہ بدن پر تربیت یادہ پیدا کرتا ہے دودھ ہر روز  
 دہن کو بہرین وہی تینوں دودھ بن جاوے لکھی گئی فروسہ کہ پستان جو بدن پر دوسے جاتیں۔ مناسب یہ ہے کہ سر و مولوں کی عارض بعد کل اور  
 اور مفصل پر کر کے سات اوسے طرح پر سو با کرین۔ حمام میں اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہیں دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی  
 گرمی نہ کہ پسینا آجائے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن میں پیدا کرے اور ٹنڈ ہی سانس کو گرم سانس کی طرف بدل دے اوس حمام میں جانا کچھ ضرر  
 نہیں وہ حمام الیا ہونا چاہیے کہ بانی تو اسکا گرم ہو اور ہوا اسکی گرم ہو اور بانی کی گرمی ہی اتنی ہو کہ وہ ٹھیک گرم اور سات بن نفو کو کر جب اسے  
 ایذا نہ دے اور پسینا نکالے اور اگر اسکے بدن میں کوئی مادہ الیا نہ ہو مادہ عفونت ہو اور خصوصاً اگر الیا مادہ ہو اور جسم حمام نہ ہو اور  
 ہی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اسوقت جائز ہے کہ غذا کو ہضم شدہ کا نہیں پیدائے کا وقت ہو۔ اور ہر حمام میں جا کر زیادہ ہر  
 چنچا پیہ بلکہ جلد اوس سے نکل آئے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز طلب کرنے والی تلی غذا دن میں سے مثل ہریرے وغیرہ کے کھانے  
 جو اسکو ضرر کرے جیسے وہ چیزیں کہ جو اور دودھ سے بنائیں جاتی ہیں۔ اگر حمام میں اسکو پیاس معلوم ہو اسکی تسکین آب جو خواہ دہی  
 توڑ خواہ گد ہی کے دودھ پینے سے کرے۔ ان بیماروں کا حمام میں داخل کرنا اور ہر حمام سے انکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ انکو انو جانیں  
 کی طرح کی مشقت اور قسب پیادہ روی سے نہ ہو چو اسکو پہنچنے چند مقامات میں بیان کر دیا ہے اور کچھ دبا دیہان ہی بیان کرتے ہیں۔  
 واجب ہے کہ مدقوق کو حمام میں عماری دار ساری پر ٹہا تین جسمیں بچو سے نرم بچے ہوں اور سبے مکان کچا تین تا ایک سانسے جیت او  
 حمام کے پہنچنے اور اسکے بعد ایسا بچونا جو نرم ہو اور سیرا تار لین جو حمام میں لیجانے کے لائق ہوں بیت اول خواہ بیت اوسط میں  
 اور اسکے کپڑے اونار لین کر خیال رکھو کہ وہ دونوں مقام بہت گرم ہوں اور ان دونوں مقام میں سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹھہرائیں جو  
 زمانہ عماری سے اونار نے میں نرم بچو سے نکلیں درکار ہے اور اسکے بعد چند نفسل درگھرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے او تار سے میں  
 ہے بعد اسکے تیسرے درجہ میں حمام کے داخل ہوں اسکی گرمی ہی زیادہ ہونی چاہیے اوس درجہ میں اسکو اتنا ٹھہرائیں جتنی تو  
 میں آب زن کا نکل کر سکتا ہے یہ تدبیر اطباء نے تجویز کی ہے۔ مگر مجھے پسند ہے کہ اسکا آئرن درجہ اوسط میں باعتبار کیا جائے  
 اسلئے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدید سے کمتر خالی ہو مناسب جہاں بزن سے فراغت ملے ایک ممال اور اسکے بعد ہر کہیں یا الیا کرنا کہ  
 دو گھرے ہوں بدینا اور اگر اوسے نرم بہتر ہو لاکر عمارت میں سوار کرین ایسا پسند کہ رد مال وغیرہ سے پونچھیں ہر درخت منبتہ وغیرہ کی  
 مالش کر کے غذا دین تغذیہ اصحاب فق کا غذا اولن کو کو کو بد فہات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیش ہر کے نہ کھانا چاہیے نہ  
 غذا آب جو خواہ جو یا کیوں کی روٹی جو سرد یا نہیں بلکوی ہونی ہوں یا دودھ جو اور پند کو جو چکا نشتر طبع مذکور موجود ہو اور چھ چھو  
 کی اوسچین غذا سیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے ہی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ میں تر بو زیندی مناسب ہے۔ اگر توجہ اور غیبت  
 طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کھانا پھر کچھ مفر نہیں ہے بلکہ اوسچین نکالنے الین۔ اور اگر تو نہ ضعیف ہو تو شور یا زربا جہ جوش  
 سر کے پختہ کیا جانا ہے دینا چاہیے اور اسکو کشنیر سے خوشبو کرین کہ کچھ وقت اوسچین والدین اور شور یا زربا راج اور شوہر کے گوشت کا پانی  
 اور کبھی شربت نعین ملائے کی بھی حاجت ہونی ہے جیسے بانی زیادہ ملا ہو۔ اور کبھی مصلحات یعنی شور یا سے ترش جو گوشت کو  
 ترش اور شور یا زربا اور چوزہ یا خوش کے پختہ کرین جو مصلحات ملا کر اور بلام ترش شربت گوشت غلیظ جو سر کرین یکایا جاسے خواہ فریض ہو  
 گوشت جو خالص سر کرین پختہ کرین انکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے ایسے وقت اور کبھی بدن استعمال مار اللہ کی شرب فواکہ کے



ہمراہ چار ہینین چہنگر خواہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی ہیفہ نیم برشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گزر جائے اور غشی کی نسبت ہو تو اس وقت دارالمیہ جو نرفال کی پیلین سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کرے اور یہ دارالمیہ اس طرح بنائین کہ اسکی پیلین کو قدر سے نکالے جو صاف کر کے ہونین اور اسکے آب سب ملائین اور دسواں حصہ شراب ریحانی داخل کر کے شیر گرم ملائین۔ سرد پانی جبکی برودت زیادہ ہو اسکی پینے میں کچھ فروغ نہیں ہے مگر انیکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم سے ہو یا شہت کے پینے کسی جگہ ہو۔ خواہ بدینین کیہ و سات روئی شہن ہون یا کیہ و سات خام اور چونکہ دونوں قسم کی کیہ و سات علاج نفیج کی ہیں اور آب سرد مانع نفیج کا ہونا ہے اسلئے اسکا استعمال ایسے وقت منع ہے جب تک علامات نفیج کے ظاہر نہ ہوں اور بعد ازاں علامات نفیج کے خوف استعمال میں آکر ہرگز کم ہی اسی طرح استعمال آکر ہرگز نا جائز ہے اگر سام سے انتقال اہل دق کے ہو اور اس صورت میں مخالفت آب سرد کی زیادہ تر متناہب ہو کہ دق جب بعد اراض مضعہ قوت کے اور قوت کی مرضی اور کر نے والی اراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور خون کے گزرنے والی اراض سے منتقل ہوتی ہے اور اسوقت ضعف شدید قوت میں ہوتا ہے ہرگز دق کا دور زمانہ ضعف میں ہو اور اسی زمانہ میں سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور قوت میں خوشکی میں قوت میں دق کے ہر مگر حرارت اور برودت میں اسکی مخالفت ہے اور اسکا نام دق اگر کم ہی کہتے ہیں اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اس میں قوت غیری کا بالکل بطلان ہو جاتا ہے اس طرح جس پانی میں برودت شدید اور کثرت ہو اگر پیا جائے وہ بھی کہی اسکو بفرسہ تباہ ہے اور اسکی اعضا کی قوت غیری باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت انکی بہت جلد انتقال ہو آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ اگر دوسری قسم کی دق میں جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے تدارک اون احوال کا جو دق کے علاج ہو۔ قوت میں ہونا اور چیزوں کے غشی ہے اور اسکی تدبیر غذائی اور بیان کی گئی ہے اس سال ہی ہوا اسکا علاج بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اس میں اندیشہ ہر اسبہ اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا اسوقت جبکہ لہان اور قفاح سے متفرک کرنی چاہیے یا اونکے آتش جو میں تہنا ہو جو ملانا چاہیے خواہ گوند یا مسو نیم برشت جسکا طبع کمر ہو کھانا چاہیے خواہ دودہ جبین سنگ نریسہ گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہوں خواہ راشبری کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اسکی مائیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ورم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ورم طباشیر ہر واحد ورم تخم حمض متشردانہ زرشک ہر ایک ورم آب ہی میں قرص بنائین اور امرود کا پانی پھر کر جسکا دم اسکے ساتھ پین اور سوتے وقت اسبغول لہنا ہو یا کانا چاہیے اسے طرح سفوف طباشیر جبین تھوڑی سی نقل کی ترکیب بہت نافع ہے۔ اگر اسکا منہ بر سج لینے فراش معا ہو جائے جو حقے اول کتاب ثالث میں مذکور ہوئے اور اسکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے دق شیخوخت حادث طبعیوں کی جاری ہے کہ ابھی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہیں ہم ہی اسی طریقہ معقود پر چلتے ہیں۔ دق شیخوخت کی منہ یہ ہیں کہ فراج خوشکی غالب آجائے اور شہد ہو اور حرارت اور برودت میں اعتدال ہو مگر یہ بات کہہ رہی ہے اور کہی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہی اسواسلئے کہ بدینین خلاف سن شیخوخت کو قبول اور پس اسوقت عارض ہوتا ہے جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لوگوں کی نسبت زیادہ اس مرض میں گرفتار ہوتا ہے علامہ یہ ہے کہ کہی جوان اور اگر کوئی بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بد پر خالک جاسے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر میں خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب بروقت کو سرد پانی غیر وقت میں پینا خواہ بجمالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اس وقت تپ ہی ہو جس وقت غذا نیم ہضم ہو جائے خواہ بعد اس ریاضت کے جسے تحلیل قوت کر کے انفعیل مسامت کی ہو اور اشیا کو آب سرد کر کے پیئے پھر دفعہ آئادہ کیا ہو ایسے اوقات میں سرد پانی پیئے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات رری سرد قلب کی طرف صعود کر کے اس کو ذرا کم کو سرد کر دین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کر کے پگھلا دے اور حرارت غریبی بجمہل جائے اور اس کے بعد بروقت اور خشکی غالب ہو کر اس وقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کہیں زیادہ متفرق کو بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کہیں اگر زیادہ ترید اصحاب حمیات کی کچا ہے اور بارش سرد خواہ صفا کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جس وقت محکم ہو جائے اور دیر تک ٹہرے علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اس کے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہو تو ہر اتنی مدت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہونا علامات اس مرض کے بیماروں میں علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہیں اور استعمال حرارت اور التماس اس کے بد نہیں نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر اس کے لمس سے پائے جاتے ہیں اور انکی بنفٹ مثل درقوت کے نہیں ہوتی بلکہ انکی بنفٹ صغیر بطی متفاوت ہوتی ہے مگر جس وقت ضعف شدید ہو جائے بنفٹ میں توازن پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پیئے سے عارض ہو اسے اکثر حالات میں یہ لوگ مشابہ ششاج کے ہوتے ہیں حال جوق شیخوخت کا طبیب معالج اس مرض کا علاج جب تک مستحکم ہو یا بن امید کرنا ہے کہ اس میں استحکام نہ ہو جائے اور جب استحکام کو اس امید پر کرنا ہے کہ جلد ملاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال میں نہیں ہوتی۔ قاعدہ انکی معالجہ میں یہی ہے کہ تخمین اور تربط پیدا کیجائے حمام ایک رتہ تربط کا ہی جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے کرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہو گا قوت بہت جلد راساً قاطع ہو جائیگی۔ حقہ کے ذریعہ سے بھی تربط حاصل ہوتی ہے ترکیب حقہ کی یہی گلی پانی اور شیشہ کیون جو بطور حرلیہ کے پکائے گئے ہوں اور اخیر خشاک کو گدہ یا بونہ اجزا حقہ میں داخل ہوں نصف رطل یا جزا اور دو اوقیہ روغن کنجد اور نوٹرا سا دھن البان ملا کر استعمال کریں۔ دنگ غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دو وہ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرنا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے کسی دن میں نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ تربط پیدا کرے اور باسانی نافذ ہو جائے اور جھٹ پٹ صحر سے اوتر جائے اور اس میں لزجت نہ ہو جیسے دارالحم باز روی ہیفہ نیم ہرشت کی خواہ خیر رقیق خوشبو ہو رسی سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں۔ واسطے تربط کے جو تہر آئین وغیرہ کے تپ دن میں بیان ہوئی اور یہاں بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کریں اور خوشبو ہوں اور صفات اور غذائیں وغیرہ جسے دونوں فائدے حاصل ہوں استعمال کرنی چاہئیں جمیات و با اور دھمی جواز قسم حمی دہانی ہیں جیسے حمی جدری اور حصہ حمی و با ہو امین الیسا نیز جسکا بیان کلیات میں ہم کر چکے ہیں عارض ہوتا ہے جیسا پائین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استعمال حرارت اور بروقت کی طرف ہو جاتا ہے یا اسکی طبیعت ایسی تحلیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اسکا بد لجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر ہو یا اور بعض ہو جاتا ہے اور یہ غیر عبط پانی کو حالت لباطت میں نہیں ہوتا بلکہ حیت ملنے چند اجسام ارضی کے جو خفیت ہوتی ہیں اور پانی سے ملجاتی ہیں اور مجموع کے واسطے کیفیت رومی پیدا کرتے ہیں۔ بیشترہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جید کی طرف ہوتا بخارات رومی کو روانہ کرتے ہیں اول صفات بعیدہ سے جبکہ قانون کا پانی کہہ درخون کے سایہ میں ٹہر رہا ہے اور اجسام گندہ

تہم دی رتہ بن نہایت خفیز ہے

جنگ گاہ میں پڑے ہوئے ہیں یا دون مقامات سے جہان مردے بوجہ و بار قتال کے خواہ لاشے کشتوں کے غیر مدفون ہیں اور زندہ نہیں ہوئے ہیں اور نہ اسی جلائی گئی ہیں یا کسی ہو اگر اس مقام جدید کی ہو اگر کوئی کہ دیتی ہے۔ کہی سبب و باقی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے جہان و با حادث ہو اور بیشتر عفت اندر میں کے لیے اسباب ہی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہو اگر کسی اوس کے جزئیات پر نہیں ہوتی بلکہ بوجہ عفت کو ہو بچا دیتی ہیں۔ جو حمیات بوجہ ہوا سے خشک کہ ہو پیدا ہو جاتی ہیں وہ بہت کم ہیں بلکہ نسبت اوان حمیات کے جو ہوا سے مرطوب سے پیدا ہو جاتی ہیں مگر خلط صفراوی ہوا یا بس میں زیادہ پیدا ہو جاتی ہے اور اس خط سے ہی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہیں۔ اور حمیات بنیاد کی پیداوار میں ہوا کو مرطوب سے ہوتی ہے ہوا مرطوب میں اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہیں مگر حدت اوان میں کم ہوتی ہے اور حدت اوانی بقا کی زیادہ ہے۔ اور صفت یا بس میں صہین بانی کہ مرے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہیں مگر اوان میں حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلہ رنگا صحت خواہ ہلاک کی وجہ پٹ ہوتا ہے۔ افضل فضول دہی فصل سپہ جوائی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور پیدا جمیع تغیرات کا جیسے ہوتا ہے کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جائے کوئی بہت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو تخصیص ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں موجب اس تغیر کی ہے۔ اگرچہ ایک قسم یعنی بنجین اوسکے ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایسا کہ احوال معلوم کے موثر بیان کرتے ہیں۔ بلکہ واجب ہو یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعد تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب ال نہیں ہوتے ہیں اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ اضی تطبیق شدید ہوا میں اسطرح کی پیدا کرتے ہیں کہ بخارات اور اخلاط اور دیگر ہوا یکجا تے ہیں اور ہوا میں پھیل کر حرارت ضعیف بخار کی ہوا میں اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہنچتی ہے قلب پڑا گوار ہو کر بوجہ غلج حرارت کے فرج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو مرطوبت گرد و خاک کے ہے اوسکو منفعن کر دیتی ہے پھر اوسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شریں کے تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیداوار جسمانی کی ہے اور خلق کثیرین بہت پہل جاتی ہے صہین فی نفسہ سے جدا اوسی تغیر کی موجود ہے۔ اس لیے کہ نہ فاعل کامل وجود اگر منفعل قبول فعل پر مستعد نہ ہو کافی حصول فعل اور انفعال میں نہ ہو اور ہوا سے و بانی کی وجہ سے منتقل ہوا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی بدین کثرت ہوا اس لیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہو اوسکا انفعال اس ہوا سے اس قدر نہیں ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ کے ضعیف ہوں وہ بھی مستعد ایسے حمیات کو ہوتے ہیں خواہ جن ابدان کے مسالت وسیع اور تر ہو جائیں اور کثرت استعمال کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کو قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہیں علامات جسمی و بانی بہت ظاہر میں نہ ہوتا اور باطن میں اوسکی تاثیر زیادہ ہوتی ہے اور اگر ہلاک ہے تو پھر اس تپ میں ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ میں سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور تواتر اور اکثر نفس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور پوسہ بد سانس میں پیدا ہوتی ہے پراس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کہی تلی اوسقوہ اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر ہو کہ بر صبر کر کے مقابلہ اوس ضعف کا جو جو سقوہ اشتہا کو ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا نذر نکرین ضرور ہلاک ہو جائے اور وجہ فواید و دفعہ در دفعہ معدہ میں نہ ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور عمل لینے بچھنی اور کرب عارض ہوتا ہے کہی خشک کہانی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اخلاط عقل کی پہنچتی ہے اور پیچھے سر اسیف لینے سر استخوان پہلو کے تھک پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن کا دھیرا ہونا اوسستی ہی پیدا ہوتی ہے اور کہی ہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سبب براہ ہوتی ہیں اور کہی یہ بنور ظاہر ہے۔

بہت جلد ہوتے ہیں اور مٹتے دیرین ہیں اور قلع اور قروح ہی عارض ہوتے ہیں۔ بعض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہوتا ہے کہ کسی الگو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے میں پیٹ بھول جاتا ہے اور کسی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور کئی خلط بھی ہوتا ہے اور ہر از نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بو غلام برزطی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور کبھی بہت اور بدبو دار اور کبھی کبھار ایسی خیر ہوتی ہے جو اعضا اور اخلاط کھل کر براہ ہوتی ہے۔ بول مائی اور مرہ سودا کی رنگت لینے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر مرہ سوداوی عارض ہوتی ہے اور صفراوی تر بہت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق اس کے بدن سے بدبو نکلتا ہے۔ یہ تپ اعضا و اندام بالاسے ابتدا کرتی ہے اور نوی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی ذہبت ہو جتی ہے اور شیریں و شیریں اور کرکڑ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ان حمیات و بیماری کی حرارت خود مدیض کو خواہ جو اسکے قریب بیٹھ کر احساس کرنا چاہے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور بعض اور بول مائی بھی زیادہ اخیر میں نہیں ہوتا اور باغیر بہت جلد مملک ہوتی ہے کہ طبع کو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ملاکت کے بعض اور قیادہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور ہر جھٹ بٹ مریض مر جاتا ہے اکثر اونین سے جسکی سانس میں بدبو پیدا ہو گوتی ہے میں خفت ہو یا کہ بدبو نفس ہمراہ اور اعراض شدید سے مر جاتا ہے اسلیئے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہو گئی ہو یا کہ و بانی و با بر دلاکت کرنے والی ایسی خیرین جو قائم مقام اسباب و بانی کی ہوں ستارہ نکاز زیادہ ٹوٹا اوایل خریف میں الگو کے لینے میں اگر اس میں سانس سارے زیادہ ٹوٹن تو سندر و بانی ہوتی ہیں لینے آگاہی دیتی ہیں وقوع و با بر آئندہ جسطرح اور اسباب انہو سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہیں اگر ہوا و جنوبی اور صبا چنڈر و زکانون و ل کانون و خرمین و لکھ و فضل شتا میں دکھن و ترہری چلا کرے۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر ہوتی ہیں اسلیئے یہ بھی دلیل حدوت و با بر ہے اور جبوقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور اب گھبرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار آلودہ ہوا و خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ فزع فصل مرا کا فاسد ہو گیا ہے جو بفضل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور اسکی جنابت اور رداوت بہت زیادہ ہو اور سپر دلیل یہ ہے کہ بیچ میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہے جسب ہوا و جنوبی صیف میں بہت چلے اور ہوا میں کدورت آجائے اور چند روز مکدر رہے بعد اسکے صاف ہو اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور اگر کچھ دیر ہوئے لگا اور زکو گرمی کی شدت ہو اور اب گھبرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر واکے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات و با ر جہر وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے۔ اسطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہوا و کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں اور اس سے پہلے فصل خریف میں شہب یعنی تارے ٹوٹ ٹوٹ گویں اور بیک بیک ہوا میں آگ کے شعلے اور نیران لینے شعلے آتشیں پیدا ہو چکے ہوں تو بھی علامت و بانی ہے اسطرح اگر ہوا دن بھر میں چند مرتبہ بارے اور ایک دن تو صاف ہو اور آفتاب صاف برآمد ہو و درجہ و مکدر ہو اور آفتاب پردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم واکے آنے کا یقین کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ واکے حادث ہوتے ہیں جیسے میندک بہت پیدا ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں آرا نخل یہ بھی علامت ہمراہ واکے ہوتی ہے کہ جو ہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین میں سوراخ کر کے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کار بننا چھوڑ دیں اور تاریکی انکے بصر میں پیدا ہو کہ اپنے سوراخ کو شناخت نہ کر سکیں اور جو شہم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے غنق لینے لگا لگا و خیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دیں اور کبھی بھینہ وغیرہ اسی طرح آشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وہ بانمودار ہوتی ہے وہ حیوانات الطبع کوشت مردار کے جمع ہو جاتی ہیں علاج حمی و بانی کا تمام علاج اس تپ کا بھی ہے کہ سہلان خلط میں کمی پیدا کیجائے اور تحیف بندر یہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



اس متقبہ میں جلدی کرنی چاہیے جب تک کہ خوب متقبہ نہ ہو اور بخوبی استغراق اخلاط متعفنہ کا نہ ہو جائے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیے اور اگر سودا خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہیں سمجھنا غیر سے استغراق کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرو کیا جائے اور ہر مکان کی بخوبی اصلاح کی جائے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فواکہ اور پھول خوشبو سرد فرائج کے رکھے جائیں اور سونپیل درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھے جائیں اور ٹھانڈے اور خوشبو جو فواکہ سرد رائحوں از قسم کا فوراً اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو جیسا کیا جائے اور تمام دن میں چند مرتبہ مکان میں چٹڑ کاہ کیا جائے خصوصاً گلاب اور عرق بیدر سادہ سے خواہ عرق نیلو فر سے اور اگر فواہ سے جاری ہوں اور ہزار دن کے ذریعہ سے چٹڑ کاہ کیا جائے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آئینہ سلطو میں بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کا فوراً رطب بارود اور آب مرغ جبکہ اکسین نکالا ہو اسہوار گلاب حسین مثل حاض جو ایک قسم کا مصنوعی روغ ٹھکین ہے اور سرکہ اور پانی اور پانی بھی جو بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعہ بالابا یا بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا سرکہ پے در پے بلائے سے سیمان حرارت کا ہوتا ہے اگر بیان تک نوبت ہو تو کہ شتر اسین میں تھوڑا بید اسہوار اور برادر طرف اور بیداری مایہ اور اخلاط دہن حاض ہو اور سینہ اور اوپر کے کپڑے مثل صدر کی وغیرہ اوپر کو اٹھیں اور پھر نیچے کی طرف بٹھیں اور سونت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اور ڈھانی چاہیے۔ اگر شتر یا طعام میں سفوف طیار ہو جو کھانا کھانا چاہیے اس لیے کہ اکثر خیر بہا پیرج ہو اس لیے کہ اس حالت میں جرأت کر کے اگر غذا دیدی ہے اور باکر کھانا کئی بہ طبیعت اور سکو قبول کرے یعنی سہ اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اور پھر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا کو کئی ترش اور ٹھنڈا چیز نہ کرنی چاہیے اور مقدار میں تھوڑی اس لیے کہ غذا بھی اوس کے بدن میں جا کر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی رو ات بکثرت مضر ہوگی اور اتلا بھی غذا کو کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوا و دہانی کی اصلاح بنظر صبح لوگوں کو بھی ہوتی ہے اور پیار و کئی نسبت بھی ہوتی ہے صبح لوگوں کو واسطے اصلاح اس ہوا کی باہن مراد ہوتی ہے کہ ہوا میں خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا میں کسی طرح پیدا نہیں کیے کہ چاہے استعمال استھال سے خشکی پیدا ہو جب بھی کہ ہوا میں بہت سے احوال ہوا کہ یہ اجزا ہیں ہوا و فاسد غبار کثرت مشک سے ہوا میں سیمہ سا پل سدرس طبعیت ملک قرضل حکاک البطم لادن شہزاد عرفان شک سرد و عراشہ غار سعد ازراہل و ج ترکی شاہ ابابک ام تلخ اسار و کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کر کے استعمال کرتے ہیں اور مکان کو سر کے اور ہنگ سے چھڑکتے ہیں اور اصلاح ہوا جو اوجھ و دھواں کو مفید ہو یہ ہو کہ صندل اور کا فوراً اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بھٹی اور انبوس اور سیاح اور جھانڈ اور پیاز خشک و دھنی و پیاز۔ اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ باغ کو گرد نہ ہو پھر پچھلے طریقہ آخر انار کا وہا سے جسکو دیا کی ضرورت ہے منظور ہو بطور تقدم بالخط بندر ایہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال دے اور بہر جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن میں خشکی پیدا ہو خصوصاً تغلیل غذا سے خشکی ضرور بدین پیدا کرے۔ اگر ریاضت کیو جب سے خشکی بدین پیدا کرے بلکہ ہر کثرت استعمال ریاضت کا کرے اور نہ تمام کا استھام کرے اور نہ تھوڑا استعمال کرے اور پیاس بہر صبر ہی کرے اور ہوا کو اوٹھیں دو اوان سے اصلاح کرے جو اور بند کو بہر جہت اور غذا ترش کی طرف میل کرے اور وہ پھر کو غذا تناول کر کے قیلو کرے۔ اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوٹھیں بہت سی کھانی ملا کر پکایا جائے اور پلٹم اور قریض اور موصوں کا استعمال کرے خواہ سرکہ میں بنایا جائے خواہ اور کسی ترشی میں مثل ساق اور آب انگور میں خواہ آب لیمون آب انار وغیرہ میں۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں اوسکو بہت نافع ہیں خصوصاً گلاب جو سرکہ میں پڑا ہو خواہ ہنگ سرکہ میں پڑے کی ہوئی یا خاصہ مفید ہے اور عفونت کو منہ کرنے میں بہت۔ وہا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور شر و لیطوں سے

اسی طرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوا و بانی کے استعمال کیا جائے اور باقی تدابیر صائیہ بھی عمل میں آتی ہیں اور دوا جو صبر اور زعفران اور  
مرکی سے بنائی جائے ہر روز قریب ایک ریم کے استعمال اور سکا مناسب ہو کہ بہت نافع ہے چھک بیاں کبھی خون میں ایک قسم  
کا جوش تبدیل غفوت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انکو وغیرہ میں پیدا ہو کہ جن غلیان اور جوش میں اجزا خون  
کے الیچین جدا ہوتے ہیں اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خون میں جوش پیدا کر کے ہر کوئی بقیہ غذا طبعی  
خواہ حیض کے خون سے اس خون میں ملا ہو اسے اس بقیہ کو کہ از وقت محل آمیزتہ ملا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص  
اس خون میں بعد از وقت محل پیدا ہوئی ہے جو استعمال غذا کی ردی الجوش کے جسمین عکس اور در زیادہ پیدا ہو اور روارت ایسی ہو کہ  
قوام خون کے سخت کر کے اوکو ٹوران اور جوش میں لائے تاکہ اس خون کا قوام بہت قوام دل کو فوج اور اظہر پیدا ہو جیسے طبیعت  
انکو میں فعل کرتی ہے کہ اس میں جوش پیدا کر کے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جو ہر اور سکا کی رنگ ہو جاتا ہے اور جوش سے قبل وہ خود  
اور کھٹ کی اجزا ہوائی سے ہوتی ہے اور جوش سے قبل اجزا ارینی کی ہے اس شراب سے کم ہو جاتی ہے۔ کبھی غلیان خون کا سبب  
ایک مرخارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کہ اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ٹوران کے تہیت کر کے پھر غلیان شدید مجموعہ اخلاط  
اور خون میں پیدا کرتا ہے اور تو انکو کھانے اور پچھانے کی جیسے بروقت جوش کے اور جوش سے پیدا ہوتی ہے جس طرح بروقت تہیت  
خصوصاً بروقت تہیت ریم کے بشرطیکہ وہ اخلاط ایسا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے مخرف کر کے اپنے انتظام اصلی تبدیل کر دی۔ جبر  
اور جبر ایسے امراض ہیں سے ہیں کہ اس کے سوا دور دراز سے پہنچتے ہیں اور جیسے کوئی پیام ایک دوسرے تک پہنچائے اسی طرح جبر  
اور جبر کے حالات ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہنچتے ہیں۔ جنوبی ہوا جب کثرت سے غلیان  
اور کھٹ چھک کی پوائش ہوتی ہے جو بدن گرم ہے اس میں استعداد چھک شکنی کی ہوتی ہے خواہ جس بدنی رطوبت میں کہ وہ  
ہو یا جس بدن کا خون فصد و خور سے کم نکالا گیا ہو۔ غذا و خور ہی ایسی چیزیں ہیں جنکے کھانے سے مرض چھک کا پیدا ہوتا ہے جیسے  
اگر کسی غذا کھانے کی عادت نہ ہو اور ان غذاؤں کے اوپر واپس یا غذا نہیں گرم کھائی جائیں جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً آدمی  
اور کھڑکاد وہ جبوقت کثرت کھایا جائے اور عادت اس کے کھانے کی نہ ہو جوشرب کثرت پی جائے یا اور گرم دواؤں کا استعمال ہو تو چھک  
ضرور نکلے گی۔ چھک کی بیماری گویا ایک قسم ہی جبران کی اور اکثر چھک لڑکوں کو عارض ہوتی ہے اسکے بعد حوالہ انکو اور بڑھوں کو  
بدن میں چھک کم نکلتی ہے اگر کسی بڑی بڑی ہوا اس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدین رطوبت زیادہ ہی اس میں  
نکلتا چھک کا اکثر ہی بہت اس بدن کے جسمین خشکی ہے۔ فصل ربیع میں جدی بہت جاروں کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور  
ربیع سے کم آفرین خولیف کے خصوصاً جب خولیف سے بیشتر فصل گرمانہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خولیف میں بھی گرمی اور  
کی قدر باقی ہو۔ جبر کا نکلنا فقط جلد میں بدن کا جبر خیر متصل جلد کے ہے نہیں ہوتا بلکہ جتنے اعضا تشابہ الاخرین نظام میں ہوں  
خواہ باطن میں حتی کہ جاب اور پردہ باطنی اور پچھلے وغیرہ سبب میں جدی پیدا ہوتی ہے۔ جبوقت جدی کا ظہور ہوتا ہے پہلی بدن  
کھلی سی اور جوشی ہے پھر ایسی چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے کانٹوں کے سر سے اور گول مثل ہا جس سے اس کے بعد سردی اسے نکل آتے  
ہیں اور پیسہ سے پھر جاتے ہیں بعد اس کے گوشت کی سوا دیشل جاتا ہے اور خشک بشیر رنگ برنگ کی ہو جاتے ہیں اور اسکے بعد پٹری کی جاتی  
ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ کبھی جدی کا انتقال قلمونی اور شہرہ کی طرف ہوتا ہے اور کبھی اس کا انتظام جاکہ کثرت ہوتا ہے اور کبھی

— اگر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اور سکارنگ مثلاً رنگ فلغونی کی سرخی یا لیل ہو تو اسے گدھے کی رنگت مختلف مثل خاکستری انہشتی اور سیاہ بھی ہوتی اس لیے کہ جدری کی بہت سی اقسام ہیں اور ان میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی ناکل سیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری خاصیت بد ہے اور جب قدر رنگت میں سیاہی زیادہ ہو خیانت اور مکی ٹرہ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ ہتر ہے خصوصاً اگر چند دانہ نکلیں اور جم میں بڑے ہوں نکلنے میں اس کے آسانی ہو کہ بہت کم ہو تپہ نرم ہو اور جدری نکلنے کے تپ جانی رہے اور اول زمانہ اس کے نکلنے کا شعلہ دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تپ سے دن کو ہو۔ ایک قسم کے دانہ جس کو ہندوستان کے اکثر شہروں میں ہوتی جہاں کہتے ہیں اور سپتر اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چھک کے ذکر کیے صادق آتے ہیں۔ بعد ان سپید بڑے دانوں کے اچھی قسم چھک کی وہ ہے جس کے دانہ بڑے ہوں اور عدد میں بہت ہوں اور نزدیک نزدیک ہوں مگر دانہ آپس میں مل بجائیں اس لیے کہ جو دانہ بجاتے ہیں اس طرح سے گوشت کو گھیر لیتے ہیں اور ان کے اجتماع سے ایک شکل مصلع یعنی پہل والا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہیں اس طرح وہ بڑے دانہ دوسرے کے ایک پر دوسرے کے وہ بھی ناقص ہیں۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بشواری نکلیں اگر چہ ابتدای مرض میں گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر میں اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانہ نکالنا نصیب ہوگا اور حالت مریض کی بگاڑ ہو جائیگی اور نوبت ہلاکت کی ہو جائیگی اس لیے کہ سب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جس میں ہلاکت مریض کی جھٹل زیادہ ہوتی ہے وہ ہے کہ اس کا حال میں اختلاف ہو کہ وہ دانہ نمودار ہو جائیں اور کبھی اندر بیٹھ جاتیں خصوصاً اگر بنفشی رنگ کی یہ چھک ہو اور کورج ہو یعنی جلد کے اوپر بخوبی نہ اور نہ اس کے بخوبی اوپر نہ کی امید ہو بحیثیت ضعف قوت کو اور کسی عضو کے سبز ہونے یا سیاہ ہونے سے ہلاکت مریض کی ہو جاتی ہے۔ اگر عضو کا سبز یا سیاہ ہونا ہو اور پھر سنے دانوں کے ہونا تو ساقط نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہیں ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہیں۔ پہلی تپ ہو کہ جدری کا نکلنا اس میں سب سے زیادہ ہے بلکہ اس کے پہلے جدری نکلے تب تپ عارض ہو جس شخص کو جدری عارض ہو اس کی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونوں اچھے ہوں تو مرض میں سلامت ہو اور اگر جدری مریض کی سانس بے درپے چلے اس طرح حصہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہو چکی یا جواب میں ورم پیدا ہو گیا ہے۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی جائے اور کرب میں ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہو جائے اور جدری یا حصہ پھر دھونے لگے اس وقت مریض قریب ہلاکت ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہے کہ جدری ایسی قسم کی ہو جس کا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر میں ہوا ہو۔ اکثر جدری کا بیمار احتیاط یا بعد ظاہر ہونے خناق کے مر جاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر کچھ لینے خراش رودہ یا نفسالی میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔ اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصہ اندر بیٹھ جائے کہ بیمار کی غشی قریب ہو۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اس کے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہو جائے کی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کی باغضانی لینے جسے گوشت کا پانی اس کے ہوں اور قوت ساقط ہوتی چاہے بہر موت میں کچھ شک نہیں جیسا کہ ایک قسم کی چھک کی درمیان جدری اور حصہ کے اور ان دونوں سے اسلم ہے یعنی سلامتی زیادہ ہوتی ہے۔ اکثر جدری انسان کے بدن میں دو مرتبہ نکلتی ہے جس وقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور مادہ دفع کا ہو۔ اور کورج اور صامی ایک قسم جدری کی ہے کہ جس کے دانہ چمڑی اور سینہ اور پیٹ پر کہ بہت بندل و دم کم زیادہ نکلتے



نکلتی ہیں اور تہذیبی رویہ اور ذہن غلط پر دلالت کرتی ہے جو اطوار میں دفع نہیں ہوتا علامات ظہور جہد ریگی کبھی جہد ریگی کو روک دیتے ہیں  
 پشت پر اور اور ناک پر نکلتی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض در تاسہ اور بدن میں کانٹے سے جھنجھوتے ہیں تمام بدن بوجہ پیدا ہو جاتا ہے رنگت کا  
 اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہیں حرارت تمام بدن میں منتقل ہوتی ہے اگر کئی جہاں بہت ہوتی ہے سانس میں ٹکی پیدا ہوتی ہے اور آنکھ  
 جاتی ہے تو کھوکھار ہو جاتا ہے سر میں بوجہ اور درد پیدا ہوتا ہے موندہ خشک ہو جاتا ہے کرب اور درد گلہ میں اور سینہ میں پیدا ہوتا ہے پانوں پر  
 لگتے ہیں جس وقت چست لٹے اور چست لٹے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب بانوں کے ساتھ تپ ملتا ہوا ہوتا ہے۔ حصہ کو یا ایک قسم  
 جہد ری معنوی کی ہے ہندی میں اسکو کھسار کہتے ہیں جہد ری اور حصہ میں اکثر احوال کا کچھ فرق نہیں ہے اتنا فرق ہے کہ حصہ صفراوی ہوتی ہے  
 اور اس کے دانہ جوئے کو یا جلد کے اوپر نہیں نکلتے اور جلد میں ایسی باندی نہیں ہوتی کہ کچھ خیال کیا جائے کہ حصہ میں ابتدا میں حصہ بہت کم جلد  
 کے اوپر معلوم ہوتی ہے۔ ابتدا میں جہد ری کے دانہ اوپر نہ ہوتے ہیں حصہ کے دانہ جہد ری سے شمار میں کم ہوتے ہیں اور اگر حصہ میں حصہ  
 جہد ری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جہد ری کے اور حصہ کے قریب ہوتے ہیں مگر خروج پینے اور کافائی انا حصہ میں زیادہ ہوتی ہے اور  
 کرب اور شعل حرارت زیادہ اور در پشت کم ہوتا ہے اس لیے کہ ہر بات میں جہد ری میں جہت امتلا و خون فاسد کے ہوتی ہیں جو کثیر ہوتا ہے۔  
 اور حصہ میں خون کے ردارت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اس قدر نہیں ہوتی ہے جہد جہد میں ہوتی ہے حصہ اکثر اوقات کیلار کی شکل آتی ہے اور  
 جہد ری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے جو علامات سلامت حال مریض کے جہد ری میں ہیں وہی حصہ میں ہیں کہ جو قسم حصہ کی صورت انطور اور  
 اور بروز ہو اور اس میں فصیح جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سرفروشی گون حصہ بھی روی ہے اور جس قسم کی حصہ میں فصیح بدیر ہوشی متواتر  
 عارض ہو وہ قائل ہے اور اگر دفعہ نکلتا غائب ہو جائے وہ بھی دی اور غش اور ہے۔ جہد ری کے علاج میں مبادرت کر کے اخراج خون کا  
 بہتہ دار کافی کرنا چاہیے اگر شرائط اخراج خون کو جمع ہو جائیں اور اس طرح اگر مرض حصہ کا بوجہ امتلا و خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا رو  
 چہاڑم کیلانی رہتا ہے جب دانہ جہد ری کے نکل آئیں پھر فصد یعنی چاہیے ہاں اگر امتلا و شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جائے پھر  
 بذریعہ فصد کے امتلا و خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ میں مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض میں بہت ہی موافق ہے اور اگر ناک کی گرت  
 کھولی جائے فائدہ رعات کا حاصل ہو گا اور نواہی عالیہ لینے اور پکی جانب کو اعضا کی صفت جہد ری سے حفاظت ہو جائیگی اور اگر کوئی دوا  
 اس میں آسانی ہوتی ہے اگر فصد یعنی واجب ہو اور پھر اخراج خون کا کیا جائے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اس طرح جو  
 ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبادرت کے بچھاتا ہوا ہو اس کے نسبت فساد کو کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جہد  
 اور حصہ میں ایسی غذا کھلائی چاہیے کہ متغوی ہو اور اطفال و حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت میں تفس پیدا  
 کرے اور خون کو غلبہ نکال دے جس ناک خورش عبا کی ہوا زلال تر سندی کے خواہ شکوہ خرا اور مسور کا شور با اس طرح جس غذا میں لطیف  
 طبیعت کی ہر گز زیادہ نہ ہو اس سے ضرور سبب کہ ان غذاؤں میں تر سندی شریک ہے خواہ جو خیر مثل تر سندی کے ہے اور اگر وہ جو غذا  
 دیا ہو وہ بھی مناسب ہو اور تر بوز تر سندی قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتدائی مرض میں طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع لطیفات  
 تر سندی افضل ہو اور اگر فقط تر سندی ہے اجابت نہوشیر نشست بھی زیادہ کہیں مگر کھڑی طبیعت آسانی ہو جائے اور زیادہ اس سال سے احتراز  
 واجب ہو خواہ کچھ قدر تر سندی خراب آلو شریک کہیں کبھی اول ظہور میں جہد ری کے ۳ درہم رہتا گذرینے کیوڑے کا رب ہر دو قرص کا نو اور  
 شراب شکوہ خرا کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہو جائے کہ مرض میں طول ہو گا اور دوسرا دن گذر جائے اور جہد ری کا ظہور شروع ہو



اور سوقت تیرید کا استعمال بیشتر سبب غلطی عظیم کا سبب ہے اس واسطے کہ فضول مواد کو جو تعلقہ کے اندر روک دیتا ہے اور اعضا و ریشہ  
 بوجہ اس چیز کا جو گنجائش بردار اور ظہور کی نہیں ہے وائے اور تلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ البیوت  
 میں اعانت مادہ کی ایسی درائے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کھن اور سردی مواد بستہ کی کھول دین جیسے رازیانہ و کفن ہمراہ شکر کے  
 بطور عصا کے لیے اندرون کے تھوک عرق بخور کے شکر سے شیرین کر کے پلا تین یا چوتھانہ اصول اور بزرگ جنین زیادہ حرارت بخوشی  
 ان وادوں میں بعد خوشبو آجانی کے زعفران بھی شریک کرتے ہیں اور آب انجیر بہت نافع ہے اس لیے کہ انجیر میں طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت  
 ہے اور باہر نکالنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی بہت پائے ہیں۔ ایسے وقت میں یہ بھی ایک وائے نفع ہے کہ مفسول و درم عر  
 مقتدر و درم کثیر اس و درم نصف ظل یعنی اولہ بانی بن جو ش وین جب نصف چلے گئے تب پلا تین۔ اس سے بھی زیادہ جدی نکالنے پرورد  
 یہ وادے انجیر زرد و درم نصف و درم کثیر رازیانہ سرد و درم و درم پائے جو ش وین جب ایک تہ ثلث باقی رہے صاف کر کے کلا تیر  
 حرارت کو قلب و گرد سے باہر نکال دے گی اور غفلان کو منع کر لگی۔ ایسے وقت میں تیل بیمار کے پاس بھی نہ لہانا چاہیے اور کپڑے اور ٹوٹا  
 و اجیتا کہ تفتیم مسام ہوا اور سرد ہوا سے خصوصاً جار و غین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوستہ کے ساتھ ایسا استعمال ہر وقت جاری رہے جو تیرید سبب  
 نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اس واسطے کہ سردی سے مسامات بند ہو جاتے ہیں اور جو مواد آلودہ نکالنے پرورد ہر وقت پلا تین جاتی ہیں  
 بکثرت سردیانی بنیا جیسے ہر وقت سے ٹنڈا کیا ہوا اور غشی میں داخل کرنا یعنی اس مکان میں جسکی ہوا سرد کر کے واسطے پروردے کہ ان کے  
 چھوڑے گئے ہوں بہت برا ہے۔ کبھی فصد کی سطریت اس طرح ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو پروردہ ہوتا ہے اسکی وجہ سے مادہ  
 مستحق خروج اندر کو پٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گزرنے و درن یا تین دن کے فصد سے بچا تین۔ اگر کسی تدبیر کو چاہے خواہ آخر  
 وغیرہ کی گری سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اس وقت تیرید اس ہوا کی جو بزرگ ہو گئی کے واسطے  
 کہ ہوشی ہے یا تفتیم کرنی چاہیے اور خوشبو کا فوراً درم بدل کی ہو گئی چاہیے۔ اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہ ہو اور غشی یا ہوا  
 اندر کے بار دین سے داخل کیے ہوئے نہیں ہوں تو پھر کچھ سفایقہ نہیں ہے پھر اگر مادہ کی اعانت بذریعہ خچن یا ترک تیرید کے واسطے چلے  
 نکالے جدی کے کچا ہے اور اس تدبیر سے مرض کو کسی طرح کی خفت ظاہر ہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جائے اور زبان کی سیاہی سے  
 بساعت زیادہ ہوتی جائے اور سوقت کثیفین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کر دینا چاہیے اور کیتھرت تیرید کا استعمال کرنا چاہیے۔ جدی اور جھیر کی  
 بیمار میں پیٹ پلیریب اور نما و کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر میں دو خطرے ہیں ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہو جائی اور  
 اسہال دی اور اول الدم عارض ہوگا اور آخر میں اس مرض کی حفاظت طبیعت کو اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ حوض حدیث  
 کے پھٹی ہوئی مسور چن پانی بدل بدل جو ش دے کہ کے کھلاتے ہیں اور بدلے اوس مسور کے جو تیرید سے ترش کچا گئے آب نار  
 خواہ آب سماق خواہ آب انور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہیں۔ دوائیں جو خون کی تیرید اور تغلیظ کھن اور اوس کے جو ش کو منع کر  
 ابتدا و مرض میں ایسی دوائیں جائز ہیں جیسے رب ریاس اور رب لگور و آب فواکہ سرد و شربت کدو و صفا اور شربت انگور و خرفہ خواہ  
 خود لگور و خرفہ یا درخت خرا کا دودھ۔ شربت کیوڑے کے بہت سوختہ ہیں جنکو ہم قرابا دین میں ذکر کر چکے ہیں ان پر ایک نسخہ عجیب اور  
 قوی التاثر ہم ذکر کرتے ہیں کہ اوسکی ساخت وہی کے توڑے جو ترش اور کدو ہو ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتدا  
 مرض میں اوسکا استعمال بہت خوب کدو و حصہ اور اگر ب کدو نہ پیدے آئے تو خود کو مسلم لکیر و سکوتر اشین اور اوسکا بڑا کدو لکیر

بابیک میں بیسکے بقدر نصف اوسکے صندل لیکر کر کہ ہر قطر یا آب انکھور خاص بن چند در تک بگوین بعد اوسکے نرم آج سے اتنی اور  
 تک پکاتین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اوسکے بعد پندرہ لین اور اس بخور سے ہر کے پانی کو سے لین اور جس قدر سرکہ یا آب  
 زیادہ بہتر ہے بعد اوسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو پکائے کے ذریعہ سے آلائش دسی اور اس سے پاک کریں یا مثل انکھور  
 کے اسطر پکاتین کہ اوس سے مائیت دہی کی رہینے نور ہو اور اوسکے اندر جو اس پانی میں ملا کر فقاہ بنینے در پھر ایلار کرین اور  
 ترش کوین بعد اوسکے پھر اس در بھڑی کو در پھر پکائے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آدھ مار کے اسی سے فقاہ بناتین اور در چوب  
 کی گرمی سے ترش کرین جس قدر کر اس عمل کو کر چکے ہنتر ہو گا اس پانی سے پانچ خبر لیکر آب اور آب سنفر مل ترش جیسین انہی  
 مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب صیف ترش جیسین طوبت زیادہ ہو اور آب زردہ جو ہو جب تھریخ کو دھنچ کی تلخ بری رہینے  
 جنگلی بیسکے آب لیمو آب آلو بخارا جو ترش ہو آب شکر و خراج جو ترش ہو اور آب کندش تانہ آب توت شامی جو خوب بنے ہو آب  
 خربانی خام ترش عصارہ انکھور عصارہ ریاس عصارہ شاہماو بابیک انکھور عصارہ و زعفرانی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک  
 سے پین سے عصارہ آتچ عصارہ ترشا و نارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کو عصارہ کشتہ عصارہ کاہو عصارہ برگ خشک بن  
 عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ اور برگ غورہ برگ گل عصارہ برگ  
 عصارہ اوسلی یعنی لال ساک عصارہ ہجۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلکار تخم  
 نیلوفر تخم گل ہر ایک سے بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ بودینہ ترچھا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا روغن  
 اور اجڑا جمع کر کے آگ پر چڑھاتین۔ اور سو پر چڑھو اور جو ہر شہر و جزا و سماق تین جز و دانہ انار تین جز و اخل کر کے پکاتین تاکہ نصف  
 باقی رہ جائے بعد ان اوار کے خوب لین اور جہاں کہ وزن کریں اور فی تین سو درہم بنینے قریب پختہ ہونے کے ایک سے شمال خواہ  
 کا فور خوب پسکے طرف کے بنیدیں پھر کریں اور اوسکے اوپر دای مذکور آب سنکلی و الین اور اوسکا موئدہ خوب رنگ سرخوش سے بند کر  
 کہ بخارات باہر نکل نہ سکیں اور پھر آگ پر چڑھاتین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے اوار کہ خوب سایا لین اور پختہ ہو لینے میں  
 میں اجار وغیرہ رکھا جاتا ہے جبے مرتبان وغیرہ میں رکھ کر خوب دھل کریں کہ اوس سے کافور کے اور جانے سے اطمینان ہو اور مقدار  
 نسبت اسکی دس درہم یا قریب ۳۲ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دو این کہ سفید سنبل الطیب و زنجبیل اور زایانہ اینسول فلفل و زعفرانی  
 شریک کرتے ہیں جس قدر مناسب معلوم ہو۔ جبہ خراج چدریکا تمام اور کمال ہو جای اور دانی سب پختہ ہو جائتین اور باقوان  
 گذر جائے تدبیر ہائے ہی ہے کہ سونے کی سوئی سے چھید کر طوبت دانہ کی نکال لیجائے اور روئی سے پونچھ لین اور تک پکاتین  
 ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور طوبت نکالنے کو تک ملنے میں کینڈر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلئے کہ زخم تازہ ہر تک چھو کر اندھا  
 اور احم ہو جاتا ہے بلکہ بڑے اندھے کے سودا اور دانی توڑے ہون یا نہون اونپر تک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانوں کو بحال خود چھو دینا چاہیے  
 کہ راہ نکلنے و طوبت کی بند ہو جای پھر اوسکے پونچھ کیجائے۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش تک کی نہ کرنی چاہیے کہ درم پیرا چوگا  
 اور درد شدید عارض ہوتا ہے۔ مگر بعد فلیج کے تلخ ضرور ہے۔ اور تلخ کا طریقہ یہ ہے کہ پانچمین تک گول کر اندھے کے زعفران بھی داخل  
 کریں اور گلاب میں اگر تک گولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانچمین جھاؤ اور مسور اور گلاب کو چھول جوش دیکر تک گول کر لینے  
 خوب ہی خصوصاً اگر اوسین صندل کا فور بھی شریک کریں تلخ سے تلخ بخوبی پیدا ہو تا ہے اور خشکی و انون میں بہت طریقہ ہوتا ہے اور





نہیں ہے کہ اس میں ختم ختم شریک کرین اور قلب کی حفاظت کی واسطے جو شانہ انچر اور سورج و قمر اس فصل کے بیان ہو چکا ہے کہ وہ حرارت کو زامی  
 قلب سے منہ کرنا ہے اور اس کی حفاظت کو زیادہ ابتدائے واجب ہو کہ اسی زمانہ میں اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہو کہ استعمال قواہض کا کرین  
 اور اگر آخر فرض میں اسہال عارض ہو تو صرف طراشیر اور رب ریاس کی علاج کرین خواہ قرض ختم ختم سے معالجہ کرین لاشانات جدرمی کے  
 وضع کا طریقہ اس مقدمہ کا بیان ہم اگر جہان زینت کا ذکر ہو گا کہ تفصیل کرینگے اور یہاں پر مخصوص دو اوجہ مناسب ہیں  
 بھی ہے اور نشان چپکلا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے بچلہ اون ادویہ کے جسے نشان چپک کر بطرف ہونے میں سوکھی جڑ بانس کی آٹھ ٹکڑا اور ترش  
 چوب پیادہ ترشہ چوب ترشہ اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک ہوئے اور چاول جو سے نمونہ اور آب جو اور سپیدہ بھینہ مرغ اور مٹی بھولی بھولی کر کے  
 مسرے کے اور مرداسنگ شکر طرز دشتا ستہ بارام شیرین اور بادام تلخ اور روغن آوراوہان کی قسم سے روغن سمون اور روغن  
 پستہ چربی کے سب سے کی روغن گار اور جوجاج میں قریب سے ہوا اور وہ پانی جو اینٹ کی ٹھوسے ٹکڑے سے جس وقت سم کو بھونیں اور جلا تین کہ نہایت  
 مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور حمارہ فلفل یعنی وہ سنگا پیر کو گول جو مرج سیاہ میں سے ہونے میں اور مرج کی تاثیر اور تین مرتبہ  
 کر جاتی ہے اور قسطا اور اشق کنیر صالوان اورہ اسنی استخوان سوختہ پورانی بڈیان جو کہ چونا ہو جائیں تخم ترب اور ترب سوکھایا  
 تر اور دوسرے کھانے کی چیزیں ہنہ خضے رنگ کی خوبی پیدا ہونا اور مینو مشش اور شراب خوشبو پاکیزہ بھینہ نیم شست شوربا کی مرغ اور کباب  
 اور راج اور تندو جو فرہ ہو استعمال اس مریض کو پیشہ کرنا ضروری ہے۔ مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور مینو  
 کی لٹیر لیکہ پورانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ خود ہر واحد میں درم حب البان ترمس قسطا زراوند طویل ہر واحد پانچ درم  
 بانس کی جڑ سوکھی مین درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیر کے پانی میں اور آب جو خواہ آب باقلا میں پسکے عضوہ  
 براکھ لگا تین اور صبح کو بھینہ بائیں جوش دیکر دسوا دین قرین نامی حکیم کا نسخہ خشت جدر برانی بڈی اصول فصص فارسی  
 ترش تخم خربزہ برنج ساخی شستہ حب البان قسطا اجزا ہوزن لیکہ اور پختہ پیار کرین ترمس اور خود سیاہ کو پس کرالش کرین حب  
 ورمی کا بیان اور باب حیات یوسید میں بیان ہو چکا ہے کہ جو حیات نالج اور ام ظاہری کے ہونے میں وہ اکثر حیات یوسید  
 میں داخل ہیں ایسے کہ اور ام ظاہری بیشتر ان کے خوف قلب تک پہنچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہیں پہنچتی اور اکثر یہ اور ام ایسا  
 باد یہ یعنی خیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تباہ قلب ہوئے اور  
 یہ تپ از قسم جمی پوی باقی نہ رہے گی بلکہ جمی عفونت کی طرف منتقل ہو جائے گی اور اکثر یہ بات یعنی حدت ایسے اور ام کا انتقال جمی کا  
 طرف جمی عفونت کا اسباب سابقہ بدنی کی وجہ سے ہوتا ہے اور امتلا و اخلاط جو بدین ہوتا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے۔  
 اور کبھی بوجہ ایسے فوج کے جنکے مواد خفیہ متوجہ ہو کر خفس ہو جائے گوشت ہرم میں۔ مگر جو حیات نالج اور ام باطنی کے ہیں اونکا وجود فقط قلب تک  
 سنونٹ پہنچنے سے نہیں ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہنچ جاتی ہے بدترین حیات جو بوجہ اور ام باطنی کے پیدا ہون دی ہیں  
 جو ورم حمہ سے جو بعض اخصا میں ہو جائے پیدا ہون کہ اس تپ میں دروند پیدا و پیاس اور التهاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر دلائل  
 اختلاط مرہ صفراوی جو بت ساہو خون میں ظاہر ہونے میں اور ام باطنی جیسے ورم داغ خواہ ورم حجاب داغ اور صباغ یعنی کان کا پردہ کی  
 ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم خلق جب عظیم اور دھوی ہو اور اس حجاب کا ورم متصل سینہ کی دیور ورم جگر اور گردہ اور شتہ  
 اور ورم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے۔ کبھی حیات اور ام میں بوجہ قریب اور بوجہ کے قلب کی شدت اور ضعف میں اختلاف ہوتا ہے





عضو نورم میں عفت ہوتی ہے اور مادہ متغیر اسی مقام پر کچھ جاتا ہے۔ نبض جمیات درم باطنی کی مثل نبض جمیات عفت کے ہوتی ہے کہ ابتدا میں صغیر اور بوقت عفتی کے سرع الانقباض اور بعد از ان عظیم ہو جاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب انقباض و عفت اور مادہ کرکات جمیات میں بیان ہو چکا بعد اسکے فشاری خواہ موجی ہوتی ہے برہین عفت کے لمبی اور عصبی ہونے کی۔ اور بول کرکات جمیات اور ام میں لطیف بیاض کے نائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلیئے کہ مادہ بطرف درم کے متوجہ ہوتا ہے اور وجہ اسے یہ مقام میں جذب ہونا کہ لازم ہے ذکر علاج جمیات درم کا علاج ان جمیات کا بعینہ علاج جمیات مادہ کا بعد از ان کہ اصل درم کا علاج ہو چکے اسلیئے کہ اصل معالجہ درم کا ہے اور وہی مقدم ہے کہ اس میں رعایت تب کی بھی بذریعہ تریا و ترطیب کی ضرور ہے جمیات اور ام کے علاج میں بہت اور جمیات عفت کے جو بلا درم ہوں یہ فرق ہے کہ درمی تب میں اجازت سردیانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور اگر درم ان قسم مرہ ہو سر و غیرہ نکال رکھنا مقام درم چھین برودت بالفضل ہو جائز ہے جبکہ عصارہ کا ہوا و ریح العالم اور غرقہ وغیرہ کی قدر آرد جو سپید رنگ کے بھراہ بخ میں سر کر کے اور جب گرم ہو جائے پھر بدل دین اور کبھی زیت الافاق جو بالنت اخلاقی ہو گا کہ ہوا و ریح و خون گل بھی شریک کر دین اور اگر کا ہو کہ دھوکے بخ میں سر کر کے کہ تین جائز ہے اور غرض یہی ہے جمیات درم کے ترکیب ایک قسم سرد و سرد قسم گرم کی ساتھ چند صورتوں میں ہوتی ہیں کبھی اصفاف جدیدہ کی کہ میں ترکیب ہو جاتی ہے جبکہ بھی عفت عفت کی ساتھ اور کبھی ترکیب ایسی جمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس فرسہ میں ہوں جبکہ ترکیب اصفاف جمیات عفت کی مثلاً بھی عصب بھی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہوا ہے ہی مرکبات شامیہ سے وہ تھوڑی کہ جو بنام شطرنجب معروف ہے اور کبھی جمیات اور ام کی ترکیب باہم ہو جاتی ہے اور کبھی نوع واحد کی جمیات میں ترکیب ہوتی ہے جبکہ درم مرکب ہوں خواہ درم میں ترکیب ہو یا تین ریح مرکب ہوں جو عصب کی ترکیب میں کہ عفت نو استغفار کی ہو کہ کہ یوم راحت غلب اول کا عین روز و رورہ اور نوبت غلب ثانی کا ہو گا پس ظاہر میں ثابتہ کا ایسا کا ہو گا اور بھی حال ترکیب میں اس کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کر بعد چون کہ وہ یوم نوبت ریح اول کا ہے اور اندک تجمل سے واضح ہو گا کہ ہر روز ایک تب کا نوہ ہو گا پس عشا بلغمیہ لازم ہے کہ ہو جائے مثلاً کبھی تین قسم جمیات غلب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترکیب میں منادیت ہو اور قدر اعلیٰ کسی عصب کا دوسری عصب میں نہوا ہو تب سے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلیئے کہ یوم نوبت ریح اول کا اور ابتدا غلب ثالث کا پرتا ہے اور اس طرح با پنجوان روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تب شطرنجب سے شامیہ ہے جبکہ درم مرکب ہوتا بلغمیہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نوبت کی طرف زیادہ انقباض سے کہ طبعیہ کا مادہ متغیر نہیں اور نوبت کے حال سے اشتغال میں چند ان شمر نہیں ہے بلکہ اعراض کی طرف متوجہ ہو کر ملاحظہ کرنا چاہیئے تجلہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب جمی کی غلب خالص سے ہو جسکا مادہ صفر اوی خالص ہے اور ایک تب کا مادہ صفر و کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت ہو جو شدت حرارت کا عارض ہوگی تا آنکہ جس تب کا مادہ قلیل ہی اور وہ تب اعراض میں ضعیف سے پہلے زائل ہو جائیگی کبھی تب کو مرکب ہونے پر بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر سری پیدا سکون اور آرام ہو جائے اور پھر از نوبت شمرہ طاری ہو جو طبعیہ عالم دلائل جمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تب کو سبب اس کے اعراض کے پہچانا ہوا ہو کہ نسبت نہایت صغیر ہے کہ پہلے زشتا ترکیب تب کی نہ کر سکے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

تپ کی سہرا جی عفوئیت کی خصوصاً سہرا جی لفظ کو کماواہ بلغم یا لحم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اس لیے کہ معالج  
اس جی مرکب میں قزات اور سکون اور چند بار ابتدائاً فیض اور قشر میرہ کی اور بار بار برادر ہوئے عرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات چتر  
ہوں ملاحظہ کرتا ہے اور اگر منفرد ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اور وقت ان بلکہ لقمین کی ہوتا ہے کہ فقط حیات  
عفوئیت سے بیان ترکیب ہو خواہ وہ حیات لازم ہوں یا منفرد اور لازم سے مرکب ہو اور جی سا فوج کا قطعاً دہم اور گمان نہیں ہوتا  
اور کبھی ترکیب شوالی اور پے در پے ہو جاتی ہے اس طرح کہ بعد نوبت ایک تپ کو فوراً دوسری شروع ہو جاتی ہے جیسے کہ  
زمانہ ابتدائی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض میں خفت ہوتی ہے زمانہ منشی جی اول میں متداخل ہوتا ہے اور وقت تپ  
مرکب متشابہ ہو کہ سونوس کی جو غلیان خونی خارج عروق میں پیدا ہوتی ہے شبہ ہو جاتی ہے پھر ایسے وقت بدولت رجوع کرنے نظر  
دلائل خاصہ تپ کے جاری نہیں ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوس کے اوپر بیان ہوئے ان کے ملاحظہ سے تفرقہ کامل  
ہوتا ہے۔ اور اگر نواقیص پر قدرت ہوں اور وقت دونوں تپ کا ایسا اتصال نہیں ہوتا کہ دونوں ملکہ ایک تپ معلوم ہوں بلکہ  
درمیان دونوں کی آوتوں کے کہ قدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن جی  
سے ترکیب ہوئی ہے اور کے عدد کثیر ہوں خصوصاً اگر زمانہ قزات کا طولانی ہو کہ اور وقت کثرت حد کی بدولت اتصال اوٹلا  
نہیں ہوئی اگر ترکیب حیات سے متعلقہ ہے مثلاً ایک جی حادثہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطرنج یا برص و تین حادثہ پہلی دفع ہو  
سے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونوں تپ منفرد ہوں خواہ دونوں لازم ہوں یا ایک لازم ہو دوسری منفرہ اور کبھی شطرنج یا برص  
ایک غلبہ مرکب ہوتی ہے خواہ غلبہ اور سوداوی ہوتی ہے اگر غلبہ سہرا شطرنج کے ہوتے ہیں پہلے بوجہ حدت کے غلبہ زوال  
ہوتا ہے اور فقط شطرنج باقی رہ جاتا ہے اور اگر جی غلبہ خواہ سوداوی سہرا شطرنج کے ہوتے ہیں پہلے شطرنج قح ہوئی ہے اور خاص  
بلغمی خواہ سوداوی باقی رہ جاتی ہے۔ کبھی حیات مرکب میں ترکیب در طر جیسے پیدا ہوتی ہے مثلاً مٹی منفرد اور لازمہ کی جنس میں  
اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہوں یا نوع واحد کے ہوں اور تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غلبہ سہرا غلبہ لازم  
کے مرکب ہو اور جیسے دو منفرد مرکب ہو جاتی ہیں اور طرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہیں۔ بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ دو  
میں ترکیب نہیں ہوتی دو غلبہ مرکب ہوتی ہیں اس لیے کہ مادہ جس وقت داخل عروق میں ہوا وہیں ممکن نہیں ہے کہ جس شے  
میں عفوئیت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکساں متغض ہوگا اور بعض اسکا ہر جگہ ظاہر رہے گا۔ یہ سراسر  
ہمارے نزدیک اجاب نہیں ہے اس لیے کہ عفوئیت جو داخل عروق ہے ضرور اسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے  
اور بعد ازاں اس کے تغض پھیلتا ہے اور اسکے بعد احکام شہداد اور تغیر کے اوپر جاری ہوتے ہیں بہتر تاریخ عفوئیت اول کی اور اس  
عفوئیت کو حرکات بنامہ اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہیں پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل  
عروق میں کسی مادہ کی عفوئیت شروع ہو کہ اسکو غلبہ ہو اور بالاضافہ متغض ہو اور دوسرا جزا اسی مادہ کا جو دوسرے مقام میں ہو  
اسی اس قدر غلبہ ہو کہ خود بخود متغض ہو بلکہ بہ اتباع اسی جزو کے اپنی ذاتی عفوئیت کو جو غالب نہ تھی بڑائی اور افشا اسکی عفوئیت  
کا اتصال بھی ہو اور بہ اتباع بھی ہو پھر اسکو اس قدر غلبہ اور شہداد کا جدا گانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حیات کی تین ہیں مادہ اور  
مبادلہ اور متشابہ ہے۔ مادہ ایک ہے کہ اجی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہو جائے۔ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرود ہونے ایک تپ کو دوسری شروع ہوا اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونوں ساتھ ہی شروع ہوں اگرچہ پہلے ہزارہ ہوا اور عرق بڑھ  
 نہ خواہ چند بار لڑے پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق بڑھ ہوا سو وقت ترکیب میں گمان قوی کرنا چاہیے اس طرح اگر پہلے ہزارہ ہوا اور عرق بڑھ  
 اور قبض لینے سے گنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر ہر اطراف کم ہو تو فقط پہلے بھی ہو سکتی ہے وہ کہ شرط الغلب کا شرط الغلب  
 دو تپ ہو جاتی ہے ایک جمعی غلب ہوتی ہے دوسری بٹنی اور اسدن چونکہ بٹنی اور غلب دونوں کی نوبت یکساں رہتی ہے اس لیے  
 اس روز شدت اعراض میں زیادہ ہوتی ہے یا دونوں کی ترکیب سببیل مشابکت ہو لینے دونوں ساتھ ہی شروع ہوں خواہ  
 سببیل سببیل کہ ایک کو اترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ سببیل مداخلت یعنی ابھی ایک تپ اترنے نہ پائی  
 کہ دوسری شروع ہو جائے۔ سبب سبب زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے چھین دونوں ہزارہ شروع نوبت کرتی ہیں اور سببیل  
 قسم کی شناخت کہ اسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اترنے پہلی تپ کو دوسری شروع ہوا اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہو  
 کبھی دونوں تپ لڑے ہوتی ہیں اس لیے کہ عفونت داخل عروق سے دونوں پیدا ہوتی ہیں اور کبھی دونوں دائرہ ہو کہ زمانہ انتشار کا پیدا  
 ہو جاتا ہے جو وقت کہ دونوں کی عفونت خارج عروق ہوتا ہے اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اس لیے کہ اسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے  
 اور بٹنی ہر خلاف صفراوی کہ ہوتی ہے اور کبھی دونوں برعکس اسکے ہوتی ہیں کبھی شرط الغلب غالب اور کس جمعی کو بھی کو جب غلب  
 خارجہ اور بٹنی داخلہ سے ہو سکتے ہیں اور سوا اس قسم کے سبب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہیں بلکہ اس بحث سے چند ان فائدہ نہیں اس لیے کہ  
 جو دوا اصطلاحی ہے۔ کبھی مقدم عفونت میں جمعی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اس کے بٹنی پیدا ہو کر غلب  
 ہو جاتی ہے اور کبھی دونوں مادہ میں ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بٹنی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور  
 ہر ایک صورت میں شرکت مادہ بٹنی سے نواب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بجران اسکا بدیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بٹنی کا ہر  
 برعکس کہ دیتا ہے لینے اسکی رت میں کی ہو جاتی ہے اور بجران اسکا نسبت بٹنی بٹنی کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شرط الغلب کا زمانہ بٹنی  
 طولانی ہوتا ہے جسے کہ زمینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شرط الغلب کی مرض جلد پیدا ہوتا ہے اور کبھی شرط الغلب  
 نسبت اور حیات کی بدتر اور قاتل ہوتی ہے اس لیے کہ انجام اسکا بلطف وق خواہ اور امراض فتنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے  
 علامات شرط الغلب کو خاص تر علامت اور ادلی شناخت شرط الغلب کی گواہی کے ہمارا اور قرآن بھی ہوتے ہیں یہ ہے کہ مدت تپ  
 کی ایک روز طولانی اور حدت میں سکون لینے ہوئے ہو بہت غلب مفرد کو بعد اس کے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض  
 میں کم ہوا دشواری کبھی اس تپ میں کہ واقع ہوتا ہے لینے چند مرتبہ پھر سری واقع ہوتی ہے اس لیے کہ دونوں مادہ میں تضاد اور  
 کشی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر تندرخل ہوں۔ کبھی یہ تکرار تین مرتبہ  
 ہوتی ہے لینے قشریہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی بعض اعضا میں گرمی آجاتی ہے اور ہنوز قشریہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ  
 شرط الغلب جو اس لیے کہ بدن کا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ میں نہیں ہوتا اور ابتدا اور زیادہ کا زمانہ اس تپ میں زیادہ افضل  
 پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب میں صفت مشابکہ سے ہو خواہ از قسم مشابکہ ہو بلکہ تندرخل ہو تو جو وقت داخل کا ہوتا ہے اس وقت اس  
 عارض ہوتا ہے اس وقت پھر یہی بار بار ہوتی ہے اور بٹنی میں طول ہوتا ہے اور جو وقت گمان ہو کہ بدن خوب کم ہو چکا ہو اور اسے کہ تپ تر جاوے کہ ایک پھر قشریہ  
 کرتا ہے اس کے اعراض کا بار بار اور کوشش ہر جاہہ انطا کہ ہوتا ہے۔ اور تپ میں کوشش کا اوقات خردی در کئی دنوں میں قبل نشی بٹنی کو ہوتا ہے اور نہ بہت اسکی جلد تر ہوتا ہے



اور نسبت صفراوی کے دیرین ہونا ہے اس لیے کہ حرارت کا پھیلاؤ و شطرنج بین بڑی وقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض میں اور اس کی حدت بردقت منہی کے تشدید ہوتی ہے اسی طرح زیادہ انحراف کا بھی طولانی ہوتا ہے اس لیے کہ دفعہ پنجم نسبت نزاع و دونوں باتوں کے واقع ہوتے ہیں اور عرق برآمد ہو کر یہ تشدید ہوتی ہے اور اس تپ کا قیام دل و لہجہ و لہجہ و لہجہ کے مشابہ ہوتا ہے اور چونکہ اول دور میں دل کے مشابہ ہوتا ہے۔ شطرنج کو جو دیرینہ لال چند وجہ مختلف سے ہو سکتا ہے کہ یہ نظر عادت کے اور کسی بزرگ اثر سے عادت کے راہ اس طرح کہ ایک آدمی کے بدن میں خلط صفراوی بکثرت شخی اور غفیف شخی اور بین انکی شخی اور اسکے بعد یہ احوال ہوا اور یہاں کو ترک کر کے اچھی غذا اور گونا گون تدریجی ایسی کیں کہ اسے بھم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدن میں بکثرت شخی اور بھم میں غفیف شخی بکثرت شخی اور بھم میں ایسی رہا صفت کی اور ایسی چیزوں کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اس میں یہ بات پیدا ہو گئی مثلاً لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اور صحت تدریج تبدیل سن سے برطرف ہو گئی۔ اور انراض کے ذریعہ سے شناخت شطرنج کی اس طرح ہوتی کہ شخص اور بول کو دیکھ اور زیادہ تے کی طرف سے نکلتا ہے اور سکا خیال کرے اور بزرگ کا حال بھی ٹھونڈا رکھے اور حال انفعج کا اور اس کے علامات بھی دریافت کریں اور پیاس اور کیفیت لمس کی اور تشعیرہ اور لرزہ ہی دریافت کیا رہے کہ لرزہ آتا ہے یا نہیں اور حالات اوقات اور نسبت کی ملاحظہ کریں۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ میں نسبت غلبہ کو عظیم میں کمتر ہوتی ہے اور نسبت بلغمی تپ کو صفر اور بطور اور تفاوت میں زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ میں بدیر قیام پاتا ہے اور متع بلغم اور صفر اسے ملی ہوئی ہوتی ہے اور بزرگ کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور تشعیرہ اور کیفیت اوقات اور بزرگ اور بچہ انتظام ہونا تو اس کا مشفق ضرور تھا اور بیان ہو گیا البتہ جو خفا غالب و لون خلط میں سے ہوا اور کسی کی امید جو دلائل غالب ہوں اور اسے ہو سکتی ہے۔ اگر بلغم کو غلبہ ہوگا نسبت میں طول ہوگا اور پھر ہری کم ہوگی اور تضاع خط ایتر شکی اعتدال میں خصوصاً نبض میں قوی ہوگی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائی مرض اور بدودت اطراف کی وینک باقی رہی گی پیاس کم ہوگی اور تے صفراوی بھی نہ ہوگی اور بول میں سپیدی اور خامی اور پینا بھی کم برآمد ہوگا سن گرین خواہ ہو جائے کہ اس اور شراج بدن کا بھی کسی سپر دلیل ہونا ہی ہوگا۔ سن حرارت ہوا اس طرح حادث خواہ فعل اور بلدا و صباغت دلیل ہو سکتی ہے اگر بار ہو۔ صفراوی خلط اگر غالب ہوگی تو کانانہ قیام اور اطراف جھٹ بٹ گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ تے صفراوی کی کثرت پسینا ہے انداز بھی بوجہ غلاطت صفر کے پھر ہری لرزہ کی طرف اکل ہوگی قبول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور شراج گرم بدن کا گو سن شباب نہ تو ہی غلبہ صفر پر دلیل ہے اس طرح حادث وغیرہ اگر حار ہو و لالت غلبہ صفر پر کرتی ہے۔ اگر دونوں خلط برآمد ہوں دونوں قسم کے دلائل برابر ہوتے ہیں اور فقط تشعیرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہ ہوگا اور نہ اس تپ کا تشعیرہ کسی وقت لرزہ کی طرف منتقل ہوگا اس لیے کہ اس میں برود اور لہجہ و لون سفوف ہیں۔ اگر تپ کیب اس تپ میں دائرہ اور لازم سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطباء شطرنج غالب نام رکھتے ہیں اور لازم تپ بلغمی ہوا اس صورت میں لرزہ اور ضعف بھی ہوگا اس لیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن میں کوئی سختہ مقابل دو صفراوی کے نہیں ہے اس لیے اس طرف بلغم کے جو صفرا کی لذیذ کو توڑی پس لرزہ بوجہ لذیذ کے ہر دو پیدا ہوگا اگر لرزہ نہ ہوگا اور تشعیرہ اور تشعیرہ کر واقع ہوگا تا نکہ منہی میں مادہ غلبہ ہو جائی جیسا اور بیان ہو چکا اور عادت اعتدال و شکی کی زیادہ ہوگی



اور قوت لطیف اسکی باقی رہتی ہے اور جب قدر لطیف اسکی باقی رہتی ہے باوجود قوت مقدار کے کہ نفس کی تالیف ہو گویا مقدار از اندر ہو کہ  
 نہیں پہنچی ہو اور پھر آب جو کہ خود او میں جلا اور سیلان ہو اس قوت لطیف کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت اسکی قوت کو  
 پہنچاتا ہے اور افرات حرارت کو فلفل سے دفع کرتا ہے اور مادہ مریض کو اپنے سیلان سے جگہ دیتا ہے کہ قوت لطیف فلفل کی او میں پہنچی  
 نفوذ کرے بعد ان سبب غلاطی کے نہایت عجیب معترض سے بہ امر واقع ہو کہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلفل  
 تب میں التهاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اول لوگوں میں کرتا ہے جو فلفل کی اس تاثیر سے غافل ہو کر بوجہ اس کے کہ اس  
 نے فلفل کی آمیزش آتش جو میں تجویز کی ہے۔ اور یہ کہ جبکہ استعمال در میان زمانہ نزدیک اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص شیر  
 اور قرص ورد کے ہیں اقرص حیدہ خفیفہ جو واسطے شطر الغب کو بہت عمدہ ہے نسخہ گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم  
 پنجین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ ششہین طباشیر ہر ایک ۲ درم ان دو قرص طباشیرین نسخہ ویکر جو شطر الغب التهاب ششہ  
 کو سانس کو فلفل و گل سرخ درم تخم حاض صغری ہر واحد ۴ درم ششہ ۴ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد ۲ درم کنیر از عفران سنبل  
 ریوند ہر واحد دو دانک کا فوریکدانک نسخی قرص طباشیرین قرص ویکر بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کی مریض کی خصوصاً اگر  
 التهاب اور سوزش کو اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد  
 ۳ درم ریوند ۲ درم طباشیر گل سرخ مع بونری کے لک صغری کہ ہر واحد ۲ درم تخم حاض ششہ ۲ درم طین رومی ۲ درم قرص طباشیرین  
 قرص فسیخ ویکر گل سرخ ۲ درم زرشک صغری تخم حاض ہر واحد ۲ درم سنبل الطیب غافق طباشیر ششہ ۲ درم خرفہ تخم خیار ہر واحد  
 دو درم تخم کاسنی تخم کشوت ہر واحد دیرہ ۲ درم رب السوس الیکتر ۲ درم لک ریوند ہر واحد نصف درم سبب واون کو ملا کر قرص طباشیرین  
 خوب واسطے شطر الغب اور جمیع حیات فرزند کے خواہ جو حیات احتشاک و ایزادین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر صطکی بلبلہ زرد  
 ریوند عصارہ ششہین گل سرخ سبب بڑا سموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دو کو آب کاسنی میں گولی بانہین مقدار شربت دو درم  
 ہر اسکنجبین کے نسخہ حیدہ کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نفیج کے استعمال کرنا چاہیے اور سہل بھی ہے صبر صطکی عصارہ  
 عصارہ ششہین گل سرخ سموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دو کے آب کاسنی میں گولی طباشیرین مقدار شربت  
 دو درم ہر اسکنجبین مہر جم کہتا ہے اوقات اربعہ میں اس تپ کو خوب خاک کا کپڑا پہنے کہ برگ سر راہی دو درم سے ۲ درم تک  
 اور سفید پٹیا جو ایک تپ کھنی ہوئی ہے ملا کر استعمال کریں تساوٰی میں دونوں ادہ کے سموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سرد کا  
 وزن زیادہ کریں اور اگر اندر زیادہ ہو پیشا زیادہ کریں بون السوس و الساحت حاصل ہونے کے معنی ہیں کہ مرص  
 اول کسی سبب اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اس کے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو۔ اصل مریض سے دوبارہ پٹیا مریض کا بہت  
 ہے جو بہت مناسب کس کے معالجہ میں یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہ ہو علاج میں عجلت نہ کرنی چاہیے خصوصاً اگر  
 اسلیئے کہ کس اکثر خبیث اور زہل ہوتا ہے اور چونکہ بہت طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مریض کا بخوبی نہیں کر سکتے اس وجہ سے  
 احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے ان میں پیشہ کی خفاخت احوال اعراض کو اور احکام بحران کے بیان میں  
 فن میں دو مقالہ ہیں پہلے اس فن میں احوال بحران اور اہم بحران اور علامات نفیج اور جو چیزیں ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہیں  
 از قسم دلائل کلمی بیان کرے گی اور علامات حیدہ اور غیر حیدہ کا بھی ذکر کرے گی یہ علامات وہی باتیں ہیں جنہیں پیشہ میں بھی معرفت کا ہے۔

پیشین بینی اوس سے ہر اوسے کہ دلائل موجود سے ایک مروجہ آئینہ ہونے والا ہے اور جس طرف مال کار مریض کا صحت خواہاں ہے  
 سے ہونے والا ہوا ہے پہلے سے حکم لگا دے بہت پہچانتے قوت کے اس طرح کہ ثابت رہے گی ایسا قیاس ہوگی اور یہ بھی بچان کا  
 کہ وقت سخت یا ہلاکت رات کو ہی یاد لگاؤ اور اس طریقے سے ہوگا یا نہ ہوگا مگر حالہ اوسے بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران  
 اور اوسکی خیر اور شر ہوئے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام سے بحران کے معنی لغت میں قول فیصل کے ہیں اور اصطلاح میں  
 کے جو غیر مرض ہیں دفعہ ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتى مرض و ہلاکت اوسکو بحران کہتے ہیں۔ بحران کے دلائل ایسے ہیں کہ اوسے  
 ذریعے سے طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے کہ آئندہ کیا ہوئے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن ہر وہی کہ  
 ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی و سلطان محافظ کی کبھی  
 خفیہ لڑائی ہوئی ہیں کہ اوشکا شمار نہیں کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہیں ہوتی اور کبھی ان دونوں میں قتال و جدال شدت ہوتا ہے  
 اوسوقت اسیحوال واسباب پائے جاتے ہیں جیسے سواروں کے لڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اٹھے اور میدان آواز ہل  
 جنگ ہو گونجے لگے اور خون کی ندیاں جاری ہوں بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ ان وادہ  
 ہو جاتا ہے جیسے لڑائی کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی پایا ہوتا ہے کہ ایک جانب کے  
 لوگ بالکل شکست پا جاتے ہیں اور اوسے شہر بالکل خالی ہو جاتا یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہو سکتی  
 امید واری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی شہریت میں انفصال اور شکست پوری سبب و آخر کی لڑائی ہوتی ہیں اور جو طرح  
 بادشاہ ہر وقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کر دیتا اور کبھی اسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام  
 متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہو جاتے ہیں یا اوسے اسقدر دفع کرنا ہے کہ اطراف شہر کے قریب میں دشمن باقی رہ جائے اسی طرح  
 حال توت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جدید مادہ ہونی کو مکان بدن سے یعنی قلب اور اعضا و ریشہ اور اس کے اطراف سے بالکل دور کر دیتی  
 ہی یا اعضا و ریشہ سے تو دور کر دیتی ہے مگر اطراف سے اعضا و ریشہ کے دور کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل  
 ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضا و ریشہ سے بطرف اطراف کے ہٹا دے اسکا نام بحران انتقال ہے۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا  
 زوال یا بطور بحران ہو جاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بر سبیل تحلیل ہوتا ہے یعنی مادہ تھوڑا تھوڑا تحلیل ہو کر تبدیل ہوتا ہے فانی ہو جاتا ہے زوال ہر  
 بطور تحلیل امراض فرضہ میں ہوتا ہے یا وہ امراض جنکو مواد وارد ہوں اور ایسے زوال کے پیشتر علامات و خفناک اور حرکات سخت و آواز  
 نہیں ہوتے۔ اسی طرح جو مرض ہلکے ہو اوسکا اہلاک یا بسبیل تحلیل ہوتا ہے یا بسبیل قبول اور قبول کے یہ معنی ہیں کہ قوت تھوڑی  
 تھوڑی تحلیل ہو کر فانی ہو جائے۔ افضل وہی بحران ہے جو تمام مواد و طبیب اوسپر اعتماد کر سکے کہ بدن مواد سے پاک ہو گیا اور وہ  
 ہو اور ظاہر اور سالم ہو اور ان اعراض سے جنکا انداز یعنی قوت وہی کسیدن قبل اس۔ در بحران کے ہو چکی ہے اور قوت اس بحران  
 کا بروز بحران محمود کے ہو۔ جو بحران ہے یا جدید ہے یا ردی اور ہر ایک انہیں کا یا نام ہے یا ناقص۔ بحران نام جدید یا اسطر جہ ہو  
 کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کر دے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خفیس کے کرے۔ کبھی ناقص بحران  
 بھی متصل و مشابہ بحران نام کے ہوتا ہے نام جدید کی مشابہت تحلیل میں ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت قبول میں ہوتی ہے  
 بحران ناقص کی دن بحران نام کا مستند یا منجر ہوتا ہے اگر انداز اوس قاعدہ پر موصوفہ کا حال ہم یا نام بحران و یا نام انداز کے بیان میں



دیکھ کر کہین گئے اور بہادر جبید اور ردی دونوں قسموں میں ہوتا ہے۔ چہرہ داشت اوس بحران کی جو دفع نام کرے اور اراض میں  
 کرنی چاہیے جسکے مواد قسین اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اور اراض میں کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ  
 ہو۔ ایسا بحران تمام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ میں رفتہ زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر قوت اس سے کم ہو  
 مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعات کے ہوتا ہے اگر قوت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ اور اور ہوگا اور اس سے بھی کم ہو  
 بذریعہ اسہال دینے کے بحران ہوگا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ کچھ طریقے رینٹ اور کان کا سیل اور آنکھ کا کچھ اور آنسو سر کی بیماریوں کا  
 بحران ان پیرون سے ہوتا ہے اور نفث یعنی خون یا حکم کھنکھار اور تھوک میں نکلنے سے بحران اراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا  
 اور جاری ہونا خون بوا میر کا اکثر بیماریوں کے اسطے بحران جبید ہے لیکن یہ بات اکثر انہیں لوگوں کو ہوتی ہے جن کا خون بوا میر جاری  
 ہوا تھا جو۔ جمیع خراجات میں افضل رحمہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعات ہو اسلیئے کہ وہ مادہ کوئی  
 مرتبہ میں پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمارت بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ تہ کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو  
 بذریعہ اور اربول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جبین بدن پر ہو پوری ذیل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں  
 اور خراجات انتقال بحران انتقالی ہیں۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ  
 خراجات کے اراض دفعہ رائل ہوتے ہیں اگر خراجات سلیم ہوں اور اگر ردی ہوں جن اعضا میں خراجات واقع ہوئے ہیں اوی کی  
 موت واقع ہو جاتے ہیں ایسی کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہیں اول رتہ طاعون ثلث  
 حمہ ثانی فارسی اگلہ جدری نو آئین قرقح جو بدخین بکثرت ہوں۔ کبھی بحران یا نفس جنگی فضل اور عصب سے ہوتا ہے اور  
 کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور در کے ہوتا ہے۔ ایسا بذریعہ سرطان اور برص اور نڈو اور دار الفیل دوالی  
 انتقال اطراف وغیرہ کو بھی ہوتا ہے۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک ہ بھی قسم ہے جبین خزان کافہ بت نہیں پونجی بلکہ مثل نقوہ و شیش  
 واسترخار و جمع الورک و رد لشت و زانو دار الفیل دوالی پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی جہاں حاضر و سہ ہے کہ جو بحران  
 بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہوئے جسکے ساتھ بحران ان ہر سنے والا ہے  
 عافیت مرض کی نہیں پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہو جانا مثلاً خراج کسی عضو میں ہو جائے یا کسی اور قسم کا انتقال  
 خاص شخص ہو جانا بعد عافیت کو بھی ہو جاتا ہے۔ انتقالات کے اقسام میں بحرہی قسم ہے جو جانب افضل ہو اور خرہج اور  
 انتقال میں عمدہ ہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نفع نام کے دو اعضا سے فیر لپٹے ہو جس طرح مستند یا مچھڑ کو ٹھکان میں کہ لڑائی  
 کا حال دیکھ کر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دی باپین خود بخود کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اس طرح طلبہ کو  
 بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران پیدا ہوئی ہو کرے اور جیسے دشمن باغی جیب لڑائی کا قصد کرے شہر کے  
 قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار دیکر کو کر م کرے اور رعایا کو شہر کو ہر طرف کی تنگی میں ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات خارجہ  
 کے پیدا ہوں اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ جلال کا درست نہ کر چکا ہو اور نہ آلات حرب ضرب کے استعمال پر قادر ہو  
 اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بد حالی سلطان کی کر شیکہ اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا  
 ساز و سامان نا درست ہو اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسطرح اگر مرض اور علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آئینہ ذکر کرنا

قبل واقع ہونے سے پہلے۔ بات یہ کہ بحران کی ہوگی بحران دی پر اور اگر نفع ہو چکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اور بحران ناقص کے نہوگی اور اگر نفع نام  
 ہو چکا ہو اس حرکت کو دلالت اور بحران جب تک نام کے ہوگی بحران نام سے وقت زمانہ نشی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط میں اور اسی وقت  
 بہت روزانہ میں بحران نام کی تلوین ہو جاتی ہے اس لیے کہ مرض کا زمانہ نشی بدشواری ہوتا ہے چہ جائیکہ زمانہ انحطاط کو پہنچے۔ اکثر ایسے وقت طبعی  
 واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر و دوت کی کہ پس مکان کو گرم کر دے اور بیمار کے پیٹ پر دھن گرم کر کے یا اینک پینا شروع ہو اور اس کے بعد  
 کرنا موقوف کرے اور پینے کو پونچھ مکان کو گرمی اور سردی میں معتدل رہنے دے۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام  
 اوقات میں واقع ہوں جن میں عادت طبیعت کی اسطر جاری ہے کہ اگر اس وقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال  
 میں باذن اللہ تعالیٰ نوی ربکی ایسے وقت بحران کو واقع ہونے سے امید بحران جدید کی ہو سکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض  
 قبل و سوقت کو جو طبیعت باختیار خود مقابلہ کرے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطرابی ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اس بات پر  
 ہوگی کہ مرض کی فراحت طبیعت پر زیادہ ہے اور نقل مادہ کا بھی رہے جسے طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معہ کو پس  
 حرکت کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز فم معہ کو اندازے تو اسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے  
 طبیعت کا کھانسی اور چھینک پیدا کرنے میں۔ اسی طرح اگر دلایل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز سچین میں پیش چودھویں  
 دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہو جائے کہ ہادی بحران کی قبل چودھویں دن کے بعد اگر جہدہ یوم باجوری متحمل  
 کیا۔ یوں دن کے متحرک ہوں یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران نام نہیں ہے کو جب ہو جائے اس لیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب  
 اضطراب سے بچلت مقابلہ مرض پر آدہ کیا اگر ایسی صورتیں مرض نیست اور ردی ہوگا تو امید بحران بیدار کی نہوگی اور اگر مرض سیم ہے  
 تو بحران نام نہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحران قبل اوس نشی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے بالوجہ قوت مرض کی ہوتی ہیں  
 بالوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا سبب امر خارج کے جو مرض ساکن میں حرکت بقراری کی پیدا کر دے۔ مثلاً  
 ماکول اور شہر و بخواہ ریاضت وغیرہ میں خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اس لیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک میں بحران  
 کے براہ دخل ہے اور بحران کی جہت بھی بالوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہو جاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے  
 ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف فے کے یا بطرف اور اربول کے ہو جاتا ہے اور سردی کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہال  
 بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بالوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف میں اور بطرف خارج کے جیسے سردی میں واقع ہوتا ہے  
 اگر قہر ہو تو حرکت بحران کا طبیعت کو اس قدر ضعیف کر دے کہ زمانہ نشی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر  
 زمانہ نشی تک قوت کس قدر باقی رہ جائے پس سلامت حال مرخص پر دلیل ہے یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض میں  
 راحت خواہ یا کر نہ نوبت مرض کی یا سکون شدت اور قوت کے واقع نہیں ہوتا کہ بندرت اور خصوصاً بروقت راحت کو نوبت کم  
 واقع ہوتا ہو اگر کاٹھائیس طیبہ اپنی تمام عمر کے خیرات میں دومرہ اور جالینوس نے ایک مرتبہ بحران بوقت راحت کو واقع  
 ہونے ہوئے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت نشی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اس وقت کی نشی ہونے میں طبیعت کو کسی  
 طرح کا تشک نہو اور بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اور سیر اعتماد نہیں ہے۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازجائی لینے اضطرابی ہو  
 اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور ملکہ ہوتا ہے اور حاصل ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض میں ملاکت مرخص پر دلیل ہے

ہیں اور زمانہ نزدیک اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہوں علامت بجران ناقص کی ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض میں ہرگز بجران نہیں ہوتا۔  
 یہی بات کہ موت کس طرح حالت انحطاط میں واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مثلاً بحسب ان حیدر کے ہوا سکا  
 حال ہم آئندہ اوراق میں لکھتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بجران سلیم امراض کا اکثر بدیر ہوتا ہے اس لیے کہ ان امراض میں طبیعت  
 مضطرب نہیں ہوتی پھر اس کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلہ مرض پر ناوقت اتمام نفع کی جبر کرے اور امراض تنالہ اور مملکہ میں بجران مقدم ہوتا  
 ہے اور بعض اپنے عمدہ مرض اور کیفیت علامت سبکیا کی خلاص نہیں پاتا کہ تحلیل مادہ بدیر ہج نہواور دفعہ نجات مرض سے ہو جائے  
 مگر ایسا کہ استفراغ محمود واقع ہوا خارج محمود کے ذریعہ سے بجران واقع ہو کہ اس طرح خلاص دفعہ بھی ہوتا ہے اور تحلیل تدریجی کی ضرورت نہیں  
 ہوتی جس تحلیل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا جس بول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اس لیے پہلے اعراض خونی کا پیدا  
 نہیں ہوتے اور استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ امراض کے حالات مختلف ہیں بعض امراض  
 زمانہ ابتداء میں متحرک ہوتے ہیں اور پھر ٹھہر جاتے ہیں اور ان میں سکون عارض ہوتا ہے اور بعض امراض اس کے عکس ہوتے ہیں کہ ابتداء میں  
 سکون اور بعد ازاں متحرک ہوتے ہیں اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہیں کہ بجران میں طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرے کہ طبیعت  
 مادہ کو دفع ہونی ضروری اور وقت طبیعت جب ہوتا ہے کہ وہ جاننے کی قوی کرے خواہ اوجھڑ کو الپ قوی کرے کہ اوہ کا انصبال بدیر ہونی یا اگر کسی طرف مادہ کو  
 بر خلاف خواہش طبیعت کی دفع کرے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بجران پیدا واقع ہوتا ہے اور طبیعت جو قوی کرے کہ اس کو اوجھڑ شتم کرے اور حالانکہ واقعہ میں  
 وہ دن ساتواں ہوتا ہے اور بدیر شتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض جو کہ صحیح تھا اس لیے طبیعت اوسدن کو مرض کے اطمینان  
 شمار نہیں کرتا اس واسطے روز ششم بجران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اس لیے کہ بجران حیدر چھ دن بہت کم ہوتا ہے۔ اقامت تجویز  
 کے چھ دن پہلی قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفع ہو و دوسری قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفع ہو  
 دوسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے حضور اتھوڑا متغیر ہو جو چھ قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو۔  
 پانچویں قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہوں کہ دفعہ بطرف صحت کے متغیر ہو کہ چاہے اور پھر رفتہ رفتہ  
 حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہوں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ لفظ بجران کے برابر قول  
 اوس شخص جس کا قول معتد اور معتبر ہے زبان یونانی میں شوق جو فعل خطاب سونی و حکم اینر جو کلمہ یونانی مدعی اور مدعا علیہ کو درمیا  
 صادر کرے گویا اوس حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جائے اور بعد اوس حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور فرسہ داری قاضی خواہ حاکم کی  
 اوسکی سماعت سے بطرف ہو قول کلی علامات بجران کے ذکر میں بجران سے بدیر نزدیک اگر رات کو بجران ہو گا خواہ رات کو  
 اگر دن کو امید بجران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہیں کہ وہ بجران کے واقع ہونی پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہیں جیسے  
 فلق اور کرب اور بستر خواب بچھین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا وین میں اختلاط پیدا ہونا اور دسم اور گردن اور دوران اور خیالات  
 آنکھوں میں اور طین اور دوی لینے کان کا گونجنا اور بھر بھر اناک میں کھلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعہ بدل جانا  
 بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ میں اختلاج یا پھسڑک پیدا ہونی مثلی اور پیاس اور خفقان و دردم معدہ بن تنگی سانس میں  
 اور دشواری کہ دفعہ پیدا ہوتی ہے اور شرب سبب میں گرانی اور تکد پیدا ہوتا ہے اور نشت میں دروا و عضل لہلہ میں اختلاج  
 اور مڑوڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بجران پر ہوتی ہے اور درو ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی میں ہوتا ہے

ہوتا ہے اور کبھی بغیر اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزوں کا بندھن  
 ہے جن کا نکلنا مناسبتاً نہیں ہو جیسے خون جین یا بواسیر خواہ اسہال دوری پس دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف  
 دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدمہ رات کو قبل از بحران ہوتے ہیں وہ نہایت شدید ہوتے ہیں اور اس کا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے  
 کہ جس مادہ کو مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سی عوارض اور دلائل ایسے برائے گتہ کرتا ہے کہ انکی دلالت بسبب حرکت اسی مادہ کی ہوتی ہے  
 اور ان دلائل میں اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف بہت حرکت کر کے اختلاف اسباب مادہ کے ہوتا ہے  
 اور کئی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجا سبب فوقانی موقعاؤں کے دلائل از قسم مرض اور سن اور فراج وغیرہ کی اس پر دلالت کریں کہ مادہ  
 دوری سے طبیعت کو اس وقت امید ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعات کے ہوگا اور اگر دلالت اولیٰ دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفروای ہو تو  
 اکثر یہ ہے کہ طبیعت منتظر بحران کا بذریعہ تہ کے ہوگا کہ گہرے ۱۔ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہوں کہ اس بحران کو رعات سے خاص کر  
 اور اگر جب صفروای ہوتا ہے اس کا بحران بھی بذریعہ رعات کو ہوتا ہے اور اس سے پہلے خیالات عین اپنے انکھنیں تھکے سے زور  
 زرد خواہ مارے اور نہ لگتے ہیں اور رعات شدید جس سے خوف معلوم ہوا اکثر مرض کو مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کرتا ہے کہ فوج  
 صحت حاصل ہو جاتی ہے بہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل میں اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضا  
 ریشہ بر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضا ریشہ کے ہیں انکی طرف مواد کو دفع کرے گی جیسے بطرف امشا کے اور اسوجہ سے افعال میں اعضا  
 مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت و صر ان اعضا کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف داغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاف زمین اور  
 درمیان ہوا اور جو زمین پہنچے صدر کے ہمراہ ذکر کی ہیں مثل دوار اور سرد اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے  
 متوجہ ہو خفقان اور سوزش نفس و رجوع فم معدہ او ضیق نفس وغیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہوا تو دفع کی  
 دو صورتیں ہوتی ہیں ایک تو ہر طرف سے اور دوسرے بالاعمالیہ کی دفع ہوا اس وقت تمام اعضا ظاہری میں دفع ادا ہوگا اور یہ  
 صورت عرق او پینا برآمد ہونے میں پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہوا جو جب اس جانب کو اختیار  
 کرے جب ہر مادہ کا دفع ہو گیا ہے اس وقت بدولت اس کے اعضا ریشہ سے ہو کر گذرے گا اور چارہ نہیں ہوتا ایسی چیز  
 اعضا ریشہ اس راہ میں واقع ہیں جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کی طرف ہو وہ نواحی سینہ اور اعضا نفس میں ہو کر ضرور گذرے  
 اور اعضا داغ سے بھی عرو اس کا ضرور ہوگا تو پھر اس وقت بھی ویسی ہی عوارض رہی اور شدید پیدا ہونگے جو عوارض ہر وقت گینے  
 مادہ کے فقط اعضا ریشہ پر پیدا ہوتے اور کبھی بہت درد مواد کے اعضا ریشہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم سہا جہت الزام  
 کا جو بذریعہ بحران آادہ اندفاع ہے یہ ہو کہ تہ کی طرف سے دفع ہو خواہ یہ اعضا ریشہ میں سے ہو کہ استعمال ایسی مشقت کا  
 ہو سکتا ہے کہ اوتھین فساد ویر میں ہوئے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر میں گرے اور شانہ کی طرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے۔ ہر طرف  
 راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ میں راہ قریب و سکو مادہ کیواسطے یہ ہے کہ تہ سے دفع ہوا اور جانب سر کے واسطے رعات وغیرہ  
 اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوتی ہے کہ ایک بحران کی ایک راہ  
 جدا گانہ ہو کہ زمین کہ واسطے حرکت ادا کے بہت میں خاص خاص علامات بھی ہوں جو اس بات پر دلالت کریں کہ اس مادہ  
 کا بحران جو موقعاؤں سے وہ خاص فلان جہت میں ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کریں کہ پہلی ادا اور پہلا



اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہنچنے کا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اس کو مطلقاً دلائل کو جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر لگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک مرکب کی جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات میں ہو دلالت کرتی ہے اور اس کے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اور جہت کی واضح ہوتی ہے۔ مادہ دفع ہوگا جیسے دروسر وضیق نفس اور تندر و شراسیف بین اور کبھی یہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہیں ہوتی کہ فوقانی حرکت بطن سے کے ہوگی یا بطن رفاف کے جبکہ ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائیں کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے واضح اسل و من چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف میں اس جہت کی جب بطن بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً اس کا طبیعت کا اسمال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہیں ہے یا بحران باور ہوگا یا بطن باقی یا رفاق کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب میں ہو اس کا بحران باور ہونے سے پہلے رفاق کے ہوگا یا بطن عرق نم و بابل کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر میں ہو بحران باور اسمال باقی یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً جاکر تندر کہ اکثر اس کا بحران رفاق یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لڑہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بطن پر ہوتے اور اسمال کے بھی ہوتا، خنجر و صفاغیب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اولی سر کو جو سے پیدا ہو کہ اس کا بحران بھی رفاق خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور جمیات بارہ اور مغیمہ کا بحران رفاق سے نہیں ہوتا اور نہ ذات المرہ اور شیرخص کا بحران رفاق سے ہوتا ہے۔ بلکہ ذات الجنہ کا حال میں ہیں کہ نفث مدہ اور رفاق دونوں طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران سے بحران کرتے ہیں کہ مجموع کے اجتماع سے ان کا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ پہلے رفاق سے بحران اس کا شروع ہو کر تمام جسم ان کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اس قلا سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جب علامات بحران کے پیدا ہو جائیں پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کی وجہ نہیں بلکہ اکثر بعد طور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہیں ہوتا، اس وقت جب وقت کے وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چار نہیں ہے یعنی اول دن ہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا ایسے بات واجب نہیں ہے کہ جب عرق برابر ہو یا قے خواہ اسمال اور درخواہ اختلاط میں اور سور نفس پیدا ہو خواہ سہات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہوں اور نہ بعد علی لاتصال بحران ضرور ہو جائے گا اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے۔ بعض ان دلائل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہیں اور بعض اور علامت بھی ہیں اور جہت لینے راہ بحران پر ہی دلالت کرتے ہیں۔ پھر جب وقت علامات بحران کے ظاہر ہوں اور بحران واقع نہ ہو یا ت بنا بر قول القہر ط کے یا علامت موت پر ہوگی یا اینکه بحران کی تمیز پر دلیل ہوگی خواہ تفر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہیں کسی اور عارض کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں سو اگر قریب لہ بحران کے اگرچہ ان کا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران میں ہوتا ہے جیسے غب متطا ول لینے غیر خالص ہیں قبل نوبت کے جس وقت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب کثرت اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اس کو کچھ دلالت بحران پر نہیں ہوتی اور غرض خالص میں اس کا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے بعض مصلحت جان پر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہر حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ

بہر حال امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض میں ہمارے قوی ہو گیا ہو یا نہ ہو اس سے باز رہی۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ غوی بحران کی وہی دلائل ہیں جو مرض پر غلبہ طبیعت کی دلیل ہیں اور ان دلائل سے اس حالت کا تخلف نہیں ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہیں جنکا نشانیہ جو کہ جس مادہ اور طبیعت میں مقابلہ ہے یا شوری طبیعت اس کی زبردستی ہو سکتی ہے مگر ضرور نہیں ہے کہ ایسے وقت طبیعت کو مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جائے مگر انکی ایسی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر۔

پہلے بار مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئی کہ سبات اور سقوط نبض ہو گیا اور پیا پیتے پیتے ختم کیا اور چہ کھٹے شک ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوئی کہ کیا برگی آثار بحران نام حید کے نمودار ہوئے اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفعہ مضبوط ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کھڑی ہے اس کو گردا ہے اور پچھڑاؤ لاتی ہے اور دفعہ کر دیتی ہے۔ کہیں باوجود اس قدر استقامت طبیعت کے دفعہ مرض پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہے طبیعت کے مرض سے نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہو جانا سوائے امر عظیم کے وقوع کے باہمی نہیں ہو سکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجیب نہیں کہ طبیعت عاجز ہو جائے اور سوقت یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ نوران علامات بحران کا بالاتصال و دونوں درمیان مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اس کے بعد خوشحالی مرض کی خواہ بد حالی بموجب اذن قرآن کے جنگو کم آئیہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت شب کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً بسوقت نبض میں وقفہ تغیر پیدا ہو جائے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض میں عظیم پیدا ہو اور انقباض نہ خوش ہو چاہیے و سلامت حال مرض پر یقین کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ خشکی اور کھڑکھارنا بدن کا ایام مرض میں بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہیں یا قتال ہوتے ہیں یا اونکا بحران دیر میں ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماروں کے دلیل ہوتی ہیں مثلاً اکثر بیماروں کی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص میں اس کے بحران کیساں ہونے میں اور ایک ہی قسم کے ہوا کر ہیں کہ اکثر ان کے بحران رفات سے ہوتے ہیں پس اس کے عادات خواہ مقتضای طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر ان کے بحران بذریعہ رفات کے ہونگے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ نبض شرف اور بلند گویا دلیل خشک ہے واسطے اقسام بحران استفرغیہ کہ نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفرغ مادہ خارج میں بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رفات واقع ہوگا۔ اور سوائے عظیم کے اور بھی سوائے نبض سرع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ خواہ اسہال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ حیثیت شوق یا غم جزم طبیعت کا اثر کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہو جائے اور سوقت نبض شوق اور شرافت ہو خالی نہوگی طرفیں یعنی بائیں میں میلان پیدا نہو اور قبل از انکہ نبض قوی ہو جائے بالضرور انقباض و انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونوں علامات یکجا ہوتے ہیں اور سوقت دونوں پائیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے تھے اور عرق خواہ رفات اور تھے۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہو چکے شروع تفصیل احکام نمودار نمودار کرتے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ کے ابواب میں کی جائیگی علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحرانیں اس کی پہچان یہ ہے کہ در در سر پیدا ہو جو بوجہ صعود نہارات کو خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور بھی جب علامات نے کے پیدا ہوں اور در در عارض ہو جائے وہ ان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے۔ ایضا علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور نقل دونوں



کہ اوہ نین رعات پر دلالت کرنے کی قوت ہے جیسے آنسو و طنین گوش اور گرمی اور تند و شریک کسی جانب میں اور جانبوں  
مگر خواہ طحال سر بلا وجہ اور شحال سر کا۔ اور بعض علامات خاص تو سے ہیں مثلاً ضیق نفس اور تند و شریک و اس خواہ پائیز  
اگر کیطرف اور اکثر یہ تند اگر ہمراہ درد و غم معده کے ہو خاص تہ پر دلیل ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامت  
رعات میں داخل ہے اسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کو واسطے دفع مادہ بطور رعات کے ہوتا ہے اس سبب کہ  
اجوف جو لبت پر ہے مادہ بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اور کیطرف دفع کرتی ہے اور سوقت اعضا و نفس کو فراحت پیدا ہوتی ہے  
اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاصہ تہ اور رعات کو ایسے ہیں کہ اوہ نین تقابل سے ہیں اگر ایک علامت تو  
ہیں ہے اس کے مقابل دوسری رعات پاتی جاتی ہے جیسے تحلیل خیالات براۃ کا رعات میں اور اس کے مقابل تحلیل ظلمت اور شحال  
کا علامات تہ میں ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعات میں سے ہے اس کے مقابل سقوط لون اور صفت یعنی زردی علامت  
تہ میں ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہیں کہ اوہ نین تقابل نہیں مثلاً اختلاج لب پرین کا علامات تہ سے ہے  
اس کے مقابل کوئی علامت رعات میں نہیں خواہ ناک میں کھلی رعات کی علامت ہے اس کے مقابل کوئی علامت تہ میں نہیں  
علامات میلان وہ کے پسنے کی طرف اگر نبض میں شدت موجودیت پیدا ہو جائے اور مادہ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے  
پتھر تری سی معلوم ہو۔ اور ہاتھ کے نیچے جھک جلد آئے سرخ رنگ ہو جائے۔ اور با انیمہ جلد میں گرمی پیدا ہو زیادہ بنسبت  
اوس گرمی کے جو اور ایام میں تھی۔ اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بنسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو۔ اور بول بول  
مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر نگین جو تھے روز ہوا ہو اور غلیظ سالتوین روز۔ پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے۔  
اسی طرح اگر کسی مرض مزمن میں لزرہ قوی عارض ہو اور لزرہ کے تب میں شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات  
جید موجود ہوں اسوقت بھی امید توقع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ اور بول میں کمی واقع ہو اور  
اسی طور پر ہر علامت کا رعبہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعات نہ تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق  
سبیل لزرہ آتا ہے۔ اگر بعض خواب میں حمام کو دیکھے خواہ آنر کو خواب میں دیکھے اور اسے ایسا معلوم ہو کہ گویا مادہ غسل پر تھا  
یا آنر کرانے پر تھکے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ نگین ہو جانا بول کا بدلتا اولی اس بات پر دلیل ہے  
کہ مادہ کا بحران بطرف عرق کے ہوگا اور یہ طریق مختصر سی میں ہے کہ عرق برآمد ہو یا اور بول کا ہو۔ بعد ازان خاصہ لائل  
سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت میں روانی ہو اور براز لمبیں ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اسوقت توقع بحران  
عرق کی نکرنی چاہیے۔ اور متفرغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت میں تیزی اور انتشار ہو اور بدن کا  
حرارت کی فعل قوت ہنظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو علامت میلان مادہ کے اعضا بول کیطرف  
اس بحران کی نو علامتیں ہیں نقل مثلاً اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات استعمال کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اس طرح  
فقدان علامات تو خواہ رعات اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہیں دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نائزہ میں سوزش پیدا  
ہوتی اور شانہ میں نقل پیدا ہوتا ہے دیگر علامات کو دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ اور بول کے ہوگا اور کبھی بول جین سوز  
پیدا ہونا اور اسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور سوسک موجود ہونا۔ بیشتر دلائل براز کے وجود سے اور بول عارض ہونا



جیسے جتنے بیان میں برائے ذکر کیا ہے۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ جبوقت اجتماع بول کا مثلاً بن زیادہ ہو جائے اور روانی شکم میں کمی اور پینا ہی اور سوخت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اس کے اعضا کی طبیعت ایسی ہو کہ پینا کم نکلتا ہو یا جابہ ظاہری بدن کی سخت ہو اور اس جگہ بحران بذریعہ ادراک بول کے ہو گا نہ بوسیلا اسہال اور عرق کے خصوصاً جازون میں علامات میلان مادہ بطرف برائے کے پندارہ علامتین ہیں۔ سیلے جنس فضلیہ کی اسبہ دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جانی کہ فضلہ عمومی نہیں ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اس کی تاکید تین کرنا ہے کہ بول میں کمی ہو اور تمام شکم میں پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم میں بوجہ معلوم ہو اور علامات فو کے منفرد ہوں بلکہ قراقریب پیدا ہو اور طالب میں لینے اسفل شکم نفع پیدا ہو اور اس حالت سے پہلے برائے زمین زیادہ ہو جائے اور مقدار متعادل سے زائد ہو اور پیچ و شرسیت کو لینے پیرو بلند اور اونچا ہو اور قراقریب ہوتے ہوتے درد پشت پیدا ہو کہ بیشتر بات بوجہ اجتماع ریح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر ادراک بول ہو تا ہے پس علامات بحران برائے کا معارضہ کرنا ہے خصوصاً مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع برائے میں ہوتی ہو اور سختی شکم میں ہو اور مقام برائے شکم میں خصوصاً جب ہوا سرد جلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہ ہو اور صغیر نبض کا بوجہ انقباض کے پیدا ہو ہو کہ بھی بحران اسہالی عادت قلت رطوبت اور قلت برائے ہو عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص نوگہ سردیانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے۔ اور نبض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر بوجہ بحران کے جمی غبی میں بول سپید رنگہ پر رقیق ہو جائے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ اگر اسہال میں بڑ جائے ایسے کہ مرار کا اخراج بطن بول کے جب نہ ہو گا بطن برائے کے ضرور برائے ہو گا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ادراک بول کے بہت کم ہوتا ہے علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نکالے جائیں اور استفراغ اسہال بھی نہ ہو اور رحم میں گرانی پیدا ہو اور قطن لینے تہیکہ میں بھی ثقل معلوم ہو اور وہاں درد بھی معلوم ہو اور تھکنا پیدا ہو سوخت حکم بحران طبعی کا کرنا چاہیے علامات بحران بذریعہ ثقل جانے کہ متعدد کی۔ حملہ علامات مذکورہ بالا کا نا ہو ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہوتی کہ اکثر اس کی رگ متعہ کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور با اینہم نبض کا عظیم مل بقوت ہونا اور نواہی متعہ میں گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو علامات بحران انتقال کے جمی کا قوی ہونا اور کسی مقام میں درو کا ثابت رہنا اور حملہ استفراغات مثل بول برائے نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نفع میں تاخیر خواہ عدم نفع قطعاً باوجود صحت قوت اور کوئی نبض کی خصوصاً امراض سلیمہ میں جو برائے میں اور خیمہ نفع نہیں ہوتا دلیل بحران انتقال کی ہے۔ اور تین جہت انتقال کے اور یہ دلیل درد و موضع خاص کا ہے اور بھول جانا گونکا اول مقامات کی جو خالی ہیں اور متصل و سی جہت کی ہیں جیسے البط اور حالب اور ظف اذین اور شدت التہاب کی بوجہ حدتہ کے۔ ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقال ہوتی ہے صمیم کوئی عضو طبیعت واقع ہے۔ سیاہ اور مفاصل میں ہونا فو ایسا اور واسطے جس سے تعبیر کسی عضو میں پیدا ہو۔ شرسیت میں اگر درد ہو اور درد کم میں اس سے خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہے ایلیہ کہ یا مگر گویا مشترک ہو اکثر جہت میں میلان مادہ کے۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور فراہات سردی میں ہوتے ہیں اور فصل بار وین اور سن لگتا ہے میں اکثر ہوتا ہے سردی میں فراہات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ جنس اور اساک پیدا ہوتا ہے اور میں

کولت میں سب خراج کا یہ ہے کہ سن کولت میں قوت دفع نام بجرانی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض طبیب کا قول یہ ہے کہ جس کا سن چھ یا ستر  
بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جائے اس کے امراض کا بجران خراجی اور انتہائی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتدین بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب  
دراثر ہیں ایک یہ کہ ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے ہو بوجہ غلاظت و اکثر انہیں اور بوجہ کثرت کو کمتر اشخاص میں دوسری قوت کا قوی اور شدید  
ہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تساطع کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہ ہو کہ اعضا درپیشہ سے دفع مواد میں عاجز ہو اور چیزیں ان سبب سبب سے اپنے غلاظت  
اور توسط قوت اوائل زمانہ شیوخیت کو مناسب ہیں یعنی زمانہ کتھال کے اکثر علامات انتقال کو قائم ہوتے ہیں اور کے بعد متفرغ عظیم طاری  
ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہیں ہوتا ہے علامت انتقال کے بطرف ہاتھ  
جسم کے درو کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التهاب اور انتفاخ حالبین یعنی دروگ جو قریب ناف کے ہیں اور دونوں دروگ اپنے  
کولون میں پیدا ہونا علامت اس بات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہو گا علامات انتقال علی کی طرف اعلیٰ کی طرف کے انتقال  
پر گرائی سر اور نقل جو اس خصوصاً گرائی کو سن تا ایک بعض اوقات کر گشت کسب بوجہ ہونے سے بعد از انکہ ضیق نفس و تخریر نظام میں اس طرح  
کہ اوپر ہو اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور سے جاننا دفعہ ہو اور انتھال عظیم ترین پیدا ہو اس لیے اگر سبب پیدا ہو اور اکثر یہ انتقال بذریعہ  
خرج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ میں پڑتا ہے۔ اس طرح سمجھا رہا اگر دواج کی پھٹک اور کپٹی میں جھکے ہو اور سرخی چہرہ کی ویرنگ ٹھہرے  
علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف اگر کوئی مرض سا زمانہ انحطاط میں قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی  
مرض مزین کی طرف ہو گا علامات بجران خراجی کے اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات  
اندر خراج رہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور سطح مرض کی صورت بطرف صحت کو مائل ہو اور کوئی بجران ظاہری نہ ہو بلکہ میلان  
بسیب انتقال ہو بعد از ان دونوں شیریں صدقین کی زیادہ انبساط میں آئیں اور ضربان خواہ نپک اونہیں پیدا ہو ایسا کہ سکون او کی حرکت میں  
نہو ہوا اور رنگ بچھا ہوا اور سید رونق ہو جاوے اور سانس میں توازن پیدا ہو اور اکثر سوجھی کھانسی اونٹو جسے یہ علامات مجموعاً عارض ہوں  
تو ایسے علامات کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفصل میں خراج ہوئے والا ہے اور جس عضو میں زیادہ عرق کسی بیماری میں نکلتا  
ہو اگر اوسے میں خراج واقع ہو گا۔ فصل جارو کی اور سن کولت کا علامات اور دلائل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور سن  
اسباب وقوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل نشا اور سن کولت کو نفع کو بدیع قبول کرتے ہیں اگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جارو سن اور سن  
شیوخیت میں کم ہوتا ہے اس لیے کہ برویت سن و فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کہ  
کہتے ہیں کہ چھ یا ستر برس کے بعد خراج ہرگز نہیں ہوتا۔ اگر زمانہ صعود میں تپ کو بول اکثر مائی ہو ذلت کہ گیا کہ اسفل نہیں کسی  
قسم کا درو خراجی ہو گا اور منجملہ دلائل قوی کے بجران خراجی پر اور اقسام کے بجران میں تاخیر واقع ہوتی اور مرض حار کا زمانہ نہیں رہتا  
بڑھ جاتا اور ایسے مرض میں جس وقت بعض مقامات بدن میں دفعہ جا جاوے اور پیدا ہو امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حیاتیات اعیان  
یعنی جو تپ بوجہ ماندگی اور قوب کر پیدا ہوئی ہو جب درار بول غلیظ اور تپ کا نہ ہو اور نہ رعات اور استعمال عارض ہو امید خراج کی  
مفاصل میں ہوتی ہے خصوصاً برو بجران کے منجملہ قوی دلائل کے بجران خراجی پر تپ کہ جو بجران میں تپ ہو اسے بجران تمام نہ ہو اور باوجودیکہ بجران  
ویر میں ہوا معادوت اور علامات کی نحو یعنی ایسے علامات دیگر اوسکے سمجھا نہوں کہ آئندہ اور کوئی بجران پھر ہو گا۔ حیاتیات اعیان  
بجران اگر چہ خون بول غلیظ ہو امید بجران رعات کر ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بجران میں تاخیر ہو تو ان مفاصل میں خراج

کے امید ہوگی جنہیں تعب پیدا ہوا ہے خواجہ حقیق کے نیچے خراج واقع ہوگا یہ نامگی بوجہ افزا پر باضت کی پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو  
 اگرچہ خراج حقیق میں واقع ہو وہ امید و تدوی میں اکثر ہوتا ہے اس لیے کہ مفصل کا تعب چند ان شدید نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے ان حریمات  
 میں مفصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تب حرارت کی تجدید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچو لختیں کے ہے ان بیماریات کو قبول کرتا  
 اس وجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور جو اعضا اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اس کا اثر مفصل میں زیادہ ہوتا ہے۔  
 اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہیں کہ بچا یکے بعض بول کثیر فلین سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا بارہ  
 بول دفع ہو جاتا ہے۔ اگر تب کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرف اگر اور ترقائی ہو ایسی تب میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غبغہ  
 ربع مگر انیکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جوازہ محاذ و ہونڈیو چھارنے مادہ کے ہر روز استقرار کھرتا ہے بہت  
 سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہوتا ہے یہ بات اس وقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع  
 ہو پھر اگر لرزہ کے بعد عرف بھی پیدا ہو اور اس وقت مادہ کھان باقی رہے گا کہ اس سے خراج کی توقع کچھائی۔ اور اور بول غلیظ کا بھی  
 جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جو خراجات امراض غریزہ متطاولہ میں واقع ہوتے ہیں وہ اکثر اعضا زیرین میں واقع ہوتے  
 ہیں اور جو امراض مادہ میں اس کے خراجات اعضا سے فوقانی میں اور جو امراض حدت اور ازان میں متوسط ہیں اور جن خراجات اوپر  
 اور نیچے دونوں جانب کو اعضا میں واقع ہوتے ہیں اور شش میں خراجات پنج گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات سے  
 بحران اکثر نام ہوتا ہے اور ذات الریه میں اکثر بحران خراجات مفصل کا ہوتا ہے بیان احکام خراجات کا جو خراج ایسے اقسام  
 پیدا ہو اور غائب ہو جائے بدون الفتاح اور موند کھلنے کے اس کا حال دو امر جدید سے خالی نہیں ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اس سے بڑھ کر  
 کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ برآمد ہو یا مرض کا بعد و جنبہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہیں ہے اس واسطے اس کو جدا گانہ شمار نہیں کرتے  
 یا مادہ بطرف مفصل اور اعضا دردناکے تعب بافتہ اور ضعیف کو دفع ہو۔ ان خراجات میں بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے  
 مرض میں خفت پیدا ہو اور بعد نفع مادہ کے پیدا ہو اور اس کا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو درم خراجی نرم ہو اور  
 ہاتھ کے دبائے سے بڑھ جائے اس کا لڑکھم ہوگا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا شکل دیر میں ہوتا ہے اس لیے کہ  
 بار دہے اور ضرر اس میں اس وجہ سے کم ہوتا ہے کہ اس میں درد شدید نہیں ہوتا اور اگر ایسے اور ام کے ساتھ تب بھی ہو اور زائل نہ ہو تو اسکی  
 پختگی ساٹھ روز میں ہوتی ہے اور جو درم بردت میں اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور میں دن کے اس کا مادہ جمع ہوتا ہے  
 ۔ خراجات میں سے کم ضرر اسی خراج کا ہے کہ جس طرف اس کا میلان ہوتا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا میں بھی  
 عضو شمس ہو شش نہوا اور گنجائش اس عضو میں زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا وقت جگہ سے اور گنجائش میں کمی نہوا کر مادہ  
 اس میں پوری گنجائش نہ پائے گا جہاں سے آیا ہے جو صفت طبیعت جابل استغالی راوعات کا کرے گا اور یہ بردہ سے اسی طرف  
 پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق میں اپنے جہاں سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اسکی خفت زیادہ ہو چکی اور آنے جانے کی  
 حرکات سے اس میں حرارت اور حدت زیادہ پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کرے گا۔ بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراج  
 ہیں جنکا میلان اندرون جسم کی طرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہوں اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہو  
 ہر ضعیف ہو اور اس میں کوئی مرض غریزہ بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو



خصوصیت سلطان عرف کی ہولناکی تیز خراجات جسمین کس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا موندہ کھانچا  
جیسا کہ اگر موندہ نہ کھلے تو اس سے زیادہ دلیل کس پر کوئی اور خراج نہیں ہے علامات وقوع تشنج کے اگر کون کو جبب بھالت  
مرض خوف نیدین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑیں اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رویا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور ہیر  
اور تیرگی کی طرف اکل موخوف و عرض تشنج کا ہونا پورا دیکھ لو برس کے سن تک ہو اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عرض علامات مذکورہ کے  
خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے۔ جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھوں میں حول پیدا ہوا ورحمی حادثہ ہوا اور دھلکا زیادہ ہو لینے آنکھ پر پانی پڑا  
ہو اور بالکین چھپکا کرین اور گردن اوپر موندہ کھج ہو جائے دانت زیادہ پیسین کہ اوپر پیدا ہو اور سوقت حکم وقوع تشنج کا کیا جاسے اور اکثر گردن  
درد اور سر میں گرانی ہمارہ تب کو خواہ بدن تب کو پیدا ہوتی ہے اگر انہیں درم گرم خصوصاً سر در گردن میں موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونا  
یقین کرنا چاہیے علامات واقع ہونے لڑکے کے جسوقت حمی حادثہ میں علامات سلامت اور بحران جید کے پیدا ہوں اور  
بول میں کمی ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لڑکے پیدا ہونے والا ہے کہ اس سے بحران مرض کا ہو گا مگر انیکہ اسہال حادثہ اس سے  
زیادہ عارض ہو اور اسہال مختل کے عارض ہونے سے لڑکے سوقت نہیں ہوتا اور اکثر بعد ایسے لڑکے کے عرق بھی نکلتا ہو اسلیے کہ  
لڑکے امراض حادثہ مخرقہ میں مقدمہ عرق کا ہے علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر عمدہ علامات بحران جید کے تیز  
کہ نفع تمام ہو جائے اسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اور ان ایام محمود سے ہونیکا آئندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انداز لینے خبر دینی تیز  
وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انداز سے ہے اور بحران ہنفرانعی ہوا اتھالی اور خراجی ہوا ہنفرانعی ہی اوسی  
خط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت میں ہو جہاں سے اس حادثہ کا نکلنا مناسب ہو اور اسکا محل طبیعت پر اسکا محل  
کبھی خوبی بحران میں طبیعت اوسے مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غلبہ و مخرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونوں سے بحران مناسب  
مثلاً غلبہ میں بحران عرق کا اور مخرقہ میں رعات کا ہوا اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہو گا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے  
کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنہیں قوت اور نبض کیفیت مناسب پرانی رہیں اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی میں کچھ  
چاہیے اگر نبض ایسی حالت میں قوی اور استوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑھتی جاوے اور اختلاف کم ہو اور استوار حال پیدا ہو  
یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جائے اور اگر انہیں زیادہ قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو  
پھر بحران جید کے نام ہونے میں کو شک نہیں ہے۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم یا جوری میں نکلیا  
ہو جائیں امید صحت کی قوی تر اور ترجیح تر ہے نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہوں کہ وہ بحران نہیں ہے لیکن اس  
ہے کہ اعتماد خوبی بحران میں یوم یا جوری پر کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہیں کہ اوسکے ہمراہ نبض  
کی صحت اور استوار حال اور قوت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ جس شخص کے علامات ایسے ہوں اور بیمار ہو جائے  
اگر نفع اوسکے بول میں ابتداء مرض میں ظاہر ہو اوسکی طاقت سے بچوں رہنا چاہیے اور جہدہ علامات بد پر خطرات ہوں اوسکی سلامتی  
خوشنوتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر اصلی اور اولی علامت  
بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جائیں جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل  
نفع کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق السبل رکھتا ہے۔ ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہو چکا ہے بھی اگر علامت ردایت ہو



ہے کہ روزِ جوری میں واقع ہوا اور نبض و سدن سقوط اور صغر کبیر ف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نفع کے پیدا ہون اور ان کے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہوا سپر فریقہ ہو کہ طبیعت ہو چاہیے اسلئے کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکه تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدواً استفراغ ظاہری کے معلوم ہوا اسی قسم کی سبب کہ اوپر بھی فریقہ ہونا چاہیے اسلئے کہ یہ خفت بھی بہت خود ساکن ہوئی ہوگی ہوتی ہو نہ اینکه طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اگر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نفع مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے احکام اول علامات کے جو دلالت کرنے والے بحرانِ ردی پر ہیں۔

جسوقت علامات ردی جمع ہوں کہ نفع نہ ہوا نفع کیفیت مناسب متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہوں بیماری موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کو واقع ہونے میں حکم کرنا موقوف بہ معرفت پر خیالات اور ان اسباب کو جو بحران کے مضحکہ ہیں جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل منتہی وغیرہ کے قطعی نشاں اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض و زہارہ سے پائی جائے اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہ ہو اور یہ امور بعد پونچھ دن مرض کے واقع ہوں پس موت ساتویں یا چھ روز ہوگی بیشتر اسباب مذکور تقدم بحران کو واسبب کہ غرض قبل از روز بحران کے علامات نفع اور احکام علامات نفع کے نفع بول سے پوچھا جاتا ہے اور اسکا بیان کلیات کی بحث بول میں ہو چکا ہے واجب ہے کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب و طیب فریقہ اسلئے کہ یہ رنگ بہت کثرت صفر سے ہوتا ہے توام میں نفع نہ ہونا بہ نسبت ان میں نفع نہ ہونے کی زیادہ مضرب اسلئے کہ توام میں نفع نہ ہونے سے مادہ ہر شوری اور نفع ہونے سے آسانی مرفوع ہوتا ہے جسوقت علامات نفع کی ابتدا مرض سے ظاہر ہوں

ما و سس مرض سے کہ سلیم ہونے میں کچھ شک نہیں اور اگر علامات نفع کے ابتداء میں انہوں اوس مرض پر خطر ہونا کو ضرور نہیں اسلئے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پر خطر نہیں ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہے نفع ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نفع ہو ضرور نہیں کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر اید نفع کے مرض بذریعہ تحلیل کے دفع ہو جاتا ہے اور بحران نہیں ہوتا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تب میں بعد نفع کے طبیعت پر غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نفع ورم کے درد شدید نہیں اگر نفع میں تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہوں اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے احکام علامات کے پیریل اطلاق ہر ایک تغیر جو دفعہ کون خواہ سس میں واقع ہو ردی نہیں ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سو مند پر ہی لا کر تاسیے بلکہ اعتبار حال بد نکا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جب قدر علامات ذلول کے سنخا ورجہ پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہوں بہت بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سبب سلیم ہیں اور حال مریض کا سبب ان علامات کو نظر دینی اور خوبی کے عود کر گیا اور روزِ خواہ تین دن میں اور اگر یہی علامات بہت احراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت کمی ہیں تو کہ علامات جیدہ کا علامات جیدہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور سجدہ و دست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نفع کے ظاہر ہوں اور بحران بر وقت لائق ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور استفراغ بحالی کی خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض بروقت درستی پراقتی جاوے پھر بری ہو بلکہ استفراغ کے عارض ہو۔ علامات جیدہ سے ہے اسلئے کہ بیشتر یہ کہ بعد

استفراغ کے دلائل اس پر ہوتی ہے کہ سختی اوہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے ماوہ کے بروقت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ خطا مودی کا باستانی ہو اور ہر پامردی طبیعت کو واقع ہونے پر جو کثرت ماوہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کو واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا سہرا علامات ردی کے امیدوار صحت و مرض پر کثرت ہے اس طرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باستانی تحمل ہونا اولیٰ احوال خوف و ہندہ کا جو عجیب و غریب بین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ منجملہ علامات جیدہ کی اشتہای طعام با اعتدال ہوئی اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور با اختیار خود مرض کا بھوکھا رہنا اور حیا اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر لیٹنا اور نیند کا سہرا اور انقباض طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا میں گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامت جیدہ با وجود قوی کے عافیت عاجل لینے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوت نہیں ضعف ہو اور وقت علامت جیدہ اس پر دلیل ہے کہ عافیت دیرین ہوگی اس کا حکم علامات ردیہ کی جو علامات نہایت ردی ہیں موت کی خبر دیتے ہیں۔ پھر ایسے علامات گستاہ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت میں بھی ضعف ہو فوراً موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کو ایام ردی میں ظاہر ہونے کے بعد بحران جیدہ واقع ہوتا ہے اور انتقال ماوہ کا کسی عضو کی طرف ہوتا ہے اور وقت سلامتی مرض کی ہوئی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہوں اور پھر قوت اور اعضا کو کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی فرقت پہلے ظاہر ہوں اور منتہی قوت ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم ہلاکت اسی وقت کرنا لازم ہے کہ قوت ظاہر ہو اور نہ اس قوت علامت ردی ہے چہ با کہ اس کے ہمراہ اور علامات بھی علامات رواوت پر کریں۔ بعد ازاں ضرور ہے کہ امراض حادہ میں جو ایسے ہیں کہ ان کا سبب ایک عضو میں ہو مثل سینہ کی ذات میں اسی عضو میں کی رعایت کریں لینے لحاظ رکھیں کہ وہ عضو کیا ہے اور اس کا کیا حال ہو اس کے حال کی دلالت اس مرض زیادہ ہے جو نسبت دوسرے عضو کے پس نفیج اور پختگی نفیج کی ذات الجنب میں نسبت نفیج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے۔ طبیعت متفرق اور قوی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کو چہرہ اور انکھ کی صورت دیگر گون دیکھو لینے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر قریبی نسبت پہلے شناخت کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہیں اور اگر ہو پھر بھی جزا حکم اس کی ہلاکت پر نہ کرنا تاہنیکہ فیض کر دی ہو جو جہت حکم قری فوراً کرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیعت پر واجب ہے کہ علامات بدو جو خاص مرض کے پیدا ہونے میں یا کسی اور سبب ظاہر ہو سبب انکھ زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو ورنہ اس شے کو کول کا ہو نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بخور و وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے و اگر علامات ردیہ کا علامات ردی میں بھی جب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کو اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ ہم اس کو تفصیل ذکر کریں و اگر اول علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں جب وقت سحر زندہ آدمی کا مثل سحر مردہ کے ہونے پر بیداری اور بخور کھینے کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس علامت ہے۔ چہرہ چوشتابہ چہرہ مبت کر اور مخالف چہرہ صحیح آدمیوں کے ہے وہی سبب کہ آنکھیں شہید جاتیں اور رنگ تیلی ہو جائے اور کشتی میں کرنا پر باور و سمٹ جاتیں اور کان ٹھنڈے ہو جاتیں اور کانوں کی لوسمٹ کر لیٹ جائے اور چہرہ کی جانکج جائے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جائے خصوصاً اگر اس کا غبار آلودہ ہونا مثل دہنی ہوئی ردی کے ہو کہ یہ سبب علامات و قوت موت کے بھلت ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اس کی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر کسی مذکورہ ہو جو کسی اور سبب کو علاوہ مرض کے ہوں تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرنا ہے تاہنیکہ اکثر ایک شبانہ روز میں صبح ہو جائے

اور جسکے بدن میں یہ علامات دی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہوں اور اسکا حال لطیف صلاح کے باسانی خود نہیں کرتا۔ علاوہ بران قلم اول  
 لینے جسکے علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہوں بلکہ بسبب بھوک خواہ استقراغ خواہ بوجہ بیداری منفرد کے یہ علامات بد پیدا ہو کر ہوں  
 خواہ بسبب دن بخیروں کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم میں مذکور ہو چکے ہیں از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوئے  
 ہیں وہ بھی اچھے نہیں کہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوں وہ شخص لینے قسم اول کا مالکیت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے  
 علامات امراض حادہ میں نمودار ہوں بہت ردی ہیں اور اس پر دلیل ہو سکے کہ مرض طبیعت پر ضرب ہو کہ غالب ہو چاہتا ہے پھر بھی  
 امراض حادہ میں نمودار ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے نسبت اسکے کہ منتہی میں خود مرض کی وجہ  
 سے بلا معاہدہ سر اور جوع اور استقراغ وغیرہ کی یہ علامات پیدا ہوں۔ اس طرح ضرورت سے شناخت انحرط اور لاغری اور تغیر لون کی اس طرح  
 سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استقراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے نہ ہو اور سوقت زیادہ خوف نہیں ہونا اس طرح انکھ کی علامات  
 اگر بوجہ مرض کے نہ ہوں انکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہوگی اور سیلان خاطر لطیف سبات اور سبکی کے رہیگا اور نبض  
 میں تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری اندازہ بندہ ہو چکی ہوگی اور اگر سبب سہال کے ہو سکے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور پھر  
 اسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کی یہ علامات عارض ہوں رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعہ نہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامت  
 کے وجود پر پتہ کیدی بات دلالت کوئی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوئے نیشنل بھوک و سہو وغیرہ کی مفقود ہوں اور تیری تپ کی شدید ہوگی  
 اور بہت بہت سی چیزیں مثل شرار و کھوس ہوں جسوقت بدن مس کیا جائے رنگ کا دفعہ زرد ہو جائے یا تری علامت ہے اور سیا  
 ہو جانا یکایک بھی علامت بد سے۔ بہت زیادہ سیاہ ہو جانا تہایت بد سے کہ اکثر موت طبیعت کو بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جائے  
 ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے۔ اور زرد ہو جانا اچھا تو نہیں ہے مگر نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے  
 کہ کبھی بھت حرارت کو بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جبکہ یرقان میں اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برووت نہیں ہوتی۔ اور بیشتر  
 بھت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگے رو ہو جاتا ہے اور میں امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی باناک بین شکن برید  
 ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد سے علامات ردی جو باعتبار درد و سر کے ماحوذ ہیں اگر درد و سر ہمیشہ ہے اور نفث  
 ضعیف ہو اور مرض میں تیری ہو اور علامات ردی بھی اور سکے ساتھ پاسے جاتیں وہ مرض قتال ہے اگر قتال نکرے تو ساتویں دن  
 رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتویں دن کے ناک اور کان سے ایک طوبت جاسی ہوگی پھر اگر درد و سر بیسویں دن تک ہو اور ساتویں  
 دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہو یا نہ پادہ نشتے یا کانوں سے جاری ہوگا یا خارج واقع ہوگا خصوصاً غام  
 سکے پیچھے۔ اکثر جس شخص کو ابتدای مرض سے درد و سر عارض ہو جو تھکے یا پانچویں دن اور سکو بہت اوسیت ہوتی اور ساتویں دن تک  
 زائل ہو جاتا ہے۔ بیشتر ابتداء درد و سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچویں دن صعبوبہ ہوتی ہے اور نویں دن زائل ہو جاتا  
 یا گیارہویں دن۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر چہ قیاس منقشی اس بات کا ہے کہ درد و سر و سہوین دن زائل ہو اسلئے کہ دسواں دن نسبت  
 تیسرے دن کے ساتواں ہے۔ لیکن چونکہ ساتواں دن یوم بحران نہیں ہے بلکہ آٹھواں دن یوم بحران ہے اسلئے گیارہویں دن  
 یہ درد و سر زائل ہوگا اسوا اسلئے کہ گیارہواں دن نسبت تیسرے دن کے آٹھواں دن ہے یہ قول طبیبوں کا میرے نزدیک  
 صحیح نہیں ہے اسلئے کہ حساب بحران کا اس فاعدہ پر نہیں مبنی اپنے اراج کا ابام بحران ہونا ضرور نہیں ہے۔ اگر درد و سر پانچویں دن



ترشح ہو جو دہرین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مرض مطہج ہو اور طبیب معاہدین خطانہ کرے۔ اکثر یہ در سر جمی غلبہ میں عارض ہوتا ہے۔  
 علامات ردیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں مرض کا آنکھوں سے نہ دیکھنا یعنی بصارت زائل ہو جانی اور کالوئی  
 نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور ترشح رنگ کو دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح  
 انسانی کے ضعف پر علامات ردیہ جو آنکھ میں پاتے جانتین دونوں آنکھوں کا پیٹھ جانا اور سہٹ جانا بدون اسہال اور  
 بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہیں ہے اور ترہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اور سکا مائل بہ فریٹ کے لینے اور غوائی  
 سے نبشتی ہو جانا آسمانی رنگ بعد سرخی کے آنکھ میں پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بڑی ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا ہو جانا امراض عادہ  
 اور سرسام وغیرہ میں نہایت برابہ مرض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم لینے پیچیدگی اور جھل لینے  
 دھڑلانا امراض عادہ میں علامت وی ہے۔ اگر یہ جھول بولہ ترشح خاص کے جو فصل چشم میں واقع ہو اسو اور داغ میں گرفت نہ  
 ہو تو بھی پیدا ہو اسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات داغی اسکے ساتھ نہیں ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبہرات خواہ  
 دیکھنے والی یا چمکتی چیزوں کے معتبر ہیں انکی تفصیل یہ ہے سیاہ مگرے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر تے پر دلالت کرتے ہیں اور سرخ ریزہ بڑے  
 آنکھوں کے سامنے نظر آنے رعات پر اکثر دلیل ہوتی ہیں اور اسپر بھی دلالت کرتے ہیں کہ خون کا میلاں جانب فوقانی ہوا ہے  
 اور بعد اسکے دلائل خاص تے اور رعات کے جو اوپر مذکور ہو چکے انکی رعایت کی جاتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو بلا قصد جاری ہونا  
 علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کر دین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعاتی کی ہو تو اشی زبون حالی نہ ہوں  
 اور سو آنسوؤں کے اور علامات رعاتی کبھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعات پر ہوتی ہیں۔ آنسوؤں کی کمی اور نشی  
 بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہیں یا غلیظ اور گرم ہوتے ہیں یا سرد اور بارادہ نکلتے ہیں یا بدون  
 ارادہ کے۔ روشنی سے مرض کو نفرت پیدا ہوتی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھو پس مرض ضرور مملک ہوگا اگر  
 اینک کسی درو کی شدت کی وجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر دونوں بچہ مرض کو اندھیرے میں بیٹھنے کی رغبت ہو جو سقوط قوت روح  
 انسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کی طرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھیں پھیر کر ٹھہرائی ہوں ردی  
 ہے اور اسی آنکھوں کا ٹھہرنا کہتے ہیں۔ زیادہ چرک آنکھوں میں جمع ہونا اس طرح کہ پوچھنا جائے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہے  
 اور خشک کچھ آنکھوں پر بار بار ردی ہے ایسا چرک آنکھ میں بوجہ عجز قوت غیری کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے  
 اور اسی جہت بروقت کثرت کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زور گھسی جاتی ہے اور چھتی ہے اور اسکا قصد آنکھ  
 سے باہر نکلتے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہیں ہے اگر تجویز کیا جائے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کی طرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ  
 اسکے کہ طبیعت اس رطوبت کو انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کو خشک اور اندھیری  
 ہوتی ہو اور علامت میں کی آنکھ میں غالب ہوتی ہیں اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہے۔ منجملہ ایسے علامات کو جو مناسبت  
 ردیہ ہیں ایک بھی علامت ہو کہ حدتہ چشم پر بروقت کھلی ہوئے آنکھ کے ایک چیز مثل کرچی کے جالہ کے پڑے اور آنکھوں کو کوٹے  
 میں جا کر یہ جالہ چرک خواہ کچھ ہو جائے اور اس طرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنا رے پر پیوستے کے جا جا کر چرک ہو جائے اسکو دانا  
 قریب موت پر ہے۔ آنکھ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تب کی حیات میں علامت ردی ہو اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ



مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاعون سے خواہ آسمانی رنگ کی طرف نہایت روی ہے۔ آنکھ کے  
 ڈھیلے یا پٹکل آنے خواہ آنکھ کا بڑا ہونا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تباریق یعنی شکستے ہوئے پٹنگے بوجہ  
 کثرت سودا حارہ کے خواہ اطراف داغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ پلکوں کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے  
 علامت ردی اور زہون ہے۔ پلکوں کا خشک ہونا علامت ردی ہے۔ اور حالت بیدار مین آنکھ کھلی ہو اور اس کے قریب  
 اونگلی لپٹا تین اور پلٹ تین اگر مریض کو زہر ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ زبان  
 اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض طبیبانے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پھنسی مسور برابر پیدا رنگ ملو و سون دن پھنسی  
 پڑنے کے مر جائیگا اور شیرینی کی خواہش اس سے زیادہ ہوتی ہے وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں ناک کا پھیدہ ہونا اور اس کے  
 زخم پڑ جانا علامت ردی ہے۔ ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے۔ ناک خواہ مخنون مین لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سونا  
 سونگھنے سے اودھار سونگھنے پر توجہ بھی علامات زہون ہے۔ خود بخود ناک مین بویو مشک یا گلی اور شخص خواہ سونہری مٹی کی آبی  
 علامت بد ہے۔ زرد پانی حمیات حارہ مین ناک سے پھلنا علامت قرب موت کی ہے۔ عطرہ اور چیزوں سے شل پھلنے وغیرہ کے  
 چھینک آبی دلیل موت اور لطلان جس شامہ کی ہے۔ ناک کڑخی ہونی خواہ پشت خستہ ہونے سے رعان کا پیدا ہونا بھی علامت  
 زہون ہے۔ ناک کا کھلنا اور بار بار اونگلی ناک مین ڈالنی خواہ کھنچ جیسے اسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پری وغیرہ پڑتی  
 بلکہ صاف ہو علامت بد ہے۔ ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہے۔ علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی  
 خوشک ہو جانی اور اسکا منقلب ہونا اور صدف گوش کا سمٹ جانا لٹخا اونچی گڑ خواہ بارہ سمٹ جاو علامت ردی ہے  
 کان کا میل جب کڑوا نہ ہے اور ٹپٹیا ہو جائے چالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدار اطباء جو پیلہ چالینوس  
 کے زمانہ سے ہی اونکے نزدیک ہلاک ہو۔ کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حارہ کے پیدا ہونا خطرناک ہو اور قاتل ہے۔ لیکن  
 اگر اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہو جاو اور موت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم انفرادی ہے  
 کے ہے اور جو ان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور مچ کے مر جائے مین علامات جو داقون کے اعتبار  
 سے ماخوذ ہیں دانت پر دانت بجنا حمیات حارہ مین یا خالی موندہ دانت پسینا جیسے کہہ کھار یا ہے علامت ردی ہے  
 بعض طبیبانے کہا ہے جس شخص کو دانتوں پر رطوبت لٹخ کثرت جم جائے اور وہ بتلاو تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اس کی  
 تپ مین شدت ہوگی اس لیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لٹخ جو دیرین تحلیل ہو گا پیدا ہوا ہے۔  
 ہر وقت دانتوں کی صفائی پر جاری کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اس کے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہیں ہے۔ دانت  
 پسینا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ او ان پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر مندر زہون ہے اور اگر جنون پیدا  
 ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل ناک لٹخ جوڑ کے ٹھوڑے سے  
 سببے انت پسینا کرے اور اس کی عادت یہی ہو اس کی بہت یہ حکم نہیں ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہونا علامت بد ہے خصوصاً وہ  
 وہ دانت جگہ تنہا کہتے ہیں علامات جو زبان اور موندہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں زبان کا سیاہ ہونا امراض حارہ  
 زہون حارہ کی نشانی ہے۔ موندہ کا خشک ہو جانا اور احاب مین سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتدای مرض مین موندہ خشک

اوشنتی میں خشونت پیدا ہو بعد اس کے سیاہ ہو جائے تو قاتل سے خصوصاً چودھویں روز۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت بری بو آتی  
 ہونے سے امراض حادہ میں دلیل ہلاکت کی ہے اس لیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اور پھر ہونا ایک ہونٹہ کا دوسرے پر بشکریہ غلطی  
 نہ ہو علامت ردی ہے پیچیدہ ہونا ہونٹہ کا حیات حادہ میں زہون سے دونوں ہونٹہ کا پھٹ جانا حیات حادہ میں افراد التہاب کے  
 کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونوں کا سر ہو جانا علامت غریبہ ہے۔ بعض اطباء نے کہا ہے کہ جس وقت زبان پر حمی حادہ میں چھال مثل سیاہ  
 اوٹھ آئے خواہ مثل دانہ ریزہ کی پس موت قریب ہو اور اس وقت خوابش تیر چوٹکی غرض کی زیادہ ہوتی ہے۔ خشونت اور میں زبان  
 دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت میں بخوبی مائل کہ لازم ہے شاید اس کا سبب استعمال کسی شے صلیغ کا ہو۔ یہ بھی جاننا  
 ضرور ہے کہ زبان کا خلا غالب ہو ہر حال میں رنگین ہونا کچھ لازم نہیں ہے جب تک جو اس خلا کا خواہ اس کا جزو جاری بعض اعضا  
 مشار کے پڑنے والا ہو علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہیں اختناق یعنی بند ہو جانا نفوذ ہوا  
 ریت تک فوٹہ غیر زہون کے ردی ہے اختناق بدون برآمد ہونے کف کو خفیف ہو اس لیے کہ ازیا دینے کف برآمد ہونا اس وقت ہوتا ہے کہ  
 قلب میں زیادہ گرمی اور سختی استقدر ہو پھر کہ افعال ریه کے معطل ہوں اور نیز افعال حجاب کو تباہ ہو جائیں اور سانس کا پھر باریک  
 انتظام ممکن نہ ہو اور یہ ازیا بد وقت ہونے ورم کے حلق میں بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہیں ہوتا اور کبھی اختناق کثرت بلکہ اکثر اوقات سبب  
 داغ کے ہوتا ہے۔ بالخصوص اگر حمی قوی میں خواتین شدید پیدا ہوں پس موت قریب ہو پھر اس لیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کو ہوا  
 بارو کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اس کی حاجتی راہ بند کر دیتا ہے پس التہاب قلب کا بڑھ جانا ہے اور سور فرج قلب کا بافراط ہو جانا  
 باین وجہ محتمل حیات کا نہیں ہوتا۔ اس طرح گردن میں خم پڑ جانا کہ اس کی وجہ سے بلع لینے لقمہ و نازنا ممکن نہ ہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے  
 پیدا ہو یا بوجہ شدت پس کے ہر حال اس سے زیادہ آفت اور شرمی میں اور نہیں۔ اس طرح اور ترقیہ کا بدشواری دلیل زہون حالی کی ہے  
 اس طرح آچھو آئے کہ پانی ناک کی طرف چڑھ کر نکلے اور بہت تھوک کا پھینکا پڑ جائے کہ یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے علامات  
 جو معده اور رحم معده سے ماخوذ ہیں بھی امراض حادہ میں ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے بھی سے بہت خوف ہوتا ہے  
 اس طرح معده میں التہاب پیدا ہونا اور خفقان معنی با وجود حرارت حمی کے ردی ہے علامات جو اعضا و تنفس سے ماخوذ ہیں  
 تنفسی سانس امراض حادہ میں ردی ہے کہ اس کو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اس طرح مختلف سانس بھی ردی ہے۔ اور جو سانس  
 متساہ ردی والے کی سانس کے ہو کہ ترک جای اور اشتقاق ہو اگر وہ بھی ردی ہے۔ اس طرح سو تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا  
 ہو ردی ہے مگر وہ سو تنفس جو بوجہ اور ام کے اطراف صدر میں پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے۔ جو لوگ کہ اونگی موت کا وقت حاضر ہو جانا  
 اس وقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس ونکی پیچ جاتی ہے اور سرد اور دراز ہو جاتی ہے علامات جو رگوں کی صورت اور  
 رنگ سے ماخوذ ہیں۔ بقراط نے کہا ہے جس وقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پاک اور چپیر گردن کی کٹری ہو جائیں یہ علامت  
 ردی ہے۔ جو رگین ظاہر جسم میں نظر آتی ہیں اونکا رنگ ملاوٹا ہو اور غوانی مائل ہونے لگتی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار  
 نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہو جائے نہایت ردی ہے علامات ردیہ جو استرخا بدن اور بری طرح لیٹنے سے  
 ماخوذ ہیں بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے میں پیدا ہونی اور ضعف کبھی کبھت اختلاط غلیظہ کے ہوتے ہیں جو  
 میں جمع ہوں اور کبھی بوجہ شکی تمام بدن کی اور شدت اختلاط میں کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضلات

میں عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت امشاک کی وجہ سے ہو یہ امور پیدا ہونے کی علامت اور سفاقت سے نہیں ہو سکتا جیسے بعض لوگوں کو گمان ہو ہے اس لیے کہ بدن اکثر فریہ اور سہین نہیں ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور اشتا اخلاط سے ملو اور ہوتے ہیں اور اکثر ضعف قوی میں ہوتا ہے عضل کے اور بدن فریہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنی مواضع اور مقامات مناسب میں مذکور ہو چکی علامات رویہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہیں لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کو بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت میں آمیزش کر کے علامت رویہ خصوصاً اگر بھاری فرش سے قدر سے قدر سے نچے اترے اور جب دسے اچھی طرح لیٹیں خواہ عمدہ طور سے بٹھائیں پیچھے کے بھل پٹ جاوے اور اطراف کو کھولنے کو پسند کریں اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرا دیں اگر کمر کا طہری زیادہ ہو اور نسبت کرب عظیم کے جو اوبیت معرہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہنچاتا ہو یہ حالت اوسکی ہو سکتا اس بارہ میں ایک بات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فریہ اور بدن اور کما بھاری ہوتا ہے اور ان کے جسم میں استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اوسکی بھی پسند ہوتا ہے کہ بوقت اسطرح سے لیٹا رہے یعنی چپ لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چپ لیٹنے کو علامت رویہ سمجھنا چاہیے۔ خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوا چپ لیٹنے کے کسی اور بھل آرام ملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استقلال خوف عظیم نہیں ہے۔ جو کوئی کیسٹ خواہ استقلال اور امن حادہ میں ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زیادہ صحت کو مخالف نہ نہایت رویہ ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ بوقت استقلال اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض میں کرتا ہے یا اوسیکے امشاک میں اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ میں اور تحلیل اخلاط کی وجہ سے ضعف اوسکو عضل حرکت میں پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مرض قاعدہ تھا خواہ چپ اور پٹ لیٹنے پر نہ ہو بلکہ اوبین ہر وقت بھی رہنے کی خواہش پسند کرے ہو یہ بھی رویہ ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اور ام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضا و تنفسین پیدا ہوتے ہیں جنکی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے۔ آدمیوں کی طبیعت اور ملاقات سے مرض کا متفرق ہونا اور دیوار کی طرف موندہ پھیرنے کی طبیعت علامت اچھی نہیں ہے۔ پٹ کو بھل سوتا بدون عادت کو بھی علامت رویہ ہے اس لیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کو پیدا ہوتی ہے یا پٹ میں کوئی ایذا ہو یا ضلع رطب علامت محمود ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ جو بزرگ مرض کے بآسانی دوسرے ہو سکیں اور حرکت میں تکلیف نہ ہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جائے کہ بعد پیچنے کے جب قدر گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ لے بلکہ اوسی طرح الگ ہے علامت رویہ ہے مگر جلد سے بخار گرم بوقت تنفس بل رو کے برآمد ہونے سانس تو مختصر ہی سکلا اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہونے دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسبوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی باگر قنا ہو جائے علامات ماخوذہ شکم اور فواحی شمر اسیت سے پٹ پھولنا امراض حادہ میں اور اسطرح پٹ نہ پیچنا باوجودیکہ دست آتے ہوں علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگت اندھو خراسین میں نمود پیدا ہونا اور ایک جانب کا دو سری جانب کو بلند ہو جانا بھی رویہ ہے۔ ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنی بقدر شل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہو جائے علامت رویہ ہے۔ اسطرح کہ جس میں شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اوس جانب کو زبون ہے۔ مراق کا پھولنا اگر بھی نہ ہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر اس پردہ کے ورم ہر گز خاص جرم میں مراق کو ورم نہیں ہو بلکہ جو اعضا اندر اس پردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اس لیے کہ اگر خاص مراق



میں درم ہوتا تو یہ دہلا اور پتلا ہوتا بلکہ پھولا ہوتا۔ تمدن تر سیف کا اگر سرخ درم کے ہو پس ماوراء لیل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بد  
رجع تر سیف میں تمدن پیدا ہوا وہ کامیلان بجانب قیوم کا علامات جو باعتبار معتد کے ماخوذ ہیں معتد کا اراض حادہ  
میں خود بخود باہر نکل آتا دلیل ردی ہے علامات ردیہ جو قیض و ریشہ میں کی جال ہی معلوم ہوتے ہیں جھپٹین کا  
نرم ہونا دلیل بر ہے اس طرح درم پیدا ہونا انہیں بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انہیں کا اور قیض کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی  
فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض میں احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض میں بہت اچھا ہے اگر جات  
نہانے کی ہو علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرج عورت کا جمی حادہ میں باہر نکل آنا  
دلیل ردی ہے علامات جو اطراف سے بدن کو خوذ ہیں اطراف میں علامات ردیہ جھپٹین بعض علامات  
بنظر کیفیت اطراف کے جیسے طرف گردش ہونا حرارت جمی حادہ سے باوجود یکہ اطراف سرد ہوں اور تپ بدستور ثابت رہی اور نہ اور  
علامت ردی ہے مگر امراض فرسہ خواہ جمیات فرسہ میں بڑا طرف چند ان بدہن جمیات حادہ میں سبب برد اطراف درم عظیم ہو  
کا ہوتا ہے یا فرو ہونا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ انحلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلائل قوی  
ہلاکت مریض پر حجب ہوتی ہے کہ اوائل مرض میں برد اطراف پیدا ہو۔ اس طرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر حسن کیجا  
اور گرمی عود نہ کرے۔ یہ سبب مور دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے درم اندرون  
جسم کے موجود ہے۔ تیرہ رنگ ہونا ہاں اور با فون کی اونگیوں کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے سرخ رنگ ہونا اطراف  
کا خواہ انہی رنگت فوٹ زیادہ مہلک ہو نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سرخ ہو جانے خواہ ہفتی ہو چکے نقل ہی اطراف خواہ  
تمام جسم میں پایا جائے پس موت قریب ہو اور نزدیک آپہنچی ہے اس لیے کہ نقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کموت  
ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور ہفتی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کموت کی اور پیر  
سرخی کے بہتر ہے۔ اور با انہما اگر چند اقسام کو علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہ ہوگا اور جو اطراف حالت  
اصلی سے متغیر ہوئے ہیں پیش ازین نسبت کہ وہ ساقط ہو جائیں گے۔ اخراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل ہوگا  
میں بخلاف ام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہیں جیسے شیش اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے شیش ہو  
کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کذا زہراہ ہریان کے اور شدت جمی کی دلیل موت ہے علامات جو سوئے اور جانے  
سے ماخوذ ہیں دن کو نیند آتی اور رات کو نہ آتی علامت جدید نہیں ہے۔ اور رات دن کی وقت نیند نہ آئے شب و روز  
کے سوئے سے بہت بد ہے اس لیے کہ بخوابی کا سبب فساد داغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہوں دن میں اول روز ہونا اسلم ہے  
اور یہ سبب موثر یعنی نواب جمیات میں بدہن گزرتا بدہن اکثر ہوتے ہیں اور مفر نہیں ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ مفر  
میں ضعف ہو ردی ہے اس لیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت داغ کے اور خصوصاً اگر سبات  
کے ساتھ انحلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلل باروس کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آتی اوس مرض میں جسکی بچھو انحلال عقل  
پیدا ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد غفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جیہ  
علامت جو ہاتھوں کے کا موی دریافت ہوں کپڑے کے گڑھے چٹا خواہ پڑے مجمع کرنا یا بروقت ایسے افعال کرنے



جیسے اپنے بدن خواہ گردن سے کوئی شے جھٹکے ہو یا دلوار سے کچھ چھوڑا تا ہے علامت زہون سے ہے اور اس کا سبب معودہ بحارات  
 ردی کا بطرف داغ کے ہے کہ اس وجہ سے ناموجود شے نظر آتی ہے جب وہ بحارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بھیگی کی طرف اترتی ہیں  
 علامات جو دروس کے اعتبار سے دریافت ہوں وجع شدید احشا کے حمیات مادہ میں علامت ردی سے ہے کہ دلالت  
 اتراق شدید اور دم عظیم باخراج احشا پر کرتی ہے۔ اگر کسی عضو کا درد شدید بخود دفعہ ٹھہرے اور کسی طرح کا اثر درکار باقی نہ رہے  
 اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہ ہو علامت ہی ردی سے علامات جو زہون زور زور بات کرنے اور سکوت سے  
 ماخوذ ہیں موت قوی بہت جلد علامت ہو اور کلام مسلسل اور نظم ہی علامت جلد سے ہے اور خلاف اس کا ردی سے ہے۔ سکوت جو دلالت  
 ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل بنان کی استرخا اور عضل خراب کے استرخا پر دلیل ہے اور شنج بخود پر دلیل ہے خواہ  
 اس پر دلیل ہے کہ تحلیل جو بعد کلام سے وہ جاننا رہا ہے۔ مریض اگر بحران میں کلام کرے بہت اچھی علامت ہے۔ خلاصہ یہ ہے  
 کہ مرد گویا کا چپ ہونا ابتداء سبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ اور کثرت کلام مرد کو کوئی دلیل ابتداء  
 بنیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہے علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوئے ہیں بنیان کے لئے اگر کثرت حرکت  
 اور سر میں دھمک اور ضربان خواہ مخمخ میں دھمک ہو بہتر ہے اور اگر بنیان میں سکون اور اطمینان ہو قابل ہوتا ہے علامات جو  
 حرکات مریض سے ماخوذ ہیں کثرت اختلاط اور کثرت خلق علامت اچھی نہیں ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو  
 مریض کے سر کی طرف اٹھتا ہے۔ کورنا اور پھانڈنا بیمار کا اور بچہ بچہ جاننا سبب علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط  
 عقل و ضیق نفس و رذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ میں اوچھلنا کورنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اس لیے کہ  
 اس مرض میں اکثر جب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا وسیقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہیں اگر کچھ اور سبب سبب بھی حادث  
 ہوتے ہیں۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر تکلف متحرک ہوں اور توشب اور چلوں بھی اس نقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے  
 ناخن کا رنگ تیرا ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے۔ اگر چشم بحران ہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جلد کے ہو تو بہتر ہے  
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خون موت زیادہ ہو یا مرضی انتظرہ نہیں ہے علامات ماخوذہ جانی اور گلابی  
 کے اعتبار سے جانی اور انگڑائی کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے کہ طبیعت اعضا و عضلات کو واسطے دفع فضول کے حرکت دینا  
 پھر وہ عضو جس میں فضول جمع ہیں سخت ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور مجبب ہو اس دفع کی چندان حاجت نہیں ہوتی اگر عضو مذکور خف  
 نہ ہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اس وقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے واسطے  
 طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہے اس وقت وقوع تشاؤب خیر و کاروری نہیں ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت  
 قادر تحلیل مواد پر نہیں ہے بدون موت کیفیت کو بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کو اور یہ اسلئے ہے چندان دشوار نہیں ہے۔  
 علامات باعتبار چیزوں کے جو مریض کو دکھلائی دیں اکثر خواب میں ہمارے پہلی شیا دیکھتا ہے جو اس کے بحران سے  
 مناسب ہوتی ہیں مثلاً جس کا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب میں بھی دیکھتا ہے کہ حمام میں داخل ہوا ہے خواہ آلودہ  
 دخول پر حمام کے ہے علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے اشتہا کا برطرف ہونا امراض فریضہ میں ردی سے ہے اور  
 درامراض حادہ میں بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہیں جیسے امراض فریضہ میں۔ اور حاصل یہ ہے کہ ابتلا ان شہوت فسلو اختلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر قوت طبعی کی موت چراگرمیات محرقہ میں پیاس باطل ہو جاوے دلیل مدہ ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہو جاوے اور پیاس باطل ہو ذکر اذن احکام کا جو برقانی استدلال پر محمول ہیں برقان قبل از سالیح یعنی ساتویں روز تپ سے پہلے ہر اسے اور اس طرح قبل از نفع مادہ کے اگر برقان ہو مان اگر تدارک اس فساد برقان کا اسماء سے ہو جاوے جیسا بعض اطباء نے کہا ہے اور پیاس بھی تنفسی اس قول کی صحت کا ہے لیکن کثرت مادہ کی دفع ہو جائیگی۔ اور جملہ حکم ہے کہ برقان قبل ساتویں روز کیونکہ مہموس ہونا اس وجہ سے برقان بھی ردی ہے اگر برقان بعد ساتویں روز کے ہو پھر بھی بجران جید نہیں ہے اس واسطے خود ایک مرض مستقل پر خط ہو بشرطیکہ اس کے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہ ہوں۔ اگر برقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہارم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ سلامت اور دم نہ تو وہ محمود ہے اور اکثر بجران نام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بجران کی عیال کی خفت جو اعراض میں مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بجران کے خفت نہونی بلکہ اعراض میں زیادتی دلیل ہوتی ہے۔ منجملہ علامات روات برقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا میں پیدا اور سوختہ اخلاط براز میں برآمد ہوں اور ایسے وقت میں بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسماء با فراطحس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ پسینا بے انداز تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض میں بہت جلد ہو جاتی ہے علامات جو درم میں سے ماحوذ میں جس وقت حمی مادہ کی وجہ سے اور ام معاین یعنی بن ران اور دم اطراف پیدا ہو اسمیں روات زیادہ ہے نسبت اسکے کہ پہلے درم پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برابر بھی ہے۔ جو اور ام تپ گوش میں پیدا ہوں اور خشکی اوٹلی تپ اور ریم سے نہ ہو بھی ردی ہوتے ہیں مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونے درم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کر دے اور اگر یہ امور ہوں اور نہ پختہ ہو اور اسکے طور بعد استفراغ قوی پیدا نہ ہو پھر اور ام کی روات یقینی ہے اور فقط اور ام ہذا کی تپ سے بھی فریقہ نہونا چاہیے جس وقت ایسے اور ام میان خراج کی طرف معلوم ہو اور تمام اخلاط میں نفع نہ ہو کہ اس وقت فقط نفع درم کا دلیل خوبی پر نہیں ہو سکتا جیسے اکثر بھی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو بلاکت عارض ہوتی ہے۔ جو تنفسی اور دم کہ نہوار ہو کر پھر چاہے وہ بھی ردی ہے مگر پھر دوبارہ برآمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کر گیا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کی فکر ہوتے ہیں کہ درم خواہ تنفسی اسکے برآمد ہو ہو کر ٹھیکہ جانی ہیں اسکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر تصور نہیں علامات جو پھوڑوں پٹھسیوں وغیرہ سے ماحوذ ہیں اگر خود سیاہ کی شکل کی تنفسی حیات مادہ میں برآمد ہوں بہت بد علامت ہے اور اگر یہ شور پھر جائیں خواہ جوش اور توران انکو مادہ کا بوجہ کثرت کو ہو دوسرے روز مریض مرجائے گا۔ بدن کے زخموں کا رنگ نکل اسبھی خواہ سیاہی خواہ آسانی خواہ زردی مائل ہو نا برابر ہے گزر دی سب میں گمراہ اور سبک تر ہے۔ بعض اطباء نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زانو کوئی شے مثل کو پیاس کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجائے گا اور اگر بعد برآمد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک نہ رہے گا اسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سر و بدن سے نکلے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر دوا میں پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بید بخیر کے نکلے اور اسکے ساتھ تمام بدن میں حصف امیں یعنی سپید دانی بوجہ غلبہ صفرا کے پڑ جائیں پس مریض کو خواہش گرم ہونے کے کھانے کی پیدا ہوگی اور میوین روز مرجائے گا۔ زبان پر جوشور مملک پیدا ہوتے ہیں انکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ میں پچا ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ میں کسی قسم کی کیون ہوگی انگلیوں میں دونوں ہاتھ کے درم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اس درم تر

در و شدید پیدا ہو جو تھوڑے روز مر جائے اور گرائی سر اور سبات بھی ایسے در فیض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہ ہو پھر  
بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم میں مواد امعاء میں استفراغ بہتہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض جوار کی ہوتا ہے علامت جوار زہ لاحق ہو  
سے ماحظ وہین لرزہ جو کر اور بار بار کسی تب شدید میں آنے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہو اور بحال ثبات قوت بھی ہم لرزہ کا آنا  
بیشرطیکہ بوجہ لرزہ کے تب اکل نہوا چھان نہیں اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور پیہم آنے کے اوسکے بعد استفراغ  
منفرد واقع ہو کہ بعد اوسکے تب میں سکون پیدا نہوا اور اگر استفراغ لرزہ میں باوجود ثبات قوت کو عارض نہوا دریافت ہو گا کہ خلط متحرک  
ہے مگر غالب سقد ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت رومی ہو۔ اور جوار زہ کہ ایک ہی وقتہ عارض ہو تا ہو اوسکی نسبت  
قول فیصل اور حکم خبی یہ نہیں ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے حکم استفراغ کا جو استفراغ نافع اور  
منفید ہے اسہال باقی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہو کہ بعد نفع مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہو اوسکو نکالے اور سہولت  
واقع ہو اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت ہو کہ وہ خلط استفراغ  
ہو کہ دوسرے خلط کے شروع ہو اور استفراغ رومی وہ ہو کہ بظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بد بو برآمد ہو خواہ محض خلط بد بو  
اور فضول کے دفع ہو اور یہی حکم ہے کا بھی ہے۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کسی کہ ہے واجب ہو کہ اوسکے اخراج کی اجانت بذریعہ تدبیر کی جائے  
اگر افراط استفراغ میں ہو اور سنوز نفع مادہ نہیں ہو اسے فائدہ کا گمان نہیں ہو سکتا استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہے جو  
خواہ رجات وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کی طرف متحرک ہوئی مگر تا در دفع پر نہا سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون دلالت  
موت پر کریں گے اور اگر علامات بد ہون طول مرض پر دلالت ہوگی احکام لمسی کے عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے اور خفا  
اور فرمہ میں جو فہمی ہون اور اور ام حارہ میں اور اور ام احشائیں بیان وجہ زیادتی عرق کا عرق کی افزائش یا سبب کثرت  
اور قوت یا سبب قوت اشتداد و افکار راستہ خفا قوت ماسکہ کہ ہوتی ہے سبب اسکو کہ جاری عرق وسیع ہو جائیں کسی سبب التسلع پیدا ہون کی  
وجہ ہو اور کسی عرق میں بوجہ حدوث اضداد ان امور کی ہوتی ہے۔ عرق گاہی بھی دستور ہے کہ اگر بوجہا جاسے خوب ار ہوتا ہو اور اگر کمال  
خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے بیان اون اعضا کا جن میں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو اور جن میں کم جس عضو میں مادہ  
مرض ہوتا ہے اوسی میں عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو میں مادہ مرض نہیں ہوتا اوس میں عرق بھی کم برآمد ہوتا ہو اور اس طرح جس  
میں سبب ضیق مسام پیدا ہون اون میں بھی عرق کم نکلتا ہو اس طرح جب عرق پر ریض سونا ہے اس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہو ایسے  
کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کو اوپر انقطاع اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور جاری اور ہر کی خشک ہوتے ہیں کہ رطوبت کی برائی  
اور ہر نہیں ہوتی ہے اور نہ اس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ بیشیتر بچہ کی طبع جو اعضا میں جیسے پیٹہ وغیرہ اون میں عرق زیادہ  
برآمد ہوتا ہو بہ نسبت اعضاء اگلی جانب کو جیسے سینہ اور جانب اعلیٰ لینے سر و گردن کو زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کو خصوصاً  
سر میں زیادہ پسینا نکلتا ہے بیان اول وقتوں کا جن میں عرق زیادہ برآمد ہو یا کم نوم اور خواب میں بہ نسبت بیدار  
کہ عرق زیادہ برآمد ہوتا ہو ایسے کہ تصرف عارض غریزی کار طویات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہو اور یہ بھی وجہ ہے کہ ازین نشتر  
لی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجہ  
لسی ایسے سبب کو چست لازم برآمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق کو غذا استفراغ رکھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور



مقدار عمل سے زیادہ سچا اگر غذا اس قدر نہ کھائی ہو اور عرق بردت خواب کو برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج ہفت فرسخ کا ہے۔ اور سبب اس کا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کی بدون اس کے کہ مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ منہ اور دفع طبعی کے مہینہ نکلتا اور کثرت یا سبب قریب ہو جاتی ہے جیسے امتلا و قریب احمد یعنی بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا و سیوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھی کہہ سکتے ہیں۔ ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض قبل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کر دیتا ہے یا امتلا سبب بعید سے جو فضول غذائی رت سے جمع ہوتے ہوئے موجب امتلا ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب تک الٹا ہفت فرسخ جو بدن کو خوب پاک کر دے کیا جائے کوئی اور تندرستی کافی نہیں ہوتی اور پسینا ایسی امتلا میں فقط قریب اجزا فضول کو دفع کرنا ہے اور باوجود وقت کو وہ اجزا طبعی اور قلیل بھی ہوتے ہیں اور جو شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اس کے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلا میں طبیعت زیر بار غلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جس قدر حرارت غریزی ہو جاتی ہو جاتی ہے تحلیل مواد کا معنی ہوتا ہے اس لیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہنچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت تحلیل ہوتا رہتا ہے پس ہر وقت قوت حرارت غریزی عرق برآمد ہوگا اگر ان کے اور سبب مخالف قوت کی جمع ہوں اس واسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کرتے ہیں کیونکہ برآمد عرق کی یا جو امتلا کے ہوتی ہے یا مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جلد سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو قریب کر دے و اگر اون ایسا کلم نہیں عرق زیادہ یا کلم ہو کہ اکثر امراض ماوی میں عرق تیسرے سے خواہ یا تیسریں روز برآمد ہوتا ہے اور جو تھوڑا دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بھران پاتے ہیں مگر شاید اور اور بھی وجہ تخریب میں کہ سنا تیسریں خواہ اکتیسویں یا چوبیسویں روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے وجوہ استدلال عرق کے یہ ہیں کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کو اس کا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہو سکتا ہے اور حکیم جو اس کا تیسریں اور چارے خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبود وغیرہ رنگ اور قوام اس کا قریب اور لچ ہوئے پر دلیل ہے اور مقدار اس کی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی و پشت اس کو ملاحظہ کرنا ہے کہ پورا نکلا گیا یا تھوڑا نکلا ہو موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرعہ او ہی عضو میں ہے۔ اور وقت برآمد ہونے عرق کی دلالت کرتا ہے کہ ابتداء مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینا برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں سرد پسینا ہر وقت حرارت حسی کی بہت رومی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلتا اور عرق مندر غشی ہوتا ہے اور اگر عرق سرد ہو وہ بھی مندر غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجود غشی پر دلیل ہے نہ اس کے غشی آئندہ پر دلالت کرے۔ پھر اگر تب شدید ہو اور عرق سرد ہو یا موت قریب ہے اور عرق بار بار سرد و سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا اس لیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کی وجہ سے اون رطوبات میں تخریب پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آگے سرد ہوتی ہیں۔ عرق جو رگ رگ کے نکلے رومی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید



نہیں ہے بلکہ حقیر نرم البتہ نسیب ہے۔ بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض میں نہ ہو علامت خفہ نہیں ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت زوی ہے اگرچہ تمام بدن عرق برآمد ہو عرق شائع ہو نہ ہو تمام بدن میں اگر ابتدائی مرض میں برآمد ہو زوی ہے کثرت اور پر دلالت کرتا ہے۔ مگر انیکہ سبب عرق کا رطوبت ہو کی ہو جو بارش کثیرین ہوتی ہے اس وقت عرق میں باوجود روات کے اسکی روات بہ نسبت اوس عرق کی روات کی جو حرارت قوی اور کثرت انما لاکر پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدائی عرق کی ہوا بعد از ان تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ میں طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پتھر سری عارض ہو بہتر نہیں ہے بلکہ ردی کا اسواسطہ کہ انتشار کو دلالت انتشار غلط ردی ہوتی ہے جو موزی ہو بدن میں اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کثیفہ بدن کا مادہ موزی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت لوٹ گئی تھی بوجہ رطوبت کے وہ شے نکل گئی اور اوسکا تھل بندر اوجہ عرق کے ہو گیا اور یہ عرق باقی شہرہ اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیرہ ایسا نہیں ہے کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تھل ہو جائے۔ جسوقت قوت اور نبض میں ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر پتھر اساعرق برآمد ہو یہ علامت زلیون ہے پھر اگر نبض سا قلعہ ہو جائے موت واقع ہوگی عرق بہتر جس کے ذریعہ بحران تمام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہوا اور تمام بدن برغین برآمد ہوا اور بہت سانکے اور بعد برآمد ہونے کے نبض کو خفت معلوم ہوا اور اس کے قریب عرق اور خوبی میں وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن میں برآمد ہو مگر دیکھتے ہوئے سے خفت مرغب کو پیدا ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اس کے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور اخلاط کا ہے اور جو پھر براہ عرق کے تپے وغیرہ سے ہوا اوسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور تھل سے ہوا ان سبب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہیں امور پر مدار حکم کا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو نبض میں سولفیکہ ہوتا ہے اور اس کے بدن عرق کثرت نکلتا ہے بھت بقاء ہوا د کے اور اگر قصد خفیف اوسکی کیجائے کچھ قنات نہیں علامات جو نبض کی جہت سے ماحود میں نبض مطرقی اور نلی اور انتشاری جو شدید ہو انتشاریت میں خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہو ردی ہے اور غزالی بروقت نصف کے ردی ہو۔ اختلاف نبض کا جسمین القطاع شدید ہوا اور حرکات ضعیف ہو کہ تدارک اس ضعف کا آپ نبض احد سے جو نہایت قوی ہو اسطرچہ ہو کہ نبض قوی متصل اور خفیف قوی سے ہو بلکہ اوقات بعید میں یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف ہر ہے اور ردی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور دائنی متفاوت اور معہذا ضعف ہی ہو دلیل ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر آدمیوں کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی حالانکہ وہ مرغب نہیں ہوتی لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا احکام نکسیر پچھٹنے کے سرسام دموی خواہ صغریٰ اور ورم بلکہ جسمین حرارت غالب ہو اور ورم خور برشر سیف واقع ہوں ان سبکا بحران نام بذریعہ رعان کے ہوتا ہے۔ سرسام کے رعان میں کسی نتھنے کی تخصیص کی ضرورت نہیں ہے مان اور ورم ہے اوسمیں رعان اوسی نتھنے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سببہ میں اور قریب پڑے۔ اور جیسا عودہ میں بھی بحران بذریعہ رعان کے ہوتا ہے مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہیں ہے۔ اور ذات الدیہ کا بحران رعان سے نہیں ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعان اور نفث کے بھی ہوتا ہے۔ اور غلب زعم کا بحران بھی رعان سے ہوتا ہے اسلیئے رعان واقع اسمیں وہی ہے جو ایام افراد اپنے طاق ایام میں مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر جو تھی روز واقع ہوتا ہے

مگر قریب سے اور پانچون اور ساتون اور نوین روز بیشک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعات کے امید ہووے گی کہ ہوا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ رعات شدید ہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعات کے کرنی چاہئے اس طرح کہ آب گرم کر کے رالین و تھیکہ کریں جیسے اگر یافت ہو کہ رعات مفراط ہے آب سرد کے ذریعہ سے زود کننا مناسب ہو خواہ مجسمہ اسید یا اسطر جس شخص سے رعات ہو رہا ہو لگاتین کے تاکہ لائق قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعات وہی ہے جو بطرف جانب مارکوف کو واقع ہو اور مخالف کار رعات اس وقت راجحانین ہے مناسب اور لائق تر اور ام واسطے رعات کے وہ ہیں کہ جو ناف سے اوپر ہوں خواہ اسید اور سر کے قریب ہوں ورم بلغمی اور جو ورم صلبے سخت کہ قریب نجر کے ہو یا ہوا اور بہت دنوں کا ہو گیا ہو اور وہیں امید رہیم اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعات اوسکا نہیں ہوتا اور کسی قسم کا بحران ایضا جو ورم بارہ کہ وایخ ہیں ہوا اور ذات الریه میں بحران بذریعہ رعات کے نہیں ہوتا و لائل جو رعات سے ماخوذ ہیں رعات قلیل برآ ہے اور اکثر رعات ردی وہی ہے جس میں خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعات کتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی میں چمک ہو۔ جو رعات جو دہون روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کہ بگا۔ بحران جید بذریعہ رعات کے وہی ہے جو طاق و نفون میں واقع ہو و لائل جو چھوٹیک سے ماخوذ ہیں جھنک اگر زمانہ منشی میں آئے ہوتے ہیں اور اویل مرض میں جھنک لالتسز کام کی ہے یا کسی خط لذاع پر احکام ہر از سے کہ کتاب اول یعنی فن کلیات میں گفتار عام بہ نسبت ہر از کے باختصار ہو چکی ہے اور اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے لیب ہر از کے کہ نادر ہے۔ اور یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جس میں بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اوسکا بحران نام بذریعہ اسہال کے نہیں ہوتا علامات ماخوذ ہر از سے اختلاف الوان ہر از بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جھکے رنگ مختلف ہوں دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحالی ہو اور بعد نفع کے ہر از بحران جید واقع ہو اور وہیں علامات محمود ہی پائی جائیں۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو سہل اخلاط مختلف کی ہے اگر ہر از کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونوں صورتوں میں اختلاف الوان ہر از سے بدن کے صاف ہو اور ترقیہ دلالت ہوتی اور امید رکھی جاتی ہے۔ سوائے دونوں وقت کے اور سب درجات میں اختلاف الوان ہر از احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ ہر از منقصر جو مشابہ ہر از لکون سکے اور بصورت اوس ہر از کے جو جو پود ولادت خواہ قبل کھانے خدا کے لڑکے اپنی فضول ہر ازی دفع کرتی ہیں الغرض ایسا ہر از ردی ہے۔ زرد براہ جس صفیر کو غالب ہو اول مرض میں دلالت غلبہ صفیر پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخرین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا ہر از دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ ہر از راری کثرت نکلا جائے اور مرض میں خفت حاصل نہ ہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشتر لیک اوس سے خفت مرض میں پیدا نہ ہو دلیل موت کی ہے اگر جمعی مقلعہ بھی ہو یعنی ایسے ہر از کی رد اور شش مخصوص جمعی لازمہ سے نہیں ہے۔ جس ہر از پر چکنا ہو پید ہو اور کسی جرب کا استعمال نہ ہو اور ذوبان اور اعضا اصلی کے کھیلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مملکت نہیں ہے اسطرح کہ دوسرے کبھی کھیلنے سے بھی ہر از میں پیدا ہوتی ہے اور جب وقت ہر از میں کوئی شے مثل صندل یا پیپ کی ظاہر ہو اور زردی پرالینہ ہو جائے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حیات حادہ میں ہوتے ہیں ایسا ہر از مملکت ہو۔ جس اسہال کے ہر از میں اگر ہر از

ایک شور و غوغا و دیرافت کرنا جاسیے کہ یہ صدید بزرگ کا ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ لذت اس میں ہوتا ہے اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہے اور کبھی  
 نہما بھی صدید بدون آمیزش ہمارے ہوتا ہے اور یہ صدید بہر حال رومی ہوتا ہے۔ سو وقت براز میں جھلکے ترس کے ایسے برآمد ہوں جسے  
 امراض میں ایسا براز ملک ہے تاہم بیان احکام جوئے سے متعلق ہیں سے کا بیان بھی کتاب اول یعنی فن کلیات میں ہو چکا  
 مگر اس مقام پر بھی بعض حکام سے کہ جو بیان ہو چکا خواہ احکام صدید کا ذکر فرمایا بشیر طیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہوں۔ تو فائدہ  
 وہی ہے جو مکتب خط بلغم اور صفرا سے ہو بشیر طیکہ دونوں میں خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام ہو اور جب قدر سے صرف یعنی ایک  
 خط کی مہا و سیفہ رز ہوں ہے اسلئے کہ بعض صفراوی شدت حرارت بردالت کرتی ہے اور بعض انہی شدت بروقت پر علامات  
 قے سے مانخو وہ میں جسکا رنگ مخالف عادی تے کے رنگ کو مثلاً رنگ تو کاسپید یا مئی ہو خواہ زرد ہو ایسی تے رومی ہے اور  
 خلاف رنگ تو عادی کی یہ رنگ ہیں جیسے سبز خواہ کراچی خصوصاً اگر منتن یعنی بدبو ہو خواہ چقدر کارنگ ہو خواہ احمر فانی ہو خواہ  
 تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر تے رنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر تے کے ہمراہ مریض کے بدن میں تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر  
 انکا قوت مریض کی قوی ہو کہ وہ دن تک بقا و حیات کی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ تے کا  
 کسی شے ملول کیوہے سبز خواہ سیاہ ہو۔ اگر ایک تے کے رنگ میں یہ سب الوان مختلف برآمد ہوں وہ تے نہایت رومی ہے۔  
 بدبو سے ہر طرح کی رومی ہے۔ اور خالص ایک غلط کے تو بھی رومی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا بیان احکام کا جو بول سے  
 متعلق ہیں یعنی بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول میں جہاں بیان امراض کا ہے بیان کر دئے ہیں اور  
 اب اس مقام پر بعض احکام مذکور ہا بالا اور علاوہ انکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہیں مذکور کرنے ہیں۔ پہلے ہم  
 ہیں کہ اگر بول میں علامات نفیج کے بنا گئے جائیں خواہ نفیج قوی کے علامات مفقود ہوں فوراً ملک مریض کا حکم کرنا ضرور نہیں ہے  
 اسلئے کہ اکثر ایسی صورتیں مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے بدبو قوت کو دفع ہو جاتا ہے کہ اس استفراغ سے علامات  
 خام سب نکل جاتے ہیں اور کبھی تحلیل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے  
 خصوصاً اگر اس خلط میں رومات شدید نہ ہو گیارہ یا تیرہ ظاہر ہوں نفیج کا بول میں اکثر علامت رومی ہو اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض  
 کے اور کمتر دلالت اسکی ہے کہ مرض میں طول ضرور ہوگا۔ اسبطح جو بول برنگ صبح آدمی کو حالت مرض میں باقی رہے اور چاروں  
 زمانہ از ابتدائے انحطاط اسی حالت میں گذر جائیں۔ جو بول زمانہ تیز مرض میں تغیر ہو جائے اور تغیر اسکا روز بروز برتا ہو وہ بہت  
 اسلئے کہ کبھی بول امراض وبائی مہجہ دت اور قوام اور لون اور سبب میں طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب ہلاکت پہنچ جاتا ہے  
 یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول رومی ہوتے ہیں قوام اور لون اور سبب میں ونیز دیگر علامات رومات  
 بول سے ظاہر ہوتے ہیں مگر سبب اس خرابی کا دفع بخانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ میں جو سبب جگر اور زواچی بول کو پیدا ہو  
 علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہیں جو تحصیل ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور  
 ایک مرتبہ جس بول اسے عارض ہو یہ علامت بدستہ اور حیات حادہ میں اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو سبب  
 مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور فضول متبیس ہو جاتے ہیں اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول  
 بذریعہ بول کو دیتی ہے۔ اسبطح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت میں غلط تارہ پر دلیل ہے اور یہ کہ ماوہ ہذا بدشواری یعنی



قبول کیجئے۔ پس اگر حیات جادہ نمونہ بکافیت حیات ہون کی کیفیت بول کی مندرجہ بالا مرض ہوتی ہے علامات جو بول کے رفیق ہونے سے ماخوذ ہیں رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابیطس کے ہوتی ہے اور اس وقت بیاس پر رقت معلوم ہوا کرتی ہے اور غلط بطور شیب ہو اگر تباہی اور تباہی سے اور رقت بول کی بوجہ غامی اور وقوع سہ کے ہوتی ہے جو روج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت میں خراج بول کا بسمولت نہیں ہوتا اور اس وقت میں خراج نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رفیق امراض مادہ میں چند روز سپرد رہے آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بوجہ عرض اختلاط کے بھی رقت بول کی کیساں رہے موت سریع پر دلالت کرے گا ایسے کہ مواد جلد اور داغ پر چوتے ہیں لہذا اس سے متعل ہوتا ہے۔ اگر بول میں غلاظت پیدا ہو کر مرض میں خفت عارض ہو کر اکثر یہ غلاظت بوجہ پھٹنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو جائے تیز دھمی میں لینے زمانہ صعود کلی میں نہ صعود قوت واحد میں تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضا و زہرین پر دلالت کرے گا تو ام بول میں بحث فصول آئندہ میں کیجاتی ہے اور جدا گانہ اسکا بیان ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سب سے کہ ہمراہ جمع نہیں ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت ہو خالی نہ ہوگا یا کوئی شے معلوم امراض و سبب اس رنگ کی ہے خواہ جو غلط کہ اسکا رنگ بول میں ہر اس قدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مہینے اسلئے کہ اگر اس کے مقدار میں کثرت ہوتی بول میں غلط بھی پیدا ہوتا علامات جو بول غلیظ القوام و کثرت ہونے سے ماخوذ ہیں جو بول رفیق حسی لازمہ میں غلیظ ہو جاوے اور علامات جید موجود ہوں بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جید نمونہ اور تیز اخراج شدید ہو و لیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب باکد میں ہے۔ بول غلیظ کا صاف ہو جانا قبل بحران کے علامت جید نہیں ہے اسلئے کہ یہ اکثر مادہ بول ہوتا ہے اس پر کہ طبیعت رقع مادہ مذکور سے عاجز ہو بول غلیظ باکد و رقت جیسے کوئی شے زہن نشین نہوا اور اس میں قوام کی صفائی کسی طرح نہ ہو پوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کہ او ضعف حرارت خیر ہی بول بول ہو بول حرارت غریبی بوجہ ضعف کثرت و کثرت کہ سکتی اور علامت دی ہے۔ بول غلیظ سے خصوصاً ہر روز چارم بیشتر بحران حیات اعصابی ہو بھی وغیرہ کا ہونا جو خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رفات بھی ہو علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہیں بول سپید حسی مادہ میں میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول میں دلالت کرتا ہے۔ پس اکثر یہ مادہ بطرف دلخ کے متوجہ ہوتا ہے اور اس وقت درد سر اور سر سام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف اشتراک رجوع کرنا اور اس وقت ورم اشتراک پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو کثرت اس کے اخراج بذریعہ تہ پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر غلیظ تہ کی نہوا اور اس وقت سچ اور خراش اسما اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رفیق ہو اور حسی مادہ ہو بعد اس کے کہ ورم اور غلاظت پیدا ہو کر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے علامات جو ماخوذ ہیں ہر وقت سیاہ ہونے بول کی حیات میں ہر وقت بول سیاہ سے امراض مادہ میں حکم پاکت مریض کا صحیح نہیں ہے اگرچہ بول سیاہ بکثرت خود غلاظت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہوں مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ تیز کر مادہ کو مستخرج کر سکے اور اس بول کے بعد خفت اور سہراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ ظمت اخلاط میں سے سناہ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہیں اسلئے بول سیاہ عورات میں اسلم ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بول



سیاہ جسدہ مقدار میں کم ہو اور مقدار زیادہ ہے کہ دلالت فساد طبیعت پر کرتا ہے ایسا جسدہ بول سیاہ امراض میں غلیظ ہو جاتا ہے اگر بول سیاہ بال برقت اور لطافت ہو اور اس میں لعل متعلق ہو یعنی وسط میں تھرا ہے اور پورا سکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول میں امراض حادہ کے موجود ہو اور اختلاط عقل کے خردی کا ہے۔ احوال ایسے بول سیاہ کا ہے کہ رعاف خون سیاہ پیرا کرتا ہے ایسے کہ مادہ تیز اور غالب ہو اور بیشتر اس بول کے ہوا عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہے بشرطیکہ حرارت نہ بہت کم ہو اور نہ بظراف ہو اور بطرف عضل اور سام کے دفع اور عرق سے پہلے قشریہ پیدا ہوتا ہے اگر اس بول سیاہ کو ہوا درجہ میں کوئی شے ملحق گول اور مدور ہے م عدم رائحہ یعنی مطلق کسی قسم کی بو نہ ہو اور نہ درجہ میں اور دم شہر اشیف کو بچو اور عرق بار و موت مرلیض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تدریس سبب میں شہج پر اور اس طرح کا عرق ضعف فوت پر دلیل ہوتا ہے۔ بول رفیق ائی جو بالکل سیاہ ہو اور بوجہ برقت کو طول مرض پر اور بوجہ سواد کے رداوت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کو برا ہو اور اسے خواہش طعام کی ہو فوراً مر جائگا۔ بول سیاہ رفیق جس وقت شہجیل باشہر ہو جائے اور غلاطت بھی نہ ہو اور ہوا ہلکا نہ ہو اور نہ مرلیض کو پیدا ہو جائے کہ مرض پر دلالت کرے یا خصوصاً برفان پر ایسے کہ یہ تغیر اور استحالة بوجہ وقت سے بطرف غلاطت کے اور سواد سے بطرف شہجیت کے ہوا ہے نقصان حرارت اور قنوع مضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور رستی ہضم کے ہمراہ خواہ اوکے بوجہ وقت اعراض کی واجب ہو اور یہاں مفروض سے کہ سخت نہیں ہوتی ایسے کو مادہ جلد میں ضرور ایسا جا کر ہو جاتا ہے کہ اوکے تنقیہ نہیں ہو سکتا اور بوجہ اوکے سدہ واقع ہوئے ہیں بلکہ اگر یہ مادہ اجابت ہو بہت جلد و کثرت ہی دیکھتے دردم پیدا کرے گا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ میں تھوڑا تھوڑا زمانہ طول میں خارج ہو اور اس کے ہمراہ درد درد گردن بھی موجود ہو ورنہ عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے کہ عورت میں یہ بول بہ نسبت مردوں کے اسلم ہوتا ہے علامات ماخوذہ حشر بول سیاہ امراض حادہ میں جس وقت بول سرخ میں رقت ہو اور دیگر علامات اچھو اوکے ساتھ پائے جائیں بجران کے جلد واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے۔ مگر ہر حال میں التباب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے۔ رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ میں دردم اور اختلاط عقل پر دلیل ہے۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ میں اگر تھوڑا تھوڑا اور ہوا تھوڑا بوجی بد برا ہو خطرناک ہو ایسے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اختلاط پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے۔ لیکن اگر کثرت برآمد ہو اور عقل زیادہ ہو دلالت کرے گا کہ وہ مرض کو طبیعت کو متفرق کر دیا خصوصاً حمیات غلیظہ میں۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ میں قاتل ہے اس واسطے کہ اختلاط شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلبان ہو اور ایسی ہی بول سے فوت اور اختلاط کا ہوتا ہے جو سبب اشتہار تجا و لیت قلب کو پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کو متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہو تا کہ اسکا میلان بطرف خارج کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعلیٰ ہوں اور جسمین غلیظ پیدا ہو جائے اور اس کے فضل بکثرت ایسا خاص ہو جو تیشین شہج اور درجہ میں موجود ہو طول مرض پر دلالت کرے گا ایسے کہ مادہ عاصی ہی قبول نصیج نہیں کرتا اسی جہت سے ابتدا میں غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا اور سبب بکثرت پیدا ہوا اسکا بجران بذریعہ عرق کے ہو گا ایسے کہ مادہ بطرف عروق کے داخل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کو ہوتا ہے فرق اس میں اور بول یرقانی میں یہ کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہیں کرتا خلاصہ یہ ہو کہ بول سرخ جس کا عقل بھی سرخ ہو نیم خام درخت پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جس وقت شدید ہو اور رائل بکثرت ہو۔ بول شہج حشر می حادہ میں

جس وقت اہل لیسائی یا سپیدی ہو جاوے روی ہے اس لیے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکھٹن معمول ماوہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اس کا  
تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب ہو یا خود ہون جو رسوب کہ اوہ کا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ  
پر دلالت کرے روی ہو اور نہایت روی وہ رسوب ہو جس کے اجزاء چھوٹے چھوٹے ہوں کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت  
دفع ماوہ پر جب قادی ہوئی کہ اجزاء چھوٹے ہونے لگتے ہیں مگر ہونا رسوب کا اکثر خرابی حال پر دلالت کرتی ہے نسبت بیاض کہ پس اکثر  
جس کے بول میں نقل چکنا ہو زندہ رہنا ہو اور جس کا نقل سپید ہو مر جاتا ہے بشرطیکہ نقل بعض مختلف ہو اور اجزاء اوہ کے پر گندہ ہوں اس لیے  
کہ قوام کی کستی سے قابلیت دفع ہونے کی زیادہ پیدا ہوتی ہے نسبت درستی رنگ کی ایضا ماوست نقل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے  
زیادہ متاثر نہیں ہوتی جیسے کہ رسوب جیسے اجزاء چھوٹے چھوٹے ہوجاتے دلالت کرتے ہیں کہ طبیعت ذابنا نقل رسوب میں زیادہ کیا اور  
مرض نے اس میں کچھ نقل نہیں کیا۔ رسوب جو لفظ رکھتا ہے اس میں کہ ہو کہ اس کی سپیدی میں اجزاء ہوائی کی تمیز میں زیادہ ہو بہت روی  
ہو اور خارج طبیعت سے ہے۔ رسوب خام بھی روی ہے۔ جس رسوب کی افواہ جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہے اور اس رسوب  
سے جس کی اوپر کچھ جانب سطح اور سبب ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہو اور مرض حاد ہے۔  
جس رسوب کی پہلی رقت بول نہ ہو اور نقل سفید ہو لکھو وہ ابتدائے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ غلطی میں کثرت ہو مگر اس پر دلالت  
نہیں ہے کہ غلطی میں نفع بھی ہے بلکہ نفع اور سوخت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نفع کے آئے اور ابتدائے بول رفیق ہو اور پہلی  
رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نفع کے زیادہ ہوتا ہو اور جب تک یہ باتیں نہ ہوں دلالت ہی ہوگی کہ ماوہ غلیظ اور ثقیل کثرت ہو اور مرض  
بھی ثقیل ہے۔ اس طرح رنگ میں زیادتی بدو رسوب کی خیریت اور نفع پر دلالت نہیں کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی  
بہمت الم اور شدت حرارت اور گسٹگی کی پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ بھوک میں رنگ بول کا اثر ہوتا ہے اور نقل کم ہوجاتا ہے۔ سوخت  
سرخ کثرت خون اور نفع کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہوا رسوب سرخ کو حیات مخوفہ میں کہ رسوب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چاہیں  
دن برابر پایا جائے مرض میں طول ہوگا اور بحران کی امید ساتھ دل کا نفع کی ایضا رسوب سرخ جو غلیظ ہو اور اس کو میلان اور پر کچھائی ہو  
جس وقت لطیف بول میں پایا جائے امراض حادہ میں اخلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہی خوف ہلاکت کا ہے  
اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہونا جائے سلامت مرض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب شکل  
بارہ گوشت کو حیات حادہ میں بدو رسوب دلائل نفع کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہو کہ اعضا سے کٹ کر ناپو اور گروہ سے نہیں۔ اور  
اگر اس وقت نفع موجود ہو اور تب ایسی ہو جو اعضا کو گھلا دی حالات گروہ پر صبا امراض گروہ میں بیان ہو اور دلالت کرے گا۔ جو رسوب  
مشابہ چھلی کے چھلکوں کے سفید اور سخت ہو اور علامت نفع کی نہ ہو اور بھی حادہ ہو دریا نیت کرنا چاہیے کہ تب زہیے اور بڑی اور  
رگون کو چھلکا ہے۔ اگر یہ باتیں نہ ہوں تو یہ چھلکے نشانہ کے جانا چاہیے۔ رسوب بخالی یعنی شکل بھوسی کے بھی نشانہ کو چھلکے پر  
دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تب اندر و غن بدن سو نکلتی ہو۔ اور فرق درمیان اس رسوب کو جو شبہ پوست ایسی کی ہو  
اور درمیان رسوب بخالی کی یہ کہ بخانی میں باوجود علامات الم نشانہ کی نفع بول اور غلطی قوام ہی ہوتی ہے علامات  
جن کا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے ہوں اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے  
اول ادون علامات کا چھٹی بول سے مذکور ہوتا ہے۔ بول دہنی وہ بول ہے جس کا رنگ اور قوام مشابہ چھلی کے ہو اور یہ بول اگرچہ

ردی ہے لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلالت کریں اس بول سے کچھ اندیشہ نہیں۔ ہاں اگر سونب نی ہو تو نہایت ردی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سونب خالص زہنی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ میں زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آئے۔ جسوقت زہنی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خبی کی ہے جیسا حکیم رؤف نے دیکھا ہے زہنی میں سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتدائی مرض میں ہو اور جسوقت دلائل ردی کو موجود ہوں اور جو چھ دن بول زہنی پیدا ہو مریض کے چھ روز مر جانے کی خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتویں روز جو بول دفعۃً محمود سے متغیر ہو کہ علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ میں موت پر دلیل ہو اسلئے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعۃً بوجہ صحت اعراض کے پیدا ہو۔ بول ذہنی بدترین اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلئے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے۔ جس بول میں خون کے خشک گرسا جمی حادہ میں برابر ہوں اگر اس کے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے۔ خون کا پیشاب جمی حادہ میں بدو شدت اور احتراق اور خشکافتہ ہونے اور یہ خون اور اول کو گوجر بنام جداول مقبہ بن نہیں ہوتا اور خون کا لبتہ ہونا بوجہ شدت حرارت کو ہوتا ہے۔ بول سپید اور رقیق جہین زہر یعنی پھین اور سیاہ یعنی لکڑی ابرسا ہو اور اسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم ہے دلالت کرتا ہے اسلئے کہ اسی دلالت اضطراب اور شدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق میں بقدر کفایت بیان ہو چکا۔ بول رقیق اشقر ابتدائی حمیات حادہ میں جسوقت متغیر لطیف سپیدی اور غلط کی ہو جائے بعد اسکو متکدر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلتا شمرع ہو اور بیداری اور قن بھی ہو ورنہ جانب کوشش پر دلیل ہوتا ہے کہ اس کے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات حیدہ ان علامات پر غالب ہوں اسلئے کہ بول اشقر میں قوت بدون غلبہ غلط صفراوی اور حار کے نہیں ہوتی اور اس میں غلاظت اور زہمی بدون صحت مرض کے پیدا نہیں ہوتی اور بدون کہ اضطراب احوال مادہ میں ہو لیض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار میں تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر مجموعہ کو مرض عرق النساء کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہیں جسوقت وہ مریض جو مبتلا بھی حادہ میں ہے دفع بول قلیل برقرار ہو اور بخوبی اخراج بول کر سکے اور بوقت پیشاب کرنے کے درو بھی پیدا ہو مگر فرجہ خواہ درم آت بول میں نہ ہو اور فیض میں توازن اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر جمی دائمی حادہ میں بول کا احتباس ہو جائے اور درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوتہ کر از پر ہے۔ جو بول قطرہ قطرہ جمی خفیف میں جسکے اعراض میں سکون ہے برابر ہو دلالت رعات پر کر گیا پھر اگر جمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کر گیا جو داغ پر طاری ہوئی ہے اور تب خفیف اور سبک ہو کثرت اشتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات میں خارج ہو سبب اس کا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہو کسی آنت کا داغ میں ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم داغ تک پہنچے اور اسکی افیت میں اعضا غفلت بھی شریک ہوں مثل نشانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول میں جانے میں بولانی اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور بول کہ اس کے نیچے اور تنگ مثل دھان کے ظاہر ہو بہت جلد مملک ہوتا ہے ایضاً جو بول کہ اسکا رنگ مثل مالو اللحم کے ہو اور بدبو اور سر غالب ہو قتالی ہو علامت ردیہ یا جناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ ان میں سے کون قتال ہو جسوقت فی اور منفس لینے فرور اور اختلاط عقل منجمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تغا کر بدن کا لمس میں ہو اور بول میں کجا

اختلاف پایا جاوے اور ست کارنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلا و اخلاط مختلف اور اراض مختلف کی سبب کہ اور کسی  
مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقدار و مدت ضرور آئندہ کار طبیعت کو عاجز کر دے گی جسوقت بھی لازم میں برودت ظاہر نہیں کر اور سویر  
اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا مولیس مرض قاتل ہے۔ جسوقت دانت بچوں کے ساتھ اخلاط عقل بھی مجتمع ہو مطلق  
ہلاکت ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم میں سوزش اور لہج اور الم جو سوزش پیدا کرنا ہے پیدا ہو اور خفقان  
اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کے کہ جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو یا تین خواہ سب  
صورت میں ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان میں ورم ہو جاوے اور زبان پر خواہ بدن میں کسی اور جگہ ٹھوکر غریب یعنی نئی طرح کے  
دانے پیدا ہوں پس موت قریب ہے۔ جسوقت اطراف ترسیف میں روج ضربانی ہو اور اختلاج بھی سمراہ تپ کو ہو اور یا انہماک  
کی حرکت بری ہو خرابی اور لون خالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلئے کہ اختلاج ریح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم  
اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور زہن صہین ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی سمراہ مرض جنون کے  
ہوتی ہے۔ پھر بھی قاتل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احتشاک نہیں ہونچتا بلکہ فقط ظاہر مرق میں ہوتا ہے اور  
یہ ضربان مضربین ہے اگرچہ ورم بھی اوپر ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اسوقت ضربان مفرس ہے۔ اگر ہی حال  
ضربان وغیرہ کا بین ورتکہ برابر رہے اور ورم اور تپ میں تسکین پیدا نہ ہو ظاہر یہ ورم ہیٹ کہ خون جاری ہوگا اور بیشتر  
اذیت سے مریض نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکھرے اور تپ اور ورم براہ بول دفع ہو جائے اور انتقال ماوہ کا پانچاں طرف  
خصوصاً پاؤں کی طرف دفع ہوتا ہو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہیں جسوقت اول مرض کو نفس متواتر اور غشی عارض  
پس قریب موت ہونچو ہیں اور چار ائمہ سے زیادہ نہیں رہ سکتی۔ جسوقت کوئی شخص جو بھی محرقہ میں گرفتار ہو اور دفعۃً نفث اور  
سکون حرارت میں بدن کا بھران کے پیدا ہو کہ نہ کس طرح کا استفراغ نظام ہو اور نہ انتقال ماوہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا  
ظاہر ہو اور نہ ہوا گرم سے لطیف ہو اور سرد کے ایک ہی شہر خواہ دوسرے شہر میں گیا ہو اور یا انہماک نفس کی سرعت فوراً آئندہ جاری اور  
سکون پیدا ہو جاوے حکم اسکی موت گوارائی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ میں مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب بھڑکنے لگے  
اور قبض تسکیم بدون کسی سبب معلوم اور معروف نہ پیدا ہو غرق یہ مرجع ہوگا۔ جو کوئی مرض گرم میں مبتلا ہے اور پیلہ و سکا ہو  
استمر طیف ہونا ہو بعد ازان غلیظ ہو جاوے اور اجرامین پر انگلی بوجہ خوشی کر پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی  
متفرق الاضرائی رہو گویا کہ یہ کاپشاپ ہو اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہو کرے اور بیداری اور قلق کی نبادی ہو  
اوسکے بدن کی دونوں جانب میں تمد ظاہر ہو گا بعد ازان مرجع ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اگر پیلہ سپید پیشاب ہوتا ہو اور بھڑکی ہو  
آبکامہ جرد و امک ہے اور کماند ہو جاوے اور پیر کھٹ بھی نمودار ہو بعد ازان ناک سے دونوں طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت موت  
اور روی ہے۔ بعض ایسے علامات رعبہ جو براہ تجربہ اہل سنے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے انکا اثبات بہت دشواری  
ہو سکتا ہے ازاجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید شریانی پر جو گردن میں ہے ایک دانہ مشابہ کردانہ کے بڑا ہو اور اسکی ہڈی  
سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سی نمودار ہوں اور نیز خروں کے کھانگی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجع ہوگا  
کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کنبی پر دانہ سمجھ اور سفید پیدا ہو اور اسکی انگلی میں غارش شدت پیدا ہو چوتھو روز مرجع ہوگا۔



جس شخص کے جسم میں دانوشل مشور کے اوکی انگلی کے پنجو براد ہو دسویں روز مر جا بگا۔ اور یہ مرض شیرینی کو بہت دوست رکھتا ہے اور خصوصاً حلوائی شیرین کو۔ کہتے ہیں کہ یہ مرض شدید ہو کر کسی کیون ہو اگر وہ فتنہ عارض ہو اور اس کے بعد قریباً خلفہ عارض ہو دلیل ہوتا کی ہے۔ کہتے ہیں جس وقت مجھوم خواہ اور کسی مرض کو اور ام یا قرح نرم عارض ہوں بعد ازاں اوکی عقل زائل ہو جائے مر جا بگا۔ کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بدن میں خواہ چھوٹا ترل لپٹا دھیلان عارض ہو اور دسویں روز دھوا اور اوکل میں اس مرض کی ناک میں بجلی پیدا ہو دو سر سے روز مر جا بگا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہیں اگر کسی شخص کے زانو پیشل کو کے دانر گول اور سیاہ پیدا ہو اور اس کے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مر جا بگا بچا اس روز اوکی ہلاکت کا اظہار کرنا چاہیے اور علامت اس کے موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے علامات طول مرض کے طول مرض بالوجہ غلاطت اخشا کے ہوتا ہے خواہ تیسریں غلط اور یہ قاعدہ کرنے سے اور بہر حال طول مرض میں غم معده ضعیف ہو جاتا ہے اس لیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناوانی غم معده میں آ جاتی ہے علامات طول مرض کی نفیج میں دہراور تاخیر ہونی اس قسم خاص کے نفیج میں جس سے نفیج پستہ لال کی طرح ہے بار سوب اور تشہین ہونے میں نفیج کی تاخیر ہو جو مختلف رہتا ہو خواہ ہمیشہ سوب احمد براد ہو ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اس طرح اگر مرض حاد میں نفیج عظیم اور چہرہ پھولا ہو اور تشہیر سبقت سے نفیج ایسے کہ دسے ہو سکیں۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلیل مواد کم ہوتا ہے اور مرض میں طول ہوگا۔ اگر حیران کر علامات قبل نفیج مادہ کو پیدا ہوں اور قوت ساقط ہو خواہ علامات موت کو پیدا ہوں۔ مرض میں طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزیں اور آکام جہرہ بزرگ واقع ہوں اور اس کے ہونے کوئی ضرر پیدا ہونے فائدہ اور بحال خود باقی رہیں تو مرض میں طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدائی مرض سے شروع ہوں اور آخر مرض میں ظہور ایسے علامات ہا کہ کا اچھا ہے اور کثرت سے براد ہونا عرق کا ہی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے جس وقت ہر استقراغ قلیل کے جو حالات گراؤ کی طبیعت کے مقابلہ کو کی حرکت کی ہو اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہو۔ کہ کو تمام اور کمال ظاہر کرنا ہے خواہ یہ استقراغ عرف ہو خواہ رجاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسا استقراغات کی ہمارا اور علامات جدید پیدا ہوں یا علامات روی ہمراہ ان استقراغات کے موجود ہوں طول مرض پر دلیل ہوگی۔ اگر سوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور سپید ہو جو طول کی دیگا تاہینکہ اسید حیران اور زوال کی ساٹھ دن تک ہوگی ابتدائی مرض میں اسام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طولی مرض کے اوائل مرض میں پائے جائیں اوکی والانت قوی نہیں ہے شل اولی علامت کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائیں اور طولی مرض پر دلیل ہوں۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہوں اور ان کے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ او آخر ایام مرض میں مشتبہ ہو اور حکم اندامین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن نیم اور یہ دن مندر کس دن کیواسیٹ ہے اور جو شہرہ ایام اندام کے مذکور ہیں ان کی ہر حالت کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نفیج اور فصل اور فرج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کثرت اور تقدم و تاخر میں اور اولی اوقات میں نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حیات مادہ اور اون حمایت کی طول اور قصر میں کہ یہ امور ان قسم حرکت میں خواہ از قسم سکون اور جیسا کہ مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے علامات اس بات کو کہ مرض بذریعہ سحران متقاضی ہو گا یا بطریق حسل اگر قوت قوی ہو اور مرض میں حدت ہو اور نہ تھا ہے مرض میں نزاد ہو مقدار اور

کیفیت نسبت کی طبعی جاسے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف جبران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث نہو اور اس طرح بعض خواہ  
عدم تنفس کے علامات ہائے اور غوث دلالت دے واسطے موجود ہوں اور ان کے ذریعہ سے عجلت انقباضی مرض خواہ وقوع موت و بقاء ہو وہ مرض بذریعہ  
جبران کے دفع نہو گا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تکی قوت اور اشتداد و انساب کم اور کیف میں برعکس ہوں اور علامات اہلک کے موجود ہوں  
مرض میں طول ہو گا پس خواہ بذریعہ تھلک کر ہلاکت میں ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تھلک ہو جائیگا۔ اور اگر بعض امور تقضی طول کی  
ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جائے ایسی صورت میں جانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات میں تاخیر اور قسم او کی انتہا  
ہوگی۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعین کرنے واسطے علامات ہر ایک قسم کو کیا جاتا ہے احکام نفس کے  
نفس در و بارہ و اس آواز میں اول کا سبب ہو براہ ہے جو بعد ضعف قوت کر ہو کہ اس کے برابر بالفرض علامات ہلاکت کو ہوتے ہیں۔ اگر سور  
تدبیر مرض یا طبیب کو نفس افق ہو بہتر ہے نسبت اوس نفس کے جو خود بخود باوصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ اوں خطاؤں کے جو  
موجب نفس ہونی میں سنوات کا زیادہ استعمال کرنا خواہ ایسی دواؤں کا جسے اشتہا و طعام اور کسب پیغم کی بہت حلا ہو جائے جسے گفتار  
عسلی یا قرض در خواہ اور جو اشارات میں نفس زیادہ ہے جو قیادہ کا لہجہ جبران رہ جاتا ہے اور اسکے اخراج خواہ تھلک کی تدبیر طبیعت خواہ  
ضاحت ہو نہ نفس پیدا کرنا ہے علامات نفس کے جس شخص کی تپ جبران کہ نسبت بلکہ جبران نام اور جدید ہو غرض جاسے خصوصاً  
جبران بذریعہ جدی یا بقران خواہ بذریعہ جرب کے ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو جبران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف حلا کے ہو اور  
چوتھ میں سکون اور ضعف پیدا نہو نکس واقع ہو گا کہ کبھی نفس پر استدلال ہو بعد ضعف قوت اور ضعف اشتہا و غشیان سے کیا جاتا ہے اور  
خفت نفس اور قلت پیغم اور فساد طعام مدہ میں اس طرح کہ خداترتن ہو جائے خواہ بطرف دھانیت کے مائل ہو اور تر اسبب میں اور نوازی جاگہ  
طیال میں تنفس پیدا ہو اور نوم میں فساد واقع ہو اور پیداری دینک ہو اور پیاس میں شدت ہو اور چہرہ پر شمع زیادہ پیدا ہو کہ ان خصوص  
علامت نفس کی بہت جری ہو اور خصوصاً پیچ اوپر کی ایک میں علی الخصوص دم اس ایک اور اس طرح و کثافتی بنا اگر پیچ چہرہ کا زائل ہو جائے  
منجملہ اائل نفس کے یہ بھی ہے کہ بدن مرض کا قبول طعام ابھی طرح نہ کرے اور جو تھلک تدبیر کے لغوی بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی خواہ  
روی روز بروز اٹکا ظہور اور اشتداد و بروقت نسبت اوس مرض کو جو پہلے تھا ہو کرے۔ کبھی استدلال نفس پر بذریعہ نفس کے کیا جاتا ہے اگر  
نفس میں سرعت اور تواتر باقی رہ جائے اور خراجات جبرانی جو براہ ہو کر اندر کی طرف غائب ہو جائیں اور بول بھی استدلال کیا جائے پس اگر  
اوس میں کسی قدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حرت سے ماتی رہ جائے یا خام ہو کہ نہ اوس میں تعلق ہے اور نہ سوہنا۔ ایضا استدلال  
بذریعہ بول اور سوخت بھی کیا جاتا ہے کہ بعض صحت یافتہ کا بول بنو بول طبی کو نہ ہو چکا ہو۔ بعض فصول کو کس پر زیادہ لالت ہو پس بتدبیر  
فصول کے جسے خریف کہ اوس میں نکس یادہ واقع ہو تا بہ نسبت افضلوں کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کہیں اور انہیں  
اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حیات اور ام اگر بعد اسکے زوال کے کسی قدر القاب حرارت باقی رہ جائے احتساب خواہ  
صریح اور سداورد گردہ اور طحال درد خفیفہ خواہ درد سر جسے پیچہ کہتے ہیں اور امراض نوازل اور جوامراض کہ نہ اس سے پیدا ہوں مثل رمد  
وغیرہ اور امراض نفس کے اسباب موت کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی چیز جس سے امراض قلب فاسد ہوتا ہے خواہ اسباب  
سبب جو قوی کو تھلک کر دینا ہے پس حرارت غزیری پچ جاتی ہے فساد و راج قلب کی وجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید  
یا ازاد کسی کیفیت میں کیفیات چہا گانہ سے پیدا ہو جائے خواہ کوئی کیفیت غریب سی ز برکی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوجہ ضیق اور اختناق کے پیدا ہو کر سام کے مریض اگر کوئی عدم تنفس کے مرتبے میں اس واسطے واجب خیال اس امر کا کہ وہ جب نیند میں  
 اور انکی خلق خشک ہونے پائیکہ اقسام موت کی جو حیثیات میں واقع ہوتی ہیں اور علامات کیفیت موت  
 مریض کی ازین قبیل وہ موت ہو جو ابتدائی نوبت میں تپ کے وقت تیز اور درہمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حیثیات  
 اور امراض میں جس وقت انصباب فضول کا بطور باطن کے دفعہ ہوتا ہے اور ایسے حیثیات امراض میں جنہیں طبیعت بوجہ حیثیات  
 کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اس وقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو جائے  
 گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی مثال مثل خن کر ہو جائے جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بچھا دے۔ ازین قبیل وہ موت  
 جزئی نوبت میں بوجہ شکست کھانے طبیعت کو مرض سے واقع ہوتی ہے۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط میں پیدا  
 ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر موتی ہے تو زمانہ انحطاط خارجی اور خاص میں ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی میں اس سبب  
 یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط خارجی میں گویا بخونی کجالت میں ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہو کر جو اطمینان خلع مادہ مرضی کے  
 حافظ قلب و نور و حرارت مستقر و قلب میں ہو اور اسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات میں تھی اس سے جدا ہو جاتی  
 اور اسی غفلت سے موت عارض ہو جاتی ہے۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعہ مر جاتی ہیں اور بعض لوگ تدریجاً اور آہستہ آہستہ مرتبے  
 میں اور کبھی انحطاط میں زور آور قریب بھی ہو جاتا ہے کہ قوت میں استرخا اور خلل حرارت عریزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط  
 حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونوں انحطاط کی الگ الگ ہو انحطاط واقعی اور سرخ میں نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کا ذب کی  
 نبض مسترخ اور ڈھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی میں نبض مستوی اور انحطاط باطل میں مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج  
 ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی میں مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کو خارج سے طاری ہون نہیں ہوتی اور مریض کا  
 صہیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے لیسے اسباب کو ضرور ہے جیسے حرکت شدید یا خواہ قیام جو تپ پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور یہی  
 ایسے اسباب انحطاط خارجی میں ہوتے ہیں ایسی موت سے پہلے عرف لزجیت دار نہ ہو اور اسباب برآمد ہوتا ہے۔ جلدی میں آوی اکثر زمانہ  
 انحطاط میں مرتب ہے اور مرنے سے پہلے عرف مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرف تنہا سرور گردن میں برآمد ہوتا ہے یا نقطہ  
 سینہ میں یا اگر جلد ملایم میں خشک ہوا و سو وقت موت بعد عرف کے ہوگی اور اگر جلد اس وقت تر ہو موت بعد عرف کے واقع ہوگی  
 سے اکثر موت جو امراض قتالہ میں ہوتی ہے اور سو وقت موتی ہے جس وقت بحران جدید امراض سلیم میں ہو تا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا  
 ازواج میں ترقی ہو تو ہی ازواج کو جفت ہوگی اور اگر بحران وقت طاق تو نہیں تو موت ہی اور ان میں ہوگی یہی جائنا ضرور ہے کہ غلبہ لائم موت  
 بروقت منتہی نہ ہوتی ہو اور اس وقت ہر مرض کو اعراض ہی پیدا ہوتی ہیں جیسے انحطاط حقیقی اور سرشت کر کے رسبات اور ضعف نفسی جمہ کا بعد اس کے  
 پیدا ہوتا ہے اور انکو نمین تاریکی اور رج فواد اور خلق پلنگی تپ۔ مگر اول نوبت میں موت واقع ہوتی ہے کہ بدن میں گزر نہ پائے  
 ہوتی اور نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی روی اور رسبات اور کسل میں استدار۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ میں  
 جب شدت ان امراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تریک کا یا منتہی کا۔ اور موت زمانہ تریک میں  
 جو ظاہر اور محقق الہی بعد منتہی نہیں ہو سکتا ہے کہی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بروقت بغور و زائل دیکھے  
 جائیں اور نمین کے لفظ سے جو بیان کر چکے اور پاس کے جائیں پھر کہ خوف نکلا جائے یہ اور اگر پاس کے جائیں حکم وقوع موت نکلا جائے



— پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات روی بھی پائے جائیں جنت کے اسباب سے رنجیدگی زیادہ کرنا چاہیے اس لیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کو قوت دینے کے لیے اکثر اگر نواب انفرادی ہوں ساتویں روز بیمار مر جائیگا اور نواب ازواج ہوں چھوٹے دن خصوصاً اگر مرض کی حرکت سریع ہو علامات موت کے بغیر بحران کے ضعف قوت میں پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات قطع میں تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بطی ہو کہ ہر امدان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدو بحران کے واقع ہوگی اور اگر سب جمع ہوں ولالت زیادہ ہوگی بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ کو گونگولاج ہوں ناخوش ہونے سے وہ لو جو ہماری سے صحیح ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگوں کو کس مرض پیشتر ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ باب نمکس پائے جائیں اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال اس کے جیسے ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں کچھ اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہیں ہوتا اور نہ اس کے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکو بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر تھقیہ اس کے بدن کا بخوبی نہوا ہوا اور انخلا ط سے جو پہلے تھے اور کبھی اس کے بدن کو بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو نسبت امراض اس کے اخذ اور تصور ہوتے ہیں اگر تدبیر بالصدق نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً قفل زبان اور فالج اور قولنج بار آور سکے اور صرع اور صداع لازم اور شقیہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر تربیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگی سو اور اکثر خارش اس کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور تنگ دم پانی میں نہانے سے زائل ہو جاتی ہے اور اس کے بال اکثر سپید ہو جاتے ہیں اس لیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آنکہ غذا کا شعور ان میں باقی نہیں رہتا اور رطوبت غریزی جو بالوں کو سیاہ پانی رکھتی ہے سرد ہند ہو جاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہو جاتی ہے پھر جب انکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہو جاتے ہیں جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگوں کے واسطے فائدہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شو کا استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذا کے ثقیل اس کے بدن پر وارد نہ کی جائے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتیٰ کہ سخت آواز میں وغیرہ سے بھی اوسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بند پر ریاضت معتدل تک اوسکو ہو چنانچہ چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اوسکو نافع ہے اور بہت سودمند اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون اوس کے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اوسی ایسے حال پر چھوڑیں کہ فرحت اور برور میں بسر کرے اور جمیع استقراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں نہراں معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور نرم ہو۔ سب سوز زیادہ فائدہ زیادہ قابل ممانعت کہ ہے توسیع غذا میں جس کا بحران پوشیدہ ہوا تھا لیکن حالت مرض میں جو بحرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص کس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اس واسطے افراط غذا خواہ اندر یا قیل سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا فائدہ محتاج استقراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہے کہ اس حال لطیف سے اس کے مادہ اخراج کو بہ خصوصاً اگر براز میں غلیظ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ در توام کی طرف مائل ہو جس خلط سے تپ اوس کے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہا و طعام میں خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہو فائدہ کو ہر ایک قسم سے راحت دینی چاہیے اور اوسکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی اجازان استقراغ کرنا چاہیے اور کبھی احتیاج مسهل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے





ساقط نہیں ہونے بلکہ صحیح ہے کہ قوت ہضم اور آگ ہضم لینے فم قمر مدہ کی ساقط ہونے سے۔ مناسب یہ ہو کہ نافہ کو متبرج کو شست تھوڑا  
 چڑھ کر اور منہ سے گوشت حد سے لینے بچہ گاؤ کا کھانا تین اور عادت پر اوس شخص کو مقدار غذاء مرغوب غذا میں نہ نہ توین جب تک کہ عروق  
 میں بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی میں عروق کا باقی ہو۔ لیکن کسی بھی اسباب پیدا ہوتا ہے بوجہ ضعف اسکا کہ اسکا عروق  
 اور ترش چیزوں کی استعمال سے۔ منجملہ تدبیرات میں ایک تدبیر یہی ہے کہ اگر کو ہوا سے مخالفت مرض کی طرف اپنا تین بہ نسبت اوس ہوا کے بہان  
 او کو مرض لاحق ہوا تھا منجملہ تدبیرات میں کی مراعات اوس چیز کے ہر وقت کہ کسی ہو جس کا خوف عروق اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ جس چیز سے  
 کی ضرورت ہو اسکا مقابلہ نافہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب یہ کہ بھڑوالی درجہ  
 کے بھی خیال رکھیں کہ اوس کے سینہ میں خشونت پیدا نہ ہو۔ تمام میں نافہ کے بدن سے استفادہ عروق نکالنا چاہیے کہ اوسکا فم ضعیف ہو چکی  
 ہو جائے اگر تمام میں جاکر نافہ کے بدن سے عروق بکثرت برآمد ہو شیکل اوس کے بدن میں کثرت فضول کی ہے اس سے بال ترشہ نہ  
 اٹھائے میں بھی ہضم جیسا باب جمیات میں مذکور ہوا ہے۔ نافہ کا واجب یہ کہ غذا نافہ کی کیفیت میں ایسی ہو کہ اوسکا کچھ چڑھ  
 سنے اور لہو ہولت ہضم ہو جائے اور بھوک پیدا ہو سکے جس کی راہ ضرور ہے اور پیاس کا روکنا چاہیے۔ اگر اسکی بھی ضرورت ہوئی ہے کہ غذا کا  
 مزاج مخالفت مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو بظرف کھینکے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینا کہ مقفی ہے۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے  
 تراویلی غذا سے نافہ بدین کا جلد ہوتا ہے اور گمانی اس غذا کو کم پیدا ہوتی ہے اور غذا کو غلظت اور کثیف اسکی مخالفت میں تمام کی فم سے  
 ہونے خواہ شراب کو قسم سے۔ ہر چیز میں نفیہ کو ہرگز نہ چاہئیں جب بوجہ بقیہ اثرات کی ضرورت دوائی نہ ہو بلکہ اوسکی تدبیرات  
 اور بردت میں معتدل سے کرنی واجب ہے جیسا کہ حرارت لطیف سے رطوبت کو ہوا اور قبول اور اسکا مدد ہر سالان ہوا ہے۔ ہضم  
 اور مقدار میں اوسکی غذا استفادہ ہو جسے بخوبی ہضم کیے اور اسکا استعمال اوسکا انفصال اپنی راجح مکن ہوا اور جیسے بچہ زیادتی نہ دے گی ہوتی  
 رہی اگر بعد میں نقل پیدا نہ ہو اور نہ قرار خواہ سرعت اخذ اور دیر میں ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر انہیں سے کوئی چیز لون اور اور لہو ہوا  
 ہو مقدار کم کر دینی چاہیے۔ اگر دفعہ امتلا مدہ پیدا ہو اور مدہ میں تندر اور خشونت معلوم ہو اگر ایسے وقت میں تپ پیدا ہو تو اسے راجح  
 یہ بھی واجب ہے کہ دفعہ کوئی چیز شرب کا استعمال نہ کرے کہ اگر اس میں غلو ہوتا ہے۔ نافہ کی غذا دینی کا وقت وہ ہے کہ ہوا اور وقت حرارت  
 اور بردت میں معتدل ہو جیسے کہ ہول کی فصل میں اول شب اور بارش میں دو پہر دن چڑھتا ہے۔ لیکن اگر ضرورت ہو حالت دوائی اسے متلا  
 بھوک سے طاعت ہوا وقت واجب ہے کہ اوسکی غذا کے دو حصہ کریں اور تھوڑی تھوڑی کھلائیں جس سے شکم میں ہضم ہو جائے  
 سرد پانی سے نفیہ کو پنا ضرور ہے اسلیے کہ اگر بعض احشائی حرارت پر اگر ان باری پیدا کرتا ہے اور اگر تھوڑا شیع ہو جاتا ہے اور  
 ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت فقاہت میں آدمی مر گیا ہے۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ اشتہا نافہ کی ایسی ہر وقت  
 کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے مدہ میں پیدا ہوتی ہے اور اوس کے ہمراہ اکثر ایک حالت شلی خشی سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی کبھی  
 جاکر کے چونکہ جذبہ کیلوس بہت کم کرتا ہے اور بدن اس پرانے جو قوی اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہوتی  
 ہے کبھی اسباب متلا و اندلا کے تمام بدن میں اور بردت شیع کے اشتہا میں کمی ہوتی ہے کبھی بہت ضعف قوت بدن اور بردت خوراک  
 کی خواہ محض بوجہ ضعف مدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کہ کرنی چاہیے کہ غرق  
 نرمی کا نافہ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ کبھی کبھی ہضم ہوا مدہ دوائی میں پیدا ہوا ہے کہ اس سے خوراک جذبہ کی

انتہا ساقط ہو جو بضعف معده کے اور چونکہ سفر جمل مقوی معده ہے نہ سرج کا جو کمترین ہے اس سے ان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معده جو بہ نسبت  
کامیاب ہیں نہ جلی کے گرم ہیں جیسے قرص درد وغیرہ اور نئے اکثر کس کا خوف ہوتا ہے حرکات امراض کابیان اوقات اردو مرض  
کی ابتدا و حیات میں مفصل بیان ہو چکا ہے اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات احوال کبھی کبھتی میں زیادہ ہوتے ہیں یہ بات انتہا سے مرض کی  
الالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے اغلاط مرض کی اور رات کو حرکات امراض اور امراض  
کے اعراض میں شدت زیادہ ہوتی ہے اس واسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طوف الفضاغ مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرف فارغ  
ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے یہ مقالہ دوسرے اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دوسرے بحران کی ابتدا و  
مرض میں اور اول حساب بحران کابیان بعض اطباء کہتے ہیں کہ اول مرض جس وقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ  
زمانہ ہے کہ مریض اس وقت آثار مرض جیسے تکرر اعضا اور مایہ حیات میں دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ جس وقت سے  
مرض صاحب فراش ہوتا ہے اور سبتر بخوری ہو کر رہتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اس وقت سے شمار ایام بحران  
کے کیا جائے یہ سمر اس نزاع اور اختلاف کا اولین حیات میں ظاہر ہوتا ہے جو دفعہ عارض نہوں اور حیات کہ دفعہ عارض ہوتے  
ہیں اولین اول وقت پوشیدہ نہیں رہ سکتا ہے جیسے بعض مہموں کی تپ دفعہ شروع ہوتا ہے ابتدا اور ابتدا تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور  
سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہ ہوتا تھا اور گاہ سو گیا خواہ تمام میں داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کی  
تعب ہو چکا اور یکایک تپ لگتی لیکن جن تپوں میں بات پاورن آگیا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ قسم کے آثار پہلے شروع ہو کر ابتدا  
تپ شروع ہوتی ہے اسے حیات میں یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک راجح اور مذہب مخالف شروع حساب  
بحران کا یہ ہے کہ خاص تپ کو وقت ابتدا کو اول یوم شمار کریں اور وہ زمانہ ہی ہے جس وقت شروع مزاج انسان کا حالت اصلی اور بھی  
سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا تپ شروع خواہ درد سر اور اعضا وغیرہ کا کہ اعتبار نہیں ہے جیسا فریق اول کہتے ہیں اور سمر طرح صاحب فراش  
ہونا خواہ شونا ہی قابل اعتماد کے نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہیں ہوتے اور تپ شروع ہوتی ہے اگر حال کو  
ارد ملا تپ عارض ہوا نہ روز ولادت حساب نکلا جائے کہ بعض خطا ہے گو اس کے قائل ایک قوم ہیں۔ اور اکثر زمانہ حوالہ کرتے ہیں  
دوسرے خواہ تپ سر سے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے بیان سبب ایام بحران اور اس کے دوران کا اکثر لوگ سبب  
مقرر ہوتے زمانہ بحران امراض حادثہ کا مانتا ہے کہ حرکت اور دورہ سے بخوبی کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ قوت مانتا ہے کہ تپ طوائف  
عالم میں پہلی ہوتی ہے کہ بذریعہ اسی قوت کہ اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہیں یعنی حرکت اور اخذ پر بھی قوت قمری زمین ہوتی ہے  
خواہ عدم فصیح اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لائے ہیں کہ دریا کے پانی کا جدار  
درہر ہفتہ میں کتبک اختلاف زیادتی نور قمری ہوتا ہے اور کیفیت حد درجہ جدار اور ندی یہ ہے کہ جس وقت سیلاب کا نور برپا جاتا ہے  
و یا پانیچین زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی برپا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا مانتا ہے کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور سبب پانی کا زیادہ ہوتا  
جاتا ہے نا اس کے نہایت زیادتی کو پانچ سوچ جائے اس وقت انتہا ہو کہ آب دریا پہنچ جاتا ہے جب مانتا ہے بندر جوین تاریخ قمری سے  
برہمنے کے گھنٹا سے پہلے کنش اور گئی بھلا وین شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھب جاتا ہے آخر مہینہ کے ایام حاق بین وقت  
انتہا سے کو پانی بہر چکر جاتا ہے نہ شروع ہوا تھا اور سبب کم ہو جاتا ہے اور پھر جب حاق سے نکل کر شکل لال نظر آتا ہے دوسرے





اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحالی شروع ہوں اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہوں تو بغیر ہر وقت اختتام اس مدت یعنی زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور زہاویں حالی مرض کی دلائل ہوں گی۔ جو اراضی خواہ اراضی فرضہ ہیں اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہیں اور ان کے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ بقدر کہ بحران کا ان اوقات مخصوص ہیں ایک ہفتہ کے اندر اس تجربہ میں انجالیٹس بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل برائی اسکی ثبوت پر کہ انجالیٹس قائم نہیں ہو سکتی ہیں بلکہ طبیعت کو مناسب ہو کہ ہوشیہ کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ بار معالج اور علاج کا کرے اور اسکی علت واقعی کی شناخت کے واسطے انواستیلے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم پہونچانا ہے اور طبیبات خواہ فاسد اولیٰ تاکہ پہونچا ہے۔ بلکہ واجب ہے کہ طبیب ایام بحران کے وجہ و کافیل اور متفکر ہو جائے کہ بحران سے خواہ اس کے بحران اور تھیں اوقات مذکورہ کا بطور اصولی موضوع کے مان لے خواہ اگر اسکی بلین شکباتی رہے پس بہتر صورت معلوم ہے کہ وہاں درات سے اس حکم کو تصور کرے۔ یہ بھی برائشافہ و حسیہ کہ اکثر اطفال و اس زمانہ کا نام کہتے ہیں کہ اگر اسکو و ناگزین حاصل تھیں جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر بقدر اسکی تھیف کرے جاتین حاصل تھیف یوم بحران ہو جائے اور غیر بحالی کوئی دن نہ رہے تاکہ آخر میں تھیف کا حاصل مساوی سا ہے چھبیس کے ہو جو زمانہ دوسری بعد نقصان ایام حاق کے فرض کیا گیا ہے۔ مثال اس دور کی رابع اور سابع سے دینے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں دن اسلیے ہیں کہ اگر تھیف ہو (ہو جب اعتبار ایام بحران اور اراضی کے جسکے لائق رابع اور سابع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ رابع جس اراضی کے واسطے لائق ہے جب اسے دو چند کین سناوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھوں ہوتا ہے اور اسکا سناوان ہی ہوتا ہے اور دوسری تھیف میں ہو وہاں روز پیدا ہوگا یہی یوم بحران ہے اور تھیف میں سناوین ان روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بحران ہے کہ عشرینات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ سے برابر بحران کا دن ہے اور دونوں دورہ جو رابع اور سابع کے ہیں عشرینات سے اس بات میں کم ہیں کہ پوری تھیف ہر ایک دور کی بحران کے کثیر ہو اسلیے کہ ہر ایک روز جو رابع ۱۰۰ میں واقع ہوا ہے اسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ ہیں یوم میں پورے ہوتے ہیں اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہیں ہوتی پس رابع پہلا پوری چاروں کا مجموعہ ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ۱۰۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۱۱۰ ۱۲۰ ۱۳۰ ۱۴۰ ۱۵۰ ۱۶۰ ۱۷۰ ۱۸۰ ۱۹۰ ۲۰۰ ۲۱۰ ۲۲۰ ۲۳۰ ۲۴۰ ۲۵۰ ۲۶۰ ۲۷۰ ۲۸۰ ۲۹۰ ۳۰۰ ۳۱۰ ۳۲۰ ۳۳۰ ۳۴۰ ۳۵۰ ۳۶۰ ۳۷۰ ۳۸۰ ۳۹۰ ۴۰۰ ۴۱۰ ۴۲۰ ۴۳۰ ۴۴۰ ۴۵۰ ۴۶۰ ۴۷۰ ۴۸۰ ۴۹۰ ۵۰۰ ۵۱۰ ۵۲۰ ۵۳۰ ۵۴۰ ۵۵۰ ۵۶۰ ۵۷۰ ۵۸۰ ۵۹۰ ۶۰۰ ۶۱۰ ۶۲۰ ۶۳۰ ۶۴۰ ۶۵۰ ۶۶۰ ۶۷۰ ۶۸۰ ۶۹۰ ۷۰۰ ۷۱۰ ۷۲۰ ۷۳۰ ۷۴۰ ۷۵۰ ۷۶۰ ۷۷۰ ۷۸۰ ۷۹۰ ۸۰۰ ۸۱۰ ۸۲۰ ۸۳۰ ۸۴۰ ۸۵۰ ۸۶۰ ۸۷۰ ۸۸۰ ۸۹۰ ۹۰۰ ۹۱۰ ۹۲۰ ۹۳۰ ۹۴۰ ۹۵۰ ۹۶۰ ۹۷۰ ۹۸۰ ۹۹۰ ۱۰۰۰ ۱۰۱۰ ۱۰۲۰ ۱۰۳۰ ۱۰۴۰ ۱۰۵۰ ۱۰۶۰ ۱۰۷۰ ۱۰۸۰ ۱۰۹۰ ۱۱۰۰ ۱۱۱۰ ۱۱۲۰ ۱۱۳۰ ۱۱۴۰ ۱۱۵۰ ۱۱۶۰ ۱۱۷۰ ۱۱۸۰ ۱۱۹۰ ۱۲۰۰ ۱۲۱۰ ۱۲۲۰ ۱۲۳۰ ۱۲۴۰ ۱۲۵۰ ۱۲۶۰ ۱۲۷۰ ۱۲۸۰ ۱۲۹۰ ۱۳۰۰ ۱۳۱۰ ۱۳۲۰ ۱۳۳۰ ۱۳۴۰ ۱۳۵۰ ۱۳۶۰ ۱۳۷۰ ۱۳۸۰ ۱۳۹۰ ۱۴۰۰ ۱۴۱۰ ۱۴۲۰ ۱۴۳۰ ۱۴۴۰ ۱۴۵۰ ۱۴۶۰ ۱۴۷۰ ۱۴۸۰ ۱۴۹۰ ۱۵۰۰ ۱۵۱۰ ۱۵۲۰ ۱۵۳۰ ۱۵۴۰ ۱۵۵۰ ۱۵۶۰ ۱۵۷۰ ۱۵۸۰ ۱۵۹۰ ۱۶۰۰ ۱۶۱۰ ۱۶۲۰ ۱۶۳۰ ۱۶۴۰ ۱۶۵۰ ۱۶۶۰ ۱۶۷۰ ۱۶۸۰ ۱۶۹۰ ۱۷۰۰ ۱۷۱۰ ۱۷۲۰ ۱۷۳۰ ۱۷۴۰ ۱۷۵۰ ۱۷۶۰ ۱۷۷۰ ۱۷۸۰ ۱۷۹۰ ۱۸۰۰ ۱۸۱۰ ۱۸۲۰ ۱۸۳۰ ۱۸۴۰ ۱۸۵۰ ۱۸۶۰ ۱۸۷۰ ۱۸۸۰ ۱۸۹۰ ۱۹۰۰ ۱۹۱۰ ۱۹۲۰ ۱۹۳۰ ۱۹۴۰ ۱۹۵۰ ۱۹۶۰ ۱۹۷۰ ۱۹۸۰ ۱۹۹۰ ۲۰۰۰ ۲۰۱۰ ۲۰۲۰ ۲۰۳۰ ۲۰۴۰ ۲۰۵۰ ۲۰۶۰ ۲۰۷۰ ۲۰۸۰ ۲۰۹۰ ۲۱۰۰ ۲۱۱۰ ۲۱۲۰ ۲۱۳۰ ۲۱۴۰ ۲۱۵۰ ۲۱۶۰ ۲۱۷۰ ۲۱۸۰ ۲۱۹۰ ۲۲۰۰ ۲۲۱۰ ۲۲۲۰ ۲۲۳۰ ۲۲۴۰ ۲۲۵۰ ۲۲۶۰ ۲۲۷۰ ۲۲۸۰ ۲۲۹۰ ۲۳۰۰ ۲۳۱۰ ۲۳۲۰ ۲۳۳۰ ۲۳۴۰ ۲۳۵۰ ۲۳۶۰ ۲۳۷۰ ۲۳۸۰ ۲۳۹۰ ۲۴۰۰ ۲۴۱۰ ۲۴۲۰ ۲۴۳۰ ۲۴۴۰ ۲۴۵۰ ۲۴۶۰ ۲۴۷۰ ۲۴۸۰ ۲۴۹۰ ۲۵۰۰ ۲۵۱۰ ۲۵۲۰ ۲۵۳۰ ۲۵۴۰ ۲۵۵۰ ۲۵۶۰ ۲۵۷۰ ۲۵۸۰ ۲۵۹۰ ۲۶۰۰ ۲۶۱۰ ۲۶۲۰ ۲۶۳۰ ۲۶۴۰ ۲۶۵۰ ۲۶۶۰ ۲۶۷۰ ۲۶۸۰ ۲۶۹۰ ۲۷۰۰ ۲۷۱۰ ۲۷۲۰ ۲۷۳۰ ۲۷۴۰ ۲۷۵۰ ۲۷۶۰ ۲۷۷۰ ۲۷۸۰ ۲۷۹۰ ۲۸۰۰ ۲۸۱۰ ۲۸۲۰ ۲۸۳۰ ۲۸۴۰ ۲۸۵۰ ۲۸۶۰ ۲۸۷۰ ۲۸۸۰ ۲۸۹۰ ۲۹۰۰ ۲۹۱۰ ۲۹۲۰ ۲۹۳۰ ۲۹۴۰ ۲۹۵۰ ۲۹۶۰ ۲۹۷۰ ۲۹۸۰ ۲۹۹۰ ۳۰۰۰ ۳۰۱۰ ۳۰۲۰ ۳۰۳۰ ۳۰۴۰ ۳۰۵۰ ۳۰۶۰ ۳۰۷۰ ۳۰۸۰ ۳۰۹۰ ۳۱۰۰ ۳۱۱۰ ۳۱۲۰ ۳۱۳۰ ۳۱۴۰ ۳۱۵۰ ۳۱۶۰ ۳۱۷۰ ۳۱۸۰ ۳۱۹۰ ۳۲۰۰ ۳۲۱۰ ۳۲۲۰ ۳۲۳۰ ۳۲۴۰ ۳۲۵۰ ۳۲۶۰ ۳۲۷۰ ۳۲۸۰ ۳۲۹۰ ۳۳۰۰ ۳۳۱۰ ۳۳۲۰ ۳۳۳۰ ۳۳۴۰ ۳۳۵۰ ۳۳۶۰ ۳۳۷۰ ۳۳۸۰ ۳۳۹۰ ۳۴۰۰ ۳۴۱۰ ۳۴۲۰ ۳۴۳۰ ۳۴۴۰ ۳۴۵۰ ۳۴۶۰ ۳۴۷۰ ۳۴۸۰ ۳۴۹۰ ۳۵۰۰ ۳۵۱۰ ۳۵۲۰ ۳۵۳۰ ۳۵۴۰ ۳۵۵۰ ۳۵۶۰ ۳۵۷۰ ۳۵۸۰ ۳۵۹۰ ۳۶۰۰ ۳۶۱۰ ۳۶۲۰ ۳۶۳۰ ۳۶۴۰ ۳۶۵۰ ۳۶۶۰ ۳۶۷۰ ۳۶۸۰ ۳۶۹۰ ۳۷۰۰ ۳۷۱۰ ۳۷۲۰ ۳۷۳۰ ۳۷۴۰ ۳۷۵۰ ۳۷۶۰ ۳۷۷۰ ۳۷۸۰ ۳۷۹۰ ۳۸۰۰ ۳۸۱۰ ۳۸۲۰ ۳۸۳۰ ۳۸۴۰ ۳۸۵۰ ۳۸۶۰ ۳۸۷۰ ۳۸۸۰ ۳۸۹۰ ۳۹۰۰ ۳۹۱۰ ۳۹۲۰ ۳۹۳۰ ۳۹۴۰ ۳۹۵۰ ۳۹۶۰ ۳۹۷۰ ۳۹۸۰ ۳۹۹۰ ۴۰۰۰ ۴۰۱۰ ۴۰۲۰ ۴۰۳۰ ۴۰۴۰ ۴۰۵۰ ۴۰۶۰ ۴۰۷۰ ۴۰۸۰ ۴۰۹۰ ۴۱۰۰ ۴۱۱۰ ۴۱۲۰ ۴۱۳۰ ۴۱۴۰ ۴۱۵۰ ۴۱۶۰ ۴۱۷۰ ۴۱۸۰ ۴۱۹۰ ۴۲۰۰ ۴۲۱۰ ۴۲۲۰ ۴۲۳۰ ۴۲۴۰ ۴۲۵۰ ۴۲۶۰ ۴۲۷۰ ۴۲۸۰ ۴۲۹۰ ۴۳۰۰ ۴۳۱۰ ۴۳۲۰ ۴۳۳۰ ۴۳۴۰ ۴۳۵۰ ۴۳۶۰ ۴۳۷۰ ۴۳۸۰ ۴۳۹۰ ۴۴۰۰ ۴۴۱۰ ۴۴۲۰ ۴۴۳۰ ۴۴۴۰ ۴۴۵۰ ۴۴۶۰ ۴۴۷۰ ۴۴۸۰ ۴۴۹۰ ۴۵۰۰ ۴۵۱۰ ۴۵۲۰ ۴۵۳۰ ۴۵۴۰ ۴۵۵۰ ۴۵۶۰ ۴۵۷۰ ۴۵۸۰ ۴۵۹۰ ۴۶۰۰ ۴۶۱۰ ۴۶۲۰ ۴۶۳۰ ۴۶۴۰ ۴۶۵۰ ۴۶۶۰ ۴۶۷۰ ۴۶۸۰ ۴۶۹۰ ۴۷۰۰ ۴۷۱۰ ۴۷۲۰ ۴۷۳۰ ۴۷۴۰ ۴۷۵۰ ۴۷۶۰ ۴۷۷۰ ۴۷۸۰ ۴۷۹۰ ۴۸۰۰ ۴۸۱۰ ۴۸۲۰ ۴۸۳۰ ۴۸۴۰ ۴۸۵۰ ۴۸۶۰ ۴۸۷۰ ۴۸۸۰ ۴۸۹۰ ۴۹۰۰ ۴۹۱۰ ۴۹۲۰ ۴۹۳۰ ۴۹۴۰ ۴۹۵۰ ۴۹۶۰ ۴۹۷۰ ۴۹۸۰ ۴۹۹۰ ۵۰۰۰ ۵۰۱۰ ۵۰۲۰ ۵۰۳۰ ۵۰۴۰ ۵۰۵۰ ۵۰۶۰ ۵۰۷۰ ۵۰۸۰ ۵۰۹۰ ۵۱۰۰ ۵۱۱۰ ۵۱۲۰ ۵۱۳۰ ۵۱۴۰ ۵۱۵۰ ۵۱۶۰ ۵۱۷۰ ۵۱۸۰ ۵۱۹۰ ۵۲۰۰ ۵۲۱۰ ۵۲۲۰ ۵۲۳۰ ۵۲۴۰ ۵۲۵۰ ۵۲۶۰ ۵۲۷۰ ۵۲۸۰ ۵۲۹۰ ۵۳۰۰ ۵۳۱۰ ۵۳۲۰ ۵۳۳۰ ۵۳۴۰ ۵۳۵۰ ۵۳۶۰ ۵۳۷۰ ۵۳۸۰ ۵۳۹۰ ۵۴۰۰ ۵۴۱۰ ۵۴۲۰ ۵۴۳۰ ۵۴۴۰ ۵۴۵۰ ۵۴۶۰ ۵۴۷۰ ۵۴۸۰ ۵۴۹۰ ۵۵۰۰ ۵۵۱۰ ۵۵۲۰ ۵۵۳۰ ۵۵۴۰ ۵۵۵۰ ۵۵۶۰ ۵۵۷۰ ۵۵۸۰ ۵۵۹۰ ۵۶۰۰ ۵۶۱۰ ۵۶۲۰ ۵۶۳۰ ۵۶۴۰ ۵۶۵۰ ۵۶۶۰ ۵۶۷۰ ۵۶۸۰ ۵۶۹۰ ۵۷۰۰ ۵۷۱۰ ۵۷۲۰ ۵۷۳۰ ۵۷۴۰ ۵۷۵۰ ۵۷۶۰ ۵۷۷۰ ۵۷۸۰ ۵۷۹۰ ۵۸۰۰ ۵۸۱۰ ۵۸۲۰ ۵۸۳۰ ۵۸۴۰ ۵۸۵۰ ۵۸۶۰ ۵۸۷۰ ۵۸۸۰ ۵۸۹۰ ۵۹۰۰ ۵۹۱۰ ۵۹۲۰ ۵۹۳۰ ۵۹۴۰ ۵۹۵۰ ۵۹۶۰ ۵۹۷۰ ۵۹۸۰ ۵۹۹۰ ۶۰۰۰ ۶۰۱۰ ۶۰۲۰ ۶۰۳۰ ۶۰۴۰ ۶۰۵۰ ۶۰۶۰ ۶۰۷۰ ۶۰۸۰ ۶۰۹۰ ۶۱۰۰ ۶۱۱۰ ۶۱۲۰ ۶۱۳۰ ۶۱۴۰ ۶۱۵۰ ۶۱۶۰ ۶۱۷۰ ۶۱۸۰ ۶۱۹۰ ۶۲۰۰ ۶۲۱۰ ۶۲۲۰ ۶۲۳۰ ۶۲۴۰ ۶۲۵۰ ۶۲۶۰ ۶۲۷۰ ۶۲۸۰ ۶۲۹۰ ۶۳۰۰ ۶۳۱۰ ۶۳۲۰ ۶۳۳۰ ۶۳۴۰ ۶۳۵۰ ۶۳۶۰ ۶۳۷۰ ۶۳۸۰ ۶۳۹۰ ۶۴۰۰ ۶۴۱۰ ۶۴۲۰ ۶۴۳۰ ۶۴۴۰ ۶۴۵۰ ۶۴۶۰ ۶۴۷۰ ۶۴۸۰ ۶۴۹۰ ۶۵۰۰ ۶۵۱۰ ۶۵۲۰ ۶۵۳۰ ۶۵۴۰ ۶۵۵۰ ۶۵۶۰ ۶۵۷۰ ۶۵۸۰ ۶۵۹۰ ۶۶۰۰ ۶۶۱۰ ۶۶۲۰ ۶۶۳۰ ۶۶۴۰ ۶۶۵۰ ۶۶۶۰ ۶۶۷۰ ۶۶۸۰ ۶۶۹۰ ۶۷۰۰ ۶۷۱۰ ۶۷۲۰ ۶۷۳۰ ۶۷۴۰ ۶۷۵۰ ۶۷۶۰ ۶۷۷۰ ۶۷۸۰ ۶۷۹۰ ۶۸۰۰ ۶۸۱۰ ۶۸۲۰ ۶۸۳۰ ۶۸۴۰ ۶۸۵۰ ۶۸۶۰ ۶۸۷۰ ۶۸۸۰ ۶۸۹۰ ۶۹۰۰ ۶۹۱۰ ۶۹۲۰ ۶۹۳۰ ۶۹۴۰ ۶۹۵۰ ۶۹۶۰ ۶۹۷۰ ۶۹۸۰ ۶۹۹۰ ۷۰۰۰ ۷۰۱۰ ۷۰۲۰ ۷۰۳۰ ۷۰۴۰ ۷۰۵۰ ۷۰۶۰ ۷۰۷۰ ۷۰۸۰ ۷۰۹۰ ۷۱۰۰ ۷۱۱۰ ۷۱۲۰ ۷۱۳۰ ۷۱۴۰ ۷۱۵۰ ۷۱۶۰ ۷۱۷۰ ۷۱۸۰ ۷۱۹۰ ۷۲۰۰ ۷۲۱۰ ۷۲۲۰ ۷۲۳۰ ۷۲۴۰ ۷۲۵۰ ۷۲۶۰ ۷۲۷۰ ۷۲۸۰ ۷۲۹۰ ۷۳۰۰ ۷۳۱۰ ۷۳۲۰ ۷۳۳۰ ۷۳۴۰ ۷۳۵۰ ۷۳۶۰ ۷۳۷۰ ۷۳۸۰ ۷۳۹۰ ۷۴۰۰ ۷۴۱۰ ۷۴۲۰ ۷۴۳۰ ۷۴۴۰ ۷۴۵۰ ۷۴۶۰ ۷۴۷۰ ۷۴۸۰ ۷۴۹۰ ۷۵۰۰ ۷۵۱۰ ۷۵۲۰ ۷۵۳۰ ۷۵۴۰ ۷۵۵۰ ۷۵۶۰ ۷۵۷۰ ۷۵۸۰ ۷۵۹۰ ۷۶۰۰ ۷۶۱۰ ۷۶۲۰ ۷۶۳۰ ۷۶۴۰ ۷۶۵۰ ۷۶۶۰ ۷۶۷۰ ۷۶۸۰ ۷۶۹۰ ۷۷۰۰ ۷۷۱۰ ۷۷۲۰ ۷۷۳۰ ۷۷۴۰ ۷۷۵۰ ۷۷۶۰ ۷۷۷۰ ۷۷۸۰ ۷۷۹۰ ۷۸۰۰ ۷۸۱۰ ۷۸۲۰ ۷۸۳۰ ۷۸۴۰ ۷۸۵۰ ۷۸۶۰ ۷۸۷۰ ۷۸۸۰ ۷۸۹۰ ۷۹۰۰ ۷۹۱۰ ۷۹۲۰ ۷۹۳۰ ۷۹۴۰ ۷۹۵۰ ۷۹۶۰ ۷۹۷۰ ۷۹۸۰ ۷۹۹۰ ۸۰۰۰ ۸۰۱۰ ۸۰۲۰ ۸۰۳۰ ۸۰۴۰ ۸۰۵۰ ۸۰۶۰ ۸۰۷۰ ۸۰۸۰ ۸۰۹۰ ۸۱۰۰ ۸۱۱۰ ۸۱۲۰ ۸۱۳۰ ۸۱۴۰ ۸۱۵۰ ۸۱۶۰ ۸۱۷۰ ۸۱۸۰ ۸۱۹۰ ۸۲۰۰ ۸۲۱۰ ۸۲۲۰ ۸۲۳۰ ۸۲۴۰ ۸۲۵۰ ۸۲۶۰ ۸۲۷۰ ۸۲۸۰ ۸۲۹۰ ۸۳۰۰ ۸۳۱۰ ۸۳۲۰ ۸۳۳۰ ۸۳۴۰ ۸۳۵۰ ۸۳۶۰ ۸۳۷۰ ۸۳۸۰ ۸۳۹۰ ۸۴۰۰ ۸۴۱۰ ۸۴۲۰ ۸۴۳۰ ۸۴۴۰ ۸۴۵۰ ۸۴۶۰ ۸۴۷۰ ۸۴۸۰ ۸۴۹۰ ۸۵۰۰ ۸۵۱۰ ۸۵۲۰ ۸۵۳۰ ۸۵۴۰ ۸۵۵۰ ۸۵۶۰ ۸۵۷۰ ۸۵۸۰ ۸۵۹۰ ۸۶۰۰ ۸۶۱۰ ۸۶۲۰ ۸۶۳۰ ۸۶۴۰ ۸۶۵۰ ۸۶۶۰ ۸۶۷۰ ۸۶۸۰ ۸۶۹۰ ۸۷۰۰ ۸۷۱۰ ۸۷۲۰ ۸۷۳۰ ۸۷۴۰ ۸۷۵۰ ۸۷۶۰ ۸۷۷۰ ۸۷۸۰ ۸۷۹۰ ۸۸۰۰ ۸۸۱۰ ۸۸۲۰ ۸۸۳۰ ۸۸۴۰ ۸۸۵۰ ۸۸۶۰ ۸۸۷۰ ۸۸۸۰ ۸۸۹۰ ۸۹۰۰ ۸۹۱۰ ۸۹۲۰ ۸۹۳۰ ۸۹۴۰ ۸۹۵۰ ۸۹۶۰ ۸۹۷۰ ۸۹۸۰ ۸۹۹۰ ۹۰۰۰ ۹۰۱۰ ۹۰۲۰ ۹۰۳۰ ۹۰۴۰ ۹۰۵۰ ۹۰۶۰ ۹۰۷۰ ۹۰۸۰ ۹۰۹۰ ۹۱۰۰ ۹۱۱۰ ۹۱۲۰ ۹۱۳۰ ۹۱۴۰ ۹۱۵۰ ۹۱۶۰ ۹۱۷۰ ۹۱۸۰ ۹۱۹۰ ۹۲۰۰ ۹۲۱۰ ۹۲۲۰ ۹۲۳۰ ۹۲۴۰ ۹۲۵۰ ۹۲۶۰ ۹۲۷۰ ۹۲۸۰ ۹۲۹۰ ۹۳۰۰ ۹۳۱۰ ۹۳۲۰ ۹۳۳۰ ۹۳۴۰ ۹۳۵۰ ۹۳۶۰ ۹۳۷۰ ۹۳۸۰ ۹۳۹۰ ۹۴۰۰ ۹۴۱۰ ۹۴۲۰ ۹۴۳۰ ۹۴۴۰ ۹۴۵۰ ۹۴۶۰ ۹۴۷۰ ۹۴۸۰ ۹۴۹۰ ۹۵۰۰ ۹۵۱۰ ۹۵۲۰ ۹۵۳۰ ۹۵۴۰ ۹۵۵۰ ۹۵۶۰ ۹۵۷۰ ۹۵۸۰ ۹۵۹۰ ۹۶۰۰ ۹۶۱۰ ۹۶۲۰ ۹۶۳۰ ۹۶۴۰ ۹۶۵۰ ۹۶۶۰ ۹۶۷۰ ۹۶۸۰ ۹۶۹۰ ۹۷۰۰ ۹۷۱۰ ۹۷۲۰ ۹۷۳۰ ۹۷۴۰ ۹۷۵۰ ۹۷۶۰ ۹۷۷۰ ۹۷۸۰ ۹۷۹۰ ۹۸۰۰ ۹۸۱۰ ۹۸۲۰ ۹۸۳۰ ۹۸۴۰ ۹۸۵۰ ۹۸۶۰ ۹۸۷۰ ۹۸۸۰ ۹۸۹۰ ۹۹۰۰ ۹۹۱۰ ۹۹۲۰ ۹۹۳۰ ۹۹۴۰ ۹۹۵۰ ۹۹۶۰ ۹۹۷۰ ۹۹۸۰ ۹۹۹۰ ۱۰۰۰ ۱۰۱۰ ۱۰۲۰ ۱۰۳۰ ۱۰۴۰ ۱۰۵۰ ۱۰۶۰ ۱۰۷۰ ۱۰۸۰ ۱۰۹۰ ۱۱۰۰ ۱۱۱۰ ۱۱۲۰ ۱۱۳۰ ۱۱۴۰ ۱۱۵۰ ۱۱۶۰ ۱۱۷۰ ۱۱۸۰ ۱۱۹۰ ۱۲۰۰ ۱۲۱۰ ۱۲۲۰ ۱۲۳۰ ۱۲۴۰ ۱۲۵۰ ۱۲۶۰ ۱۲۷۰ ۱۲۸۰ ۱۲۹۰ ۱۳۰۰ ۱۳۱۰ ۱۳۲۰ ۱۳۳۰ ۱۳۴۰ ۱۳۵۰ ۱۳۶۰ ۱۳۷۰ ۱۳۸۰ ۱۳۹۰ ۱۴۰۰ ۱۴۱۰ ۱۴۲۰ ۱۴۳۰ ۱۴۴۰ ۱۴۵۰ ۱۴۶۰ ۱۴۷۰ ۱۴۸۰ ۱۴۹۰ ۱۵۰۰ ۱۵۱۰ ۱۵۲۰ ۱۵۳۰ ۱۵۴۰ ۱۵۵۰ ۱۵۶۰ ۱۵۷۰ ۱۵۸۰ ۱۵۹۰ ۱۶۰۰ ۱۶۱۰ ۱۶۲۰ ۱۶۳۰ ۱۶۴۰ ۱۶۵۰ ۱۶۶۰ ۱۶۷۰ ۱۶۸۰ ۱۶۹۰ ۱۷۰۰ ۱۷۱۰ ۱۷۲۰ ۱۷۳۰ ۱۷۴۰ ۱۷۵۰ ۱۷۶۰ ۱۷۷۰ ۱۷۸۰ ۱۷۹۰ ۱۸۰۰ ۱۸۱۰ ۱۸۲۰ ۱۸۳۰ ۱۸۴۰ ۱۸۵۰ ۱۸۶۰ ۱۸۷۰ ۱۸۸۰ ۱۸۹۰ ۱۹۰۰ ۱۹۱۰ ۱۹۲۰ ۱۹۳۰ ۱۹۴۰ ۱۹۵۰ ۱۹۶۰ ۱۹۷۰ ۱۹۸۰ ۱۹۹۰ ۲۰۰۰ ۲۰۱۰ ۲۰۲۰ ۲۰۳۰ ۲۰۴۰ ۲۰۵۰ ۲۰۶۰ ۲۰۷۰ ۲۰۸۰ ۲۰۹۰ ۲۱۰۰ ۲۱۱۰ ۲۱۲۰ ۲۱۳۰ ۲۱۴۰ ۲۱۵۰ ۲۱۶۰ ۲۱۷۰ ۲۱۸۰ ۲۱۹۰ ۲۲۰۰ ۲۲۱۰ ۲۲۲۰ ۲۲۳۰ ۲۲۴۰ ۲۲۵۰ ۲۲۶۰ ۲۲۷۰ ۲۲۸۰ ۲۲۹۰ ۲۳۰۰ ۲۳۱۰ ۲۳۲۰ ۲۳۳۰ ۲۳۴۰ ۲۳۵۰ ۲۳۶۰ ۲۳۷۰ ۲۳۸۰ ۲۳۹۰ ۲۴۰۰ ۲۴۱۰ ۲۴۲۰ ۲۴۳۰ ۲۴۴۰ ۲۴۵۰ ۲۴۶۰ ۲۴۷۰ ۲۴۸۰ ۲۴۹۰ ۲۵۰۰ ۲۵۱۰ ۲۵۲۰ ۲۵۳۰ ۲۵۴۰ ۲۵۵۰ ۲۵۶۰ ۲۵۷۰ ۲۵۸۰ ۲۵۹۰ ۲۶۰۰ ۲۶۱۰ ۲۶۲۰ ۲۶۳۰ ۲۶۴۰ ۲۶۵۰ ۲۶۶۰ ۲۶۷۰ ۲۶۸۰ ۲۶۹۰ ۲۷۰۰ ۲۷۱۰ ۲۷۲۰ ۲۷۳۰ ۲۷۴۰ ۲۷۵۰ ۲۷۶۰ ۲۷۷۰ ۲۷۸۰ ۲۷۹۰ ۲۸۰۰ ۲۸۱۰ ۲۸۲۰ ۲۸۳۰ ۲۸۴۰ ۲۸۵۰ ۲۸۶۰ ۲۸۷۰ ۲۸۸۰ ۲۸۹۰ ۲۹۰۰ ۲۹۱۰ ۲۹۲۰ ۲۹۳۰ ۲۹۴۰ ۲۹۵۰ ۲۹۶۰ ۲۹۷۰ ۲۹۸۰ ۲۹۹۰ ۳۰۰۰ ۳۰۱۰ ۳۰۲۰ ۳۰۳۰ ۳۰۴۰ ۳۰۵۰ ۳۰۶۰ ۳۰۷۰ ۳۰۸۰ ۳۰۹۰ ۳۱۰۰ ۳۱۱۰ ۳۱۲۰ ۳۱۳۰ ۳۱۴۰ ۳۱۵۰ ۳۱۶۰ ۳۱۷۰ ۳۱۸۰ ۳۱۹۰ ۳۲۰۰ ۳۲۱۰ ۳۲۲۰ ۳۲۳۰ ۳۲۴۰ ۳۲۵۰ ۳۲۶۰ ۳۲۷۰ ۳۲۸۰ ۳۲۹۰ ۳۳۰۰ ۳۳۱۰ ۳۳۲۰ ۳۳۳۰ ۳۳۴۰ ۳۳۵۰ ۳۳۶۰ ۳۳۷۰ ۳۳۸۰ ۳۳۹۰ ۳۴۰۰ ۳۴۱۰ ۳۴۲۰ ۳۴۳۰ ۳۴۴۰ ۳۴۵۰ ۳۴۶۰ ۳۴۷۰ ۳۴۸۰ ۳۴۹۰ ۳۵۰۰ ۳۵۱۰ ۳۵۲۰ ۳۵۳۰ ۳۵۴۰ ۳۵۵۰ ۳۵۶۰ ۳۵۷۰ ۳۵۸۰ ۳۵۹۰ ۳۶۰۰ ۳۶۱۰ ۳۶۲۰ ۳۶۳۰ ۳۶۴۰ ۳۶۵۰ ۳۶۶۰ ۳۶۷۰ ۳۶۸۰ ۳۶۹۰ ۳۷۰۰ ۳۷۱۰ ۳۷۲۰ ۳۷۳۰ ۳۷۴۰ ۳۷۵۰ ۳۷۶۰ ۳۷۷۰ ۳۷۸۰ ۳۷۹۰ ۳۸۰۰ ۳۸۱۰ ۳۸۲۰ ۳۸۳۰ ۳۸۴۰ ۳۸۵۰ ۳۸۶۰ ۳۸۷۰ ۳۸۸۰ ۳۸۹۰ ۳۹۰۰ ۳

بجراں موصول ہے اس لیے کہ آخر روز بجراں اول اور اول روز بجراں دوم کا مشترک ہے بعد از ان ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ البتہ بجراں سہم اور بجراں  
منفصل ہے یعنی اسکا اول روز بجراں مقدم سے جدا ہے ہر ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ بجراں چارم ہے اور یہی موصول ہے اس لیے کہ روزیادہم  
تیسرے اور چوتھے بجراں میں مشترک ہے پھر چونکہ اسب دون مشترک ہے گئے تھے چوتھا اور گیارہواں لہذا یہ دون باہم بجراں میں اضافہ  
کیے گئے اس وجہ سے بجراں بیسویں روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم کی متصل ہے موصول نہیں ہے رابوعات میں بالاعتاق ہی طرف جاری ہے اگر  
کہ رابووع اول اور دوم موصول ہے اس لیے کہ روز چارم دونوں میں مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا متصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا متصل  
ہو اس لیے کہ ساتواں روز دونوں میں مشترک ہے چوتھ و پانچویں مشترک ہے پھر گیارہواں روز رابووع کا شمار کیا جائے اس میں بالاعتاق اختلاف واقع ہے فاضل اہل نظر لفظ  
اور چالیسویں کو خلاف تمام سائے بنو قریب نسبت مقابلہ کو اکتیسواں پانچویں ورہ کے چوتھواں روز موصول قرار دیں اس ترتیب اسطرح ہوتی ہے  
کہ تیسرا ہواں روز دور رابووعات یعنی پنجم اور ششم میں موصول ہوتا ہے اس لیے کہ چوتھ سے میں تک ہواں شمار کرتے ہیں ۱۳ + ۱۴ + ۱۵ + ۱۶  
رابووع پنجم اور ہر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابووع ششم ہے اور خلاف قاعدہ ہے چوتھ میں روز کو موصول کرنا چاہیے اس لیے کہ ہر ایک  
رابووع موصول کے بعد رابووع منفصل ہوتا ہے اور بحساب سالیووع کے اکیسواں روز تیسرے سالیووع کا آخر ہے اگر تیسرا سالیووع  
تھکا جائے اور اگر دوسرا توغ منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دین بیسواں روز آخر رابووع سوم چوتھ کا اور دونوں دوسرے رابووع اور سالیووع کے حساب  
سے بیسواں روز ہواں قرار دیا جائیگا پس رابووع ششم اور سالیووع سوم کا اخیر بیسواں روز ہوگا اسطرح کہ سالیووع اول اور دوم منفصل شمار کریں  
اور رابووع سوم موصول تھکا دین اور اکیسواں روز مضاعف سالیووعات تھکا دین اگر تینوں سالیووع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدہ کی کار  
کرین کہ دو سالیووع منفصل کے بعد تیسرا سالیووع موصول شمار کریں تو روز ششم بجراں اور آخر سالیووع سوم ہوگا۔ پھر بیسویں روز کے بعد دورہ  
رابووعات کا اسطرح ہے کہ اکیسویں روز سے شمار کریں پس پچیسویں روز بجراں پڑیگا اور رابووع منفصل ہے کہ نسبت ابتدا و آخر  
رابووع پنجم ہے اور تیسرا رابووع منفصل ہے اور اسکی بعد ستائیسواں روز بجراں کا رابووع پنجم موصول ہوگا اور رابووع چارم منفصل ہے اس کے بعد اکتیسواں روز  
رابووع پنجم منفصل ہے پھر اس کے چوتیسواں روز رابووع دہم موصول ہے اور رابووع پنجم منفصل اس کے بعد چالیسواں روز سالیووع پنجم موصول ہوگا  
اور پھر تیسرا سالیووع منفصل کے بعد تیسرا سالیووع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیسویں ابتدائی روز نسبت نہایت اہم ہے  
یہ تمام ہو گئے اور یہ مقدار نہایت اور انتہا سے زمانہ بجراں اور اضافی عادی ہے اور جب دوسرے میں بیس کے دو تمام ہو جائیں عمل بجراں  
خواہ آخر میں کا باعتبار تیسرے قمری کے ضعیف ہوگا اور میں مونی ہو جائیگا بجای سات روز چوتھ روز کا ایک دورہ بجراں کا شمار کیا جاتا ہو  
اور ہر ایک میں ہفتہ یعنی بیس روز پر ضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز ششم خواہ شہتام خواہ یکھد و بستم اہم بجراں  
قرار دینے جائیں گے اور اس کے درمیان جو شرائط پڑتی ہیں جیسے ۵۰ اور یہ وغیرہ اگرچہ وہ بھی اہم بجراں ہوں چنانچہ مذکورہ بالا میں لکھا ہے  
میں میں ہر چکا بود ضعیف تاثیر کے اوکی طرف چند ان التفات نہیں ہے اور اہل علم و ادب اور جہالتوں کے مثل ارکان خیار  
وغیرہ اس کے ناکل ہیں کہ رابووعات میں بعد چار دہم کے اٹھارہواں روز یوم بجراں ہے مگر منفصل ہے اس کے بعد اکیسواں روز بجراں  
اور موصول ہے اس کے بعد چھبیسواں منفصل ہے کہ اٹھائیسواں موصول پڑتا ہے اس کے بعد بیسواں روز منفصل اس کے بعد اکتیسواں  
منفصل پڑتا ہے پچیسویں روز منفصل ہے تیسویں روز اور سیکڑ سیویں نام ہوتا ہے بعض اہل علم نے بیالیسویں اور پینچالیسویں کو  
اہم بجراں سے شمار کیا ہے اسطرح کہ اونہوں نے دورہ رابووع بعد بیالیسویں دورہ یوم بجراں ہے متصل قرار دے ہیں مگر اس شمار میں غلطی ہے



تشریح بحران اکیسواں ساکسواں اکتیسواں۔ جالیفوس نے اس مثال میں جو بقراط اٹھواں اور دسواں روز ایام ازواج میں  
تھا گیا اور سے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونوں روز یوم بحران ہونے میں  
اگر پیشہ بقراط کے کلام میں واقع ہوئی ہو تو قبل از انکہ تجویز اور یا استحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا بموجب یہ کلام  
سے صادر ہوا ہے یا انکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران میں اتصال  
ہے پس دونوں بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایک دن کے ہوجاتی ہیں لیکن یہ کیفیت اکثر بعد میں روز کے پیدا ہوتے ہیں خواہ  
بحران استقرار کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ روز بحران جدید اگر علامات بد ظاہر ہوں نہایت برا ہے اور موت پر دلالت  
کرتا ہے جبکہ اگر علامات بری ساتویں روز خواہ چودھویں روز پیدا ہوں کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسباً  
ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آئندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا نصف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے  
ساتواں اور چودھواں اور مراد یوم بحران سے ۲ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت میں آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض میں خواہ  
دو میں ہو خواہ بات میں خواہ دونوں میں۔ بہر حال ایام باجوری بعض بدرجہ غایت قوی ہیں کہ شاید ان میں ہمیشہ امید وقوع ہو  
ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہیں اور بعض ایام متوسط ہیں اور ان کی تفصیل ہم بیان کرتے ہیں مگر پہلے ہم یہ کہتے  
ہیں کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہو کہ آسمان اکثر امید وقوع بحرانی نہیں ہوتی مگر روز چہارم یوم مناسب نصف کے  
تشریح بحران اکیسواں ساکسواں اکتیسواں۔ روز یوم بحران قوی ہو اسکی خبر چوتھا روز دینا ہے اور ساتواں یوم قوت  
کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی میں قرار دینے کے لائق ہے اسلئے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہواں  
روز مثل چودھویں روز کے اگر قوی نہیں ہے لیکن وہ امراض سفراوی جنکا دورہ افراد میں ہوتا ہے جیسے حمی غلبہ وغیرہ ان  
امراض میں گیارہواں روز بحران قوی ہو نسبت چودھویں روز کے۔ چودھواں روز بھی روز قوی ہے اسلئے کہ یوم مقابلہ دورہ قمری  
ہے اور چوتھا روز فوت کی ایک وجہ آسمان یہ ہے کہ چودھواں بحران ایسا ہے کہ اسے نسبت روز چہارم کی ہوا آسمان قوت احکام  
بحران اور سلامت آثار بحرانی نہیں ہوتی چہ جاکہ اس دن بحران تمام اور جدید کی امید کچھ یا تشریح بحران روز یوم بحران قوی ہے  
اور چودھواں اسکی مناسبت نصف میں چوتھے نواں روز وہ قوی تر ہے اور تیسویں روز سے وہی مناسبت ہے  
چو گیارہویں روز کو چودھویں روز سے ہے یعنی جبکہ روز ہفتم رابع اول ہے تیسرے سا یوم کا وہی طرح کیا ہواں روز  
اول سا یوم دم کا یا گیارہواں روز یوم بحران ہے مگر کمتر آسمان بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض میں اٹھا ہویں روز ہوتا  
نسبت اکیسویں روز کی چودھویں روز اور اکتیسویں روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اس سے کم سننٹسواں روز بلکہ سننٹسواں  
روز بحران واقع نہیں ہوتا ہے کہ اس کے قریب جالیفوس روز چودھویں روز نسبت چودھویں کے قوی تر ہے اور ہذا  
تشریح بحران روز بھی صلاحیت بحران قوی کی نسبت اکتیسویں کے رکھتا ہے اسلئے کہ آخر میں رالوہات کے واقع ہے۔  
یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جلی امراض کی نوبت افراد میں واقع ہوتی ہے جیسے غلبہ اور امراض حادہ ان کا بحران جلد نہ ہوتا  
اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد میں واقع ہوتا ہے کہ ہی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہیں اس واسطے ہی غلبہ میں گیارہواں  
روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھویں روز نہیں کیا جاتا ہے مگر ثقلت جیسے کہ اگر نوبہ میں تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگر کسی



غضب کی ساتویں نوبت میں انخطا لایا ہوتا ہے کہ تیرہویں روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرہویں روز ہو جاتا ہے۔ جن  
امراض کی نوبت ازواج میں ہوتی ہے جیسے ریح وغیرہ اور انکا بحران بدیر ہوتا ہے اور اکثر ایام ازواج میں انکا بحران ہوتا ہے۔  
اکثر ایام باجوری رالوعات کو جو طبقہ عالی میں شمار کیے گئے ہیں کہ ان میں بحران جید اکثر ہوتا ہے یہ ہیں ساتواں اور گیارہواں اور  
چودھواں اور تیرہواں۔ کبھی دوسرے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کے ہوتے ہیں مثلاً سات دوسرے  
غضب کے مطابق سات دن عرصہ کے ہو جاتے ہیں پنے ساتویں دوسرے میں غضب ہو جاتا ہوتا ہے اور کبھی بقا مرض فرس میں  
اور برص میں موجب شمار ایام امراض عاودہ ہوتا ہے پس جی ریح سات مہینہ میں نام ہوتی ہے جیسے شہرہ سات دین اور ان امراض  
انڈیا زمانہ مثلاً انڈیا ایام امراض عاودہ ہوتا ہے مثلاً چار مہینہ ریح میں ہندو ساتویں مہینہ کا ہو جاتا ہے اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض  
میں مثل امراض عاودہ کے واقع ہوتی ہے اور غریب ہم بیان کر چکے ایام جو وسط میں واقع ہیں جن ایام کا اور پر فصل  
میں بیان ہوا ہے ایام باجوری اعلیٰ ہیں اور جو حدیث اصول اور قواعد خواہ بحران کے وقوع بحران کے وہی ایام ہیں اور تیسری  
حکم طور آثار بحران کا ان میں ایام میں کرنا چاہیے لیکن کبھی بغیر بعض وجوہ اور سبب عارضی ہو خارج سے یہ ایام خواہش  
مرض سے ہو بہ سرعت حرکت عاودہ یا بطور حرکت عاودہ بارہ کی خواہ ہو جو عادت اور وقت بدن میں رہنے کے خواہ اور عارض کی حرکت  
سے جیسے ہراری منفرد یا پیرا ہو کسی اور خارجی کی وجہ سے مثلاً سلا کو کتب علمی کرنے سے زیادہ بنی اسباب ہو مثلاً خشکی و داغ وغیرہ  
خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافران ہوا الفرض ایسے وجوہ سے کہیں ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض میں تقدیم خواہ تاخیر  
ہو جاتی ہے اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ اور پسے بحران واقع ہو جاتا ہے اگر یہ بحران غیر وقت کا قائم مقام بحران واقع کے  
میں ہوتا ہے بلکہ اس سے کہم ہوتا ہے اور اگر سبب قوی عارض ہو تو ایام حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع ہوتا  
کہ چونکہ عارض قوی ہم ہوا ہے وقت اصلی سے انحراف پیدا کر کے غیر وقت میں آثار بحران پیدا کی ہیں اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا ہو  
اثر فقط اس قدر رہتا کہ بحران اپنے ایام اصلی میں ہوتا مگر ہوشواری اور بحران نام نہ نہ سکتا الفرض جو ایام کہ ان میں سبب ایسے عارض کے  
کہ خلاف قاعدہ رالوج اور سابع کے بحران واقع ہوتا ہے اول ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنی ایام درمیانی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ ایام  
درمیان ایام بحران کے واقع ہیں اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہیں مثلاً ایام بحران کی ایکسہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئے  
۔ اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچواں خواہ چھٹا خواہ نوں۔ یا تیرہواں ہیں پس تیسرا اور پانچواں دن اول بحران پنے روز چہارم کو  
لیکھتے ہیں اور نوں دن پنج میں ساتویں اور گیارہویں کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط میں دو ایام بحران کے ہوتا ہے اولی  
اور اسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونوں روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہیں ہوتے جیسے نوں روز درمیانی  
نسبت ساتویں اور گیارہویں روز بحران کے۔ اور کبھی جو ایام بحران درمیان دو ایام واقع ہوں تو سلا کے ہوجا کے مطابق تیرہویں  
دونوں ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتواں روز جو پنج میں چھٹا اور آٹھویں روز کے واقع ہے۔ پہلی اور دوسری کی اول یہ ہے  
یہ کہ گیارہویں دن کا بحران نویں دن واقع ہو جاتا ہے نسبت اس کے کہ ساتویں دن کا بحران نویں دن تک سفر ہو جائے اگرچہ یہ  
دونوں تین پنے تقدیم گیارہویں کے نویں دن اور آٹھویں ساتویں کے نویں دن تک اکثر واقع ہوتے ہیں قوت اور ضعف  
نسبت اس کے کہ ساتویں دن کا بحران نویں دن واقع ہو جائے نسبت اس کے کہ ساتویں دن کا بحران نویں دن واقع ہو جائے نسبت اس کے کہ ساتویں دن کا بحران نویں دن واقع ہو جائے

مقدم ہے اوسکے بعد پانچواں دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوواں اور پانچواں دن چوتھوں دن جو در بحران اصلی ہو بہت کم نہیں ہوا اور تھوڑا دن شاید جو ضعف قوت کی اوسمیں کبھی بحران میں ہوتا ہے پھر دن میں کبھی بحران جاتا ہے اگر ردی انہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہیں ہوتا گو یا کہ چھٹا دن ساتویں دن تین باتوں میں ضد ہے اول چھٹے دن میں بحران کم ہوتا ہے اور ساتویں دن زیادہ ہوتا ہے دو سر کو چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہے اور ساتویں دن کا سلیم ہوتا ہے تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہے اور ساتویں دن باسانی ہو بہت ہے۔ چھٹے دن کے بحران کا انداز بڑائی میں چوتھا دن کرنا ہے اور گتہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ چوتھا دن مندر خیریت چھٹے دن کا ہو تو گتہ بدشواری سے جب چوتھا دن مندر خیریت دیکھ کر ہوتا ہے اور سو قوت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہیں جیسے شکات اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قوت کے واقع ہوتی ہو اور قوت سقوط قوت اور لرزنا مفاصل کا اور ریشہ اور بطلان نفس کا پیدا ہوتا ہے اگر اوس دن پسینا برآمد ہو تو غرق کیساں ہوگا اور بیشتر اوسمیں بحران استفراغی بقصصان ہوتا ہے کہ اوس نقصان کا تمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہے بول بھی لون اور قوام میں ردی ہوتا ہے اور سوب بھی بری پیدا ہوتا ہے۔ یہ باتیں اوس وقت پیدا ہوتی ہیں کہ جب مرض بعد بحران کی سلامت ہو اور اگر سلامت نہ ہو پس کیا حال ہوگا سلامت مرض بذریعہ خلاص شکاری ہوتی ہے۔ اور سلامت اوسکی بوجہ خاص جو لکس کے ہوتی ہے اور جالینوس کا قول ہے کہ ساتواں دن مثل بادشاہ عادل کہ ہے اور چھٹا دن مثل متقلب طاہر کہ اور آٹھواں دن بڑائی میں چوتھے دن کے قریب ہے بیان اچھ اور بڑی دھونکا ترتیب ایام بحران میں ہون پاور میانی خواہ ایام انداز نقصان جمع ایام میں ساتوں اور چودھواں دن ہوا اور ان دنوں کو بعد دن اور شہرواں اور میواں اور اوسکے بعد پانچواں اور اوسکے بعد چوتھا اور آٹھواں دن بعد اوسکے تیرھواں۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو ایام قریب یا ابتدا مرض اور مقدم نسبت مقابلہ سے تاروز چہار دہم واقع ہیں انہیں ایام میں حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی قوی اور صفت ایام انداز میں بخوبی ہوتی ہے اور جب قدر ابتدا مرض ہو بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور میں زیادہ ہوتا جاتا ہے بیان اول دنوں کا جو ایام بحران میں ہیں نہ بقصد اول یعنی بطریق انداز اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دواز دہم اور شانزدہم اور نوز دہم ہی وہ دن ہیں جو دونوں ایام بحران نہیں ہیں اور بند ہواں دن بھی انہیں میں داخل ہو اور نتیجہ ہے کہ اگر ایام انہیں سے متصل یوم بحران کے واقع ہیں اور پھر نہ انہیں بحران ہوتا ہے اور نہ انداز واقع ہوتا ہے ایام انداز کا بیان یہ دن وہ ہیں جنہیں آثار لون چیزوں کے جو دلیل تیز ردی کی ہوتی یا دلیل غالب ہو کر ایک متخاصم مرض اور قوت کی ہو ظاہر ہوتی ہے یا ان دنوں میں ابتدا مقابلہ خفیف کا ہوتا ہے جو در میان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہے اور عرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا مہلاکت نہیں ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے چھوٹے مادے کے اور اوسکے پیچان میں لاسنے کے ہوتا ہے بغیر مادے کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نفج کے یا خامی مادہ کی۔ دلائل نفج کے جیسے خامی نسخ یا اکل یہ سفیدی بول میں پیدا ہوتا ہے اور غیر نفج کے دلائل مشہور و معروف ہیں جیسے رقت بول وغیرہ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت میں سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا۔ اور ابتداء مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سہرا اور کسب اور صفین نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن میں کمین کمین اور استفراغ غیر تمام پیدا ہو پس یہ آثار جسد ظاہر ہونا اہل کے بعد جو یوم بحران میں ہوا اور ان میں بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمیں

علامات جید پائے جاتین مندر بحران ساتوین دنکا ہوتا ہے اور اگر علامات بُری پائے جاتین مندر چھو دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً حرقہ اور نالیمہ میں علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات رومی کے روز ہمارم میں کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کتر نوین دن ہوتا ہے مگر غیب میں اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کا اندیکہ بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھو دن بھی غیب میں بحران ہوتا ہے اور نو دن یا مندر گیارہوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دنکا اور گیارہوین دن بھی چودھوین دنکا مندر ہوتا ہے اور چودھوین یا سترہوین دن یا اٹھارہوین دن یا بیسویں دن یا اکیسویں دن کا مندر ہوتا ہے اور سترہوین روز بھی بیسویں خواہ اکیسویں روز کا مندر ہو اور اٹھارہوین روز اکیسویں کا مندر ہے اور بیسویں دن انذار چالیسویں روز کا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہیں اونین سے تیسرا دن یا پانچوین روز کا مندر ہے اور اگر بحران رومی ہو تو اسوقت تیسرا دن چھو دن کا مندر ہوتا ہے اور پانچوین دن مندر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر رومی سوپس اٹھوین دن مندر ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلائل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہیں جس طرح دلائل بحران میں انحراف ہو جاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اس کے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سب اس بیضا بطلی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کی حساب ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ سب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کو واقع ہوا اس مرض کوادہ کی حرکت میں سرعت ہوگی جیسے چوتھو روز کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم ہمارم کو پیدا ہو جتنے علامات بحران کو جلد واقع کرنا خواہ بحران میں تاخیر کرنا خواہ میں اونین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور سختی سے ایام انذار میں غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوئے کہیں یا تاخیر ہوئی ہے معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے کیسے واسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہو یا لا ہے تو اسکی اور طرح کی تدبیر کرے اور اگر بحران میں تاخیر ہو اس کے لائق دوسری تدبیر کرے اور پھر بحران خواہ مزید چھ مہینوں کی چاہیے کہ اسکا تحریک طبیعت کی زیادہ دواسے مناسب نہیں ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر است آؤ طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کہ استفراغ زائد اور کثرت انظار اراض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہر دواسے وہ استفراغ نہیں ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا میں بوجہ تضاد و تعارض پیدا ہو کہ دونوں قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہیں ہے۔ شناخت میں ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں نہیں اور تبدیل کر دینے اور کچھ بھی لحاظ بخوبی کیا جائے اور وہ امور اور معلوم ہو چکے ہیں طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی لاطلاق یعنی شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرے طریقہ یہ کہ بخلا ایام بحران مذکورہ بالا کو اس مرض کا بحران کس دن ہوگا پس ایسا بتو کہ احوال اور اعراض بحران کو دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہیں اسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جائے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع اراض اور قوت سے اراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری القضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ او سمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتویں دن کے ایسے مرض میں اگر علامات نفیج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائیں امید بحران کی ساتویں روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہوں جو اوپر بیان ہو چکے ہیں معلوم ہوگا کہ اوسکا بحران ساتویں روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونوں باتوں میں سے کوئی اور ظاہر نہ ہوئے نہ ظہور نفیج قریب برافغ ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہوں امید ہے کہ درمیان روز چہارم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جائی مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یوں کیا جاتا ہے کہ طاق دن میں حرکت امراض صغیرہ کی اوسے ہو اور ایام ازواج میں حرکت امراض بارہ غیر عادہ کی ہوتی ہے تبیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کچھ جاتی ہے بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور مشورت قوتین جو ہر ایک کی ہین قیاس اور اسے استدلال یہ ہے ہفت روز میں مرض مرض کے واقع ہونے کی مذہبت ہو اور طاق دن لائق بحران مرض عادہ کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اس طرح ہوتا ہے کہ جن مدوں میں آثار بحران پیدا ہوئے ان میں سے زیادہ تکلیف شدائد کس دن ہو اور دیر تک کس روز رہا پس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اس دلیل میں قوت زیادہ ہو اور سوقت بنا جاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جس میں مقاساۃ کم نحو مثلاً جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہو اسوقت ہم یہی تجویز کریں گے کہ روز بحران وہ دن جس میں تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بطریق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی میں ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر نہ ہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کی اس طرح ہوتا ہے کہ مثلاً ساتویں شب کو برابر ہوتا عرف کا شروع ہو اور آٹھویں روز صبح سے شام تک برابر نکلتا ہے پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتویں روز ہوگا نہ آٹھویں روز اگر چہ پ کا زوال آٹھویں محسوس ہو اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرف تیرہویں روز سے نکلتا شروع اور چودھویں روز تک برابر نکلا کر اور تپ چودھویں روز اور تیرے بحران حکم چودھویں روز کیا جائیگا اسلئے کہ آٹھویں روز اور تیرہویں روز حکم میں ساتویں اور چودھویں کی خیریت میں نہیں ہے اور موت کا چھ روز واقع ہونا اوسے ہے جو علامات ہائیکہ کے نسبت ساتویں روز کے اور دسواں بہ نسبت نویں روز بنظر قوت موت کو اوسے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیو مثال میں چودھویں روز کہ اسلئے کہ اگر چہ روز کا ظہور تیرہویں روز ہو تھا مگر بلا مدعوق اور زوال حمی دونوں کا اجتماع چودھویں روز ہو گیا ہوا اسلئے یوم بحران وہی ہے استدلال بذریعہ ایام اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ جتنی مثالیں اوپر گذر چکیں ان میں سے اگر جو تیرہ روز علامات اندازہ کی باقی جاتیں یقین کرنا چاہیو کہ بحران بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھویں نہ ہو خواہ عین ساتویں روز بحران ہوگا اور اگر علامات اندازہ کیا ہو میں روز پیدا ہوں بحران چودھویں روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کو یہ بات اور معلوم ہو چکی ہے کہ جو امراض نہایت درجہ عام ہیں اوسکا بحران ساتویں روز تک ہو جاتا ہے اور جو امراض قریب بہت ان امراض کو ہیں اوسکا بحران چودھویں نہ خواہ بیسویں روز تک ہو جاتا چاہیو اور ان امراض کو متصل جنکی حدت ہو اوسکا بحران چالیس روز تک ہو جائیو اور چالیس روز کو بعد ساٹھ دن خواہ اسی وغیرہ بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہے اگر جمعی عرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہو اور اگر تیرہ روز قتل کرتی ہے



اور اس قتل کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور ٹھنڈا پسینا چوتھے روز بڑا ہوتا ہے اور اس قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کو پیدا ہوتا ہے  
 میں بھران گیا جو میں روز ہوتا ہے اگر حدت کو ساتھ پیدا ہوا ہو کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی ابتدا تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے  
 اس کے بعد ایک اسبوع میں بھران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یا دو سیم ٹھہرتا ہے جو انات کا بیان یہاں تک ختم ہوا کہ فن تیسرا  
 اور ام اور شہور کے بیان میں اور اس میں تین مقامات ہیں پہلا اور ام حارہ اور فاسدہ کے بیان میں کتاب اول فن کلیات پر  
 بیان اور ام اور اجناس اور ام اور صالح عام اور ام کا ہوجکا جو شخص اس مقام کو جو آب ہم تحریر کرتے ہیں ملاحظہ کرنا چاہیے اور ام  
 ہے کہ قواعد مذکور کو یاد کرے اور ان کی طرف رجوع کرے اس لیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو موجب وعدہ کے ہم بیان  
 کرتے ہیں بیان اور ام اور شہور کا جو دم خواہ شربنیہ پھنسی وغیرہ ہے مادہ حار سے پیدا ہوا یا غیر حار سے اور مادہ حار سے  
 جو دم پیدا ہوا مادہ خون سے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہوں یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب مزاج صفراوی  
 خلط کو جو خون سے جو دم پیدا ہوا یا تو خون صالح سے ہو گا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر دم خون صالح غلیظ ہو  
 اس کو فلفمونی کہتے ہیں جو گوشت اور جلد و لون میں پیدا ہوتا ہے اور اس میں خزان بھی ہوتا ہے اور جو دم خون صالح رقیق ہو  
 پیدا ہوتا ہے فلفمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد میں عارض ہوتا ہے اور لحم تک اس کا اثر نہیں ہوتا جتنا ایسے دم کو تندی ہوتی ہے  
 میں اور اس میں خزان نہیں ہوتا ہے جو دم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہوا اس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہیں جو ردی  
 اور فاسدین ایسے خراج کی رداوت اور خراق اگر شدہ ہو جاوے جو دم پیدا ہو گا اور خراق اور خشک لیشہ طوط کی گانہیں خراجات کو  
 اقسام میں سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نار فاسی کہتے ہیں جو دم خون فاسد رقیق سے پیدا ہوا اس سے وہ قسم فلفمونی کی عارض  
 ہوتی ہے جو اہل لطاف جمرہ کے ہوا اور اس میں رداوت اور خربت ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون میں زیادہ ہو جمرہ فلفمونیہ پیدا ہو گا اور اگر ردا  
 زیادہ ہو جمرہ پیدا ہو گا جس میں نفاسات اور نقاطات اور خراق اور خشک لیشہ ہوتا ہے صفراوی دم کا عارض یا ایسی صفراوی  
 سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہو کہ اس کا احتباس اس مقام میں جو ظاہر جلد کے اندر ہے نہیں ہوتا ہو اور باوجود لطافت کو اس میں  
 خراقت بھی ہوتی ہے اور اسی دم میں نملہ بھی داخل ہے ساجیہ تنہا کا عارض نہایت لطیف صفراوی ہوتا ہے ساجیہ کا کمال صفراوی  
 سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہوا اور سوزش اس میں کم ہوا اور نسبت صفراوی مذکورہ کو کچھ اندر کی طرف مہٹ کر تخمیں ہو  
 اور اس میں کستور آمیزش بلغم کی بھی ہوا ایسے ہی صفرا سے نملہ باورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اس میں التماس کم ہوتا ہے اور انحلال  
 خواہ تحلیل اس کی دیر میں ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ میں ہو نملہ کمال پیدا ہو گا پھر اگر صفرا اپنے قوام کی غلاظت  
 میں خون کے قوام سے بڑھ جائے اور ردی بھی ہو جمرہ ردی پیدا کرے اور ان سب صورتوں میں مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہے اور  
 بعد از ان کہ لطیف ہو اگر اس کی لطافت اس درجہ ہو کہ طبیعت اسی اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سوا جلد کے اور  
 کسی جگہ ٹھہرنے سکتا ہے یا قریب جلد کے دم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور دم بھی مقدار میں عظیم ہو وہ از قسم اور ام طاعت  
 ضالہ سے نملہ کا اور داخل اس قسم میں ہو گا جو بنام براقیہ معروف ہے یہ جتنے اقسام اور ام ردی کو مذکور ہوئے ہیں سال و با پیدا  
 ہوتی ہے اسی سال یہ اور ام بھی عارض ہوتے ہیں جو اور ام مادہ میں اور ردی میں جب تک زمانہ انحطاط کو نہیں پہنچتی  
 نرم اور بلیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور مادہ ان میں اچھی طرح جمع نہیں ہوتا بلکہ عضو منورم کے افساد پر زیادہ مائل ہوتا ہے

اور یہ افساد ہمیشہ بوجہ غلیم ورم اور کثرت مادہ سو نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خست مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اور ام کمزور مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اس میں ضربان نہ ہو اس میں قحج اور ریم نہیں پڑتے اور جو باطن میں اسی طرح کا ہو اور اس کا حال تو ہم بیان کر چکے ہیں فلفلمونی کی شناخت اور اس کی علامات حرارت اور التہات اور زیادتی حجم اور تمداد اور برداشت اور ضربان بھی ہو گا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شریان کے ورم ہو اور اس عضو میں کوئی ٹیچہ اعصاب جس سے آیا ہو اور مثل اکثر شریان کے جو اعصاب سو خالی ہیں اور ان کا حال اوپر کے ابواب میں بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہ تو اور جبکہ ورم میں شریانیں زیادہ اور مقدار ان کی اعظم ہوگی اور سیکر ورم میں ضربان اور درو در سبانی اس کی شدت ہوگی اور تحلیل اور جمع اور اس کا جھٹ پٹ ہو گا اگر فلفلمونی کسی عضو حساس میں پیدا ہو اس کے تاج در شدید ضرور ہو گا کسی قسم کا ورم فلفلمونی کیوں نہ ہو اور جبکہ چھوٹی چھوٹی رگین اس عضو متورم میں ہوگی سب نمایان اور ظاہر ہوگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھیں اور قابل ظہور کے تھیں۔ واضح ہو کہ فلفلمونی زبان یونانی میں بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کو اور پر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازاں ہر ایک ورم گرم کو کہتے تھے اس کے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورہ بالا متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہیں ہوتا ایسا ہے کہ احقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہوں کا ہو جاتا ہے فلفلمونی کمتر بسیط اور مادہ واحد سو عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ جہرہ یا صلت یا تہج ہوتا ہے اور اس کی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقسام اسکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہیں از قسم امتداد اور درارت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ بعض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتدادی اخلاط اور روات نہ ہو کبھی سباب مادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو کثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور ان کی جہت سے بوجہ درد کے مادہ آوی ہو عضو کی طرف کچھ خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف استعداء مواد داخل ہوتے ہیں کہ ہمالک ضعیف کو بند کر دیتے ہیں اس کی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جربہ دم کے اور ام عارض ہوتے ہیں مواضع خالیہ میں اور زیادتی ٹسین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمداد اور انتہائی تمدد انتہائی ورم کے پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ منشی میں بدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور اخلاط کا زمانہ او سو وقت سے شروع ہوتا ہے جب سو ترقی اور ضعف پیدا ہو فلفلمونی ریم وہی ہے جبکہ اخلاط نہ ہو اور اس کا مدہ جمع ہو اگر کسی ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور تھیں و حرکت ہونا لازم کرنا ہو اور تھیں بھی اسی عضو میں پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ خست مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہیں اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم پیٹھ جاتا ہے او سو وقت ضربان میں آرام تک میں سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کو جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جائے اور پھر ورنون مقدار واحد یہ پھر ظاہر نقصان کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نفع میں دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جائے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور نہ کرے گی ظہور ورم فلفلمونی کا ظاہر علیہ میں نہ ہو گا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثور ورنون خست از حد قریب قریب پیدا ہوں خبریں کر کہ ایک مل بہت بڑا اور خست پیدا ہو گا ان سے ملکہ واجب ہے کہ مرہن ورام باطنی کو اب برگ کا سنی اور کو ہمراہ امتناس کر لایا جائے علاج فلفلمونی اگر فلفلمونی کسی سبب مادی سے پیدا ہو او سو وقت بدن کا حال دیکھو

خالی نہیں کہ یا تو بدن اور اسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف یا بدن میں امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہو اس وقت ورم کا علاج خاص جو نظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرورت نہیں ہوتا خاص حال ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کریں جو غریب ہو اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرضیہ یا دوائی علاجینہ کے جیسے یہ ضما ہے کیا جاتا ہے گھون کو پانی اور روغن میں جو شہن دین اور کبھی فقط کچھ لگائے کفایت کر جاتے ہیں خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اس وقت کچھ کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدن میں امتلا و اخلاط ہو اس وقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے جھوٹے جانتے ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلیل ورم کیست زیادہ بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب فصد اور اسہال سو فرغت ہو اوس کے بعد احتمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہو اوس ورم کے علاج کو جس کا سبب امتلا و بدن ہو اور فرق اس ورم کے علاج میں بہ نسبت اوس ورم کو جو بہ نسبت امتلا و بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ رواج کا محتاج نہیں ہے جیسے کہ اس ورم اسکی احتیاج ہو بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج روع کا ہو جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہ ہو واجب ہو کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ سے کریں اور پورا استفراغ جیسا اوس کا حق ہے کہ کے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کریں اور حاجت کبھی اس جست سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہیں ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پر خطر ہو مرض کے استفراغ اور تحلیل مادہ کی ضرورت ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کو چاہے ہوتا ہو اسلئے اگرچہ بدین کثرت فضول کی نہ تو ناہم عضو میں کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہو جو ضعیف کر دیتا ہو اور بوجہ ضعف اوس مواد بدن کو اوسے عضو کی طرف کچھ نہیں اگرچہ مواد فضول نہوں مگر استفراغ اور جذب الی اختلاف میں جو جو شرط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہیں ان سب کی رعایت واجب ہو اور طبی اور بلند حاضر وغیرہ جو امور لائق لحاظ کے منجملہ اس مور کے جو فصل استفراغ میں فن کلیات کو درج ہیں ان کا خیال کرنا ضروری ہے ہر کو مناسب ہو کہ اگر ورم کو علاج میں ابتداء رواج سے کریں سو اسی لون مقامات کے انحصار کتاب اول میں ہم نے مستثنیٰ کیا ہے کہ وہ ان ابتداء استعمال رواج کا جائز نہیں ہے پھر جب مانہ تیزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رواج کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جو چہن تیزید بڑھتا جاوے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جاتے ہیں مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہیں اور جب زمانہ منتہی اور قوت خوف کا ہو تو اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جائے اور تھوڑی انتہا کو پہنچ جائے اس وقت مرخیات کی مقدار غالب ہوتی ضروری بہ نسبت رواج کے اور ان میں تصرف اور تبدیلی کا ہر مقام کمائی نہیں کرنا چاہیے اور بعض قسم مخففات مرضیہ کو ایسے میں کہ زمانہ منتہی میں ان کو استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہو اور مرخیات مرطوبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہیں کہ مسامات میں توسیع ہو جائے اور درمیں آرام اور سکون پیدا ہو اور مخففات وہی دوا جس سے شفا حاصل ہوتی ہو اور جو مادہ یکم اور مدہ ہو سنے کو لائق ہو اوسے بانی نہیں ہوتی ہو اگرچہ سب اتفاق پوری صحت حاصل نہواوے کی قدر کر باقی رہی ہو اوسکی مقدار اس قدر ہوتی ہو کہ جسکی تحلیل دوا کی حد کو دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال رواج کو وجہ شدید عارض ہو جائے اوسکی یہ کہ احتیاق مادہ میں پیدا ہوتا ہو اور عضو متورم میں گویا یہ مادہ مکرر ہو جاتا ہو ایضاً رواج سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضا و ریشہ کو رجوع کرتا ہو اور کبھی رواج سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہو اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ کھلے یہ سب سے اور سیاہی ہو جاتا ہو خصوصاً اگر رواج سے علاج آخر اور زمانہ انتہا میں کیا جائے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ شدت وجہ سے علاج استعمال سے



ادویہ کے ہوتی ہے جو مرنی ہوں اور جاذب ہوں اور کبھی انھیں ادویہ میں اگرچہ کچھ مقدار تیرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارغائی نہیں ہوتی  
رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضا و ریشہ کے اس سے بخونی باریہ استفراغ کو حاصل ہوتی ہے ان جو اعضا ایسے ہیں کہ انکی طرح  
مواد خبیثہ کو اعضا و ریشہ دفع کرتے ہیں جیسے بطو واسطہ قلب کو یا اور اعضا و ریشہ جو بطور مفرغہ کے واسطے اعضا و ریشہ کو مخلوق ہوتے  
ہیں کہ انکے مواد کا رجوع البتہ نسبت اعضا و ریشہ کے بہت مفرغہ ہے اور بہتر مناسب نہیں ہے اور اسکو سمجھنے مقامات مناسب میں  
بخونی تحقیق کے ساتھ بیان کر دیا ہے جب خون اسکا ہو کہ درم مائل بہ صلابت ہو گیا ہے اسوقت ایسے مریضات کا استعمال کرنا چاہیو  
جنہیں کس قدر تشنہ بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے ادویہ رادعہ میں جو متوسط ہیں انکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول بارہ  
جبکہ اکثر ذکر کر چکے ہیں اور مواضع متعددہ میں بیان ہو چکا ہے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الرعی وغیرہ اور عصارہ  
خاص کر اور انہیں ادویہ کے اجرام کو مگر ضماؤ کو قابل ہیں اور عصارہ سرجول بھی ازین قبل ہے اور قیروطی آب سروکی اور کبھی اس علاقہ میں  
فقط امیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرکہ میں ڈبو کر استعمال کریں کالج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدائیں ہے اسطرح پوست  
انار اور جی العالم اور سولق جو خوب لکھا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ سماق ملا کر ٹھنڈے کا کی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی  
دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور امیثا اور فوفل اور بھنگ کے روہ لکھاس جو نہایت شیشہ الادوام (اور بموجب نصرت شیخ کو حاشیہ  
میں اسکا نام میدہ ہے) یہ لکھاس بھی بہت سفید ہے مگر زمانہ ابتدائیں کبھی تخفیف اور ام میں زعفران سے بھی اعانت ہوتی  
ہے ابتدای اور ام میں ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تیرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بفساد عضو و مرم و فساد اوس خلط کی  
ہوتی ہے جو مرم میں بھری ہوتی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تیرید زیادہ کرے منبر و سیاہ ہو جاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماؤ کو رجوع  
اور بلبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جس میں ارغائی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہو جائے استعمال شرط کا کریں اور ورم کو چا  
کر دین اور انتظار جمع مواد اور نفخ کا اسوقت کہ ضرورت نہیں اور تیرید اور اسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گیرا ہوا دیکھیں کہ کثرت انصباب مینا ہی  
کہ اکثر انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام میں ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنی ظاہر جلد میں اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی  
قسم غور یعنی اندرون جسم کی طرف زیادہ لگتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو منور مرم قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیو اور  
استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور ہو کرنا چاہیے اور ضماؤ ایسی ادویہ سے جو رنچا پیدا کریں ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھرنے کی خواہ  
نطول کی ہو فقط مریضات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنہیں رجوع قوی ہو ابتدا سے  
ورم میں اور محملات قویہ کا استعمال آخر ورم میں روی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تیرید شدید سے  
وہی ضرر پیدا ہو گا جو ابھی مذکور ہو چکا ہے اب میرے استعمال سے وہی ضرر مقصود ہے چاہے کہ ترک کریں ایضا سوا و  
ورم حمیرہ کے اور اور ام میں آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درمیں شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتدای ورم میں بوجہ  
تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرنی ہیں اور سطح ضماؤ جو اسی غرض سے ایسا دبان کر بنا کر جاتے ہیں  
ادویہ معلومہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضامین اوس مادہ کو جسکا انصباب ہو رہا ہے  
ان گل ارمنی آب سرو میں گھول کر خواہ روغن گل میں بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اور ام کے واسطے وہی اہل  
ہے جو گل سنخ اور زیت سے بنایا جائے اسلیے کہ زیت میں بھی کچھ مقدار تحلیل ہے خواہ عدس کو سمراہ گل سنخ کے



جوش کر کے استعمال کریں خواہ مرد اسنگ روغن گل کے سمراہ استعمال کریں اگر ان ادویہ سے برآمد کارنہو خواہ ازین قبیل اور  
 دو ان کو استعمال سے کچھ ترتیب اثر نہو بلاب کا استعمال کریں کہ ابتدا میں بہت ہی مفید ہے اور انتہا میں بھی سود مند ہے سر  
 لیچہ تبنخوا اور خشک کر فوس اور باد روج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیزین روغن گل میں ملا کر بلکہ شیزہ انگور اور تھوڑا سا  
 موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کر کے خواہ صوف زونا گرمیوں میں سرد کر کے اور جاڑ وین گرم کر کے خواہ اسفنج کو شراب قابض  
 خواہ سرکہ اور آب سرد میں ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے  
 کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اور سوقت تبرد کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے نفیج اور قتیح پیدا ہو جب ورم  
 زانہ نہتا کو پہنچ جاے مثبت اور بالونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مرسم داخلیوں اور باسلیقوں کا  
 استعمال ضرور ہے اور مرسم قلعہ طارخفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تخفیف سے درد میں شدت کم ہوتی اسطرح  
 اسکا استعمال بروقت سکون لپیٹ فلغمونی کے مناسب ہے اور جبوقت خون جمع مواد کا نہوا وسوقت بھی اسکا استعمال  
 بہت مناسب ہے اور بتدریج ہے کہ اوس مرسم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض میں ڈبو کر رکھیں اگر ورم کا موضع  
 لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تخفیف کی اوس سے زیادہ ہوگی اسلئے کہ مجھے اپنے فراج اصلی کی طرف جواب د  
 یالیں ہیں تھوڑی سی تدبیر اور صرف اور اندک تخفیف سے بھر جاتا ہے اور جس گوشت میں شرا تین کم ہیں اسکو حاجت تخفیف  
 کی کم ہے اکثر حاجت بخیر کی قبل از نفیج کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریانی کے ورم کا جذب بطرف عضو خیس کے  
 اولاً بذریعہ جاذب کے کر کے پھر اسکا علاج اور قتیح کرتے ہیں جو ورم گرم محتاج قتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے موندہ پر ضما و اسفنج لگا  
 کریں اور ادویہ طیفیہ کا خفا و اگر ورم کے کریں اور جو کچھ ورم پر از قسم صفاد خواہ طلا کے لگائیں چاہیے کہ پروغیرہ کے ذریعہ سے لگا  
 اسلئے کہ اونگلی سے ایذا اور الم ہو چکا ہے جمرہ کا بیان اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات میں بخوبی بیان ہو چکا  
 کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان میں فارق ہوں یہ ہیں کہ جمرہ بخوبی  
 ظاہر اور احمر صاع لیچہ و خشنده ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد میں  
 پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو کسی ٹیسو مٹ جاتی ہے اور اتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے سینہ جاتی ہے  
 خواہ فی النور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہیں ہے یہ بھی ایک علامت خاص  
 کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کی قدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی میں یہ بات نہیں ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد میں  
 ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پھوٹتا ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہ پر پھیرا ہوا ہوتا ہے جمرہ  
 میں آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی میں یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ میں بوجہ سختی کے تدافع نہیں ہوتا ہے اور فلغمونی میں ایسا  
 تدافع ہوتا ہے کہ لٹخہ کے دبائے سے خوب نہیں دیتا ہے اور جب قدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت  
 زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ میں تب زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ  
 کی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التهاب اس قدر  
 نہیں ہوتی فلغمونی میں تند اور درد پیدا کرنا اسکا بوجہ تند کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درجہ حرارت کا کثرت ہوتا ہے اکثر حرارت مرض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے پیچ کی ہڈی سے حمہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ میں پھیل جاتا ہے۔ اگر حرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہونا بہت ردی ہے۔ حرہ فانی ہوئی اور فلفمونی حرہ میں جو فرق ہے اسکا بیان فن کلیات میں ہو چکا ہے یہاں اسکا اعادہ کی ضرورت نہیں ہے علامہ حرہ کا اس مرض میں پہلا استفراغ بدن کا مسلسل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ فصد کا اوس وقت ہے کہ مادہ دونوں جلد کے پچھن ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پہنچے ہو فصد کا فائدہ اوس وقت کمتر ہے بلکہ بیشتر حد مادہ کی وجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے۔ بعد فصد کے اگر ضرورت نہ کر اسل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دوسری میں کس قدر کمی بیشی ہے اسی حساب سے اجزاء اسل کی جو زیر میں عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے اسل سے تبرید مادہ کی تدریج پذیر و مبروات قوی کے جو معلوم ہیں کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلفمونی کی تبرید کی واسطے مذکور ہوئی ہیں انہیں استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حرہ پر ایسے وقت کرنا چاہیے اور اس قدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حرہ کا متغیر ہو جائے اگر حرہ خالص ہے فقط اسکی ہی تدریج سے بعد اسہال کے زائل ہو جائے گا کہ اسکا رنگ متغیر ہو جائے اور لون میں نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حرہ کی یہ ضرور ہے اسلیے کہ لیب اور وجع التهابی حرہ میں زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلفمونی میں ہے کہ اسکا مادہ عاصی اور غلط ہوتا ہے۔ مبروات جو ابتدائی حرہ میں استعمال کیے جاتے ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قرب میں بروقت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور بالانہما استعمال مبروات میں اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو یا طبعی کی طرف رجوع نہ کرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہ ہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم میں سیاتی نہ آجائے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہ کرے ان خرابیوں میں سے کوئی امر ظاہر ہو چاہیے کہ قبض اور تبرید کا اخذ کرنا چاہیے اگر حرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبثت رصاص اور شراب ناز کو بگ بگندہ کے ہمراہ میں جو ش دیکر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو دوا کہ اوس میں تحلیل و خفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اسے استعمال کرنا چاہیے صوف کھنڈ سوختہ شستہ بارہ درہم اکشت بہ ہونہو ہر دوں لکڑی کا کولیہ جو صنوبر کے درخت کے پچھن نکلتی ہے ساڑھ بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم پینہ کھنڈ بہر معمول پانی سے مندرجہ روغن اس پنج اوقیہ ایٹھا ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سنداب اور روغن گل اور موم کو بیکار مرہم طیار کرنا نملہ جاو سیمہ کا بیان نملہ ایک راہ خواہ چند دانہ ہوئے ہیں کہ پیدا ہو کر ورم پیدا کرے ہیں مگر ورم چھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خبثت اسکی بڑھ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے۔ بیشتر اس ورم سے قرح پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم پھر جاتا ہے اور ان سب چیزوں کے اسباب اچھی طرح سمجھنا ہو چکا ہیں رنگ نملہ کا ناکل بہ صفت ہوتا ہے اور التهاب اور قوام اسکا نول لینو سخت بطور مسہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر اسے نملہ کے چور سے اور چھینچے ہوئے ہیں مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افرو خوردن ہے کہ وہ اصل میں باریک ہوتا ہے اور اونکی جڑیں باریک ہوتی ہیں جیسے نکلے ہوئے اور چھین نملہ کے ہر دانہ میں شہد کمی کے کاکڑ کی کی ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو۔ اور اوس ورم میں غوص کی قوت نہ ہو اسے نملہ کہتے ہیں کرنی نملہ جاو سیمہ شکل باجری کے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ کا لہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جب وقت بہت قریب ہو جائے اور عفونت پیدا کرے بنام نضن مرسوم ہونے کے علاج نملہ کا نملہ وغیرہ جیسا اوپر مذکور ہے اگر انہیں ابتدائی معالج کی اس طرح نہ کرے

خاط کا کوئن اور حبیا استفراغ واجب ہوا اسی طبع کا کرین بلکہ پہلے علاج فروج کا کر کے اور نہین فروج کو اچھا کر دین ایسے  
 علاج میں بہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ شور و سرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب و جوار میں یا بعد اوس مقام سے دوبارہ  
 پیدا ہوتے ہیں اور طبع کو سڑا کر تے ہیں۔ مارا جن ہمراہ سفوفیہ کے استفراغ مادہ غلہ وغیرہ میں بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے  
 غلہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ غلہ اکال کے علاج میں اولیٰ درجہ کی احتیاج کرنا چاہیے جو حمزہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں  
 ایسے کہ تربیب فروج کے مناسب نہیں ہے اولیٰ حمزہ میں مثل کامو اور کدو اور نیلو فر اور جی العالم اور طبعیہ اور رطلہ یعنی خرفہ کے  
 استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ اگر تریہ ضروری ہو مثل کو کے خصوصاً خشک کو پیسکا استعمال کرین کہ اس میں کچھ خفیف ہو خواہ بارنگ اور عقیق  
 یعنی ورد۔ اور عدس۔ بعد اوستیک سو ق شعیہ پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین۔ اور اگر سڑے اور نقرع کا خوف ہو  
 ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کیتھو شمد وغیرہ خواہ دفاق لندہ ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلائے کے پکنا  
 بہت عمدہ ہے۔ بکری کی ہنگنی۔ اور فضلہ گاوہ ہمراہ سرکہ کے۔ اور حبس وقت تقسیم طرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص۔  
 خواہ سرکہ حبس میں آمیزش پانی کی خواہ عصا ر قشار الحار خواہ نمک یا نمک مرغ اور سداب اور نظرون اور فلفل یا نظرون  
 ہمراہ پیشاب لڑکے کے چالینوس کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شعلہ اخوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بنائیں کہ اوسکا سرانہ  
 اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ غلہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جائے۔ پھر ایسی چوڑی کو اوس پھنسی پر رکھ کر دھنسی کے اس زور سے  
 کڑھائیں کہ غلہ کو کارٹ اٹے اور جڑ سے اوسے بنے بنیا و کر دے لڑکوں کا غلہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اوس میں حمام میں داخل کرین اور  
 یہ ہو جو غلہ اوس میں مسرے چاہیے لبرعت نکال لین اور غلہ کو غلاب کو ظاہر کرین علاج جاوہر سیہ کا غلہ کے اقسام  
 میں حاد و سبب شہاب ہے علاج میں غلہ سے مگر جو مسلسل صفروای اس میں دیا جاو اوس میں کیتھو شمد تریہ کی بھی ضرورت کرنی چاہیے اور  
 اگر کیتھو شمد افیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے ایسے کہ اسکے ادہ میں ہمراہ صفرا کے سودا اور باغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔  
 اوسکے بعد بازو اور کرنازک صندلین اور انار کے چھلکے گل امینی ان سب اجزاء کو سرکہ اور غلاب میں جمع کر کے اس قدر ملائیں جو لذہ پیدا  
 نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہیں ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائیں۔ دودہ تازہ دوہنا اس میں کر لیں نہایت مناسب ہے  
 جبے مانہ ابتدا کا گذر جائے۔ چاہیے کہ نمک بلج کا سرہ چاکر شراب غرض خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کر کے استعمال کرین اور نہایت  
 احتیاج تحفہ شدید کی ہو وقت بادر فوج کو غلاب اوس میں تلفد لیں داخل کر کے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار  
 اور کربت زرد و سوختہ اس میں طیف بذر بوجہ شراب کے طیار کرین۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلائے کے پکنا  
 حمزہ پاچہ اور نار فارسی کا بیان یہ دونوں اسم کبھی سر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منقطع یعنی آبلہ دار اور سوزان اور  
 خشک کر دینا چاہیے والی ہو بولے جاتے ہیں اور اوس پھنسی کی سوزش اور اوراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ  
 لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بالتحفہ نار فارسی اوس بشرہ کو کہتے ہیں جو از قسم غلہ اکال محرق منقطع کے جو پھن میں سچی ہو چنے  
 پہیلیتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفروای زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور نقص اوس میں کم ہو اور بہت سے داغ  
 چھوٹے چھوٹے اوس میں مقام پر برآمد ہوں جہاں غلہ مادہ ایسی ہو جو پھن غلیان اور جو پھن زیادہ اور پھلنا پیدا ہو اور حمزہ نیم  
 موصدہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہیں جو مکان خاص کو سیاہ کر دے اور مثل کو پیسکے سیاہ اور خشک کر دے عضو خاص کو اور

اور رطوبت کس قدر اوسمین نہو اور سودا ویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ او بہار اوسکا کم ہو چم اوسکا بڑا کرکے  
ترمس یعنی باقلا مصری کے اور کبھی شتر کا وجود نہیں ہوتا بلکہ اول میں جمرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جمیع اقسام کی ابتدا میں کھجلی  
ہوتی ہے۔ اور جمرہ بچم موصدہ اور نار فارسی میں بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور جمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے  
جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہوا اور مقام ماؤن کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی  
رصاصی بھی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین شدت اور گردا گرد اوسکے سوزش بنی رہتے ہو اور اس پر جمرہ کا صدق نہیں ہوتا ہو  
بلکہ سیاہی کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام جمرہ کا اوس پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی جڑ ناری ہو اور اوسمین جبکہ آگ کی  
چنگاری کی سی ہو۔ نار فارسی کا ظہور ان دونوں قسموں میں زیادہ ہوتا ہے اور سرعت حرکت کرتی ہے اور جمرہ نسبت اوسکو  
ویر میں ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے۔ گویا کہ اسکا مادہ بڑا اور قویا اپنے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن مادہ  
نار فارسی میں زیادہ حدت رکھتا ہے۔ اور جو قسم ان دونوں میں سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اوسکے صفرا میں آخر  
پیدا ہو کر محالط مادہ سوداوی کی ہوتی ہو۔ اور اسی جہت سے ان دونوں مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشک شہ سیاہ پیدا  
ہوتا ہے نار فارسی میں غلبہ صفرا ویت کا ہوتا ہے اور جمرہ میں سودا ویت کی شدت ہوتی ہے یہی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی  
اور جمرہ کو اسلیئے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہیں مثلاً جمرہ کہیں اور پھر دونوں قسم خاص کی طرف تقسیم کریں خواہ دونوں  
کو نار فارسی سے موسوم کریں اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کریں۔ خواہ ہر ایک معنی کا اسم جدا گانہ جو نیز کریں اور  
سب صورتیں نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطباء میں مروج ہیں مگر کچھ فرق چند ان نہیں ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور  
جاوہر سیاہ رومی کی حمایت شدیدہ ایسے ہوتے ہیں جنکی رذارت زیادہ ہوتی ہے اور مملک ہوتی ہیں اور کبھی ہی نار فارسی خواہ  
جمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے۔ جیسے کہ ابتدا میں سیاہ ہوتی ہے  
خصوصاً جس سال و با زیادہ ہو علاج نار فارسی اور جمرہ کا پہلے قصد کولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استقرار ہو جاوے  
اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مطمئن ہو فصلی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی ہو پوچھا اور کبھی حاجت ہوتی ہے  
خصوصاً جمرہ میں کہ بچہ لگانے کی تاکہ خون بسنہ اور کٹا ہوا اوسمین سے سب نکل جاوے کہ اوس خون کی طبیعت سم کی ہے  
مگر یہ تدبیر وقت صفراوی ہونے مادہ کے نہیں کیجاتی ہے۔ علاج موشمی بننے خاص مقام کا علاج مثل علاج جمرہ یا مملک کو کرنا  
چاہیے۔ مگر نطوین میں زیادہ تر پیدا ہوتی چاہیے جس طرح جمرہ میں اور لکھ چکے اسلیئے کہ اس مرض کا مادہ لطوین غلاط کے مائل ہے  
اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوری مقدار بھی بطوینا طن کے نہیں جاسکتی ہے اس وجہ سے کہ مادہ سمی ہے۔ اور زیادہ قیض کا  
استعمال کرنا اس مرض میں جائز نہیں ہے اسلیئے کہ مادہ غلظت ہے اور دربر میں متخلل ہوتا ہے اور محلات کا استعمال نہ ابتدا میں جائز  
ہے جب نملہ مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون التهاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ میں اور یہ محلات زیادتی پیدا ہو گئی بلکہ ایسی ہو  
مخففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنہیں کس قدر تہرید کے ہمراہ تحلیل ہی ہوا اور کس قدر رفع مادہ کا بھی کریں جیسے کہ بارتناک اور عدد  
اور وہ رومی جیسے زیادہ ہوا ان اجزاء سے ضما و طیار کریں اسلیئے کہ جس رومی میں ہوسے سے زیادہ ہوتی ہے وہ  
زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضما و ات جو زیادہ میں مذکور ہیں۔ ایضاً مازو کو سرکہ الگوری میں خواہ چٹکری کو



سرکہ میں داخل کر کے ضماد کریں۔ دو ای جید ایسے وقت میں اور بعد اس وقت کہ یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کر کے سرکہ میں استعمل  
 بخنہ کریں کہ نرم ہو جائے بعد ازاں خوب ہیکر کسی کپڑے پر لگا کر استعمال کریں یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور ابتدا اور  
 مرض میں ازالہ مرض کرتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوائیں لینے ابتدا و ظہور خواہ سکون التهاب کو وقت جو ظری لینے تازہ  
 آنکھ روٹ اور اس کے پتے بھی مع سولق اور زریب اور انجور شراب اور روغن خشکاش سیاہ داخل کرتے ہیں اور بہتر یہ  
 کہ مجموعہ ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کریں۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کو ہیں افیون اور افاقیا اور وہ  
 زاج جسے سوری کہتے ہیں لینے خرگ کی چھٹکری پوست انار مکہ در درم زہو خاس ایک درم زہر البغ درہم لیکن ایسی دوائیں  
 اوسے وقت تک استعمال ہوتی ہیں جب تک قرعہ پیدا نہ ہو جب قرعہ پیدا ہو جائے اس وقت محض قوی کا استعمال بر ضرور ہے  
 جیسے دوا اندرون خواہ دواسے فراسیون یا فاسون یا بولواندروس کے قرص یا دوا قیسور شراب حلویا پیچ میں ملا کر ضماد کریں  
 اس طرح جو دوائیں جمرہ منقرضہ اور غلبہ جاو رسید کے علاج میں مذکور ہوئی ہیں ان کا استعمال کریں۔ ضرور ہے کہ ضماد کا  
 استعمال ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جائے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائیں جن دواؤں سے عفو  
 بشور وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے نامقدور ان کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کہ اونسے رداوت مرض میں زیادہ ہوتی ہے واجب  
 کہ اگر داکر و مقام باؤف اور موضع احراق کے بالزام گل ارمی اور سرکہ اور اپٹا اور جملہ وہ چیزیں جو سرد اور رادع ہیں خواہ چنگی  
 تاثیر قریب ہر دوع سے لگایا کریں جیسے صوف زعفران شراب میں دلو کر استعمال کریں۔ جب التهاب میں سکون پیدا ہو اور  
 قروح باقی رہ جائیں ان کا علاج مرہم ہتھار مرہم ذبالو طالین سے کریں خواہ جو مرہم قروح متا کد کے واسطے فراہم ہیں مذکور  
 ہیں اونسے علاج کریں۔ جو زکندہ جو روغن دار ہو بعد علاج کو انار فارسی سکون التهاب اور باقی رہنے قروح کے لکھو بہت مفید  
 ہے نقاطات اور نفاذات کا بیان نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان یا  
 سے لطف ظاہر جلد کے ایک طوبت منقطع ہوتی ہے اس طرح کہ دفع واحد میں مادہ اوس رطوبت کو لیکر لطف ماتحت جلد کو صحت  
 ہے۔ اور چونکہ ماتحت جلد تکلف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد میں بخوبی نہیں ہونے پاتا بلکہ نفاذ  
 ناپید باقی رہ جاتی ہے یعنی جیسے پانی بھر جالی سے جلد میں کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اوس طرح یہاں بھی کیفیت نمودار ہوتی  
 ہے۔ اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدلہ کیفیت کے خون اوس جگہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے  
 علاج نقاطات اور نفاذات کا تنقیہ بدن کا اور قصد وغیرہ جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا  
 وغیرہ کی بھی جیسے اور اراض مناسب میں مندرج ہیں وہی یہاں بھی جاری رہیں اور ابتدا و ظہور میں اس مرض کی عین  
 کو پانی میں بخنہ کر کے خواہ پوست انار خواہ پوست شاخا درخت انار یا نہیں جو ش دیکر موضع مرض پر بعد طبع اور لیکن کے کچھ کم  
 ضماد کرنا چاہیے۔ اگر نفاذات سے بخور سے پیدا ہو جائیں اور خاص معالجات کے چھوڑنا منظور ہو تو دیر یہ ہے کہ چنگی  
 جلد موئی ہوا اور باک ٹوڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اوہیں سوراخ کریں اور جو رطوبت اوس خراج میں ہو اسی  
 نکال دالیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود ہوتا ہے کہ لاتاہے ناسیم اگر خود بخود ہوتا ہے نہ کہ سے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر کہ نرمی  
 تمام رطوبت نکال دالنی چاہیے بعد اس رطوبت کو نکالنے کے دو حال سے خالی نہیں یا تو اچھا ہو جائیگا یا قرعہ پڑیگا اگر قرعہ پڑے

مرہم اسفیدان اور دوا سنج وغیرہ سے علاج کو ن خصوصاً جب ن مرہم میں ابر ساد داخل کریں اور مرہم حمزہ کا استعمال اور وقت کریں کہ جب  
 پھیلنے لگے خواہ شرسے کی نوبت ہو تو اور نکلے کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اس وقت کو نہ کر سکیں اور نکلے استعمال کریں کہ دوا مرہم  
 مرہم سنگ بیکر تل زیت کھنہ دیرہ رطل زرنج ایکس رطل مرہم سنج کو زیت کھنہ بین اسفیدان کا بین کہ زیت کی چپک جاتی رہے اور نکلے  
 بعد زرنج بیکر چکر کریں۔ ایضا ایک دوا ایسی ہے جو نڈا کیر لینے حشفہ لینے سپاری اور ہونٹ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو  
 لائق اول اعضا کے ہے جنہیں حاجت تخفیف کی زیادہ ہے۔ فلقطار اور فلقطیس اکٹھے خربورہ ارنی اور جزو پائین میں بیکر استعمال کریں  
 اور بکری کی ٹینگنی شہد میں ملا کر بھی مفید ہے جب ان پھوڑوں کی پٹریاں ہی گر جائیں اور گوشت فاسد اور ہو جائے اور گوشت بھی جاتی  
 رہے اس وقت خالص پھوڑوں کا جو علاج ہے اسی طور پر معالج کرنا چاہیے۔ اور شہر اسکندر پر کے اطباء ایک لکڑی سے ان دونوں کو گرانی  
 ہیں جسے سارا فاس کتہ ہیں اور نیز انخس اور طرفا جلیس روغن اقوان ہی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ خشک کر کے  
 کے اسقاط کے بعد قیہ کا علاج مثل علاج خراجات کو کرنا اور انہیں زہیرات میں مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے دوا مرہم بقدالی  
 ہو اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے غرضت صبر کندر سفیدہ رنگا رہوزن لیکو بوزن نمورہ کے  
 گل ارنی شامل کریں اور گولیان بنا کر کھیں بقدر حاجت سرکہ خواہ پائین گولی گول کہ طلا کریں اور طلا کر کے پھر اوی پرو و بارہ  
 دوا کو طلا کریں تاکہ اوس میں خوب ساقبض پیدا ہو جائے اور سمٹ کر خشک نشہ پڑ جائے اگر اس پٹری کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر جائے  
 ورنہ ہوا رنے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ ہی تدبیر جاری رکھیں تاکہ سب مقام سے پٹریاں نچھٹ کر پٹریں شری کا بیان ہے  
 شری پٹی کو کہتے ہیں اوسکی صورت یہ ہے کہ چوٹے چوٹے دانے اور چھپچھپل نفاخات کو مائل بسری ہوتی ہیں اور کھلی اور نین زیادہ ہوتی  
 ہے اور کرب پیدا کرتے ہیں اور اکثر دفعہ تمام بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی انہیں پٹور سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی  
 ہے بیشتر شری دھوی ہوتی ہے۔ اور رات کو اکثر اس میں شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے۔  
 سبب حدوث اس مرض کا ایک بنا کر م ہوتا ہے جو تمام بدن میں دفعہ ثوران میں آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی بایہ ہے کہ خون  
 صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم لورنی کی اوس میں شریکت ہوتی ہے۔ صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اوس میں سخی اور حرارت  
 زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بہ سرعت ہوتا ہے۔ اور بلغمی میں ان سب امور کی کمی ہوتی ہے کہ سخی کی شدت رات کو نسبت  
 دھوی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع میں برآمد ہوتی ہو اور فصہ کھلی جائے غیب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور  
 واجب ہے کہ قصد اس مرض میں ایسے وقت کھولیں جو درمیان زمانہ ابتدا اور نسبت ثانی کی ہو۔ اور جس طرح عی غیب دائرہ خواہ غیب  
 میں بروقت راحت کہ نہ بروقت شہت عی کی قصد کھولنے میں اوسطاً اس مرض میں بھی قصد کا وقت اختیار کریں علاج شری  
 اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد قصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد نخل ہونے کے شہل صفہ سے کا استعمال کریں کہ بلبلہ دو حصہ اور اباج مقول  
 یک حصہ مقدار شری مجموعہ کو تین درہم سفنجین اخل کر کے استعمال کریں اور تسکین اس مرض کی ٹرمندی اور آب آنا میں غلہ  
 آب انار میخوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خیساندہ شہش اور مارہ الزنجب اور اقرص طباشیر حسین کا فورہ داخل ہی ہمراہ آب انار کے اور  
 آب گرم کا پینا دن بھر میں چند مرتبہ اس مرض میں بہت نافع ہے اور ریش کی طبیعت نرم کرنا ہو۔ منجھاسکناات کہ خیساندہ سحاق مصفی  
 بقدر تین اوقیہ کے۔ غذا انکی لائق تفشیل رہے مسو قشہر جو کہ میں پکا کی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن باد نام خواہ سرکہ اور آب کو

اور زیت کر اور مارا لکھ لیکن اگر غلط مرض کی بورتی ہو استفرغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلید اور نصف اسکی تریسے کہ مجموعہ کی مقدار تین درجہ استعمال کریں خواہ جو اس دروازہ ایک وقتہ ہوا ہر روز ایک درجہ کے دین۔ یا عصفور کو پیکر کر کہ تریسے میں آگیتہ کر کے بلاتر خواہ اب بخورہ لینے کل محتوم اور آب آئمرہ بدینے نئی ایندے کا پانی پلا تین۔ اگر مرض میں بلغم کی گت ہو ایک درجہ کبابہ اور تین درجہ شکر خواہ تین درجہ تخم فکشت لین طیب میں استعمال کریں ہر قسم کی شرمیں از رو بخورہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے فودن دو درجہ طیبہ ایک درجہ شکر نصف درجہ کافور ایک درجہ آب انار تریسے میں پلا تین۔ خواہ ہمار ہونہ اہل کا استعمال کریں اکلا اور فساد و خورہ اور قرق و میان غنجانا اور سقا خلوس کے ان امراض میں کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد و خورہ یا کسی ایسے سبب پیدا ہوتا ہے جو اس عضوی کی روح حیوانی کو فنا کر دے خواہ روح حیوانی مذکورہ اس عضو خاص تک حصول سے منع کرے۔ خواہ وہ سبب مقصد روح ہی ہو اور مانع وصول ہی ہو مقصد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور بارہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں۔ خواہ اور ام اور بخورہ اور قرق روی جو پختہ ہوں اور مادہ اونکا سہی ہو یا وہ قرق جیکے معالجہ میں طیبہ کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہو جائے جیسے قرق غامقین روغن پیکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اور ام گرم کی تریسے شکر کر کے سے مزاج عضو کا فساد ہو جائے۔ وصول روح کا مانع سد ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرفی اور باوی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے سدہ یا سدہ کر کے اگر کیفیت اکثر ہے کی عضو کو فاسد کر دی اسلئے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت طیبہ میں نفس ہو روح حیوانی پر اس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اور سے یہ بندش نہیں کر دی اسی وجہ سے مزاج اسکا فاسد ہو جائیگا اور ملاکت عضوی مانع ہوگی کہ وہی احتباس روح کا وجہ کسی شکر بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی درجہ گرم روی اور ثابت اور عظیم غلیظ المادہ ہو کہ منافذ اور داخل نفس کو جس کی آد و قوت نبات روح حیوانی کی سہ بند کر دے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسداد جامع فساد ہے اور سکے زمانہ ابتداء میں چونکہ عضو حساس نہیں ہوتا فساد کامل عارض نہیں ہوتا ہے اور کو خورہ انما کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتداء میں غلیظی ہو پر جب اس مرض میں ایسا اشکاکام ہو جائے کہ حواس کی حواس میں ہو اور کیفیت اسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اس کے قریب کی ہڈی ابتداء خواہ درم کے سبب فاسد ہو جائے۔ اور اسکا نام شفا قلوبس ہے اور ایسی غائر انما سے شفا قلوبس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غائر انما ہو کہ چائیتہ شفا قلوبس پیدا ہوتا ہے اور یہ سبب خباثت گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتے ہیں جب اس مرض کا درجہ پہنچے کہ عضو کے انسداد میں ترقی و زبرد نظر آئے اور بڑھنا جائے اور جو خورہ کو دشتے فاسد کرے ہو اور اس میں درم بھی پیدا ہو کر دوسرے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو وقت میں مجموعہ اس عارضہ کا نام اکلا ہے اور جو حال کیفیت عضو وقت پر طاری ہوتی ہے اسکا نام آفتن ہوتا ہے کہ تہ ہیں اور اگر یہ مادہ نفس غلیظ نہوتا مقام خاص میں اس قدر گزین کیوں ہوتا کہ کسی طرف سے دفع ہو جانا صحیح الحیات غنجانا کا علاج تھا میں ہو سکتا ہے۔ اور اس سو امید صحت ہی ہوتی ہے۔ جب گوشت میں فساد متعفن ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اور سبب نکال دالیں۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طبعی نفس میں آگاہ ہے اور سوختہ بہت جلد ایسے لطف و کمال کا استعمال کریں۔ جو مانع خورہ ہو جیسے گل ارینی اور گل محتوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں۔ اگر اس دوا سے کچھ فائدہ



نہ کہ سب پچھنے کے بدون کچھ چارہ نہ ہو گا کہ مختلف طریقوں سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کریں اور جو کنگا بکریوں پر  
جو کنگا زہریلے زہریلے کی ہوں خواہ مقابل کے بہت میں واقع ہیں اور چوٹی ہیں اور کنگا زہریلے تاکہ خون فاسد کا افرار  
ہو جائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع مادیوں کی گرد کی حفاظت بھی ایسی طلاء وغیرہ سے کرتے رہیں جو مذکور ہو چکے ہیں اور پچھنے  
مقام ایسی چیزیں چھین جو مخالفت عقوت کی ہوں اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرنا ہوں جیسے آرد گہ سنہ ہر اسے چھین کے  
خواہ آرد باقلا خصوصاً جب اوسٹین ٹمک کی آمیزش ہو۔ منجملہ طلاءوں کے یہ ہے کہ طہنت کو طلاء کریں اور لحم فلفس سے کشت لگائی  
کا دوا جو جب ہو۔ زراوند مرچ اور عصارہ ورق بنگ یک ایک حصہ زنگار نصف حصہ بانہین اسقدر پھین کہ شہر کے مثل  
گاڑا ہو جائے اور گرم پر طلاء کریں اور گرم سے کہی لگائیں منجملہ اودن دواؤں کے جو انج حدوث اکلیہ کے ہیں یہ دوا ہے کہ زنگار  
اور پگڑی اور شہد ہون لیکر بطور لطف کے استعمال کریں کہ یہ دوا بھی مانع عقوت خواہ مانع حدوث اکلیہ کے ہے اور مقدار  
متعفن کو ساقل کر دیتی ہے اور صیغہ مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نوبت ورم اور ضاؤون کی گذر کے قبل شروع ہو گیا ہو  
تھوڑی سی ترطبیب بھی پیدا ہوئی ہو اور بھی طریقہ شرح عقوت کا ہو اور وقت واجب ہے کہ زراوند مرچ اور زراوند ہون سے  
چھڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسطرح اگر زاج اور قلعہ طلاء کو استعمال کریں بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور  
اسطرح قنار الحمار اور اسکا عصارہ اگر طلاء کریں پھر اگر قحور اسکا گوشت شگیا ہے اس سے قطع کر ڈالنا چاہیے۔ یا اگر دینا چاہیے پھر  
قرص انر دتہ اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ قلعہ قیون کے ذریعہ سے گرا دین اور بعد گرا دینے کے چربی سے اسکا  
تیار رک کریں۔ یعنی چربی اور سپر لیٹین جیسا کہ منیت کی دھڑ سے حدت دوا کی برطون ہو جائے بقیہ لحم کو  
جو ناقص ہو اویسی ہی ساقل کر دین تاکہ صیغہ گوشت باقی رہ جائے زاج احمک چکر گذر وقت قبل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور  
جب تعفن ظاہر ہو جائے اسقاطین قدر تعفن کی تباہ کر دینا جائز نہیں ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرم سے  
تعفن زائد پیدا ہو جائے اور وقت اس دوا کے استعمال کی نہایت قریب کر دین کہ سوین ہمراہ عصارہ ہنج کے استعمال کریں  
اور میری رائے میں یہ دوا جدید نہیں ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عقوت کو منع اور روع مادہ کرے ب  
کسی قدر عقوت متعفن کو کاٹ ڈالیں واجب ہے کہ اس کے گرداغ دین آگ سے کہ مقتضای خرم اور ہوشیاری ہی ہے۔ خواہ ادویہ  
کا دویہ سے جو محرق ہیں اس کے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عقوت کو سبب عقوت قبول کرتے ہیں خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ  
بوجہ قریب اور مجاورت اودن فضول کے جو اعضا مذکور سے جاری رہتے ہیں جیسے ناک اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج  
ہم اس مقام پر بیان کرتے ہیں اور قریح متعفن کے باہین ایسی تدبیریں مذکور ہوں گی جو اس فعل پر اضافہ کے لائق ہیں  
طواغیمین کا بیان قدای اطباء اسخون کا استعمال اپنی زبان یونانی میں ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان  
عربی میں اسکا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غدوی میں پیدا ہو خواہ جو عضو عصب و خالی ہے اسکا نام  
جیسے وہ لحم جو بیضہ میں خواہ بستان اور پنج زبان میں ہے خواہ جو گوشت جس میں اسکا ورم جیسے وہ لحم غدوی جو زیر بغل ہے  
خواہ ازہید یعنی بد جو پنج ران کے قریب ہے اور ازہین قبل اور لحم کے ورم کو طاعون کہتے تھے۔ بعد ازاں استعمال لفظ طاعون  
کا ہے ایک ایسے ورم کو واسطے ہو جو موضع مذکورہ میں ہی ہو اور مہلک ورم جار و قتال بھی ہو کہ اسکا جوہر سمیت کی طرف تیز



ہو کہ قصد عضو دارم ہو اور قرب جوار کے سنات کر رنگ کو متغیر کر دے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو اور اوسکی کیفیت ہوسنی قلب تک بذریعہ شریان کے پہونچکر مورث تو اور غشی اور خفقان کی ہو کہ قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح نسبت طاعون کے جو ہونی ہے یہ وہی ورم ہے جو اب بنام دانتش موسوم ہے اور ادا گل اطبا اسکا نام قوما طار کہتے تھے لیکن پرتو سے کہ عروص اس ورم کا اکثر اعضا ضعیفہ میں ہو جیسے البط اور اربہ خواہ بس گوش وغیرہ اور اسکی نہایت بڑی وہی قسم ہے جو ابط یعنی زیر نفل اور پیکر کش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہیں اور ان اعضا کی جنگی ریاست کامل ہو جیسے قلب اور داغ اسلم طاعون غرقال کے اقسام میں وہ طاعون ہی جسکا رنگ سرخ ہو اوسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور طاعون بال سیانی اوس کی وجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور دفعہ نہیں مرناسے طاعون اکثر اوس میں ملا دین پیدا ہوتا ہے جن میں دبا کی کثرت ہو زبان بونانی میں اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موصوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طما قیتوس اور قوما طار اور خوشلا اور تو توت گر چاری زبان میں ان اسماء کی سمجھات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج بذریعہ قصد کو استفراغ کرنا کہیں نظر و نت کو اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہو اور کہیں نظر و روت اوس غلط کی جو ہر اوجہ ہوتی ہے استفراغ بذریعہ قصد کے واجب ہوتا ہے بعد قصد کے واجب ہو کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دواؤں کا استعمال کرن جن میں عطریات اور نریہ ہو مثلاً حامض اترج اور لیمو خواہ رلوب تفاح اور دیگر فواکہ کو خواہ ہی اور انار ترش اور سونگھان کی چربیں جو گلہنخ اور کافور اور صندل وغیرہ جو نریہ کرن اور غذائیں حدس جو سرکہ میں پکا یا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہو اور جدی کو گوشت کرکے پیار کے مکان کی نرہت اور آرائش ہرن کی ٹانگوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے بھولوں خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرن اور قلب پر ضحاک مہر و اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان میں مذکور ہو چکے ہیں اونسے کرنا چاہیو خواہ ہوا دیہ اصحاب دبا کے واسطے ملکی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب دبا کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیو۔ ابتدائیں ایسی دوا جو تیرید اور قبض پیدا کرے۔ خواہ انسج کو سرکہ اور بانی میں خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطلکی یا روغن آس میں ڈبو کر استعمال کرن یہ تدبیر ابتدائی مرن کی ہو اور پھر لگانا اگر ممکن ہو گائیں اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری نہ ہوں اور پھر نہ کرن اور نہ منہ ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جائیگی اگر ایسے مجہد کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو جس کو لگانا چاہیو۔ اور جو طاعون بطور ہوسے کے ہو اوسکی زمانہ منتہی یا قریب انتہا میں تفتیح کیطرت متوجہ ہونا چاہیو اور اگر ہمراہ خراج کے تب بھی ہر مدوش میں درنگ کرنا چاہیو ایسا نہ ہو کہ مادہ بطرف خلف کے ریلٹ کر زیادہ روت پیدا کرے تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی چاہیو اسطرح کہ باپونہ اور شہیت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانچین جوش دجو کر نطول کوین اور ایسی مفتحات کا ذکر خراجات کو علاج میں آتا ہے کہ کہتے ہیں کہ قوما طار و متقلیوس کو قوما دیہ پیاوشالی ورم مرق اور لبا اور مرق خطمی کا جس میں خورشیدی راشن اور تہذیب اور شراب ملی ہو خواہ دین لختے موزیک عملی مضیف ہی اور نریہ ملی یا چکر کر میل شہد بھی کر چنے کا اور ترس سرکہ میں بھگو کر یا بچ کر ملا اور ملک البطم یا نطرون ہر اہ انجیر کے خواہ ہر اہ مجہر سے جو ایک بیوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے فصل اون اور ام کو بیان میں جو غدو میں پیدا ہوں جو اور ام غدو مثل طاعون کے نمون کہیں بھی بوجہ دفع جراثیمی کے پیدائے ہیں

اور کسی بوجہ دفع اعضا اصلی کے ظاہر ہونے میں اور کبھی قروح اور اورام دوسری قسم کے ایسے اطراف میں ایسے اورام کو پیدا کرتے ہیں  
 ہر حصہ سے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہیں اور ان طرق اور راہوں میں یہ لکھم غدیری واقع ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لکھم غدیری  
 میں یہ مواد پھرتا ہے یہیں جیسے اریہ اور ابط کا بھی حال ہے کہ ان کے درم کا عرض اوس شخص کے بدن میں ہوتا ہے کہ جس کے بدن میں کبھی  
 یا قروح یا تہ پاؤں میں ہیں۔ اور کبھی یہ اورام بروقت امتلا ہی بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں زیادہ امتلا  
 ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہو چکا ہے کہ ان کے علاج میں ابتدا دفع مادہ ہی نہیں کہانی ہے اور  
 ان میں عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے۔ استفراغ بذریعہ قضا اور اسہال کے اس مرض میں پیفرورسہ باقی اور اقسام کے علاج  
 کو استعمال میں جب تک بخوبی انکشاف نہ ہو توقف کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفعہ طبی کے کسی عضو میں ہو  
 بطرف عضو شش کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کر کے اچھی طرح اوسے عفو کی طرف جذب کر لینا  
 چاہیے جس طرح جذب ممکن ہو۔ خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلا رطوبت  
 اس کا ہو اس وقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالج ہے اور غذا کی تعلیل و رطوبت بھی ضرور ہے اور دفعات کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔  
 بلکہ مرخیات کو استعمال کریں اور مرخیات کا استعمال ہی بدون استفراغ مادہ کی جائز نہیں ورنہ اگر عضو متورم ہو بوجہ کثرت جذب  
 مادہ کے گزیدہ بوجہ حیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کر کے بعد ازاں جذب مادہ کا بطرف خلاف سمت  
 کے کریں۔ دفعات کے استعمال میں پیفرورسہ کہ مادہ کا بطرف احتشاک خواہ اعضا ریشہ نہ ہو جامی اور مرخیات کے  
 استعمال میں بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور انالہ مادہ کامرخیات کی مفرت سے امان دیتا ہے۔ اگر ورم  
 شدت ہو اس وقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اس طرح کہ صوف کو زیت گرم میں جھگو کر استعمال کریں اور ان میں تھوڑا سا نمک بھی  
 شریک کریں تاہیکہ درد میں تسکین پیدا ہو ایسے کہ ورم میں تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے۔ اوایل میں ایسے استعمال سے درد زیادہ  
 پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کو پاک کیا جائے۔ پھر تحلیل ورم کی بخیر کرنی چاہیے۔ کبھی تحلیل فقط آرد گندم کر  
 استعمال ہو حاصل ہوتی اوس سے بہتر یہ ہے کہ اگر ورم کا استعمال کریں اور کبھی جس دوا میں تربت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوسکے  
 استعمال سے ورم میں زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے۔ مگر جو وقت میں ورم بوجہ جذب مادہ کا  
 اعضا ریشہ سے بطرف ورم کے ہو جائے اور اگر جذب نہ کریں اعضا ریشہ کی نسبت خوف پیدا ہوگا اگر ایسا ہی ورم میں فقط  
 گو گرم کر کے ورم پر کچا کر کے نرم کر دے اگر ورم کسی لحم رخو یعنی نرم گوشت میں ہو۔ اور عضو متورم شریک چھپے پستان اور  
 اور منع مادہ سے کسی طرح کا خوف اور کوئی آفت منظور نہ ہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ ضرور نہیں ہے اور اگر میلان ہو ورم کا بطرف  
 سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے خراجات چارہ کا بیان خراج و بلیک کی وہ قسم ہے جو اورام چارہ میں  
 جمع مادہ پرشال ہو۔ شاید لفظ و بلیک کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو تھوڑا وقت بہر قیاس اور باطن میں اوس ورم کو ایک  
 مقام ایسا ہو جہاں انصباب مادہ کا ہو اگر اسے اور بعد از انکہ اوس مقام میں انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہاں ہو بچے وہیں ٹہر  
 رہے۔ ایسے ورم کو خراج جب کہیں گے کہ مادہ اوس ورم کا مادہ ہو اور اوس میں اجتماع مادہ کا ہوتا ہو کبھی ورم گرم کی ابتدا  
 سے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق انصال باطن ورم میں ہوتا ہے۔ اور کبھی استفراغ سے ابتدا نہیں ہوتی بلکہ

ابتداء میں ہر جاندار کی حرکت پہنچتی ہے جو ہم اون بیلان بارہ کو جو شامل وہ مغاطی اور اخلاط صغی اور صغی منی مثل  
 شکرہ پر کو اور ملی لینی مانند کسی کے اور اخلاط شعری لینی شکل کو کہ میں۔ اسندہ سطور میں کہ کرنگی بعد از ان کہ خراجات عارہ کا بیان کہیں علاوہ یہ کہ بعض  
 اللہ نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہوں بھی بنام دبیلہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم اونہیں اور ام اور خراجات  
 کا ذکر کرتے ہیں جنہیں اجتماع مادہ کا ہوتا ہے ایسی کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا  
 ہو اور اسکا نفوذ جلد میں ممکن نہیں ہوتا اور نہ گوشت میں اسکا تشرب اور سما جانا ممکن ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہر کیا  
 پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اوسے مادہ کے اور اندر اونہیں شگاف اور سوراخوں کے جنہیں زیادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہو کر پھرتا ہے  
 اور اکثر اوقات ان اور ام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہوجاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا موندہ کھلاتی ہے پھوڑا  
 اگر مادہ خراج کا مادہ ہو اسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مادہ انہیں ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع  
 کے مادہ میں پختگی اور نفع پیدا ہوتا ہے۔ بعد از ان خود بخود پھوٹ جاتے ہیں اور کبھی تقویت الفصاح کی بھی ضرورت ہوتی ہے ایسے  
 استعمال اور دبیضیہ کا انہیں اس غرض سے کرتے ہیں تاکہ طبیعت کو نفع مادہ میں مدد ملے اور شگاف نہ ہونا انکا باسانی ہو سکے اور کبھی  
 اس تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ جب قدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اسکی زیادہ باریک ہو اور اونہیں سرخی زیادہ نمایاں ہو  
 اور سیندر اور سکے غلط میں حرارت زیادہ ہوگی اور نفع اور تحلیل اسکا زیادہ سرعت ہوگا اور سرعت شگاف نہ ہوگا و کا خصوصاً وہ  
 پھوڑا بلند ہو شکل صنوبری برآمد ہو اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف بہت اور چوڑا ہو سرخی اونہیں کم ہو اور اسکا مادہ غلط اور ردی اور  
 ہلکے لطیف باطن کے اور ردی اونہیں بہت کم حرکت مادہ کی قبض اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر  
 کی طرف پھوڑے کہ جو رطوبت خواہ روح و غیرہ اوپر ہو کر گذرتی ہے بوجہ کونسا کہ دیتا ہے۔ ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر  
 دونوں طرف پھوڑتا ہے۔ بہت عمدہ ہوتا ہے پھوڑا بیکار ہو ہی ہے جس سے اس عضو خاص اندرون کی تخفیف حاصل ہو  
 جس میں پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اس عضو اندرون کے مواد نکالنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور اجبی ہو جیسے معدہ کا  
 پھوڑا اندر کی طرف پھوڑے خوب ہو بہت اسکے کہ باہر پھوڑے خواہ بطرف اس تجولف کے پھوڑے جسکو مراق محیط ہے کہ یہ بھی لو  
 ہے اس طرح پھوڑا خارج و داغ کا لطفہ دونوں لطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہت اسکے کہ لطن موخر کی طرف پھوڑے ایسی کہ  
 دونوں لطن مقدم داغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے موندہ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے۔ اور اگر داغ کا  
 پھوڑا لطف اوس نفاذ کے جو داغ سے محیط ہے پھوڑے خواہ بطرف لطن موخر کے موندہ کرے اوس مادہ کو باہر نکالنے کی راہ نہ ملے گی اور  
 ضرر شدید پیدا کرے گا۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہیں ہے کہ اوس میں پھوڑا نکالے مثلاً مفاصل میں پھوڑا کتنی نکلتا ہے ایسی کہ  
 مفاصل میں اخلاط غلطی بہرے ہوئے ہیں اور جگہ اور اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور زنگی میں پھرنے کی نسبت نہیں  
 پہنچتی اور نہ کوئی چیز مابین ان مواد کے مفاصل میں ایسے پائے جاتی ہے کہ بوجہ جس کے مادہ کو متعفن کر دی ایسی وسیع جگہ تیز  
 پھوڑا اگر بہت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پر خطر کو جو پھوڑا سب پھوڑا و نسو بدتر وہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات میں  
 پیدا ہو جس میں اعصاب کثیرہ موجود ہیں اقسام خراجات کے پختہ ہونے کی بدت بھی مختلف ہوتی ہے۔ بنظر لطافت اور غلاظت غلط  
 کی اور بنظر مزاج غلط کی حرارت اور سردی اور اعتدال میں اور بحسب فصل اور سن اور جو ہر عضو خاص کے جسم میں پھوڑا نکلتا



پھوڑا نکاح عام رہنا اور پختہ رہنا اور اسکے مادہ کا قیج کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ خارجہ غریزی کی اوسمین قلت ہوتی ہے خواہ وہ  
 مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہیں خرابیوں کی وجہ سے یہ بڑائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیج پڑتی ہے اور باہر بذریعہ جس کے کچھ دریافت نہیں  
 ہوتا اسلیکیریم اندر کی طرف ہوتی ہے اور خراج کی طرف مادہ غلیظ اوسے نمایان ہونے نہیں دیتا یہ حال یہ ہے کہ کسی اپنے نفع پرست  
 ٹھہرتا ہے اور کسی نہیں ٹھہرتا جیسا مادہ میں غلیظ ہو اوسقدر بہرعت نرم نہیں ہوتا اور اگر مدہ میں نفع بجا لے وقت پیدا ہو بہت جلد غریزی  
 پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اس پر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسقدر نرمی ہی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اوسمین مدہ کو پیدا  
 ہونے کے اسباب یہ ہیں کہ اعتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہونا اور ان تینوں کے اسباب پختہ اور ریاضت رومی اور وہ امر اس  
 جبکہ بحران استفراغ ظاہری سے نہ خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہیں عارض ہوں ایک قسم خراج کی جیسا کہ نام  
 مبقوس ہو وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوڑے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید بڑے عیب نظر آتا ہے اوسکے بعد  
 اوس کی گوشت سے مدہ برآمد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام تین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جسکے پھوڑا نکلتا ہے  
 تب اس سے ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے کہی اور مقامات میں پیدا ہوتا ہے دلائل ورم کے پھوڑے  
 ہونے پر جب ورم میں ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا دلائل نفع  
 اور علامات نفع کے جب پھوڑے میں نرمی اور درمیں سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے میں نفع شروع ہوا۔  
 احکام مدہ کے مدہ بہتر دی ہے کہ سبب اور پختہ ہو اور راجح کہ یہ اوسمین پیدا ہو اور سوا حرارت غریزی کے اور کسی حرارت  
 وغیرہ نے اوسمین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ حرارت غریبہ سے چارہ نہیں ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہوا اور چکنے ہوگی  
 تھرا اس واسطے ہم کہتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ غلط مذکور کو تو باختمہ انفصال کسان ہو اور یہ باختمہ ہے کہ تھرا مادہ مطہر ہے کہ تھرا عارضی و غریبہ مطہر  
 اور یونین شدت کرامت کی نہونی اسواسطے مشروط ہے تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپید پختگی کی اس غرض سے مطلوب ہے کہ ایک  
 اعضا و اعضاء کا سپید ہے مدہ کو اس رنگ کی طرف ہم رنگ ایسی ہی وقت طبیعت کو کی جب تاہر تصرف تام ہو۔ مدہ رومی دیکھی  
 جو بد ہو کہ اوسے دلالت عفونت پر ہے اور چونکہ عفونت نفع کی ضد ہے۔ اسی وجہ سے رومی ہوگا اور سبباً اور غلبہ حرارت خود  
 پر دلالت کرے گا جب مدہ مختلف الاغز رنگ ہرنگ مختلف توام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے۔ جو مدہ کسی بدن میں پیدا  
 ہو عفونت خواہ نفع باہر دت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہ ہوگا باطلی پھوڑے کے دلائل جب کوئی ورم گرم چمٹا  
 میں پیدا ہو اور اسکی جہت سے قشریرہ اور جہات غیر متب اور بے نظام عارض ہوں اور درمیں شدت ہو اور اوائل میں طول  
 بودت میں پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور ترک کی گھنٹی جائے اور نقل ورم کا بڑے بنا جائے اوسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا  
 ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہے۔ یہ درد ابتدا میں شدید اسواسطے ہوتا ہے اور جسقدر تھری تھری جاتی جاتی ہے  
 کہ ابتدا میں تھری تھری ہوتا ہے اور تھری اور تھری اتصال بصورت پیدا ہوتا ہے اوسوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ  
 وجع اور درد و بر وقت حصول تھری اتصال کے پیدا ہوتا ہے اور جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہے حرارت شدید میں بھی تسکین ہوتی  
 ہے اور التھاب بھی کم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے تب جو لیشرت قلب کو عارض ہوتی ہے اوسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے  
 یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پورا نام یہ ورم کے خراج ہوئے پر۔ پھر اگر علامات خراج و



دوسرے کے احشائے خاہر ہوں اور فیض میں صلابت پیدا نہ ہو حکم قطعی خراج باطنی پر لگنا چاہیے ایسے کہ ایسی کیفیتیں باوجود ظاہر عیال  
 اور کم فیض میں صلابت پیدا نہ ہو کسی بوجہ ورم صفان کے (یعنی اس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے یہی پیدا ہوتی ہے) سے۔ طبیعت  
 احساس اس جانب کا جذبہ خراج سے بزرگ تر ہے اور گرانی اسی جانب کی اور بذریعہ وجع اور درد کی ہو سکتا ہے و لا تلک الفصح  
 خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض میں اس کے مثل تپ اور شمرہ اور درد وغیرہ کے کس قدر  
 سکون پیدا ہو اور گرانی اور نقل باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور فیض ہو چکا ہے جو دلائل کہ قریب پھوڑے  
 اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہیں بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض میں شدت پیدا ہو اور فیض نیچے  
 جھٹکا اور لہجہ اور شدت نقل نمودار ہو اور حمیات تشابہ اور کیسان عارض ہوں زمانہ پھوڑے کے پھوڑے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن  
 لڑھکے دفعہ پیدا ہو کر نقل اور مرجع میں سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفرغ بعض مجاری  
 ہو اور مدہ سے مدہ کا خواہ بولایا یا بالسی طرف کی اور ہرہ میں جو جو اعضا اندرونی واقع ہیں ان میں لہجہ پیدا کر کے پھوڑے کا پھوڑا تشابہ کرے جو  
 اور قوت کا ذوال وضعف بدل ضرور ہوتا ہے اگر اندرونی پھوڑا دفعہ پھوڑے جاوے اور بہت سی ریم وغیرہ اس میں ہر بار مدہ اکثر کثرت خراج مدہ خفیانہ  
 اور غشی ہلکے عارض ہوتی ہے اور شبتیر اگر سبب مدہ پھوڑے کا ترسے اور مقدار اس کی زیادہ ہوتی ہے نقصان بھی پیدا ہوتی ہے  
 ظاہر کے پھوڑے کو کما علاج جو استفرغ اور علاج ابتدائے اور ام کے بشیر لیکہ اون علامات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شبتیر  
 کے خوف نہ ہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہیں الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اور ام حارہ  
 میں جو درجہ خراج تک نہ پہنچی ہوں مشترک ہے اور جو تدبیر خراج سے متعلق ہو وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کون۔ اور تحلیل دو  
 طرح سے ممکن ہے۔ ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشیر طیکہ مرض حد معقولہ سے زیادہ خارج نہ ہو تدبیر یہ ہے کہ انضبا  
 مادہ کا پھوڑے دنوں تک کون اور اس کے بعد پھوڑے شگافہ کرنے اور توڑنے کی تدبیر کریں اور قوت کی نگاہداشت میں اس  
 پہنچ کرتے ہیں کہ اس کی حفاظت رہے اور کرب سے درد کی جو محل روح ہر خواہ بکبارگی پھوڑے کے ٹوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ اکثر کا  
 ہوتا ہے سقوط قوت کا نہ ہو جائے۔ ایسے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذلول قوت کے مر جاتے ہیں بلکہ واجب ہے کہ طبیب ہر وقت  
 اگر ان سے کہ حفظ قوت کیونکہ ہو سکتا ہے اور جو تدبیر حفظ قوت کی ہیں اونکا استعمال کرتا رہے اس طرح کہ جب غذا مضای دیکھ  
 کو دیتا رہے یا ان اگر پھوڑا اندرونی اعضا میں ہو کہ اس وقت تلطیف تدبیر کی ضرورت ہے۔ دوسری تدبیر طریقہ سدا اور سدا  
 سے خارج ہے اور اسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطراب ہوتا ہے وہ تدبیر اسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا  
 بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑا ہو اور فیض کی انتشار میں ہلاکت اور زیادتی رداوت بر وقتاً یقین کامل ہونا جاوے  
 خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مر فیض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہ ہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے اس تدبیر کا نتیجہ نہ ہوگا اور  
 نہ خلاف فیض کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہیں اور چاک کرنے میں بچاؤ کا خیال کرتے ہیں کہ اعضا کریمہ خراب  
 پھوڑے کے ہیں اون سے استرہ وغیرہ الہ حدید مس نہ کرے کہ ان اعضا تک نہ ہوگی پہنچنے میں خطرہ عظیم ہے۔ اس سبب سے  
 اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر فیض کا قبول نہ کرے گا یا اسکا قوت ہو کہ خارج غشی عضو ماؤوت میں اس قدر قوت ہے  
 کہ فیض نہ ہوگا خواہ اس قدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ میں تقصیر کرے گی اور مادہ کا بطرف فیض کے جو کہ فیض ہی نہ ہوگی یا اگر خراج

قرب متاصل کے عارض ہو خواہ اعضا و ریشہ کے قریب پھوٹا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اسکی افساد کا خواہ تو ہی کی اذیت  
 ہو سچنے کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا ذریعہ اور یہ مغزیہ اور منضجہ کے کہیں کچھ دو نہیں ہے کہ اور یہ مغزیہ کی استعمال  
 سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجبزی نفس کی طرف سے مانع ہو اور اور یہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کریں کہ اس سے نفع کا بل  
 نہوسکے الغرض یہ سب صورتیں ایسی ہیں کہ ان سے نفع مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسلیو جو سے ایسی صورتیں کہ پھر پھر  
 چاہئیں اور اگر چاک کریں وہ بھی ممکن ہو اور بعد فسر لاؤ لٹ کے اور یہ ایسی شعل ہوں جنہیں قوت تحلیل کی اور خفیف  
 پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور پھر لگانے کیف میں عصب عضوی کی ہمت طول میں ہو۔ ہاں اگر ارادہ  
 یہ ہے کہ فعل میں عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اسوقت لیف کو عرض میں قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے  
 اسید سلاست کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن میں ہوتا ہے سو اسے چند اعضا سے مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر  
 لیف ہی طول بدن میں موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخوں کے۔ مگر چند اعضا مخصوص کے جیسے جہہ جس عضو کو  
 چاک کریں خواہ اس میں کچھ لگا ہوں چاہے کہ روغن خواہ جو شے ایسی ہو کہ اس میں چربی کا لگاؤ ہو قریب اس کے نہ لپکا ہوں  
 اور اگر بدون دہونے کے چارہ نہوشہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دہویں۔ جب ورم اور التهاب میں بعد چاک کرنے  
 کے شدت پیدا ہو عدس کا فساد کریں اور اگر استدراجت نہو اور یہ دھو اور مرہم کا استعمال کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے  
 کہ یہ چاک کرنا پھر کیا صورت ہوتا ہے صمدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کا اسی میں منضج ہو اور کوئی اور چارہ سوای چاک کرنا  
 کے نہو پھر مجبوری ہے۔ اور مناسب اس میں یہ ہے کہ جو مواضع لمبی ہیں کہ ان میں کچھ اور کچھ کم ہیں اور انکا نفع ہو جائے۔  
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوٹے شکل صغیری اور بلند ہوں اور سر اور ناکا باریک ہو انکو حاجت چاک کرنے کی بہت  
 کم ہوتی ہے نہ قبل نفع کے اور نہ بعد نفع کے تدبیر نفع پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوٹ و نین  
 اور یہ منضجہ کو ضرور ہے کہ اوکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان میں تفرقہ ہی کہ بقدر ہوا نہیں اور یہ میں سو درجہ  
 اول میں یہ ہے کہ طول آب گرم سے اور تصفید ارد گندم یا آرد جو سے کریں اور گہون موندہ سے چاک کر اگر فساد کریں  
 عمدہ ہے اور روئی سمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ فساد  
 خطمی اور ایسی کا استعمال کریں ایضا ایک ضماد انجیر خشک شیریں اور بادسومت اور سمن ہوشنایا و شق شیر اور آرد جو بھی  
 اگر اس میں زونا اور صغیری ہی شریک ہو خواہ اس میں تھوڑا سا نمک جو بجا فراطنہ ہو پھر پانی میں جو سن کریں اور کبھی اس میں چربی  
 خواہ روغن ہی زیادہ کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف یعنی ہالم ہراہ علق البطم کے استعمال کریں۔ اور جو  
 اور یہ زیت اور موم سے مع نشورہ کے مرکب ہوں اور در اور لادن اور رائیخ اور مسک اور مصطکی اور زرد فای طب اور زنجبیل  
 بنج دم الا فین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن بیدار بدون موم مخصوصا اگر اس مرہم کو زیت شیریں  
 کچھ لگاتین سہیلج مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیفون اور عمدہ ہے کہ دوا چھار شیشہ اور اشق سے لیا کر کے اس پر  
 رکھیں شاید اسی گداسے تدبیر ظاہری پھوٹوں کے بعد نفع کے اگر پھوٹے کی ایسی صورت ہو کہ نہ چاک  
 کے بعد ہی اسید پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہاں پھوٹا نکلا ہے وہاں پر گین اور اتار اور عصب کی کثرت ہو اور

واجب ہے کہ چھوڑے کو چاک کرین اس واسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت ہی چاک نہ کریں اور مدہ کو بجال خود باقی رہے  
 دین خود فاسد ہو جائیگا اور فساد پیدا کر کے عروق اور لہین اور اعصاب کو سڑا دیگا اور زیادہ فساد ایسے پھوڑے کی وجہ سے  
 اور وقت متفرق ہوتا ہے کہ جب قریب مناسبت کی ہو چاک کرنے میں پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہاں مدہ ہو گیا  
 اور رکھائی دیتا ہے اسی جگہ کو چاک کر دینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی طرف اسفل کی ہو نہ اوسط طرف جہاں سے نکلتا مدہ کا شواہد  
 ہو۔ اگر پھوڑا کچھ گندہ نظر آئے اور اس پھوڑے کو شش کرین فقط راہ کو لہنی چاہیے ایسی کہ سین کا فائدہ ہی ہے کہ  
 اپنے پیچھے لینے سانس کی جانب متقابل میں چسپیدہ نہیں ہوتا اور اگر مقدار میں پھوڑا کم اور نحیف ہو ساری پھوڑے کو طول میں  
 شش کرنا چاہیے۔ یہ بھی جائز ضرور ہے کہ جس مقام میں مدہ ہو جس کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو  
 اونگلی سے دبائیں اور دوسری اونگلی سے اونگھو اتار دیکھیں کہ دوسرے ہاتھ کی اونگلی ہو اور دیکھنے کے لائق یہ بات ہے  
 کہ اونگلی کے جانے سے کہتے مدہ بلند اور ہٹتا ہے یا نہیں اور مدہ کی ہٹنے کے بعد صہن مدہ بھرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت  
 آتا ہے یا نہیں اور لہر فہ سپیدی کے اوسکار رنگ مائل ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے ایسی کہ جب تک نفیج نہیں ہوتا رنگت میں  
 سرخی باقی رہتی ہے اور کبھی مقام مدہ کا مائل بہ بنی اور زردی ہی ہوتا ہے اگر مدہ لچھا ہوا اور زردی ہو معتدل اور پختہ طریقہ  
 شناخت کا چھونا اور دبانا ہے فقط انکھ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہیں ہو سکتا ہے گو انکھ کے دیکھنے کو بھی کبھی  
 دخل ہے اور معین ہو سکتا ہے۔ واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرنے میں جو خطوط جلد میں خلی اور طبعی بنے ہوئے ہیں انہیں  
 خطوط پر چاک کرین اور افرین خطوط پر چاک استرہ کا واقع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جس عضہ کی ریشہ اور  
 رگوں میں اور یہ ہو خواہ پھر سے ہوں اور اعضا میں استرہ کو کیف کی طول میں رکھ کر چاک کرنا چاہیے ایسی کہ اگر پیشانی  
 کے پھوڑے کو سیدھی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیے  
 ار نہ لینے ناک کی بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض میں چاک کرین۔ جب پھوڑے کو چاک کر چکیں اور جوالا شش اوہن ہے اوس  
 نکال دین بعد ازاں واجب ہے کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد میں حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ  
 اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہو جائے گی کہ جب پیدگی اور پوند ہونا دشوار ہوگا اور اوہن بندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز متلی  
 ہو کر ہر دو بارہ پھوڑے کی صورت پیدا کرے اور جب قدر اوسکی صفائی چکر اور ریم سے کچائے گی پھر بہت جلد بھڑائے گا اور درحقیقت  
 بمنزلہ ناصور کے ہو جائیگا۔ اور قبل از انکہ دونوں بائیں چاک کی وصل ہو جائیں اور نکات تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلاخی  
 کے سرے پر کپڑا سخت لگا کر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاگ کرے اور بخوبی اندر زخم کے جا کر کھجلائے اور بعد صاف کر کے  
 کے دونوں سرے آپس میں ملا کر ایسی بندھن کرین جسے ہم آئندہ مسطور میں لکھتی ہیں لینے وہ بندھن جو غار اور قروح غائرہ  
 واسطے تجویز کرینگے اوسکو بھان ہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو شرط اوپر بیان ہو چکے ہیں چاک کرنے میں اونکا  
 لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نصیح یافتہ ہو چکا ہے اور ہر گوشت لینے گوشت کی زیادتی اوسپر سب مقام سے زیادہ ہے اور اور  
 اور شراعتیں اور اوزار ہی اوس مقام سے زیادہ و درہن نسبت کل مقام اذوف کے اوس مقام کو چاک کرنا چاہیے۔  
 انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پھوڑا اگر سر میں ہو اوسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑوں سے چاک کرنا چاہیے اسطرح



کہ عریض نمونہ طول میں واقع ہوتا کہ مقام شکاف کو بعد وصل اور پورے کے بال چبیا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنے کا غامض  
 میں باقی نرسے اور اسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل میں واقع ہوا ہو سکوا عرض میں چاک کرنے میں اور اگرچہ  
 میں پھوڑا پیدا ہو شوق مستوی سے چاک کریں گے اور جب قدر چاک لائی ہے اس قدر چاک کا زخم طولانی لگائیں گے اگرچہ چاک کا پھوڑا  
 قریب آگے ہو گا اور سکوا اس شکل سے چاک کریں گے جیسے چاند کا سر اتر چھا ہوا ہے اور تر چھاوا دسکا پھر کیرٹ رکھیں گے اور اگر کھاسا علی  
 خواہ نکال اسفل میں پھوڑا پیدا ہوا ہو اسے بھی سیدھا چاک کر کے اسلئے کہ ترکیب غلطی اس مقام کی سیدھی ہے اور شوق کے اجساد کی شکل جھوڑ  
 مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا ہی برابر اور سیدھا چاک کرنا چاہیے ورنہ اس میں اور مرققین اور دونوں ہاتھ اور انوکھیاں اور  
 دونوں کش ران لینے بد کے پھوڑے طول میں چاک کیے جاسکتے ہیں۔ پس حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلتا ہو اسے شکل  
 مستوی چاک کریں گے اور بڑے مستوی سے مراد یہ ہے کہ طول بدن میں ہی اور عرض میں بھی کچھ قدر واقع ہو اور اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام  
 میں چاک مستوی نہ نکلتا اس بات کا رہے گا کہ پھوڑا مجتمع ہو کر صورت پیدا کرے۔ اور اسی شکل سے جو پھوڑا مقدار کے قریب ہے اسے بھی مستوی  
 چاک کر کے بایں خیال کہ اس عضو میں رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت تسخیل اور خراج کی نحو جاسے۔ اور پھوڑا اور پھوڑا پھوڑا کا  
 پھوڑا شکل مورب چاک کرنا چاہیے اور ضعیفہ و رقیب کا خراج بڑا مستوی سے چاک کرے۔ یہی حکیم کہہ کر اس کی اس بات کی ہمیشہ رہے کہ  
 چاک شکل کبابی نامت و واقع ہو و دونوں ساق اور دونوں عضد کا پھوڑا طول میں چال کرنا چاہیے اور پھوڑا کبابی نامت و کانہ پھوڑا چاک  
 یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ چاک کرنے کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں بحسب اختلاف مقامات اور مواقع کی اگرچہ کہ قریب پھوڑا  
 اور چاک شیبہ اور شیبہ کبابی نامت کے وضع کے ہونا چاہیے اور ان کے پھوڑے کا چاک طولی نصف میں اور چھوڑے اور قریب کان کی شوق مستوی  
 کرنا چاہیے اسلئے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شوق کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے۔ اور پس گوش اور ران  
 اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات میں شکل مستوی طول میں چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل بطون کا اور پشت کا پھوڑا بھی  
 اس طرح اور رانہ پھوڑے کش ران کا اور بفل کے پھوڑے کا چاک عرض میں ہی لینا چاہیے ایسا نہ کہ اس میں پورے بجای اس طرح جو پھوڑا  
 کے قریب ہو اور سکوا عرض میں چاک کرنا کہ پورے پھوڑا پھوڑا نہ نکلتا۔ ان میں اور قریب میں بڑا مستوی کرنا چاہیے طول میں اور قریب  
 اور اضلاع میں ہلالی تاکہ ہرق ہونے بندش ہو سکے اسلئے کہ وضع پسیر بھی اس طرح ہے اور جو گوشت پسیروں پر واقع ہے وہ بھی ایسا  
 ہی واقع ہے۔ اسی حکیم الطیلس نے کہا ہے کہ ہمارا گوشت کی وضع پورے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور نصف عضل کا بھی خیال  
 رکھنا چاہیے اسلئے کہ ہم چاک کرنے میں احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہیں کہ ایسا نہ کوئی رگ پھوڑا عضل وغیرہ کٹ جائے اور چاہیے کہ موضع  
 التمام اچھا ہو و شوق نہ کہ باسانی اور ہر گوشت بہر جاسے اور ہر وقت خراج کی ہمت بہر میں اسی طرف مصروف رہے کہ چاک کرنے وقت  
 کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پھوڑا و ریف عضلہ کی کٹ نہ جاسے۔ بعد چاک کرنے خراج غلیظ کے اگر بڑے غلیظ ہو جو اوہ پھوڑے کا ہے  
 اس شکاف سے بہتا ہو پھوڑا سکوا اسی مقام تک زیادہ نکول دینا چاہیے اور اگر خراج غلیظ ہے تو میں چاک اور شکاف دیکھانی لگنا چاہیے  
 اس کے بعد انگشت شہادت بائیں ہاتھ کی زخم کے اندر ڈال کر جانٹک اونگلی کا سر اتر پھوڑا چاک کر دینا چاہیے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے  
 پھر اونگلی کو اندر ڈال کر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اس طرح کرتے جاتے تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب لائش شکل جاسے اگر پھوڑا لائش  
 مستقل میں ہو کہ اونگلی لائش کا ٹکڑا اسی مقام سے نکلتا ہو۔ پس ہم اسی حکیم سے پھوڑے کو چاک کر کے شیبہ کبابی نامت و اس کی شکل مستوی



اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جاسے گی اوس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے چکھ کر  
خواہ میں چکھ سے چاک کریں جیسی تجویز اولیٰ آلائش نکلنے کے واسطے مفید نظر آئے۔ اوسے حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل میں  
خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو بڑی سے قریب ہو خواہ غشا کے نزدیک واقع ہو اوس کے چاک کرنے میں جلدی کرنی  
چاہیے قبل ازاں کہ نفع اس پھوڑے کا مشکوک ہو جائے تاکہ ریم پر نہ سے اعضا اور اشیاء مذکورہ بالا میں کسی طرح کا فساد واقع نہ ہو۔  
میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئیں اوس وقت کی ہیں جب سوا چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ ہو پڑے اور اگر اسکی امید  
ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود چھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے چھوٹ جانے میں درکار ہے اوس میں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہ ہو گا پھر ہر چاک کرنے پر  
جسارت کرنی مناسب نہیں ہے۔ اس طرح اگر ادویہ مغیرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی وجہ سے چاک کرنے پر جسارت  
کریں سبب بعض ادویہ مغیرہ ایسی ہوتی ہیں کہ اونکا استعمال قائم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوا میں جلد کو سبب چاک کر کے  
پھر دوبارہ جب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا زخم پیدا کرتی ہیں اور اندر کی طرف خوب دباؤ پھوڑوں کی شکاف سے نکلتی ہے  
اور اوجھڑے سے سلیم اور بے خطر ہوں اور زیادہ روایت اوس میں ہوا آب گرم سے اونکی تفتیح ہوجاتی ہے اور فقط گرم پانی سے اونکا التھار  
ہو جاتا ہے اور جہنم کی تفتیح ہوتی ہے اونکو آب گرم سے ضرر شدید ہو چکا ہے اس لیے کہ آب گرم کی جہت سے اودہ اونکی طرف کھینچا ہے  
اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آئے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاسے اوس پھوڑے کے جہت سے  
احتیاط کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا غیثت المادہ نہیں ہے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ کچھ نرجس کے خداداد کرنے سے  
بہ نیک ورم سخت اور پھوڑا سخت ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے برابر خون سوسن میں چھتہ کریں یا بنجہ نے ترو تازہ ہر شہد  
اور زخم پانی اور ترو تازہ چاک اور تیل کے بر شہد لکھی۔ چھتہ میں ہوتا ہے۔ یا مرہم اوبوسوسن خواہ مرہم اور یا بنجہ اور مسکہ ہر واحد ایک طرح  
اور زخم پانی اور شہد نصف رطل اور زنگارین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملا کر استعمال کریں اور دوائے نرم بہت عمدہ اور خوب  
مستعمل ہے یا کہ اشوق و اوقیہ صوم چار اوقیہ بطور اوقیہ کربت زرد تین اوقیہ لظرون تین اوقیہ ان سب برابر سے مرہم طیار کریں پھر  
تر تریں یہ دوا آجکی ہے۔ لب حب القطن اور جزر جوشن سبب یکمیل پورا جزر یعنی تقریباً سیود اور کربت مطبوخ جو دودہ وغیرہ میں  
جزر دیا گیا ہو اودہ رطل مطبوخ اور زرد لپچال کبوتران سب کا خمد وینا کر استعمال کریں بہت جلد ترو تازہ دیکھا البضا و اخیون کو احاطہ رطل  
اور رطلون کو تین میں ملا کر خمد کریں۔ منجھلاون اودہ کے جو قائم مقام بدلے لینے چاک کرنے کے ہیں ایک۔ دوا ہے کہ زفت رطلون  
عمل بلادر کہ محوزن لیکر آگ پر لپکائیں اور ازان نصف یوم تک پھوڑے پر اودہ سے لگا رہنے دیں۔ لظہن سبب کہ ٹوٹ جاسے۔ اس سے  
زیادہ قوی یہ ہے کہ جی اور جزر ہر ہونہ کھانا نہ کیا ہوان دونوں کو دیر گھونٹے پانی میں بھگو تین اور ستھارین اور پھر کر جزر اور جی اسی  
پانی میں ڈالیں تریں اور خمد کر تے جاتیں تاکہ اثر شوریہ کا اس پانی میں اچھی طرح پیدا ہو جاسے اور ازان تاسے کے تھین آتش زرم  
اس پانی کو جاتیں کہ بہتہ ہو کر تک ہو جاسے۔ ایک دھند اس تک سی اور چار حصہ نوشادر احاطہ ہالیم میں لگو تین اور کب قدر غسل دلاؤ  
بہی اوس میں شریک کریں اور استعمال کریں۔ خواہ زراخ کو سپیکر توڑا زیت کونہ اوس میں داخل کر کے کوسیلے کی آغ پر جزر ہر ہونہ کھانا نہ کیا  
سبب ایک ذات ہو جاسے اور ازان مثل مرہم کے پانی اور خمد دیا کریں۔ خصوصاً اگر اس میں ازکی سیٹ داخل ہو یا کبوتر یا کھنک یا  
بیل کی اور بعض اوقات کچھ لینے کھنکری کو دوائے ترو تازہ پھوڑے سے ذکر کیا ہے۔ جو دوائے رطلون میں ہونے کسی عضو پر ضرر نہ

لگائی جاسے بشرطیکہ پہلے اس عضو کی تسخیف اور تحلیل کی تدبیر ہو چکی ہو بذریعہ ایسے کمادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہیں اور اگرچہ یہ تھوڑا سا  
 حارہ ہو تو وہ ہے۔ الغرض ایسی دوا کے کر استعمال کرنے سے اثر بین ظاہر ہوگا اور جب قدر تحلیل پیدا ہو باقی ماندہ کیواسیے پر خیر و شہدہ کا  
 استعمال اور تھید کرنی چاہیے اور جو تھید ہو چکا ہو وہین اور یہ لینہ کی شرکت ضرور ہے کہ پھر اسے کی صلاحیت نرم ہوتی جاوے اور مدہ ہوتا ہو  
 اپنے پھر اگر مدہ کا زوال ہو جاوے اور تحلیل ہو جائے اور صلاحیت کس قدر پھر سے بین باقی ہو اور عین وقت فقط او یہ لینہ کا استعمال واجب ہے اگر  
 لینہ اور تحلیل مدہ کی یہین جیسے پورہ اسنی خردل پچالی کبوتر نورہ زرنیخ فرمانا اور انہر سن انکی کندر علک لبطم صطکی اور لوق لینہ لاسی سی  
 ہوتی ہے اور جمع ان اجزاء کا سرکہ اور زیت کمنہ سے کیا جاتا ہے۔ جو دوا بذریعہ لہسن کے طیار ہوتی ہے۔ خواہ انھوں نے یہ بنائی جا  
 ہے یا عاقبتہ قرحا اور میونج اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہیں یہ سب دوائیں ایسی ہیں کہ اسے استعمال سی پہلو ہونے خارج کو  
 گرم سے دھو کر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوا کی موشیشا اوسکا نسخہ یہ ہے موشیشا بارہ درہم اشق بارہ درہم دقین باقلا چہ درہم ایک  
 تازہ ملا کر جلد پر لگاتین اور جہان پردہ ہو وہاں انہی دیر تک کھین کہ خود بخود سوکھ کر چپٹ جاوے اور اگر پھر سے او جس وقت یہ دوا طیار ہو  
 استعمال کریں کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے۔ ایک دوا نوشا ور سے بناتی ہیں اوسکا نسخہ یہ ہے نوشا در ایک جز بار زور ربع جز در یک  
 ایک جز دوا زیت کمنہ ایک جز دوا زیت ان سب جزا سے نطوخ طیار کریں اور جب دوا زن سے کچ فائدہ مترتب نہو  
 پھر بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کر سکیے اندرونی پھوڑوں کی تدبیر باطنی  
 وجہات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مارا کا ہوتا ہو اوس وقت تدبیر استفراغ  
 کی ضرور ہے اسلیئے کہ خروج مار دلیل ہے اس بات پر کہ سب فون میں رداہت پیدا ہوئی ہے جب بول دبران کی اصلاح ہو جائے اور  
 طبیب بحسب صناعی دریافت کرے فون جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہو گئی اور آب فاسد فون اوس قدر باقی ہے جو  
 بطرف خراج کے رجوع کر کے دفع طبیعت ہو آیا ہو پس بعد استفراغ کے نفع مادہ خراج کا ادویہ منفعیہ سے جو مفید ہیں جیسے شراب رقیق  
 لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جائے۔ اور زیادہ اعتماد نفع دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے نفع نہ پائے ایسی ادویہ پر ہے جو لطیف  
 اور محفیف ہوں جیسے مرو اور دار چینی اور تمام افادیہ کہ بعد شراب رقیق مائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ میں سے  
 تریاق اور تھوڑی دوس اور امردیا کا استعمال کریں واما میل کا بیان دما میل جمع دل کی ہے۔ دل ہی پھوڑے کی قسم ہے  
 ہے اور اکثر دل کا پیدا ہونا رداہت ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہوں۔ بدترین  
 دل وہی ہیں جو اندک بکطرف زیادہ فائز ہوں علاج دما میل کا جب مل ظاہر ہو جائے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج  
 اور ام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کہی متخلل ہو جاتا ہے مگر اکثر کثرت پیدا ہوتا ہے اور پھر بھی  
 کہ اوسمین نفع پیدا ہوتا ہے۔ مگر دل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار میں اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس جز سے  
 اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بعد واجب بذریعہ قصد اور اسہال کے کریں۔ اور اگر دل میں مزلان ہو اور جڑ بھی کچھ چکا ہو  
 اور بدون نفع کے چارہ نہوا دسیہ توجہ کرنی چاہیے۔ جو کہ اکثر خروج دما میل میں متلا ہو بعد اسہال کے اس سے بخت پاتا ہے۔ اور تمام  
 کے ذریعہ سے آدمی کی جلد میں تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت کو بھی سخافت جلد کی پیدا کریں۔ منجملہ منفعیات واما میل کے اکثر جز  
 دودھ میں کوٹ کر یا ہرہ اجزا اور شہد خواہ فقط اجزا اور شہد کی استعمال کریں۔ گھوٹ چبائے ہوئے کے انضاج ماو دل کیواسیے بہت

مفید ہیں۔ اس طرح نبیب کو دورہ اور بچہ بن گوندہ کر خواہ ہمراہ انجور شہد کے روغن سوسن میں ملا کر استعمال کریں۔ اور دل کی جودا کیمچ شہرہ  
 اولیٰ میں سے ایک دایہ ہی مفید ہے کہ باسانی نفع پیدا کرتی ہے مسک دیرہ اوقیہ خیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کو فتنہ بزر قوطونا کیکہ ایک  
 دیرہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ طبعہ تخم کتان مکہ پانچ درہم دودھ میں جوش دی کر استعمال کریں کہ درام تبدیل ہے اگر دل بہت سخت کہ اس میں  
 ریم کا پیر نہایت دشوار ہو اور حرارت اسکی بھری ہوئی ہو اور نقل اس میں زیادہ ہو چاہے جس رگ سے اس میں مادہ آتا ہے اسی کی فیصد  
 کہ اولین بعد از ان مقام دل کی حجامت کریں اور بہ تدریج ابتدای درم میں نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صیدی شکل جاگیا اور خون غلیظ باقی  
 رہے گا اور اس مقام میں قرعہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دل میں نفع پیدا ہو جائے اور از خود نمونہ کرے چاک کرنا چاہیے خواہ  
 او یہ مادہ سے بالوہے کے ذریعہ سے جیسا او پر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان میں۔ دل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے  
 کہ تخم کتان اور پینال کو تیز اور خیر کا استعمال کریں ٹوٹے کا بیان یہ درم قروحی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت میں جو سخت  
 اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج میں عارض ہوتا ہے۔ کسی یہ درم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور موملم ہوتا ہے  
 علاج ٹوٹے کا جو ٹوٹہ بہت اونچا اور بلند ہو اسے لوسے سے کاٹ ڈالنا چاہیے اور اسکا استعمال مراہم مدیکہ کا کریں اور کبھی جو ٹوٹہ کہ  
 اسکی جڑ باریک ہوتی ہے اسکی جڑ ریشم خواہ گھوڑے کے بال کے تنگ نہ بنے سے کٹ جاتی ہے۔ اور کبھی دیک بڑیک اور لایق  
 وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد از ان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہیں مقالہ دوسرا  
 اور ام بارودہ کا بیان اخطا بارودہ خواہ اور چیزیں جو بدن میں قائم مقام اخطا بارود کی ہیں وہ بلغم اور سودا اور جریح ان دونوں سے  
 مرکب ہو اور ان سبب چیزوں کا بیان فن کلیات میں بخوبی ہو چکا۔ بہر حال اور ام بارودہ بلغمی ہونے میں یا سوداوی یا ریکی خواہ مرہم  
 ریح اور مادہ سے جو درم فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اسکو درم رخو یعنی دہیلا کہتے ہیں۔ خواہ درم مائی ہو جسے کسی عضو میں بہت  
 بانی جمع ہو جائے جیسے استسقاء مائی میں ہی کیفیت ہوتی ہیں خواہ دملات لینہ پیدا ہوں جیسے سلع لینہ یعنی بھوری جو نہایت نرم ہو  
 خواہ ایسے اور ام شکر اور پر کی جلد سخت ہو جسے خازیر اور سخت بھوری خواہ اور سوداوی ورم مثل متفرد و اور سرطان کے اور متفرد  
 اور سرطان میں جو فرق ہے اس سے ہم آئندہ ذکر کریں گے اور ام ریکی ہوں اونگی دو قسمیں ہیں تہج اور نفخہ تہج او سوخت پیدا ہوتا ہے  
 جب ریح منتشر ہو اور ریح میں مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدائش اس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد میں مجتمع اور گڑھی ہوتی  
 ہو کبھی یہ اقسام اور ام باہم مرکب ہو جاتے ہیں اور کبھی انکی ترکیب اور ام حارہ سے بھی ہوتی ہے ورم رخو بلغمی جسکا  
 ماضی آؤ قوما ہے یہ درم سپید اور مسترخ ہوتا ہے اور اس میں حرارت نہیں ہوتی اور جب قدر مادہ رفیق زیادہ تر ہوتا ہے اور تہج  
 زیادہ دہیلا ہوتا ہے اور او سفید اونگی سے زیادہ دہیلا ہے اور باوجود ب جاسنے کے کس قدر مخالفت اس میں استدر ہوتی ہے  
 جو تہج میں نہیں ہوتی اور جب قدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے او سفید سخت اور مالک بہ برودت زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر یہ قسم اوذجا کے بخار بلغم سے  
 پیدا ہوتی ہے او سوخت یہ ورم اقبیل تہج ہوتا ہے اوذجا اور ورم سوداوی میں فرق یہ ہے کہ اوذجا کی سختی اور کمکوات یعنی تریگی  
 کم ہوتی ہے اور اگر کسی جوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذجا پیدا ہو جائے سو مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کی طرف اور کسی مادہ  
 کو جذب نہیں کرتا ہے اور اسی وجہ سے سوادی ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہیں کرتا مگر یہ مختل اور نرمی وروسے خالی  
 نہیں ہوتی علاج ورم رخو کا استقران مادہ کا بذریعہ اسہال کے او یا بر نکال ڈالنا اس سے کہ جو مولد بلغم ہے بہ تدریج فروز



جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدائیں اس مرم کا روع ایسی دوا کھائے جنہیں تخفیف اور تحلیل و نون مہون واجب ہے اور ضرور ہے کہ ابتدائیں مکان درم کو روال وغیرہ سے خوب پہنچائی جائے تاکہ اس کے بعد استعمال محففات کا کریں اور پانی کا چھوٹا استعمال کریں مگر جائز نہیں ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدائیں جدید اسفنج کو غل مغزج میں خواہ مار بورق میں ڈبو کر درم پر پھیریں اسلئے کہ جو ہر ام میں تخفیف اور تحلیل و نون موجود ہیں اور چون مرض بڑھتا جائے سرکہ اسفنج کے ڈبوئے کے واسطے پڑانا اور ترشی میں کمتر اختیار کرنا چاہیے اور ترشی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ محوشت کو پہنچا دیا اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کریں گے اور دوا ہر وہ روغن جو بقوت شدیدہ محلل ہیں ملا دیں۔ اسی مٹی کو زمانہ میں اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور گور و بلوط وغیرہ میں ڈبو کر استعمال کریں اور ضرور ہے کہ اسفنج مذکور محلل اطراف درم میں باندھا جائے کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے ایسا نہ کہ مادہ کسی طرف خاص میں رہ کر رہ کر رہے۔ کبھی بروقت غلنے اسفنج کے خرقہ ہائے بجمدہ کی دو گدیان ملے اور پر آب خاکستر ہائے مذکورہ میں ڈبو کر استعمال کرتے ہیں اور اگر درم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہے۔ اب آہک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ ہی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا ہی سودمند ہے اور خود آب کبریت کی ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے تاہم ابتدائی درم میں تنہا خواہ ہمراہ بعض محففات حارہ کے جیسے اور رباط کو باکٹر بشرطیکہ مادہ درم کا غلیظ نہ ہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش میں اسفل سے شروع کریں اور اطراف فوق کے ملتے چلائیں عصارہ اس کا استعمال زمانہ ابتدائیں خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ میں اور ادویہ ملا کر استعمال کریں۔ اگر درم کسی عضو عصبی کثیف میں پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر میں عارض ہو اور سوقت دوا میں ایسی چیزیں ملائی جائیں کہ جنہیں تقطیع کے ہمراہ ملتیں ہی ہو اور اگر انہما کہ درم ایسے مقامات میں پیدا ہو جو ہات مذکورہ بالا اوسمیں در وہی ہو پہلے تسکین وجع کی زد کا رطب اسفنج اور قیروطی سے جو زیت سویا جاتی جاتیں کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کر کے اس کے بعد استعمال مارا لیا وغیرہ کا کریں۔ بہت عمدہ ایک طلا یہ ہے کہ مر اور حفض اور سعد اور صبر اور زعفران اور ارقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سر اور آب کربن میں گوند میں ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد تیار کریں ایضاً جس درم کثیف میں درون و نون سے ہو پتھال کبوتر کو جوش دین اور چونہ میں قوام درست کریں لیکن اس قدر چونہ اوسمیں دالین جیسے نرم نمبر کو گوند سے ہیں اور بعد ازان طلا کریں۔ ایضاً ایسے درم کے موضع پر زیت کو طلا کریں اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ میں بھگو کر باندھیں دوا وغیرہ نمبر ہی نافع ہے۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ میں بریان کریں اور رطوبت اوہلی چھوڑ کر درم پر کریں عجب النفع ہے۔ اسطرح ثبت اور حفض و نون کو سرکہ میں پیسکر خواہ مارا لیا دین پیسکر طلا کریں۔ منجملہ قوی طلا کے یہ ہے کہ سرگین گاؤ اور کنڈرا و میوہ اور شہنہ اور قصبہ لذریہ اور سفیل اور شبنم یہ سب نافع ہیں اور جمیع ادویہ جو درام کے واسطے مفردات ادویہ میں مذکور ہیں خواہ جو قرا بادین میں کوہ ہیں انکا استعمال کریں اور کبھی زنان حوامل کے پاؤں پر جو تر بل عارض ہو تا ہے اوسے زیرہ سنیک کا جسکی جھاڑو بناتے ہیں سرکہ میں پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کھٹنے کو بعد براند ہوا دیر قبولیا سرکہ اور چٹکری میں ملا کر بھی مفید ہے۔ نطولات میں آب کربن اور ثبت اور طینچ پوسٹ اترج کا استعمال کریں۔ جو تر بل تابع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہو جو اثر



اوسے مرض کے سبب سلع کا بیان بتوری و نہ بلغمی کو کہتے ہیں کہ اوس میں اخلاط بھر سے ہوئے ہوتے ہیں وہ اخلاط بلغمی ہوتے  
 ہوئے ہیں اور بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہو کر بتوری میں بہر جانی سے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شے غلیظہ  
 شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصاً وہ بتوری جو سناصل اور جوڑے کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز  
 ایسی جس کا الحاق اور سوواری سے ایجاد نہیں ہے مگر سمجھنا اور بلغمی اسید اسٹے تو نیکر کیا ہے کہ اس کی اصل بلغم ہوتی ہے اور جو چنانچہ  
 ہوئے ہوئے کہ غلیظہ ہو گئی ہے اور کسی شے کو نسبت کر کے مشابہ سلع کے کر دیتی ہے اگرچہ واقع میں وہ سلع نہیں ہوتی اوس میں اور  
 سلع میں غلیظہ اس قدر ترقی ہوتا ہے کہ ہر طرف سے زائل نہیں ہوتی اور سرکتی نہیں ہے بلکہ میں اور یسار میں سرکتی ہے اکثر بوجہ جوڑ  
 کے لئے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا میں بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جائے زائل ہو جائے گی اور متحمل ہو جاتی ہے سلع کا علاج  
 جو سلع غدوی ہو اور اس کا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اس سلع خوشگوار علاج اوس بتوری کا جو عسلی ہو یا شل اوس کے  
 اور اقسام کی بتوری جو زکور ہو چکے ہیں انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اس طرح کریں کہ پہلے اوس جلد کو کھینچیں جو بتوری  
 کے اوپر ہے بائیں ہاتھ سے اور صلیح پر اوس کا کچا ٹکڑا ہو اور صلیح اوس سے کھینچیں اس لیے کہ اوس میں احتیاج اس امر کی ضرورت ہے  
 کہ بتوری کا طرف جو بلور کیسے کے ہے شق نہونے پائے کہ اگر ہیٹ جا بجا چلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بنی ہو چکے ہوں  
 جدا ہو جائے اور اوس وقت بتوری کو بزنی چاک کرنا چاہیے اس لیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جاب سلع کا اوس کے ہمراہ کچ جاتا ہے۔ لہذا  
 اتنی دیر کرنا چاہیے کہ جاب مذکور بخوبی ظاہر ہو جائے۔ بعد ازاں جلد کو دونوں طرف سے کھینچیں موچنے وغیرہ سے اور کیسے سلع کو چھلکا  
 شروع کریں بچے گوشت سے اوس کو جدا کریں اس لیے کہ اکثر اوس کا چھلکا ٹکڑا ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہوتی کیسے کے گوشت سے  
 چھلکا دشوار ہوتا ہے اوس وقت اوس کو قدامین یعنی رانی وغیرہ سے اوپر لٹا چاہیے تاکہ بتوری کی تھیلی میں جو شے ہے صلیح اور پور  
 نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے۔ جب اخراج اس کا ہو چکے اور جلد وہاں کی زیادہ موضع خراج سے نہ بوجہ ہوئے  
 ہوئے مقدار سلع کے پس خون کو بوجہ کہ زخم کو مارا غسل سے دھو ڈالیں اور ٹانگے لگا کر لادیں اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو تو بوجہ  
 بتوری کے عظیم ہونے کے جلد بڑھ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوس سے کاٹ ڈالیں بعد ازاں علاج کریں در اگر بتوری پٹہ خواہ رگ سے تجاوز کر گئی  
 ہے مگر چھل جانا اوس کا آسان ہے اوس کو چھیل ڈالیں کچر صلیح نہیں اور اگر محتاج اور ہیر کا بند بوجہ قدامین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال  
 عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سوا سلع کے اور بھی کوئی چیز ٹکڑا جائیگی پس جب قدر نکل سکے اوس کو نکال لیں اور جب قدر باقی رہے تو  
 دوا دوا کر کھانا انتظار کریں اور زخم کو کٹا رہنے دیں کہ باقی ماندہ کیسے سب کا سب گر جائے اور کیسے قدر بھلی اس سے باقی نہ رہے کہ غور  
 کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی بتوری نکال لینے سے کہ باقی مقام سلع میں پڑ گیا ہے اوس دن اوس میں روئی بھر دینی چاہیے اور  
 بذریعہ دوا کے انشاء اللہ اوس کا گڑا بہر جائیگا اور اگر چاک کیا ہے اوس وقت واجب ہے کہ سارا کیسے صلیح بتوری سے نکال لینا چاہیے  
 گو بذریعہ ہونے کے نکل سکے اس لیے کہ اگر بتوری سی مقدار ہی باقی رہ جائے گی پھر عود کیگی اور اگر اوپر ہیر کا بند ہو اوس کا ٹکڑا  
 نہیں سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسے کی کب قدر مقدار باقی رہ جائے دوا دوا کریں لگا کر باقی ماندہ کو بھی گرا دینا چاہیے  
 جو سلع موئی اور شکل غسل کی ہے اوس کا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کریں کہ اوس کا کیسہ پھٹنے نہ پائے اور جو جیلہ ٹکڑا ہو ایسا ہی  
 لٹا کر کہیں کہ سلع مع کیسے کے نکل آئے اس لیے کہ ایسی بتوری کا کیسہ اگر ہیٹ جا بجا چھلکا ہو اوس کا اخراج بہت دشوار ہو گا پھر

بوجہ سور تدبیری کے پیٹ جاسے اور اسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اس میں جو باقماندہ ہے اس سمیت ٹانگے لگا دین تاکہ کبجا  
 اور مجتمع ہو جائے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہو جائے اور اسی رابطات کو ذریعہ بماندہ دین اگر اس میں سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روان  
 مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت اسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اس  
 غشی طاری ہو جاتی ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اسکا علاج مناسب حال کیا جائے۔ اکثر جو  
 لوگ نازک مزاج ہوتے ہیں انہیں نخل سلخ اور اود پیر نے کانہیں ہونا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی  
 بوجہ زیادتی مرض کی بھی اونکی بھی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی انڈیا ہو چانی انہیں مناسب نہیں ہوتی اور سوائے چاک کر کر  
 اور کوئی تدبیر اسکی حسب حال نہیں ہوتی پس واجب ہے کہ ایسی بیماریوں کے پھوڑے چاک کر ڈالیں اور جو کچھ اس میں سے نکل سکے  
 اسے خارج کر ڈالیں اور کیمسہ سلخ سے متعرض نہوں بلکہ ہر روز کیمسہ میں جو کچھ مجتمع ہو جائے اسے نکال کر نیکوم روغن زرد و لاکڑ  
 کہ اسی تدبیر سے کیمسہ متعفن ہو کر خود بخود گر پڑے گا سلخ عملی اور شہد کا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم خیر سے تمکید اور اسکی شروع کینز  
 بعد ازان زبیب خستہ بر آوردہ کا ضما و کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالیں بعد اسکے اوپر مریم وغیرہ رکھیں کہ کبھی بعض  
 ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلے ہیں کہ جو مقدار مطلوب ہو اسقدر چھیل ڈالتے ہیں۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر وغیرہ  
 کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے پھوڑے کی توڑنے والی دو آئین ایضاً چار حصہ چونا اور ڈر شراب سوختہ دو درہم اور نطوردن دو درہم  
 گیر و ایک درہم چند بار بار اگر ادرامین جوش دین اور سیمسہ کے دہن میں بھر کر کہیں اور مقام سلخ پر ٹپکایا کرین تاکہ تر سے خشک ہونے پائے  
 یہ دو آئین لیں مسنون اور غدو کے واسطے بکار آند ہے۔ خربق زرنجی احمد حصہ قشور خاس لینے تانبے کا چھیلن جو خرافو سے  
 پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغن غنغل میں ملا کر نطوخ طیار کرین یا تخم انگن اور قشور خاس اور زرنجی سے روغن گل میں ملا کر طیار کرین۔ سلخ  
 عملی کے واسطے یہ ضما و بہت جلد ہے اور سب پھوڑوں اور اورام حارہ کو مفید ہے اور اس میں کوئی خلط لین نہیں ہے۔ لاکڑ  
 قند لینے شوره اشق مقل شہد کھی کے چھینے کی ہیٹ عکاک البطم سب اجزا ہوزن لیکر ضما و طیار کرین۔ پگملانی ہوئی اور پتھر  
 ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اس میں زیادہ لذع اور سوزش نہیں ہے بلکہ نرمی اور اسکا نصف حصہ خربق لیکر روغن غنغل اور موم کے  
 ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بھرہ ایک جز قلع طار ایک جز زرنجی ایک جز سب کو کبجا کر کے استعمال کرین۔ غدد  
 کہ مشابہ سلخ کے ہیں اور یہ ایک قسم کی نفقہ اور تنگی سے پیدا ہوتے ہیں اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل تہوری کے نکل سکیں اور  
 اور اونکے اخراج سے پٹے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ ہو پٹے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہنچے بلکہ اٹل اور اونکا اخراج کو دینا چاہیے اور اگر غدو  
 ہاتھ پانوں میں خواہ ایسے مقام میں جو پٹے کے قریب ہی پیدا ہوں خواہ اوتار کا قریب غدو سے ہو اس کے نکالنے کے درپے  
 چاہیے اس لیے کہ ایسے مقام کے غدو کے نکالنے سے مریض تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے بلکہ اس غدو کو پارہ پارہ کر کے کوئی وزنی  
 شے اوپر باندھ دینی چاہیے کہ اسکو مضیق کر دے اور نابود ہو جائے ایسے غدو کی علامت یہ ہے کہ اگر اسے دباتین عضو میں  
 خدیر پیدا ہوتا ہے غدو کا بیان کبھی بعض اعضا میں ورم غدوی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھ کا پھل یا شل جوڑہ کے  
 اور کبھی مقدار میں کم ہی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غدوی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور استڈامین یہ ورم ایسا ہوتا  
 ہے کہ اگر دباتین جدا ہو جاتا ہے اور بہر مل جاتا ہے اور کبھی بعد مشرق ہونے کے پھر نہیں ملتا ہے علاج غدو کا اسکا علاج

شسل سلع کے سہ اور کبھی ہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اس کو ٹورین اور ریزہ ریزہ کر ڈالین بعد ازاں اس قدر حرکت دین کہ بہین سامادہ او سکا  
 پھول جائے اور اسکے بعد اس رب وزنی اور لنگو دا چیر سے اس سے اوٹھا کرین یعنی اس سے کو او سپر باندہ دین تاکہ منہ منہ ہو جائے خصوصاً اگر اس کے  
 پنج کوئی طلائی یا شمش لگا کر باندھیں جو اوپر نڈکور ہو چکے ہیں اور بعد منہ منہ اوٹھ جانے کے ہی بہت دنوں تک بندش اور سپر علی جاو  
 کر اسکی وجہ سے دوبارہ عود نہیں کرتا ہے چور غدیہ کا بیان کہی چوڑے چوڑے ثور غدی پیدا ہوتے ہیں علاج اونکا سر ٹور کر  
 جو رطوبت انہیں ہونکا لڈالین اور خوب سا بچورین اور اسکے بعد اس رب کی بندش بطور بیان بالا او سپر کرین تو خیل کا بیان  
 تو خیل ہی ایک درم غدی ہے اور شاید جو ایسا ورم پس گوش ہو اوسی کو تو خیل کہتے ہیں ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسی اور ام کو  
 کر دیا ہے اور اب مکر بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے علاج تو خیل کا علاج ہی مثل علاج اور ام غدی کے ہے اور مثل علاج اون  
 اور ام کے جو پس گوش پیدا ہونے ہیں۔ اور خاص دو اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہ کلان یعنی سنکھ کی راکھ پرائی جز  
 جو نمک الودہ نمولاکر استعمال کریں یہ دو اسے نظیر ہے۔ ایضا ہونے کی راکھ روغن سوسن میں ملا کر پرائی کریں یعنی زمانہ در تک  
 رہنے دین اور جب کہ نہ ہو جائے استعمال کریں خنازیر کا بیان خنازیر ہی سلع کی مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر کو  
 اور جلد سے الگ اور جدا مثل تھوری کرین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت منہ  
 میں عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے۔ اور کتر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر آپ  
 غدد خنزیر سے بہت سی خنازیر پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے کہ میں خنازیر اور کلیل یکساں ہیں۔ اور کبھی کبھار سی پڑ کر مثل گردن بند  
 خواہ گھٹلی کی ہو جاتی ہیں جیسے انکو کسی ڈور سے مین گوندھے ہوئے ہوں خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد و ستیر وسی ہوئے ہیں اور  
 بعض خنازیر کے ہمراہ درد ہی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم ہی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہیں ہوتا  
 ہے اسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج میں چاک کرنی کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے  
 ۔ اکثر جو لوگ تکی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوئے ہیں انہیں اس قدر عود و خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عود و  
 خنازیر کا رقبہ اور زینفل ہے۔ کیا عجیب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر کہلایا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل میں۔ خواہ  
 شعہ اور فساد میں مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیمار ان خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کا  
 قسم نہایت اسلم ہے جوڑ کو کو عارض ہوتی ہے۔ اور زیادہ شدید اور پرخطرہ قسم ہے جو شبان اور جو الزون کو عارض ہوتی ہے  
 علاج قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالوجین ہے استفراغ اور تطہیف تدبیر ہے اور استفراغ میں عمدہ طریقہ قے کا ہے  
 ۔ اور جب مسهل سے بلغم غلیظ کا اسمال کرنا ہی ضرور ہے خصوصاً جو صلب بنام واصل معروف ہے۔ ایضا تر بد زنجبیل شکر  
 ہونان لیکر قریب دو درہم کے استعمال کریں یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا  
 ہوتی ہے تصدیق خنازیر میں نافع ہوتی لیکن قیہال کی فصد کو لانی چاہیے اور تطہیف تدبیر ہے کہ غذا انا سے غلیظ سی اور  
 اوٹھ اب پانی کے پینے سے اجتناب کریں اسطرح تھما اور اعتلا اور گر سنگی زائد سے تا امکان احتراز کریں اور جو چیزیں کہ اس کے  
 استعمال سے مادہ سرین پیدا ہوتا ہے سب کو چور دین اور جتنی حرکات ایسی ہیں کہ او کو سبب سی سرکیرف میلان ہو اور  
 ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع میں دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ بچا کھیا اور بچو نا جس سے سر

زمین کے مائل ہوا سپر سر کھنا ان سبب ہورہے اخترا کرین خواہ جن افعال سے مواد بطرف سر کے منجذب ہوتے ہیں جیسے کلاک  
 کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا اور زمین ہی ترک کرین جماعت اصحاب خنزیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے اور اسکی یہ  
 کہ جماعت میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ استفرغ مادہ خنزیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنزیر کے ردی اور قوی ہوا و سکا اخراج کرے بلکہ  
 مادہ کو جذب کر کے غلیظ کر دیتی ہے اسوا سبب کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ جماعت کے ہو جاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور  
 جو خنزیر قبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر کے ہون اسکی کیفیت اور حالت اولی ہر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنزیر کی نظر نفس خنزیر  
 مشابہ سقروس کے ہے۔ اگر خنزیر بڑے بڑے ہوں اکثر جراح اور نکالاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دواسے حاد سے نہیں کرتی  
 ہیں بلکہ حتی الوسع ایسے خنزیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تفریح خنزیر  
 کی ہوتی ہیں پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنزیر کے استفرغ اور تنقیہ اور لطیف غذا اور بہت حال ادویہ ملکہ موصیہ بہ نرمی  
 کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شکیں حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرا بادین میں مذکور ہے۔ خنزیر قادمہ متفرجہ میں بہت موثر  
 اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مرہم سے شخین خنزیر میں پیدا ہوتی  
 جیسے مرہم و اخیون اور بھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جو  
 پنج سو سن خصوصاً بنظر اس خاصیت کہ جو مذکور میں ہے خواہ بکری کی میگنی خواہ بھیر کی میگنی خواہ حرف بالی اور کربیل کی جڑ اور  
 زبیک ہی اور جو انجیر قبل خشکی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جائے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور نقل پر دواتین اس  
 مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بلکہ کی چربی ملکہ بجز دوق غفل  
 شب یانی اصل المسوش فت طب لصف جز مجموع اجزا کو زیت کمنہ میں بطریقہ معلوم حق کریں اور چربی اور زیت کو زیت میں گدا  
 کر لیں۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنزیر سخت کو ایک دفعہ خواہ ہفتہ سے کم میں دن میں تھیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالقیو  
 ہے کہ اوسنے قاطا ناس میں تجویز کیا ہے۔ رائی اور تخم انگن کریت اور سندھین زرد و نقل اشق زیت کمنہ مجموع مجموع ادویہ  
 مرہم درست کریں منجملہ ادویہ کے جو خنزیر پر رکھی جاتی ہیں یہ ہے کہ زیت کو آرد جو خواہ غسل میں آمینہ کر کے استعمال کریں خواہ  
 پنج کرنبہ محوق اور پنج کمرہ نقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ گبرگین گا ویکجا یہ سب اجزا کر کے خواہ ہر  
 میں جوش دیکر ان سب اجزا پر تخم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کریں۔ یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے علیہ چارہ پورہ نظر و دن  
 ایک جز و شہدین بکجا کر کے استعمال کریں ایضاً پنج کرین غار ہمراہ ملک البطم کے کوٹ کر خون دونوں کے خاکستر لیکر استعمال  
 کریں ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی میگنی اور بھیر کی خصوصاً پہاڑی لڑکے کیشاب میں پسک لٹوٹ طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے  
 مرکب دس جز و اشق سات جز و دقیق بلوط پانچ جز و قنہ جسکو بارز دہی کہتے ہیں اور شہد کھی کے تھن کا فضلہ ہر ایک ایک جز و سبب  
 کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ میں دوق مضموع یا مضموع اور ریت یاخ ہر واحد ایک طل قنہ تین او قنہ سب کو بکجا کر کے  
 استعمال کریں یہ لٹوٹ بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صنع صنوبر تخم خنزیر جبین نمک کی آمیزش نہوفر ایسوں زنجار  
 سب جزا ہم وزن لیکر لٹوٹ کریں ایضاً پنج ایک جز و فوشور خامس و جز و شب یانی اور پنج ہر واحد چار جز و ان ادویہ سے  
 لٹوٹ طیار کریں۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دوا قطر ان اور دوا قشار الحار اور دوا کندش اور وہ دواسے جسکا نام اسندوس ہے



جو دو اشیاء یعنی سانپ سی بنائی جاتی ہو اس میں سے سادہ یہ دو اسے کہ مراد اس سانپ لیکر کسی دیگر کو گل حکمت کر کے اس میں لکھ کر  
شد و صل کر کے تنور وغیرہ میں رکھیں جب خاکستر ہو جائے سرکہ اور نصف وزن اس کے شہد ملا کر استعمال کریں۔ منجملہ ادویہ جدیدہ کے  
وہ دو اسے جو قد مانا سے اور جھٹ اور پنچال کہو تر ہمراہ زیت کی بنائی جاتی ہے۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا ہی نافع ہوتی ہیں اس طرح  
آرد کر سنہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا و قیق کر سنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موسوم کے ایضاً زبیب چنبلی اور نظرون اور  
راتنج اور قیق کر سنہ شہد اور سرکہ میں آمختہ کر کے استعمال کریں۔ باجج موسوم اور قیق کر سنہ کو شراب میں جوش دین اور بعد جوش  
کے پنچال کہو تر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اس سے بطور غذا و کے بالین عجیب النفع ہے  
پیشاب اوٹنی کا اور اسکو بستہ کر کے لگانا بھی اس مرض کے علاج میں مجرب ہو چکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب میں شور کی چربی  
وغیرہ ملا کر استعمال کریں۔ مغات یعنی سفید لکڑی بھی غذا و عجیب النفع خنزیر کی چربی وغیرہ کو شل ہو۔ حکیم کنڈی کا قول ہے کہ سفید  
کے سینک کو نرم نرم ٹکڑے جو اس کے سر سے پر ہوتے ہیں وہ بھی اسطرح چمکیدہ میں کہ اوٹنو سوختہ کر کے ہفتہ تک ہر روز دو درہم  
پلاستین غالباً خنزیر پنج وین سے جاتا رہے گا۔ واجب ہو کہ ہر ہفتہ میں ایک ہفتہ پلاستین۔ تاہم زائل ہو جائے۔ یہ بھی  
چائنا ضرور ہے کہ بعض خنزیر ایسے ہوتے ہیں کہ اونہیں سرطانت ہی ہوتی ہو ایسی ہی سرطان کے علاج میں واجب  
ہے کہ ادویہ جارہ مذکور بالا روغن گل میں ملا کر چند روز نال کر کے استعمال کریں تاکہ حالت ادویہ جارہ کی گدٹ جائے اور جو خنزیر  
زیادہ گرم مزاج ہیں ان کے علاج میں بافراط استعمال ادویہ جارہ کا نہ کریں۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے  
قوی تر یہ ہے کہ مری ہمراہ دو چند وزن اس کے محض جو آب کشنیز میں ترکی ہو اسکا استعمال کریں۔ اور آب کشنیز جزو غذا  
ہے خواہ کوئی اور جو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنی ایسی دو جو بظہر التهاب خواہ قلت التهاب اسکی کمی بیشی مناسب ہو  
اسکا لحاظ رکھیں خستہ شفتا کو سوختہ کاروغن ہی ایسے وقت نافع ہے۔ اگر خنزیر کے علاج میں احتیاج عمل عراجی کے بذریعہ  
لوہے کے ہو چاہیے کہ جو خنزیر قریب قریب بڑی رگون کے ہیں اونہیں پہلے باحتیاط تمام چاک کریں خواہ جو خنزیر قریب اعضا  
کے ہیں اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کریں اور حتی الوسع اگر اس کے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کے  
پہونچتا ہو چاک کریں۔ ایک جراح نے بعض خنزیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا کہ جدید عصب راجع لیٹے جو پٹہ گردن میں  
بنام راجع باب قشرخ میں موسوم ہو چکا ہے اس پر چارہ امراض کی آواز باطل ہوگی۔ کہی باوجود کہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب  
جراحت نہیں پہونچتی لیکن پٹہ کی قدر نمایان اور ظاہر ہو جاتا ہے جو جبروت کے اور اسی جہت سے اسکا مزاج نادرست ہو کر فعل ظاہر  
عصب کو باطل کر دیتا ہے تاہم کہہ چاہیے اسکی تخمین کیا نہیں کرتے ہیں اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرنا ہے جب اسکا فعل پورا  
اور درست ہوتا ہے کہی جراح کی خطا سے نشتر و داج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ تیرائی جب ہوتی ہے کہ مزاج خائستہ نشتر کا صدمہ  
پہونچا میواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسٹ اور چیلنے کا جانب صحت سے کہیں چاہیے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہے اسی کو چیلے اور  
باقی کو بذریعہ دوا و حاد کے ساقط کر دے اور جانب مودف کے چیلنے پر توجہ نہ ہو مگر حکم کے چھ پر بات میں سے ایک بات  
بہندی ہے جسے چھپو کہتے ہیں اور وہ چھپو کہتے ہیں اور اپنی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چھپو کہتے ہیں اس کے سوا ہے اس  
مرض کے واسطے حکم اکسیر کارکتی ہے مگر اگر خنزیر میں سرطانت بھی اور نادرستی اور نہایت پہونچے اور ناکل پیدا ہو چکی ہو

رہے جو سہ ماہیہ کی بیان

اسکا فائدہ کم نہیں ہوتا بارہا تحریر کیا ہے اور کتب مفروات میں اسکا ذکر نہیں ہے اور ام صلیب کا بیان درم صلیب سے ہے جسکا  
سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے چارہ جس اور ام نہوا اور اگر ٹوڑی سی ہی جس باقی رہ جائے اسکو سقیروس خالص کہنا  
چاہیے اور سقیروس غیر خالص اس درم کو کہتے ہیں جسکے ہمراہ جس نہ ہو پھر درہین اسکو جس نہ ہو گا یہ درم سقیروس کہی سودا کو کہتے  
ہے پیدا ہوتا ہے یا سودا اصل سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آبی لینے لٹکل سب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا سودا  
سودا غلطو طبع سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی بعض لغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے لینے  
جس لغم میں کیسٹریکی صلابت عارض نہوی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر شل اسب کی ہوتا ہے اور اس میں تدرشد یا و صلابت  
زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اوس میں جفت سے پڑنے میں اور کھڑکھرا ہوتا ہے اور ایسے درم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہیں  
ہے کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہے اور اسکا نام فوڑوس  
رکھا جاتا ہے اور کبھی جسکے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوس میں بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو فوڑوس  
ہے یا بلندی ہوتا ہے یا سخیل سقیروس بلندی توڑا توڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس سخیل فغمری موزہ سے  
پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر احشائے جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد درم حار کے  
ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبروات یا لزوجت سے کیوں سرطان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے سقیروس اور سرطان کا قرب اور  
بہوجب کثرت اور قلت الغتاب اور قلت نلو ضربان اور خفا ضربان کے اور ظہور رگون کا اور درم کا رگون کا ظاہر ہوتا ہے اس سے  
دریافت ہوتا ہے علاج جو درم سقیروس ایسا ہو کہ اوس میں جس ہو اسکا علاج کرنا چاہیے بعد از انکہ پہلے بدن کا نقشہ یاد میں لکھا  
جس سے مرض پیدا ہوا ہے کہ کین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ قصد کے کرتے ہیں اگر فون میں کثرت سودا کی ہو اسکا علاج میں اعتماد ایسی  
دواؤں پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور لٹین ساتھ ہی پیدا کیوں اور جو دوا تحلیل اور تخفیف پیدا کرے اس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے  
کہ اس سے ابتدا نہ ہو پھر ایسا ہے اسلئے کہ مادہ غلیظ میں تخفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور وجہ  
ہے کہ اسکا علاج کی دودور سے کیے جاتے ہیں ایک دورہ میں تحلیل ایسی دوا سے جس میں زیادہ تخفیف کی قوت نہوا اسواسلئے  
کہ دوا کی تحلیل اکثر تخفیف ہی ہوتی ہے اور جس دوا میں ترطیب کا اثر ہو اس کی تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دوا کی تحلیل کا دورہ چار  
دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تخفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسرا دورہ معالجہ کا لٹین کا کرنا چاہیے  
اور یہ دوسرے دونوں متعاقب ہوں اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ میں عضو متورم کو اسکی غذا  
خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اسی عضو کی جانب مقابل کی طرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرح کہ عضو مقابل میں حرکت پیدا کرے  
اور اوس میں ریاضت ایسی پیدا کیوں کہ اپنی غذا کی خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اسکی غذا کو  
جذب کر لے اور جب وہ لٹین کا آئے غذا سے عضو متورم کو پرکین اور اسکی تدریج ہے کہ عضو متورم کو دلک غیرہ کو قابل  
جذب غذا کا کیوں اور زفت کا طلاء کیوں اور یہ محکمہ اور لٹین کی قوت اور ضعف بمقدار تحلیل اور نکالت تجویز کرنی چاہیے البتہ  
شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ میں لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوس میں دونوں قوتیں مجتمع  
ہوں حمام میں کثرت ٹھہرا ایسے بیمار و نگو نہ چاہیے اسلئے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہو کر سختی

زیادہ پیدا کرنا ہے اور اتنی قوت حمام میں نہیں ہے کہ وہ کیفیت کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محلات میں کس قدر تحلیل ہے وہ بھی ہیں جیسے شحم دہاجی اور مرغابی اور لبط کی چربی اور بچہ گاؤ اور نرگاوال اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاسے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی اور گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی و زندہ جانوروں کی جیسے شیر اور بھیر یا اور چیتا اور بکھ و خیرہ کی از قلم بومری اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائروں کی جیسے باز اور باشہ جڑے۔ واجب ہے کہ ان چربیوں میں مثل شحم بومری اور مثل و شہرہ اور میوہ اور مصلیٰ کی بروقت آمادگی تحلیل کے ملائق اور تنہا یہ دو اہلین بروقت آمادگی ملتین کے مستعمل ہوں بہت بہتر شحم مذکورہ بالا میں شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کٹان ہے کہ انہیں تحلیل اور ملتین دونوں کی قوت ہے۔ واجب ہے کہ ان چربیوں میں اور بھی دیگر ملکیت میں نمک کی شرکت نہ ہو اسلئے کہ نمک سے تخفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ ہوتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کو اور دھوپ کو ہو کہ جس طرح دھوپ میں شحم کھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اسی طرح ان دواؤں میں بھی قوت ہو کہ ملتین اور زرد و ب و دونوں پیدا کرے اور درجہ تخفیف تک نہ پہنچیں۔ منجملہ ان ادویہ کلمہ کے جنہیں ملتین بھی ہے مصلیٰ قطعی اور زیت کمنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شہرہ ہے اور لادن اور میوہ ساکھ اور زعفران و فایر طیب ہے اور بہتر ہے کہ انکی میں زیادہ نہ ہو اور رطوبت میں اندھ مصلیٰ بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا و روغن سوسن اور انجیر اعلیٰ اور روغن بید انجیر تحلیل اور ملتین ساتھ ہی اس قدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملکیت کے تل چنٹ روغن ہرز اور تل چنٹ روغن کنجد غیر منفرد کے دونوں کو جو شکر دیکر اور بعد خوب جو شکر اناہل ایلایا و سپر دالین اور استعمال کریں دوائی جدید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہو یہ ہے کہ قنار الحار اور خطمی کی جڑ دونوں کو پیس کر نطوخ بنائیں اور دونوں کے ہمراہ میوہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضا جس وقت ورم میں نرمی ظاہر ہو چاہی کہ پراڈی سریش شحم کو محلول کریں کٹان تل اور نطوخ کی اور استعمال کریں اور پھر دوبارہ ملتین کی تدبیر کریں۔ خواہ شہرہ اور جاوشیر کو بکچا تین یا شہرہ اور اشق اور مقل کو بکچا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملا کر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کٹان داخل کر کے جب مثل مرجم کے ہو جائے اس وقت استعمال کریں چرک حمام ہی اس بارہ میں زیادہ نافع ہے اگر اور ام صلیب کے مرجم کو داخل کریں اور اگر چرک حمام دستیاب نہ ہو اس کے عوض میں خطمی اور نطرون داخل کریں۔ اضافہ جدید بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہیں جو خنازیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور رضاد نار بس اور قویاوان بھی مفید ہے اگر ورم میں خلاط زیادہ ہو اس وقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کر کے قوت میں عضو کے سستی پیدا کرنا ہے خصوصاً اگر عضو منورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل کا اس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ میں اثر کرنے والا ہے اسکی اطاعت کر کے یہ مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اسکی ادویہ مذکور میں آخر زمانہ ورم میں ہونی چاہیہ اہل زمانہ میں اسکا استعمال مناسب نہیں ہے اور جب ملتین میں مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دیراست ملتین میں تحلیل کی فترات ہو چکے ہوں اس وقت بنرمی استعمال سرکہ کرنا چاہیہ۔ اگر سرکہ کے استعمال میں نرمی کا لحاظ نہ ہو کہ گاؤر پشک کو سفر ہو گا اور تجربہ کیا کرے گا زیادہ تر جراثیم طیبہ ہو ستھار میں سرکہ کے اس وقت مناسب ہو کہ ورم مذکور کسی عضو میں پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ میں ورم متفوس ہو

کبھی محل منورم پر سر کر ملا کرتے ہیں اور تخیل موضع کی سر کر سے کرتے ہیں بعد اوسکے جاو تخیل کو ملا کرتے ہیں بعد ازان اشق کو ملا کرتے ہیں۔ لیکن ابتدا میں بہت کم اور ایک لیب کرتے ہیں اوسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہیں بعد اوسکے رفتہ رفتہ تلبین تک پہنچتے ہیں۔ واجب ہے کہ درم پر ایسا روغن لگا تین جیسین قطن مطلق نہ ہو ایسا روغن بہ نسبت پانی سے بہت مناسب ہے خصوصاً روغن شبت جو تروتازہ سوکری طیار کیا جاسے اور اگر اوتا میں صلابت پیدا ہوتی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے درم مقہور تر پیدا ہوا ہو اسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ نقشبہ سے تخیل کرین خصوصاً حجارہ کنگیا سنگ سیاہی بہت بہتر ہے کہ سر کر سے تخیل کرین اوس سے بہتر ہے کہ مارقشیشا میں کر کرین ملا کر تخیل کرین اور اس سے تخیل اور تدریج میں اسقدر مبالغہ اور اتہام کرین کہ عرق نمودار ہو جاسے اور تخیل مارقشیشا سے کر کر کے ملا کرین وہ بھی نفع کرتی ہے۔ اور سر کر کے استعمال میں رفق اور نرمی کا لحاظ پر ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور تلبین مادہ کثیف کو پیدا ہوا اور ایسا نہ ہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جائے۔ اور حد افراط پر استعمال کر کہ کا ابتدا میں رومی ہو لہذا مبالغہ ہو کہ اوسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ میں ایسی چیز کا استعمال کرین جس میں تلبین کی قوت ہو جب فترہ کو پونچھ تخیل عصب کی ایسی دواسے کرین جو اوپر مذکور ہو اور ظلاً اور یہ مناسب ہے کہ تلبین اور یہ ترکیب عصبو لحمی کو درم میں اشارۃ اللہ تعالیٰ بہت اسلم ہے صلابت مفصل کا بیان کبھی مفصل میں صلابت ایسی عارض ہوئی ہے کہ اوسکی خریک کو منع کرتی ہے اور باتسانی حرکت مفصل میں پیدا نہیں ہو سکتی ہے اور جس باطل نہیں ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سبک دہی ہے جو معلوم ہو چکا مسامیر کا مسمار ایک گرہ گولی اور سپید ایسی پیدا ہوتی جیسے کیل کے سرے پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کو علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم میں مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام پانوں اور پانوں کی انگلیاں اور اسافل بدن سے کہ چلنے پھرنے سے منع ہوتے ہیں واجب ہو کہ اوسے چاک کر کے نکال لین خواہ آستور چھڑی کرتے رہیں اور اسرب کو جو زنی ہو شکایتیں اوس مقام کو مسمار میں جہاں اخراج ممکن نہ ہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہیں کرتے ہیں بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے سرطان کا بیان سرطان درم سوداوی ہے اوسکا تولد اوس سوداوی اخراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کو اخراق سے پیدا ہو خواہ اوس مادہ کے اخراق سے جسم میں مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور ملکی اخراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداوی عکری سے یعنی جو سودا وکرم ہے۔ سفروس میں اور سرطان میں یہ فرق ہے کہ سرطان درم اور حدت اور خرابان ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انفراج بھی اس میں زیادہ ہوتا ہے ایسی کراہ مادہ میں جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطان منفصل ہو کر کسی عضو میں گرنا ہے ایک فترہ سرطان اور اسقیدہ دس مہینے بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور گین ایسی چھوڑتا ہے جیسے کینکے کے پانوں میں اور یہ رگین ویسی سیخ نہیں ہوتی ہیں جس طرح فلفھونی میں پہلے ہی میں بلکہ سرطان کے پانوں خواہ کین مائل بہ سودا اور کھودت اور سبزی ہوتی ہیں۔ کبھی سفروس اور سرطان میں یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور درم صلب یعنی سفروس کا حدوث بوجہ انقباض



کے ورم خارج سے ہوتا ہے۔ اور سرطان میں جس باطل نہیں ہوتی اور سفید و خالص میں جس باطل ہوتی ہے اکثر عرض سرطان کا اعضا متکلیف میں ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورت میں یہ مرض بہت ہوتا ہے اور اعضا و عضبہ میں بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول ظہور اس کا خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہے پھر پرمی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہوتا ہے اور اس کے بعد اس کے علامات نمودار ہوتے ہیں ابتدا میں ایک دانہ باجر سے کی شکل کا چوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اس میں شدید حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام میں سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام میں درد کم اور ساکن بعض اقسام اس کے تابہ تفرج پہنچ جاتے ہیں یہ وہی قسم ہے جو حرارت و صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور متفرج نہیں ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متفرج کا بطرف غیر متفرج کر ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان میں تفرج پیدا کرتا ہے اور اس کی تاثیر ہوتی اور سخت بوجہ استعمال جدید کے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضویں اثر ورم کا تشبہ اور درنگ کرنا مثل تشبہ اور پھیلنے سرطان کے اوس آگ سے ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے سرطان کو شکار کر کے جیسے شست اور جال وغیرہ۔ باوجود تسمیہ یہ ہے کہ اس کی قدرت استدارت وغیرہ میں اور رنگ میں اور پاؤں وغیرہ میں جو گرد اس میں رہتا ہوتا ہے میں مثل سرطان کے ہوتی ہے علاج جو علاج کارگر اور جس کے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا میں ہو سکتی ہے اور جس سے سرطان اور اس کی روک اور ٹھکرا دینا اوس کا جتنہ را اعتدال نمودار ہو کہ اوس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متفرج نہ ہونے پائے اور اکثر ایسی ادویہ اگر ابتدا میں استعمال کی جائیں شاید صحت بھی جاتی ہے۔ مگر جب مستحکم ہو جائے پھر امید صحت کی نہیں ہوتی اور اکثر عرض سرطان کا باطن میں پوشیدہ ہوتا ہے اور بعض اقسام کے علاج میں درست تدبیر یہ ہے کہ قول بقراط پر عمل کریں اور سنے کہا ہے کہ ہرگز اس کی تحریک نہ کریں تا کہ اس لیے کہ اس کی تحریک کریں گے منجر ہلاک ہو گا اور اگر بحال خود اسے چھوڑ دیں گے اور کچھ علاج نہ کریں اکثر زمانہ دراز تک صحت جان و عضو کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذا و مصالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تیرید اور تربیب پیدا کرے اور مادہ ہاویہ کو لینے میں مادہ میں نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے مارا شیر اور سمک رضراغی اور زردی ہفہ نہ شست وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی میں حرارت بھی ہو بعض بفرج طرح جایا ہوتا ہے لیکن اوس کا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو اور اس طرح جو غذا قبول مرطبہ سے طیار ہوتی ہے جو کہ ترکاری کی بھی یہی فائدہ دیتی ہے۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اس کے ہوتے ہیں کہ قطع سے جلائیں۔ اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور چڑھٹ جائے اور کچھ اوس کا اثر باقی نہ رہے اوس کی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو اوس کو ایسی طرح قطع کریں کہ جو چیزیں گرد ورم کے اقسام غد اور عروق ہیں وہ بھی کٹ جائیں اور جن چیزوں سے سرطان کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہے ان کا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان فنا مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہٹا کر اور بوجہ قطع کرنے کے خون کثیر اوس سے جاری ہو کہ باسما باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جائے اور اس کا ٹھنہ سے پہلے منقبہ مادہ کا بڑھ استعمال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور منقبہ کے حفظ قوت کے واسطے غذا و جمید کمیت اور کیفیت میں رہنی چاہیے اور کثرت عضو کی کہ فی جاہ ہے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر ضرر اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کی بھی حاجت ہوتی ہے اور بیشتر داغ کرنے میں خطرہ عظیم ہوتا ہے جس وقت سرطان قریب عضایہ رئیسہ کے ہو۔ بعض اوایل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو متورم و بوم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان میں پھر ورم سرطانی پیدا ہوا۔ میرا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے اور  
 سرطان جمع ہوتا جاتا تھا اور جب اتفاق اس مرض کا ظہور اس پستان میں اور سوقت ہوا جب تیز قطع کی اس پستان میں کی گئی  
 اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہو چنانچہ اظہار احتمال پستان کے  
 درم سرطان کا یہی ہے تدریجاً اسہال کی درم سرطان میں یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنوں تک تھوٹے دنوں کا فاصلہ دے کر کھانا کھا کر  
 اقیتمون ہمراہ مارا جین کے اور مارا غسل کے پلاٹین خواہ طبع اقیتمون ہمراہ سنجیدگی اور جو لوگ قوی مزاج ہیں اور کسے واسطے پانچ روز  
 کا استعمال کریں بیان ادویہ موضعہ کا خاص درم سرطان پر لگانے والی دواؤں سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتی ہیں  
 ابطال سرطان کا اصل سے اور بخاؤسکی مٹانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے۔ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے والا  
 تیسری یہ کہ متفرج ہونے پائے چھوٹے اگر متفرج ہو گیا ہے اور اسکا علاج کرنا۔ جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جاسے چاہیے کہ اور  
 قوت تحلیل کی ہو نسبت اور مادہ ردی کے جو بالفصل سرطان میں حاصل ہو گیا ہے اور قوت دفع کی ہو نسبت اور مادہ رس کے  
 جو استعداد اور مادہ ہے سرطان میں حاصل ہونے اور اسے ہر اور بھی واجب ہے کہ ایسی دوا میں قوت شدید ہو اور نہ تحریک شدید  
 کرے اسلیے کہ قوی دوا میں جتنی ہیں سرطان میں متفرج ہوا اور زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اس وجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لڑا حصہ سے  
 کریں اور نظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ غسول کا اختیار کرنا اولیٰ ہے جیسے توتیا وغیرہ غسول کہ اس میں روغن ہا و روغن صندل  
 جیسے روغن گل باروغن خیری۔ جس دوا سے مادہ کار کا کٹاؤ ہو اور اس میں قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذائی روغن خواہ  
 خاص کے غذا کی اصلاح ہو جب بیان مالک کے اور تھوڑے روغن صندل و روغن زیتون و روغن بادشاہ مشہورہ کے اور استعمال لطوفاست معدنیہ  
 جیسے نطفہ براہہ سنگ۔ یہ اور براہہ حجر المس یعنی جس پتھر سے لوار وغیرہ پر بارہ رکھتے ہیں جیسے سان کہتے ہیں اور اسکا استعمال  
 زہ کرل کے رکھنے سے کف سنگ اور اس پر کسی رطوبت کو ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشیر وغیرہ کی پیدا کریں جیسے  
 صندل کے کھرن وغیرہ پتیل پکا کر رکھنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں اور اسکا استعمال کریں ایسا انکو کو پیکر ضا کرنا بھی  
 نہایت درجہ نافع ہے۔ جس دوا سے منع تفرج مطلوب ہو اس کے واسطے وہی لطومات مذکور کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی  
 اور کد کو روک کر اور جن نطفہ میں لذت نمودہ سبب سے عرض کو توڑ کر نیل اور نافع بھی ہو سنگ۔ خصوصاً اگر ایسے نطفہ میں  
 کد ل وغیرہ کا بین اور کف بھی اس میں داخل کیا جائے اور اگر ان سبب دواؤں میں گل غنوم اور گل ارمنی اور زیتون  
 اور اب جی العالم سپیدہ کا شغری عصارہ برگ کا ہوا عاب اس غنوم سپیدہ قلعی بھی داخل کریں بہ ترکیب بہت ہی جدید ہے۔  
 سنا اور دواؤں کے جو زیادہ نافع ہیں اور اسکا نفع بھی ہے یہ ہی کہ سرطان سری تازہ کا ضا و لگاتین خصوصاً اگر اس میں  
 اظہار بھی شریک کریں زیادہ مفید ہوگا۔ جو سرطان متفرج ہو گیا ہو اسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اوپر پارچہ کتان آب  
 غنوم یا شعلہ میں ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہو کر لگے پھر وہی پانی اوپر پڑھاتے ہیں خواہ آب قمیچ یا گندم اور لہان اور سپید  
 قلعی کد لیکر ہم گل ارمنی صندل و دوسرے سبب کو کیا کر کے اگر سرطان میں رطوبت ہو بطور دورور کے استعمال کریں  
 اور خشکی سرطان میں ہو تو بطور مریم کے استعمال کریں روغن گل کی شرکت ہو اور نکاح مریم طیار کریں۔ کبھی خاکستر سرطان اور زرد  
 کے قیر وطنی کا استعمال اس درم کو نافع ہوتا ہے اور ابودوسرے کہ مہوزن زیادہ سرطان کے اظہار بھی داخل کریں کبھی دوا

توتیا اور توتیا و مغسول آب خرفہ اور لعاب اسپنول ملا کر نافع ہوتی ہے مترجم کو بند ریجہ میں مہر بین کہ تمام اکسیر کا نسخہ اگر لکھ جائے  
 ہوں ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ پریشہا و سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جس کا بیان بالذکر خالی نہیں ہے فقط اسی  
 مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ میں اس کا استعمال افعال اور آثار لایقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات  
 لکڑہ سے یہ دریافت ہوا کہ ارباب میں رم کی صحت میں کسی طرح کا تردد نہیں ہوتا بلکہ الحمد للہ علی منہ وکرہ اور رام ریجی اور نفاخت  
 عضل کا بیان بعض اور ام ریجی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اور ام مشابہ نہج اور متاخم صفت تمام نہج کے  
 ہوتے ہیں اور بعض اور ام بخار ریجی سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کا نام نفخہ ہی اور اس میں مدافعت اور چپک بھی ہوتی ہے اور  
 کبھی اگر راتہ کی ضربت اور پٹہ سے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جیسے متورم ہے سب پر صدمہ مانہ کا نہ ہو بخار اور عضو  
 متورم میں کس قدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ اور اسما اور درمیانی جگہوں جھلیوں کی جو گردہ دیوں کے ہیں خواہ گردہ کی  
 اور عضل کے جو غشا محیط ہے اس طرح جو پردہ اور جلی گردہ اور کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ اعضا  
 متصلہ کو بہا کر لپٹا کر پیداکرتا ہے اور بعد فرق اتصال کے ورم پیچ میں آجاتا ہے خواہ پیچ میں پیدا ہو کر اون  
 اعضاء متصلہ کو باغیر از سنگافہ کر دیتا ہے پیچ کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کہ پیچس بھی ہو جاتی ہے اور غلاظت  
 پیچ میں بوجہ کثافت اس عضو کے ہوتی ہے جسے ریج محیط ہوتی ہے اور اس عضو کے مسامات بند ہوتے ہیں کبھی کسی عضو  
 جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سامعوس ہوتا ہے جب اس سے چاک کرتے ہیں فقط ایک قسم کی ریج نکل جاتی ہے اور پھر کچھ  
 باقی نہیں رہتا ہے علاج جو ورم ریجی مشابہ نہج کے ہو اس کا علاج مثل علاج نہج کے ہے اور نفخہ کا علاج باحتیاج تخلخل جلد کا ہوتا  
 اور تخلل اس شے کا جو کہ جلد میں موجود ہے اور شاید قیام اس کا موضع مذکور میں زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے  
 کہ بدرجہ غایت لطیف ہوتا کہ وہ دو بوجہ لطافت اپنی اجزاء کے بخوبی خواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محتاج بلا  
 شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت نفس نفخہ کی ہے اور بخار ادویہ موضع کے روغن ہاؤ کہ مثل زیت لطیف الاجزا کہ اوسمین  
 سداب اور کمون اور بنزد و لطفہ مثل تخم کرسل و رائیسون اور زانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہوں اور مرہم مللہ بھی استعمال کرنی چاہیے  
 خصوصاً اگر یہ ورم ریجی اعضاء و تربہ میں پیدا ہو خواہ اعضاء و عضلیہ میں لازم ہے کہ چرک کہوتر کی کسی طغیر میں رکھ کر ایک آب  
 ناریسیدہ اور سپر اسفند الین کہ اس کا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کریں کبھی خمیر اور نورہ سے مرہم طیار کر کے استعمال  
 کرتے ہیں ایک مرہم مختل مزاج بہت عمدہ یہ ہے جس کا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے۔ زوفا و خشک پس کر ایک طبعی  
 جو موم اور روغن سونبائی ہو اور سپر زوفا سا تیدہ کو چھریں اور اس کا مرہم طیار کریں خواہ لطفہ خاتین۔ جو ورم ریجی بوجہ نفخہ کے  
 عضل میں کسی کو ٹکی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہو کہ اوس ورم میں ادویہ حارہ اور حرلیہ کے استعمال سے اجتناب  
 کریں تاکہ اعضاء و حشہ بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہ ہو اور نہ استمرار لینے ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج  
 بذریعہ محلات کے کریں اوس دو این مسکنات دج کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے میفنج زیت ملا کر صوف زوفا اوسمین ڈبو کر  
 استعمال کریں اور باوجود ورم کے کس قدر حرارت بھی ہو تو شکل میں صوف زوفا ڈبو کر خواہ زوفا سے تر کو روغن گل میں  
 محلول کر کے استعمال کریں اور یہ سب ادویہ نیکرم مائل بہ حرارت استعمال کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہ ہونے پائے کہ دوا سرد ہو جائے



اسی طرح کہ برودت ایسے درم کہ ہنسی سے اگر ایسے درم میں ابتدا سے درود بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ درود بھی عمل ہون چھین لکھن  
 ورج کی قوت ہو اور بادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہیں جیسے روشن بنفشہ اور روغن گل جہین کسیدہ روغن شبت  
 بھی شریک ہو جب کسیدہ خفشت پیدا ہو دو این محلات زیادہ شریک کوین جیسے نظرون اور سرکہ اور سکے بعد ازالہ مادہ اسکے بعد  
 مائیم محلات جیسے اوپر مذکور ہو چکے عرق مدنی کا بیان ہندی زبان میں اسکو نارو کہتے ہیں اسکی ابتدا اسطرحتہ ہوتی ہو کہ لکھن  
 کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کہ پھول جاتا ہے اسکے بعد ابلہ ہو جاتا ہے پھر ابلہ ٹوٹ کر ایک سو باخ پڑتا ہے اس سے  
 سے ایک پیر سرخ نائل سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی دہی شے مثل کیرے کے متحرک بھی ہوتی ہے طبل  
 کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گو یا کیرا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ مار و در حقیقت کیرا ہی پیدا ہوتا ہے تاہم  
 بعض طبائے گمان کیا ہے کہ نار و ایک حیوان ہے جو بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شمشیر  
 جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونوں ساق پر دیکھا گیا ہے اور میں نے دونوں ہاتھ اور ہاتھ میں  
 بھی نکلنے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن میں اکثر جبین پر نار و نکلتا ہے جب نار و کو اسقدر چھین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر چھا  
 بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درود بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ نقطہ اسکا کھینچنا درود پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جائے۔ چالیس  
 کہتا ہے کہ مجھے اب تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہیں ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور کوئی ایسی واضح  
 چیز دریافت کہ اس پر اعتماد کروں اور وہ یہ ہے کہ چالیسوں کبھی نار و نکلتے ہوئے اکھڑے نہیں دیکھا۔ میں کہتا ہوں کہ سبب  
 نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ ملغم متحرک غیر جلد مع شدت میں مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض  
 شہروں کے پانی میں ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اور نئے نار و پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بھول اور زکار ہوں کی  
 براہ خاصیت نار و پیدا کرتی ہیں اکثر جن غذاؤں سے نار و پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہیں اور جب قدرہ مرکہ مارو  
 اور تیر ہوتا ہے اسقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن میں چالیس و پچاس نار و مختلف مقامات پر  
 پیدا ہوتے ہیں اور بائیںہ مرض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب میں اونہیں تو نار و کا  
 بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استہام اور اخذ پر طب کا استعمال کرتے ہیں خواہ جو لوگ استہال شراب کا بمقدار مناسب کرتے  
 ہیں اسکے ابدان میں بھی نار و کمتر نکلتا ہے اور اکثر نار و مدینہ منورہ زادہ و شرفاء کے باشندوں کے ابدان میں زیادہ نکلتا  
 اسی وجہ سے اسکام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خورستان وغیرہ میں بھی نار و نکلتا ہے اور بلاد  
 مصر وغیرہ دیگر بلاد میں بھی پیدا ہوتا ہے مگر حجم کہتا ہے ہندوستان میں زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ البر  
 جو دھ پور ملک نار و اور ہوا جو ایسے بلاد ہیں کہ قرب سمندر کے آباد ہیں انکو کوئیں سنی جاتی ہے علاج اول تو نار و کو  
 نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اور بلاد میں جہاں کثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر متحرک ہے اسی بات میں کہ کثرت  
 سبب اور بادہ کے کچا دے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بندر یو قصد باسلیق یا صافن کے جہاں کی قصد مناسب ہو کوین  
 اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت بلبلہ زرد اور سیاہ ہو اور طلیخ افیمون خواہ استعمال جب قویا سے بالخصوص اور استعمال  
 اطریشل کا جو سنا اور شاتہرو سے مرکب ہو کیا جائے اور ترطیب بدن کی اعتدال مرطوب سے اور استہام سے خواہ اور تیر



جو مقامات گذشتہ میں منسلک مذکور ہو چکی ہیں ان کا استعمال کریں۔ جب شہر و گاؤں پہلے پہل ظاہر ہو تو تدبیر صائب یہ ہو کہ اس عضو کی تہذیب و صفات  
میرہ و طبیب سے جیسے عسارات بارہ و معروف مع ضد لین اور کافور کے بعد تھوڑے دن کے الیٹا خاص موضع ماؤف پر چونک لگا کر کئی  
اخراج ہوا پر دین۔ نہجاً طلا یا جیدہ کے یہ طلا میرہ صبر اور مدلل اور کافور اور مر و اور زرقطو شیر تازہ میں کریں اگر وہ پلٹ  
نہ جای اور دانہ خواہ ابلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر ان ظہور اور زیادتی مرض اور پھرانی دال مادہ کو بطرف دوسری جہت کو اور جو جہت  
ایدا اور تکلیف کی تدبیر ہوتی ہے کہ بعض ایسے در سپہ تین روز برابر ایک در سپہ مشورہ صبر کو استعمال کریں خواہ ایک وز نصف در سپہ اور دوسرے  
روز پورا در سپہ اور تیسرے روز دیرہ در سپہ استعمال کریں اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کریں خواہ نار کے سونہ پر لٹیکو اس کے لعاب اور لہو جہت  
کو لگائے اور اس طرح ابتدا میں ظہور میں نارو کی یہ تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہ ہو اور نار و نکل آئے اس وقت تدبیر صائب یہ ہو کہ اس کی بند  
اور پیچیدہ کرنے کی در سپہ ہو اور کسی چیز سے ہر فرق اور نرمی اس سے تھوڑا باندھیں اور بہان تک صبر کر کے تمام و کمال نار و اندر سے باہر  
نکل آئے اور ٹوٹ کر نہ جاسے بہت اچھی تدبیر ہے کہ ایک لکڑی خاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جائے کہ اسی کی بوجہ پر اقتصاد کریں اور  
وہی وزن لو سکو اندر سے باہر کی طرف جذب کرنے میں کافی ہوگا اور آسانی جذب کر کے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر میں نہیں  
ہے اور آسانی نکل آئے میں نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ اسپر پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخیف اور اس کا ڈھیلہ کرنا بذریعہ طول  
آب گرم کے اور لعابات میرہ کے اور اوہان کے جو بارہ ہون اور حرارت لطیف بھی انہیں ہو خواہ اور تدبیرات جوازیں قبل ہیں  
کہ اس کے ذریعہ سے نارو کا اخراج آسانی ہو جائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا آسانی نہیں ہوتا بلکہ احتیاج اس کی ہوتی  
کہ روغن خیر خواہ روغن زیتون بلکہ روغن بان کی لطیف کریں اگر کسی مہم خواہ زنت کا استعمال کرنا چاہے یعنی اگر چہ اس قدر زیادہ دشواری  
نہ پیدا ہو کہ مہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو۔ اگر جس طبیب مقتضی اس کا نہ ہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہو جائے  
اور کوئی اور طبع چاک کرنے سے نہ بلاترود چاک کرنا چاہیے اور چاک کر کے نارو کو نکال دین۔ اور اگر اخراج نارو کا نہ ہو تو تدبیر جذب کر  
آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلتا اور سکا آسان نظر آئے اس وقت نارو کے تقصیر اور ٹھانے کی تدبیر ذریعہ من یعنی روغن زیتون  
کرنی چاہیے جیسے اوپر فیض اور ام کی باب میں مندرج ہو چکی کہ مٹرنے کے بعد تمام اور کمال نکل آئیگا۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے  
کہ استعمال ادویہ مادہ کا ہرگز کر کے اس لیے کہ ایسے ادویہ کمال کارا کر بطرف نکال دیتے ہیں۔ اگر اگر اخیر میں اس کے تھوڑی تھوڑی نمک کی سبب  
خلاف کولش کریں اور ہمیشہ یہ لطیف اور نرمی اس طرح ملا کریں تمام و کمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اور ہنگ  
چاک کریں اور ایک سلانی کو اسی مقام پر داخل کریں اور اوٹھائیں سینے اور پیٹ میں اور ہمیشہ لٹے رہیں اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا  
نکالیں کہ اس طرح اگر تدبیر کرتے رہیں پورا نار و نکل آئیگا۔ اگر ٹوٹ کر نار و اندر کی طرف نہ بچاؤ اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے  
کوئی بارہ ہو گا چاک کر کے اس کا تہ صائب لگ جائے اور پھر از سر نو اس کا سہہ نظر آئے پھر وہی تدبیر کریں گے اور اس طرح نکالیں۔  
اور نہ شمع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جائے فقط طبیب اس وقت کہ جذام کے باقیین مہمیت جذام کا بیان  
اور اس کے سبب کا جذام ایک مرض رومی اس کا حدوث بوجہ اندازہ فرمہ سودا کے تمام بدن میں ہوتا ہے یعنی وہ سودا کا تمام  
بدن میں پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور مہمیت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اس کا فساد اس قدر زیادہ  
ہوتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے۔ تاہم اگر شمر شمر کے اعضا کرنے لگتے ہیں اور قرحہ پڑ جائے

جزام کے شمال ایسی ہے گو یا سرطان عام نام بدن میں پیدا ہوا ہے یعنی کبھی متفرق ہوتا ہے اور کبھی تفرق نہیں بھی ہوتا ہے۔ کبھی جزام کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ جزام زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ غلط سودا کبھی ایک اور عضو یا کبھی طرف دفع ہوتی ہے اور کبھی سلابت خواہ سقدوس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر غلط مذکورین ہوتی ہے آگاہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطور جلد کے دفع ہوئی برش پیدا ہوتا ہے خواہ بوقت اسود اور قویا لہجہ داود وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی غلط سودا وی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے اگر اس وقت عضو نہ بھی اس غلط میں پیدا ہوئی سودا وی عارض ہوئی اور اگر منتشر ہو کر ہڈی یا اور متضمن نہ ہو جزام پیدا ہوتا ہے۔ جزام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر موسوسو مرض کبد کا یعنی جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور پیوست ہوتا ہے اور غریزہ اخراج پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے خواہ سبب فاعلی جزام کا تمام بدن کا سودا مزاج خواہ دونوں ملکر سبب جزام کے ہوتے ہیں اس طرح کہ خون بسبب ان دونوں سودا مزاج کے کثیف اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جزام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا ہیں اور جن اغذیہ سے طبع پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جزام و سوقت ہوتی ہیں جب پی در پی کھائے بعد استعمال اور ان اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اور نین عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنادے۔ اس طرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے اخراج نہ کرے اور بید حرکت ہو کر ہوا نہ ہو مثل بھانگم کے کھانا رہے یہ اشیا اور خورش بھی سبب مادی جزام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اور حدوث جزام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام کے درخت غریزی اندرون جسم کے متفن ہوتی ہے اسوجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال لینے مرض طحال کا بوجہ سد سے کے عارض ہو اور خاص طحال میں منعقد پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نہ کر سکے اور نہ خون کا تنقیہ غلط سودا وی اچھی طرح سے ہو سکے خواہ قوت و اندہ احتشامین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ غلط سودا وی کو طحال نے جدا کر دیا ہو اسکا دفع عروق متعذر اور رحم کی طرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہوں۔ کبھی ان سبب معینوں کی اعانت فساد ہو کر رہتا ہے اور جزد میں کے قریب اور متصل رہنا اور ان سے اختلا کر ابھی معین ہوتا ہے اس لیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متواترہ کر ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج لطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس لطفہ نے قرار پایا ہے بھی جزام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً اعتقاد لطفہ کا + ایام جنس میں ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی روایت کے ہمراہ جمع ہو جائے مثلاً غذا از قسم مہلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور طوف غلیظ یا گوشت خیر کا ہو خواہ سورس غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جزام پیدا ہو گا جس طرح کہ اسکندر یہ میں چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جزام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ غلط سودا وی جب خون سے ملتی ہے اگر خورری سی ہوئی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اس لیے کہ خون نے اس کے ملنے سے وہ دوجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جو غلط سودا وی کا غلیظ ہے دوسری قوت نجسہ کی اس غلاظت بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی تخفیف آسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی جزد میں کی خون کی غلاظت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فساد انکی کھولی جائے خون کی عوض ایک شے مثل زیت اور بالوس کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جزام کو دار الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطباء یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ جزدوم کا چہرہ اور کلاش شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

جزام کے سبب مادی جزام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا ہیں اور جن اغذیہ سے طبع پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جزام و سوقت ہوتی ہیں جب پی در پی کھائے بعد استعمال اور ان اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اور نین عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنادے۔ اس طرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے اخراج نہ کرے اور بید حرکت ہو کر ہوا نہ ہو مثل بھانگم کے کھانا رہے یہ اشیا اور خورش بھی سبب مادی جزام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اور حدوث جزام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جائے اور بوجہ انسداد مسام کے درخت غریزی اندرون جسم کے متفن ہوتی ہے اسوجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال لینے مرض طحال کا بوجہ سد سے کے عارض ہو اور خاص طحال میں منعقد پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نہ کر سکے اور نہ خون کا تنقیہ غلط سودا وی اچھی طرح سے ہو سکے خواہ قوت و اندہ احتشامین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ غلط سودا وی کو طحال نے جدا کر دیا ہو اسکا دفع عروق متعذر اور رحم کی طرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہوں۔ کبھی ان سبب معینوں کی اعانت فساد ہو کر رہتا ہے اور جزد میں کے قریب اور متصل رہنا اور ان سے اختلا کر ابھی معین ہوتا ہے اس لیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متواترہ کر ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج لطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس لطفہ نے قرار پایا ہے بھی جزام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً اعتقاد لطفہ کا + ایام جنس میں ہو جسوقت حرارت ہوا غذا کی روایت کے ہمراہ جمع ہو جائے مثلاً غذا از قسم مہلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور طوف غلیظ یا گوشت خیر کا ہو خواہ سورس غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جزام پیدا ہو گا جس طرح کہ اسکندر یہ میں چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جزام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ غلط سودا وی جب خون سے ملتی ہے اگر خورری سی ہوئی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اس لیے کہ خون نے اس کے ملنے سے وہ دوجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو جو غلط سودا وی کا غلیظ ہے دوسری قوت نجسہ کی اس غلاظت بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی تخفیف آسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی جزد میں کی خون کی غلاظت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فساد انکی کھولی جائے خون کی عوض ایک شے مثل زیت اور بالوس کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جزام کو دار الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطباء یہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ جزدوم کا چہرہ اور کلاش شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

شخص چہرے کا مشابہ سختہ اسد کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے دار الاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص کپڑے اور پیر شل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام دار الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مزید ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قوا عد متعارفہ طبعہ کے ممکن نہیں چوبہ جب یہ مرض شروع اور زائد ابتدا میں ہو اور سوقت زیادہ قبول علاج اور تدریج کرنا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہیں رہتا ہے۔ جو قسم جذام کی سوداوی صغراوی سے پیدا ہوا وہ سینہ ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اسکی نہایت سخت اور سوزش میں اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سودا اور نقل خون ہے وہ نہایت اہم اور اسکی اعراض میں سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہیں ہوتا ہے جو قسم جذام کی سودا سے مخرقہ سے پیدا ہوا مشابہ سودا صغراوی کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیرین کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا جاتا ہے اسلیئے کہ اس مرض کی کیفیت یعنی برودت اور پیوست خلاف کیفیت مابہ الحیوۃ یعنی روح کی ہے کہ وہ طلب ہے تاکہ انیکہ جب اس مادہ کا اثر اعضا پر پڑے تب ہر عضو تک پہنچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضا پر نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پر گندہ ہو کر بالوں کا اور اذن مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بیشتر تقرح تقرح کی بھی پہنچتی ہے۔ پھر ٹھوڑا ٹھوڑا تمام بدن میں پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احتیاج نہیں ہو چیب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کو اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہیں بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احتیاج تک پہنچتی بھی نہیں پاتا ہے باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہاں تک ہوتا ہے اور پھر احتیاج محفوز ہوتے ہیں اور اس طرح اعضا پر پڑے بھی سالم ہوتے ہیں مگر اطراف سب خواہ اکثر اوف ہوتے ہیں اور موت ایسی مر یض کی بوجہ جذام اور سور مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص ہے جذام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہوا وہ اسکی صحت اور اوسکا عود و حالت اصلی پر متغیر نہیں ہوتا پھر جذام کے طرز عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہاں اشفاق ضرور ہے کہ جذام میں ایک ہی چیز تمام بدن میں ہوتی ہے یعنی مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کہیں اشتغال دفع مرض میں ہوگا اور جو اعضا ساؤجہ میں یعنی سوداوی خلط سے سالم ہیں ان میں بارہ ڈالین گے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی ہے علامات جذام جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور اگر کچھ میں تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے یہ سانس میں تنگی آواز بیشخصتی جاتی ہے اسلیئے کہ یہ اور قصبہ پر گواہا پہنچتی ہے۔ اور کچھ میں زیادہ آتی ہیں۔ آواز میں غنہ پیدا ہوتا ہے جسے حوام لوگ ناک میں بولنا کہتے ہیں اور بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنی فقدان قوت مشابہ پیدا ہوتا ہے اور بالوں میں کمی اور وقت یعنی باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے ہوی بدن مخصوصا پسینا اور سانس کی بوجہ منتن یعنی بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور خفہ یعنی کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہوں اور سوتے وقت اسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار غظیم پڑا ہوا ہے اوسکے بالوں میں انتشار شروع ہوتا ہے اور سیدھی ہو جاتے ہیں خصوصاً جو بال



چہرے پر ہوتے ہیں خواہ چہرے کے گرد جب قدر بال ہیں کہ وہ ضرور سیدھی ہو جاتے ہیں اور کبھی بالوں کی جڑ زمین تک پہنچا ہوتی ہے اور ناخن بچھٹ جاتے ہیں صورت بڑی اور خش ہو جاتی ہے اور پھر بوجہ بھر بھری اور تنہی کے بڑھا اور پھر کھٹکاتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل بدنی کے خون میں ایجاد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گہری آگاہی (جو صورت میں شبیہ دوس جہان کی ہوں جسے یونانی زبان میں طاعون کہتے ہیں) پیدا ہوتی ہیں دونوں ہونٹوں کے ارد سیاہ ہو جاتا ہے ہن ضیق نفس کی اس قدر ہوتی ہے کہ اذیت عسر نفس کی پہنچتی ہے اور ہن جو ایک دم کی قسم خاص ہی نمودار ہوتی ہے آواز بالکل بٹھک جاتی ہے۔ اوسکے بعد بدن قرعے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر جزام ساکن نہ ہو یعنی مادہ جزام کا متحرک ہو تو ناک کا غشوف ٹٹرنے لگتا ہے اور ہر طرح جو غشوف اطراف اور جڑوں پر واقع ہیں اونہیں بھی تامل پیدا ہوتا ہے اور صدقہ تین یعنی رطوبت بد بو ہونے لگتی ہے آواز لپست اور خفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن میں کوئی بال باقی نہیں رہتا جو گر نہ جاسے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجزوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیئے کہ قوت میں اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت تفریح کی بوجہ بردت مرض کے کمر ہے اسی جہت سے بطن ہوتی ہے مگر تو اتنے ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب سرعیت اور عظم نہ ہو تو اتر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات میں ثابت ہو چکا ہے علاج واجب ہے کہ جزام کے مرض میں مبادرت اور جلدی استفراغ خود کے کون اور تنقیہ عام اتنا جلد کر دالین کہ مرض کا استقرار نہ ہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن میں خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کر کے اخراج اوس خون کا کون اگرچہ دونوں ہاتھ کی فصد کیوں نہ ہو اور اگر یہ بات لینے کثرت خون فاسد کی دریافت نہ ہو پھر فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیئے کہ فصد بڑی رگوں کی اکثر مجزوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اوسکی مفرت بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض میں فصد کی اجازت متفرق اوقات میں دینی چاہیے کہ چھوٹے رگوں کی فصد کھولی جاسے جیسے عسر قہجہ اور دوا چین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگوں کی فصد کرنے پر خوف مفرت کا ہو اور خون سوداوی بار و ظاہر بدن میں دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت چھاست کی زیادہ نافع ہوگی اس طرح جو ناک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض میں فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایت بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی ودا ج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ سوزہ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ احتناق پیدا نہ ہو جائے۔ جب مجزوم کی فصد کھل جائے پھر اوسے ایک ہیفتہ تک احت دینی چاہیے بعد ازاں استفراغ دوسرے قسم کا کریں اور مسہلات میں ایارج کو غایا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کریں اور ان مسہلات اور محبوب سے استفراغ کریں جو انہیوں اور اسطوخودس بسفاج بلبلہ سیاہ بلبلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجازی سے مرکب ہوں اور اگر شحم حنظل اور ستھونیا کو ان اجزاء کے ہمراہ مرکب کریں کچھ خطر نہیں خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہوا خلط سودا کے ہو ضرور ہے کہ اجڑی مذکورہ بالا پر صبر اور قنار الحار کو اضافہ کریں اور بار و بطوس ان چار دن کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فقیر خصوصاً اگر ستھونیا سے اوسکی تقویت کریں مجزوم کا عمدہ سہل ہے خصوصاً اگر کیتقد خربق بھی واسطے کہ خواہ جوار مینی کو شربک کریں گرمی کی فصل میں واجب ہے کہ ادویہ میں تخفیف کا لحاظ رہے اور بلبلہ میں کوئی دوا قوی الاثر نہ کرے تاکہ مادہ کو ٹوران اور جوش میں لاسے اور بعد اسکے فصد بلبلہ میں خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کریں جو



اور ان خطا کا پیدائش کرے مطبوعہ جندوین کی واسطے بلبلہ زرد بلبلہ سیاہ مکروس درہم ناخواہ پانچ درہم ہیرا سنگ نصف درہم زرب  
خستہ برادرہ نصف درہم تین ابرین پانی میں جوش دین اور جب ٹکٹ باقی رہ جائے پچوڑ کے صاف کریں اور آٹھ درہم شہد خالص داخل  
کر کے استعمال کریں۔ بدن پر جندوم کی تریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد از ش کے دھوپ میں پچوڑ تاکہ روغن پھیل جائے خواہ شتر  
قدیم ہو اور دابہ باقی اور لٹے پٹے اور پیٹ اور پیچ کے ہل لیں اور روٹی شہد کے ساتھ لکھائے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات  
روز بلانی چاہیے اور ہر روز بلنج جدید درکار ہے۔ جن لوگوں کا مرض شکرانہ نہیں ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ ان کو کافی نہیں ہے  
بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینہ میں دو مرتبہ خواہ ہر مہینہ میں ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال  
مریض حکم کرے اور استفراغ بذریعہ اوپر مقرر کے کرنا چاہیے۔ کبھی ایسی ایک دوا ہر روز بلا سنے ہیں کہ ایک سے ست خواہ دو روز  
آجایا کریں وہ دوا اسی قسم کی ہے کہ بالیس ن تک شہد اترتے ہیں کم کر کے دیکھائی ہے اور یہی دوا وہی سہلہ جو اوپر مذکور ہو چکی ہے  
انہیں میں سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے بخور لی جاتی ہے۔ جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوا سے  
خیر قوی بمقدار اکثر اسکا استعمال سال بھر میں ایک مرتبہ فصل سے میں اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو مرتبہ  
استعمال کرتے ہیں۔ جندوم کے دماغ کا تنقبہ بھی بذریعہ ان غرضوں کے جو امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں ضرور  
ہے اس طرح جو سوط امراض سر کے ابواب میں مذکور ہو چکے ہیں ان کا بھی استعمال کرنا چاہیے شہد سے سوط و افلفل امیران شیطنج جو  
برنج کہ ایک درہم عصاہ خنکست تیر قیطل پانچین جوش دین تاکہ سب پانی جل جائے اور کسی ظرف آگینہ میں بھجائے رکھیں اور  
جب تک کالی ہو دو لون ٹھنوں میں ناس لیا کریں اور جب بہت اسی ناس کا استعمال ہو چکے جیسے نشکی پیدا ہوتی ہے اس کو  
سونا مرطب ایسا استعمال کریں جو سوط سابق کی تبدیل کیے سے یہ بھی واجب ہے کہ جندوم میں استعمال سے ایسی دوا کی جو خفیت  
اور مھل رطوبت غریزی ہو باز رہیں اور تعب اور غم سے بھی ان کو بچانا چاہیے۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کی طرف ہونا لگتا ہے  
اول کے ہوا کو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقبہ کے بن اور ان کا استعمال شہد باکرنا چاہیے جیسے روغن بادام عیارہ و شاب انگوٹھ لیکن یہ  
ذہیرا سوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقبہ ہو چکا ہو اور پس کے پیدا ہو جانے کا خوف ہو۔ اور صبح کو اہد قناس حاجت اور دفع فہل  
اس کا ریاضت اونسے کرنی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور شوق آوازی کرنا ان میں ضرور ہے اور اواز کا گراؤ سی بھر  
رہنا چاہیے اور کوہ جاند کی مشق کریں اور کشتی لڑیں۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلکس اونکے بازو کیا جائے جیسے پستیا  
نکھچوچھڑالیں اونکے بعد گرمیوں اور مان معتدل سے تدبیر کریں اور جاڑوین اور مان مرطب سے اور اکثر اوقات مقویات اور ان  
کا استعمال مناسب اس لیے کہ اوایل میں انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے فہل اور ماند ہوا نہ کر کہ اور بیشتر خرم روغن  
کے ہمراہ عورت کو دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اس میں اسٹے سبب میں زیادہ بڑھ جائے اسی کا سوط بھی کرایا جاتا ہے۔  
اگر تھلی کا پیمان ہوتے کرانی چاہیے بہتر یہ ہے کہ پہلے استعمال کریں اس کے بعد تریخ کیو سے سبب استھام کریں اس کے بعد تریخ خرم  
اس اور روغن ہٹکی اور روغن فجاج گرم لیجئے شکوفہ انگوٹھ سے اور روغن دار شیشہ ان اور روغن قسط سے اطلاع پڑ کرانی چاہیے  
اس کے بعد معالج کو چاہیے کہ اس کے روغن نکھچوچھڑالیں اور روغن پڑھو پڑھو کے کر کے کر اس کے بعد از ان کے سبب سے  
فرق نہیں پلائے اور اکثر اس کے بدن کی تریخ میں حاجت لطاف کے جنون نظروں اور کبریا پڑتی ہے اور سبب الفار

تذکرہ قانون جلد چہارم  
فن ۳ مقالہ ۳ جذام کا بیان

اور سریش جو بخار بند رہے اور اسکے زندہ خواہ آرمی وغیرہ کے برادہ نکالنے میں بلکہ رانی اور صقر اور غفل اور دار غفل حافر و قمار و معین و ج اور خردل اور صبر اور فوج کے ہوتی ہے اور انہیں ادویہ سے معاد کرنی کی اجازت ان لوگوں کو اور انکی بدن کے اوصال پر دینی چاہیے۔ بلکہ بیشتر بیماریاں فریون تک کی ہوتی ہے اور یہ ندر اور وقت کرنی چاہیے جب تکلف اور بے استقام کرایا جائے تو اس کے فصول کی غفلت ہو اور پینا اسکے بدن سے ہر ایک اسلیم کہ لیسنا مجذوم کے بدن سے نکلتا قاعدہ جدید ہے مجذوم کے علاج میں کبھی اسکے بدن کی ترشح سر یا اور سلیٹ اور قمار خان یعنی قضا خان سے بھی کچھ جاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے ترشح اسکے بدن کی تیز دھوپ میں خور ہوئی ہے بہت عمدہ اسکے حمام میں نہانے کے واسطے وہ پانی ہے صہیں حلب اور صابون سفید کو جو شس دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہو کہ جماع سے پرہیز کرے جو درایتیں اسکے پینے کے لائق ہیں سب کو ترک کرنا قیادق ہے جو بیشتر کت سانپ کی پوست کو طیار ہوئے اور قمار خان اور تریاق اور دیک بر دیک چنانچہ اسکا بیان اگر ہم کرینگے اور کبھی انہیں ادویہ سے سفید کرانی ہیں اور نہما و اوصاف بھی استعمال کرتے ہیں بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب میں جو غلیظ ہو خواہ انہیں اور اگر کو طلا اور استعمال کرتے ہیں اور اوقاص غفل بھی سفید ہیں۔ یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز میں پخت اور اثر ایسے گوشت کا بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے کہ مناسب نہیں ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ رگستانا سراب نکالنا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ میں زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور شاید سانپ زہر دار ہو کہ جس سے زہر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر دینے کا بہت مفلون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہیں جو پرانے ٹیکے پر ہوتے ہیں لغو بالمد من ضرور بلکہ پاڑی سانپ خصوصاً سفید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دم اسی سانپ ہی کاٹ کر ملاحظہ کریں اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک ٹرپا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اسے ترک کریں اور یہ پخت نہ پائی جائی اور اسکو اختیار کریں کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہو جو سر اور دم کاٹنے کے بعد دیر تک ٹرپے اور خون اسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد از انکہ اسکا ترپا طرفت آلاش سے پاک کر کے اسی طرح بچہ کین پیا ہم اگر بیان کرینگے اور پختہ کر کے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے۔ جس شراب میں سانپ مر جائے خواہ پھینچو نہ پیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کر ایک مجذوم کو پلایا تاکہ وہ مر جائے اور اسکے گزند سے راز سے لے کر تقدیر خدا و غریب مجذوم کو شفا سے عاجل حاصل ہوئی۔ خواہ یہ شراب حکم و اسلیم پیدا کرنے پر مرکب صفات کے بلکہ طاری یا اس سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواص اور دیوانہ کے کھلایا گیا تھا افامی کا کبھی بہت سفید ہے مجذوم کو اور شوربا افامی کے ساختہ کی بہت ہے یہ کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کر کے اندر دینی۔

۱۱ این سے کہ انکے اور شہت اور جنس اور تھوڑی نمک کی شرکت کر کے پکائیں بہت سی پانچین تاکہ بہرہ ہو جائے اور اسکے بعد پخت اور سیلان میں کرنا کہ کوین دور گوشت ر پختہ دین پختہ گوشت کھلا میں اور اسکے اوپر شوربا پلا دین اسلیم جسے کہ مدہ کے روٹی کا کھانا کھلا کر تھوڑا شوربا پلا دین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھانا کچی جائے۔ کبھی ہمراہ سانپ کرگوں بھی بچہ کرتے ہیں تاکہ خوش ذائق ہو جائے۔ اس کا نفع لمبی ابتدا میں کچھ بھی نکال نہیں پڑتا اور تھوڑے دنوں بعد دفعہ اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور



والدہ ہر ایک صفت اس غرض سے کہ لوہا کر سکتے ہیں اور خارج بدن سے دودھ استعمال کیجا سکی جو اندھا نش اور نکل پیدا کر سکتے  
 سے مشروبات صالحہ میں سے اس کے واسطے ایک یہ دوا ہے۔ سرکہ دھیرہ اوقیہ قطران دھیرہ اوقیہ عصارہ کریم بری تین اوقیہ سب  
 ملا کر ہکا استعمال کریں اور شام کو بھی یا بڑا دھندل نیل دس قیرا دھیرہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کریں خواہ  
 بقدر ایک ہوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ فصل بوزن دس قیرا دھیرہ شراب عسل کے ہکا قوام شل لعون کے ہو خواہ کوئی نفعیہ پانچ  
 درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کو شل لعون کے استعمال کریں۔ عصارہ فودج تین قوالوس سے تھہ قوالوس تک اس کے واسطے مفید  
 ہے اور نکلیں چلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیز خرون سے احتساب کریں مگر واسطے کرتے کرنے  
 کو انکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازر کے تھوری مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر دینی چیزیں جو مصالحہ گرم میں پڑتی ہیں اور تیز بھی  
 ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضاء مخصوصہ پر بھی انکا علاج کیا جاتا ہے جیسے بافوخ اور زہرین  
 سر کے اوج بنہ صدقین اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفاصل اور پادوں کے جوڑ بند بعض اطباء کہتے ہیں۔ کہ ابتدا عرض خدا  
 میں مقدم سر پر جو بافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اس سے نیچے قصاص کے نزدیک اپنی جان بال سر کے  
 بطرف پیشانی نہیں آسکتے ہیں ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے نیچے فقرہ یعنی گوریا کو  
 اوپر اور دو داغ نزدیک دود زون کے جنکا قشر تین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک ایک سبک و برابر ایک  
 سے لگائے جائیں اور سر پر اگر داغ لگایا جائے چاہیے کہ بڑی تک پہنچے تاکہ بڑی جگہاں گویا بات چند بار میں پیدا ہوگا اسکا  
 خیال بھی ضرور ہے کہ صدر داغ لگائے کا داغ تک نہ ہوئے کہ اس کے فراج کو فاسد کر دے اس لیے کہ اکثر جہاں جنکا اتہ سبک تین  
 ہوتا اکثر و ناکو مالک کو دلتے ہر کب دو یہ جو مخدوم کو نافع ہیں بزر جلی اور پیشی جو فاقہ نام لحم افاعی کے ہے اس مرض  
 میں اور منجھ اور نہیں ادویہ کے دوا السلاخ ہے بزر جلی کے نسخے بہت سی ایسی ہیں کہ انکو حکماء ہند نے ذکر کیا ہے اور تھوڑے  
 انکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ بلیلیہ سیاہ شیطرح ہندی مکرو دس درہم دار فلفل پانچ درہم پیشی سپید اڈائی درہم  
 کو بزر روغن گاومین لنت کر کے بزر شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک شتال سے دودھ تک بقدر تھہ بدن کے اگر اسکا  
 ہمراہ ہوزن دوا المسک بھی شریک کیے گی مفت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک بزر جلی کے واسطے بمنزلہ فادز ہر کے  
 ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزر جلی اکبر ہے اور اسکو جو اندران دارو کہتے ہیں جو نافع ہے جدام کو اور پس اور تھوڑے  
 اور قفا اور رارامفر اور حکم اور جرب کہنے کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کر کے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کو واسطے  
 بھی مفید ہے اور غرض کو نافع ہے اور یہ دوا ہے جسے حکماء ہند و نشان فراسٹہ بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے اور اسکا  
 بلیلیہ بلیلیہ آلم شیطرح ہندی ہر ایک چودہ درہم ہوز بوا قشور کندرا اور منور نو۔ اور فلفل دار فلفل و فلفلہ و بتا قشور یعنی ناگیس اور  
 مارشک اور کند من اور عصارہ اسفیل سانج ہندی ہر واحد آٹھ شتال پیشی کو دھست عہدہ چار شتال یہ سب دوا تین  
 کوٹ پیشی چھانی جائیں اور پیشی کو جدا گانہ پیسا چاہیے اور پینے والے کو ضرور ہے کہ ابنا ہند اور ناک کے تھہ بند کر کے  
 اور قبل بند کرنے کے روغن گاومین سے ان مقامات کو چکے کرے اور پھر اسکو پیسے اور سکے پود قند جراثیمی بہت عہدہ خواہ قند خری  
 بوزن اڈائی من بنداوی لیکر لکڑی کر کے کر کے ایک نئی دیک میں رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس میں قند کھل جائے اور پیسے





اسی طرح آب خشک اور بول بقر اور سپردالین اور وہی تدبیر جو اوپر گزری کہ کین حتی کہ تین مرتبہ اس طرح تدبیر کریں اور بعد ازاں الکیس و دھوپ میں رکھیں تاکہ غلیظ ہو جائے اور مشابہ شہد کے ہو جائے تو ام میں اور سیاہ مثل قار کے جو صفت سلماحہ صفر کے اور اس کے منافع بھی مثل منافع سلماحہ کرس کے ہیں۔ سلماحہ مصفی ایک جز را در کوزہ چوبی مثل چار جز لیکر دو نوٹ کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن کا دلا کر کسی پیشہ کے برتن میں رکھ کر چھوڑیں اور ایک مثقال شیر بادہ کا ویکرم کے ہمراہ استعمال کریں صفت و دوا کی جو نافع ہے جذام کو لیلہ سیاہ خستہ برادرہ لیلہ زرد ایفنا خستہ برادرہ زنجبیل مکدر دس درہم ناخواہ و درہم ہیرا ہینگ تین درہم زسیب خستہ برادرہ نصف لکوک بارہ رطل بغدادی تین جو ہموزن تین دوا رین کے ہے جو ش دین اور جبب و ملت بنو آٹھ رطل بانی جلیج اور چار رطل باقی رہ جائے انالین صاف کریں و بنو آٹھ رطل صاف کر کے شہد بقدر ضرورت الین اور شہد ایک رطل کے مقدار شربت ہو۔ اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدن تھریک اور اسکے بدن کی بالمش روغن کا دس کر کے اس سے دھوپ میں بھجائیں اور اتنی دیر تک بھجائیں کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت و فاکر سے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اس کو دین اور ٹھوڑی دیر تک اس سے داہنی کر وٹ اور ٹھوڑی دیر تک بائیں کر وٹ لٹائیں اور کب قدر پیٹ کو بھل اور سب طرح پیشہ کے بھل لٹائیں اور وہی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دینے رہیں اور ہر روز دو کو خوشبو کر کے استعمال کریں صفت طلا کی و دوا کی جذام کے کالا سانپ جو کنبھل گرا چکا ہو لیکر فوج کریں اور کسی دیگ میں اس سے رکھ کر اس پر پیرانا کر کے اٹھ اوقیہ اور بانی اوقیہ اور فیصلح ہندی تر و تازہ اور بیج کوف مکدر دوا قیہ سب کو آتش نرم میں بجھ کر کین تاکہ سانپ بالکل مہر ہو جائے بعد ازاں کپڑے وغیرہ سے البصاف کریں کہ بڑا ہی اور لیلی وغیرہ جدا ہو جائیں اور بعد ازاں ٹفل کو کسی پیشہ کی طرف میں رکھ دین جب آرام استعمال کا ہو کبارگی دونوں ابرو اور سر کے بال بنوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کریں دوسرا طلا صونج اور لیلہ اور آٹھ ہروا ہموزن لیکر زیت الافاق میں بجھ کر کین۔ اور مقام مناسب پر لگائیں۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جو شانہ و سوج اور گلنا سے اس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے غذا امجد وین کی وہی چیز ہے جو سرچ الہم حیدر الکیموس ہو جیسے گوشت اون طائر و نکاح معروف اور مشہور ہیں اور اونکا شور با طیار کر کے استعمال کریں اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہ ہوئی ہو اور اسکا گوشت سبک ہو اور اس میں ابازہر کی بھی شرکت کریں جو ضروری ہیں جیسے اوپر اونکا بیان ہو چکا ہوتا ہے غذا امجد وین کی جو خوشکری روٹی اور خندروس نمونہ جواری کی دٹی اور پیری جوان دونوں سے بنائے جائیں اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اس غذا میں جقدر خواہ مولی اور گندہ بھی ملائیں۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً مثل تنقیہ کے جیسے کہ اوپر ازبانج اور کرکٹ وغیرہ اسلئے کہ ان دواؤں سے ادنیٰ غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا کی تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو اماگی اندفاع پر بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ مجمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نکلین اس صنف میں غذا و حید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہیں مچھلی کے استعمال پر جسوقت اس سے تے کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اس سے مسهل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کہ شب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہی۔ اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجو اور انگریز تازہ خشک اور بادام بریان اور قمر طم اور حب صنوبر اور جو چیز ان ادویہ سے بنائی جاسے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہضم ہو جائے

دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلئے ایک تہ کی غذا انکو مضر ہے۔ اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے منہا  
 نہیں ان تھوڑی سی شراب کا استعمال نہیں ہے اور جب ہیجان مرض میں سکون ہو اور وقت اگر شراب دقیق سے جو  
 کہ نہ ہو مقدار متعادل تناول کرو جائز ہے جو بال بھون اور ملکون وغیرہ کے گریسے میں اور نکاح علاج دار الشطب یعنی بال خورہ کا  
 کرنا چاہیے اور جلد وہ چیزیں جو باب زینت میں ہیں بیان کرنا اور انکے علاج کے واسطے مفید ہیں فن جو تھا تفرق اتصال  
 کا بیان سوائے ان چیزوں کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہیں اس فن میں ہمارے مفادہ میں مقالہ پہلا جراحات اور ضرر کا بیان  
 بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جس قدر اس مقام کے منہا  
 تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجاہد احوال ایسے بیان کرتے ہیں جنکا معلوم ہونا قبل از بیان  
 تفرق کے ضرور ہے سب ہم کہتے ہیں کہ ہر اکڑ بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جائز ہے اور بعض تفرق اتصال پسیدہ ہوا ہے  
 انہیں اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر ان سر نو انکا اتصال بطرف مشہور کر دے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اور سطر پہ  
 ہو جائے اور یہ بات لحم زایدین مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال میں اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا  
 ایکٹ و سر و ستر تاس اور کپہ نریش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال  
 میں مقصود ہوتی ہے ان کو کی ہڈیوں کے بدرجہ نرم ہوتی ہیں اور کبھی حالت سابقہ پر عود کر کے کا خیال اور اصلاح کامل کی آ  
 ہوتی ہے۔ پتھر اور گوشت کا یہ حال ہے کہ بعض اطباء اور کابھی دوبارہ جوڑنا اور وصل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ  
 انکی اصلاح اس قدر ہو سکتی ہے کہ تاس اتصال محفوظ رہے یعنی دونوں ٹکڑے الگ الگ متصل ہو کر نچا میں اور پھر کچھ فاصلہ باقی کر کے  
 یہ نہیں کہ جوڑ کر شے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جائیں۔ اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایک ذات ہو نافطہ شریعتین ہر  
 نامکن ہے مجھے میں چند ان دشوار نہیں ہے۔ جہاں اللہ وس نے براہ تجربہ اور قیاس اس راہ کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور  
 کہا ہے کہ شریعتین کا التھام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونوں کی مخالفت نہیں ہو مشاہدہ کی یہ کیفیت ہو کہ باسلیق کی  
 شے جو شریان ہے اور کپہ کی شریان اور ساق کو جو جالینوس نے جوڑ کر دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی ضلالت  
 کی ایسا عضو ہے کہ بدن میں اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گو یا آخر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوا سے  
 اطفال کے وہ بھی بقلت التھام نہیں قبول کرتے ہیں اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا  
 اتصال محال خواہ نادر ہے اور سطر گوشت کا عدم التھام بعد از قیاس ہے اور عروق اور شریانیں نرمی اور خنثی میں ہڈی اور  
 گوشت کو درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی بدن میں رہیں یعنی بہ نسبت گوشت کو قبول التھام میں کم ہو  
 اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التھام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہو کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شریانیں میں ہو اور بدن بھی  
 نرم اور تر ہو جوڑ جائے اور اگر ایسا نہ ہو التھام ہو سکے۔ مگر یہ قیاس جالینوس کا بڑا ہائی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے  
 لہذا چند ان اعتماد کے قابل نہیں ہے اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے کلی  
 بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہیں کہ انہیں اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی  
 پہونچتی ہے اور شاذ نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے نمائندہ اور گردہ اور دماغ اور امعاء وفاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بچتی



ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو کہ قلب میں کسی ہی خفیف جراحت کیوں نہ پہنچے اور اسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہیں ہونی اکثر ہر شخص کو جراحت بطن کی پہنچتی ہے جب اسکو اور کالی کوڑھکی بار والی شکم عارض ہو مر جائیگا اگر جراحت چند مقام پر پہنچی ہو اور دم کی شدت ضرور پہنچی پیسے روغن غصیل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہیں اور جب تک ورم پیدا نہ ہو یہی معلوم کیا جاسیے کہ زخم اندرونی یا بیرونی ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اوں کے ہوا پس جراحت کے واسطے کیسے زیادہ نہیں پہنچتا ہے جو دم پیدا کرے۔ جو احکام اور قواعد باب قروح میں مذکور ہیں انکا نامل بھی جراحت کی تدریس میں درکار ہے اسلیے کہ اکثر قروح اور قروح کے مشترک ہیں اور وہ ان تک اوں احکام مشترکہ کا ذکر ہم نے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونوں میں تھی بیان عام جراحت لکھنے کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور سیدھی ہوتا ہے یا گول اور ذواضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت اگر کیقدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا کہ ایسا ہوتا ہے کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بیرونی باہر سے نظر آتا ہے یہ عملہ قسام جراحت کو خون کے بند کرنے میں کیساں ہیں یہ تدریس جو واسطے مشترک ہو اور اس خاص تدریس کے بیان کیو اسلیے ہم نے ایک باب جدا گانہ تجویز کیا ہے۔ کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا نہکنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تدریس لینے چھٹی ہے ہونا اور تب بھی ہونے نہیں پاتی اسلیے کہ عدد تدریس جراحت کی بھی میں کہ زخم میں ورم پیدا نہ ہونے پائے اور جب ورم پیدا نہ ہوگا ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدریس ہو سکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ میں ورم ہو خواہ رضح اور فسخ جارح ہو اور زخم کو دروزن کیقدر خون ایسا جمع ہو گا جسے آناو کی ورم پیدا کرنے کی خواہ فیج بن جائے کی ہوگی اسلیے زخم کا علاج بدون اسامح اور تدریس خون کی ممکن نہ ہوگا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے۔ اگر مقام رضح میں کیقدر خون جمع ہوا ہو اور مقدار اوں کی معتدل بھی ہو بہت جلد اسکی تحلیل کی تدریس کر لی واسطے اسطرح کرین کہ اوں کا حالت کیطرف ہو جائے اور تحلیل بھی اوں کی کرنی چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شیوہ اور زخم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اور ہر جگہ ہے اور اسواسطے واسطے کہ سیلان خون کی اعانت کریں اگر نیکلیے میں خون کے کیقدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم سیدھا ہو مستقیم ہو کہ کیقدر گوشت ساقط نہ ہوا ہو اسکی تدریس فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کو استعمال سے پہنچا جاسیے اور حفاظت امر کی ضرور ہے کہ دونوں بازووں کے چین کوئی شے نہ قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہنچ جائے جو مانع التمام کی ہو اور فراج اور عضو کا جو زخم رسیدہ ہو بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سوای خون طبعی کے کیسے علاج کا خون غیر طبعی کا جذب اوس مقام تک نہ ہونے پائی۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آلیہیں نہ مل سکیں اسوقت اسکی تدریس کہ تدریس سے اور دور دور بوجہ پھیلنے کے ہو گئے ہیں یا اوں کی شکل مختلف ہو خواہ کیقدر جو ہر جگہ کا اوس جگہ سے کہ ہو گیا ہے اور اسکا علاج ٹانگے لگانے سے کہنا چاہیے اور بعد ٹانگے لگانے کے ایسی تدریس چلیے کہ اسکی رطوبت جمع نہ ہونے پائے استعمال راوحات مفید کا اور استعمال مصلحات کا جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں اس غرض کو پورا کر لیا۔ اگر زخم گہرا ہو اسکی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اسکی الصاق میں اور چھ کھولنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور بخوبی تہیہ امکان ہوتی ہے اور یہ ضرورت اسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کیچہ زخم کو فائدہ نہ پہنچا پچہ آئیم فیصل میں بیان کیا کہ جو صابن پر درست بندش اصل غرض



یعنی خاص مقام پر گرنے کی درست بندش نہ ہو سکے پس بوجہ نگی پیدا نہ ہونے کی انصاف مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور  
عضو معین انصاف مواد پر ہوتا ہے خواہ وجہ اور رد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجہ جذب مواد کے ہوتے ہیں چنانچہ  
ذکر ہم باب فروج میں کرینگے جب کسی زخم کو کھولنے کی ضرورت ہو اور سوقت رومی وغیرہ اوسکے موند پر واسطے ہونے چاہیے  
خواہ زخم پونچھنے کی ضرورت رکھنی چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام پر درست نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ  
ہو کہ ادھر رومی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون یونچنے اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم میں کوئی بڑی واقع ہو خواہ زخم جھٹکے  
ناصوب ہو گیا ہو خواہ اوس میں رطوبت رومی بہت زیادہ ہو چکی ہو کہ اوسوقت وہ زخم فروج کے حکم میں ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا  
عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونوں سرے یکجا ہو جائیں اسی وقت ہوتا ہے  
جب ارادہ انصاف اور انصاف کا کیا جائے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوس میں از سر نو گوشت پیدا ہو اور سوقت کہ بندش کی ضرورت نہیں ہے  
مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے موند پر سے نکل جائے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی اوس واسطے ہوتی  
ہے تاکہ دوا و لیم اوس مقام پر پھری رہے اسی حکم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو  
کہ ادھر سے گمان چرک دفع ہو سکے کہ اسے اوسے کس قدر چاک کر دیں اگر یہ چاک ٹھیک دسی جگہ پر واقع ہو جو مکان بخت  
خروج مسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کر دیں کہ باسانی اور دھڑ سے  
مادہ نکل کر اوس مکان تک پہنچ جائے وہی حکم کہنا ہم میں نے بہت سو زخم ایسے اچھ کر دیے ہیں کہ اونا گرا یا زانو میں تھا اور موند بطرف  
ران خواہ ران میں اونا موند تھا ایسے زخم کے علاج میں کچھ مجھے اسکی حاجت نہ ہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور موند پیدا کرنا جو زانو سے  
پہنچتا ہو بلکہ میں نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ اگر ہا زخم کا اوپر ہو گیا اور موند زخم کا پونچھ ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہ ہوئی۔ اسی طرح  
کبھی ساعد اور کف کو میں نے اسطور پر لٹکا دیا ہے کہ زخم کا موند ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوس موند کی طرف سے نکل جایا کیا  
یہ قول جالینوس کا تھا میں کہتا ہوں کبھی جراحات ایسی مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا  
کرنے کے کچھ جائز نہیں ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹ کر نکل گیا ہو اور سوقت حاجت ایسی اویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت  
پیدا کرے اور فقط وہی دراجو محفط رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہیں ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو محفط  
اور مانع ہو اسواسطے کہ جس دہ سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو روک کر تی ہے۔ کبھی خوراک نقصان دہی کا ہوتا ہے کہ وہ گرا یا تمامہ  
بہر نہیں سکتا ہے بلکہ وہ گرا یا باقی رہ جاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا  
ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم میں گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذا و محمود حید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کریں۔ کبھی  
دوا جو بنت لحم ہوتی ہے اوس میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہ سخت  
گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوس پر بال نہیں آگے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبہ جدید پیدا ہوتے ہیں اور مثل گوشت کے  
اون میں انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کو ایسے ہیں کہ اون میں خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف  
عضل میں واقع ہوں اونا کابیان ہم احوال عصب کو ہمارا کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کو تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہیں جس طرح  
کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط بعض پیدا کرتا ہے اور سقوط بعض بعد از اترا و صفر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پونجی ہے اور قوت ساقط ہوجاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے تشخیر بھی پیدا ہوتا ہے اور اس طرح وہ زخم ہزاروں گز تک صاف ہوتا ہے اور اس بڑی کے جو بطور دھکنی کے واقع ہونے پر اس کے بعد ہی اعراض ہوا و منکیر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض ہلکے ہیں کثیر اور جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحت میں جو عضل پر واقع ہوں تشخیر واقع ہوا و قبول علاج کا نہ ہو سکے اور اس عضلہ کو عرض میں قطع کر دینا چاہیے اور اس کے فعل کے اطلاق پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشخیر کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نہ کریں گے یہی حال رکبہ یعنی زانو کی جراحت کا ہے اور یہی ضرر اکثر بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شوق جلیبی کی ہوتی ہے نیز اس شکل کا + چاک اور احتیاط نقصانی اسکی ہوتی ہے کہ اس کے اور ام اور قرح میں فصدا اور اسہال سے مدد چاہیے اور التھام کو منع کریں تا انیکہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التھام کی کریں اور وہ غلبت لحم اور اوویہ خاتمہ اور اگالہ کا بیان دو انبست لحم دی ہے جو خون مجسم کو نسبت کر کے گوشت بنا دی اگر ایسی دوا میں تخفیف زیادہ ہو خون کے درد کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت بنے کا پیدا ہوا گا اور اگر دوا میں قوت جلائی زیادہ ہوگی خون کو رفیق اور سائل کر کے جو مادہ موجود لحم ہے اس سے منفرد کر دے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلائی شدید ہو اور نہ زیادہ تخفیف ہو بلکہ ایک حد میں پر تخفیف بھی ہو اور کب قدر جلا بھی کہ برم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتد بہ کی ضرورت نہیں ہے اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالصد کرین کہ زوال ہو جائے اور اگر جراحت غیر زائل ہو لینے اور سکا زوال بقدر معتد بہ ہونا ہو بلکہ کب قدر باقی رہی ہو اسکا علاج بالشل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بار کا بار سے اور تاخیر دوا کی مراعات بھی واجب ہو یعنی جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے وہاں حال بھی ہر وقت ملاحظہ رہے اس لیے کہ اگر افراد استعمال ہو گا خرابی مزاج عضوی زیادہ ہو جائے گی۔ اور وہ لحم دی میں جو زخم کی دوا باڑھوں کو اگر چھیلی ہوں ملا دیں اور اس دوا کو زیادہ احتیاج صرف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اگر کہ ہو جو اسی ندوت اور تری کے جو کہ جو بر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے سے وصل پیدا کرتی ہے اور اگر کب قدر زوال موجود ہو وہ دوا سے لحم خون کی تخفیف کر کے اس قدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی پھوڑ رہتی ہے اور تخفیف خون کی انہی جلد کرتی ہے کہ قبض نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تخفیف کی اوس میں زیادہ ہو لیکن ضرر ہے کہ اوس میں قوت جلائی نہ ہو اس لیے کہ جلا اور التھام میں قصدی وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہو کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اوس میں لیس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رفیق ہو کہ یہ جاکا اور جس مادہ کی پیدا ہوتی ہے امیجسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوا وہ بھی کم ہو جائیگا یہ دوا لحم کی نقصان کے محتاج نہیں ہے جلیبی کہ غلبت لحم کو اسکی حاجت ہو اس لیے کہ غلبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی طرف آئے اور تخفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوا لحمہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوس میں اثر کرتی ہے لہذا اسکو تخفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے۔ جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنی زخم میں پٹری پڑنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اور اسی احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اس لیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرتے اور اس سے خشک کی جو بالطبع خشک ہو یعنی جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اس کے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو تو

ہمک میں دو اکتول تخفیف کرنا ہوتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونوں کو قنا کرنا اس کو لازم ہوتا ہے اور تین اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرنے میں اور رطوبت اصلیہ میں اس قدر خشکی پیدا کرنے کی اور ضرورت ہو کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جائے اور جو بر اصلی رطوبت میں کمی نہ ہونے پائے۔ جو دو اکتال سپہ اور گوشت گردانی کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مشعل مہوتی ہے اس میں جاکر زیادہ ضرورت ہو زخم وغیرہ کا جاک کرنا کھولن کی واسطے جائینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے جاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکبک خواہ رفیق اور تپلا ہو وہاں جاک کرنا چاہیے اور شکاف کا مونہ اوسط ہو وہاں سے زخم وغیرہ جاری ہو کر نکل جائے اور اسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور جاک کرنا میں استرہ کا خیال رہے کہ جو تکن اور چین اوس عضو میں ہو اونکو جاک کرنا اور اگر اوسیدہ ہو تو ریب کا پچا جیسا اوپر تفصیل بیان کر دیا ہے سب جی طرح خود میں اور جراحات اور پھوڑی جاک کرنے میں جو خنجر اور قواعد لگے گئے اونکو دوبارہ لگنے کی کیا ضرورت ہو سوا اودن مقامات کے جہو کہ چھینے مشقت کر دے کہ وہاں ضرورت اس خط کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرورت ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھیں۔ مان البتہ اگر بندہ سینکشن ران اور زیر بغل میں جاک سطر کرے کہ جلد کے سہرا کی قدر اندر وار بھی جاک کا اثر ہو تو بخ جائے اجازان اوس پر مختلفات ایسے رکھیں جنہیں لذت نہ ہو اور وہ مختلفات جدول اودیر مفردہ میں بخوبی اور تفصیل تمام مینے لکھ دی ہیں۔ دقان کڈر ایسے وقت کڈر سے انفصل ہے اسلئے کہ دقان کڈر مین قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر جاک کرنے کے ذریعہ سے کرے کہین افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو سب استھام گئے ہوں تو چار ہنر جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہو کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھالیں تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہنچے خواہ تل میں کچراؤ اور زخم گئے اور رکھ لیں جو اس حمام اور رطوبات حمام میں اور پانی میں داخل ہو خواہ کوئی اور جیلہ اور تدبیر جس طرح ممکن ہو اوس سے کوہن تدبیر اور ان زخموں کی چھین ورم اور درد ہو ایسے جاک اور زخم محتاج نرمی اور رفیق کے ہوتے ہیں اور اسکا اعتقاد باختم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحات کبدون تسکین ورم کی نہیں ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین اوس چیز سے ہوگی جس میں اول تبرید اور تخفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر عا کا بھی اوس دوا میں موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج محکم نہیں ہے کہ اور ام کا علاج جس طرح ہونا ہے۔ اور خاص علاج ایسے زخموں کا از سر نیا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں فائدہ اوسکا یقین سے یہ ہے کہ ایک انار شہرین لیکر شراب محض میں اودھنہ کوہن اور موضع مروج کے اور فساد کوہن واجب ہو کہ حال ورم کا بغو ارنامل دیکھیں کہ انجام کار اسکا کس طرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کوہن اور اس کے استعمال سے سرخی اوسکی برہتی جائے اور جھالے پیدا ہونے لگیں اوسوقت مبررات کی طرف زیادہ مائل ہو جائیے اور مرہم ابھیں کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابھیں کا کیا ہو اور تریل خواہ صلابت زخم کی طرف ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کہین جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کی کا بیان باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ کھٹ جانے کا اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض میں یہ ہے کہ پھر سے التھام ہو جائے اور اندر کی طرف لون منجمد ہونے نہ پائے اور ترقف خون اطراف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلی دغرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر لالیس یعنی خشتاش زبدی کو سرکہ میں بخپتہ



کر کے استعمال کریں برادر کار ہو جائے یا قنطورہ یون کبیر ایک سو دس گرم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل فخر م  
ایسی شے سے کہ اس کے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور تیسری غرض لینے منع نرف الدم  
کے واسطے ڈیڑھ دانگ نرف الفنج ماو العسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ جملہ اویہ جو باب نرف الدم میں مذکور ہو چکیں اور ان  
سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شکاف ظاہر ہیں ہو اور اس کے واسطے قول بقراط عالم یہ ہے اگر مران بطن کو بھڑکے پھر  
امعا باہر نکل آئی ہو اور سوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ اس کا کیوں نہ ہو بلکہ ملانی جاتین گی اور اس کے انفصام کی کیا تدبیر ہے  
اور اس کے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر شب یعنی پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اور سوقت اس کی تدبیر میں  
خیال واجب یہ ہے کہ چونکہ استوار بندش سے اس کی بندش مناسب ہو یا نہیں اور اس بندش سے جراحت میں انفصام  
ہو گا یا نہ ہو گا اور اس کے لگانے کی گنجائش ہے یا نہیں یا بالبنوس سے نشتیخ مران کو ذکر کیا ہے اور ہم سنہ بھی نشتیخ میں اس کا  
بیان کر دیا ہے بالبنوس کا قول تو یہ ہے کہ ہو چاہے بیان مذکور نشتیخ کو مناسب یہی ہے کہ اگر موضع ہر لینے وسط بدن میں خرقہ اور  
شکاف حاض ہو اسے موضع خضرین نام کے لگانا خواہ اور مدبر کرنا کہ خطرناک ہے اور خضران دونو جانب واسپنے اور بائیں طرف  
میں ہر مقدار چار انگشت کو بہرہ لینے درمیان جسم سے واقع ہیں۔ بالبنوس کہتا ہے اگر نشتیخ موضع بہرہ میں واقع ہو گا ضرور  
امعا بھی نکل آئیں گی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہو گا اس لیے کہ امعا کو جو چیز دوسرے ہونے تھی وہی دوسرے  
تھی جو طول بدن میں اوتری ہیں سینہ میں استخوان عانہ اور کمر میں بھی ایک غصہ بھی ان دونوں میں سے ہی منخوف اور نکل  
بعض امعا بطرف خارج کے فرو نکل آئیں گے اور امعا کے باہر نکل آنے سے شکاف اور زخم میں تیز اور باندی پیدا ہوگی۔  
اس کی وجہ یہ ہے کہ غصہ خضرین میں ہے اور اس کی شک گری سے یہ نر کی ہوتی تھی اور وسط میں کوئی اور غصہ قوی الباسا ہے  
جو اسے روک رکھتا ہے اگر ایسے اسباب آئدہ اور ضیاء ہوں کہ جراحت عظیم ہو جائے چند امعا باہر نکل آئیں گے اور سوقت ان کا  
داخل کر اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور جو سوتے چھوٹے زخم میں بھی اگر احوال امعا کا بہت  
جلد کیا جائے ہو لکہ غلط ہو جائے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب قدرتی ریح پیدا ہوتی ہے تو ای کی پیدائش ہوتی ہے اور اس پر خرقہ اور  
شکاف اندر داخل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اس جراحات دی ہے کہ باوجودیکہ مران کو اس کے پھاڑ والا ہو مگر مقدار اس کی عظیم  
اور نرف میں معتدل ہو۔ پھر بالبنوس نے کہا ہے کہ اسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیرنا  
اور جو آنت باہر کی طرف نکل آئی ہے اسے اپنی خاص جگہ پر پھیرنا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ لکہ اس کو کہ اس کے اصل  
مقام پر پھیرنا دینا۔ لگانے لگانے سے تیسرے یہ کہ لگانے لگانے سے اوپر دوسرے موافق اور مناسب لگانا۔ چوتھے اس  
امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کی جائے کہ اعضا و نشتیخ کو ان تدبیرات کی وجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ اندازہ ہو یا نہ ہو۔ اب میں  
کہتا ہوں کہ اگر زخم بہت چھوٹے ہوں گے اس کا امعا کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر پھیرنے کے اور سوقت معالج پروا ہے  
کہ تحلیل اس میں کی کہ جس سے افتتاح پیدا ہو جائے یا اس شکاف کو بڑھا دی اور ریح کا تحلیل کر دینا زخم کے بڑھانے  
سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو۔ آنت کو پھول جانے کا سبب بردت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسے کھانے کا  
مگر آب گرم میں دو بتن اور پختہ کر سنیک کریں۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر کمید کر نیکی ایسے موضع پردہ بھی نفع



ہوگی سوا سٹے کر شراب میں تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور اس کا قوت بھی دیتی ہے۔ پھر اگر گٹھائل ہو اور یہ علاج کچھ اثر نہ کرے اور سوقت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب ہے کہ جس سے زخم کو بڑھائیں وہ آگہ ہے جو بنام میٹھوا صیر معروف ہے اور وہ پھر بیان اور چاک کر کے واسطے جرح لوگ بہت تیز بناتے ہیں اور اس طرح جنگہ درونوں میں بہت تیز ہوتے ہیں اور اسے حذر کرنا چاہیے۔ بہت مناسب شکل مریض کی کٹری کرنے کی بشرطیکہ جرحت پنج کے دھڑ میں ہے یہ شکل ہے کہ اسے اولٹا کھڑا کریں اور اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہے اسے کھڑانے کی شکل سیدھا کھڑا کرنا اور دونوں صورتوں میں عرض اصلی مریض کے ٹھکانے کی ہی ہے کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے اور سپر اور اس کا بوجھ نہ پڑنے پائے جب اس عرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہو کہ اگر زخم دائیں جانب ہوگا مریض کو بائیں جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائیں جانب ہو دایں شق کی میلان ضرور چاہیے یعنی جانب زخم کے اوپر اور خلاف چھ مرکز ثقل میں ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات میں عام ہے اور عظیم الشان ہے۔ اور آنت کا اسی مقام پر محفوظ رہنا جس موضع سے اسے خصوصیت ہو بعد از انکہ وہ اند کی طرف داخل کر دی جائے بشرطیکہ جرحت عظیم ہو اس بات کی پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ قسم چڑے کا درکار ہوگا اور اس سے عرض یہ ہے کہ مقام اس جرحت کا باہر سے ہاتھ میں گرفت کر کے درونوں میں زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونوں کو یکجا کر کے جس قدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتی جائیں اور آنت کے اندر داخل کر کے بائیں خواہ ٹانگے لگاتے ہیں اور جہاں ٹانگے لگا چکے ہیں اس سے بھی زرخیز گھٹنے کے رہیں ایسا نہ کہ ٹانگا ٹوٹ جائے خواہ ڈھیلہ ہو جائے تا انکہ تمام زخم کے ٹانگے لگ جائیں اور باستواری ضیاطت فراغ حاصل ہو اگر قسم وغیرہ سے بندش نہ ہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی سبب میں اندر کے ٹانگے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہوں کہ اس طور سے زخم اندرونی کا سینا اور ٹانگے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے۔ پس کہتا ہوں کہ چونکہ عرض اصلی ضیاطت اور ٹانگے لگانے سے یہی ہے کہ بہتر اتفاق اور مراقبہ کے قائل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا و دخت اور ٹانگے لگانے کی اسطرح کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف دایئیں اور سر ایک دُوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کریں جب سوئی ڈوب جائے اور اس غنفلہ تک پہنچے جو طول بدین سیدھا ہو جائے اور سوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارہ کی طرف واقع ہے اس میں سوئی کو زیادہ نافذ نہ کریں بلکہ اس سے نکال کر دوسرا سرا صفاق کا اندر سے لیکر سوئی کو اس میں پیوست کریں کہ اندر ہی پھر دوسری بارہ میں مراقبہ کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جب طرف زخم سے اوپر اور چھوڑا دُوب لگانا ضرور ہے یعنی بدھ زخم مائل ہے اور دھرا کا سرا وار پار ٹانگے میں داخل ہو جائے ایسا نہ کہ اوپر دھرا و چھا دُوب رہے کہ اس کے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا دُوب صفاق کے اس جانب میں لگا کر باہر کی طرف جلد کے سوئی کو نکال لائیں اور دونوں سر سے کہ اس میں جلد بیرونی کے وصل کر دیں بدھ زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لپٹائیں اور دوسرا سرا صفاق کا جو جانب مخالفت میلان زخم کے ہے اس سے دخت کریں اور اس طرح ہر ایک ٹانگے کو پورا کریں کہ جس طرف زخم مائل ہے اور دھرا کا سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کو زیادہ ملاتے رہیں اور اسکی دخت میں استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانگے لگانے والی اس ترکیب کو اپنی محاورہ میں کہتے کہ ایک طرف زیادہ دبا دے کہ ٹانگا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانگا لگانا چاہیے۔ دو ٹانگے کے درمیان میں فاصلہ میں دوری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہ ہونا چاہیے بلکہ جس قدر گھٹے اور قریب قریب ٹانگے بطور خیمہ کے ہوں وہی بہتر ہے۔ پھر زیادہ اتصال میں یہ ضرور ہے کہ چونکہ سورخ سوزن کے متصل ہونے کے احتمال ہے کہ سب روزانہ لگا کر دیکھا جائے

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دخت کا برطن ہو جاوے یعنی سب ٹانگے کھل جائیں اور دونوں بارہن الگ الگ ہو جائیں جیسے  
دوڑانے لگانے میں خوف یہ ہے کہ بخوبی وصل پیدا ہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانگے لگائیں۔ جس دوسرے سے  
ٹانگے لگاتے ہیں اگر سخت اور مفتولی ہوگا ثقل اور دندانہ دخت کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے ٹانگے کے  
ہوگا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا ایسا دوا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان میں ہونے اور بدن میں ہونے کے ہو یعنی کس قدر ٹھیک  
کہ اوسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہ واسطی طرح اگر پوری جلد میں سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھپی جائے سے امن ہوگی  
لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سی اجزا ایسی رہ جائیں گی کہ ان کا التھام درست ہوگا اور بہت سی اجزا چھوٹ جائیں گے اور نین وصل  
پیدا ہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانگے لگانے میں غرض یہ ہے  
کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جائے اسلئے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور وہ اسکی یہ سہ سے کہ صفاق  
عضو عصبانی ہے۔ بعض لوگ اسطرح ٹانگے لگاتے ہیں کہ دوبارہ مراق کے خارج کی طرف ہے اوسمین سوئی گرو کے اندر دنی باڑہ  
میں اوسے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب دوب پورا ہو گیا دوسرا ٹانگا لگاتے ہیں اور  
کسی ٹانگے میں صفاق کا کس قدر جزر شامل نہیں رہتا اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانگا جادگا نہ اسطرح چھڑکائی  
ہیں یعنی مراق کے ٹانگے الگ اور صفاق کے الگ سے ہوتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ جابرون نہ صفاق اور مراق کی یکجا کر کے بھی  
ٹانگے میں داخل کرتے ہوں اور سطر علی خطاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خطاطت سے فرغ نہیں ہوتا تو  
زخمی کو تکلیف زیادہ اٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جرح جو کہ چاروں نہ تو یکجا کر کے بھی  
ٹانگا لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر دوسطر علی خطاطت میں مہی ضرر ثقل اور چھپی جانے کا جو ہنہ بہت متصل بخیمہ کا حال بیان  
کیا ہے اسمین بھی منظوں سے جیسے بعض درزی کپڑا چونکہ ایک ہی دوب میں سی دیتے ہیں کہ اوس دخت کا بھی وہی حال  
خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سنجو میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا  
کرتی ہے۔ پھر اوسکی حکیم نے کہا ہے کہ بعد اُسکے لگانے کے اوپر ہلچہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحات  
میں زیادہ ہے اور صوف کو سریش اور روغن زیت میں بھگو کر الطین اور جالین پر اسطرح لپیٹیں کہ جابرون طرف سے سولٹ  
جائیں اور بعض اوپر پلینہ سے (جیسے اومان اور لعابات) زخمی کو حشفہ دینے کی بھی ضرورت ہو۔ اگر جراحات اسٹاک پہنچو گی اور  
آنت کل کر باہر پہنچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ مگر اسوقت حشفہ شراب اسود اور قابض  
سے کرنا چاہیے جو نیکرم ہو خصوصاً اگر جراحات نافذ ہو کر معارضہ تک پہنچی ہو اوسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہیں ہو سکتا اسطرح  
کہ جرم اوسکا رقیق ہے اور رگوں کی اوس معامین کثرت سے اور طبیعت معاسہ صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انقباض  
مراق کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلئے کہ معاسہ صائم بہ نسبت اور اسٹاک کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم  
کیونکہ اچھا ہو سکتا ہے۔ اور اسافل بطن کی جراحات میں ہم کو دوا کرنے اور تدبیرات کی جبارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان  
مقامات کی طبیعت لچی ہے اور لحم کا الصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیال البرزخ  
کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت چھٹ جانے مراق لٹینی مع صفاق کر یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانگے لگائے جائیں تاکہ

صفاق اور مراق میں باہم اتصال پیدا ہو جائے اس لیے کہ عضو عصبانی ہے اور التھام دیر میں قبول کرتا ہے اور یہ غرض اس سے  
 طرح کی نائک سے پوری ہو سکتی ہے کہ ویسے نائک درست اور مضبوط لگائے جائیں جو پہلے بیان کر دیے ہیں کہ اون کی نائکوں  
 جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک دُوب میں واجب ہر مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوخت ہوتی رہو وہ لگتا  
 کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شراب اس وقت قوی لا کر گرم کریں اور او میں صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھیں تاکہ اوسکا  
 انتفاخ کم ہو جائے اور سمٹ جائے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہ ہو لیض اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہیں انہیں استعمال  
 کریں اگر وہ بھی نہ لیض فقط آب گرم سے کمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعاء کا بر طرف ہو جائے اگر اس قدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے  
 زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقدر اطمینان کہ اگر سب لیض بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگر وہ خفوف ہی ہے  
 باہر پھیلی مگر عفوت ضرور پیدا ہوگی اور سب میں یہ بات بہ نسبت اور امعاء زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اس لیے کہ امعاء  
 اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج میں ٹھہریں گے تا نیکہ برودت خارج بھی اور عین اثر کر کے انہیں سرد کر دے پھر بھی جب انہیں  
 اندر کی طرف داخل کرنے اور زخم پورا جانکا امعاء اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف خود کشی اور سردی کا حال ایسا نہیں  
 ہے اگر خفوفی دیر بھی خارج میں ٹھہرے گی اور پھر جب اس سے اندر رد کر دیں جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہو جائے گی اس لیے  
 اطباء نے یہ تجویز کیا کہ جب قدر باہر نکلتی ہے اسے فوراً کاٹ ڈالتے ہیں اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اس کو ہرگز اندر کی طرف واپس  
 نہیں لیجائی اگر کسی کے سب میں اس خاصیت کو خلاف عدم لخص بعد اذ قال اندرون کے پایا جائے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور  
 غالب بھی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے اگر سب کو کوئی مقدار باہر نکل آئے اس وقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے  
 کے ہے یا نہیں اور اس کا زخم قابل نائکے لگانے کے ہے یا نہیں اور اگر سیاہی تو کیونکہ دوخت کریں پھر اگر زخم بھر میں نہ ہو  
 وسط لیض میں ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اس واسطے کہ اسی جگہ اطراف اور عضلات کے ہیں جو شکم پر پوشیدہ پیرے ہیں اور شکم  
 سے منہ ہوا ہے اور اگر زخم خفوف میں ہو اور خفوف دونوں جانب میں وسط بدن کے واسطے اور بائیں بقدر چار انگشت  
 کے واقع ہیں یہ زخم اسلم ہے کہ اس مقام میں اطراف عضل عصبیہ میں کوئی شے نہیں ہوتی ہے لیکن موضع بھر کے نائکے  
 لگانے بھی نہایت دشوار ہیں اس لیے کہ اکثر معاد اوچھو ہو جاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور  
 اندر کی طرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ معاکو جو چیر لائے اور گرفتے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلہ تھے جو طول الطیر  
 میں دراز ہو رہے ہیں اور خود طمی ہیں اور سب سے بڑا کتبک یعنی استخوان عانہ تک اور تھیں ہی ہو اس لیے جب اس مقام میں  
 جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کر دیتی ہے اور اوچھا ہونا معاکا کا اشد ہوتا ہے اس لیے کہ جو عضلہ خفوف اسی معاکو  
 کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ جو بقوت امعاء عضلہ کو کترے باقی نہیں رہتا پھر اگر یاد ہو کٹ جانے  
 اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعاء باہر نکل آئیں اور اوچھو بھی ہو جائیں اور ان کی طرف داخل کرنا  
 بہت ہی دشوار ہوگا کیفیت جراحت کی بندش کی اب زخم ظہری اور شکاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہیں اگر وہ  
 یہ ہو کہ زخم اور شکاف میں التھام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اور عالم کا یہ قول  
 ہے کہ اگر کسی کو زخم اور شکاف ملے جو باہر نکلے زخم بڑا ہو اور شکاف بھی زیادہ واقع نہوا ہو ایک ٹپی اوکو



کر داکر دلیٹ وینی جاسیے اور اگر زخم اور شکاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفاہہ مثلثت درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا مثالی ہو اور خالی جگہ نہ ہو باوجود بندش مثلثت کے ضابط اور ٹانگے لگانا بھی ضروری ہے۔ اور بندش بطور مثلثت کے نہایت عمدہ و نسبتاً زیادہ مربع کے تمام اقسام میں جراحت اور شکاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلثت کو فقط جاکر اور شکاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بند اس صورت پر ہوتی ہے  اور  اور بندش بطور مربع فقط شکاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونوں مثلثوں کو ہو اور دونوں رفاہہ شکل مثلثت کو اونین سے فرض کر دایک ب ہے اور دوسرا ج ہے اور یہ دونوں درست بانڈے جاتے ہیں اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پھر جس وقت بندش اس موضع کی درست ہو جائے اور دونوں سروں سے رابط کی استواری ہو اس صورت میں گرفت رابط کے موضع شکاف کی بہت مستحکم ہوگی نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوئی اس واسطے زخم کے ملائے کے واسطے سولہ دوسرے واسطے کے اکثر اجاڑ نہیں ہے اور اونین رفاہہ مثلثت کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیات البرہین لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اسکا غار قریب بارہ کے پہونچا تھا اور زخم کا موضع قریب رکتہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہم نے اس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اس کے رکتہ کے نیچے مواد لینے آئے انہی کہ جس سر میں کو پھاڑتے ہیں جیسے قلعہ خواہ پھاڑو اور کھر رکتہ کو اونچا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اس زخم کا موضع اونچا ہو گیا اور سہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اس طرح ہم نے بہت سوز زخم جو ساق اور ساعد میں تھے اونکو بھی آسانی اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کر گیا اس سے شکاب معلوم ہوا چاک کا جو زخم ایسے لگتے ہیں کہ اونکا خون مدہ ہو چکا محتاج ہوتا ہے سینے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اس خون کا اندر زخم کے ٹھہرا رہتا تاکہ کل رطوبت جب قدر اس مقام پر پہنچے بطرف مدہ متغیر ہو جائے بہت عمدہ ہے اور اگر حالت زخم کی واسطے بصیرت ہو تو بہت کم زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور کچے ہوئے ہوں پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونوں سروں سے اسپین مل جائیں مان اگر سروں کے ملائے سے وجہ شدید پیدا ہو تو البتہ تدبیر مناسب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں دم پیدا ہو اسکو کہ وہ بھی بندش سے صحت و جمع پیدا کر نیکی اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجائے پھر بھی وجہ ضرر پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض میں ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہ ہو سکے گا بلکہ اسکا اندر ایک قلیلہ رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ زخم کے پھرنے کے جلد میں اتھام اور وصل پیدا ہو لینے عضلہ کا زخم بہت بڑھ جائے پناے اور جلد سنبھل ہو جائے اور اندر جو رچا ہے پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی خالی ہے کہ جس وقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور پچھین دونوں سروں کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اس چاک کو پھر دی کبھی زخم کو دونوں سروں کی جلد بطرف اندر فرار کے خلق ہوتی ہے اس وقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اسکو باہر کی طرف الجھ لائے۔ اگر جراحت طول میں واقع ہو اس وقت اگر ہی بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج ٹانگے لگانے کی اور پچھین کی ہوگی اور جلد زخم کو پھر دیتا ہے ٹانگا لگانا چاہیے اور ٹانگے کا اگر لگانا بہت زخم کو بڑھانے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضداد زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ جراحت بڑھ کی طرف ہو اور پھر خون ہو کہ اگر کوئی کھول نہ دیکھے تو اوپر کی جانب اس حسیں کی پھر جائے گی اور اندر کی طرف چڑھائی ہو جائے گی



بر وقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو بوجہ کڑی تپشی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اس سے نکلا اور روان ہوا نہ ہو گا مگر  
 ہو گا اور نہ اس کے اندر کوئی دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر اسکو رو کرین جس شکل پر زخمی ہوا ہے در کا بیجان ہو گا پھر  
 لحاظ ہم مضطر اس کے پاک کرنے کی طرف ہوتے ہیں اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہیں مگر محلاً اس قدر ضروری ہے کہ جو زخم  
 عضلہ کی عرض میں واقع ہوا اسکی دونوں باڑھوں میں بعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونوں سروں کے  
 ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید در کا ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بیشتر بدرون خیانت اور ناکے لگانے  
 چارہ نہیں ہوتا ہے اور بدرون استعمال رفادہ مثلث کرجو اور پند کوڑھو چکا اسکی درستی ممکن نہیں ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا  
 وقوع موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول میں واقع ہو اسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں ہوتی ہے او وہ لحم  
 خارج کے ایسی دوا ہو گا بیان میں بخوبی کر دیا ہے اور انکی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کر دیا ہے اس میں کچھ شک نہیں ہو  
 کہ جو دوا لحم شکست چھڑکی جانی ہے بطور ضرور کے اسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بلکہ اسی اویان اور قیروطی کے اور اویان اور  
 قیروطی کی طرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک و اتین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور اویہ بعدل قعر زخم میں درنہیں آتی ہیں اور  
 نہ سات میں در آتی ہیں جب انہیں ادویہ سے قیروطی بناتین اسل و نکا اثر یا سانی اندر تک پہنچ جائیگا اور سیلان دین کا جہان نکلا تر  
 دوا کو پہنچا کر دوسرے دوا تک پہنچا دیگا۔ یہ ادویہ کچھ از قسم معدنیات کہ ہوتی ہیں اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کبھی  
 از قسم حیوانات کہ ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے کچھ نباتات میں شاخ اور برگ اور پنخ اور تخم اور حیوانات میں عضو  
 خواہ تمام اعضا علی ہذا القیاس معدنیات میں جو جیسے سفیدہ کو روغن اسیمین اور موم میں داخل کرنے اور نباتات میں اور اق پیوڑ  
 بطور الذکر کا فائدہ کرین خواہ ورق بیدار یا کو اور درق کرن اور برگ صنوبر یا اور پوست ریشہ یا باریک اور برگ سرو اور اسکی شاخیں  
 اور برگ قسطا فلون ہوا ہر شہد کے مجموع میں عکال الہیلم بالخصیص جب زخم قریب عصاب کہ ہوشمات اور جوب میں جو تازہ یا  
 پیسکہ اور نمک یا تراب کو برگ حاصل در برگ چھندریا کا ہو کی تہی خواہ امر و خشکی کی تہی میں جوش دین اور او میں اتنا فائدہ زیادہ ہو گا  
 نزلہ بھی ہے اور جو زہر اور ثوم جا کر اور خیار یا اور بوی سوختہ خصوصاً منسج کے واسطے سمراہ موم اور روغن گل کے بھونچ کر  
 بندھی ہوئی کالی زعفران اور گیہا ونب الخیل خصوصاً اگر قریب ہر خشکی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے  
 سروں کے قریب زخم پر گیا ہو حیوانات میں جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحت غلیظہ کا کہ اسے مرکبات میں دوا مار و  
 دوا زہری اور دوا سقلاوس اور دوا اختلاف سمراہ مشکط المشیع کے اور زہم کتان او وہ بار ملے اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے  
 ان دواؤں کے طبع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ زہر میں اتنی قوت درکار نہیں ہے جس قدر  
 در زہم میں ہوتی ہے اس لیے اب اتنا اور جانا چاہیے کہ اس طرح کی دوا تین اور سو وقت استعمال نہ کیجائیں جب سطح گوشت سخت کی جگہ  
 بخوبی برابر ہو جائے۔ جو گوشت زہم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہوتا ہے لیکن جب زمین خشکی پیدا ہوتی ہے پھر بخوبی طرف  
 او تر جانا ہے اور جگہ کو چھوڑ دینا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اس گوشت میں استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور لطیفان ایسا ہو  
 کہ اگر خشکی بکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور تجربہ کامل کو زیادہ وقت اسکی شناخت  
 میں نہیں ہوتی۔ لہذا واجب ہو کہ دوا مدلل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کرین کہ زخم میں گوشت ناپیدا نہ ہو اور اتنا پیدا نہ ہو کہ

کہ اندال زخم کا خود بخود ہو جائے۔ اس واسطے کہ دواؤں میں کالیہی اثر ہے کہ لحم کے حجم میں زیادتی پیدا کرتی ہے تاکہ اندال کے مندرجہ بالا اور تحت طبعیہ میں بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندال تک گوشت کو پہنچاتی ہے۔ بلکہ اس واسطے استعمال میں یہ شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت انہی قوت کی استعمال کیا جائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کیسے کہ اپنا فعل خاص کرنے لگے اور سوخت طبعیہ سے گوشت پیدا کیسے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی ہے دواؤں میں اپنی انتہائی فعل کو پہنچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونوں ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہوں کہ دونوں برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کر دیں اور تاہم مقدار مناسب پر پڑ کر ہلکا ہوتی اور جلد کی جرح اس وقت اور صفت کی رعایت نہ کر لیا یقین ہے کہ اگر زخم کا اور نشان قرعہ کا جلد کے اوپر پیدا ہو جائے دواؤں کا استعمال بڑھ کر اور رطوبت کو ساتھ کرنا چاہیے اس کے بعد خشک دوا جب زمانہ پڑی پڑی قریب پہنچو مناسب اور ایسے وقت اس دوا کو سلائی وغیرہ کی تو سوز زخم پہنچانا چاہیے۔ ادویہ فائزہ جیسے ریشہ باریک اور تنک خنثیہ کہ اس کی قیروٹی روغن گل اور روغن آس میں بنائی جائے اور زخم یا بس میسوم بریان قسور نخاس زخاں کند مردوا سیخ فطور یون صغیر اور عروق لینے جلدی خضر صفا آئینا جلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ میں قوت ادوائی کی زیادہ ہے اور جھگری مانوہ خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے اس دوا کو کثرتاً رجل عقق کر کے تھیر کر ہو جیسا بعض شرح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہیں اور جو گٹا بڑیاں کھاتا ہوا دوسکی پلیدی اور سوسمار کی سیکنی کیڑا سمین نسبت گوشت کی پلیدی قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اسکا انکسار شکرک ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسکا گھنی اور پوست باریک اصل جلا اور توتیا سے کیا جائے فروج پاک کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہو بشرطیکہ فروج کا فراج ماری ہو اور درم بھی اوغین پیدا ہو سچا اوسی دوا کے مندرجہ ذیل فزاد صبرہ فصوص اطراف مقدار اگر میں اور کبھی ادویہ میں زراج اور قلعہ طار بھی داخل کیجاتی ہے اگر چہ دونوں از قسم ادویہ اکالہ کی ہیں اور مقدار گوشت کی کم کر دینے میں لیکن اگر زخم میں رطوبت خدیر ہوا دل بھی کر دینے میں خضر صفا اگر جھگری کہ جلا کر استعمال کریں اور سوخت قوت مدہ قوت اکالہ سے کم نہونی اور اگر جلا جانے کے دھوا لیں پھر قوت ادوائی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور جودا میں قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہیں اور اسکا استعمال جلدوں اصلاح اور تہ پیر قوی بغیر اندال کرنا نہیں اور اگر بعد اسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو انہیں جراحات میں جائز ہے جنہیں رطوبت زیادہ ہر نخاس عرق اگر جلا کے دھو دیا جائے ادوائی کے واسطے بہت عمدہ ہے قلعہ طار سوختہ اور مرنگا سفید بھی مفید ہے ان دواؤں کی ساخت کی کیفیت یہ کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ میں گھول کر استعمال کیا جائے اور اعلیٰ کو پس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اعلیٰ کو جلا کر اوغین داخل کر دے اور قلعہ طار بھی شریک کریں اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض میں ترکیب کہ حسب ہوا جائے اور بیشتر زراج سوختہ بھی وسیع زیادہ کر دے اور گلاب اور زعفران بھی شریک کر دے اگر جراحت اور قرعہ میں رطوبت زیادہ ہو مگر کتان اور اسکا نفع ہے ہر جگہ کتان دھو یا ہوا اور پاکیزہ لیکر پیلا اوسے کوٹیں اور ایسا باریک کر دیں کہ شل غبار اور سرکہ کے ہو جائے اوسے بعد زیت جھرقوی التمس بعض زیاد روغن آس کو لیکر اوغین تھوڑا سا شورہ ڈال کر کھلا تین اور کھلا جانے کے بعد کتان ساتیہ اوغین آس میں طیار کر دیں اور استعمال کریں۔ یہ سرکہ عجیب ہے اور مہریم اسوہ بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر ہم اسوہ کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اوغین تھوڑی سی کندرا اور جاد شیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اور مہریم اسوہ کے ملوٹا کر دیں۔

فرو خفیف سپیدہ اور مردانگ مکر ایک حصہ خفیف رصاص اور مردانہ ہر واحد نصف خفیف پس کر در در کین فرو ر  
 دوسرے نصف سوختہ بارہ عدد انار کو چک جو درخت ہو سو کہ کر خود بخود گر پڑیں سولہ عدد فلقدیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا  
 جلا ہوا قیسور اقلیمیا اینا پنج سو سن ہر واحد چار جزو دقان کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار  
 شب یانی ہر واحد آٹھ جزو دقان کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد دو درسم کندر صبر ہر واحد تین درسم زرد  
 مینا ایک درسم فرو ر کی صفت و در سفید رصاص ختم گل شب یانی ہموزن پیکر الضا اصل السوس جوشیر  
 ہموزن زراوند و شفال دقان کندر ایک شفال صفت مرہم کے جو مشاخ تھ کے کو سطر سفید تھ جو کہ جلا کر دھن گل اور عطر  
 آس اور سپیدہ قلعی میں مخلوط کر کے قیر طی بناتین اور وہیٹ لچم خراج اور قروح کے اوپر کے ابواب میں صفت اور  
 غیت لچم کی مفصل بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ اور یہ منہ لچم کا مارج کیسا ہونا چاہیے یہاں پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ اور  
 منہ لچم کا استعمال اور سوخت کرنا مناسب ہو کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور فاعلہ جرت  
 استخوان کو رفع ہو یعنی زخم کا مقام انتہائی ہو اور کوئی چیز مخرج نہ ہوئی ہو لایم ہے کہ اس بڑی کئی خوب پاک کرین اور کسٹرا  
 کی کموت خواہ کسی طرح کافسادی میں سوا کر چون کے اور سوا سے رطوبت خاص کی چوڑی میں ہوتی ہے اور کچھ باقی رہتی  
 اگر یہ کہ اسکی تخفیف کر چکے ہوں خصوصاً اگر یہ بڑی سہلین ہوا رستہ صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسوا سٹے کہ بڑی  
 لاسٹ اور اسکی رطوبت منجمد اور اسباب کہ ہے جو افعاب انبات لچم کی بڑی پر ہوتی ہیں اور جب بڑی کو چھلین اور خفیف  
 اور میں پیدا کرین جو بارہ اسکی طرف ایسا آئینکا کہ نازہ گوشت پیدا کرے جو جب خفیف نہت کے زیادہ ثابت رہی اور یہ چھلنے نہ ہو کر  
 پھسل کر رہ جائیگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بعض درمیں یہ حاجت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص میں انبات لچم کر لی ہے  
 اور دوسرے بدن میں نہیں کر لی ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن میں زیادہ تخفیف پیدا ہوتی ہے اور دوسرے بدن میں انبات لچم کر لی ہو اور یہ بات موافق مزاج دونوں بدن کی پیدا  
 ہوتی ہے خواہ اور جو جو بخوبی مذکور ہو چکا ہے اور قوی میں داک قوت انبات فرماتی ہیں اور بھی کوئی دوا بعض بدن میں بازا جلا پیدا کرتی ہے اور کسی  
 بدن میں انفرط جلا نہیں پیدا کر لی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اس سے ظاہر نہیں ہوتا سبب اس وجہ حاجت کہ سیدر تخفیف کی ہوتی  
 ہے خواہ ایک مفید معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونوں تخفیف اور جلا محتاج الہما کا اندازہ بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے  
 نہ کہ علی الاطلاق نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تخفیف اور جلا کے اس دو کو ہو پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اسکی مقدار  
 نسبت بعض امور کو مختلف ہو بالضرور اسکی تاثیر بھی ایسی چیز و نہیں کیساں نہو کی چنین قوت افعال کی مختلف ہو یعنی یہ دوا بھی  
 اثر مختلف ہو مختلف بدن میں پیدا کرے گی۔ اور جو دوا تخفیف ایسی ہو کہ اسکا افعال نسبت اس بدن کی خشکی کے کم ہو جس  
 بدن کا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لچم میں بہ دوا قاصر ہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوا سے  
 نسبت لچم کا پیس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اس بدن کے جسکا علاج اس دوا سے کہ نامور ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات  
 لچم نہیں کر لی جسکی پیوست در جہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی لچم جانا  
 یا انبات لچم کا مستعمل ہونا خواہ چرک اور مسخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تخفیف کا اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ  
 اتنی تخفیف میں انبات لچم کا ہونا دشوار ہے اور سوخت کہ قدرت ترطیب ضرور کر لی جاسیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو دوا



یالیں کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم میں انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اوس بحال خود اور بر قوت خود چھڑوینا چاہیے کبھی بعض ابدال کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی طبعیت بخوبی بیان نہیں ہو سکتی لہذا واجب ہو کہ دوا میں چند قسم کی ادویہ طبیعت اور قوی شامل کر کے استعمال کریں عرق کمانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دوا میں فقط ترطب پر اختصار کرنا جائز نہیں ہے اور نہ فقط تخفیف پر کسی کرنی چاہیے بلکہ دونوں فاعلی کیفیوں کی رعایت ضرور ہے جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہیں اور نہ ترطب اور تخفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونوں فاعلی کیفیوں کی ضرور ہے بلکہ بالانہم رعایت حال قرعہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیئے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرعہ میں ہیوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرعہ دونوں میں رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونوں یا بس میں پہلی صورت میں واجب ہو کہ دوا میں تخفیف کا استعمال کریں جیسے دقیق کندرا و آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یا بس ہو اور قرعہ میں رطوبت ہو اور سوقت احتیاج الیسی دوا کی ہے جہاں قوت تخفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو نسبت لحم میں لینے حسب قدر تخفیف اور یہ بنتہ کرتی ہیں اوس سے زیادہ قوت تخفیف کی اوس دوا میں ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوید اور زجاج سوختہ اور باقی جو صورت متجملہ صورت مذکورہ بالا کے رہی اوس میں متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ابرسا یعنی پنج سو سن اور دقیق ترس کبھی بعض دوا میں ایسے اوصاف ہوتے ہیں کہ ان اوصاف کی حاجت ادویہ بنتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تخفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ میں بافراط ہوتے ہیں اسی بہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تخفیف کو اوس چرک کو جس کرنی ہیں جو زخم میں پڑتا ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان میں مانع ہوتی ہیں اور بوجہ زیادہ جلا کو نوبت اسکی ہو جاتی ہے کہ وہ دوا کال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد حمل ہو۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت میں اس دوا کی ہو اسکی قوت مضرت کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اور سوقت اسی مجموع مرکب میں خاصیت ادا کی پیدا ہوتی ہے واجب ہے کہ رنگ جس قبروطی خواہ مرہم میں شریک کیا جائے بقدر دسویں حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن رنگار کا اوسوقت درکار ہے جب ایسے ابدال کے علاج میں مستعمل ہو چکی ہیوست زیادہ ہے اور بارہواں حصہ کل کا رنگار اوس کے واسطے مفید ہے جو رطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ کرشتہ میں بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے مثلاً کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جن میں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندرا و آرد باقلا اور آرد لینے شکر کا آنا اصل السوس زراوند افسہا جو بجاوید اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے متمنع ہو جائے لینے کی طرح کافا اوس سے ظاہر نہ دوسری دوا بخوبی کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہو اوسکا استعمال کرنا چاہیے جراحہ محتاج کا بیان بڑی کشتی کے شجر کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور خوشنک ہونے اور کمر تفصیل اور اصلاح کو طریقے باب ستواں میں مذکور ہیں و ان دیکھنا چاہیے اور جو قروح بڑی سے خارج ہوں ان کے التھام کیوں کہ فقط وہی چیز کافی ہے جہاں تھوڑی سی تخفیف ہو فقط دوا سے اسکی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوا کی ترکیب صبر اور مدار کندرا و دم الاونین سے ہونی چاہیے طرح دیگر ادویہ جو بھروسہ و علاج میں مذکور ہو چکیں اگر اوس زخم سے خوشنک سیلان ہو تو اس ادویہ مذکورہ باب زف الدم سے خوشنک بند کر دیں۔ غذا میں الیہ شخص کو دماغ مزاج بریان کر کے استعمال کرنا چاہیے اور امکان اسکی استعمال ضرور ہو کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے فرع کا



بھیجا تھا ہوا ستوی دماغ بھی ہے اور عاقل اس نرف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز کرتے ہیں اس طرح اسباب ناراحتی  
 کا استعمال غذا میں کرنا چاہیے اور ضار عصبی الرامی کا لگانا چاہیے ایک دوا جدیدہ جراثحت اور نرف الدم دونوں کو مفید ہو یہ ہے کہ خیر  
 اور خشک کو میسر زخم پر چھڑکین اور اس سے تر نکالیں۔ اور دم پیدا ہونے کی تدبیر ہو کہ اگر وہ جو عیدہ زخمی ترین ملا کر استعمال کریں  
 خواہ اگر وہ اور فوٹج کے ہمراہ استعمال کریں اسکو رض کو مفید ہے اور باقیانہ تدبیر باب غظام میں تفصیل مذکور ہے دوسرا مقالہ سچ او  
 رض اور فشخ اور وئی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نرف الدم وغیرہ کے بیان میں کتاب اول میں  
 مذکور ہو چکا ہے کہ فشخ اور ہتک کیا معنی ہیں اور وئی کے معنی یہ ہیں کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کس قدر ہٹ جائے لیکن ہمارے جدا  
 ہوا اور اسکا اور خواہ زایل ہو جائے بخوبی ظاہر نہ ہو درخت کا اطلاق اور سپر ہوگا اور وہ میں نجست وئی کی بھی کوششیں کو کہتے ہیں شاید وہ  
 اس اذیت کو کہتے ہیں کہ رابطات مفصلیہ میں کس قدر تہدید ہونے سے ایذا پہونچے اور اگر یہی تہدید مفصل کے جو لحم ہوا میں  
 پیدا ہو جو اذیت زوال مفصل میں ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہوا اسکا نام وئی ہے بعض اطباء میں کو اور اس شو کہ جس سے ہتھ وئی  
 مراد لی ہے باسم عام ہوسوم کہتے ہیں اور بعض لوگ وئی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہیں جیسے ایک جانب  
 کعب کی دہلیز ہو جائے خواہ رسع یعنی باریکی ہوید دست و پا کے کوئی جانب مفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو  
 پہلے بیان کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کلام کیا چاہتے ہیں وہ فشخ ہے جو عضل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف  
 میں عضل کے عارض ہو فشخ اور ہتک کا بیان حسب وقت کسی عضل میں فشخ عارض ہوتا ہے اس کے اخرا میں چند طرح کا  
 تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا دم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کثر  
 ضرر اس کے احوال میں ہے کہ خون متنج ہو کر متعفن ہو جائے اس لیے کہ اگر اس کا دخل کی منافس سے ہوتی ہے اور فصوصا درامین جو  
 صدمہ خارج سے تنگ ہو گئی ہیں خواہ وہ تنگی جو بوجہ حدث دم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اس کا تدارک بخوبی  
 نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فشخ اور سقطہ اور صدمہ یعنی کوفت کو چند امور پیدا ہوتے ہیں چاہیے کہ اس کے  
 علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کے علاج میں دوبارہ اتصال اس لیف کا جو قطع  
 ہو گئی ہے کرنا اور اسکو درپہ ہونا کو ضرور نہیں ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے علاج کبھی اس مرض میں ہلوی  
 فصد کوئی اور چارہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب صناعہ بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر  
 فصد ضرور کھول دیتے ہیں اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اسندہ مانو اور مشدہہ کا کیا جائے پھر وہ نرالی پیدا ہوگی جو محتاج علاج فوٹ  
 اور گردائیدہ کے ہو اور منع مادم کی تدبیر بذریعہ تریدا و فیض کے کیجاتی ہے خواہ فقط ترید سے یا فقط فیض سے اور اگر اس میں  
 میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شکاف اور خلل میں شروع ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے عارض کا خوف پیدا ہو پھر اس کے  
 علاج میں اس خون کا اخراج پہلے پر ضرور ہے تاکہ یہ خون نافع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ نطو  
 سیاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسامات میں تسخیف پیدا ہو جائے یا خود ہی قبل از تدبیر نڈاس کے تسخیف ہوں جو ٹ کو مقام ہوا  
 جو سپینین لگائی جاتی ہیں اونکا یہاں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ الفضا جو او یہ خون مروجہ کے نشاوت ہیں اور اس خون کو  
 فنا کرتے ہیں اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو اہل مطلقہ اعیار اور مانگی کے زوال میں بکار آدہ ہیں وہ بھی مفید ہیں بلکہ

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر مبین ہو اسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اس پر اقتصار بھی ہو سکتا ہے۔ جو مشرب وغیرہ  
 مبین تحلیل پر مبین ہے جسے فہم الہیہ و اور قسط اور قسطیوں غلیظہ ہر ایک مبین کے اور مبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ مذکورہ  
 تقطیع کے تحلیل پر مبین ہو جو ادویہ مردار خون کو نشہ کرتی ہیں جیسے آرد جو اور زوفا و رطب اور سیدہ پانچین گوئندہ کر اور اس سے  
 زیادہ قوی جیسے فوج کو ہی ہمارا آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سرین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز میں ارجا و برات لطیف  
 ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تحفیف لطیف بھی اس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز میں تحلیل اور تحفیف شدید  
 ہو اسکی تاثیر عجبت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا جس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے جو تحفیف کے  
 پس مضر ہوگی۔ لہذا وہی سبک دوا اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہاں نفق اتصال قریب جلد کے ماض ہو اور اندر  
 کی طرف خارج نہ ہو اور اگر نفق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا نفق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف خارج ہو اور ظاہر جلد سے  
 دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مرخص کا ایسا ہو جیسا کہ اور ام اور قروح روی میں ہوتا ہے اور پوٹ لگے کیسی اسکی  
 کیفیت نہ ہو اس لیے کہ مشرب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد میں نفق پڑنے کی نوبت پہنچتی ہے اور یہ نفق اتصال  
 جس سے ہم بحث کر رہے ہیں غلیظ اور خارج ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع اور تحفیف کا نہیں ہوتا ایسے وقت میں استعمال بقا  
 تو کی ضرورت ہے کہ مجھ یا شرط لگاتیں اور کبھی اس سے بھی زیادہ شوری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضواؤں مضموم ہو جاتا ہے اور خارج  
 درم نمایاں ہو جاتا ہے ایسے وقت میں واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کریں کہ درم متقیج ہو جائے اور یم پڑ جائے اور جلد زیادہ مجمع  
 ہو جائے اور سکا رہے بن جائے تاکہ درم بعد پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلیل آدہ کا بوجھ قلع کے ہو جائیگا ایسے کہ یہ درم سہاں  
 کبھی نہ کبھی متقیج ضرور ہوتا ہے اگر اندر لہو علاج اور اختیار طبیب کو متقیج ہو بہت اچھا ہے نسبت اس کے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ متقیج  
 کبھی تحلیل درم کی ادویہ مفتوحہ سے بدون قلع کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتوحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور  
 مسامات میں وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مسقطہ اور صحتہ میں سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہے اور  
 جو بندش اور ٹپان فسخ کیواسطے درکار ہیں انکی نسبت اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر مرض یا فسخ پیدا ہو اسکی بندش کرنی چاہیے  
 کہ باطن نفس موضع فسخ اور رض پرستوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سر اور پر کی طرف در تک پہنچانا چاہیے اور پٹی کی طرف بہت کوشش  
 مناسب اور زیادہ چیرہ اور زیادہ کی یہاں کچھ حاجت نہیں ہے اور نہ اس پر زیادہ گرم چسپہ ملا کرنے کی ضرورت ہے ایسے کہ ہر  
 محتاج اسکا ہو کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے اور اوپر کی طرف رباط کا زیادہ اچھا ہے کہ محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی  
 رطوبت کا نہ ہو اور جو سر اور پر کی طرف پٹی کا لجا تین لازم ہے کہ اس سے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ کراہا گیا رہے نہ خواہ  
 سفید ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جائے اور بہت جلد اتصال بطول کا اس سے ہو جائے کہ اسے اور عضواؤں کو اوپر کی طرف اونچا کر دے  
 تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جس طرح نرف الدم میں بھی یہی تدبیر کر دین اور اس علاج یعنی بندش کا وقت قبل  
 درم کی اس لیے کہ جب درم میں درم پیدا ہو پھر سوای بندش متدل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہیں کر سکتا ہے چہ جاکر ادوی  
 بذریعہ بندش کے دباؤں کا اس وقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسواسطے ایسے وقت میں بذریعہ ضادات اور گرم بانی ہو پچانے کے  
 علاج کرتے ہیں۔ جو عدد و تاریخ فسخ کے سکون اور نکاح علاج بذریعہ آوین کر کے اسرب کے کرتے ہیں اور سہدب کو اوپر بکھڑکی

ہیں تاکہ غدد میں زیادتی پیدا نہ ہو اور اس تدبیر کو بندہ دستان میں زیادہ استعمال کرتے اور چٹا کر کے سبب کو دور و نسو باندھتی  
ہیں (کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہیں اور ان میں فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار کرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت  
کا الم اور ادنیٰ ایذا البوم فسخ اور رص کے پونجی سے اور اوہین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا  
ہے خواہ اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشائی جھٹلی یا عصب یا عروق کبار میں واقع ہوا ایذا اس میں خطرہ  
شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جب قدر جنبہ آدمی کا بڑا ہو گا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہو گا البتہ واسطے اطفال اگرچہ چون بھریں  
کرتے ہیں مگر انہیں زیادہ اذیت نہیں ہوتی جس کو جوان آدمی کو کہنے سے اندازہ ہو چکی ہے۔ اور کرنے اور کوفت اور  
ضرب پونجی سے غدد بھی پیدا ہوتے ہیں اور ان کے تدارک میں بھی احتیاج اونہیں تدبیرات کی ہوتی ہے جو سینے اور پر بیان  
کیے ہیں کبھی صدر اور سقطہ سے آفات عظم پیدا ہوتے ہیں کہ قلب کی کوئی جانب متفلسع ہو جاتی ہے خواہ معدہ کو کوئی شوز  
قطع ہو جاتی اور آدمی فی الفور مر جاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہیں ملتی سبب کبھی البسا صدمہ ہو جاتا ہے کہ بول و برا بند  
ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا برا جاری ہو جاتا ہے اور کبھی فی الدم اور رعات شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر میں  
عارض ہو جاتا ہے خواہ جو رگ جگر میں اور طحال میں ہے اس کی انقطاع سے رعات شدید بھی عارض ہو جاتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور  
سدہ نفس اور انقطاع صورت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شہ کی کوئی صدمہ یا سقطہ ہو چکا اور کلام کرنا بند ہو جاتا  
ہے اور اس کا شیرخو جھک جاتا ہے اور سانس اور کھڑکائی اور پشانی کی رگیں پھول جاتیں خواہ گوشت پشانی کا بڑی سے جدا ہو جائے اور  
زرد خواہ سبز ہو جائے ایسا شخص گویا مردہ کی شکل زندہ ہو اور تھوڑی دیر میں مر جاتا ہے۔ لکڑی کی چوٹ جس کے لگی ہو خواہ اور کسی قسم  
کی ضرب اور صدمہ کلاما ہو جسے پونجی اور نر آئے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جائیگا اسلم حال اس شخص کا جو جسے  
تھے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برآمد ہو خصوصاً اگر بظاہر جسم میں ورم بھی پیدا ہو ہو پھر اگر کسی ورم باطن میں بھی ہو  
جائے اور شہری اور بعد سکون کے تھے بن او سکے مدہ برآمد ہو وہ بھی اسی حکم پر جائیگا جاننے کے لیے پتھر پڑاؤں جگہ سے مہلت اور  
کی زیادہ جتن شخص کے سوراخ گوشت خوکان میں چوٹ کا صدمہ ہو چکا اور خون کثیر جاری ہو لایہ یہ کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم  
کے ہلاک ہو جائیگا جس شخص کے سر سقطہ کا صدمہ ہو چکا اگر اس کا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تھوڑے روز تک اس کا سہمی حال  
رہا اور کسی طرح کی مٹی نہ تھی لازماً ہے کہ تھوڑے روز سے اس کی اطفال کی تدبیر کریں اور انہیں روز تک انتظار کریں لیکن کسی  
قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نہ کریں جس شخص کو صدمہ سقطہ کا ہو چکا ہو اور سرخ سقطہ سرخ نہ ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو  
عصبی سے علاج اگر کرا و قطع عارض نہ ہو اور نہ ترقی الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو صدمہ سے لپٹنے کو فتنہ کی خواہ جس عضو  
صدمہ سقطہ کا ہو چکا ہے اس کی تدبیر بحالت کریں اور کوئی ایسی چیز اور سپر کہیں جو عضو کو مضبوط کرے یا بائیںہہ علاج کو ضرور ہے کہ  
بخوبی شناخت کرے اور ثبات جانش اور باطنیان خاطر پہلے اور اس امر کا کہے کہ اندر جسم کے کوئی سبب البسا تو نہیں ہے  
جس سے اطفال اور ضیاع فوری پیدا ہو گا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور منقضاء حال کے نظر سے قصد واجب ہے  
لازم ہے کہ قصد کھولنے میں جلدی کرے۔ اور حقہ لبیہ رقبہ کا استعمال کریں اس کے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری صورت  
کی کرے اور بندن بھی ہو کہ شاید کہ شفا حاصل ہو جائے بشرطیکہ اس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کیے ہیں بشمول مکان



بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے کہ جو ادویہ ایسی جگہ اوکی حاجت ہوتی ہے وہ ہیں کہ شدید ہون اور شدید اور دوسری  
 بھی ہون اور تحلیل اور کی نرمی اور رخا سے کہیں جسے کہ فسخ ہیں درکار ہوتی ہیں اور دوا کی عمدہ اور المانی پیدا کر ہوائی نام  
 ہیں اور دھل میں بھی درکار ہیں جو دوا میں پیٹنے اور کھانے کی لائق اور اس شخص کے میں جسے فسخ خواہ کو فسخ یا سقظہ ہو چاہے اور  
 میں عمدہ مویائی خالص ہمراہ شراب کر اور اس روغن کے جو بنام رسیق کے مشہور ہے غذا ہونگ اور پیٹنے سے بہتر کوئی چیز  
 نہیں کہ بھی مویائی کا استعمال بعد استعمال حقہ کے خواہ پالنے زرد و پیٹنے کے مع ایک مشقال فوہ الصغیر جسے مجیدہ کہتے ہیں  
 شراب اور گل مخوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اور کچھ بدلائی جو خاص مٹی ہو اور ارشی اور سماق اور غرزدت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ  
 التمام پیدا کرتا ہے شب یانی بھی بوجہ تشدید کے نفع ہے اور نفع اور سکا زیادہ ہے۔ زردچ میں قوت عجیب ہے کہ جبکہ  
 فوہ درکار میں سب کو تھکا کافی ہے کہ التمام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع درم اور منع آفت آئندہ سب کو مفید  
 ہوتی ہے بشرطیکہ اکلا استعمال کیجاو۔ عصارہ قطور یوں کپیر اور پوڑ اور قسطہ اور مثل جب ہمراہ کھین کے یہ سب جزا مشتمل  
 ہوں نافع ہوتے ہیں۔ اطلاق طبیعت کیواسطہ التماس اور روغن بادام کو استعمال کرنے میں قرص جید روغن جینی  
 تین جزو ایک مفصل فوہ چار جزو سنگل مخوم تین جزو ان سب کی قرص پیدا کریں۔ ادویہ موصوفہ میں سے زہرہ اور  
 مرہی اور مصطکی اور صفات سے جو وقت ضا کرین خواہ پلا تین اور کئی بھی خاصیت عجیب ہو اور فلاح اور کثیر اور دینی اور فسخ اور غرزد  
 اور سقظہ اور صدر کے معالجہ میں مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التمام بسرعت اور درد میں تسکین حاصل ہوتی  
 اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگی ہو سخت اور قوی کر دیتی ہے اور وہ پوسدودہ سے نفاذ  
 بھی عجیب التماس اور دینی الجند بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارشی اور لائی اور گل مخوم اور ہونگ اور سماق اور کچ اور  
 اور چونا کھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے طبعیات سے انزروت ہو اور کھادات سے ہرگز مویائی میں پختہ  
 کر کے اور پوڑ کر زمین ملا کر اسطرح برگ اٹل پیٹے چھا کر اور بھی فائدہ ہے اور لو میں شب یانی داخل کوین صفت فوہی  
 مرکب صفات تین جزو خطمی انیض غیر زردت ایک ایک جزو زعفران مخومی سب کو ملا کر ضا کرین یہ فائدہ عجیب  
 ہے کہ انکی قوت اندر تک پہنچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوائے درد شدید کے اور کوئی چیز پیدا ہوا ہو اور خوف الہی  
 درم غظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کیواسطہ تقیہ بدن کا بجا ہے ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف فقر کا فوہ اور اس چوٹ  
 مقام پر کوئی عضو مخوف اور نہی شکم ہو اور سوخت واجب ہو کہ بہت جلد تدبیر ارشاک بذریعہ زہر کہ گرم وغیرہ کے کہیں اور انز  
 کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر فوہ جسکے ہاتھ یا مان پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی سقظہ کیوں وہ اور  
 ثابت مفید ہوتی ہے بیان صدمہ اور ضرر کا جو شکم اور آستان میں پہنچ کر بہت سی امور اور اقسام اسکے کتا  
 سوم میں ہم اسقدر بیان کیے ہیں کہ اس بیان کو چھپا کر بھی حاجت نہیں ہے بلکہ اس پر عمل کرنا چاہیے اور غدا  
 ایسی بخیر کیجاو جو میں اور صبر ہو جسکو لہاب و سترق بنو سلمہ اور خبازی اور صفات سے بارنگ بدتر ہے اور باقدا میں عصارہ  
 صبر و جنین کوئی جزو میں بھی داخل ہو جیسے فشرہ غلب الثحاب خواہ بارنگ اور کاسنی ہمراہ التماس کے استعمال کیجئے  
 یورات سراسر مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسفول ایک جزو لیکر کو تین اور لک اور کہ باہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران

زردچ میں قوت عجیب ہے کہ جبکہ



ساتواں حصہ ایک جز کا مقدار ثلث اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کریں۔ خواہ اجزای مذکور ذیل میں بیان  
ترکیب قرص طیار کریں فسفہ کبریا دس جز و گل سرخ پانچ جز افاقیا و مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جز اکلیل الملوک دس جز و گل  
چار جز قشور کندر چار جز و گل ارنی سات جز زعفران سات جز جزالسر و آٹھ جز ان سب جزا سے آب باتنگ میں قرص طیار کریں اگر  
یہ قرص بالخصوص بعد تجماد مرض کے زمانہ ابتداء سے مفید ہوتا ہے اور ضداد اس قسم کا مفید ہوتا ہے ویکہ تفتح شامی کو مطبوخ ریحانی میں  
جو ش دین تاکہ بانی جذب کر کے نرم ہو جائے اور باسانی پس سکے اور اوہین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن و سبب جز و گل سرخ  
شود جز و سنبل مصطکی افاقیا و مغسول ہر واحد سے چودہ جز سب کو آب سرد افشردہ اور آب باتنگ اور آب کبرہہ بمجولہ زیادہ ہکا دہین  
کوندہ کر ضداد کریں اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضداد کریں بیان حال و سبب شخص کا جو کوری اور زینبند سی مارا جا  
جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جائے اسویانی کے عوض آب بخود پلانا چاہیے اس طرح کہ چنے بھگو دین اور اسکا پانی تمھارے  
پلاہین اور جو ادویہ صدمہ اور ساقط کو جو نیز کچا و خصوصاً گل ارنی بہت مفید ہے۔ ایضاً یونڈ جینی و زنجبیل اس مجموعہ درہم  
ہمراہ آب گرم کے پلاہین چوٹ کو مقام بر لگانے کی عمدہ دوا ہے کہ پوست کو سپند کہ بعد فزح کے فوراً او دھیری ہو اور منہ زوا و سلی گرمی  
اور رطوبت کم نہو کی ہو و سی زخم پر لگائیں تاکہ چسپیدہ ہو جائے اور اس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایک ہی دھین اچھا کرتی ہے اور دوسرے  
روز نشان زخم کا باقی نہیں رہتا اور دم کی بھی تحلیل ہو جاتی ہے اور عضو مت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اس پوست  
کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت بار یک کر کے چھڑکین کہ بھی وہ مٹی جو بھی اور چو لہو سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے  
اور اوہین بھی کہ مقدار شوربت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہیں فسفہ مروا سنج اور سفیدہ ہونون لیکر دونوں سے ضداد طیار کریں  
ما فیرو ملی بند روغن گل اور موم کے بناتین ایضاً کثیر اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کریں اور بعد تھمال ان ادویہ کو کچھ نشان باقی رہا  
زینج کے لگانے سے اسکا بطلان اور زوال ہو سکتا ہے کہ ہر مال کو ہمراہ جگر فقل کے استعمال کریں بعض لوگ اس مقام پر  
مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہیں ہم نے اسکا بیان کتاب زینت میں کیا ہے ولی کا بیان بہتر علاج وئی کا جو مفصل  
ہیں واقع ہوئے کہ الیہ اور عمر کو اس بطور ضداد کے استعمال کریں اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہو جائے۔ ہم نے  
دیون کے ٹوٹنے کے بیان میں او و چند ایسی کہی ہیں کہ وہ سب وئی کو علاج میں یکا آمد میں ناظر کتاب ہذا و ان ملاحظہ کریں  
لکہ اس مقام پر ورو باقی رہا و بعد دستی وئی کے اسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا کرنی چاہیے موزری  
وغیرہ کی رکڑ لگنے کا بیان سچ کے معنی خراش جلد کے ہیں اور سطح جلد میں انتشار اور چھل جانا کسی درشت شے کے چھو  
سوا اگر عارض ہو ویکہ اسطلاح میں سچ کہتے ہیں سچ کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سچ عارض ہوتا ہے کبھی تمام  
جلد میں سچ پیدا ہوتا ہے اور رکڑ سے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ لنگ جاتی ہے اور اس کے الصاق اور لنگ  
کی حاجت پڑتی ہے اسکا علاج ایسی چیزوں سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات میں مذکور ہو چکی ہیں اور نامکان واجب  
کہ جلد کو قطع نہ کریں بلکہ جلد پھیلاتے رہیں گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر میں الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس سے  
سے الصاق پیدا نہ ہو گا بذریعہ مرہم کرمانی جاؤ گی یعنی جو مرہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہیں۔ کھلی ہوئی جلد  
میں اگر سچ کھلا ہوا واقع ہو ویکہ اس صاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ان اگر بدون بندش کے ممکن نہ ہو ویکہ کھلی خفیف

نہرہ اور وہ معمولیت ہو اس کے کہنی چاسیہ اور بہتر ہی ہے کہ ہوا کی اتھانت سے دو مختلف کا اثر اور پیر پیر لپٹنے لکلی ہوئی رہو۔ خفیت  
 سچ جیسے موزی وغیرہ خواہ کفش پاکی و جہ سے جو سچ پیدا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ رہنے بجھنے کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بڑا بچہ  
 لیکر اور پیر گادین وہی اچھا کر دیا اور اگر گرم پیدا ہو اور پیر پیر کر چکر کر جلا کر خواہ روٹنگل اور ترال سرخ کا استعمال کریں اور گدو سوختہ  
 عجیب الشفیع ہے اور قابل اعتماد ہے سوزہ کی رگڑ کے واسطے منجھا اور نہ فائدہ اور نہ ضرر کے کل ادوائیں ہیں جنہیں فقیر اس شخص  
 ہو چھپے افاقا اور ناز و خصوصاً از دی سوختہ کہ اگر اس کا استعمال خفیت سو گر زمین کریں شاید ہی کافی ہو گا خواہ سوچ منجھ لینے جو گرہ اور  
 شیخ کے عارض ہوئی ہو اس میں بھی ہوا اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات میں فقیر ہم اس شخص کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی  
 یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن پیدا بخیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب میں محلول  
 کریں اور ان دونوں سے مرہم طیار کریں اور کبھی تمام روغن شراب اور سماں سے کے ساتھ خفیت ہوتا ہو اور سچ اور شمع خفیت کر دے کہ مرہم  
 کرتا ہو۔ منجھ لٹولات کو خصوصاً اگر شقاق ہو چھ شمع کے پیدا ہو اس میں کہ آب عدس کر اور طبع کنسن لینے اور آب دریا یا ٹنگرم استعمال کریں  
 اور خفیت و روغن خشک کر کریں لیکن تمام جلد اور کٹی ہوا و سوت منہ و دم کی نظر ہو ایسی واکي حاجت ہوگی جس میں خفیت ہی اور خفیت  
 فوت ہو اور اس کا علاج بھی معمولیت سے خالی نہیں ہے بیان فخر اور خرق اور کاشٹے کا کرنا خواہ پیکان رہے شمع  
 کر چھ چھبنا خرقہ نیزہ وغیرہ سے جلد کا چھٹنا اور خرق سطلن شکاف کا پیدا ہونا بہ دونوں قریب قریب ہیں اس لیے کہ دونوں  
 صورتوں میں ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اسی وجہ سے شکاف اور جلد کا چھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق انسانی  
 کہ کوئی شے باریک چھوگی اور سوت شکاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی پیر ہوئی چھوٹی ہو اور سوت شکاف بڑا پیدا  
 ہوتا ہے پس دریا و طلاح اطباء ہی صدر ہے جو باریک شکاف پیدا ہو اور چھوٹا اور خرق بڑا ہو جو وہ بہت بڑا ہو اور شکاف  
 حجم بڑا ہو اور شاید ذرا بوجھ تگی اور چھوٹے ہوئے چھنے والی شے کی مقدار طول میں چھوٹے ہوئے پیر بھی دلالت کرتا ہے نیز  
 چھوٹا اس قدر ہو کہ شاید جلد بڑھ کر گوشت تک نہ پہنچے اور ایسا و خضر کم رکھتا ہو اگر اس کے درپے نہ ہوں اور چھوٹے پیر کو پیر باریک کر  
 اور بجال خود چھوڑ دین کے خود بخود درست ہو جائیگا اگر چہ گوشت فاسد میں واقع ہو یا ان اگر وہ گوشت شدید الزامات ہو کر  
 البتہ دم اور اس مقام پر پیدا ہوتا ہو اور بڑا ہی عارض ہوتا ہو خصوصاً اگر غرزا اور خضر شدید ہوں اور بطور چھوٹے ایسی واقع ہو  
 کہ اس کا وصول گوشت تک ہو اتنی ایسی صورت میں بڑا علاج از دی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین و دم اور وجع کی کیا ہے  
 اور تدبیر جراثیم کی خندان حاجت نہیں ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراثیم کا ہوتا ہو اور جراثیم کی تدبیر کے  
 سبب تدبیر وجع اور دم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراثیم کی تدبیر مناسب جوشی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور مستعد  
 کافی تدبیر ہے سبب کا ذکر باب جراثیم میں تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جس کا ذکر ضرور ہے تدبیر خرق و خرق سے روپی  
 بات ہے کہ بدن میں جو چیز چھو کر چھنس ہی ہے کا شام ہو خواہ نوک کسی چاکو یا سو دی وغیرہ کے اور اس کا پہلا اثران ضرور ہے اس کو  
 کا انکالا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہوں جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لیں جیسے استخراج زہریلے  
 کا لینے تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کفیس کے ہوتا ہو جس کے ہر دو کاٹنے سے ہونے میں تاکہ اچھی طرح آگے اور قاعدہ عام یہ  
 جس سے نوک وغیرہ کو نکالیں اور اس کی نوک کوٹ کر بچا سے کفوف نہو اور جس چیز کا نکالنا کو ضرر ہے وہاں تک اس

اگر کہ پوچھو گی وسیع ہو گا اسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہوا چاہیہ کہ کالو کی طرح تو نہیں بلکہ برتن کو اختیار کریں اور اگر دونوں طرف سے قند  
 ہوتی ہے اس جانب کی توسیع کرنی چاہیہ جس سے اس کا ٹکنا اولیٰ ہے اور بقدر حاجت اس کو پھیلانا چاہیہ اس  
 اگر کا خواہ موجیہ کا ٹوٹ کر نہ جانا اس کا چلایہ ہو کہ دفعۃً اس کو حرکت قوی مذہبی چاہیہ بلکہ بچائیں اور نوک وغیرہ کو پکڑنے کے بقدر اس نوک کا  
 چھٹا اندر کی طرف ثابت ہو اسی قدر بلانے کی تدبیر کرنی چاہیہ تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دی اور جنبش میں اگر سیدھی نکل آئے۔ اور اگر پیچھے  
 بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند درز تاکہ سے نہ چھوڑے تاکہ خود اپنے مقام میں جنبش پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس صناعت کے  
 بعض علمائے اسس بارہ میں جو کچھ کہتا ہے ہم اسی دہینہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا  
 اسلئے اقسام سہام کو دریافت کریں اسلئے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض کی ساخت ز اور بانس وغیرہ سے ہوتی  
 ہو اور گالنسی تیر کی خواہ تیرہ کی انی لوہے اور تانبے اور قاشی اور شیش کی خواہ اور پتھر کی خواہ کسی قسم کے تھیر کی خواہ لکڑی اور تانبے وغیرہ  
 لی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ گالنسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہلو کی ہوتی ہے اور کسی میں ایک ہی انی خواہ دو تیر  
 ہوتی ہیں اور کسی میں ایک ہی انی نوک اور ہوتی ہے اور کسی کی انی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ گالنسی میں نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی  
 خواہ تعلیم تیر بازی میں خواہ ایک سکھا کی ہے۔ کہ اس کی نوک کی طرح مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر  
 بعد دراز کے جسم میں اسے پھینک کر چربی تک نکل آئے اور بعض کی نوک اگر کی طرح مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اس کا ہو سکے اور بعض کی  
 انی مشابہ لولب کی ہوتی ہے جب اسے باہر کی طرف پھینک دیا ہو گا اور تیر کا ٹکنا دشوار ہو گا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کا  
 کنارہ بقدر تیرت انکھل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہیں اور بعض کی بقدر ایک انکھل کے ہوتی ہے اور اس کا نام زنا یہ ہے  
 و ناکہ دراز اور بعض کی انی خواہ گالنسی اکری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکین باریک باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر تیر کے سرے خواہ تیر  
 ڈانڈ کالی میں یہ کچھ لوہے کا اندر جسم کے رہ جاتا ہے جیسے کوئین میں گری ہوئی تیر اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کا بناتے  
 ہیں اس شکل کی یہ گالنسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی گالنسی خواہ تیری کو انہیں سری خواہ ڈانڈ پوسٹ کہلاتی ہے اور بعض کی انی  
 خواہ گالنسی سری اور ڈانڈ میں پوسٹ ہوتی ہے بعض کی ساخت میں استواری اور مضبوطی کہلاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ میں آواز کا  
 نہیں ہوتی اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدھن گرجا یا دریا پر پھینکیں سری اور ڈانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پوسٹ رہ جائے بعض انی اور  
 گالنسی کو زہرین کہتے ہیں اور ان میں مسموم نہیں ہوتی انھیں جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اس قدر ہر تفاوت پر ہوا مجھلا اور نکالنے  
 کے دو طریقہ مقرر ہیں ایک یہ کہ ریل جذب اور کشش کو در پزیر دینے کے واسطے کہ اگر تیر وغیرہ خارج میں جس کے چھو اس کا ٹکنا بقدر جذب کے  
 ہوتا ہے اس طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عن جسم میں در آئے اور جس موضع میں تیر کی پیکان ہو اگر کالی جا یا منزلت الم  
 مہلکات میں ہو گا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہو گا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اس وقت نکالتے ہیں جب گشت  
 میں پوسٹ ہو اور جن اجسام میں اس کی گرائی پیدا ہو مقدار میں کم ہوں اور اس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصا اور شعلہ  
 وغیرہ کے نہ ہو اگر ایسی مجروح ہوتی ہو اس وقت ہم جذب کا استعمال کریں گے اور ہم ظاہر میں نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کریں گے  
 اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اس وقت وہ طریقہ اختیار کریں گے جو بقرا دے تو یہ کہ ہے۔ کہ اگر زخمی کو اس شکل پر پانی رہنا دشوار نہ ہو شکل  
 زخمی ہوا تھا اور اسی صورت پر صبر کرے جس وقت انی خواہ گالنسی وغیرہ نکلے گی یعنی بروقت نکالتے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی بات ہے



بالون پھینا اور تیر پنا وغیرہ اس سے صادر ہو پس مناسبت کے تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کریں اگر صبر کرنا ہو تو کھجور کا دھواں معلوم ہو چاہیے کہ اوکو  
 چت کریں اور جہاں تک ممکن ہو اسکی شکل ایسی درست رکھیں کہ نکالنے میں مزاج اور وقت نمودار ہو سکے کائنات نکالنے کی ترکیب خواہ  
 اور تیر پنا کی تدبیر کریں اور اگر گوشت میں چوست ہوگی ہوا پیر کہ باغیوں سے خواہ لکڑی سے جذب کریں بشرطیکہ وہ لکڑی لینے سے ہی خواہ  
 ڈانڈ لکڑی ہوگی موصوفیہ اگر ڈانڈ اور سری کی کوئی ہوا لکڑی کر پڑے چاہیے کہ بذریعہ سوپنے یا سنی خواہ کسی اور آدم کے جس سے الی  
 اور گانسی کا لکڑی پیکل لین اور بعض مقامات گوشت کو بھڑا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبار زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کر کے  
 سے نکالنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مخرج کو اگر شکل گیا ہو اور جد سے چوست ہو اور اس طرف سے نکالنا ممکن نہ ہو واجب ہے کہ وہ  
 مقامات چاک کریں جدھر کو تو کر نکالے اور اسی طرف سے نکالیں بذریعہ جذب کہ خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہے گی ہو  
 اور اگر لکڑی الگ ہوگی تو پس کسی دسی اور چوست دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالیں اور مناسب یہ ہو کہ اس کے دفع کر  
 میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کریں اگر پیکان دوسرا ہو اور ٹھونسنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اس کے انگوٹھ میں  
 داخل کریں جس سے کوئی نہ کرے اسلئے کہ اگر پیکان نکلا اور ہم اسے دیکھیں کہ اس میں چند موصوفیہ محفوظ ہیں لینے کے پیر کر پڑے ہوتے ہیں یا  
 اس سے زیادہ مارا اور نیکین اس میں ہا ہا ایک ہا ایک ہون جو نظر نہ آتی ہوں اسوقت زیادہ نفیثہ کش کرنی چاہیے اور خوب تلامش  
 کر کے اسے نکالنا چاہیے اگر ان لوگوں میں سے کوئی اور نوک خواہ کاشا خواہ لکڑی نظر آئے اسے بھی نکالنا چاہیے اور نہیں جانوں اور تیر پنا  
 سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہوں اور نکالنا اسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائیں  
 بشرطیکہ فریب اس کے کوئی ایسا عضو نہ ہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھل جائے آسانی ہم اسے نکال لیں  
 بعض آدمی اس چاک کو ایک تل میں داخل کر دیں تاکہ گوشت اس کے ہمراہ نکل نہ آئے پھر اگر دھم میں سکون اور تیر م نہ ہو  
 ہو اور دم گرم نہ ہو پٹھانے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگادی اور اگر جراحت میں دم گرم مراض ہو  
 مناسبت کے اسکا علاج نطری اور صفات سے کریں تیر میں پنجائے ہوئے تیر کی تدبیر ادلی ہے کہ جہاں تک گوشت  
 میں اثر تیر کا پھوٹا ہے اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت اسکی یہ ہے کہ گوشت میں  
 کارنگل چم گوشت کو رنگ سے تغیر ہوتا ہے اور تیر لوں ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر کا بچا ہوا کسی جڑی تک پہنچ  
 گیا ہو اسکو کسی آد کے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اس تیر کے نکالنے سے کوئی خبر از قسم گوشت وغیرہ کے دفع ہوا تو تیر اس  
 لین اور شق کر کے کسی آد کے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر مٹی تک پہنچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سبب ہوا  
 ہوتا ہے اور خبیث نہیں کرتا اور جب ہم اسے ملائیں کسی طرف کو نہیں چپکنا ہے لہذا ہم واجب ہو کہ پہلے ہم اوتی مٹی کو دفع کرنا  
 جہاں تک تیر وغیرہ چوست ہو گیا ہے بعد اس کے گوا کر دے اس کے کسی برہہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کریں کہ تیر کا نکالنا دشوار نہ ہو اور تیر  
 اوتی مٹی میں کرنی پڑتی ہے جو مٹی چھین اور کندہ ہو اگر پیکان تیر کا کسی عضو میں رہا ہے اسے جیسے داغ خواہ قلمب رہے  
 یا اسکا اور دم یا جگر میں چوست ہو اور علامت موت نمودار ہوں لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلئے کہ اسے  
 وقت جذب پیکان سے قلع کثیر اور اضطراب زیادہ ہوتا ہے اور تا کہ محل ملاست جہاں کی ہون اور با انیمہ کو قلع میں پابستہ  
 رہے بھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہیں ہوتا اور اگر علامات روی ظاہر ہوں ایسی تدبیر اختیار کریں گے کہ جس امر عنود کا ہم کو



از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف سے اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور میں کر چکے ہیں اور جو امور ملک اور رازہ اور ہندہ عارض ہوتے ہیں اور ان سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہیں اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم عضاء پریشانی کیلئے اکثر لوگ ایسوی زخم کھا کر اچھو بھی ہو جاتی ہیں اور جانبر ہوتے ہیں اگرچہ یہ سلامت نہیں ہوتی ہے اور نہایت قوی ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جاکر کاٹ لیا جاتا ہے اور کبھی قدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور غریب اور رحم پر واقع ہو اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا میں بھینچ دین فقط اوسکی باقی رہی ہو تو پرموت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں خواہم اور جمال برہمی سے منسوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال نہ کرتے اور پیکان کو جس طرح ہو سکے کال لین اکثر بار صبح اور سلاہ رہتا ہے او یہ جاذبہ واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چھ گیا ہے وہاں جگہ پر اشتیاق کو کرکین کہ وہ جاذب قوی ہو خواہ مگر کشیدگی جڑ پیکر خفاہ کرین اور کبھی روئی اور شہد میں گوندہ کہ استعمال کرین۔ ایضاً برگ خشک ماش سیاہ اور برگ درخت الخیر ہر آرد جو اور بنز النفع خصوصاً ہر اول نقدیں کے اوس طرح ناک کا پھل مسلم اور سیرج خیری کے جمیع اصناف اور زرد اندازہ فصل لہرس او یہ حیوانیہ بہت سی ہیں مثلاً سینگ کہ اوسکی کھال اوقات لی ہو ہدی میں جمے ہوئے کان کہ سیلے عجیب النفع جو اس طرح دائرہ کے او کھینچنے میں نہایت سہو مند ہے اس طرح سرطان کو پیکر استعمال کرین اور دونوں قسم کے ازب اور جمیع حیوانات کی انفع بعض کی راویہ ہے عضاء ہر ایک جانور مشہور ہے اوشا بہت شہر ہے بھی ہوئی پیر کی جذب میں بہت موثر ہے او یہ مرکبہ بن عصابہ کا سراور زراوند طویل اور سرگندہ کی جڑ فصل جڑ آیس میں ترکیبے کو استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیوں کے نکالنے والی دوا فروح مندہ کے نیچے سے جس قدر میں اونکا ذکر ہڈیوں کے بیان میں آتا ہے قانون علاج آگ کو جلنے کا آگ کو جلنے کے علاج میں دو غرضین متعلق ہوتی ہیں اول تو یہ ہے کہ آگ کو بجھا دینا اور دوسرے جلد ر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آگ پر پڑنے کے مانع دوا ہی ہے جو تیرد کر اور لفع پیدا کرے اور خاص جلد ہونے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہونا ہے جن میں علاج بھی کیقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تخفیف بھی لکین زیادہ تخفیف کو ضرورت نہیں ہے اور نہ اوس دوا میں لفع کیقدر ہونی چاہیے اور با انیمہ حرارت اور برووت میں معتدل ہونا ضروری ہے اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو یعنی جھالا بھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے مہر دات ہو تیرد کرین بعد ازان اگر دوسرے قسم کی دوا کی حاجت بانی رہے اوسے بھی استعمال کرین ورنہ کچ حاجت نہیں۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام پختہ ہو جائے اور پھالا پڑ جائے اوسوقت دوسرے قسم کے علاج کا استعمال واجب ہو اور اوسکے واسطے ادویہ ہیں کہ فیو لیا اور جو نی کو اوسکا حجم سبک ہو جیسے جولوہ کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی بنز روشنائی جو ہندوستان میں طیار ہوتی ہے اور این قبیل ادویہ کا استعمال کرین اور کندر خواہ غلک البطم وغیرہ اس غرض کو واسطے ملاحجت نہیں رکھو کیلئے کہ بعض ان ادویہ میں سے نہایت گرم ہیں اور قوت لفع سے خالی نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسبت سے زیادہ ہے او یہ حرقہ بحسب غرض اول کے معتدل اور فوغل اور خشیت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیکر آب برگ غنبل لٹھل در گلاب میں مخلو کر کے خفاہ کرین یا زردی بیضہ اور روغن گل سو مرجم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو منشول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوں ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب سادہ کر سپیدہ اور

افسوس اور سپیدی اندو کی اور سیدر دودھ کی ترکیب کریں ایسا برگ بنیازی لیکر پیچھے پانی میں اور بالین اور کے دھو کر پخت  
 اور میں از قسم در دہ نشین میں اونسے پاک کریں اور اسکے بعد در اسنگ پر درود اور سپیدی قلمی لکھ کر اڑھائی خیر اور روشن گل  
 خیر آب برگ کو آب برگ کشنیز ایک جزو داخل کر کے استعمال کریں اور یہ جو قلمی سو افش غرضی و دوسم کے غرضی  
 اس غرض کے واسطے مرسم جو سنے کا ہے اور اسکے بنانی کی ترکیب یہ ہے کہ چونکہ ایک سات مرتبہ دھو کر تاکہ اس کی تیزی اور دقت  
 دور ہو جائے اور اسکے بعد در غزل اور زیت میں کھینچیں اور تھوڑا سا مرسم بھی ملا دیں اگر اس کی حاجت ہے اور کسی طبع قہر لیا بھی ان  
 پر اضافہ کر سہ قہرین اور سپیدی سپیدی اور تھوڑا سا مرسم کہ خیر آب بھی داخل کرتے ہیں دوسم اسٹور مرسم نوہرہ کا جو سنے کو بہستور  
 مذکور فریب ہوڈالین اور آب برگ جقدر اور آب برگ کہ خیر آب اور دوسم ملا کر طیار کریں اس مقام کے مناسب خواہ جہاں  
 ملکہ اور تھوڑا کا خوف نہ ہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جہاں کی تپتی اور حسرت نوب جلا کر پھر کریں اور گے برسو کھاس اور پوسٹ و شفت  
 مشکلا پیشہ مکر دس درسم در اسنگ میں درسم خشت رصاص چار درسم خشت قلعہ چار درسم اکبے فصول آب مرسم سے چند بار پیچ  
 درسم قہو لیا پانی مرسم طبع قہرین اور دھوا اور مرسمی اور سپیدی قلمی لکھ کر سات درسم حصا الداعی کو فندوس درسم دراد فارسی خواہ دوا  
 چینی چھ درسم تویتا و بنیسات و مرسم پیکر کی بکینی دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درسم خشت الہدیہ عصارہ برگ خطمی اور بنیازی مرسم  
 دس درسم سوسن آنار اور لعل سوسن اسکا کو فی زعفران لکھ پیچ درسم کا فور چار درسم غزل اور حرام مغز بارہ سنگلا اور اس کی جڑی  
 حاجت ملا کر مرسم طیار کریں ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہے اور قلیل الحار است میں اسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہے کہ مرادہ بنام  
 اور مرادہ آسین کو طبع قہر خواہ طبع قہر سے گل حکمت کر کے کسی خور خواہ بھی میں جلا میں اور تھوڑی بنا کر کہ چھوڑیں اور جب  
 تنقیف کی حاجت ہو بطور ذرہ کے چھڑ کریں خواہ در غزل ملا کر طیار کریں۔ اس میں قبل پر داسہ ہے پتال کیو تر بارہ کتان میں  
 لپیٹ کر جلا میں تاکہ جل کر ناک ہو جائے اور در غزل ملا کر طیار کریں عجیب التفسیر میں مقامات میں بعد جل جاسے سے کہ فریب  
 او تر کر انشہ کو گندا اور الہا خواہ لعل لعل مرسم سوسن اور دس اس کو پیچ کر دوز کر ابست نافع ہو جائے اگر اسکا لعل طیار ہو  
 جھاڑ کی تپتی خواہ خربوب بنطی کی تپتی جلا کر استعمال کریں اور اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہیں۔ اور یہ مذکور طرح خدیش کا استعمال کرنا  
 واجب ہے پانی سے جل جانا بھی لکھتے ہوئے پانی کے دیک خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے  
 اور وہی انشہ لکھتا ہے جو اک سے پیچا ہوتا ہے۔ یہ کہ اسکا علاج میں جھلک کر خون قبل از انکہ او میں ابلہ پڑ جائے  
 اور صندل اور گلاب اور کا فور کو طیار کریں اور واکو خشک نہ ہونے دیں بلکہ نہر لعل دوا پر ایک کپڑا آب مرسم اور برف  
 میں جھگوئے ہوئے کو پیچ کر برتن کہ پرندہ بر آید پیچنے سے مانع ہوگی۔ بعض اطباء مبادرت کریں کہ اس مقام پر آب زیتون  
 خواہ آب ریاد کو چھڑکتے ہیں اور بہتر ہے کہ ان دونوں پانی میں سے کسی ایک کو آرد جو میں پیچ کر استعمال کریں اور مرسم نوہرہ  
 بھی مفید ہے۔ اور جو دوا پتال کیو تر سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اسکا کوئی بھی لکھ کر ہو چکا ہے عجیب التفسیر ہو اور اس سے چھڑکتے  
 پڑ جائے میں افکا علاج کر اس مصلحت خواہ کر اس جھفت سے کہ تپتی ہیں اور یہ حسب سہ ہوتو دوا ہے اور مرسم طیار چھی اور وہ اگر  
 خلع کی اوپر کے باب میں بیان ہوئے ہیں وہ سب بکارا میں ثروت الہم اور مرسم کا بیان فن کلیات میں بیان  
 ہو چکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی برگ کا نہ ہو کھل جائے سبب ضعف اس برگ کے خواہ اس برگ میں

امتلا خون زیادہ حصوں سے ہو جائے خواہ کوئی حرکت قوی سے کہ چھینا اور چلا اور کو دنا چھانڈا کہ اس سے ہی رگ کا موندہ گھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو بروقت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدر کی وجہ سے پھٹ جائے اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قساح خواہ کسی طرح کی شران ندرانی خواہ بیڑنی اعضا میں ہو یا کوئی حرکت شدید ہوا مثلا کے حادث ہو یا رگ سے خون بطور تشیع کو شے کے بوجہ اس کے حرم اور رگ کا ڈھیلا ہو جائے اور صفاف جو اس رگ پر اس میں شامل پیدا ہو نہایت اولیٰ اور اقدم سطح میلان کی بنا پر ملے راہ کی رگون میں سے شران کی کہ اس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اس وجہ سے کہ اس کا حرم متحرک ہو اور جو کچھ شران میں سے کبھی سمٹتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان میں شران کی تنگی واقع نہ ہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہوا انجام کار بوز سما کی طرف ہوتا ہے جس کا نام ام الدم ہے اور شران اگرچہ اس قسم میں سے جو ملے ہوئی ہے لیکن بہت دشواری سے اس کا التھام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شران ملے ہوئے ہوتی ہے اور جو چیز کو شران کی کہ ہے اس میں التھام پیدا ہوتا ہے اور جب رگوں میں بوجہ التھام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شران میں تنگی پیدا کر کے جریان خون کو منع ہوتی ہے اور زیادہ اور نفوذ سیلان خون کا نہیں ہونے پاتا ہے بلکہ بطور تشیع کے خواہ نہایت پہلی دھار جھٹکے سانس باقی رہ جاتی ہے اور ملے ہوئے ہوتی ہے اور سبقت راہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جب تک کہ یہ نہ نیمی بذریعہ غمزدہ دانی کی کہین پھر خون کا سیلان رگ جاتا ہے اور جہاں کا تھان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور بیشتر وہ رگ تھانہ زبردت ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ بعض کے اور خوش کے معلوم ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شران کو اندر کی طرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم ہوتی ہے اور سوقت جلد کے نیچے پور سما پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حادث بوجہ خون اور رگ کے ہوتا ہے اور اس ورم کا سکون بوجہ غمزدہ دانی کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور رانہ یعنی کش ران میں عارض ہوتی ہے اور ابض میں بھی خود بخود کبھی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اس کا عرض بہت سبب کسی اور خارج کہ ہوتا ہے اور قصہ یہ بھی ہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطباء نے کہا ہے کہ ہر ایک فنق شران سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ شران کا شکاف کبھی ملے ہوئے نہیں ہوتا بلکہ جو عضو شران کی گرد ہے اس میں التھام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور ہے اور سما پیدا ہوتا ہے اور خود شران بوجہ شق ہونے کے کبھی نہیں جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقعہ میں نہیں ہے کہ شران کبھی ملے ہوئے بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شران کے جوڑنے سے منع ہیں ان کی دلیل قیاسی ہی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہیں قیاسی دلیل یہ ہے کہ شران کا ایک طبقہ منجملہ و طباقون (عظرفون) ہے اور عضروف کا التھام نہیں ہوتا ہے پس حکم ضرب دوم شکل اول کے منطبق ہو کہ پوری شران ملے ہوئے نہیں ہو سکتی۔ اور تجربہ کا بیان اس طرح ہے کہ کرتے ہیں کہ کہنے کبھی کسی شران کو جوڑتے نہیں دیکھا جالیئوس نے ان لوگوں کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونوں طرح سے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالیئوس نے کیا ہے خطائی ہے یعنی اس کا صفی از قسم منظومات خواہ مقبولات کہے صورت اس قیاس کی یہ ہے کہ شران میں میں میں سے گوشتا ور پڑی کے اور گوشت ملے ہوئے اور پڑی مطلق نہیں جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شران جوڑنے اور نہ جوڑنے میں میں میں کی کیفیت حاصل کر دے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری سے ملے ہوئے اور تجربہ اپنا جالیئوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگوں کا علاج کیا کہ ان کی شران کا التھام ہو گیا اور شاید یہ جث ایسی ہے کہ جسم اسکے بیان سے فارغ ہو چکا اور اوپر کے ابواب میں اس کو ذکر کر چکا ہے لیکن پھر ہم کہتے ہیں کہ اعضا کا حال بروقت اساعت خون کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہے اور حیث عضو تکافؤ ہو جائے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریه اور بعض اعضا اسکو

ہیں کہ اوستہ کم نکلتا ہے اور ان دونوں قسموں میں بعض سے خون نکلتا پر خطہ رہے اور بعض عضو سے ایسا پر خطہ نہیں ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلتا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلتا پر خطہ ہے اور ناک کے قریب قدر خون برآمد ایسا ہو خطرناک نہیں ہے اور جیسے برآمد ہونا خون کا نشانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا ہے بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بد کی طرف پہنچتا ہے رگوں سے بھی خون کے نکلتے کی مختلف صورتیں ہیں کسی شریان کے خون برآمد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے ٹہرے ٹہرے شریان کہ ان سے اگر خون جاری ہو اکثر نوبت بہ ہلاکت پہنچتی ہے اور بند نہیں ہوتا ہے اور بعض شریانیں کا خون ایسا پر خطہ نہیں ہوتا جیسے شریان قحط یعنی جو آٹھوان سر کے پاس ہے کہ اس کے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندھ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر جھوٹے شریانیں سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہیں کہ شریان کا خون ضربانی اور قہق اور اچھا اور خونی نسبت غیر شریان کے ہوتا ہے اور ناکل ہر سواد مثل خون دیکھ نہیں ہوتا ہے اور نہ اقم ہوتا ہے۔ یہ کبھی اچھا شہر و رہے کہ جس شخص کو استفراغ دسوی مخصوصا استفراغ دسوی تریانی اور استفراغ مدافرا کو پیونج جائے اور نوبت تشنج کی پہنچ نہایت رومی ہے اس طرح اگر کچلی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہے اور کچلی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور نڈیان اور اخلاط عقل ایسا استفراغ خون کے مہلک رومی ہے اور اگر نڈیان اور اخلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے قانون علاج نزف الدم کا نزف الدم کے علاج میں ابتدا جس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قویہ نہ ہو گیا ہے اوسکا علاج کریں اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہو اسکا بند کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجراء خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اس سبب کا نہ کریں گے کیونکہ بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفراطہ خواہ کسی اور وجہ کے اتنی ہمت نہ ہو کہ پہلے ازالہ سبب کر لیں بعد ازان جس خون کریں جو جس خون کو ذریعہ ہو ناچار اوستہ سے بند کرینگے اور جلدات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول میں ہو چکا ہے تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کہتے ذکر کریں گے۔ واضح ہو کہ اسباب جس خون کے بعض لوہہ ہیں کہ بہت خرچ کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جسطرف سے خون جاری ہو اوسی طرف آنے کو روکتے ہیں اور مقام جریان تک پہنچنے نہیں دیتے اور بعض جگہ اسات ایسے ہیں کہ خاص مقام جریان خون سے اوسکو کھینچتے ہیں اور بعض جگہ اس کا اثر مرکب دونوں اثرات سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف خرچ کے بھی ہوتا ہے اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ تینوں فائدوں کو جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنی جو چہ خون نکلتے کی جہت بدل دے اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بہ طرف خلاف جہت کرے اسکا اور کوئی دوسرا راہ برآمد خون کی جہت مخالف میں پیدا نہ کرے جیسے جگر پر وضع مجامع اگر واسطے جس نزف الدم کے کریں داسے تھکے سے رفاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کو پیدا نہیں ہوتا اور کبھی ایک نیا خرچ بذریعہ جذب خلاف کو پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رفاف کی اوس ہاتھ کی فصد کوئی جاسے جو مجاوی او کو کھینچنے کی موثر طریقہ قصد ضیق ہوا اور زیادہ کشادہ نہ ہو دوسری قسم یعنی روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہوا اور یہ صفت اوستہ یا بہ سبب خرق کے ہوتی ہے یا بوجہ تھکے ہونے کے ہوتی ہے اور مخدیر یا دوا ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدن کی ہے



غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے جس نرف الدم کلید ہونا ہوتی ہے قسم لینے جو خاص موضع نرف دم پر  
خون کو روکے وہ ایسی ہی پھر ہوگی جو نرف کو بند کر دے خواہ بند لینے بندش سنت کی یا بند لینے رخنہ بندی اور کوئی چیز سو یا رخ پر  
بہر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کڑا وغیرہ جو دین بافقط رخنہ بندی کہ میں اور سو یا رخ میں کچھ نہیں خواہ موضع نرف الدم خشک کر  
پیدا کر میں دل وغیرہ سے یا کوئی دوا ایسی لگا میں جس سے پٹری پڑ جائے خواہ جھوڑا اور بستگی ایسی پیدا کر میں کہ خون رک جائے  
خواہ کوئی دوا ستری اور چسپندہ لگا میں خواہ تخفیف پیدا کر میں خواہ ادویہ لچر کا استعمال کہ میں خواہ اوس گوشت کو جو رک کے  
اوس میں شکی پیدا کر میں تاکہ اوس سے بند کر کے نہ رہے مسدود کر دی ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کو پہلے درم بھی ہو  
اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں اونکا کرنا دشوار ہو گا کیلئے کہ اوس وقت نہ بندش بذریعہ ڈور و س کے ممکن ہوگی  
اور نہ فیکہ وغیرہ کا داخل کرنا یا پٹری کا اوڑھنا ستراری سے بندش ہو سکے گی مان اوس وقت استعمال ادویہ مغزیہ کا ضرور ہو سکتا ہے  
اور قبض اور تھذیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کی مقدار غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ  
کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو کیا جاوے نہایت ردی ہے اور خوشست بر خاست ایسی واقع کر  
جسکی جھستہ در و پیرا ہوں بھی ردی ہے اوٹھا نا عفوہ خروج کا لازم ہے کہ جامع دو باتوں کا ہوا اول تو درد نوسنے پائے دوسرے  
بسطرت خان کا امیلاں ہے اوسکی جہت مخالفت میں بلکہ کہ میں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تذلیم اور تخلیق کے نہ کرنی چاہیے  
یعنی ایسی طرح اوس عضو کو چھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا آسانی ہو جائے اگر ان دونوں غرض کو حاصل ہو  
ضرر ہو یعنی درد کی زیادتی کا سقوت ہونا اوسکی شکل پر اوٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون آسانی نکلتی کا گمان ہے خواہ  
برعکس اوس وقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسکی اختیار کر میں اور جسکا شکل مریض پر آسان ہو اور سر  
دست جو مفید زیادہ ہو اوسکی اختیار زیادہ کریں۔ سب اس وقت ہوگا احتیاج ایک اور بات یہ بیان کرنے کی ہے بعد ازاں کہ ناظر  
کتاب مذکور اس امر کا لحاظ فرمائی کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی شریان  
جو اوپر بندش کی خون اور رگ سے غیرہ کے بیان ہو چکی اور جس کے ذریعہ سے اطمینان کرنے تاکہ اگر شریان سے اجزا و خون کا احتمال خواہ  
یقین ہو اوسکی تدبیر میں توجہ زیادہ کرنا ہے اور ورید کی نرف الدم میں چند ان اہتمام زیادہ نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ  
جذب بطرف خلافت جو بطرف خروج دم نہواو سکی تدبیرات مختلفہ ہیں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو خروج کو اہم اور انداز تذلیم و  
اور بندش کے بعد بخانی چاہیے خواہ بذریعہ تمام کے انداز میں چاہیے اور جس عضو کی طرف جذبہ کراہی واجب ہے کہ وہ عضو  
عضو مالکیت کا مشابہک اور دونوں ایک ہی خواہ مستقیم طو لا خواہ عطف واقع ہوں اور دونوں جہت عطف اور طول میں جو  
دور تر ہو بہ نسبت عطف مالکیت کراو سکی طرف جذبہ کرا یا چاہیے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذبہ کرا  
سر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالفت کا جذبہ اوسکی ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ  
دونوں جذبہ قریب میں انکا چند ان فائدہ ظاہر ہوگا اور پورا انفراف اور جذبہ ہوگا اور یہ قوا عدا ہے میں کہ بروقت انکو  
سمجھنے کے ناظر کتاب مذکور اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں پر  
قوانین استفراغ کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دلکے غیرہ جو کچھ کو میں واجب کہ اوس عضو کے قریب ہو واقع ہو چکا ہے

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اس سے اوتر کر دوسرے مقام پر گریں اور شریان کے شکاف سے ہونے میں ان عوارض سے اسکی ایندھن قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ پس ہی تدبیرات کافی ہیں اور جس خون فقط انہیں تدبیرات ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو سبب ٹھہرا کر استعمال کریں اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو البتہ فطرین میں کھولی جاوے دوسری قسم کی ایک صورت یعنی خون کے غلبہ اور جائز کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعایت وغیرہ بکثرت جاری ہو اور اسکی اندھن غلبہ الیکٹریس کھلا تین جو خون کو خاندان غلبہ کریں جیسے عین اور عصب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ عوارضات اور اب سرد کا استعمال کریں اور بدن پر اوپر بہرہ رکھیں اور کسی ششہی خورد خورد واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیا یا ایسی صفی ہوئی کسی کثرت الدم کو بند کر دیتی ہے۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوچھین فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنی مثلاً اسکی کوئی شریان متصل قلب کو ایک ہی جانب سے ہوتی ہو اور دونوں جانب اوچھلی متصل نہیں ہوتی اگر اسکی بند شدہ فقط ایک ہی جانب سے کریں روانی خون سے ران اور اطینان ہو جاوے یا کثرت دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہو جائے دوسرے شریان کا اگر پیرا ووب جائے ہے اور خون اسکی طرف ہو چکا ہے اور جس ہا کہ بند کیا ہے اوچھلی دوسری جانب سے فطرین اور سین پر پیرا ووب اور کثرت دوسری بند شش کی گئی ہے اسکی اوچھلی ان بندش اس جانب کی شکاف سے کرنا چاہیے چار ہا اس رگ کا پیدا ہو اور جان سے پیرا رگ پیدا ہوئی ہے بعض اوضاع میں مبداء اسکا اسفل کی طرف ہو جائے جیسے فوق میں اور بعض مقامات میں مبداء اسکا اوپر کی طرف ہو جائے جیسے ران اور بانوں میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جائے اسوقت شد اور رابطہ کا استعمال کرنا چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ سوچنے وغیرہ سے رگ کو باز نکالیں اگر چہ اسکا نکالنا بدون چاک کرنے ٹھوس ہے سو گوشت فطرین نہ ہو اور کثرت شد اور دگر کثرت جو محیط اسکی رگ سے اور اس رگ کو چھپائے ہوئے ہے۔ اسکی بعد اولیٰ اور دگر کثرت کا ذکر ہم کرتے ہیں استعمال کر دے اگر یہ رگ ضارب ہو یعنی شش نبض کو چلتی ہو اور خوب اوچھلی حرکت محسوس ہو ہندہ سے یہ ہو کہ قریب کتان سے اسکی بندش کریں اسطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوچھین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہ ہو اچھ جب تدبیر کے فراغت حاصل ہو جائے ان استعمال واد کا کریں تین بی نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اس نشان میں اگر دوسری کو چھین کہ خوب چسپان ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کریں پھر اس سے ہرگز چھوڑنا مناسب نہیں ہو بلکہ اور زیادہ اہتمام کر کے اسکو گرداوسی قسم کی دوا لگا دیں جو کثرت دوا کے خشکی اور بے اپنی مطوبت کو کم کر دے۔ اور اگر دوا کے اوپر بی خواہ کرے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑ اسنے سے وہ دوا بھی اوکڑ جائے موضع دوا کو اوچھلی کے نیچے دیا کر ایسی تدبیر کریں کہ فطرت کا اوچھل نکلتا رگ جاوے اور جب قدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اسے جدا کریں اور دوسری جاوے اس دوا کو دگر دگر کر کے گرداوسی اور دوسری دوا اسکی جگہ پر بد گریں اور بروقت دوا چھوڑانے کے عرصہ مخیر کر کے اس طرح اوچھاتین جیسا اوچھلی نسبت مناسب ہو اور یہی شرط تین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اسکا یہ ہے کہ زخم کا کھنڈہ موندہ بعد ارگہ ہو چکا ہو مثلاً اگر زخم کے اطراف میں ہو خواہ زخم میں ہو ایسا فرشت بچایا جائے کہ اوچھلی کے اعضا کو ادبھا کر دے اور ادبھ کے اعضا چست کر دے اور باہر انہیں اس شکل کو پیدا کرنے سے روک دے یا نہو جب ایسا عنوان اسکی لیٹنے خواہ لیٹنے کا درست ہو جاوے پھر تین روز تک مریض کو اسی انداز پر رہنے دے تا نیک خون بند ہو جاوے۔ گوڑ وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم کا

داخل کر کے جو تیر ہوا اسی وقت چل کی جبکہ شریان عظیم ہوا اسکی ترکیب یہ ہو کہ پشتم ازنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک دنی یا پورا نا  
کچرا کتان کا لیکڑا سپرد و یہ غیرہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فٹیلہ یعنی جی سی سنا کر شریان کے اندر داخل کریں اور اس کے اوپر پی  
باندھیں اور کبھی فقط پشتم خرگوش کی جی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملائے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن بندش ایسی درست  
اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جبکہ التمام پیدا ہو کھل نہ جاوے اور جو فٹیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اس کے خارج کرنے کی تدبیر  
طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورتا جاتا ہے جی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر جی اندر وہ جی سمٹی جاتی ہے اور تپلی ہوتی  
جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کر نکلتی ہے۔ روم بلا التمام یعنی زخم کا  
موند نہ بند کرنا اور اس کے اندر کوئی تپتی وغیرہ نہ رکھنا اسکی صورت یہ ہو کہ جی کی شکل کی کوئی شے زخم کے موند پر رکھیں اور اندر رگ  
داخل نہ کریں اسکو اوپر گدی رکھ کر باندھیں خصوصاً اسفنج کی گدی اور پی ایسی درست باندھیں اور خوب کس کر کہ احتمال کھل جائے اور وہ  
ہونے کا نہ ہو۔ اور جب رگ واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلئے کہ پہلی بندش سے غرض یہ  
ہوتی ہے کہ زخم کا موند بچھ لگائے اور پہلا پیچ پی کا خوب تنگ رکھا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہلکا پیچ بہ نسبت اپنی  
ماقبل کے ڈھیلے ہونا سب سے اور یہاں پر لینے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت  
سی گدی اور پی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہوں اکثر اونسے ضرر شدید جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سبکی لینے جسراں در روم  
کی حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جائے نہ اینکه الم اور ایدہ پونچر مان اگر پہلی  
ضرورت ایلام کی ہو کہ مضائقہ نہیں ہے کہ سختی سے بندش کریں اور از ان تھوڑا تھوڑا ڈھیلہ کر کے جاتین۔ اکثر احتیاج اسکی بھی ہوتی  
کہ گوشت کو ٹانگے وغیرہ سے سیجیوں و دونوں باڑھیں کچا کر کے اس کے بعد پی وغیرہ باندھیں اور بیشتر فقط دونوں باڑھوں کا ملا دینا اور ایسی فاؤک  
اور پی وغیرہ زخم کے سارے رستے کی حافظ ہوں جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اس کے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو لچھہ میں  
اگر کوئی رگ مثل وراج کے پھٹ جائے واجب ہو کہ اسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی اوٹگیوں سے ملا کر ادویہ اور پی وغیرہ اوپر دوسری ہاتھ  
سے چڑھاتین اور لگاتین۔ روم بذریعہ حلقہ کے کبھی بوجہ استواری حلقہ لینے لگنے والی چیز کے جو موند پر شکاف کو لٹکی ہو اور ہر  
اوس موند کو سیخو رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی حلقہ اس قدر سمیٹا ہو کہ آخر کار میں خون کو بسنے کر دینا ہو اور فائدہ روم کا پیدا ہوتا ہو خواہ  
کوئی شے زیادہ تیرید پیدا کرے اور خون کو بچھ کر دی اوسی مقام میں گوشت پیدا کر کہ شکاف میں تنگی پیدا کر نہکا طریقہ ایک بھی ہے کہ مثلاً  
کو عرض میں قطع کریں پس دونوں طرف سے وہ مسکریلے ہی مرتبہ اس قدر تنگی پیدا کر نیکی کہ اوپر گوشت دوڑ جائے گا اوس طرف جہر  
سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام میں درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کے کنارہ سے  
ہوتی ہے تاکہ دخول اسکا اندر کی طرف یا استواری ہو اور از ان اوپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التمام بخور کا بدون ام الدم کے ہونا  
بڑی پڑے کبھی کبھی استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے  
اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کا ویشل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ رنگار و بھگڑی کو اقسام  
اور اقسام زینج کے اور کون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شکاف نہ پر چڑھتے ہیں اس طرح زبد البحر سے  
بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ دوا تین چھڑک کر موضع ماؤن کی بندش کر دیتے ہیں۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اس میں خطرہ یہ

کہ اس تدبیر سے خوشکوشیہ پیدا ہوتا ہے یا سانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اوسنے تفاوت کسی جسم کی پٹری  
 اور ہڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جس وقت روانی برآ کر پٹری کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی سے کہ صدر سے یہ پٹری  
 ہو جاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خوشکوشیہ کا زوال ہو جاتا ہے اور اسکے گرجانے کی بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی  
 ہے اسبواسطے اطباء نے تجویز کی ہے کہ اگر کسی نے جو پٹری ڈالنی مطلوب ہو چاہے کسی لوبہ کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت  
 زیادہ ہو اوس سے دانغ دی دیگر سنگین ناک خوشکوشیہ پیدا ہو جو گرم اور اوجھا اور گرم زور نہوا اور یا سانی گرنے سے اور بہت دنوں  
 گزے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اور سیراب ہو گیا ہے اسلئے کہ اگر دانغ ضعیف لگاتے ہیں اوس سے خوشکوشیہ پیدا ہوتا ہے اول  
 توضیف کرانے سبب سے کہ جاتا ہے اور باہمہ اوہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تھوڑی سی پٹری لگاتے ہیں اور جودانغ بقوت لگاتے ہیں اوسکا اثر  
 اور رخنہ بندی خوشکوشیہ قوی ہوتی ہے اور سنگات کو زائل کر دیتی ہے اور اگر سنگات کثیف ہو چکا ہو تو اسکی پٹری سے اور سیراب دیتی ہے  
 منجلا دانغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور مفید تدبیر ہے کہ سپیدی بھجے کی آگ لگا کر سیدہ سو ملا کر شیم کرکوش وغیرہ اور  
 آلودہ کرین اور مقام سنگات پر کھین اور باندھ دین اس تدبیر سے شریعت تدبیر ہے کہ زہرہ اور جونا میں کہ تمام سنگات پر کھین اور  
 دونوں مقلطار بھی اضافہ کرتے ہیں زاحیات یعنی جملہ اقسام بھجے یون کر بھی انہیں فیل تین کہ اوہین شغف اور کی دونوں کی قوت  
 ہی اور ہونہ میں فقط کی قوت ہی اور قبض کی قوت چہنہ میں بہت کم اور مخد بہنہ میں ہے۔ خوشکوشیہ ایسی وای کا دی خواہ  
 محض کی ذریعہ سے پیدا ہو اور اوس وای میں قبض بھی ہو ایسا خوشکوشیہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عین بھی ہوتا ہے کہ  
 کے غلیظ کا عرق پھوڑا ہو اور فوجی غلیظ باوجود کی بحدت کہ غریب کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سورج کے بند کرنے والی دوا  
 جیسے چین مغسول اور عکاس ملبس اور نشاستہ اور گرد آسپا اور صمغ اور کندر اور تیاج ایضا زہیب غلبہ و رصفہ  
 میدک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ تین ایضا کو کب موس بھی ہی خاصیت رکھتا ہے جو دوا تین بذریعہ تحفیف اور احام کے  
 جسفن پیدا کر کے صبر اور قنار کندر اور خستہ زہیب جو خوب باریک پسا ہو اور ماند ہوا روغن کے کہ اوسو جلا تین اور جب  
 شعلہ دینا متوفون ہو جائی تجاوالین اسطرح بردی سوخنہ اور ریاضہ اور صندل و بریان سے پھوڑا آہن اور گھوڑے کی لید اور کند  
 کی لید دونوں علی ہوئی خواہ بدون علی ہوئی اور بدون کی راگہ اور پیپی کی راگہ بشرطیکہ دھوکہ لگا تک جہانہ کیا ہو اسلئے کہ  
 دھونی کے بعد یہ خاکستر از قمع مغزی ادویہ کے ہو جانی ہے اسطرح تازہ اسفنج صبر کو زفت خواہ شراب میں ڈبو دیا ہو اور دبو کو  
 بعد اوسے جلا ڈالین اسطرح بالو کو جلا کر استعمال کرنا بیان ادویہ لسیطہ اور ہر کہ کا جو بقوت جس نرف الدم  
 کرتی ہیں اور جالینوس نے اوہین کر کیا ہے اور بہت مبالغہ اوہنے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کہہ اور لوگوں  
 اوہکا تجربہ کیا در حقیقت اوہکا نفع زیادہ پایا ہے منجلا دن ادویہ کے ایک نسخہ جو مقلطار میں جز کندر سولہ جز صبر عکاس بطم خشک  
 اور غفل اور عکاس لیس کد آٹھ جز زرنج چار جز حب میں ایک پیسکہ چھانین اور میں جز داخل کرین اور کل ادویہ سے درہ طیار  
 کر کے فیئلہ پر چھڑک کر استعمال کرین خواہ موضع نرف پر چھڑکین عجیب النفع ہے۔ یا خضر روت اور صبر اور صطکی اور دم الاخون کو  
 پیسکہ فیئلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہر شیم رتبہ وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے استعمال  
 کرین خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے استعمال کرین۔ اور خشک سوخنہ سا سیدہ اور چرک قلمی اور تیا اور صبر



خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت ہی ذرور طیار کریں۔ یا استعمال فیتلہ کا سپیدی سفید کے ذریعہ سے کریں۔ خواہ قطع طیار کریں  
اور کندر اور دفاق کندر آٹھ جزو اور تاج آٹھ جزو جس میں حرق آٹھ جزو خواہ قلع طیار اور نحاس حرق اور قلع میں اور چنگری بھیاں ہونے  
استعمال کریں۔ عمدہ علاج نرف دوسری کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہے یہ سب کہ صبر ایک جزو اور اس میں جہ رطوبت  
کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اس شخص کے واسطے جس کا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قشاکند  
خشک میں ایک جزو اور خود کندر چوبہ بدن لین میں ایک چوبہ اور انہیں دونوں پر اقتصار کیا جائے خواہ انکی ہر دوہم الاخوین اور انہیں  
بھی شریک کریں اور سب کو سپیدہ بیضہ میں گوندہ کر لیں ارب کو سپردہ خواہ موضع نرف پر طیار ذرور کے استعمال کریں نرف طیار  
تیسہ فروع کے بیان میں عام فروع کا قرعہ جسے ہندی میں گنا خواہ زخم اگر کہتے ہیں اسکی پیدائش زخم سے ہوتی  
ہے اور پھوڑوں کے پھوڑے سے خواہ شور اور پھنسیوں کے پھوڑے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب ویرنگ ہو  
خواہ زیادہ بڑھ جائے اور اس میں قیح پیدا ہو اور سوخت اسکا نام قرعہ رکھتے ہیں۔ قیح پڑنے کی وجہ سے کہ جو غذا اس میں مقیم  
ہو بخوبی سے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو مائوف ضعیف ہو جاتا ہے اور اس کے ضعف کی وجہ سے جو غذا اور  
یہ بخوبی سے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر فساد غذا کے اسکی طرف فضول اعضاء و مجاورہ یعنی قریب  
کو متوجہ ہوتی ہیں اور متخلل ہو کر اس عضو کی طرف آتے ہیں۔ خواہ علاج اس کے تفرق اتصال کا ایسے مرہون سے کیا جائے  
کہ ان مراحم نے عضو کو ڈھیلا اور مبتلا کر دیا ہے اور ان مرہون کی رطوبت اور چکنائی سے اس قدر اثر کیا کہ قوت عضوی مائوف  
کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرعہ پیدا ہو گیا ہے۔ قیح کی جو قسم رقیق ہو اسکو صدید کہتے ہیں اور جو قسم غلیظ اسکو سخم  
کہتے ہیں اور سخم ایک چیز خالص نہیں بلکہ مہلہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا مثل دردی کہ ہوتی ہے  
صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت ہو اور اخلاط حادہ سے اور سخم کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے  
ہوتی ہے۔ صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج محض کا ہونا ہی اور سخم کو حاجت لطیف و دای خالی کے ہوتی ہے۔  
قرعہ کبھی ظاہر میں زیادہ اور بھری ہوتی ہے اور اندر کی طرف زیادہ نہیں غائر ہوتی ہیں اور کبھی اندر تک گرا پڑتا ہے۔ جو  
قرعہ غائر ہوتے ہیں اگر اس کے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے اور کانام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے مثل عضو  
کو اندر سے لگتی ہے اور اگر اس کے گرد کا گوشت سخت نہ ہو اور اسکا نام مجلی و کھف۔ یعنی غار رکھا جاتا ہے اور بعض طببا اسکا نام  
مجلی اسواسطے رکھتے ہیں کہ زیر جلد اور کھافوز ہو گیا ہے اور جلد اس سے جدا ہو گئی ہے اور کھف اسواسطے کہتے ہیں کہ بدن کی ہڈی  
کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرعہ پھیرا ہو گیا ہے اور اسکی وسعت بڑھ گئی ہے۔ اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ قرعہ واسع کو کھف  
کہتے ہیں اور جو قرعہ تنگ اور عمیق ہو اسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے میں کچھ نزاع نہیں ہے جسوقت صلابت اور سختی گوشت  
وغیرہ کے قرعہ ظاہر میں ہیں ہو اسکا نام قرعہ خرقہ ہے۔ ناصور بڑا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جب قدر جس بھر سے دور ہے اسکو  
چور کہتے ہیں اور تناسلی زیادہ بڑا ہے۔ ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی طرح چھٹی ہوتی ہے  
ناصور جو ناصور صلب ہو کر پورے بدن پر پھیل جاتا ہے در زیادہ پیدا کرنا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اور ناصور کے سلامی وغیرہ سے  
پھیلے اور وقت در بہت زیادہ پیدا ہو گا۔ کبھی جس عضو میں ایسا ناصور در پیدا کرنا پڑتا ہے اس عضو کے فعل میں

پیدا ہوتی ہے اور اسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جسکی اوس ناصور کی رطوبت جو بڑی تک پہنچا ہو یا کہ بڑی سین پیدا ہو اوس سے جب ناصور کسی رباط تک پہنچا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی ہے رقیق اور لطیف مگر بڑی اور رباط کے ناصور میں دروز یا دھنیں ہوتا ہے۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ بڑی تک پہنچا ہے رقیق اور نائل ہر زوی ہوتی ہے۔ اور جو ناصور وید اور شریان تک پہنچا ہے اکثر اوسکی رطوبت درزی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور وید تک پہنچا ہے اوس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہنچا ہے اوس سے خون اشقر یا اور نرفت کے برابر ہوتا ہے خواہ بطور نر اور درز سے کہ پھیلا جاتا ہو اور جو ناصور گوشت تک پہنچا ہے اوس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ یا کہ ورت اور خام برابر ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کی بہت سونہ پیدا ہوتی ہے اور اسکی علاج میں شریان کا زیادہ پیدا ہوتی ہے اور نہیں دریافت کیا کہ ایک ناصور بہت یا چند ناصور کچا ہو گئے ہیں اور کسی سونہ سے اوس ناصور کی رطوبت رنگین برابر ہوتی ہے۔ اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب ناصور خون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلتی ہے اور اگر چند ناصور جمع ہیں رطوبت بھی چند اقسام کی نکلی گی مگر ترجمہ کہتا ہے اگر ناصور مختلف ہو رطوبت واحد ہو سکے اور سکا ذکر شیخ سے اسلیئے ترک کیا کہ تدبیر واحد اوس سب کو سطر کافی ہے اس میں ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ نکلتا ہو یا۔ فروج کے بھی اقسام بہت ہیں بعض قرصہ ہیں درز ہوتا ہے اور بعض قرصہ ہیں درمطلق نہیں ہوتا ہے کسی میں درم ہوتا ہے اور کسی میں درم نہیں ہوتا ہے کوئی قرصہ آٹالیش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرکا آلودہ ہوتا ہے اور غیر قرصہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیل اور پیلی ہوا اور خط اکثر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت رومی ہو۔ بعض قرصہ ہیں سرخ ہوتا ہے اور بعض بن صند بعض قرصہ بعض ہوتا ہے اور ایسے قرصہ عقد کو باد جنوب سون یاہ کوئی چیز نہیں ہے اور رطوبت ہوا کی بیشتر طیکہ وہ ہو اگر م فراہ ہو ہی نہایت مضرب (جیسے ہار) یا دہند و نشان میں پورا چلنے سے کس قدر زخم اور قرصہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے اور فراہوں کو کس قدر درز اور سوقت عاجز ہوتی ہے بعض قرصہ متاثر ہوتے ہیں لیکن نہ جاتے ہیں اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں سرور ہوں خواہ گرم ایسے نرم قرصہ ہیں جو بالی اوسکے متصل ہوتے ہیں اوسکے انقطاع اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بعض قرصہ رشاہ موئی ہیں لیکن اوسے صمدید زر گرم گرم ٹیکتا رہتا ہے اور کبھی اسے قرصہ سو آب گرم کی شکل پر ایک طوبت بنتی ہے اور اسقدر گرمی اوس رطوبت میں ہوتی ہے کہ اوس قرصہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جانی ہے۔ یہ قرصہ مہلک اور روی ہے۔ بعض فروج کا اندال دشوار ہوتا ہے جو قرصہ متعفن ہے متاثر نہیں ہوتا اگرچہ دونوں پھلتے ہیں اور اوس جگہ کو فراہ کوئی ہیں اور کبھی کوئی قرصہ ایسا اکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے شرا دینا ہے اور عفونت اوس میں نہیں ہوتی اور نہ گرمی اوس میں پھیلا ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جو قرصہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تب ہوتے ہے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہیں ہوتی چالشیوس مثل قرصہ نار فاسی اور غلہ ساعیہ کو قرصہ متا کا نام رکھا ہے اور قرصہ متعفن کو رب قرصہ اور قرصہ عفنی سے جو بڑا ہے اور ہر ایک ان فروج مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کرینگے۔ جو قرصہ صلب ر سخت ہوں اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت نائل ہو خواہ سیاہی نائل ہوں اور اسلیئے

۱۔ اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہوں انکی راحت اور یہ بخند سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخن اور جار با فضل ہوں  
 اور ان قروح کی رنگت سرخ یا لیل ہو جاتی ہے اور یہ بارہ سے اور ہوا یا بارہ سے انہیں راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح روئہ کے چہرہ اگر  
 بدن کا رنگ بھی روی ہو جائے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جائے فساد و مزاج کبد اور فساد پر اس خون کی دلیل ہوگا جو قروح  
 آتا ہے اور اسی وجہ سے انڈال ایسے قروح کا دشوار ہوگا جس قروح کی جڑیں باریک اور تیز ہوں اور ان کی کھلی بھی ہو وہ فصل  
 میں پیدا ہوتے ہیں اور انکی جڑیں بڑی ہوتی ہیں اور سپید رنگ و کھلی انہیں کم ہوا و نکاح مزاج سرد ہوتا ہے۔ جو قروح بعد از امراض کے پیدا  
 ہوں وہ بھی ردی ہوتے ہیں ایسی کہ طبیعت کی تہیہ و دفعہ اول فاسدہ کا بطور ان قروح کے دفع کیا ہے۔ جو قروح انہی کو  
 کہ ان کو بریشان کر دین وہ بھی ردی ہیں علامت موت کی جو سرخ ہونے والی ہے اور ان سے بعض اوقات  
 یہ علامت بھی ذکر کی ہے لے اگر کسی آدمی کے بدن میں اور ام اور قروح لبتہ خون اور اس وقت اسکی عقل زائل ہو جائے فوراً مر جائے  
 ۔ قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پاتی ہے بدین خواہ کوئی تدبیر فساد اس بدن میں ہوتی ہو  
 بعد اسکی جراحت پیدا ہوتی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع شور ردی کی ہوتی ہے اور ان کوئی ترقہ بہت جلد متفرق ہو جاتا ہے اور  
 بیشتر کے پیچھے بعد پچھپی خواہ واسنہ پھٹنے کے۔ قباہت پر قروح کی نقص قروح اور اسکا دورنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور  
 اچھا ہونا بارہ ویکہ علاج ہیں خطائے ہو بہ سبب امور و احوال کر سنے ہیں افضل والا تمل جو سلامت قروح پر دلیل ہوں خواہ پھر  
 کے اچھے ہونے پر دلالت کریں انجام کار میں مدہ کا پڑ جانا ہے یا یہ مدہ بذریعہ استعمال دوائی شیع کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت  
 خود بخود اسکو پیدا کیا ہو۔ ایسے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا مقتضای مجری طبی کے ہے اور بدون دفع طبی کے مدہ ہرگز پیدا  
 نہیں ہوتا ہے اور مدہ کے چہرہ بری اور حق قروح روئہ کبیر انہیں ہونے خصوصاً اگر مدہ سپید رنگ اور چمکنا مستوی القوام ایسا ہو  
 کہ اسکا نفع تمام ہو چکا ہو اور اس میں بوی بد نہ ہو ایسے کہ عفونت اس میں نہیں ہے اور کبھی کبھی قدر بوی بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم ایسے  
 کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے مدہ پیدا ہوتا ہو اور اس کا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے  
 ۔ جو قروح شیع پیدا کرتا ہے اور قروح متغیر خواہ قروح سرطانیہ اور قروح حیرتہ اور قروح متا کدہ نیز ازین قبیل اور قروح ہیں کہ ان میں مدہ پیدا نہیں  
 ہوتا ہے۔ بلکہ جس وقت قروح میں مدہ خواہ درم غلام ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا کما  
 یا ہے اگرچہ وہ قروح ایسے اعضا میں ہو جہاں کے قروح میں خوف تشنج وغیرہ کا ہونا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ یاں باوجود طور درم  
 مدہ کے تشنج کا خوف اور سپرد قوت ہونا ہو کہ جب کوئی امر غلیظ پیدا ہو اور حد اعتدال سے تجاوز کر جائے کہ اسکا تحمل بہ نظر عادت کے نہ ہو  
 اگر کسی قروح کا درم دفعہ غائب ہو جائے اور درم قروح کے متحمل نہ ہو اور بھی قروح خواہ درم قریب غنائی عصب کے ہو یا نہ ہو  
 کے قروح کہ درم قریب ہیں صلیب و رخاع کے ہوتے ہیں خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم میں پیدا ہوتے ہیں یا مقدم ران کے بغیر انویز  
 حادث ہوتے ہیں کہ یہ قروح بھی اوس غلیظ عصب پر ہوتے ہیں جو ان اعضا میں واقع ہوتا ہے ان قروح کا انجام کار بطور تشنج کو ہوتا ہے  
 اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قروح ران دار اعضا میں واقع ہوں اور اگر قروح مقدم خور بدن میں ہوتی ہیں  
 ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصبت اسفل میں خور بدن کے واقع ہوں اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنبہ و  
 تشنج کا خوف بعد ذات الجنبہ کو خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر اسے نصبت نور بدن میں واقع ہوں تشنج

کے منہ ابتداء کے کتاب سوم یعنی فن اول کتاب معالجات میں بخوبی بیان ہو چکا اور اسی قسم میں اخلاصا نقل  
کا بھی ہوتا ہے منجملہ علامات حیدہ قروح کی یہ ہے کہ اونٹن کے گرد کے جوبال سب تر اور پوشیدہ  
ہو گئے ہوں وہ بال اوگ انہیں بہت لالین اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہیں جنکا علاج اچھا ہوا درختین رطوبت  
فصلیہ کم ہو یا جو دیگر خرابی بھی اور ان ابراہیم موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اوس میں بیوست زیادہ ہو سکا  
قروح علاج کو بہتر فعل کیا ہے۔ علامہ یہ ہے کہ جس بدن میں رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکوں کے بدن اوس میں قابضیت  
اشہر ہوئی علاج کی بہت کم ہے بہت اوس بدن کے جسم میں بیوست زیادہ ہو جیسے شیخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی  
بھی خشک ہو اور اوس میں خون پاکیزہ اور عرق نہ ہو اور بالعموم بدن ڈھلا ہوا کہ جس جہت سے جو لوگ مرض استسقا میں مبتلا  
ہوں اور قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور حاملہ کے قروح بھی دیر میں اچھے ہوتے ہیں اس لیے کہ اور کے فصول اور ہند  
ہوئے خون حیف کے مختل اور رے کے ہوتے ہیں اور شلج کے قروح بھی اس لیے ہوتے ہیں اور بھی بوجہ قلت خون حیدہ کے  
نہیں ہوتی۔ اور کبھی ایسا بھی انسان ہوتا ہے کہ قرح اچھا اور درست ہو کر پھر اوس میں کسی قدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوتی  
ہے اس لیے کہ اوس میں جو کہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتیاس اس لیے فقہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہیں ہے ہوا اور  
ہے کہ استعمال کیا ہوا ہے اوس میں دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جائے۔ کبھی فواہیر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ  
اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مساک اور کھنگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہے اور اکثر  
طبيب معالج کی ایک شاعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرنا ہے کہ اس سے صحیح اور درست ہو گیا اس لیے کہ اوس وقت اوس  
فواہیر کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آئندہ اوس حالت بیان کریں گے لیکن بعد میں اپنے اسطاعت  
کے کیا رنگی بخوری سی حرکت کر عارض ہوتی ہے خواہ تھوڑے سے لینے سے یا فساد کا نشی پیدا ہوتی کی وجہ سے خواہ تھوڑا اندہ  
ہو پنچنے سے خواہ بڑی طرح پر لینے سے پھر اوس فواہیر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی کھنگی کیفیت ہو کر رہتی ہے جو قبل  
گمان صحت کے تھے با اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے جس قروح میں گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ حاجت  
پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اور شاید جس قروح میں گوشت زیادہ پیدا ہوتا ہے وہی قروح میں کہ بدتر تنقیہ  
کے استعمال اور دیر مدہ کا اور نہیں کیا جائے۔ اور جن قروح میں گوشت زیادہ پیدا نہیں ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہیں کہ اوزکا تنقیہ  
کر کے استعمال مدامات کا کیا جائے۔ جب کسی قروح کے ہچا کا ناندہ راز ہو جائے اور سر جاتین اور قروح ہو جائیں اور جو مر اصلی سے  
عضو کے بہت کچھ جاتا ہے اوس قروح کا اندمال متوقع نہیں ہوتا ہے۔ ہاں اگر جو مر اصلی موضع متفرج کا بطرف غور اور غن بدن  
کم ہو گیا ہو لیکن وہ قرح اگر بارہ ہو اور طول و عرض میں زیادہ ہو اور اس کے اندمال کی امید البتہ ہو سکتی ہے خصوصاً اگر ناریہ  
نسبت اندمال قروح کے اوس وقت زیادہ ہوگی کہ قرح کہنے ہو جائے اور سال پھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا ایک  
قروح متفرج ہو لیکن اوس میں بھروسہ نہیں ہے۔ اور جو قرح قریح ہو جائے ضرور اس کی بزرگی اوس بڑی سے بجا کر کہ جاتا ہے جو گرد اور  
قروح کے ہے۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہاں اگر ایسے قروح سوداویہ میں جس قدر شے فاسد تھوڑے سے صحت کی سبب  
نکال دالی جائے اور جو فساد انکا گوشت تک پہنچا ہے وہ بھی دور کر دالا جائے اور گوشت اور پڑی دلوں صحیح اور آفت سے بچی ہوئی



اور وقت اس کے صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ اس کے عارض سے فروج میں اس قدر پیدا ہوتا ہے اور نہیں اسباب ہیں  
ایک تو صفت عضو متفرج کا ہے دوسرے بڑا ہونا اس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی  
با کیفیت میں ہو با کثرت اور مقدار میں کیفیت میں خون کی زیادت بکثرت خراب ہوئی فراج کبیر کے سبب اور اس وقت خون  
کا رنگ سپیدی مائل بد صافی خواہ زردی مائل ہوتا ہے۔ خواہ رداوت کثرت خون کی بوجہ خرابی فراج کچھال کے ہوتی ہے  
اور وقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کھنکھن سپید اور کھنکھن سپید ہوتا ہے نقطہ یا سپید اور سیاہ فطرت خون میں نمودار ہوا  
ہے اور ایسے وقت میں خرابی تمام افلاطون کے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خون رومی کہ جس سے گوشت نہیں بن سکتا ہے  
اور اس کا استعمال بطور لحم کے نہیں ہو سکتا ہے اس کے علاوہ کبھی ایک ایسے قسم کا خراب بھی اس سے پیدا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے  
جگر زیادہ پیدا ہوتا ہے کیفیت خون کی رداوت یہ ہے کہ مقدار خراج الیہ کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہو تو خنک یا نقصان ہو گا کہ وہ پیدا  
نہ ہوگی جس سے قرحہ میں گوشت پیدا ہو اور قرحہ اس قدر صاف اور پاک رہے گا کہ قبل از وقت مناسب کر ایسی پٹری پٹری کی  
اس سے شکاری حاصل ہوگی اور جب تک لحم بڑا ہو نہ جائے یہ خشک لٹھ پٹھر کے گالکے اور کھڑ جاوے گا اور یہ خراب اور وقت پیدا ہو  
جب ان میں نداد رومی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اوس میں بقلیت پیدا ہوتا ہو۔ تیسرا سبب موجب فساد فروج وہ خوف و غم  
قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو۔ جو قرحہ سبب اول رگوں کا انقباض اور پھیلا ہونا جو اس میں واضح ہے  
اور منتشر ہیں اور بد ہون کا ہے جو متحمل قرحہ کے واقع ہیں خواہ فساد فروج کا اس طور پر کہ ان کا رنگ تیر کی یا سنبری مائل ہو  
یا زردی مائل ہو یا۔ خواہ کوئی عضو جو قرحہ اس قسم کے ہے اس کا فراج فاسد ہو۔ ایسے قرحہ جتنا علاج دشوار ہے اور  
او کی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قرحہ مستدیرہ خواہ اور قسم کے قرحہ جو اوپر مذکور ہو چکی اگر لڑکوں کے بدن میں پیدا ہو  
قاتل ہوتی ہیں ایسے کہ لڑکے بوجہ زکات فراج کے متحمل شدت مرجع کی نہیں ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ صحت  
فروج کی اور نہیں برداشت ہو سکتی ہے قانون علاج قرحہ کا پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قرحہ خفیف کے معنی میں  
سوائے اس قرحہ کے جو مرض عضلہ سے خواہ عضلہ کے نسیج سے پیدا ہو یا کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارغا اور تطیب کا ہوتا ہے  
اور یا جو دیگر قرحہ اول محتاج تخفیف اگر احوال میں ہوتے ہیں پھر بھی کسی اور احوال کی طرف بھی ان کو حاجت ہوتی ہے جیسے  
خواہ طلب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجہ سے ہوتی ہے جو قرحہ کو لاحق اور عارض ہو جائے اور یہ دینی حواض کہو ہے  
ایسے سبب پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کہ ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔ جس قدر قرحہ بڑا ہو گا اور کھانگا حاجت تخفیف کی تو میں  
زیادہ ہوگی اور اس کے اجزاء و شغنیہ کا جمع کرنا زیادہ دیکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ پختہ و دوا میں ہوگی اور شی  
جرام کا منصوبہ اور اس کے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کر کے بہانہ تخفیف اور جمیع اجزاء کی تدبیر میں  
کوشش کرنا چاہیے اور او میں قواعد کی رعایت ہو یا سبب جراحات بن بیان ہو چکے ہیں یہاں بھی کرنی چاہیے۔ یہ بھی  
جاننا ضرور ہے کہ قرحہ اپنے علاج میں کسی محتاج اور بہ سبب نافذہ کے ہوتے ہیں جو بدیدہ قرحہ خواہ پکاری کے ہو یا  
جاتی ہیں اور گراستہ بھی ہوں ایسے وقت میں ان اور دیگر شکل مرہم اور قرحہ کی کے ہونا ضروری ہے۔ پھر چاہیے کہ کھانگا  
وہ دوا جین جھفن کا لہ ہوں۔ یعنی اثر خشکی کا پیدا کر دین خصوصاً جو دوا قرحہ ماحضہ کے علاج میں متحمل ہوں

اوسکے پیوست کی قوت راہبیت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان فروج کی دوا میں حاجت آئینہ شریک ہوئی جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لنج اور اللہ ان پیدا کرنے والی پیدا کرے اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ فروج محتاج پی اور بندش کے تین وجوہ سے ہوتے ہیں۔ ۱۔ اولیٰ حرکت کو بہانہ ہے اور دوا ان کو لہذا واجب ہے کہ استراحت پر بندش کی ابتدا اور رطوبت اندرون قرحہ کے پختی ہو اور روند کے قریب کی بندش و دھلی ہونے کے پختی اور نشتر دہ ہونا کہ اسکا تھانہ ہو سکے دوسرے سبب نکی بندش کا یہ ہے کہ دوا جو متعلق کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ نظر ہو اور فروج اللہ اور گشت پیدا کرنے کی دوا میں ہے جو ہر الزام محل کے اوسمیں کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج استراحت کا نہیں ہے۔ استراحت کا تھانہ بندش سے محفوظ ہونا ہے کہ قرحہ کے دونوں سرسے آئینہ لگے کہ ہوا جاتیں اس فائدہ کو جو ضرور لازم ہے کہ دونوں بازوؤں کے پاس بندش نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونوں سرسے بخوبی فوجا تیں اور رطوبت اسی طرح اتصال پیدا ہے کہ ایسی بھی سخت بندش کہ مہینہ نہیں ہے کہ اسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور درم عارض ہو جائے کہ واجب ہے کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم ہو سکے پائے اور جو چیزیں مانع درم ہیں اور رطوبت کی اجازت کرے اسلئے کہ بعد درم کے زوال درم قرحہ کا علاج نہیں ممکن ہے پھر اگر اوپر درم کا استعمال ممکن نہ ہو اور درم ظاہر ہو جائے اور وقت علی خاتم کرنا چاہیے کہ مراعات قرحہ کی بھی چلی جائے تاکہ علاج سے درم کی فراخ ہو پھر فوج قرحہ کا علاج کرنا چاہیے۔ اسبطح اگر راجہ کر دینے کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً سبب جو جاتیں خواہ سیاہ ہو جائیں اوسکا علاج بذریعہ پختی کے کرنا چاہیے اور چون کہ کو نکال ڈالنا ضرور ہے بعد از ان اسخ خشک سہر چسبان کر نیکی اوسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کریں۔ جب قرحہ خالی رہے یا قرحہ سانچ بلادہ ہو چلے نال کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش نہ کرتی ہی یا نہیں کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرتی تھی اسب اوسکا انتصاب سے طریق ہو گیا اگر اوسکا انتصاب وقت ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ایسی نصیب کسی وقت دیر کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اوس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور سٹے کے۔ اسلئے کہ تر البی وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر فروج کے اندر کی کہیں بڑی کی خواہ بگڑی چلی وغیرہ کے ہون خواہ اور کچھ بگڑ گیا ہو اوسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیے بلکہ وقت میر کرنی چاہیے جو عظام میں بیان ہو چکی ہے۔ پہلے جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ بھی ہے کہ اوسمیں قرحہ پیدا ہو جائے بذریعہ متعلق دوا کے پھر اوس قرحہ کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد از ان انبات لحم کی تدبیر اور اندال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہو عاف ہو جائے و اگر چلی ہوگی اور ناہوازی اوسمیں نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اوسکا ادال کافی ہے بلکہ ایسی ضرورت میں کہ ریزش دیر ہو نہ ہو۔ اور قرحہ چرک آلود ہے و دوا چالی اور لافح کا استعمال اوسمیں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیا جائے لافح کا محتاج ہوگا اسلئے کہ جس دسکا اور اک بخوبی نہیں کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لنج میں کمی کرنی چاہیے جو چون حسن اور اک کرنا ایک جگہ بنات لحم کی دوا کی نوبت ہو چکی ایسی دوا استعمال ہو جائے کہ قرحہ لنج ہو اور دیر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال ہو کہ ہتھام اسکا ضروری خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التهاب ہو کہ درو پیدا ہونے تو تو اسباب امیہ انتصاب و درو کے میں اوکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کی جگہ ذکر کیا



داخل ہوئے خواہ ضعیف الحسین میں اور اس میں وجہ سے قروح بالائی نچلی دای سخت کی گئیں ہوتے جسے رنگارنگ وغیرہ خصوصاً جو دای  
زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کی اندر دیر رہتا ہے ہیں۔ اور یہ قروح اطراف مغرباۃ اودیہ کے زیادہ محتاج ہیں جسے کثیر اور نفع عربی  
وہ دوائیں جو اندر محتاج زیادہ ہوتی ہیں خواہ تنگی خاصیت درمیانی ہو۔ وہ اسباب علاج قروح میں بہت کہ اعضا و متفرق ساکن ہیں  
اور حرکت نہ ہونے پائے اور حرکت دینے باقیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف دیکھائی دے گی اور اسکی منفعت بہت کم ہے۔ نسبت اسکو  
کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا عمل و نیسے کہ آیا جائے خصوصاً اس بدن میں جسکے اخلاط اروی ہوں۔ واجب ہے کہ علاج قروح میں  
اسکا خیال ہے کہ قریب کو اعضا میں انعام پیدا ہو جائے جیسے نفیس جو ایک قسم کے قدرتی زائد در بیان آگیا اور لکھا کہ پیدا ہو جائے  
خواہ دوا و انگلیوں کی باقیں گوشت یا کھال پیدا ہو کر انکو نگہبان کو متصل کر دیتی ہے۔ کہنے لگے خار کا قرعہ اور جو قرحہ بطرف انور کے زیادہ  
مستحیل ہو جائے اور جو قروح شرابین اور اورہ سے تھما کر گئے ہیں اور قوی است ہو قریب کو گوشت نرم وغیرہ میں درم پیدا ہو جائے  
جیسے کش ران میں درم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشتیں بھی جیسے خارش کا اثر ہوا ان کا پہنچ جاتا ہے  
اور بعضہ میں علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصاً اگر بدن میں ردارت ہو اور فضول سے بھرا ہو اور کہ اسوقت درم بدن میں  
ہوتی ہے اور فوسیت قرحہ کی پہنچتی ہے۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدنگہ بذر بقرعہ ثقیلہ کے کریں اور جو بدبیر لیسٹہ مقام خاص میں  
نکدہ رہو چکی ہو اسکو استعمال کریں اور جب تک درم کا تنقیہ نہ ہو گا اسکے علاج کی امید نہیں ہو سکتی ہے اور اس غلام  
اسکی بھی حاجت ہو کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر تھقیہ بدن کا ہو چکا ہو اور تھقیہ کو  
وقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرحہ کو نہ پہنچے پائے ایک قسم خاصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اگر  
دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوا موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی ناہر ظاہر نہ ہو لازم  
ہے کہ اوس کو کس طرح کی منفعت بھی پیدا ہو۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اسکا عمل ضعیف ہو اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہیں کہ  
غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اسکی خف کا ظاہر ہو مثلاً اگر غیر خف یا تھقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی باد کی اور تھقیہ  
زیادہ ہوتی جائے خواہ کوئی اور فساد ہوا یا ان دواؤں کو کہنے لگے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جائے یا خف  
اس دوا کو اور وجہ سے ہو مثلاً اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جنت سے حریت اور التماس پیدا ہو جائے  
اور وقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جائے اور اسکے التماس کو خوراک بجا دینا چاہیے کسی مرتبہ جو کہ دوا  
سو خواہ اس دوا موافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کدورت کو ناکل ہو جاتا ہے اور وقت معلوم ہوگا  
کہ دوا قرحہ میں تیرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اس دوا سے تسخیر پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہے کہ اسکی تسخیر کی قوت  
زیادہ کچھائی۔ خواہ وہ دوا موافق تریلی اور دھیلان قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اور وقت واجب ہوگا کہ اسکی قوت نابینہ زیادہ  
کی جائے جیسے گانار اور مارو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تخفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اسکا تدارک ایسی دوا کریں جو ہم آ  
ذکر کہینگے خواہ دوا موافق قرحہ میں ناکل پیدا کرتی ہے اور میں اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آئینہ سلو میں اسکا ذکر آتا ہے  
لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت پلانور دالی جائے اگر دوا سو سے نا موافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متفرج کا کسی کیفیت خاص میں  
حد افراط کو پہنچا ہو ہے اور وقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر متعل ہو اوس کیفیت کی ضد متقابل ہو تاکہ مزاج اسکا متادل



ہو جاو اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاوہ قروح صمدیہ کا یہ قروح صلیح استعمال ادویہ مختلف کے ہوتے ہیں کہ صمدیہ سے قروح پاک ہو جائے اور اسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ بننے لگا کرنا چاہیو اگر یہ قروح ڈھیلے ہوں اور گوشت اور کانہ والی دوا استعمال کیا جاو زیادہ زخم غائر ہو جائے گا اور عفونت بڑھ جائے گی اس لیے کہ اسام ان قروح کے ضعیف ہونے پر بلکہ واجب ہو کہ پہلے انکی تخفیف کر لی جائے تاکہ اندر کے سختی پیدا ہو اور اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کر نیوالی لگائی جائے اگر ایسی دوا استعمال ہو اور رطوبت قروح کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اور وقت بہ دریافت ہو گا کہ اس دوا اتنی قوت نہیں ہے کہ اس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اسکی قوت مختلف زیادہ کرنی چاہیو اور تھوڑی سی جلانے کی قوت بھی اہم بن جائے مثلاً شہد کی آمیزش کر کے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور چمکری وغیرہ اور شکرک روغن کی بہت کرنی چاہیو۔ اور اگر کوئی روغن اس میں پڑے تو ایسا چوبیس قوت تخفیف کی ہوتی ہے۔ اس طرح اگر قروح کی خشکی حد افراط پر پہنچی ہو ادویہ تخفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیو اور جلا اور قبض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہے اور اس صفت کو جلا ادویہ بننے میں یاد رکھنا چاہیو۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال میں شدت اور تحلیظ نہ کرنی چاہیو خواہ باوجود ظہور غلظت اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا انکی مثل آمیزش کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیو مثلاً دوا میں قدر حاجت سے زیادہ جلا نہ ہو اور اگر بزرگ عضو متفرج کو کھا جائے گی اور اسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کر دے گی جو شل اس صمدیہ کو ہے جو قروح میں پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس خمر کے پھر محل قوت جلانے کا بھی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی نہ رکھ ہوئی۔ اور اس کیفیت کی دوا قروح کو زیادہ گرم اور زیادہ گرم کے اور مشابہہ گرم کے خواہ ترچہ موندگی کو تہی ہو اور قروح اس دوا کے استعمال سے لیکھ لزع ظاہر ہو سکے ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں اور میں سے بعض ادویہ میں تہیز زیادہ ہوتی ہے جیسے بنک اور افیون اور بیخ قنار اور بعض ایسی دوا میں تخفیف زیادہ ہوتی ہے جیسے رقیق اور زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور جب یہ تقابلہ خارج جزوی مغرض اور دوا کی مرکب کرے۔ جو دوا میں صمدیہ خواہ گرم کا تنقیہ کرتے ہیں وہی دوا میں بن جو خشکی پیدا کر سکے جیسے چمکری اور زرد اور بوز انار اور قندار اور دوا سنگ آرد جو خواہ سوخت جو درشتقاویں نمایاں اور ہر درخت شجرہ البجوضہ وغیرہ دوا اگر بزرگ خواہ جزانہ کا ضاؤ کریں کہ مسلم جوڑ کو پیکر لگا تین خواہ اسے شکر ب میں وزن دیو کہ استعمال کریں بہت مفید ہو گا اور رطوبت کو خشک کر بگاڑوں کہ قدرت را بنائے کہ ہر قسم صمدیہ دوا سنگ کی ہی ہمراہ کر کے اگر کبھی ہمراہ دیتا کہ ان کو نہ کھینچے ہو گا بعد اسکے سرمد اور بیخ اور بلدی اور زرد اور گلنار اور دم الاغین اور چمکری اور اقلیمیا وغیرہ سب کو سمندر لکھ کر دے گا کہ ان اور بار یک پیکر ہر دوا کے پیچھے صمدیہ اور دوا سنج نہ کر ملا کر سب کو استعمال کریں۔ وہ ادویہ جو قروح میں مذکر کیے ہیں انکا استعمال کرنا چاہیو۔ اکثر یہم وغیرہ معمولی کی حاجت سیال چرون سے ہوتی ہے چنانچہ اسکا بیان قروح فاضلہ کے علاج میں ہم کہیں گے۔ سنجادون سیال اور روان چرون کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے چمکری کا بانی بھی چرک نوہود الناسیہ اور موضع اور تخفیف بھی پیدا کرنا ہے۔ یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہیں بروقت دم کے سفر ہوتی ہیں۔ اگر ناکر موضع کو پانچین بکا کر چرک کی فوہنی میں استعمال کریں تخفیف اچھی طرح پیدا کرنا ہے جو شانہ بلبلہ لکھ لکھ اور

جو تازہ آواز درخت اور برگ سدر کا بھی اس عرض کو بخوبی پورا کرنا ہے علاج قروح و سخمہ کا دس بخ کے سنے اور پیکر چوڑا  
ایسے قروح کے علاج میں ادویہ جالیکہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کریں جو قوی زیادہ ہو اور لیس مکی یا وہ  
میداکرے جس طرح قانون عام میں بتیے بیان کیا ہے بعد ازاں رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیطیح ہندی اور زراوند ہر شہد  
کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً ملک لبط اور اسکے تیل روغن گل خواہ روغن گاد ایضاً اصل السوس سمراہ شہد کے ایضاً آرد کر سنہ  
اور گیہا جاد و شیرہ کرکاست میں سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہوں یا ادھیمین اشق وغیرہ خل  
کیجا اور مرہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کر سنہ مرہم خواہ مرہم نکالے رقرص اسود اور قرص اخضر یعنی سبز جو بنام قروح حالس مشہور  
ہے خفیف ادویہ میں سے ایک یہ دوا ہے دروی زیت اور شہد اور چٹگری برابر ہم وزن لیکر استعمال کریں خواہ سیسہ اور جعدہ یعنی  
عسبرید ہونڈن اور جب سخم زیادہ پڑنے لگے اسوقت فراسیون سمراہ شہد کے سفید ہوتی ہے منجرا ادویہ جدیدہ کے زیتون علم  
یعنی نمک ملا ہوا اسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ میں مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے  
دوا و سیال کی پڑتی ہے جو قرح کو دھو داسے جیسا قرح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کر چکے اور یہ سب دوا میں در وقت دم  
قرح کے مضرین علاج قروح غائرہ اور کھوف اور مخالی کا قرح غائرہ سے مراد کھوف قروح اور کھوف یعنی  
غار کے سبب اور مخالی یعنی جو زخم جو نظر نہ آئے پتھوں اقسام محتاج گوشت بھرے کے ہیں اور گوشت بھرا بدوں زیادتی  
نہذا کی ممکن نہیں ہے اور بدوں زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دوا کو ہوتی ہے جن میں  
تجفیف زیادہ ہو اور تھیکہ بھی کریں اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ بنائے بلکہ بتدریج جاری  
رہے اگر ایسا مقام بہت نفاق بہ ہو چکی اور قرح کی طبع عفو کے اوپر کی طرف ہو اور وہ قرح کا شیخ کی جانب میں ہو یہی مطلوب  
اور اگر اسکے برعکس اور اولٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع نہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اوٹھانچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہوگی  
جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گوا دھٹاندا اور ٹھٹاندا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا ہو  
اور اسوقت قرح کو چاک کرنا ضرور ہوگا اس طرح کہ اسکی جڑ تک چاک کریں چاک پھر کرین تاکہ کھوف یا غائرہ بیکر بیکر یا باقی رہ جائے  
کہ اسکی رطوبت کا تکلف و شواہد یا کوئی راہ اور جری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کریں اسکی جڑ میں اور جو موندہ اسکا سہل  
سے ہے اس کے علاوہ دوسرا موندہ پیدا کریں بعل جراحی اور دھتکاری کے اور اس جدید موندہ کے پیدا کرتے وقت حال  
میں عضو کے تامل کریں کہ اسیلے موندہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہے جب یہ موندہ بنا چکیں قرح کی  
بند سٹ پٹی وغیرہ سے اس طرح کریں کہ موندہ کی طرف سے شروع کریں اور جڑ کی طرف پہنچیں یعنی وہ مقام جو ناکھولا ہے  
اور پہلے صورت کی قرح کی بند سٹ اسکے برعکس ہے یعنی جو قرح دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہے اسکی بند سٹ جڑ کی طرف  
شروع کر کے موندہ تک باندھتے جاتیں اور زیادہ اتواری بند سٹ کی دونوں صورتوں میں اوپر کی طرف دیکھ رہے اور اتنے  
زور سے بھی نہ باندھیں کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جاوے اور شکوہ کریں اور اگر چاک کرنا اور دوسرا موندہ نکالنا ممکن نہ ہو تو  
قرص کا ریم وغیرہ دھویا کریں اور وہ فیتل جو بنتا لیم میں اونکو اندر وار داخل کیا کریں اور جو فیتلہ باوجود قوت انبات کو چرک  
وغیرہ کو بھی پاک کر دیتے ہیں اونکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہ ہو جائے

اس لیے کہ دونوں قروحوں کا اجتماع اوکی قوت کو روکے رہے گا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مریم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قروحوں اور قرحہ میں بھردی جاوے عجب شفا ہے اگر اس کے بعد سو قروحوں بعد اس کے ایسا اس کے بعد آرد کر سہ سالہ گھائی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ کیا جاوے کبھی اوکی جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن اتنا ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کر کے اس حالت پر کر دین کہ وہ مثل صمغ جلد کے باہم چسپیدہ ہو جاوے گھرے قروح اور چور زخم اور کٹن کا تنقیہ کامل دواؤں سے نہیں ہو سکتا ہے اور نہ اون میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے ہاں اگر تیر چرون کے ذریعہ سے پکپکاری وغیرہ میں بھر کر دوا کریں خواہ اون میں ہر وقت فیتلہ اور تہی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہ ہو کہ فقط اوچھا کرنے سے اوکی چرک اور ریم وغیرہ شکل جاوے خواہ پھوڑنے سے وہ ریم اور چرک پھوڑ جاوے خواہ دھوئے کیو جہ سے اون میں صفائی پیدا ہو کر خصوصاً جب اون میں شراب ملائیں خاکستر پانی بھی بہت قوت سے چرک کو دھوا ہو مگر جو چرک بہت کم کہتا ہو تو پھل سکا نہیں ہو سکتا تو آب دریا بھی اسی کے قریب ہو کہ چرک کو بھی دھوتا ہے اور تنقیہ بھی پیدا کرتا ہے پھسکری کا پانی غسل بھی ہے اور بالہیمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اسکا علاج بھی ہے۔ اگر دم ہو گا ان میں کوئی چیز قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کہ مہینہ نہ ہوگی بلکہ ضرر پیدا کرے گی۔ ان سب قروح کی دوا کو مناسب یہ ہے کہ سب کی اوپر چھاپے ڈبو کر رکھی جائیں ایسی دوا کہ جسکی طرف عضو متفرق اپنی فراج کی اصلاح میں محتاج ہو اور اون مریموں کی قوت کی مقاومت کر سکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ وہ نہ پر قرحہ کے دھبھا مار کھا جاوے چھین دوا ضروری استعمال لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اور چھین سے کہ مریم پھوڑا ہو اس کے جو اعضا ہیں اون میں آرام اور سکون پیدا ہو قرحہ سے بذریعہ پھوڑنے کے جو بندش کے زخم سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے پھوڑتا ہو دفعہ رطوبات کثیرہ پیدا ہوتے ہیں بعد ازان خشک ہو جاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے قروح کے کیرون کا علاج عصارہ فومنج نہری قروح کے کیرون کو بہت ہی نافع ہے اور جو دوا میں کان کے کیرون کے واسطے کتاب سوم میں مذکور ہو چکیں اوکو اسی مقام پر ملاحظہ کرو قروح میں گوشت پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہ ہو کر اگر گوشت اگانے والی دوا کا استعمال جائز نہیں ہے اور جب تک بطرف قرحہ غذا حید کا جذب نہ ہوے اور اگر غذا قرحہ کی مقدار قلیل ہو اوس مدت پوری کی جب قرحہ کو دفعہ سے پاک ہو جائے پھر کوئی دوا لداوے اور رجالی اسے لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہ ہوں اور کسی مقام پر کیوں نہ ہوں واجب ہو کہ استعمال او وینفہ لحم میں وہ دیتین جو جتنے اوپر بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا ہونے پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیر قروح صمدیتہ کے باب میں مذکور ہو چکی ہیں اون میں پر عمل کریں مگر وہ تدبیر فقط اسی فرض سے نہیں ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہو جاوے اور اون میں خشکی پیدا ہو واپس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ اوس میں گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہ ہوگی گوشت کیونکہ پیدا ہو گا پھر اون چیزوں کے جو قرحہ میں خشکی زیادہ نہ کریں اول تو یہ ہے کہ اوسے ہینی دیا کریں اور روشن اور موسم زیادہ کریں اگر دوا بطور مریم کے مستعمل ہو اور اگر تغلیط مادہ کی کریں خواہ اس کے خاثر کرنے کی تدبیرات کریں او چکنائی دوا کی کم کر دالین اور مقدار دوا زیادہ کر دین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان او وینفہ لحم میں زیادہ کیا جاتا ہے۔ گوشت پیدا کرنے کی غرض سے مریم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر میں پیدا کرتا ہے اور ذور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہو نا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے تاہم کبھی ذور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونوں تدبیر یکجا کر دین پہلے ذور پھوڑنے



اور گرد اس کے مرہم لگائیں اور شراب خصوصاً شراب قابض و دوائی حبیبہ صبیح قروح کی جن دویہ سے دھونا قرعہ کا اور پاک کرنا چرک  
وغیرہ اور تقویت پیدا کرنا سب فائدہ دہاؤں سے ہوتے ہیں اور انکو مہینے باب جراحات میں اور یہ فہمہ لحم کے ذکر کر دیا ہے اور اب مناسب ہے  
کہ اوغین سے جو جوار و یہ اچھی اور اس مقام کے لائق ہیں اور انکو بیان کریں۔ سرمد سوختہ اور انزروت اور سرشیم باہی اور بلزون سائیدہ  
اور نوال سار پور قان اور الالبان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اولون اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے ناگزیر مہر اور حیدہ  
بہت قوی ہے اور قنطور لون سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے اور انکے سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور انزال کا فائدہ دہاؤں سے حاصل  
ہوتا ہے علاج قروح مثلاً کہ غر متعفنہ کا فائدہ کلی علاج صبیح قروح مثلاً اور زخیمہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں  
یا دوسرے عضو خاص کا تنقیہ جس میں قرعہ ہے بشرطیکہ تمام بدن روی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اس طرح کر کہ دین  
پچھنے لگائیں اور چونکہ لگائیں اور اس عضو کا مزاج بذریعہ ملا و غیرہ کے بدل دین اور غذای صالح اور سکی تجزیہ کریں اور اس میں سیدہ  
تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اس لیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح میں فساد زیادہ بڑھتا ہے کہیں تا کہ قرعہ کا اس قدر بھیلتا ہے کہ قطع کرنے سے عضو  
ضرورت ہوتی ہے۔ جس قرعہ میں ناکل اور عفونت نہ ہو اسکو آب سرد کی تطہیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی لرا  
کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرعہ میں حرارت نہ ہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بروقت حرارت قرعہ کی اس طرح اور بھی  
سیاہ بار دہ کا نطول ایسے وقت میں سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات میں قوت تجفیف کی بھی ہو۔ اگر قرعہ میں عفونت ہو  
آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اگر پیرین جنگا ذکر ہم کریں گے قروح متعفنہ کے بیان میں اور نطول وغیرہ کریں پھر باہر  
عمدہ علامات ایسے قروح کا استعمال تو قابض محفہ کا ہی بہتر ہے پیرا کریں جیسے پوست ہمار اور عدس اور برگ مہرگی اور تخم گل اور شکر کہ مہر  
اور جب لاس اور وہ نطولات جن میں یہ اور یہ داخل ہوں اور انکی تقویت کہ قند شرب اور زاج وغیرہ سے کہ ہو اس طرح فساد بگ جاف اور خاص  
کی شاخون کا شراب میں جو ش دیکر خواہ ضما و طین روی سرکہ خواہ سفین میں گوندہ کر یا کدوی خشک سے خستہ اور بازنگ وغیرہ ہر ہر سوئی  
کے خواہ ورق زقیون تازہ کا ضما و سرکہ وغیرہ میں ملا کر علاج قروح متعفنہ روی کا ان قروح روی کا علاج اصلی یہی ہے کہ کدک  
تنقیہ کریں اور اسکو خاص عضو قروح کا بھی تنقیہ کریں و کہ تنقیہ خاص ہو جو از قسم مجہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے  
بموجب بیان بالا کے کریں اور غذای حید کا استعمال کریں اور اسکے علاج میں متی نہ کرنا چاہیے جتنا یہ قرعہ کہنے ہوگا اور سیدہ میں  
فساد اور شمر زیادہ ہوگا اور ایسی ہیہ سے جو دم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرعہ کو محفوظ رکھیں نیکسین ایسی قرعہ کی بنگ اور سوئی وغیرہ  
سوی بھی اچھی طرح ہو سکتی ہے اور ایسی ہیہ سے جو دم گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرعہ کو محفوظ رکھیں نیکسین ایسی قرعہ کی بنگ اور سوئی وغیرہ  
آگ کو دغ دین سے ضرور ہوتا ہے خواہ کسی دوائی حادہ یا کاٹ ڈالنا کہ سو سو گوشت صبح کے اور کچہ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سو  
اوس عمدہ لحم کے جو خون حید رکھتا ہے اور رنگ بھی اوسکا گوشت صبح کا ہے اور سو سو استخوان صبح سپید رنگ کر جو اور خرا میون سے  
پاک ہو سے کچہ باقی نہ رہے۔ دوائی حادہ یا کاٹ ڈالنا کہ سو سو گوشت صبح کے اور کچہ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سو  
پیدا ہوا و سکا تدارک روغن زرد کہنے سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً کفر میں اور بستے میں ایسے قروح اگر چہ بیدار نہ ہو پھر ہوں اور  
کبھی ہوتے ہوں جب بھی روی اور زخیمہ ہوتے ہیں اور کبھی محتاج اسکو ہوا کریں عفتو تنقیہ کا کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے  
جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے اوغین سے آہ ریا اور جو باب فساد میں مذکور ہیں ان قروح کو واسطے بکار آہ میں یہ قروح وینر





کثرت کرنی چاہیے اور غذا سے جیدین نہ کرنا چاہیے۔ پھر اگر سبب قرحہ کا تریل اور ڈھیل پن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہو نیکی دھرم سے قرحہ  
پیدا ہوئے ہوں جو علاج خاص تریل اور دھیل پن کا دہی کرنا چاہیے اور اگر سبب پیوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی نکلت  
ناصور کو نہیں پہنچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عصفہ متفرج  
مین پسینا پیدا کریں اور اسکی تجویز سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ لینے پہلا دنیا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اور اسکے بعد پھر کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے  
اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہیں ہے اور نہ مناسب ہو کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کریں گے تو مادہ کو کثیر لطف عضو کے کچھ  
آئینکا اور آفت غلط پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگاتیں جس میں تخفیف کم ہو کبھی فقط نیگرم یا نہیں ترکیا ہو اگر کھانکائی ہو یا کھانکائی  
کبھی احتیاج قرحہ کی کھانکائی کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوس عضو کی مالش اور استعمال فراہم جائے جس میں زہن  
رال پڑی ہو۔ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشت وغیرہ کی اور اسکا علاج بذریعہ پھنچ وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہو اور خون  
فاسد اوس مقام کا سبب نکال ڈالیں اور بذریعہ محققات کے تدارک کریں اور اگر ترمیم پڑنے کا اڑ قسم دوائی کی ہو اور اس قرحہ  
قطع کر ڈالیں اور خون اوس سے روان کریں اور طول بین چاک کریں کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلا و بی ہوا  
ابتداء قصد سے کریں اور غلط سودا دی کا استخراج کریں اگر غلط سودا دی موجود ہو بعد ازان لطف دوائی کے متوجہ ہوں اور اگر  
سے بھی خون بقدر امکان نکالیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ دالیہ سے تعرض کرنے میں قبل تدبیر مذکور کو دہ ضرر پیدا ہو جو ترمیم سے بہت  
زیادہ ہونے لگا۔ اس کے جراحت کا علاج کریں جو دالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اور اسکے بعد علاج قرحہ عسیرہ الانزال کا کرنا چاہیے  
اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عصفہ متفرج واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سو فراج کو پیدا ہوتا ہو لیکن ہر قسم کا سو فراج اسکا باعث نہیں ہوتا  
ہے بلکہ وہی سو فراج جو بجا فراط ہو اور اوس اعتدال سے بہت بعد ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت  
سے جو چیزیں تالیع فراج کی ہوتی ہیں شغل مفرط یا نکال زائد از حد و پہلی صورت لینے شغل اکثر تالیع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت  
کے ہونا ہے اور نکال تالیع برودت اور پیوست خواہ فقط پیوست کے ہونا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج  
کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کریں اکثر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو  
جذب کر دے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی مہین ہو ایسی حرارت کہ علاج میں احتیاج مبررات قلعہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب  
کا ناصور ہو اور بوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اوس بڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہو بڈی کو کھول کر  
اور نمودار کر کے دیکھیں اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی بڈی ہو لگی ہے اور وہی باعث دھارت قرحہ کا ہو اور جو جھیل  
دالنا چاہیے اور پوری مقدار اسکی الگ کر دیں گے اور اگر کوئی شے جدا گانہ اسکا سبب ہو خود بڈی کو کاٹ ڈالیں گے اور  
اور وہی تدبیر کریں جو باب استخوان میں بیان ہوگی جالیٹنوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہ کتاب ایک لڑکے کے  
سینے میں ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان تہ تک پہنچ دے بڈی جو وسط میں واقع ہے پہنچ گیا تھا میں نے  
استخوان سرسینے کو کھولا اور جمیع اشیاء از قسم جلد و دوق و غیرہ جو گردا و اسکے ہیں سب کو چاک کر کے دیکھا تو اس بڈی میں فساد لگا  
تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس بڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس بڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب  
اور پھر تقریباً اس بات کو دیکھتے سے نہایت درجہ زہن قلت عارض ہوئی اور اوس فاسد بڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو یہ نظر قلب کے سرگزشتی نہ چاہا اور مرد و اس نے اجازت نہ دی اور جو چھٹی اوس بڑی کو ڈھلپے ہوئے تھی اندر کی طرف منہ کر کے  
 بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور مجھ کو مرکز خاطر تھا کہ جس طرح ممکن ہو چھٹی محفوظ اور محاذ خود سلامت رکھی جائے حالانکہ جو چیز  
 اس بڑی سے باریک استخوان سرسینے کے ملی تھی وہ بھی سرگشتی تھی پھر بالینوس کہتا ہے کہ جب میں قلب کی طرف دیکھتا تھا اوس کا چھٹی  
 ایسی تھا جو منظر ظاہری استخوان سرسینے کا دیکھا گیا تھا آخر یہ پاجاری میں سے اوس بڑی کے مع متغفن چیزوں کے کاٹ کر جدا کر ڈالا میں نے  
 سے اگر چہ گمان غالب بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ بیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پھر اس کا  
 گوشت صحت پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی آوستے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر خلاف قلب کا دل کے چھپانے  
 اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر بالینوس نے بعد بیان اس حکایت کو یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کو  
 اون جراحت بڑا اور خوفناک زیادہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتا ہے (مراد اسکی شاید یہ ہوگی کہ اون زخموں کے  
 بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہیں) اور میں کہتا ہوں جب قروح متغفن ہو جائیں اور کہہ ہو جائیں راہی نہایت ہی سہی کہ کچھنے کو  
 ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جائے رجب قدر مناسب اور لایق اوسکے ہو جو دوا میں مختص واسطے عمل نڈال سکے ہیں اور اکثر حالات  
 میں بکار آدہوتے ہیں وہ یہ ہیں قوبالی نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور قوبالی سابلورقان اور قوبالی سائر المحدثین لہن اور  
 لصاق ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلعطار اور زجاج اور چہرین  
 اسکے مشابہ ہیں مع اون چیزوں کے جو بالغ بچہ مادہ کے طرف عضو متفرج کے ہیں اگر مادہ کچھ گیا ہو جیسے بھنگری اور زرد ایک جو  
 دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح عسیرۃ الاندال کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور لراق ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کو آ  
 کر کے چھوٹے اور شب بانی ہر ایک ہوا اور زنگار شوشا نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سر و جہار جزو دموم اور روغن جھنا مشاب  
 حال اور وقت کو ہر ایضا قلعطار اور اقلیمیا کو آب دریا و شور میں سرد کر کے خواہ آب انگور میں یا جس پانی میں سخی اور پھر پاجوش دیا  
 کہ خفیت جوش دیا ہو کجب مزاج عضو متفرج کے اور بعد جوش دینے کے قلعطار اور اقلیمیا کو اس پانی میں ڈالیں اور دھوپ  
 میں رکھیں کہ بیوں کے دنوں میں اور جبند روز کے بعد صاف کر کے جدا کریں اگر اسکا خیال ہو کہ آب مانوہ بھی  
 کے پانی کا ٹکڑا پرچم نہ جای ورنہ شوریت سب جدا ہو جائیگی ایضا نحاس محرق اور ریناج اور طح اندرائی ہر ایک ہر دو اوقیہ مرہم اور زنگار  
 دہت در کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہیں جسوقت وہ اورینٹک ہو کر ہیں دوائی جاتیں از انجملہ زنگار آہا  
 زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی اور ان مختلف جیسا ہر ایک بنھیں جس وزن کے لائق ہو و اسکو چھید برادہ میں  
 اور برادہ آہن بھنگری کے پانی میں ڈالیں اور شرج مٹی جیسے کہ زعفران کے گل حکمت کے تھیر میں جلا لیں اور بعد جلا کر نکال کر  
 خوب سا چھین اور بطور زور کے استعمال کریں یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کرین صفت مرہم بھی اور مرہم بھی جید ہے۔  
 مرداسنگ خستہ ہر ایک من اور موم اور بچ ناز بون چھین شتال زنگار سبلہ شتال اور برواتی چالیں شتال برادہ موم اور زنگار  
 راجہ مرداسنگ کو چالیں شتال روکیو مفرات اور ترا دین کو اوسمیں راجہ کے معنی ہر فصل بیان ہو چکے ہیں روغن کھنڈ  
 طلی پہلے مرداسنگ اور ذہب و زنگار کو دالین بعد از ان باقی ماندہ ادویہ کو داخل کریں۔ ایضا تنور کی ٹھیکری اور خاکستر شہ پینے  
 روٹی کی خاک اور طبعی سوختہ مفسول اس مرہم طیار کریں روغن آس ملا کر اور ضرر اس مرہم کو مرداسنگ مرہم قوام دینا چاہیے۔



اوسکا طریقہ یہ ہے کہ مرد اسنگ مثلاً ایک قبہ اور سر کہ تندرستین اور قبہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دوا قبہ بہ نرمی ملا کر استعد  
 حرکت دین کہ مرد اسنگ اس میں آمیزہ ہو جائے اور گاربا ہو کر باجاسے اور سوختہ خواہ اور قروح جہز نبہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نخاس زنگار ایک مصل  
 جو اچھی طرح دھو یا گیا ہو ان سبب سے زور در طیار کرین خواہ شنب یا نی سبب سے پیکر زور در طیار کرین یا زور فاجار جزر فطردن و جزداس سے  
 زور و زینا ہوین اور پچھلے رحم بن شہد آلودہ کو دین اوستہ کے بعد اس زور کو چھو کرین قشور نخاس و جزد شنب یا نی و جزد قوطی و س جزلا و شنب یا نی و جزد  
 مراد ہو جیسے زبان زردی میں معنی صوری کہتے ہیں) دھوپ میں بالٹ کرین اور بعد ازان استعمال کرین یا سپیدہ بھنگری آٹھ جز قشور نخاس آٹھ  
 کدر زنگار پوست انار ہر ایک سی و جزد نور ایک جز موم دس جز اور دقت روغن آس بقدر کفایت کے ایسا مالد اسنگ بت ایک  
 ایک قبہ زور انداز دے سوراخ کیا ہوا ایک ایک قبہ اربع ایک قبہ دفاق کدر دوا قبہ آگ پر چڑھا کر نطوخ طید کرین اور سر کدہ کی طرح سے  
 بلاتے جائیں علاج نواصیر کا اور ان جلد و نیکا جو سپیدہ نہوں نواصیر کی ماسیت اور اسکے احکام جو مقام حدود میں ہوتا  
 تھوہ سب بیان ہو چکا ہے جہز قشور علاج میں درکار ہو اور اسکی حدید یا زیم کالنی کی تدبیر کرنی چاہی اور جو طریبات فاسدہ نواصیر سے نکلتے ہیں انہیں بطور  
 قشیرہ یا نیکہ خواہ پاک کر کے اور جبطر یا سانی را نیکا اخراج ہو سکے اوسکا ذکر یہی کہ بقدر ادب سے کیا جائے یا نہ کیا ہو۔ اب علاج خاص فی صیر  
 کا بیان کرتے ہیں نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض قسم تازہ اور نیم ہوتے ہیں اور بعض کدہ اور  
 سخت الٹے ہوتے ہیں کہ اوسکے دار اور شکاف گوشت تک پہنچ جاتے ہیں اور زیادہ ترواد نکالنا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے بقا قسم نواصیر  
 کے بدشواری قبول علاج کرنے میں ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جب قدر ضرار اور پوسیدگی انکی جہت سے واقع ہوتے ہیں پہلے  
 اوسکو بذریعہ قطع جریڈ کے اطراف اور جوانب سے دور کر ڈالیں چھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلا کر اور داغ دی کر خواہ کسی دوا تیر کے ذریعہ  
 سے اور طریقہ سخت و شدار ہے خصوصاً اگر صورت قریب چھم کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو غیر لہیفہ سے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان  
 خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا اسکے یہ علاج کیا جائے اور جہت سے انداز و قسط سے پہنچتی ہے اوسکی ہر داشتہ کو باج اور کچی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف  
 کرین اور جہت سے چربی جسے گوشت کی سبب اوستی کو اندک کی طرح دور کر دین اور گوشت کو باقی رکھین اور شکی اوس مردار گوشت میں پیرا  
 کے اندمال کی تدبیر کرین اور تھوڑی دیر کے بعد سوجھال خود مالک رہتے ہیں اور اس زمانہ میں اگر جہ اندمال تمام خالص نہ ہو لیکن کوئی اور  
 قسم کی تدبیر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہے کہ پہلے یا صوم گوشت فاسد سے پاک کرین اور جہز قشور و جزد  
 کے فاسد نظر آتی ہو اوسے الگ کر کے اوسکے اندر خشک دواؤں کو بھر دے اور خود جسے دواؤں تک دے علاج جو زور دی کہ وہ نہ ختم حال شکی  
 باقی رہے یا بشیر طیکہ بھر کوئی سورہ تدبیر اور خطا از قلم انصلا اور رطوبت فراج خواہ رطوبت یا نی کی خارج سے اوس نمائش پہنچے خواہ بیشتر کی  
 شکل ایسی پڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہنچا دے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی اندک جسکی وجہ سے جذب طریقت مارت و ختم  
 ہو جائے خواہ کھانسی بفراری کے طور پر اور بھی یا جنبش بدن میں ایسی پیدا ہو کہ مفرت پہنچا دے۔ نواصیر کے قطع اوستہ اتصال کا علاج  
 یہ ہے کہ اگر نواصیر کدہ اور خبیث ہو اسکی دوا سوا قطع بد گوشت و غشیہ و کدہ خواہ داغ و سب سے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں  
 ہے چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہیں اور جو نواصیر تر چھی اور سکی ہو یا رخ اور منافذ پیچیدہ اور کچھ ہیں اوسے پاک کر دینا چاہیے اور داغ کدہ  
 میں شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کمان تک پہنچے گا اور اس میں احتیاط اور خدر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہو کہ اسکا  
 داغ لگایا جائے کہ جڑ سے یہ نواصیر جانی رہے اور داغ لگانا بذریعہ اوپہ حادہ کے جیسے نورہ اور نو شادرا و زرنج اور کبیر اور زنجار



کشتہ بارہ ہجری میں ادویہ میں داخل ہے اور انہیں ادویہ میں داخل کیا جاتا ہے اور زیادہ آہن اور نصف وزن اور اس کے نصف  
جو نالیکہ قدر المال میں تصعید کرتے ہیں اور اس تصعید سے بارہ اور کر قریب گردن اوس دنگ کی جوشد وصل کر کے لگ پر چڑھائی گئی  
سے منتقل ہو جاتا ہے اور بارہ رخ خواہ بارہ تصعید وغین جب ادویہ مجففہ مذکور ملا کر تصعید کرین خاک ہو جاتا ہے جیسے ارباب الکسیر و کتب  
میں مفصلاً اسکا بیان ہے اور مقرر حکم سے بارہ بار تجربہ کیا ہے خصوصاً نواصیر کے علاج میں کشتہ سیما ب کو مریم الکسیر جو خاص نسخہ حرم کا  
ہے داخل کر کے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہیں کہ انکا ذکر مبالغہ سے خالی نہیں بہر حال اجزاء مذکورہ بالا میں یہ خاک سیما ب کی بھی داخل  
کر کے جیت استعمال کرتے ہیں ایک لہتاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بریان کر کے خصوصاً وہ چیز جو شل چربی کے سری اور فاسد  
گرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالیں اور  
ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہیں جب تک کہ سب فاسد چیز نکلا جائے اور فقط گوشت مردار باقی رہ جائے اور ہمیشہ روغن زرد  
عضو پر چھڑکتے رہیں تاکہ در دین تسکین پیدا ہو اور بعد ازاں قروح کا ایسا علاج کرین جو نامور تر و تازہ ہو چاہے کہ پہلے او کو ادویہ قوی سے دھو  
ڈالیں اور فطران سے بہتر کوئی دوا دھونے میں مستعمل نہیں ہے اور اب خاکستر اور آب دریائے شور اور آب صابون جس میں زربخ اور نشادر  
ملا ہو اور چوبانی روستخ اور نشادر سے بذریعہ تصعید کیا جاوے بوقت خشک ہووے دونوں کے خواہ دونوں کو فٹہ اور تر کئے ہوں گریہ اس قدر  
کہ سیلان میں آجائیں اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسطرح جس میں سچی اور چونہ پوست ہفتہ کا اور نوزدہ لینے چوٹا کہ اس سے بھی تنقید  
ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چمک وغیرہ سے ناصور پاک ہو جاوے اور سپرد دای خودی لینے جس میں سحرانڈ شریک ہو اور ہر نیم  
روز پنج مور و غروب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوا جالنیوس جس میں کاغذ پڑتا ہے اور جو ادویہ مرکب آج اور قلعہ لیس اور خاگر  
محق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قطروں اور دینق کر سنہ اور ایرسا اور سو مو سو فو طون سے تجربہ میں اس قدر قدریوں کی تجربہ  
مفید ہوئی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھر دین فوراً بھر جاتا ہے اسطرح اگر خرقہ سے ناصور کو بھر دین اچھا کر دیتی ہے بشرطیکہ تیر  
روز تک دوا کو اسطرح پھری رہو دین اسطرح سوری اور اسطرح عصا رہ قنار الحار ہر بار عکاک بطم یا عصا رہ پنج خردت یعنی پنج الخذر  
اور زنگار اور اشق ہر بار خل خواہ اشق اور قلعہ لیس کے اور زاج اور قلعہ طار اور صمغ ہر بار سرکہ کے خواہ گرد کو نکالوں جو سن صبی کو ہو پنج مور  
یا سن طفولیت کو ہو پنج بن اور ایک کھل میں چیتے پیتے قلعی کے دستہ تا ایک کاڑھا ہو کر سوکھ جاوے ایک کو اہل اسکندریہ  
استعمال کرتے ہیں پنج جاوشیر چھٹکری بریان اور قلعہ طار اور زنگار اور شب بانی ہر ایک سے ایک جزء ذرا پنج نصف جزء اس سے  
ذروں طیار کرین خواہ مریم بناتین یا ہر بار خل لینے سرکہ کے جس میں ذرا بیج کو لگا یا ہو اور بعض نسخوں سے ذرا بیج کو خدض کر دیا ہے اور داخل  
نہیں کرتے اور گہمی اور سکے ہر بار شہد ملائے ہیں ایضاً صبر اور مرداسکے زنگار اور سفید اگر اسکو جلا کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ قوی ہو  
اور آہستہ منقطع کر کے استعمال کرین ایضاً اور یہی ادویہ قوی ہیں جنکو سینہ قروح عسیرۃ الاندال کے باب میں ذکر کیا ہے جب گوشت جیسے  
اور اچھا نمودار ہو جاوے وہ ادویہ منعمل ہو گی جو چسپیدگی پیدا کرین اور گوشت نیا او کا تین اور اگر اس کے قریب ہی ہو اور فاسد  
ہو گئی ہو واجب ہو کہ اسکی اصلاح کر کے علاج کرین اور جب طو بات صمدیہ کم ہو جائیں اور بطورہ کے رطوبت برآمد ہونے لگے  
شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہو گا چر اجات پر گوشت زائد کا بیان جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہے اسکا علاج منجھاج اور  
جالیہ مجففہ کا ہوتا ہے اور جب قدران دوا میں لزع کم ہو گا اوسیتد زخوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کم کرتے ہیں طبیعت

بدنی سے معاونت طلبت کی جاوے جس قدر سنے گوشت کو پیدا کرنے میں طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اس لیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبیعتی ہے اور اس کا کھانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہی فقط دوائی اگال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون مشق دوا کے مخالف فعل طبیعت کو ضار ہوتا ہو اس لیے واجب ہے کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر متحد علیہ فعل دوا کا رہے۔ یہ سچی جاننا ضرور ہے کہ جو قرح اس غرض سے طیار کیڑی جاتی ہیں جب تک پورانی ہون اور تازہ رہیں جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہے اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکیں چاہیے کہ انکی حفاظت بذریعہ تھلے لیش اور بذر لیو دفن کے کسی موضع محفوظ میں کی جائے۔ اکثر اطبا اس حفاظت کی واسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ خندان ممدوح نہیں ہے اور نہ میں اس رائے کو صحیح جانتا ہوں بلکہ اس دوا کو بطور قرح کے بنانا خواہ گولیاں اور اسکی طیار کرانی حفظ قوت کی واسطے کافی اور دانی ہے۔ اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ بقای قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنج خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی ہے یہ بوجہ زیادتی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہو جاتی ہے اور ہوائی مفسد اور یہ کو فساد قوت پر متعین ہوتی ہے۔ جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح باقی رکھتی ہے۔ وہی دوا اس کام میں زیادہ مفید ہے اور یہ فائدہ کو بغیر قوت اس دوا کے نہیں ہے بلکہ اس لیے کہ قوت میں کبھی دوا کی لطیف زیادہ ہوتی ہے کہ دوا کی غلیظ ہو اور افلاطون شراح شوق متفعل کم ہوتی ہے اور اس میں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ دوا یہ جیسے قشور نحاس اور صندل سورخہ اور دونوں تھیں قفز لینے خارشست کی جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قفز کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سمجھتی زیادہ ہے بہرہ اور یہ معدودہ کی زہرہ الحیو معی بہ اسباب ہوا دوا اس سے زیادہ قوی میں وٹکری اور زہرہ لکیت اور قلع طار اور زنج اور جلاسنے سے دوا کی قوت اور لذع دونوں کم ہو جاتی ہیں اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہے اور زہرہ نحاس بھی اس عمل میں قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار ہے کم سے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جائے سچی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کر دیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دیرامی شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھیں سچی گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی میں کڑوا نک گھولا ہو وہ بھی استقیدہ سفید ہے کبھی سچی اور آگاہ بنار سیدہ کو سات کڑا پانی ملا کر دھوپ میں سات دن برابر رکھتی ہیں اور ہر روز کسی وقت خاص میں اسکو ہلا دیتے ہیں تا انکے غلیظ ہو جائے اور مثل کپڑے کے گارھا ہو پھر اسکی قرح طیار کر کے رکھ چھڑتے ہیں اور بروقت حاجت انہیں قرح اس کو استعمال کرتے ہیں اس طرح سے قرح غلیظ قرح اور مرہم سبغ عجیب الفنج ہے اور سبغ مرہم جو بلع اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا اور جس مرہم کا نام استقریطا ملی ہے یہ بھی گوشت زائد کو بدن اور گزند کے اور دوا ہے اور دوا در دیا اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دوا دفاق کمزرا اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل جھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو۔ اس طرح وہ سب دوا یہ جو دونوں پر مبنی کے پھول جانے اور بڑھنے کی اصلاح میں مستعمل ہیں وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہیں تھلے پیرا لون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں جو قروح بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں انکا علاج یہ ہے کہ جفہ گوشت بڑا ہو جس قدر بڑی جڑی فصل دن و رات کی پیلے اور دوسرے زین اسکو بعد قرح خشک کرنے کے تھلے کرین جیسی اوپر بیان ہو چکی تھلے نکالنے والی چیز میں کبھی دوا یہ جاوے ہوتی ہیں جیسے برگ خشخاش سیاہ کو جس وقت درق سرور اور سوئی زہر النج کے ہمراہ ضار کوین اور مہوزن ہر دوا کے قلع لیس بھی داخل ضار ذکر کرین بعد شروع

اسچھے ہونے کے جو نشانے باقی ہوں بعد قرح کے اچھے ہونے کے جو نشانے باقی رہ جاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشانے رہ جائیں اور ذکر کرنے میں حاجت اور یہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنہیں قوت جلائی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اونہیں زیادہ ہو اور انکی قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے انکا استعمال کیا جائے۔ اور جس دوا میں قوت جلائی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے میں مستعمل ہوگی جو نسبت اون کے کم ہو اور یہ تنقیہ جو قوی ہوں وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور انکی مثال ایسی ہے جیسے شمال آہن ہمارہ لک کے اور اٹھ لیکل کے اور اسکا طلائع نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب ہے کہ لوہے کا رنگ اس سے بہتر ہے اسطرح رنگا کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کر کے اندر پہونچائیں اور اس کے اوپر چونا اور شہد کو طلائع کرین اور خواہ موخر اور شہد کو خواہ عصارہ قوتج اور سپیدی اندر کی اور جو نشان زخم کا در تک پہونچتا ہو اس کے مٹانے کے واسطے ہر مال اور خرفل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبب میں اس کے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور ربہ لیچہ بھجڑا اور طین رخو لیچہ جکبی مٹی بھجڑی اور بودی ہو اور پوست نر بوزگہ ہے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب وہ میں بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہیں شریک کرین خواہ انہیں ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کرین مٹانے سے جو نشان بڑھتا ہے اس کے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے اب درود ایتن جو با زنت میں مذکور ہوگی اونہیں بھی دیکھنا چاہیے جو محتماً مقالہ بیچہ کے فرق اتصال کر بیانیں اور یہ یون کا فرق اتصال جو در نہیں ہو سکتا یہ فصل بیان میں جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح اونہیں اجسام کے بیچہ میں چونکہ خس زیادہ ہے اور داغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکو جراحات سے در دوا شدید عارض ہونے میں اور آلام عظیم پیدا ہونے میں جیسے تشنج اور اخلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اس سے پہلے کوئی الم صعب و تکلیف نہ محسوس ہوتی اور اسکی جراثیم میں ضرر ہے کہ درم عظیم بدون وجہ اور دردی عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو بیچہ کے زخم سے عارض ہوں یہی ہیں کہ حیات پیدا ہوں اور اور ام کثیر جو ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت نہیں ہوتی اور پیاس اور ہر نفوسداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اس جگہ درم پیدا ہو جائے ایسا ہی حال اور اگر اسے خصوصاً صاحب فضل کے صعب پر زخم لگے جسوقت بیچہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی منورم ہو جائے اور اس مقام پر برودت کا اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائیگا جو درم کے اور عفونت ایسی عضو کی طرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضو خواہ بیچہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہو اسے اور برودت فی اسے متعفن کیا ہے اور ایسی بیچہ کی طرف عفونت بہت جلد برودت رطوبت اور رطوبت کہ پہونچتی ہے اور اس میں بیچہ ہو جاتی ہے اس بہت سے آب سرد بیچہ کو جو برودت کے مفر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اس واسطے مفر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا نسبت بیچہ کی ہے لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت رطوبتی متعاف و مت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے روغن کی ترطیب کہ ضرر سے حفاظت دے گی ادویہ جنہیں روغن کی شرکت ہوتی ہے کہ لبتی ہیں اور ادویہ بیچہ سے جیسے استعمال سے بدین کاٹے سے چھین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہیں کبھی مروج جوا



تھکے بدن میں زخم ورم کا دیرین ہوتا ہے اور اس طرح اوس ورم کا نفع اور قبول کرنا علاج کا بھی دیرین پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح غصہ کے  
 التھام اور نفع دیرین قبول کرے تین جو زخم ٹھہر میں لگے یا بطور خروش کے ہو گا یا بطور شوق کے اور شوق ہو جائے کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ کچھ کھل جائے  
 اور نظر آئے اور کبھی کچھ کھل نہیں جاتا ہے اور یہ سب زخم یا طول غصہ میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم ٹھہر کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ دیر  
 ہے نسبت اوس کے جو عرض میں لگے اس لیے کہ زخم عرض کی اذیت لیف صبیح میں ہو چکے کہ وہ اتصال غصہ کی اندازتی ہے اور یہ انداز داغ تک پہنچتی ہے  
 اور داغ میں پہنچنے سے خوف تشنج اور امراض غلیظہ کا ہوتا ہے نظر اضطرار کے غصہ مجروح خواہ مخوس یعنی جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہے اوس کے کاٹ ڈالنے  
 کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اوسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے امراض روی ہوتے ہیں خواہ جنکے پیدا ہونے  
 کی اسبب جو سبب در ہو جائے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیت میں نسبت اوس کے زخم کے سبب پھر ٹھہر کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت  
 ہے یعنی نہایت خفیت کی جھلی کا زخم کہ شخص اگر کوئی دیکھ سکتا ہے اور اب شریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اوس سے بھی جھلی  
 کا حال بخوبی عیاں ہے اور چونکہ جھلی طبعی ہوتی ہے اور اوس میں طول مسالک لیف کی دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے  
 زخم میں چندان ضرر نہیں ہے اور ترغشائی میں مسالک لیف کی طولاً نظر آتے ہیں اور ترغشائی فنی میں زیادہ ہے اور جھلی اس قدر  
 سخت نہیں جھلی کو تحمل ضیاط اور مانگے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ بھٹ جائے اور ان رباطات کو ہونے  
 جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہنچے ہیں اوس میں چندان قہارت نہیں ہے اور سختی سخت علاج کا تحمل اس جراحت کو  
 ہو سکتا ہے جو تفرق اتصال غصہ کا بطور تبر کے یعنی عرض کا تفرق اتصال نسبت تشنج یعنی طولی تفرق اتصال کے اوس میں زیادہ  
 خوف نہیں ہے اور اس طرح یہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض میں واقع ہونے کی نسبت بھی تبرین خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح  
 ہو جو تبر کے انکار رفتہ ہو جاتا ہے مگر اور اعراض مملک پیدا نہیں ہوتے قانون علاج تفرق اتصال غصہ کا دو اچھون کہ زخم  
 کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاذیاء اور معتدل حرارت میں اس قدر ہو چکے کہ زخم پیدا نہ کرے اور تخفیف زیادہ پیدا کرے اور اوس میں  
 جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو۔ جس چیز میں حرارت لطیف اور تخفیف شدید ہو وہ لطافت جو ہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب  
 سے خالی نہ ہوگی اور قبض کے اثر سے جراحات غصہ کے علاج میں ہر قدر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلا کے پابا جا  
 جیسے روئینج اور تو بالی خاص غیرہ میں ہے اوسکی لطیف ہڈیو پیسنے کے اس لیے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہ ہو پیدا کر کے استعمال کرنا کہ پیرا  
 ہی اور کبھی ہونے سرکہ کے اور اوسکی لطیف خاص سے کسی دوا کی کیفیت حرارت کا منہ کا اظہار ترقب ہو جائے اگر کبھی دوا کی قوی الحارث کی  
 حاجت علاج غصہ میں ہوتی ہے اور سوخت سرکہ کا ملا یا جانا ہو جائے کہ زخم کرنے دواسے ضرور ہوتا ہے کہ سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ دالتا ہے اوسکا  
 ایسی چیز کے لانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کر دے پس سخونت برہا یا پٹنہ برہا کے اور تخفیف پیدا کرے نہ صرف قوت کو اگر غصہ مجروح  
 کیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی ہونی چو حدش پیدا کرے اس کا ضرر اس سے زیادہ پہنچے گا اور اس طرح جو دوا تھک  
 لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہوگی جو کہ سرے اور پی وغیرہ پھیر کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بار بار بالفضل ہوتی ہیں اور نکاحہ بھی غصہ  
 زیادہ ہو چکا ہے۔ جب زخمی کو ٹھہر میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اوس کے الحام النیام میں جلدی مناسب نہیں ہے مگر ابتدا میں  
 وضع میں البتہ کرنی چاہیے یعنی گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغن نام گرم سے یا زیت الشاف سے کہ سید کرین کہ اوس میں کہ سید  
 قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اوسکی سخونت ٹھیک گرم کی سخونت سے زیادہ ہے اس لیے کہ آب ٹھیک قسم بار دین داخل ہی



اس طرح کہ نہ لینے مٹاؤ اور ترس تلخ اور سولق شیعہ وغیرہ بلکہ یہ دوا میں بھی قبل از انکہ درم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیے اور کبھی استعمال  
دوا خفیف کر بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراثیمت عصب کی ہوگی اور نیز انصاف فضول کی طرف سے جو کہ کھولنے فضا اور  
کرنے استفرغ کر اطمینان حاصل ہو جائے اور سوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے۔ ان زخموں کے درون کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً  
جائز نہیں ہے بلکہ ایسے زخموں کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزاء ہوں اور اس میں کسی قدر نفی نہ ہو اور وہ زخموں  
گرم بعد افزائے ہو اسلئے کہ جو چیز با فراط گرم ہے خواہ بار و جہا فراط ہی ہو دونوں ٹپٹہ کو مضروب انفرخیم ٹپٹہ کا قریب بصورت ہوتا ہے اور کس طرح بڑے  
کی مضریت اور پہونچتی ہے پس اس میں درد پیدا ہوتا ہے اور پھر انفرخیم ہی ایذا جو پہلے بھی عود کرتی ہے اور سوقت فی الفور محتاج اسکا ہونا  
ہو کہ تدارک اس اذیت کا بہت حائلہ کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بذریعہ ادیان گرم تپیل کرین۔ پھر یہ ٹپٹہ  
کیا ہوا اور قطع جانب لول میں واقع ہوا ہوا اسکے چھپانے کی تدبیر گزشتہ ذریعہ سے کرین اور وہی دوا میں اور سپرکھین جنکو ہم ادیان  
کر چکے اور چوڑی پی سے اسکو خوب مستحکم باندھیں کہ دونوں سرز زخم کے مل جائیں اور بندش کے وقت کسی قدر صیغ موضع جو قریب  
موجود کے ہے اور وہی قدر ضرورت شامل کر لیں اگر زخم مذکور عرض میں اس میں ٹانگے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانگے نیچے  
میں درد ضرور پیدا ہوتا ہے جب اس عظم اور کار و شوار واقع ہو اور عرض میں عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اور سوقت اسکی گشت  
والا عرض میں ضرور ہے اور جراثیم ہو سکے درم سے اسکو بچا چاہیے اور عفونت سے بھی اسکا محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلئے کہ درم  
اور برودت کا پہونچنا شیعہ پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو پکارا ہوا جاتا ہے اس واسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے چل جوڑنا  
اور درست کر دینا چاہئیں ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل چھپا ہو کہ بھر جائے اگر زخم میں تنگی ہو اور اسکا کشادہ نہ ہو پھیل جائے  
چاہیے اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اس واسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراثیم کا ہوتا ہے چونکہ اس میں اجتماع صدید کا ہو کر  
ایک مقدار زائد بکھیرا جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود متعفن ہوجانے کے درو بھی اس میں اشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ متعفن  
جذبے اور لطیف زخم کو ہو کہ عفون زیادہ پیدا کرتا ہے پس چاہیے کہ تدبیر الحام کی بدون کسی قدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اس  
خشکی کی وجہ سے اطمینان درم اور عفونت دونوں سے ہو جائے بایں نظر دینی کہ دوا کے اوپر سے بہت جلد کھول دیا کرین گو دوا  
جگہ کی پی اس قدر جلد کھولنا کہ ضرور نہیں اور رات دن میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور  
کہ حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اسی دن کی رات میں خواہ اسی رات کی دین پی کھول دین جسوقت بخار روزی میں پی باقی  
گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب دروز زیادہ ہوں مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے سے اندر پی کا کھولنا ضرور ہے خصوصاً اگر اس  
مقام پر نفع بھی ہو اور اگر حاجت پی کھولنے کی چوپایا ہو تو ویسے نہ پھر اسکی ہندان ضرور نہیں ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام  
پی کا کھولنا کافی ہو گا واجب ہے کہ اسکی دوا میں رعایت اسکی رکھیں کہ نہ حاجت سے زیادہ تسکین کرنے پائے اور نہ تسکین میں اسکی  
کمی درج ضرورت سے ہوا اس طرح جلا اور خفیف اور ان دونوں کی ضد میں اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رکھئے۔ اگر کسی دوا  
کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے تو آتبریت اسکی اصلاح کر دینی چاہیے اس قدر کہ زیادتی تسکین کی گھٹ جائے اور بقدر  
ضرورت باقی رہ جائے۔ کبھی فیرویات ذہنی کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہیں بشرطیکہ وہ آدمی صبح ہو اور اسکا اور مرض ضرور  
مفرج ہو کیساں ہوا اور سمجھ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر فیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگائے سے زیادہ تسکین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ نسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کر کے اور ایک اندازہ مناسب پر ریش کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ ریش کے بدن پر لگا کے تجربہ کریں۔ اگر دوسری بار کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج ریش کے ہوا وہی تجربہ کر کے کہہ کر دوا کا ایک تخمینہ حاصل کریں اور اسکے بعد ریش پر تجربہ کریں۔ اسلئے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کر کے پھر استعمال ریش پر کر کے زمین زیادہ تر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ با اینہم پھر بھی اگر ٹیچہ کھل گیا ہو اور زخم چڑا اور سوچ ہو اشیا و چارہ تو یہ مثل افزہ ہون وغیرہ کے تحمل نہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اس طرح جو ایک مفصل سے فوراً طیار کیا ہو اور دیر میں چونا دھونا نہ کیا ہو اسلئے کہ دوسرے کے دھونے سے زبردست زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو ریش قروطیات میں عصب کے خواہ لطافات میں معتدل ہو مثل ریش اور ریش اس کی ہوا اور غلک کا لگاؤ اس میں نہ ہو اور غلک یعنی کوئٹہ وغیرہ چسپاہ اشیا کا استعمال نہ ہو۔ استعمال کیا کر وہ بھی سفوف ہوں اور توتیا کو مفصل کر کے استعمال کریں اور کس طرح کا لایع اور کس قدر حدت باقی رہے اور کھلے ٹیچے کے علاج میں اگر کسی قدر قبض ہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اس کے ہمراہ قوت غلک بھی ہو اور لایع نہ ہو خصوصاً اگر ریش ضعیف المزاج ہو۔ سرور و زور پانی وغیرہ کی تری اور کھنائی وغیرہ سے زیادہ اوسے ٹیچہ کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلئے کہ ان اشیا کی منفرت اوسے ٹیچے میں بہت کم ہے۔ چنانچہ ان اشیا کا بوا اسطہ ہو چو۔ بخلاف اوس عصب کی جس پر بلا واسطہ یہ اشیا پہنچ جائیں اور گرد و پیش کی چیزوں کے ذریعہ کہ کچھ اوجھڑا کے ہو چو چو میں ریش نہ ہو لیکن اگر ایسے کھلے ہوئے ٹیچے پر بدون پہنچاوی بروقت وغیرہ کے کچھ چارہ نہ پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہوں بے خطر اقرص بولید اسلئے و اقرص تلفظ اور اقرص اندرون اور اقرص فراسیون ہمراہ مہینچہ خواہ کسی ریش کے استعمال کرنی چاہیں۔ جابر و زینت طبعیت کی اور گویندین ریش اور غلک اور غلک الہی اور بازو لیکن مقدار میں بہ نسبت کھلے ٹیچوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی جراحت کیون نہ ہو تدبیر چاہیے کہ اگر کھلے ٹیچے کو دوا دے اسکے اوپر نرم سریش زینت میں ڈبو کر تھیر کر دین جس طرح سے کھلا ہوا پیچا لائق بحال اوسکے پہنچے کہ دوا میں نرمی کیجائی اور سخت قسم کی دوا و سپر نہ ہو چو۔ اس طرح رابطات جو ٹیچوں کے درمیان ہیں اور گتے ہیں لائق بہ حال اوسکے پہنچے کہ اوپر دوا قوی کا تحمل کر لیا جائی اور جو رابطات متصل بہ عضل ہیں ان کا حال بہین بہین بہین بہ اس طرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ دہی جراحت ہو جو حسب بہین ہو چو اور کس طرح سردی اور گوشت کہ سردی کیون نہ ہو پیچہ کی جراحت کو بہت مفرح قوتی ہے اور زینت بھی نہایت درجہ فربہ اور اسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے۔ لیکن درد کہ اوسے گرم کر کے لگانا جائز ہے۔ پیچہ کے زخم کو پانی خواہ ریش سرد دھونا بھی ضرور نہیں ہے بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اوسے کپڑے پوچھ ڈالنا کافی ہے خواہ دھونے سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر دالیں اور مہینچہ سے بھی اوسے زخم کو دھونا ضرور نہیں ہے۔ مان اگر پیچہ کے زخم سے اطمینان ہو جائی اور سوقت کیا مضائقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر ریش لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پیچہ کے اوپر پہلے مہینچہ لگا کر پھر زینت کا استعمال کریں۔ چنانچہ اس سے نہ حکایت کرے کہ ایک شخص کو درد ریش اور کوخت کا ایک ٹیچہ کے گرد سے جسکا سر با ایک تھا پوچھا اور پھر پچھ کر کسی قدر پیچہ کا اس کے گرد نہ پوچھا اور ایک البیب نو انہم مہینچہ جس سے چند زخموں کا الحام اور پورنا زخم کا منشا یہ کہ چکا تھا اوپر رکھا اور پھر پورنا زخم کو نہت کر اوسے مرہم سے درست کر چکا تھا پس اس مرہم کے رکھنے ہی مقام زخم میں مرہم پڑا اور وہ البیب نے اوسے زخم کو نہت کر اوسے مرہم سے درست کر چکا تھا

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار یعنی کایہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ گر گیا اور گر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے۔ اگر کوئی قروح کو تشخیر میں  
 ہولسترطیکہ جلد میں شکاف ہو گیا ہو اس سے زیادہ کھول دینا چاہیے اور جو دوا اون قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ اون میں تخفیف پیدا کریں اور  
 لطافت زیادہ کرتے ہوں اون میں استعمال کرنا چاہیے اور تا اسکان ہی کوشش ہی کہ اثر دوا کا اندر تک پہنچ جائے اور اگر جراحت بطور  
 چھینے نیز وغیرہ کے ہو اور اس میں شش بھی پیدا ہوا اور دم نہ ہوا سمیت عمدہ علاج ہی ہے کہ موضع علاج کریں اور حرارت اور تخفیف میں  
 قوی ہونا چاہیے نسبت اس خیم کو جو بطور شق اور چھٹ جانے کے ہوا سیلے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف باسانی پیوست ہونی ہے۔  
 واجب ہے کہ تیر عصب مجروح کی لطیف اور درج غایت پر لطافت کی ملے۔ اور اگر دم یا در وید ہوا ہو پھر طعام وغیرہ اقسام غذیہ  
 سے تدریجیے وقت کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً اگر جراحت عرض میں ہو کہ اس وقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف نہ کر سکتی  
 ہے۔ اگر چہ غشی کی نوبت پہنچے۔ اور واجب ہے کہ بستر خواب اوسکا شہر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کو ہوں اون کی نگہ  
 نداشتیں وغیرہ سے ضرور کرنی چاہیے۔ اس طرح سر و گردن اور زینہ کی بھی تدبیر کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑلے ہو۔  
 اس طرح پیرو اور کش ران کی تدبیر واجب ہے خصوصاً اگر جراحت پنج کے دھڑلے ہو اور اطراف ساق میں واقع ہوا ہو اور وید  
 عصب اور قروح عصب کی علک البطم نہایت اچھی دوا ہے پھر کی جراحت کو واسطے کر کے اور عورتیں خواہ جنگا فراج  
 مرطوب ہو اور شدت رطوبت فراج کو اون میں موجود ہو ایسے کو کوئی نقطہ علک البطم کا ذرہ کافی ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا ریت  
 اس قدر ملائیں جو اوسو نرم کر دی اور کچھ چسپیدگی اجزاء دوا میں پیدا کر دی اگر خشک یا دہ ہو اور بدلہ اس دوا کے رات بچھی  
 بکار آئے لیکن جس شخص کا فراج سبک ہو اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہو اس کے علاج میں تھوڑی سی فریون بھی پہرہ رات بچھی کے  
 داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فریون کوئی اور دوا کہ نہ ہو یا نہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ چسپا فراج پر نکالنا اور جب تھوڑا لگائی سمجھنے  
 ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بارہواں حصہ قریطی کا دوا لینی چاہیے یعنی اگر اجزاء قریطی ہو ایک فریون دوا جو قوی تازہ  
 اوس قریطی میں ڈالی جائے جسکا استعمال کرنا ضرور ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کسی کی انتہا کی ہے اور زیادہ  
 سے زیادہ بمقدار ثلث قریطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ میں دوا کو کوئی آئینہ کر کے کسی ایسی قریطی یا مرہم میں  
 فریون کے اور شیر دار ادویہ سمیہ بناتے بھی شریک کرتے ہیں اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور طہیثت اور کینج اور جوشیر بھی مفید ہوتی  
 ہے۔ صفیہ اللزہ والیسے وقت میں جیسے بورہ ارسی اور اسکا کھ اور کبیرت زیت میں گرم کیا ہوا اور چمک حمام اور زہرہ جیرا  
 اور جو چیز جزا ب طوباست ہو کہ بطرف خارج کو جذب کر لائے اور اس طرح زاج اور خاکستر جس سے تابناک کر سکتے ہیں اور اس طرح اور  
 لصابون و صابون اور کبھی اتھرا جراحات میں سوا و خیر کے اور کچھ اختیار نہیں کرتے ہیں اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اگر  
 بہت اچھی طرح جذب کر کے باہر کی طرف لانا ہے۔ اور اگر شہد کبھی کے چھتری کی پیٹ ہولسترطیکہ فریون ہم نہ پہنچے استعمال کرتے ہیں  
 اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شلیم پیچے ہو کہ میں بڑا ہوتا ہے اور اسکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اس طرح کہ راکھ کے پانچین مسکے  
 مٹا دیتے ہیں۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہیں اور اسکے بعد مرہم باسلیقون کو ادویہ  
 محتاج الیہا سو قوی کہ کے خواہ ادویہ اور کبھی دوا کو قوی کہ کے استعمال کرتے ہیں۔ اور کبھی قریطی وغیرہ میں بطرف  
 کے چونہ بھی ملا دیتے ہیں۔ لیکن واجب ہے کہ جو تازہ دوا ہو یا ہو اور زہرہ جیرا کہ آب ریاسی اوسکو دھوا ہوا اور خوب گرم اور تیرہ



دھوکہ خشک کیا ہوا درجہ زیادہ دھوئیں گے اسی قدر نفع اوسکا طبعاً جائے گا۔ منجھا دو یہ جیدہ کے ایک یہ دو اسپے جسکو جالینوس نے  
 ذکر کیا کہ وہ مرکب موم اور تینچ اور فرہون اور ریشہ لیمبرال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک اود یہ مذکورہ بقدر نصف جز اور زیت ایک جز  
 روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہو مگر زیادہ گرمی پیدا نہیں کرتا ہے مین کہتا ہوں اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ نسبت  
 متخلل ہو جاتا ہے اسبوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہیں کرتا ہے۔ اگر زخم بطور چھینے اور کٹنے کے پیدا ہوا ہے اور اس میں ورم یا عفونت نہیں  
 اوسوقت میں فرہون اور تینچ کو ترک استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہو اوسکے واسطے فرہون اور کثیف بدن کے واسطے تینچ کو ترک  
 کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کی ہوتی رہیگی اور بموجب سمنہ اور مزاج کی تغیرات مین اختیار ہے اور یہ ہائیمہ زخم  
 کھڑے اور چھینے کا موندہ بند ہونے نہ پائے اور پرگوشٹ ہونا سوندہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے بلکہ اور اگر موندہ نکلتا  
 بڑھا دیا جائے۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے نسبت اوس زخم کے جو برقوق  
 جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخون مین عفونت پیدا ہوا اوسوقت سکینچ اور آرد کر سنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا  
 آرد جو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آرد کر سنہ کو لکھا کر کے استعمال کریں اور جبوقت ورم پیدا ہوا جو آرد کر سنہ اور  
 آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کر کے خواہ آب خالص مین جبین تھوڑی سی سکینچ ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال سکینچ کا اوسے پختہ  
 کرنا چاہیے اور دوا کو اوس مین بھگو کر گرم کیے کہ ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر پھین بیان اول اور اوس کا جو عصب کو  
 بحالت جراحت عارض ہوتے ہیں اور معلوم ہو چکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کو علاج کا کیا ہے اور اگر اس مین ورم پیدا ہو  
 اوسکا بھی علاج کہتے ہیں بیان ہو چکا ہے لیکن آب بھگوٹھو سے کہ شریح و بسط اس معاملہ کو بیان کریں اور جو بقدر بقدر جالینوس نے  
 کتاب فاطا جالس مین لکھا ہے اوسے ہم ذکر کریں جالینوس کہتا ہے کہ اگر جراثیم عصب مین ہوں خواہ اعتدائی عصب مین ورم ظہور  
 پیدا ہوا اور اس مین التهاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اوسکے علاج مین وہ اود یہ استعمال کریں جن مین سرکہ اور اجار معدنی داخل ہوں  
 اور وہ اجار اوس کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہیں اور اکثر یہ اود یہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کو مذکور مین لکھتے کتاب فاطا جالس نے  
 دوسرے مقالہ مین اود مین سو ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلعہ لیں ایک گرم اور ربع ورم زاج پونے دس گرم تو بالی خا  
 دوا قلعہ اور اڈائی دریم فشار کندر دینے اوقہ بارندہ ایکل و قلعہ موم سات اوقہ سرکہ کہنے سوا او برطل خشک دوا مین بیکہ سرکہ مین  
 دس دن تک بھگوٹھن اور پھلانے والی چیز نکو کھلا کے سرور مین اور کسی دیکہ قلعہ مین سب کو ملا کر ملائیں اور خوب ملا کر حسب  
 اجزاء لکڑات ہوا مین اتار لیں۔ عضو جرح اور متورم بدن بھر مین دوسرے خواہ تین مرتبہ زیت کو پکا مین اور جبوقت یہ دوا مین  
 اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کر کے گرا کر مین بھین بھین لیکر اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیاد  
 سخت نہ ہو اسلئے کہ ٹھیک کے حتمین خصوصاً جو ٹھیکہ جرح اور غلیل ہو ہر دت سے بڑھ کر کوئی چیز مین نہیں ہے۔ پھر اگر کسی حال مین  
 ایسے اعضا پر نفاذ لگانے کی حاجت ہو کہ اوس مین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو لیں مناسب ہے کہ لیب کو بکا کر استعمال کریں  
 اور آنا اوس مین سرکہ داخل کریں اور اگر آرد کر سنہ مین نہ ہو تو باقلا اوسکی جگہ داخل کریں خواہ آرد جو کو ملائیں ٹھیکہ کا کو فتنہ ہو  
 اور کچھ جانا اور بیکار ہو جانا کو فتنہ ہونا عصب کا اگر بدن جراثیم کو ہوا ورم بھی پیدا نہ ہو اوسکا علاج خشکین و جرح  
 کرنا چاہیے اور اس طرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دوا سے جو خشک فتنہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات و جرح



بھی علاج کروا سکی طرہ واجب ہے کہ تحلیل کرین اور اس عضو پر رغن گرم کی اور پیچہ فطول کرتے رہیں اور جس رغن سے فطول کرنا چاہیے کہ او میں قوت ارغا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ رغن اس کام کے واسطے رغن شبت اور رغن اتھان اور رغن سدا سے۔ اس طرح جو عنادات اس عضو کے موافق ہوں۔ اور فطمی کا فائدہ عجیب ہے اگر کوئی کہ عصب کو فٹہ پر رکھیں اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر طبوس ہمارے بھی اسکا علاج کرتے ہیں۔ پھر اگر درم پیدا ہو گیا ہے اور اسکے لکین درو کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیرہ انگور پر شراب کو خواہ تھوڑا سا کر اور زیت بمقدار میانہ استعمال کرین اور مقل گرمی بھی اور اس عضو کو ہونچا تین اور میل صوف اسی دوا میں ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اس پر رکھیں اور اگر یہ صدف اور الم ہواضع مفاصل میں ہو پوچھا ہو مال کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزاء سے مرکب ہونی چاہیے جنہیں قوت تحلیل اور لقیع دونوں کی ہو لیکن اس قدر فض بھی اوس میں ضرور ہو کہ مقابلہ درم کا کر سکے اور درم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درم کا بھی ملاحظہ چاہیے اور درم میں خیال کرنا ضرور ہے ان دونوں میں جس کا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو کتنا دہشتا استعمال اور یہ قوی کا کرنا چاہیے اب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضاً اگر درم میں طول ہوا ہو دوا قوی کرین اور قوت تحلیل کی دوا میں زیادہ طور ایسی دوا کرین کہ لکین کی قوت محض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب مادہ سے بنائی جاتی ہے۔ خواہ جو دوا چرک کبوتر صحرانی سے بنی ہے۔ اور اگر جلد میں زخم بھی ہو اور سوخت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے صمیم قوت تخفیف اور جمع اجزاء متفرق کے اور ہتھوڑا کرنا اور لانا اجزائی کو فٹہ کا بھی ہو اور جراثیم کو بھی فائدہ پہنچے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کو فٹہ کا نہ ہو پوچھا ہو زخم کا بھی اثر جلد میں نہ ہو اور سوخت ہی عنادات جو آرد باطل اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتیں اور نکاح استعمال کرنا لازم ہے اور یہ دوا اپنے ضما و ایسے وقت بہت اچھی ہے۔ اور اگر ارادہ ہو کہ قوت تخفیف کی زیادہ ہو آرد کر سنے اوس میں زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تخفیف پیدا کرنا ارادہ ہو تو سو سن کو برہا میں اور اگر ایسا تخفیف ہو کہ اسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہی بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جائیگا فطیخ کا علاج ایسی قسم کا کر جو اس کے درم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات نہ کرنا چاہیے۔ اس فائدہ کو واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اور اس قدر ملتی ہے کہ فی ہر صمیم کی شکت ہو اور کندر اور مرکا ضما و بھی دونوں حالت میں عموماً لقیع کرتے ہیں اور اگر ان دونوں صورتوں کے ہمراہ درد شدید ہو تو واجب ہے کہ دوا کو زیت سے مل کر ضما و کرین اور گرم ضما و کرنا چاہیے واجب ہے کہ کچھ کے مجموع اقسام وئی ہوں یا ہنگام کفہ نگاہ ہونے دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ وہاں قویہ کا استعمال کرین جنہیں پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پس ہوں اور جبکہ فراج ہوں سخت ہو یا وہ دوا میں گرم اور خوشبو جنہیں گرم مصالح کہتے ہیں کہ انکا یہی حال ہے حکم عصب فارسی کا کبھی عصب کی نوک میں ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اس نوک کو نکال دالیں جس سے بازو کو نکال دالے تین عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہونا یا نہ ہونا یا فزائش چوٹ لگنے سے خواہ کہ پٹنے سے پیدا ہوتا ہے اور اگر زبرد سے دبا ہوں تو اس معاملہ میں علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اور اہم سخت کی اور سختی کی اہم جدول اور یہ مقررہ ہیں اور قراہا دین میں خاص اور یہ مقررہ اور مرکب اسکی پختہ ہونے کی ہیں اور اس مقام پر صدف دوا میں ہم ذکر کرتے ہیں وہ عصب جو صلابت اور خفیف الکنت ہیں جنہیں مقلی الیہ و بوزن درم درم کے باقیہرہ گھوڑا خواہ گھوڑی کے استعمال

کرین یا گوندہ کہ استعمال کرین مثل اسی کے عطی کی جڑیں کہ خدا کرین یہ بھی بہت خوب ہے اس طرح پنج سوسن کو دو شاخہ گوندہ  
مجموع کر کے اور اس طرح اسٹینج اور شورہ اور فریون اس سب کو درزی زیت کو ہر اوج کرین ایسا تخم مرہرہ منہج کے خدا کرین ایسا  
داخلیوان لہو کو نصف وزن بکری مینگنی بہ دو انہایت درجہ مفید ہے ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب  
حادثہ ہوتے ہیں جو یہ یونین نفوذ کرتے ہیں اور بڑی کو ٹرا دیتے ہیں کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ  
اردہ وجع مفاصل کا گوشت میں ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان میں پیوست ہو جاتا ہے اور اس کے پیوست ہونے  
سے بڑی تھوڑی فاسد ہو کہ مٹرتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہیں کہ شوکہ تمام بدن میں تشنج پیدا کرنا ہے بسبب ریح  
اور اس قول کی کچھ اصل نہیں ہے علامات فساد استخوان کے جس وقت کسی بڑی مین فساد عارض ہوتا ہے اس کے اوپر  
بڑی مین ترہل اور بڑا بن پیدا ہوتا ہے اور سرخی ہو جاتی ہے اور بدبو آنے لگی ہے اور صدید پیدا ہو جاتی ہے اور نفوذ آؤں  
بآسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اس کی بندش بھی اس کے فساد پر دلالت کرتی ہے اس طرح اگر ایک سلائی ڈالکر اس کی گرد پھیریں  
دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہے جو کچھ اس سے پھلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کس قدر عیث جاتی ہے اور گویا ایک خبر  
غیر ثابت سے معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پیکر گیا ہے اور متعفن ہو گیا ہے اور کچھ ایسا لگتی ہے اور نرم ہو جاتی ہے خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدا  
نہ ہو اس لیے کہ ابتدا میں بذریعہ سوچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے بلکہ بیشتر فرط طریق سے اس کا فساد دریافت کیا جاتا ہے اس طرح  
کہ سلائی ہر طرف سے پھیلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ چھلی اوپر سے الگ ہو گئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی حالت سے عارض  
ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہو لے لگتا ہے اس وقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اس کو کھول دین اور اس کا رنگ صلی  
سے متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اس کی پہلے سے ہو جاتی ہے  
بعد ان بڑی کا فساد دھڑا ہے علاج بڑی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اس سے کھلایا تین اور چھل ڈالین اور جب قدر فاسد ہو چکی  
ہے اس کو دور کر دین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کر دین ماحور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اس لیے کہ پھلنا اور سکا خواہ تراشا اور داغ دینا  
کہ مقدار فاسد پوست ہو کر گریب ضرور ہے اور صبح وغیرہ فساد بانی رہ جائے اور کبھی بڈیوں کے پوست بذریعہ چند ادویہ کے بھی گرا  
جاتی ہے جیسے سر کی بڈیوں کے پوست گرانے میں خواہ اور مقامات کی بڈیوں کی بھی مذہر ہے اور وہ دوا یہ ہے زہر اور زہر سا  
مرصہ ریشہ برگ جاوشیر قلیل سوختہ تو بال نحاس قشور صنوبران سبب اجڑا کو گیا کہ استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست  
بڈیوں کا گرا دیتی ہے اور اچھا گوشت بڑی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد بڑی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر  
کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر حرام سفر تک فساد پہنچ گیا ہو اس سے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد کو سوراخ  
قطع اور نشر کے نام بڑی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل ہونے کے وقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے  
جہاں تک شاد کار ہے اور اس کی شناخت اس طرح کرین کہ چاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیریں تاکہ جہاں پر بڑی گوشت سولی ہو  
وہاں ہو چکی ہو یہی حد انتہای فساد کی ہے اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر بڑی سران خواہ اس رگ کی خواہ مردہ  
پشت کی ہو اس کے علاج میں معنی اور دست کش ہونا بہتر ہے اس لیے کہ شخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہیں ہو سکتی ہے اور اگر  
بڑی کو فساد ہو اس گوشت کا فساد منظر اس مرکب ہو کہ نایع اس گوشت کو فساد کی سبب جہاں پر بڑی واقع ہے اس کو

ہند اگر بنائیں ہی اسکا علاج ہے۔ واجب ہے کہ تہرہ عضو صحیح کو جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہیں طلاؤں سے جو دیر نہ کر اور  
 سوچیکے ہیں کہ تہرہ میں جہاں فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور سب طرح جو گوشت کھلا ہوا ہے اسکی تہرہ بھی برابر کرنی چاہیے  
 صفت نشتر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کریں اور گوشت سے اوپر اٹھائیں اسطرح کہ ہڈی کے کنارے  
 ایک ڈرا ہندھک اور پکیراں اور اسی کچھن اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اس عضو کو کچھن پٹی کے طرف تاکہ آری وغیرہ کے دانستہ  
 عضویں نہ لگیں بعد ازاں تراش شروع کریں اور اگر احتیاج کسی ایسی سہلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے ہو جسکے نیچے کوئی پردہ خواہ عضو  
 شریف ہی جیسے صفات اضلاع خواہ نخاع او سوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھ لیں تاکہ دندان اڑہ کا گزند اس شریف  
 تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستند رکھلا ہوا ہو اسے بھی سب کا سب کاٹ ڈالیں اسواسطے کہ ہڈی تمام  
 جانب سے کھل جاتی ہے پر اوپر گوشت نیہا نہیں اوگناہ اور اگر اجزاء گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑے کے قریب ہوں مفصل  
 سے اونکو نکال ڈالتا چاہیے اور داغ کی ساری پٹی سیاق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال دینی چاہیے اور ران کے  
 سر کی ہڈی اور مہولشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جائے اسکا علاج نہیں ہو سکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور کوسٹ  
 جو قروح مند ملہ میں رہ جاتی ہیں بہتر ہے کہ انکے اخراج میں عجلت نہ کریں بلکہ طبیعت پر چا کرین اور طبیعت کی  
 اعانت تھوڑی سی جذب کر ذریعہ سے کریں جو بہت جلد اخراج نہ کر دی اور بزرگ اور بچہ خواہ عمل جراحی کو اس کرچ کی تحریک  
 نہ کریں اسلیئے کہ کرچ ہا سنگہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اسکے نکلنے سے قرح ناصوری پڑ جاتا ہے اور جب طبیعت اسکو  
 خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچادی اور نکلتا اسکا شروع ہوا کہ سیدر جدا ہونی معلوم ہوا سوقت  
 گوشت کسقدر جدا کریں اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کو زخم کا التام کریں اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ  
 جھلی ہڈی کی جو قرح میں رہ جائے کہ اسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہے نسبت تعجیل اخراج  
 اگر جلدی ہا سنگہ طبیعت نکالیں گے خطرہ نشیج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر  
 خود ہی چھڑک لکل آئیگی اوسمیں چنداں مضرت نہیں ہے ایسی باقماندہ چیزوں کی نکالنے والی ذوا کو اسکا استعمال عجلت  
 منہج ہے اگر اسکا بیان ہم کہتے ہیں کہ شاید بوقت ضرورت بکار آد ہو۔ زیت گندہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریونکا میل  
 اور چک اور بدو لون برابر زیت کے وزن میں ہوں اور پھر سبکو گھٹلا کر ایک جز فیون اور ایک جز شیر بنوع اور تین حصہ  
 زراوندان سب جڑا سے مثل قرد علی کے طیار کریں۔ ایضا اشق اور تغل کے دو قلعان سمراہ روغن سوسن کے لیکر سبکے  
 پس کریم درست کریں اور اسی جگہ پر رکھیں جہاں کرچ وغیرہ رکھی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت طلاؤں  
 آجاتی ہے ہڈی کا ٹوٹ جانا بزرگ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اسے ہم آئندہ سطور میں لکھیں گے اور اور دوا  
 ذریعہ سے جو علاج ہو اسی ہم بیان بیان کرتے ہیں کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہے طلاؤں  
 کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مخاٹ یعنی مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جز خبثہ طمی سپید افاقیا ہر واحد پانچ جز  
 گل ازنی ہر دس جز سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کریں اگر دم گرم ہو۔ ایضا برک طرافینی جھاو کی تہی اور برک  
 برک آس برک بد سب تازی اور ہری ہون اور سبکو کوٹ کر عرفی پورین اور مشک اور دوا اور بصل زجس اور مر

اور باقیوں اور صندلی سرخ گل ازنی لادن اور فوئل براد چوب طرف خطمی مونگ تا قیام کلید لکھ لکھ زنجوشل در و رد او سین زیادہ کرنی  
اگر حاجت نشین کی ہو زنجوش اور اس اور کو اضافہ کریں اگر ہمارہ کسر اور دنی کے درم جار ہو یہ وہاں۔ مونگ میں درہم منٹا جلا اور  
انہیں کا اضافہ کریں کہ زیادہ قوی ہو۔ منجھلا اور یہ کے ایسے وقت میں برگ اس اور لادن اور سنگ دسے زعفران اور طین ازنی ہے ایسا  
دنی اور رض و دنوں کے واسطے صید ہے اور ہن لینے سستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور دنی کو نافع ہے اور خلع لینے ٹڈی اور تر جات کے  
ہو منٹا اش افانیا خطمی گل ازنی صبر آب اس کے ذریعہ سے ملا کریں فن یا پانچو ان جہ کے بیان میں اور اس میں تین مقال  
ہیں مقال پہلا خلع کا بیان بیان عام خلع کا خلع کے معنی یہ ہیں کہ ٹڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جاو  
اور فیروز سے جو ٹڈی کے قرب اور گردش کی چیزیں ہیں اور نکلا اوس ٹڈی کا پورا ہو لینے کی قدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر  
باقی نہ رہے اور اگر تمام کمال نہ نکلے گی اور سے زوال مفصل لینے جوڑ کا سرک جانا خواہ نکل جا یا کہیں گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف  
اور بذریعہ جس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہ ہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام دنی رکھتے ہیں اور دنی کے معنی بیکار ہو جانے  
کے ہیں اور اگر فقط ایسا ہو اور ٹڈی نکل آئی ہو لیکن اوس کے گرد کی چیزیں کو فائدہ ہو جائیں اور سستی حرکات میں پیدا ہو اس کا نام ہن  
اور وہ ہن قسم میں دنی کے داخل نہیں ہے کبھی مفصل میں ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ طعل اوس کا زیادہ ہو جائے  
اور ابھی تک خلع کے درجہ تک نہیں پہنچتا لیکن اوس کا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ میں پیدا ہوتی ہے  
بعض دنی براہ خلقت کی خلع مفصل کے مستعد ہوتے ہیں ایسے کہ گڑھے اور ٹڈیوں کے خوب گہرے ہوتے ہیں بلکہ اوتھلے ہوتے ہیں  
اور گرفت جوڑ دنی بخوبی اوس کے مفصل میں نہیں ہوتی اور جو فم لینے جوڑوں کے پاس کے فذو اور رباطات وغیرہ جیکہ اندر جانے سے وصل  
اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہیں جاسکتے اور نگہداشت انکو جانے کی ملتی ہے۔ اس طرح ربا دام وغیرہ کی بندش اور نگی ستم نہیں ہوتی بلکہ  
خلقت اصلی میں ضعیف اور نا استوار ہوتی ہے اور بلیک اور رطب قابل تعدد و کوشش کے ہوتی ہے اور ہن مقامات کی طرف رطوبات لڑے  
فریقہ گر کرتے ہیں اور نوکین گڑھوں کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہیں اور کمر و مہونے کی وجہ سے جو مقام ٹڈی کے پیوست ہوتی اور گرفت کا  
ہی وہاں پر بخوبی گرفت پیدا نہیں ہوتی اور وہ مقام روزن وار اور سورخ وار ہو جاتے ہیں اور جو چیزیں مانع اور تر جانے مفصل کے  
ہیں اوس کے جوڑ و ہن نہیں ہوتے ہیں اس وجہ سے اکثر اوس کے جوڑ اور تر جایا کرتے ہیں مفصل کا اپنی اصلی خلقت میں حال تین طرح کا  
ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اوس کا انخلاع اور او تر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفصل کی اسکی عکس فی ہے کہ اوس کا او تر جانا  
دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے جو مفصل آسانی اور تر جاتے ہیں اونکی مثال ایسی ہو جیسے زالو کا مفصل کہ اس کے ربا  
جو کہ نرم پیدا کیے ہیں اور نرم ہونے کے منافع وہی ہیں کہ اب تشریح فن کلیات میں بیان ہو چکے اس وجہ سے زالو کا مفصل آسانی  
اور تر جاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلک کا ہو اور حیطہ کی یہ جوڑ آسانی اور تر جانا ہی ہے ایسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر لب بھی  
آتا ہے۔ ایسے کہ آسانی اپنی جگہ بر آ جانا مثل آسانی اور تر جانے کے ہے لینے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی آسانی قبول  
کرے گی اور جب قدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سبکے واپس آنے میں پڑے گی اونکی ہی اصلی ہیئت سے پھر جاتے  
میں ہوتی ہے مفصل موٹم کا بھی مثل زالو کو جوڑ کے لئے اوس نام میں ہوتا ہے اور جو لوگ فرہ اور طیار میں اوس کے موٹم سے کا جوڑا  
نرم انداز تک نہیں ہوتا ہے جو مفصل دشواری سے او تر تے ہیں اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیوں کے جوڑ کہ یہ او تر تے ہیں



بلکہ ٹوٹ جاتے ہیں اور ترنے کے بعد اور سطح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اور ترنے کے پھر اوٹکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے جو لفافہ اصل خلع اور اور تر جانے میں متوسط ہیں اور انکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل آسانی سے نہیں اور ترنا ہے کسی مفرج کی وجہ سے اور عین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ آسانی اور تر جانا ہے اور درست بھی آسانی سے ہو جاتا ہے جس طرح حق الورک یعنی ڈھکنی درک کی رطوبت زیادہ سے بھر جاتی ہے اور اس وجہ سے اوٹکا اور تر جانا آسان ہو جاتا ہے اور پھر جڑ جانا بھی اوٹکا آسان ہوتا ہے اور مرض عنق النساء میں اس عضو کا یہی حال ہو جاتا ہے کہ ہر وقت اوٹکا درک اور تر اور چڑختا رہتا ہے اور تھوڑی سی حرکت خواہ دور ترنے سے ہی کیفیت اوپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے پھر کیفیت زائل ہو جاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جس میں کونے پٹے کے جو مفصل ہڈی کے ہیں اور اس کے سر سے منقطع ہو جاتے ہیں اور ایسے خلع کے بعد مفصل پھر اپنی اصلی حالت پر نہیں آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک میں پیدا ہوتی ہے اور اس کے بعد راس عضد میں اور دونوں پالوں کے گٹھن میں کبھی کے نزدیک اور تر جانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اور ترنے کے بعد پھر اصل پر عود نہ کرے اور ٹکٹے کا جبر نہ کرے علامات خلع کلی کے جو مفصل اپنی جگہ سے اور جگہ سے اس جگہ پٹی اور گڑھا سا بن جاتا ہے اور وہ گڑھا غیر مہود ہوتا ہے جیسے کہ شانہ کی ہڈی اور ترنے سے ظاہر ہیں یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پالوں کے جوڑ میں ہی صورت نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ مفصل مرفق کے اور ترنے میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اس طرح ہوتا ہے کہ جو مفصل ورک مقابل ہوا ہے اور اس طرح جوڑ کو ایک ہی حالت پر رکھ دو کبھی تب فرق صحیح اور طویل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہو جائے اور حرکت نہ کر سکے اور سفت ضرور بین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اور تر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات میں جیسی پہلے کرتا ہوا وہی طرح کرے اور کسی طرف حرکت میں کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے بقین کامل ہوگا کہ زور اور اور تر جانے کا مرض نہیں علامات میل لینے بجا جانے کے علامات وہ یہ ہے کہ تقیر اور گڑھا ہوا کسی قدر بلندی کے دوسری جانب میں نظر آئے اور جس لامید سے جو بلندی انداز میں اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہوا اور بعض حرکت بھی عضو زائل سے صادر ہو سکتا ہے مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدولن خلع کے اور سکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصل لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اسی مقام طبعی تشیلت و بائین بٹا کھٹ اپنی اصلی جگہ پر چلا جائے پھر جب دبا کر کے زور کو بر طرف کرنا اور سطح مادرست ہو جائے اور بڑھ کر بالمرض حاصل ہوئی ہے وہی پھر ٹپٹ آئی اور ایک گڑھا سا پیدا ہوا ہے اور کبھی اوٹکا ہونے لگتا ہے اور جاتی ہے جہاں گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے نمونہ کا یہی حال ہے علاج مسلسل اور خلع کا خلع کبھی مفقود ہوتا ہے اور کبھی اوٹکا ہوا دو ستر مرض بھی ہوتا ہے مثل قرعہ اور جراحت اور دم کے اگر خلع کے ہمارا کوئی اور مرض بھی ہے اور سوت خیال کر دے کہ خلع اتنا خفیف ہے کہ تھوڑی سی دباؤ سے اور تر ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف ٹپٹ جاتا ہے اور قرعہ وغیرہ میں درد ہو جو خلع کے درست کرنے کے نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہیں ہوتا کہ حرم غیر شری اسکی وجہ سے پیدا ہوا اور سوت خلع کی درجہ پہلے سے کہ یعنی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو نہیں ورم تک ہو درست سی خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہے کہ پہلے علاج قرعہ اور زخم کا کریں اور بعد اسکے درستی خلع کی کریں خصوصاً اگر مرض مفصل میں پیدا ہوا ہو یعنی جوڑ سے جوڑ میں اور عین یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدن علاج قرعہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کریں پیشتر تشیخ غلطی تک نوبت پہنچتی ہے خصوصاً اگر ایسے اعضا

کے مفصل میں موجود قریب اعضا و شریک کے واقع ہیں اور یہی حال اور ام کا ہے اگر مہرہ خلع کے جمع ہوں۔ انحصار تدبیر وقت  
 یہی میں ہے کہ ہم تجربہ کریں اگر آسان ہو یا اس سے دروغہ کا بیان نہوتا ہو اور بدشواری روکنا خلع کا نہوتا ہو جس اور  
 رستی خلع کی ہم پہلے کریں گے اور کہ تدبیر دوسرے مرض کی نگہبانی اور اگر درو پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اولاد پر نہ مہر کی اور اگر ہم نہیں  
 کریں بھینچن البطلان بطریق البشیر طیکہ مویج ہو اور درو پیدا کرتا ہو ضرور کریں گے اور اگر آسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھی اور اگر نہ ہو تو درو کا  
 بھی اور اگر اور خلع ساتھی عارض ہوں اور شش ایک ہی جہت میں ہو اور دونوں کی تدبیر ساتھی ہو سکے دونوں تدبیر ساتھی ہی کریں  
 ان کے صحت سے حکایت کی ہے کہ ایک شکر گہمی و کراہت پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونوں جدا ہو کر کنارہ عضد کا  
 جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اس کے نیچے سے چنبر گردن کا سر اتر گیا اور بعض جمال نے جو کہ جلدی اور سیاہ  
 زیادہ تھا بڑی کو درست اور برابر کر کے گوشت اور جلد و غیرہ اور خلع ہو اور اگر کد اور ملا کر بندش کر دی اس وقت تو کہ معلوم  
 آخر اس کا حال یہ ہوا کہ گوشت میں رتہ اسیدہ پیدا ہوئی اور ناسد ہو گیا اور اس کو قریب کی دھ سے بڑی بھی فاسد ہو گئی اور نکلت  
 بڑی کی سبب ہو گئی اس جابلہ تمیز کو یہ بات یاد آتی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ ہو چکا ہو اس کا کٹ ڈالنا ضروری  
 مقام موقوف کو زہت نہ سے داغ دینا چاہیے۔ اس طرح اگر مہرہ خلع کو ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کریں اور کہ دروستی خلع کی کریں  
 اگر خلع مہرہ اور شریک نیچے کھلا ہوا ہو تو کی تدبیر ہے کہ جس طرف اتر گیا ہے اور جلد سے زایل ہو لے اس کے برعکس دوسری جانب  
 کھینچیں تاکہ برابر دوسرے کنارے بڑی سے آجائے اور کڈان اس مقام تک پھیریں جہاں سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے  
 چہرہ جائیگا اور اعلیٰ حالت پر عود کرے گا اگر چہ چھوٹا ہو گیا ہو ایک اور جو پیدا ہوتی ہے اس کو بھی ولالت ہوتی ہے اور جب چڑھا جا  
 پھر بندش رہا ہے کریں اس لیے کہ شہ کی بندش سے ورم سے انان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا نہ ہونے پر مبنی ہوتی ہو  
 اور احتیاج منع ورم غیف اور درشت کی زیادہ سے اس لیے کہ درستی اور تری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی  
 صورت پریدون علاج ورم اور تسکین ورم ورم کی ممکن نہیں ہے۔ خشاک کپڑا قریب اترنے سے ہونے عضو کے لیوانا کر وہ اور  
 ناپسند ہے اس لیے کہ تسکین پیدا کرتا ہے اور ورم کو براگنختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی میں مشغول ہو واجب ہے کہ قریبی سر  
 کر کیا ہو اور خواہ شراب مارو سے بھلا یا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ تقریظ کی وضعیت میں یہ امر ہو کہ ورم کے عضو کا چھونا اور چھونا  
 تین دن خواہ چار دن تک جائز نہیں ہے کہ چند اعضا میں کہ انہیں مستثنیٰ کرتا ہے۔ میل اور جھکنا بھی مثل خلع کو ہوتا ہو نیچے آتینا  
 بھی تاخیر استفادہ کار ہے اس کے بعد پھر شہ کی بندش کرنی چاہیے۔ جب کوئی عضو ہر ایک حرکت میں اتر جاتا ہو اور جب دوسرے  
 چڑھاتین اور درست کریں پھر نہ ٹھہرے اور اتر جاوے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کی پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانا کی تدبیر  
 کریں۔ اگر چہ چھانے اور درست کرنے کے بعد کس قدر صلابت اور سختی باقی رہ جاوے اور مثل ورم کو محسوس ہو جاوے کہ ضعا و زطل وغیرہ  
 استعمال کریں جو میں ہوں اور ابتداء میں حاجت ضعا و زطل قوی کی ہوتی ہے۔ اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر زطل ضرور کریں اور  
 عوارث کو علاج میں روغن گرم کی مالش ہو مقوی ہوں اور ادر العسل ہمراہ آہستہ کر کے کرنی چاہیے۔ غذا مخلوج کی ایسی چیز ہے  
 ہو جو مقوی ہے اور یہ بھی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جو کہ ہو سکتا اور ٹھہرنا واجب ہے اسی عضو  
 بوجہ تقویت کے کرتی ہے علاج طول مفصل کا واجب ہے کہ استخوان سختی کو اندر کی طرف پھیریں اور جس جگہ ہوسکتی

بزرگ لڑائی ہو گئی ہے اور سب طرف پھیل جاتین اور ایسی دواؤں جو خدا کریم جنین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنا اور لقا وغیرہ کو ملا کر استعمال کریں کہ جنین کے بقدر جب بدتر اور قسط اور شہنہ بھی داخل ہو ایسا جو زائد اور اہل براقتصار کریں اس طرح وہ سب وہ جو خدا و خلق میں پڑتی ہیں بعد اوسکے بندش ایسی کریں جیسے سر کی بندش ہوتی ہے چڑھ کا اوتر جانا کبھی نیچے کا چڑھ اسے رقبہ سے اوتر جاتا ہے اوسوقت موندہ کھلا ہو اور جاتا ہے اور اگر چہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر نشاؤ زاد واقع بھی ہوتی ہے پوری واقع نہیں ہوتی ہے لیکن اوتر جاتے وقت اس کے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے اور نیچے کا چڑھ اوتر جانے کے بعد اوپر سے جڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جڑے کی بوجہ اولیٰ عضلات کے ہے جو نیچے سے جڑے میں آئے ہیں وہ حرکت معدوم نہیں ہوتی اور کبھی جڑ ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہو اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اس پر دلالت کرتی ہے یا جھکاؤ جڑے کا اس کے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہو لینے اوسے اپنی حالت اصلی کی طرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عموماً کرتا ہے اگر ایسا ہی اپنی شکل کی طرف واپس آجائے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور تا قیامین اور پوری تدبیر نہ کریں سخت ہو جائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا اور عضلات کچھ جائیں گے اور حمایت لازم اور صدمہ شحم پیدا ہوگا اسلیکے شدت تمد و عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض ضرور حادث ہوتے ہیں اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسویں روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اس سال بھی عارض ہوا ہو اور بعض فضول صفراوی و ستون میں دفع ہوتے ہیں اور تھے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسید و اسٹیلے علاج میں مبادرت واجب ہے اس کے چڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے سونہ میں ڈالے اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیکے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہیں کہ اگر چہ جڑ اوتر گیا ہے جب بھی او میں نعرہ بے شدت باقی رہتا ہے بہر حال جب سب طرف سے جڑے کو مریض ڈھیلا کر دو جائے تو کلاک ہونہ کو دابھنے باتین حرکت میں پھر دفعتاً اوسکے سونہ کو کھینچیں اور ان جڑے کو اٹھائی ٹھکانے پر کریں یہ جڑ جس مقام سے جدا ہو گیا اور اوتر گیا ہے اوس مقام پر دوبارہ چھو کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اس کے چڑھانے واسطے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے کے ایسی طرح اسے اوجھا کرے کہ جب بھلائے لگیں پیچھے کی طرف اگر ٹھیکہ جاسے جڑے کے چڑھانے خواہ درست بیٹھ جائے کی نشانی اور شناخت یہ ہے کہ باعیات یقیناً چار دانست چھین چار چار جوڑ لیا آئے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہر چاہتین اور سونہ بھی سیدھا ہو کر بند ہوگا اس کے پھر بھی سے بندش کریں اور قیر و طی موم اور روغن گئی لگا لیں پھر بہت جلد درست ہو جائے گا اگر حسب اتفاق جلد اس کے چڑھاؤ کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جائے اب اسوقت وہ موندہ ہو کہ کھلا اوسکے نرم کر کے کی تدبیر کریں اور فحاشی لپٹنے سے چھینے اس کے اور روغن سے فطولی حرام میں کریں اور فطولی بھی بہت زیادہ کریں تا انکہ نرمی پیدا ہو جائے پھر چڑھانے والا مریض کی نسبت پرستش اور جڑے کو پیچھے کی طرف کھینچنا کہ درست ہو کر چڑھ جائے اور اس کے بعد مریض کو بیت لٹا تین کھلی لیے بچھوئے پر چوم رومی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر پٹنے نہ پائے کہ پٹنے سے پھر وہی نرالی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جائے اور کس طرح کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے پھر گردن کے اوتر جائے کامیابان اوسے حکیم نے کہا ہے کہ ترنود

اندر کی طرف سے جدا نہیں ہو سکتا ہے اس لیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس طرف اوس حرکت بھی نہیں ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کچھ ہو سیکے اور ناسہ ہو جائے اوسکی درستی ہو سکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہاں وہ کسارہ ترقوہ کا جو منکب اقرب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہیں اور ترابہ اس لیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دوسرے میں اوسکو اوتر جانے سے منع کرتا ہے اور اس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ترقوہ کو حرکت شدہ بھی عاجز نہیں ہوتی ہے اس لیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ میں تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جائے اور اسی واسطے سوائے انسان کے اور کسی حیوان میں ترقوہ پیدا نہیں کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلج عارض ہو جو شکافہ ہونے کے خواہ اور کسی طرح سے پیرا سے درست کر دینا اور اپنی اصلی موضع پر رو کر دینا کچھ دشوار نہیں ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درست ہو جاتی ہے خواہ گدی اور ٹی سے بندش کر کے درست کرتے ہیں اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اسی بندش سے باندھ کر ہیں یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہے جس خیر سے ترقوہ اور منکب میں ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک بڑی غضرونی ہے کہ وہ بیلے بدن میں موٹی ہوتی ہے اور جب وہ ٹپٹ جاتی ہے نا تجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سیر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اس لیے کہ مرآشانہ کا اوس وقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہاں کہ اوسا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ بظرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سترک نہیں ہو سکتا ہے اور اس طرح منکب کا بھی حال ہے منکب کے اوتر جانے کا بیان کبھی ہونڈھا اوتر جاتا ہے اور شانہ کے اوترنے میں آٹھ کیس قدر شک ہے اور بظاہر ایک اور دشوار معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوتر جائے ہاں کبھی عضل منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ سہولت اوتر جائے میں اس لیے کہ فقرہ اور منکب ان عضل کا زیادہ گہرائیں ہے اور رباط اوسکے غیر موثر ہیں بلکہ سلس اور نرم مخاروف ہونے میں اور ایسی خلقت نرم اوکی فقط بغرض آسانی حرکات کے ہوتی ہے اور اس عضل کا اوتر جانا جب قدر معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت میں دریافت ہوتا ہے اور اوسے طوط خراج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اس لیے کہ اوپر کی طرف انضمام نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ بندھی بائرم منکب کی اوستے لائق ہوتی ہے اور نہ چھوڑ کھینچ خلع عارض ہوتا ہے اس لیے کہ اوپر کتف اور شانہ کو روکتا ہے اور نہ بطرف جانب لٹل کے اس لیے کہ عضل دوسرے والا اگر کی طرف سے اوسو مانع ہوتا ہے اوسے طرح سے جیسے راس منکب نہ ہو مانع عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کو زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال دیکھو عارض نہ ہاں اور جانب منفل میں خروج کثیر خضہ ہوا جو لوگ سب اعراض غیب ہیں کہ ان لوگوں کو عضل میں خلج بھی آسانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر خود بھی آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور موڑ او میوں بن دونوں میں ہوتی ہیں اگر عضل میں انضمام عارض ہو بروقت وادوت کو لینی جو وادوت دشواری سے ہوتی ہے جو کسی معلوم ہو خواہ بروقت چاک کر دھیں اور جھپٹ دے دیکھا جاوے پھر اس صدر کے نشو و نما اس عضل کا طول میں نہیں ہوتا اور فرق تپلا اور رقیق باقی رہ جاتا ہے اگر یہ صلاح بھی دکی کر دیں کہ بعض لوگ ترقوہ کی اصلاح نہیں کرتے بلکہ رقیق باقی رہ جاتا ہے اور عضل در ساعد و ذرا باریک ہوتا ہے اور اکثر لوگ کہ ترقوہ کی اصلاح کر لیا ہو اور چا خوشام ہو جاتا ہے لیکن ایک شخص کو نہ اور شانہ نامہ لہجہ اس میں ہوتا ہے اور ان کی کیفیت ہے کہ سب طرح کو نہیں خالی از نقصان نہیں ہوتی ہے اور جس وقت عضل میں



یہ جانب عرض کے کس پیدایہ ہو اسکے بعد درست کیا جائے اور بطور غفلت اصلی کے روکنا بدولت لڑتے جانے کے نہوسکیگا علامت  
 معتد کے اوتر جانے کی یہ سہتہ کہ موٹہ سے کے سر سے کے پاس ایک گڑھا نظر آتا ہے اور پتھر لیتا پھر جاتی ہے اور ایک  
 گڑھا واقع ہوتا ہے۔ علاوہ یہ سہتہ کہ یہ بات کہ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہیں ہے بلکہ سب بدل جانے اور لپٹ جانے  
 اس کثرت کی بھی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا گڑھا سنگ کا اس گڑھا سے تھلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اس گڑھا کو زوال کسی  
 طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جو ٹہری اسکے سر سے پر ہے اور سے صدر کہ کسی طرح کا نہ ہو چاہے اور حسب  
 فیوہ علاج کے اس صدر میں سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اس کے خوف باقی نہیں رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے وہ  
 بطور گڑھے کے بلند ہو جاتا ہے بطور لپٹ کے اور عضد کا الحاق بھی خوب نہیں ہوتا ہے اور اسکا پہلو بھی ٹھیک نہیں ہوتا  
 ہے یہ سہتہ کہ صحیح اور درست ہاتھوں کے پیدایہ ہو اس کے اوتر جانے کے قریب میرا ہے بدولت گردن کے سہارے اور بدولت  
 جمع شدہ کے اور اگر ہاتھ اوتر جانے کا قصد کریں اور یہ کی طرف خواہ کان کے واسطی طرف یہ بات اوتر نہیں ہوتی اور اس طرح  
 قسم کی حرکات بھی ہم اسکی واسطی تجویز کریں کہ ایک اندازہ شاخت کا مقرر کرتے ہیں یہ سب علامتیں کبھی بوجہ وئی یعنی بیمار ہونے  
 اور درم کے یا بوجہ کچھ لانے کے بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اگر کن کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہیں جو کہ انکا علاج سال  
 ہے فقط ہاتھ سے کھینچا اور زمرہ لے قریب راس عضد کے ہاتھ رکھ کر درست کر دینا چاہیے بلکہ اس مقام کی گرفت کر کے خواہ وہ  
 تربیب کیلئے کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دھج کر اچا ہے اور دوسرے ہاتھ سے عضد کو نیچے کی طرف کھینچنا چاہیے اور شہر بعض اطفال  
 کے لیے ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو نیچے کی اوٹھکی سے برابر کر کے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہیں پس فقط اسی طرح سے درست  
 ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہیں اور فلج شدہ اور جن پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اس کے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست  
 کرنے والا اپنا پاؤں پہلو میں علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹھوس خواہ کوئی چکنا گول لاشل کر کے جس پر تیل لگا ہوا روغن  
 کیا ہو اس پر وغیرہ قریب راس عضد کے رکھ کر بشرطیکہ وہ نرم پیدا ہو اور بیمار کو چست لگا کر اسے اپنی طرف اس طرح کھینچ کر گویا او  
 او کھاتا جاتا ہے کہ شہر سے اوٹھ جائے اور اپنی ہاتھ کو دھج کر اس انداز پر کھینچا جاتا ہے کہ عضد کے کھلنے کی جگہ پر یہ طریقہ سب طریقوں کو  
 اصول اور عمدہ ہے۔ ایضا ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قد اور ہوا اور لانا قدر کھتا ہو اسے موٹہ علیل کے بغل کر نیچے  
 رکھ کر اسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھائے اس طرح کر کے اسکے موٹہ پر تمام بدن کا رخص کے بوجھ پڑے اور اس سے لٹکائے ہے  
 گڑھا اسکا ہاتھ پیٹ تاک کہ پیچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبک ہو لگا نہ پھٹتا اس اوٹھائے واسطی کے بدن کے ہے۔ اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ  
 اور نقل اس کے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے پر لگا رہے گا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے  
 قائم مقام ایک ستون او بجا تجویز کرتے ہیں اور اسکے سر سے بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے ہیں اور اسی جگہ  
 جو آدمی کے موٹہ کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھ کر لٹکا دیتے ہیں اس وقت مجھ لینے جراح وغیرہ اپنی ہاتھ کو  
 دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پانوں کو ٹیک لگا تا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چھ  
 دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اور وقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے نطوال و تمام وغیرہ  
 بخوبی کر کے ایک نڈا مثل براہ کے بناتے ہیں جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اس کے سر پر گول گول

بناتے ہیں اس شکل سے پر اور اسان یہ ہے کہ یہ گول موندہ کپڑوں وغیرہ سے بناتین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کو مذکور ہو  
 اور اس گول شے کو پنجو لعل کے رکھ کر اس اوترے پٹھے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہے  
 چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہر اوہ کو کپڑے کے اوستے اوپر کی طرف پھینچے خواہ اوستے اوپر کی طرف پھینچتا ہو خواہ آدمی چھری یعنی درست کرنا ہو  
 زور سے مفاد دست کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو پھینچ رہا ہو اور ایک آدمی اوستے دوسرے موندھے کو کپڑے سے تاکہ دفعہ اوٹھ کر نہ ہو  
 خواہ اس موندھے کو چھری سے درست کرنے والا اونچا کرے اسطرح کہ اوستے ہاتھ کو اسطرح پر پھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شاز سے  
 ہاتھ کو دوبرا کر دے خواہ دوسرا کرے اوٹھار دے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے او سوقت عضد اپنے جوڑین  
 آجائیکا پھر او سوقت اسی گول موندہ کو وندے کے لعل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوستے دبا یا ہو یعنی راس  
 عضد کی طرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک وندے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور پنجو کی طرف نمودرہ عضد  
 ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اسکا احادہ اپنے موضع خاص پر ٹکین نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کہ بھی تسلیم کر دیتے  
 تدبیر کرتے ہیں اور تسلیم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبہ السملہ یعنی چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب  
 گدگری اور نرم کر لیتے ہیں اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت ایسی کر لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری جانب  
 سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دواز کرے راس عضد کو اپنے موضع میں داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکتا اور عتبہ  
 یعنی سورخ بازوی سلم یعنی چوکھٹ کے بازو کا سورخ کا قریب راس عضد کو ہوتا کہ ٹوٹ نہ جائے۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اور کبھی کرکی  
 ایک سی جو بھی کام دی تجویز کرتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام و اوتر کے دوسری  
 جگہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کی جاتی ہے لیکن اول  
 طریقوں میں نسب اور شقت زیادہ ہو انہیں طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سمل اور اسان نہیں ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا  
 گیا ہے۔ جب عضد اوتر ہو اپنی جگہ پر پہنچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے او سوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گول مذکور موندھے  
 کے ہمراہ بانڈھین اور چوڑی چوڑی پٹیاں الہی بانڈھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہو اعضاء پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جائے  
 اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی چوڑی ہوئی ہے خواہ دوسری۔ اربار کے دوسرے نشانہ تک پہنچتین اور خوب  
 سخت اوٹھتی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ گرہ اوس موندھے پر جو پہلے ماؤٹ تھا اور اب درست ہو اچھو ازان عضد کو پہلو  
 کے ہمراہ پنجو کی طرف کس بن اور جگر بند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کی طرف بہ جانب گروں کو خوب کھینچ کر بانڈھین وہ  
 ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذای مرض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہو چکی ہے۔ اگر باوجود چڑھانے اور درست  
 کرنے کے بار بار اوٹھ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے نشانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان  
 ہو چکا ہے کہ نامکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا موندھے سے اوتر جانا بھی  
 وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہو اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہے لہذا ایک گڑھا سا ہوتا ہے جیسے خلع میں اسی طرح کی تقریباً  
 ہوتی ہے علاج کا یہی مقدار پھینچنے ٹوٹے ہوئے کے اسے پھینچنا نہ چاہیے کہ تنگ کر کے اور انگلیوں سے مضبوط کر کے اپنی جگہ پر  
 اسے لانا چاہیے اور جس طرح سے ترقہ یعنی چنبر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے بانڈھا اور درست کیا جاتا ہے اسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہے اس لیے فقہاء نے خالی ہندیش بھی اکثر اس ٹہری کو اپنی جگہ پر پھیراتی ہے اور وہ پھیرانا بطور حرکت قسری کہ ہوتا ہے مراویہ کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہ پر نہیں آتی ہے بلکہ ہندیش کو زور سے اپنی جگہ پر دھک دیتی ہے اور ہندیش کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو کچھ خوف نہ کرنا چاہیے چہرہ کہ ترقوہ کی ہندیش میں خوف ہوتا ہے ہرق کا اوترا جانا یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اوترا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اس لیے کہ اس کے رابطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رابطات اس کے گرد واقع ہوئے ہیں اور ترقوہ لینے کے رکھا جواسمین ہے وہ اس کے زوال اور عود کا معاوضہ کرتا ہے اور کبھی ہرق میں زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی تخلع تمام ہوتا ہے کہ پچھلے اوقات میں ہوتا ہے اور جب اوترا جاتا ہے اس کے اوترنے پر ایک جانب کا محب ہوتا اور کاسہ کی شکل پر ہوتا دوسری جانب کا دالکت کرتا ہے بہت براوسی اوترا ہے جو لپٹ کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہیں ہوتا ہے اور اکثر جو پوچھا اوترا ہے وہ زندا اسفل میں صدر پر پوچھا ہے اور یہ اوترا بہت ہی بد قرارہ اور بد شکل ہوتا ہے اس لیے کہ اسے تردد اور ٹکنا پھینا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زندہ کمر اوستے نفع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اوتنا بد نما اور بد قطع نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ اس سے اتصال کھٹ د سے زیادہ ہے اور حرکت اس کی بعد ہے اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ زندہ اعلیٰ خواہ اسفل اوترا جاسے اور بہت پہلے کے اوستی دوری اور مقابل کے زندہ سے ہو لینے اور کاندہ اگر اوترا ہے گائیچے والے زندہ سے دور ہو جائیگا اور سطح نیچے کا زندہ خلع کو اوپر کے زندہ سے دور ہو جائیگا علاج کٹے کی خلع بہت ہلکا کرنا چاہیے اس لیے کہ درم ہمارا اس جگہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اس ورم کہ پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہوتا ہے اور اگر بعد ورم پھر عارض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچیں اذیت پیدا ہوتی ہے اور فوبت بہ ہلاکت پہنچتی ہے اور پھر درست ہونے میں سکتا ہے جب تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہ اصلی پر عود نہیں کرتا ہے اگر گنا خور اسما ہٹ جائے اور اسکے درست کرنے کو دیکھ کر زور کر کے دانا اور پھیل کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑا ہو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو اگر کھٹ نہ ہو اس کی تدبیر آسان اور اگر چھپ کی طرف اوکھڑے اس کی دوسری تدبیر ہے جو کہ اس کے کی طرف اوترا گیا ہو اس کے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر ہے کہ اس کے ساتھ موٹے چوبیوٹین لگانے پھر خواہ گوشتے وغیرہ سے خوب قرب ہونے کو پہنچائیں اور باقم کو خوب دیکھ کر بن اور اوپر کو اوٹھائیں اور وہ باقم سے اوٹھانے میں مدد جائیں اسی تدبیر سے اپنی جگہ میں درست ہونے لگیگا اور اگر گنا خور کی طرف اوترا ہو اس کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے خوب کھینچیں بعد ازاں پیچھو کھٹ چوٹ لگائیں اگر تدبیر کارگزار اور درست نہ ہو کھٹ کلائی اور ہونچے کو چند آدی جو قوی اور زور آور ہوں خوب گرفت کریں اور جرح وغیرہ اپنے باقم کے تیل چیرے کے ہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ انزاس روغن کا ایک ہونچ جاتا ہے اور بدلیوں اور اعصاب وغیرہ میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ درست ہونچ جاتا ہے اور اگر چہ یہ روغن خارج سے مشغول ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ اس سے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہنچ جاتا ہے اور جب گنا درست اپنی جگہ پر پہنچے جاسے لازم ہے کہ ہندیش اوس مقام پر اچھی طرح کریں اور ایک ایسی ہندیش چھوڑ کر چھپائی میں ایک زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اوس دوسرے وغیرہ کو تنگ کرتے جائیں تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جاسے فصل بر سینگ کا اوترا جانا ر سینگ مقام بار یک جسم پر حیوانات کے سپہ خواہ مقام جو باقم اور پاؤں کے جوڑ ہے اور انکا بعد خلع کے اپنی جگہ پر رو کرنا اور درست ہونا چسپاں دشوار نہیں ہے مگر بٹھانے کے بعد انکا کھٹنا اور اس کے اس لیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائیں باسانی آجاتا ہے اگر اسکا داخل ہونا دوسرے میں چاہیے





یہ فقرہ اپنی جگہ پر پہنچ کر گا اور ان ٹھوکروں کے صدر سے سانس وغیرہ ٹوٹ جائیں گے اور کبھی یہ فقرہ دونوں طرف سے اوٹھ جاتا ہے اور یہ امر عارض الیسا ہے جسکا بیان شاید ہمیں صوب اور کوئی نشت کو مرض میں اچھی طرح کر دیا ہے اسی مقام سے اسکی تفصیل دینا کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور دشواری رو کر نیکو دلیسا ہی ہے جیسا اس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو فقرہ اوٹھ جاتا ہے اس جگہ کہ یہ قدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصنع لینے بطور پالاک کے اٹھا سکتا ہے اور یا معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے میں اتنا خوف نہیں ہے مگر فقرہ کے اوتر جانے میں خوف ہلاک کا ہے علاج اگر نشت کا فقرہ اسکے کی طرف اوتر جاوے اور وقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر نشت کی طرف اوتر جاوے اور کسی تدبیر سے کہ دونوں گھٹنے جاکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام میں لا کر درست کر دین جس طرح حامی مشمت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اوسط اس کے ہٹ جانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیچھے بھل لٹکا کر اوسکے اوپر چڑھیں اور بالمش کرین سموزی سے جس طرح نان پڑائے کو زور زور سے گوندھتا ہو اور مشمت زنی کرتا ہو اور اس تدبیر سے کشود کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو لہذا کھڑا کھڑا ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کو جسم کے برابر ہو تلائن کرین خواہ دو کا پچھ الیسا ہی تلائن کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول میں اوس قدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ کھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بلند نہ ہو اس ایک پر پچھو برابر علیل کے قدم کے پچھائیں اور علیل کو حمام کر کے اوسی تختہ خواہ دو کا پچھ پر پاؤں پھیلا کر منہ کے بھل لٹائیں اور سینہ پر اوسکے ایک ہاتھ پر وغیرہ لپیٹیں اور اوسکو اطراف کو دونوں بغل کے نیچے سے باہر نکال دیں اور دونوں قدم کو دونوں کتف سے باندھیں اور اطراف ہاتھ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ دستہ ہاون کے ہو باندھیں اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اوس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوس دو کا پچھ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک دم جو سر پر علیل کے کھڑا ہو اور سے پکڑا دیں کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری ہو کہ وہ خادم کھڑا اسے لیکر کہ اسکا پچھ والا کنارہ کسی ایسی ٹیک پر بند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھنپر رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اور وقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونوں پانوں علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک ہاتھ سے باندھ جائیں اور اوپر کبھ کے اور اوپر کبھ میں اور اسی طرح جو موضع باندھتے اوس مقام پر جہاں اشک اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھیں اور ان سب رابطات اور بندش کی چیزوں کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھ دی جو مشابہ دستہ ہاون کے ہونے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب علیل کے پانوں کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسط طرح کھڑا کرین جس طرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اوسکے اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچیں اور خوب زور لگائیں بعض آدمی اس کھینچنے اور قسم کے آلات جو تیر کرتے ہیں اور یہ آلات بطور سہام کے اوس لکڑی پر چڑھتے ہیں جو اس لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اوس دو کا پچھ کے قریب لینے وہ دونوں کنارے جو متصل اور دونوں پانوں کے ہیں جب یہ سہام اور نوکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہیں اسی جہت سے رابطات بھی پیچیدہ ہو کر کچھ جاتے ہیں اور زور وار ہو کہ نشت اس درجہ پر پہنچو کہ بدبالی ہو جھٹکا

کو بڑا کاؤ پر پہلے اصل کھنکھن سے دفع کیا جائے اور اگر احتیاج اسی کو بڑا اور تمام تھوب پھینکی ہو تو وہ اس فعل کو کرین کہ اور کچھ خوش اور خوشی سے نگرینے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر پھینچیں اور یہ تہذیب است مذکورہ بالا کچھ کارکنہ ہوں اور اصل کو کھنکھن گیری اور غلطی کا بھی ہو مناسب ہے کہ ایک گڑا کھو دین کسی دیوار میں جس کا طول شبیہ پرانہ کے ہو سانس اسی کو زشت اور طول اس گڑے کا بقدر ایک راع کہ ہو اور زیادہ اوپنا اور بلند فقرات طیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ اونچا اور پست ہو بلکہ جاسیکے کہ ایسا اوپر اور نیچے لیا ہی ہو اور پست اسی ج سے اوپر بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب مچی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازاں ایک لوح خواہی جس کا طول و عرض متبادل ہو لیکر ایک کنارہ اس کا اسی گڑے میں داخل کریں جو دیوار میں بنایا گیا ہے اور اوسکے وسط میں رکھیں خواہ جس مقام کی رہائی اس کو زشت تک ہوئی ہے اور دوسرا اسی لکڑی کا بچہ کی طرف رکھیں تا ان کے فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جائے کہ درست ہوگی اور غلط ہوگی ہو گئے ہیں بقراط نے ذکر کیا ہے فقط کھنکھن بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس نامہواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی اوس کا مقصد ہے کہ تنگی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجائے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون رحمت اور زیادہ کلفت کو درستی ہو سکتی ہے پھر کیا ہو کہ ہم ہمیشہ شش و بیان کر چکے ہیں ابتدائیں اوس قسم کی استعمال کریں جس کا انداز وال فقرہ ہے اور اس قدر استعمال اوس کشش کا جو تختہ بندی کی نہ ہو پھر کریں۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جس کا عرض میں انگشت کا ہو اور طول اس کا اس قدر ہو کہ کو زشت پر برابر پھینچ جائے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جائے بنائیں اور اوس ایک کراکتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشادہ اور مالی کیلر لپیٹ کر باندھیں اور اس لکڑی کی رگڑ جلد میں خدائش پیدا نہ کرے اور گریوں پر اسی تختی کو رکھ کر بھی وغیرہ سے باندھیں اور طیل کو غدا لطیف کھلائیں اور اگر اس ترکیب کو ایچ بھی بقیہ باقی رہ جائے اور کسی قدر حد سے بچے کو بڑا ہی رہے نہ اور یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی د سے کریں جو مری اور ملین ہوں اور وہ تختی بھی باندھیں رہیں جس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے کہ بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہیں بجا اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر قطع ایک ہی جانب میں ملز یہیہ دسکے درست اور برابر کیا گئی ایک جابجا ہو یا کہ دو ہوں اور جبارہ اوس جبارہ کو کہتے ہیں جو دو لکڑی بڑیوں کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہیں اور اسے بندش کی جاتی ہے۔ تختہ فقرہ کا عرض میں بطرف خلف کو ہو اور یہی قسم ایسی ہے جس کا علاج ممکن ہے۔ پس واجب ہے کہ زمین کو مستقی کریں اور اس کے بعد سر کو اوپر کی طرف پھینچیں اور برزنی فقرہ متعلق کو برابر اور درست کریں واکر اور اس کے جب برابر پھینچ جائے اوپر خفا و مقوی رکھیں اور بندش حوتوں کے اوپنا کر کے اوپر جبارہ مذکور باندھیں اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کو ہو اور طول میں بھی گردن کے برابر ہو پھر اسے بعد سر اور سینہ تک بندش کریں مگر حلق کو بندش سے بچا دیں اور بہت دفن اور اس بندش کو کھولیں اور جن دور و نسو اس کی بندش ہو مناسب ہے کہ وہ کپڑے کے کنارے اور فاشیہ سے نکالے ہوئے جو گندی اور استری کیے سے چپے ہو جائے ہیں اسلئے کہ گول ڈورا انہی زیادہ پیدا کرتا ہے۔ مختصص کے اوپر جانے کا بیان مختصص سے متعلق ان میں کو کہتے ہیں جس پر زور دی کہ آدمی بیٹھا ہو یہ بھی جب اوپر جاتی ہے بندش جس کے اس کا اوپر جانا دریافت ہوتا ہے اور ٹہری کا اوپر جانا بھی بندش اور یافت ہوتا ہے اور اس طرح بھی دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤں پھیلا نہیں سکتا ہے نہ موضع خلع میں اور نہ قریب رکھنے بلکہ وہ ہر انزالو کا اوپر بہت ہی شاق اور گر ان جو تاسے تہذیب اس کے پڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ کچھ کی اونگلی مفید میں داخل کر کے اس قدر درست اور ہو اور ز کہ سانس تمام خلع کے اونگلی پہنچ جائے اور بعد ازاں بقوت تمام اوپر کی طرف اونگلی کو دبا دیں اور دوسرے ہاتھ سے غصص کو چھین کر

رہیں اور راستے جا تین تاکہ بڑی عصص کی برابر ہو جائے خواہ اوپر ضماؤ لگائیں اور بندش کریں اور غذا کی علیل میں تسلیل کریں تاکہ تیرا بھی کم برابر ہو کر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلا تین جس سے تینیں طبیعت میں بنی رہے و رک کا اوتر جانا کبھی ران میں بھی وہی صدمہ ہو جاتا ہے جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوتر کر مثل مسترخ کے ڈھیلا ہو جاتا ہے اور جب ران اوتر جاتی ہے پاؤں کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے اس مقام کے قریب سے جہاں خلع خارج ہوا ہے اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کی طرف بھی اوتر جاتی ہے اور باہر کی طرف بھی لیکن اکثر اسکا خلع باہر کی طرف ہوتا ہے اور اندر کی طرف کم واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کی طرف بھی اوتر جاتی ہے اور اسباب وہی یعنی ہوتے ہیں جو اعضاء کے خلع میں بیان ہو چکے ہیں اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کر کے نکالتے وقت اوتر جائے اس پاؤں کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہے اور اگر لینے پڑی باریک ہو کر بدن کے بوجھ اور ٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوا کم جسم کی اور خراب پر نہیں ہوتی۔ علامات درک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پاؤں جس کا درک اوتر کیا ہے نسبت دوسرے پاؤں کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو نرم ہو جاتا ہے کہ قادر دوبرا ہونے کے نزدیک کش ران کی نہیں ہوتا ہے اور اگر ہلنے کش ران شفع اور پھولا ہو انورم نظر آتا ہے اسلیئے کہ سرور کا اوسمیں دسا ہوا ہوتا ہے اور اگر درک بطرف خارج کر اوتر جائے پاؤں چوٹا اور فقیر ہو جاتا ہے اور کش ران میں عین اوس کے مقابل پیچھے کی طرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے کہ باپا ہوا ہے اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اوتر جائے پاؤں اطول ہو جائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت میں تک پاؤں کو دراز کر سکتا ہے گرد و ہوا کرنا پاؤں کا بدن الم شدید کر دے مگر نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کسیتدر اوس سے نہیں ہو سکتا ہے اور اگر یہ خلقت پیچھے کی طرف پاؤں میں ہو ہو جاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران میں ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوجڑا پاؤں اوسکا قصیر ہو جائے گا اور پھیلنا اور سہلنا دونوں متعذر اور دشوار ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوبرا کرنا ہمارا دھم سے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہے مگر چھ کھتا ہے وراثت کی دوبرا کرنا ہمارے بموجب قصرت شیع اسی مقام کے حاشیہ پر ہے کہ کہ ساق کا دوبرا کرنا بدن دوبرا کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہے جس طرح ساق کو خواہ جو لوگ ران کو آگے کی طرف دوبرا لیتے ہیں جیسے سوئے وقت آدمی ران کو دوبرا کر لیتا ہے اور یہ نقصان اس مرض کو لاحق ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدن دوبرا کرنے ران کے دوبرا لیتا اور اب اسوقت اسی قدرت نہیں ہے کہ ساق کو بدن دوبرا کرنے ران کے دوبرا کرے ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سرفراخ کا کس قدر کھانا ہو علاج بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیئے کہ اگر جلد ہی سے درست نہ کریں گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ پیچھے تو اکثر اسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متخفن ہو کر فساد و خضرتاں کو بت پہونچاتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کرتے ہیں اور اس کے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں ہے ران کے پیچھے کی طرف اوتر جانے کی درستی اس طرح کرنی چاہیے کہ پاؤں کو کھینچ کر اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤں کو داسٹے اور بائیں استقد لائیں اور حرکت دیں تاکہ سانسے اوس مقام کے آجاسے جہاں پراس کا بیٹھنا مطلوب ہو اور تنگ سب کی طرح ایک شمد خواہ دور تک کی ٹی یا نوڑ وغیرہ لیکیشل رکاب کر ایک چیر بنائی جائے اور ساق کے اوپر ہتھوڑا بندھی جائے اور پھر ران پر مضبوط کر کے بندش کریں اور چند پھیرے اسے طرح باستواری لگائیں

اور ایسی طرح مضبوط بنائیں کہ منکسبان کو لگا دین ایسی طرح کہ ساق کو دراز نہ ہوا بعد اس تعلیق کے ممکن نہ ہو اگر خلع درک اندر کیادست  
 ہوا ہو اور سے رکوع کرنے کی اجازت دین کے اور ایک آدمی قوی اور سے قیاس سے رہے ایک طرف سے اور چھوڑنے والے کا کھانا  
 والا اپنے دونوں ہاتھ ان کے سر سے پر نزو ایکٹ ان کے لاسے اور اندر کی طرف اور سے کھینچو اس طرح کہ دوسرے کنارے کو اور کی طرف خارج  
 میں فٹ کرے اور اگر اس شخص کی نادر کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تھریک دیتا ہو تو اس کے سر اور کسی پٹی خواہ ریشمان کو سسٹا  
 سے نادر راجانت پر ہوا ہو یہ بہت ہی خوب ہو گا اور بعد ازاں کہ چڑھ جانے کے بعد پیش کر دی جائے اگر ران بطرف خارج سے  
 اوڑھ گئی ہو درست کر نیوالی کو چاہیے کہ ران کے اوس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیکٹ ان کے سر ہے اور اوسے حرکت دے  
 خلاف جہت خلع میں اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت متصل دل کی حرکت دے اور  
 سہارا اس دوسرے کو برستی اور عصا بہ وغیرہ سے ملا ہو یا ان اگر بطرف مفادیم بدن کے یعنی آگے کی طرف اور تر گئی ہے خواہ چھو کی طرف  
 او کھڑی ہے پھر کو چاہیے کہ پتھر ان کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط باندھ کر اور موندے کو اوس جہت میں سے بعد ہر ان جو خلع کر  
 مائل ہوا اور پاؤں علیک کا دونوں کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کو سب تنہا آدمی درست ہی پر لگے ہوں اور ایک  
 سبھار ہوئے ہیں کیا کسی کھینچیں اور زور کوین اور علیک کو ہوا میں معلق کر دیں اور اسی ترکیب سے اور صورتیں خلع کی جو اوپر  
 ہو چکی ہیں ان میں بھی درست ہی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بند راجہ برہم کے جو ایک اگر خاص ہے اور اس سے ہی درست ہی نکلا و تر جانے کی کجانی  
 ہے۔ برہم کی کیفیت اور صورت بعض اوقات بہت ہی اچھی بیان کی ہے اور کہا ہے اوس حکیم سے کہ پہلے ایک گڑا کھوڑ  
 اور گڑا مستطیل ہو کسی لکڑی میں کھو دیا جاوے اور وہ ساری لکڑی کا گڑا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑے کا  
 تین انگشت سے زیادہ ہو اور جس قدر گڑے اسی لکڑی میں کھو دے وہاں ان میں کو پھر دوسری بار انگشت سے زیادہ نہو کہ برہم ان میں  
 کر چھو نہیں سو کسی ایک گڑے میں رکھا جاوے اور اندھ دیا جاوے اور رفع ہونا اور بہت جانا بہت نرم کا اوسی طرف ہو بعد ازاں اس کا رفع کرنا  
 مناسب ہو اور وسط میں اوس لکڑی کے خواہ کسی دو کا پچھلے کے پچ میں ایک اور لکڑی نصب کی جاوے اور عمود علی الافق ہو اور اس  
 لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اوسکی بقدر جو بہ رستی تیر کی ہوتا کہ جب علیک بیٹھ کے بھل لیٹے یہ لکڑی دو یا  
 رچوہ ہاں معلومہ اور اس خندق کے کھوم جائے کہ لکڑی جس کو نافع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤں کی طرف سے کھینچیں  
 ان میں چھو نہو کہ نے سے روکتی ہے لیسے کہ اکثر حاجت اور کی طرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے اور بالخصوص پھر جس وقت کچھ کی طرف  
 کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کو سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہو اور لاین اور سر اور یہی ہے کہ پچے کی طرف اوسی طور سے کھینچیں  
 اوپر بیان کر چکے ہیں خصوصاً پاؤں کو اوسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس انداز سے اپنی جگہ پر  
 داخل ہو اور درست ہو کہ بیٹھے مناسب ہو کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نہ نکال کر دو اور لکڑیاں دو طرف اسی لکڑی  
 کے نصب کر کہ طرف ایک لکڑی مثل پستیان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک ایک قدم سے زیادہ نہو اور اسکے بعد دونوں  
 لکڑیوں پر ایک اور تیسری لکڑی لگاتین تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشمہ سلم یعنی چو کھٹ اور بازو وغیرہ اور تنوں  
 لکڑیوں کے اجناح سے ایک شکل مشابہ اوس حرف کی پیدا ہو جیسے یونانی میں بٹا کتے ہیں اسلئے کہ یہ شکل اوس وقت پیدا ہوگی جب  
 تیسری لکڑی چھین دونوں کنارے رکھی جائے گی بعد ازاں علیک کو صحیح جانب کی کروٹ لگائیں اور چہرہ ان صحیح اور باوجود



اوسے کھینچیں انہیں دونوں پشتیان کو درمیان میں جوئی اوس لکڑی کے ہن جو مشابہ پشتیان مسلم کے سے اور جو ران علیل ہو اسی پشتیا  
 کے اوپر رہنے کی تاکہ سراران کا پشتیان کے اوپر سوار ہے لیکن پہلے پشتیان پر ایک کڑا لٹایا ہوا اور خوب پیچیدہ کر کے بچھا دین کہ  
 لکڑی کی رگ اور سختی سے گوند علیل کو نہ ہو جو اور ان کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدر نہ ہو اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور  
 طول اوسکا اسقدر کہ ران کے سر سے کعب تک پہنچ جائے یا رگڑ کے ساق کے پنجو طول میں رکھیں تاکہ سران کا کعب تک اس  
 دھڑکی کی گرفت میں آجائی اور خوب طرح اس سے پاؤں کو باندھ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کریں خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ  
 دستہ ران کے سے جسکا استعمال کو بڑا ورنہ دے کے مقام میں لکھا گیا ہو خواہ اوسط کھینچیں جو پہلے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے  
 لیکن بیان پر مبنی است ہر کہ ساق کو پنجو کی طرف مع اوس دھڑکی کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہو کھینچیں تاکہ سران کا پنجو وضع  
 اصلی پر اس شدید کی وجہ سے آجائی ایک اور بھی قسم دستی کی ہے کہ جس سے ران فخر اپنی جگہ پر درست ہو کر پچھ جائے اور لکڑی پر  
 علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہو جسکی مدح بقرا حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقرا لکھتا ہے کہ علیل کے دونوں  
 ہاتھ کسی ہڈی پر جو وغیرہ سے باندھیں اور دونوں پاؤں بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماطیغے نہا پچو وغیرہ سے باندھیں مگر یہ کڑا کھینچیں اور  
 رکھتیں پر نہ ہو پنجو اور ہر ایک کو بعد نسبت دوسری ہڈی یا پاؤں کے چار اونگل سے زیادہ نہ ہو اور جو ساق اوتری ہوتی ران سے ملی ہے پست  
 دوسرے پاؤں کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو پس چار اونگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اوسکا کم ہو اور زمین سے بقرا راع کا اونچی ہو اوسکے بعد  
 ایک شخص باہر اور تجربہ کار جو ران قوی علیل کو گود میں لے اور زور دے پچائے اوتری ہوتی ران میں اوس مقام پر جو نہایت موافق ہے اور زمین  
 ران کا سر اچھی ہے اور علیل کو دفعۃً انگادی کہ اگر یہ حرکت بیاہر کر گیا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع میں درست ہو کہ کھینچنے جا چکی اور  
 داخل ہو جائی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبوں سے اچھی اور آسان ہے اسلیئے کہ اس میں اور اعمال کی ضرورت نہیں ہے جو جو باتیں اوپر کی  
 ترکیب میں درکار ہوتی تھیں اس صورت میں کسی کی حاجت نہیں ہے پھر بھی اگر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہیں کر سکتے اور  
 خوب مشافی سے اسکا عمل درست اوس نہیں ہو سکتا ہے اسلیئے کہ وہ سستی اور تھکان کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھ کر اس سے باز رہے  
 رہے لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران اوٹ کو جس طرح کہ ہم نے کہا ہو  
 دراز کر لیا دے کہ طبیعت کو چاہیے کہ بند رہے ہریم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کیے کہ پہلے ہریم کو سر کے کسی گڑھے وغیرہ میں رکھیں  
 تاکہ گیارہ اس جگہ ہو سکے اور بعض لوگ مدو کار صبح اور درست ران کی طرف سے ہن کہ اوپر سے بھی رفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا لین تاکہ زیادہ  
 دفع نہ ہو جائے اور اگر قطع بہ طرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جو ران اوٹ کر گئی ہے اوس کو کھینچیں اور بعد ازان ایک مرد قوی زوردار اپنی دایہ ہاتھ  
 کی تھیلی کی جڑ کش ران علیل پر رکھ کر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے جو دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کو افضل کی طرف بجا منت الہ  
 کے دراز کرے اور اگر علاج بطرف خلف کو ہو اوسوقت بیمار کی ران کو پنجو کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور باندھ ہو بلکہ  
 اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوٹ کر ہو اوسوقت بھی اسی طرح سستی سخت چیز  
 رکھ کر دراز کر دے جیسے ہن جو صدر اور کوڑھ سے کو دفع کرنے میں بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو کا تختہ وغیرہ پر  
 رکھ کر کھینچیں اور رباطات خواہ دوسری وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو انہیں درک پر باندھیں بلکہ ساق پر باندھیں جیسے ابھی حکم کیا ہوا ہے اور  
 مناسب ہو کہ استعمال کس اپنے خاک آلودہ ہونے اور کوسنے کا اوس تختہ متصل رودوں کے ہو اور متصل اوس مقام کے ہو جو صدر سے

نکل گیا ہے پس ہوا اس قدر اقسام خلق میں درک کر بیان کرنا تھا جسے ہم نے ذکر کیا اور یہ خلق وہ ہے جو درک کو کسی ایسی طاقت سے جو عین اس قدر ہو جو  
 اوس میں ہو اور پہلے سے ہے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کو کبھی درک اور جاتا ہے جیسے کثرت بھی اسی وجہ سے اور جاتا ہے ایسے وقت میں لازم ہے کہ وہ  
 دینو کا استعمال کریں جس طرح ہوا مقام خاص میں بیان کیا ہو خلق رکبہ کا رکبہ یعنی زانو بہت جلد اور جاتا ہے اور کبھی بدون سبب ہی  
 کے بھی اور جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑی سے پھیلنے سے بھی اور جاتا ہے جیسے لمبی بھی اکثر یا سبب اور جاتا ہے بدون انگلی  
 لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اور جاتا ہے سو او آگے کی جانب کی بسبب فلک لینے چڑھ سکے اور اسکی مساحق ہوا اگر علاج یہ ہے  
 کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کو دونوں پانوں اوسکے تھوڑے سے اوٹھا کرین اور پانہ کرین بعد ازاں اوسکو دونوں پاؤں  
 کی طرف اونچو کی طرف اونٹھائیں اور دراز کریں اور خوب قوت سے پھینچیں اور درست کر نیواں اسکی رقبہ کو اپنی اصلی حالت کی طرف اوسے پھیر دو  
 اور اقسام کے خلق میں حکم کلی بیان کیا ہو اور بعد ازاں اوس پر بندش کو دین رفیقہ کا خلق اور بھی زانو کا وہ ہے جس میں غلام  
 حاضر ہوتا ہے واجب ہو کہ پانوں کو دراز کر کے فلک کو اپنی جگہ پر پھیر لائیں اوسکے بعد اندر اوسکے شکم کو فرقہ وغیرہ سے بھر دیں جو دوسرا  
 پہلے سے منع کریں اور اوس پر چیرے اور ٹکڑیاں جو مانع میلان کو جہت میل میں درست کر کے باندھ دیں جو بے رت اوس پر  
 سے اپنی جگہ پر پھیر جائے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کر کے پھر زانو کو خلدی دوسرا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دونوں اوس میں خیمہ دنیا لازم  
 ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہ کر دوسرا نہ سے پھر اوکھڑ جائے یا شہنہ پا کا جو رکبہ کا اور نزدیک کا اور جاتا ہے کبھی کبھی شہنہ پا کا  
 بھی اوکھڑ جاتا ہے اور سوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت مانا جاتا ہے تب ہوا  
 وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک اس کو رکھنا چاہیے  
 تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جائے اور اگر تھوڑا سا رائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی کشش کافی ہوتی ہے اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر رکھنا چاہیے  
 اور اگر تمام و کمال جدا ہو جائے اور اوکھڑ جائے پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نہ کرنا ہو اس طرح بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر  
 والیں آئے جیسے حکماء و اولی نے کہا ہوا اسی طرح تدبیریں اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر پھیر کے جبل زمین پر دراز ہو جائے  
 اور تکیہ لگائیں اوس پر جو درمیان دونوں ران کے اور دونوں کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہوا اور زیادہ گرا ہوا ہوتا کہ اوسکے اندر  
 بروقت آکر لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جسوقت اوسکا پانوں کھینچا جائے یہ تکیہ جسم کو پھلنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ پر  
 اعتماد قبل از استقامت علیہ کے کریں اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اور پر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنی جسکے وسط میں دوسری لکڑی لگائی ہو  
 ہوتی ہے جو اوس پر بطور تکیہ اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہو کہ اوکوئی مددگار  
 جو ان کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تسمیر اور ایک مددگار ہو جو پانوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے خواہ کسی قسم وغیرہ میں  
 خلاف مددگار اول اسکے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک سین اور جو جو دوسرا ہوا  
 کو پھینچے سے گرفت کرے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم مٹی وغیرہ سے بندش کریں اور بعض پیشوں کی سیاحت  
 قدم کی ٹیلوں تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انہیں دونوں مقام پر انکی بندش کر دینی لازم ہے اور جو پھیلا شہنہ پا پر واقع  
 ہی بندش کیوقت اوس پر چانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اوس پر سخت بندش ہو اور کسی مٹی کے نیچے وہ پھیلا آجاسے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور  
 چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ میں شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے ایسے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت نام کے طبعین پھرین کے اچھی طرح سے عضو درست نہ ہوگا اور علاج میں یا فساد پیدا ہوگا اگر بڑی پائیداری کی وجہ کو دیکھنا  
 اور کچھ کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر ملاحظہ ہوتی ہے اور اس بڑی کے اور تر جانے سے درم گرم عارض ہو لایا ہے کہ اس عضو کو اس طرح  
 درست کریں کہ مریض کو مرنے کے بھل لگا کر اور عضو اوت کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو طولیات اور ام میں تسکین پیدا کرتے ہیں اور نکال استعمال  
 کریں اور ہستوار اور عضو طبعیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دین اور جب تک عضو خلیل بخوبی درست نہ ہو جائے  
 کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع ہونے پائے اور کب کو خوب طرح سے باندھ دین اور اونگھلیوں تک پس بندش کریں گدازتے  
 کھلا ہے قسم کی بڈیوں کا اور ترجیحا اسکی تدبیر بھی قریب شان کی بڈیوں کے اور تر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط  
 اسبندہ تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیعت اور ہر اے اپنے قدم سے اور گوروند سے اور چھین کر اچال کرے پس اس طرح پامال کرتی تا درست ہو جائے  
 میں بعد درست کرنے کے تمام کریں اور بندش ہستوار سے کر دیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے والد اعلم وہ مرقا قواحد کلیہ کے  
 یقین ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں بیان عام ٹوٹ جانے کا کس اور اس تفرق اتصال خاص کو مکتبہ میں جو بڈیوں میں پیدا  
 ہوا اور کبھی شکست استخوان کی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کسپین بوجہ اس کس کی بڈی کے ہوا جلیق  
 اور سے رض کتے ہیں اور کبھی متفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کس متفرق واقع نہیں ہوتا اسکی بھی اور قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی  
 مشتبہ اور مختلف ہوتا ہے اور کس مشبہ کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ کبھی بھی  
 کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کس واقع ہوا اسکو صدر ع کتے ہیں اور قسم اس کس کو کتے ہیں جو بخوبی ظاہر  
 نہ ہو ایک قسم نے اصناف کس کے بہت سی نام جدا گانہ تجویز کیے ہیں پس جو کس عظیم ہوا اور عرض اور عمق میں دو رنگ ہونا ہوا  
 اسے شلی اور صوفی کتے ہیں اور جو طول میں فقط دو رنگ ہونا ہوا اسی مشتبہ کتے ہیں اور جو کس طول میں پیدا ہوا اور اس میں استقرض  
 بھی کس قدر ہوا اسے طالی اور قسوی کتے ہیں اور جس کس میں بڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوا جلیق اس سے سولقی اور جلیقی اور جری  
 کتے ہیں جب کسی بڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں بڈیوں میں ویسے معاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہیں رہ سکتی بلکہ وہ دونوں  
 بڈیاں بالضرورت ایک ہونا چاہیگی اور ان میں معاذات مذکورہ باقی نہ رہے گی اور اسی زوال اور جدائی کی وجہ سے جو گوشت اور چھاب  
 اس بڈی کو محیط ہیں ان میں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس شخص کی وجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کو درد ہوتا ہے  
 پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہوا اور اس میں کوئی شعلہ یعنی نوک وغیرہ پیدا نہ ہو اسوقت عضو کا لپٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چند ان وشوار  
 نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جب تک جا بجا بہت اچھا ہوا پس نسبت کو  
 کہ اندر کی طرف داخل ہو چنانچہ قرا کا بھی قریب سے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں ہے کہ اندر کی طرف میلان کرتے سے عصب کو ناک  
 متصل ہوتا ہے اور اس میں وجہ سے اید اور الم اندوار کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کس کسی جوڑے کے قریب واقع ہوتا ہے جو چوڑا  
 یعنی رول کی چیزیں اور حروف یعنی بانگی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جن میں جوڑے کے سرے در آتے ہیں اور جوڑے جوڑے ہوتے ہیں  
 جن میں ہر جوڑے کی ہڈی ہوتی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کس واقع ہوتا ہے اور جوڑے مستعد العلاج اور  
 اور تر جانے کو ہوتا ہے اور جب کس کسی جوڑے کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہو جائے اور بڑا جاتی تاہم دشواری حرکت بر طرف نہیں  
 جیتی سبب اس صلا بہت اور شقی کی وجہ درستی کو پیدا ہوتی ہے اور سبب اس کی وجہ وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اس کی وجہ



کھینچنے کا استعداد ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے اور زیادہ سخت اور دشوار ہو ہی شکست ہو جو قریب چھوٹی ٹھون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے  
 اور سطح اگر جوڑ اصل خلقت میں تنگ ہو اور اسکے انکسار میں بھی ایسی ہی قوت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ  
 دستی اور التھام میں اسی کی ہوتی ہے جو شکل تھوڑا سا ہوا اسکے بعد جوڑ کے اوائل ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن بہت فون تک ایک  
 بندش جو بصورت اور درست کی حاجت ہوتی ہے شکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنوں تک بہت جلد چلی جاوے اس وقت اس کی دستی  
 اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور سطح بہت دنوں تک وہ غذا میں اور دیر ایسی شخص کو دینی پڑتی ہیں جن کا بیان ہم آئندہ سطوح میں  
 کرتے ہیں تب کہیں کویت جوڑنے کی آئی ہے۔ بدترین شکست استخوان کی ہے جسے جوڑنے کے ٹوٹ کے جھکنا ہی اور باہر کی طرف  
 مائل نہ ہو جیسا اور یہ بھی مقولہ بقراط میں ذکر کیا ہے اور یہ جوڑ شہور ہے کہ تھوڑا سا کا قطع ہو جائے ہلکے سے اس بات کے کچھ مفصل  
 بیماری سپرین نہیں آئی اس کے کہ منہ بوی کا ایسی چیز ہے کہ کھلی ہوئی اور نرم بالزوت وہ کسی طرح قطع نہیں ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی  
 شکست میں اعراض یہ احت کر بھی عارض ہونے لگتے ہیں اور زرف دم لینے خون کا جاری ہونا اور دم اور رض لینے پس ہونا اس کو شکست کا  
 جو قریب عضو شکست کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اس کی تہذیب ایسی جو فاعل عفونت ہی نہ کی جاوے اور کچھ دیر سے وہ خون نکالنا جاری ہو جائے  
 اگلے درجہ کا عضو ماؤف کا پیدا ہونا ہے اومی اور سن رسیدہ کو بدن کا موضع کمر پر لپٹے درو کے اور نیزہ پر واقع ہونے اور اسی چیز کے کہیں  
 پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پھا جاتا ہے اور پانے کے چھوٹے سے بھی پھان لیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے رشکے کی زبان کی بند نہیں شکست اور  
 کمر کے مقام کی شناخت اس طرح ہوتی ہے کہ اس مقام میں درد اور دم اور مرضی نمودار ہوتی ہے اس کا حکم انجبار اور ضمہ انجبار  
 کی احکام انجبار کے معنی درست ہونا شکست کا اور ضمہ انجبار کی یہ ہے کہ در سے نہ ہو جو بدی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنی  
 وضع اصلی کی طرف اور درست کر کے پھر لایا جائے لڑکوں میں خواہ جن کا سن قریب سن طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ پھر لڑکوں بدی جوڑ جائے  
 اس لیے کہ ایسے سن میں ابھی قوت اولیٰ لینے وہ قوت جو اصل خلقت میں تولید اور تشکیل اعضا کی صلاحیت میں ہے پیدا فرمائی ہے ہوتی  
 ہوتی ہے اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہوتا ہے اس میں میں بڑی سطح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزاء انہیں پیوند ہوتے ہیں  
 اصل اور پیوند ارقم اسی بڑی کے پیدا کرتا ہے اور بعد اس میں اس کے ایسی خوبی اور دستی سے ہی انہیں جڑتی ہے کہ ایک ساتھ  
 ہو جائے بلکہ انہیں ایک عضو ہی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی زوجیت اور پیوند کی کیو جہ سے شکست بڑی جوڑ جاتی ہے جیسے دھن کی  
 وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی ٹائپ کو جوڑ دیتے ہیں اور بعد جوڑ جانے کے مال دونوں کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ او مقدار فرق ضرور ہے جو  
 جوڑ اور مضوعی میں ہے۔ سب سے زیادہ عضد کی بڑی ایسی جوڑ انبار کو قابل ہو اور اسکے بعد ساعد کے بڑی اور چتر گردن کی  
 اور ترقہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اس کا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قہج اور بد نما ہو گی کمر سے جوڑ دین میں کچھ کی طرف ہوا اور  
 وہی ہے جو خلع میں مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اس کا کمر آسان ہے اور چند ان دشواری آئی تو ٹپے میں  
 نہیں ہوتی ہے اس لیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انضام موقوف نہیں ہوتا اعضا بدن کا حال مدت انجبار اور درست  
 ہونے میں مختلف ہے کوئی بہت دیر میں درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلاً ناک دس دن میں درست ہوتی  
 ہے اور پیل میں دن میں اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی میں ہے قہجیں دھن یا پا لیس دھن جوڑتی ہے اور ران پچاس دن  
 اور کبھی مدت زیادہ چلتی ہے کہ نہیں مینے خواہ چار پانچ مینے تک ران میں وصل پیدا ہوتا ہے۔ جوڑنے کی تہذیب میں اگر خطا ہو گی تو



سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کی طرف مائل ہو یہ امر نہر سے نسبت اسکے کہ بطن پشت کے مائل ہو اور مجھ کا واسطہ کفیل جانب میں ہو جو اسباب ایسے ہیں کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ کثرت فطولات کا استعمال کیا جائے یا بہ کثرت پانی وغیرہ کھولا کریں اور پھر بار بار باندھا کریں۔ خواہ قبل بخوابی جو مٹنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لہجہ اوپر چسپندہ پیدا نہ ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقصین کی بڈھی دیر میں جوتی ہو۔ جو جراثیم پر دلیل ایک ہی ہو کہ خون ایسا برآمد ہو اور اس قدر کم برآمد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو کہ کثرت اوس چیز کے جسے کہ اور ٹوٹ جائے نہ ملزم ہے قواعد کلیہ جسم اور ربط کے جو کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو مقدار مناسب کھینچیں اور دراز کریں اسلئے کہ اگر زیادہ مقدار ملے گی تو کھینچیں گے نتیجہ پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے حمایت پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسی وجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات لینے زیادہ کشش اور ان ابدان میں جو رطب میں ضربت کم پیدا کرتی ہے اسلئے کہ جو ابدان رطب میں کشش کی قبولی کی استعداد اور ان میں زیادہ اور اگر زیادہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب کو کم کھینچیں اس سے خرابی پیدا ہوگی کہ بخوابی درست نہ ہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرور کہ کھینچنے کا خلع اور کسر میں برابر ہے اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کریں دونوں ٹیوں کے برابر اور سیدھی ہو جائیگی تیار کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں جیسے چاسپین اوسی اسلوب پر سب درست رکھیں گے اور رفادہ وغیرہ زیادہ جابر کے اور جابر کو بذریعہ رابطات کو اونچا اور بلند کریں۔ واجب ہو کہ ٹوٹے عضو کی تشکین بقدر امکان کریں لینے اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے پائے ان اگر کبھی بھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم ہو جو وندھا اسکا مضائقہ نہیں ہے بلکہ سب مناسب ہے کہ بخوابی حرکت بھی دینے رہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جائے اور واجب ہو کہ بروقت کھینچیں اور باندھنے کے درو شد پیدا کیا جائے خواہ کسر واسطے بندش ہو یا خلع کی دستی کیواسطے ہو اور اگر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور اوسکی نگاہداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشد کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اوسکی حیات خفا ہو جاتی ہے اور بعض ہو جاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ والین۔ جو حصہ جس سے اکثر زہنی ہوتی ہو کہ شدید حاصل ہو چسپین یہ وصف نہیں ہے جو جیسے کہ بڈیان کہ انہیں نہیں پیدا ہوتا ہے واجب ہو ایسی تدبیر کریں کہ خشک اور بخوابی مقدار پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو لینے جس قدر غلط محتاج الیہ اور ضروری ہو اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے کہ بڑا ہونا اسکا بحسب عضو کسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوکلی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے اوس سے بھی اکثر خبریات اسکے دریافت ہو جائیں گے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ دریافت ہوگی جہاں غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہاں سے بھی دریافت ہو جائیگا۔ جس وقت لحاظ پیدا ہونے لگے وہاں کہ حرکات حب انکے قطعاً ترک کر دیں اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کریں اوس سے خون قیق ہو جاتا ہے اور مقام میں نہ ٹھہرے اور سرو مقام میں ٹھہرنا اختیار کرے اور ضادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور انہیں حرارت بھی کہیے اور بخوابی نہونے اوسے اعانت کرے پس ضادات میں اہل اور عجز السرد اور کثیر اور ادویہ قابضہ داخل کریں کہ کسی ٹوٹی ہوئی ٹہنی میں یہ تیار پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جبر مقتدر اوس میں پیدا نہو اسکی اصلاح میں وہی تدبیر چھپانے کی کرنی چاہیے جو قرح میں بیان کیا ہے لینے وہ قرح جو بدن چھپانے کو اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ہر ہاتھ اشارت کریں کہ چلو وجہ تیری اوپر

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جائے گا یا وہ رطوبت اور ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزجت دفع ہو جائے  
 اور جگہ ٹوٹی جوئی پاک صاف ہوگی خون جدید اور اچھا اوس مقام سے آئیگا اور اوس پر لہاب سا پیدا ہوگا کہ رشید نہ کہ سپر ہوگی اور  
 گرفت قوی ہوگی اور اکثر نثری کار رنگ اور اوس سے پوست پوست کی شکل پر جھلکوں کا دفع ہونا پھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے  
 ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ میں جابر کا استعمال بہر خیر نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدن جابر کے پارہ نہ ہو فقط ایک ریا جابر اقتصاد کرے کہ  
 اگر جہراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کر کے پھر جہر کی تدبیر کریں یہ بات اچھی نہیں ہے اس لیے کہ جہر سخت  
 ہو جاتی ہے اور بعد تھقی کے پھر بہت دشواری سے ہوتی ہے اور زیادہ پھینچ اور راز کر کے کی ضرورت ہوتی اور بہت سوا حوالہ عظیم  
 اور کیفیات خطر انگیز پیدا ہونے اور بائیں وقت ہر اوزن خم کے در اور درم پیدا ہوگا اور پھر اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگر  
 تر حیا ہو جائے وہ بہتر ہے نسبت اس کے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی میں زیادہ مبالغہ نہ کیا جائے اور  
 اگر جہراہ کسر کے رض بھی ہو اس میں اور بھی خطو ہے عضو کے ٹر جانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست میں کچھ نگاچن تاکہ  
 جو خون مقام ماؤف پر سے سب نکلی جائے اور اگر خون باقی رہے گا عضو کی فوت واقع ہونیکا خوف ہوگا اور اگر خون جاری ہو  
 بعد ٹوٹ جائیگا نہ راجس کرنا چاہیے اور اکثر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اس کی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب کر کے  
 توفساد واقع ہوگا لیل سہال اور لطیف غذا کی بھی بندش کر سب سے ایک قسم کی جلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کہ  
 کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اس کی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جائے اور بقرط کی راز  
 یہ ہے کہ طیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربت جوں لیا کرے اور عرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا  
 عضو درست کیا جائے اگر بروقت جہر کے خرب کو چوس لیا جائے اور اندر کی طرف ہوگا اور جالینوس خرب کے استعمال کو  
 جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ غار یقون ہے کہ جو خرب کرنا ہے اور کہنا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سبب میں جہر خرب  
 کا داخل کیا گیا ہو لائی چاہیے میں کہتا ہوں اگر جواز استعمال خرب کا مخصوص زمانہ بقرط تھا اور جالینوس کرنا نہ میں وہ کیفیت  
 قوی اور فرج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس ناجائز کرتا ہے تو ایسا کہ قدر فاصلہ زمانہ بقرط اور جالینوس میں تھا لکن مقام  
 تعبیر کہ ایسے قرب زمانہ پر قدر اختلاف کیونکہ یہاں ہوا متحرک جسم کہتا ہے عرض شیخ کی یہ ہے دونوں تجویزوں میں ایک کی  
 تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقرط کی رائے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونوں تجویزوں کو بوجہ اختلاف زمانہ کے صحیح سمجھ کر کرتے ہیں  
 اول شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کہ قدر فاصلہ زمانہ بقرط اور جالینوس میں تجویز اختلاف جائز ہوا حقن جب کسی ہم معی  
 درست کریں اوس کے بعد در اور قطن پیدا ہو اوس وقت رائے صاحب یہ ہے کہ اوسکی شکست کی تدبیر کو ترک کریں اور جب قدر درست  
 کر چکے ہوں اوسے بھی مالک کو ڈالیں کہ اکثر بعض سے بھات اور اگر کم پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسکو شکیں  
 مل جاتی ہے طول میں جو کسر ہے اوس کے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندھن کریں اور بہت سخت اور شدید بندھن  
 نسبت اور اقسام کسر کے اس میں درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کی طرف دبانا چاہیے اور جو شکست عرض میں واقع ہوئی ہے اوسکی  
 درستی میں لازم ہے کہ دونوں ڈھان بہت سیدھی کیا جائیں اور بہان تک ممکن ہے رعایت وضع اجزائی سلیم کے کرنی چاہیے  
 یعنی جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہیں جس طرح کی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے جہر کو بھی درست

کہ کہ رکھنا چاہئے اور یہ بھی کہیں کہ یہ سب کو ان شکستہ کسی اور بڑی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہیں اگر ہو تو وہی کہ وضع اور  
محاذات پر ہے یعنی کہیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور بھی بہت سی چیزیں نظر کرنی چاہئیں انرا بھلا شطایا یعنی نوکین اور سب  
بڑیوں کے اور زیادہ زیادتی ہو ایک بڑی کو دوسری کی نسبت ہوتی ہے اور انرا بھلا شطایا یعنی سب سے بڑے کے بھی میں شطایا کا حال یہ ہے  
کہ اگر جوئی درست اپنی جگہ پر نہیں کے درمیان بڑی کے اور اسکی درست کے مانع ہوگی اور اگر یہی نوکین ٹوٹ جائیں گی دونوں بارہ سر  
کے ٹھہرنے کی جگہ میں دونوں سروں کے آجائیں گے اور اس وجہ سے ایک سر اور دوسرے سر سے جوئی مل نہیں سکے گا اور اگر شطایا  
جگہ سے ہٹ جائیں گے ایک گڑا یا سٹریچا جس میں ہمیشہ جدید متعین ہوتا رہے گا اور اس جدید اور پریم سے یہ قیاحت پیدا ہوگی کہ خود شطایا  
بھی متعین ہوئے اور عضو باؤنڈ میں عضو مت پیدا ہو جائیگا پھر جدید ہونا بڑی کا بھی مضبوط اور استوار ہونا کا اسلیے کہ استواری اور قوت  
پیدا ہوتی ہے جب نوکین اور زیادہ سب کو سب اپنے مقام خاص میں درست نہیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے  
دوسرے استوان میں جو ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گھر و زمین پر چیزیں درست ہو کر نہیں ہیں کہ وصل اور جوڑ میں استواری  
نہ پیدا ہوگی لہذا واجب کہ وقت چار اور بڑی کو فٹ و سو بڑی ہوتا یا سبوں خواہ بڑی اور آلات کے کھینچنے اور بھان تک مضبوط نہ کھینچنے سے  
ہو سکے اور سب سے کھینچ کر پھر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے گھر و زمین درست نہیں جھان میں جب یہ تدبیر ہوئی اور اسے کی دونوں  
جستہ بڑی کے جو کوئی ہوئی ہیں وہ اپنی اپنی سیدہ میں آجائیں گی اور زیادہ وغیرہ بھی اپنی جگہ میں ہو سکتا ہے جو جائیں گے اور جو بھٹا  
محاذی ہر ایک نوک اور زیادہ کو فٹ وہ بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے تب جا کر چارچی طرح ہوگا جب اسٹریچا ہر ایک کو اور جو محاذی  
کو کہیں اور خوب نہیں ہو جائیگا اب ہر ایک کی اپنی محاذی ہو جائیگی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو دھیل کر تے جائیں اور جس وضع میں  
ہو اسے اسکی محافظت کہیں ایسا نہ ہو کہ دلہنے باتیں اسے بھی چار کی محاذات اور سامنے باطل ہو جائیگا اور انہوں کو چھوٹی زحمت کرنی  
پڑے گی ایسی ہی سنگی اور ہونیا رہی ہو کہ پڑی جگہ میں سما جائیگا اور میچ جائیگا اور نہ حال ہر ایک درست نہیں ہوتی چہرہ کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیے  
اگر کسی جگہ باندی خواہ اونچا یا خلافت حالت صحت کو نظر آئے اس سے اندر نوات سے درست کر دینا چاہیے پھر بعد جب کہ چلی ایسی ضروری ہو  
چاہیے جو عضو بھری محافظت سکون پر کرے اور یہی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ در پیدا ہوگا اور نہ زیادہ دھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور  
زدالی و عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکے گی وغیرہ امور اور ملتا جلتی ہے کہ سخت اور نرم ورنہ ناک اور دھیل کے درمیان میں  
ہو۔ واجب ہو کہ بندش اس جگہ ہو جہاں پڑی اور جھکاؤ زیادہ ہو پھر اگر کسی طرف زیادہ ہو اور نہ زیادہ دھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور  
جس طرف جھکاؤ ہے اور سب طرف برابر کہ دیا اور اگر شکستہ کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جہاں زیادہ ہو اور نہ زیادہ دھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور  
ہوئی چاہیے۔ اور لڑی ہوئی جگہ میں کوئی شیطانیہ نوک خواہ چھوٹی بڑی بھی ہو اور اس کے سبب سے درد پیدا ہو تو یا ہو سکتا ہے اسکی  
اصلاح ضرور ہے جس طرح پر ہو سکے اور اگر اس کرچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہو تا ہو پھر اس سے چھڑنا کہ ضرور نہیں اور اگر اسکو کھڑکھڑ  
ہونے کی آواز سنائی دے یا یہ ہے کہ اس پر تیلی چھلی خواہ لٹاب وغیرہ جسم جاگی اور درست بیٹھ جائیگی اور اگر کسی طرح کی آواز اس سے  
اور نوک کی سنائی دے اور اسکی درست سے بظاہر اسی طریقہ کے خواہ کسی اور طریقہ سے کہ پاس ہو اور وقت اسکو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے  
نہیں ہے بلکہ یہ تدبیر مناسب بحال ہو اس سے درگزر نہ کرنا چاہیے اگر پھر نوک یا کرچ وغیرہ کے گوشہ میں خرق اور شکاف  
پیدا ہو اور نہ مناسب نہیں ہو کہ بظاہر بحال کے اس شکاف کو زیادہ پڑ جائیں مگر واجب ہو کہ دونوں سر بڑی کے استدار درست



کھینچ دینا کہ سلطان کسی جانب کی نہ ہو اس واسطے کہ اگر کسی طرف غمخواری سی بھی لگی ہوگی غم و غلظت پیدا ہوگا جبکہ دونوں  
طرف خوب ہو کر جانیں اور کسی شیطانی چیز کو کہ خواہ کچھ کہ طریقت تو جو کہ ناچا پیچہ کر اوسے اپنی اصل جگہ پر بھیج دے اور اس کے بعد بندش کرنی  
چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ ترک و غیور اپنی جگہ پر درست نہ بھیجے جب بھی جہت قدر کو شست بھٹکا گیا سو اس پر زیادہ شکاف پڑھانا  
بائز نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا کر دے گا لیکر اوس میں اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شیطانی و سمیٹ چھینس جائے اور اس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کمال کا چسپیدہ  
کر دیں بشرطیکہ وہ چترانم ہو اور اس چترے میں بھی سوراخ دلیوی ہی کریں جیسے غم کے ٹکڑے میں سوراخ بنا کر میں جیسے  
اور چتر اور دست ہو چکا کسی بن اس نکل کو چھینا کر غم کو اور چترے دونوں کو اس قدر دبائیں کہ ٹپسی کھل جائے اور وہ نوک خواہ کچھ بڑی  
اس سوراخ میں بخوبی بیٹھ کر چھینس جائے اور جنبش نہ کر سکے اور کوہ پار یک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی ہارویک  
اور نازک ہوتی ہے جیسے گنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہیں ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شمشیر  
سوراخ ہے دوسرے بزرگ و غیور کے کرتے ہیں جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنی شیطانی خواہ کچھ میں بڑی کے سوراخ کر کے  
جب اوس کے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جائے ہیں پھر اوسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے بلکہ  
کہ شاید اس نوک خواہ کچھ کے چتر کوئی عذو کہ ہم اور شریف ہو اگر اوسکو صدمہ برہا کا ہو چکا اور اوس میں سوراخ ہو گیا پھر کسی  
خوابی رہا ہوگی یا ہم تدبیر سوراخ کر ڈالیں بہت تسلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہیں اور بلا بلکہ  
اوس سے نوک خواہ کچھ وغیرہ چتر لیتے ہیں یا قطع کرتے ہیں کہ اسکی تکلیف اور اذیت کی کچھ نہیں ہے کبھی سوراخ کر نہیں بھیجے بلکہ  
ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہیں کہ اوسی برس سے جہت قدر سوراخ ہوتا ہے اگر اکر جہت نہیں ہوتا ہے یعنی اوس میں ایک آگ اور روک  
ایسی بنی ہوتی ہے کہ جہت قدر حجم اور دیر اوس کچھ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برہا چتر نہیں اترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت  
آلات ہزارہ یعنی ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کو اگر پہلی تدبیر غم کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہو کہ نوک پیشہ  
جو کہ کرتے ہیں اور جن میں اس کام میں دستگاہ اچھی ہے اوسکے پاس چند اقسام کی بڑی وغیرہ طیار اور دست موجود ہیں اور بڑی  
نوک وغیرہ دست ہوتے اور صاف اور رنگ آلودہ ہوتے۔ کبھی ٹھونس کے ذریعہ سے نوک خواہ کچھ وغیرہ طیار ہیں لیکن یہ ہم اور  
صدمہ پر درستی ہوتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شیطانی خواہ نوک غم سے اور علاج اس صدمہ پر اور یہ کہ یہ تدبیر  
کے کیا جانا جو اور اوس میں وادوں سے خشک و پرندہ کر دیا جاتا ہے اوس کے بعد جہت قدر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کر کے میں اگر  
شیطانی خواہ کچھ بڑی کا نتیجہ ہو اسطرح کہ غم میں آگتا ہو اور جو کہ غم کو دور دیر اگر سے اوس وقت شکاف زیادہ کو کہ تدبیر اچھی  
نکالنے کی جہت قدر کھل چکے خواہ آری اور تراشوں کی جہت قدر تراشا واجب ہو کر کرنا چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی زیادہ چارہ چارہ ہوگی  
ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹی ہو اور ریزہ ریزہ ہوگی ہو اوس وقت سب ٹکڑے کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی بڑی  
بارہ ہو اور اس کے کچھ خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہ پر صدمہ ہو چکا ہو اسی وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماضی ہو گیا  
ہے اوتھی ہی جگہ کی بڑی کاٹ ڈالی جائے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دیں کہ اس میں کچھ زیادہ مخدوش نہیں ہے بلکہ سب بڑی کے کاٹنے میں  
مخدوش زیادہ ہے چتر و جہت قدر چتر کو اسطرح چترہ چھینے سے جو شکستہ وغیرہ کو بندش کر کے درست کر کے ہندوستان میں  
پیشہ اگر کہیں کرتے ہیں الغرض وہ جانب ہو کہ پھر پہلے نظر کر کے کہ بڑی ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور جو کا دوس طرف ہو اور





جیسے بھینچا رباب ریاضت کف پاگو گردن پر رکھ کر اس قدر شان ہو جاتے ہیں کہ دونوں پاؤں گردن پر چڑھاسکے انھوں کے بھل زمین پر چلنا اور زمین دشوار نہیں ہوتا ہے ایسی آدمیوں کو واسطے پاؤں کو دراز کر کے سے جو نصیب اور اوٹھانا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہوگا اور جس طرح سی علیہل میں لنگا بار بار اوٹھنا مشکل ستوی واجب ہوتا ہے اسی طرح جس عضو کی حالت تقضی اسکی ہے کہ اسے نہ لگائیں لازم ہے کہ اس کے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر جو پیچیدہ اور پستی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا مطلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنی جو عضو شکستہ نہ قابل لگائے کے نہیں ہے اوسے ایسی ٹیک اور آروغیرہ لگانی چاہیے جس میں خوب دبا ہوا اور ہٹا ہوا ایسا دھیلانکیر خواہ ایسی ٹیک نہ لگائیں کہ وہ عضو بخوبی نہ لگے جو عضو شکستہ کو حق میں لگانا ہوتا ہے جیسے برابر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کو واسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جب تک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کریں تاکہ سید باسطق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کریں دونوں صورتیں عضو کو پیچیدہ ہو جائیگا اور اوس میں کہ پڑ جائیگی اور کبھی اوس میں اوس قدر پیدا ہوگی جقدر اوٹھانے اور نیچا رہنے میں خطا ہوئی ہو اور جب قدر علاقہ لینے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اس کے سہارے پر ٹھہرا ہے یہ رابطات اور روابط کا بیان رابطات پٹیاں جن سے بندش کجباتی ہے اور زوائد و جہیان جو بندش میں کثرت میں خواہ رگوں اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے ٹیچے صاف اور پاکیزہ ہوں ضرور میں اس لیے کہ میلے کپڑے میں سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرے اور بار بار ایک ریتلا کر ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑے اور ٹوٹے کپڑے کے اور فائدہ اس کا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضما کر لگائی جائے خواہ بطور طلا کر استعمال ہو اس کا نفوذ باریک بھی خواہ لکڑی یا بخوبی ہو جاتا ہے اور موسے کپڑے سے یہ بات حاصل نہیں ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا لگا کر سبک بھی ہوتا ہے اور اس کا جو موضوع آؤں پر زیادہ نہیں پڑتا ہے اور اسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہیں ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کس قدر بخوبی کرنی چاہیے لینے خاص مقام آؤں پر فقط بندش زور سے کیونکر ہو سکتی ہے پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے بیش کثرت شش میں داخل کر لین کہ اس طور سے بندش کرنی مجبور لینے عضو شکستہ کے حق میں آؤں مفید ہے اور اس سے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش میں اڑاؤ اور زیادتی بھی مناسب نہیں ہے اس لیے کہ اوس عضو کو تنگ ہونہ بکری دگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش میں نہیں جائیگا چونکہ خدا اوسے طرف سواتی ہے اوسکے اندکی راہ بند ہو جائیگی لہذا بافراط سختی بندش میں نہ کرنی چاہیے۔ پھر بھی ایسی بندش میں جس میں کس قدر عضو صحیح بھی داخل رہے۔ عضو طویل کی طرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی بخور ڈالنا ہے اور کس قدر زیادہ بھی ہے۔ چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت تلی پٹی کے اس لیے کہ چوڑی پٹی میں گرفت زیادہ ہے اور جب قدر ضرورت ہو اوسے پھیلانے میں اور جتنا چاہیں سمیٹ لین۔ لیکن چوڑائی اوسکی قدر مناسب ہے جب قدر عضو شکستہ میں کھینچا ہوا ہوتا ہے اس میں چوڑی پٹی کی کھینچا ہوا پٹی اندکی بندش میں گھٹان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہیں ہے اوس میں چوڑی پٹی کیونکہ درست بندش کی بلکہ ایسے عضو میں اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور میں آتی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئی گی۔ بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنام پیدا ہوگی اس سبب واسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اونگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اونگل کی نہو اور ہر حکم نہ لینے کنارہ کلامی کا جو حاصل کف ہوسکتا ہے اور ترنورہ لینے چہرہ گردن وغیرہ میں جاری ہے۔ کہ اگر ان اعضا میں بندش برہمی نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرن اس لیے کہ تر قوہ میں گنجائش عرضیں باطن کی نہیں لیکن ایسے اعضا جن میں باطن عرض کی گنجائش نہ ہو نہیں بچتے ہیں اور بہت سی چیزیں درکار ہیں اور زیادہ پٹینا قایم مقام جوڑی پٹی کے ہو جائیگا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لغافہ لپیٹنے میں بیکار نہ ہوتا ہے اور سکا عرض فقط تین اونگل کافی خواہ چار اونگل کا اور طول دکان میں مانہ کا ہونا چاہیے۔ رفاغہ یعنی گدیوں جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہیں کبھی اونگے رکھنے سے عرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر حصہ ہوں اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کریں بلکہ رفاغہ لینے گدی کی دو قسم ہیں ایک قسم سے عرض یہ ہوتی ہے کہ عضو باؤف میں جو گڑھا پڑ گیا ہو وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے میں کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونوں سروں کو ٹوٹے ہوئے ہڈی کے پچھلے خواہ پٹی اور گدی کے پچھلے فرج اور ڈھیلان نہ رہے اور نہ زیادہ استقدر نہ رہے ہو جائیگا کہ مثل نیچے کے سخت اور درست ہو جائیگا اور جب قدر قریب ہوا ہو پٹی کی بندش نہ ہو درست کر دیا جائیگا اور دوسری قسم گدی کی اس عرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اور سکون وغیرہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درست کی گئی ہے کہ پٹی کا دوران اور پچھلے اچھی طرح سے بن پڑیں اور برابر ہو جائیگا کہ گرفت کریں اور کسی جگہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہ ڈھیلی بنو اور پچھلے خواہ پٹی رکھی جاتی ہیں اور کم از کم اور اونگی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے۔ اول قسم کو رابطات اور عصا کہتے ہیں اور دوسری کو جبرہ اور گڑھے کے رابطہ کا نام ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے۔ واجب ہو کہ پچ اور پچھلے خواہ پرت اور تہ گدی کی اسی جگہ ہوں جہاں پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرح کا عضو مستند رہے اور جب قدر مستند رہے میں ہے اور سیکڑے مستند رہے کہ گدی بھی جوڑی جائیگا بہتر ہے اور جب قدر عدد دندانے درکار ہیں جن میں وہ شکل پیدا ہو جائیگا جس سے عضو کے استدارت کے مطابق ہو گا بھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اور سے بند کیے رہے اور طول پرت یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع باؤف پر واقع ہے۔ جو پٹی کہ او سے دوسری اور دوسری کی کہتے ہیں اور سکا استعمال اس طرح ہوتا ہے کہ وہ جبرہ اور کوڑ جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کی جاتی ہے۔ پچھلے اور ٹھیک نصف میں پٹی کے خرقہ کی ریکڑہ دونوں اوجھی اور دونوں حصہ بطرف مخالف ہر ایک کو لپیٹی جاتی ہیں اور دونوں مانہ سے او سے لپیٹتے ہیں جس طرح مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہیں ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونوں بندش مقام سکست کے شروع کریں اور اسی مقام میں جہاں پر پٹی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اسی جگہ سب مقام سے زیادہ بندش میں استواری درکار ہے اور جہاں زیادہ شکست کا صدمہ ہو چکا ہے وہاں پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقام شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہو وہاں بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہو اوسکی قفلت بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہو جاتی ہے اور باوجود ورم اور نقص استخوان سوا مان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدمہ کے پیدا ہونے سے نہیں ہوتا جو خاص ہڈی میں پیدا ہو کہ مفر استخوان تک پہنچ کر مخ کو فاسد کر دیتا ہے لہذا احتیاج کسٹروٹین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اری صدمہ نکلتا رہے۔ سب سے زیادہ ترلائٹ بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع باؤف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کہ پٹی کا عضو بھی بطرف عضو جالی کے ایک قسم کا فیصلہ دفع کرنا ہے جو وقت عضو علی نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو پٹی اور گدی کی بندش میں استقدر سختی مناسب نہیں ہے کہ غذا و عضو کو آنے سے منع



یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجنار اور درست ہو کر کو مانع ہوگی کفر اطکا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے پر آمادہ  
ہو تو فیروطیات راوہ سو بندش کی اعانت کرنا ہی لینے بندش بھی کرنا ہی اور فیروطی کا بھی استعمال کرنا ہے ہمراہ زیت انفاق اور  
موم کو کبھی رابطات کی جڑی پٹا سری کی ضرورت ہوتی ہے کہ سو خواہ پانی سے اوکو سر و کرین تاکہ ورم عار پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین  
ورم کی روغن بالونہ اور شراب قابض ہو کر تے ہیں کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضواؤں کی تقویت بھی ہوتی ہے  
اگر بندش کے مقام پر قرعہ پڑ گیا ہو فیروطی کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جس میں تحلیل بھی  
جیسے زیت اور صطکی اور اشقی حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور جوٹ نازہ ہے اور ٹوٹ جاسے گا زمانہ دراز نہیں  
گزرے ورم پیدا نہ ہوگا اور وقت مناسب ہو کہ رابطات کتان کے ہون اور کوئی چیز سرد اور روع بھی اور سرد لگائی جائے اور کبھی  
فقط سرد اور پانی سے بھی کو تھپتھپا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت فیروطی کی ہوتی ہے وہی فیروطی جسکو بھنے ذکر کیا ہے اور اگر کدی  
کی بندش بعد ورم کے ہو ادلی یہ ہے کہ اون اولیٰ ٹیمپہ کی بھی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن محلل میں ڈبو کر تسکین ورم  
کی بھی خاصیت ہو جائے ہیں اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی میں فیروطی وغیرہ لگائیں وہ سب پٹی کی نہ اور پرت میں لگائی  
جائے کہ ورس سے ورم کی ہیجان کا ان حاصل ہوتا ہے اور اگر اس مقام پر قرعہ پڑ گیا ہو فیروطی کا استعمال جائز نہیں کہ البتہ  
میں اگر استعمال فیروطی کا کریں اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوص فیروطی کے شراب سیاہ کو لگائیں  
اور چونکہ اکثر تکستہ عضوی قرعہ سے نہیں ہوتا ہے اسلئے واسطے واجب ہے کہ فیروطی کا استعمال نہ کریں اور اس کے عوض شراب مذکور  
استعمال میں لائیں اور وہ لابی جٹ گدی کے نیچے والی شراب سے تر کر دیں سہلوا ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جوطلا وغیرہ لگو ہو  
عضو پر لگائے ہیں اوکو ایک جدا گانہ فصل میں قرابادین کے ذکر کریں جب بندش کی ابتدا کریں چاہئے کہ مقام واجب اور  
موضع مناسب ہو شروع کریں زیادتی اور کمی اپنی ہی کی بقدر استخوان شکستہ کو خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہئے بشرطیکہ ورم بطاسر محسوس ہو  
پھر اوسے لفظ کو اوسے مقام پر دوسرے پچھن بندش کریں اور اس طرح بندش کرتے ہوئے موضع میں تک پچھن پچھن یہ پہلی بندش ہے  
پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری سے کہ مقام کس پر دو خواہ میں پچھن اولیٰ ٹیمپہ کی طرح تھوڑا تھوڑا دھیل کر تے ہوئے اوتیریں اور اسکے نتیجے  
پٹی کو اوپر کی طرف اوسے طرح سے اوپر کی طرف دھیل کر تے ہوئے لپٹیں اب دونوں پٹیاں دفع فضول پر عضو کسور کے ایک دوسری کر  
پچھن ہوئے اور اس کے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو عرض اس شکل بندش کی ہے اس کے پورے کرنے پر دونوں پچھن پچھن  
ہوئے۔ اور ادر پچھن دونوں جانب اور تک ہی بندش کرنی مناسب نہیں ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلئے کہ ورنک کی بندش  
سے عضوی گین بند ہو جائیں گی اور عضو کسور کو غذا اور سکی نہ ملے گی اور نتیجہ ایسی بندش مفروضہ عفونت بھی اوس عضویں پیدا ہوتی  
ہے کبھی ایسی بندش جس جاد پر لکھی گئی ہو نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی  
کو چھوڑتے ہوئے باز ہوتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو چھوڑتے ہوئے چوتھی پٹی کو چھوڑتے ہوئے پانچویں پٹی سے بندش شروع کر کے اوپر چڑھنے والے کو اوپر تک  
پہنچاتے ہیں گویا تیسری پٹی دونوں رابطہ اعدا ورنال کے محافظ قرار دجائی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع اوون پر بندش  
میں کرتے ہیں ان دونوں رابطہ اعدا ورنال میں دو غرض غنایہ ملو طین اور جس پٹی سے جذب ادہ کا بطرف عضو کو مطلوب  
ہوتا ہے اوسکی بندش میں سختی اس مقام سے سب سے نیچے کی طرف رکھی جاتی ہے اور جب قدر قریب عضواؤں کی پہنچتی ہے وہیں رکھی



جانتے ہیں اسی کو باطن مخالف بھی کہتے ہیں یہ وہ رباطات ہیں کہ جبار کے اوپر بھی ہوتے ہیں اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہوتی ہے کہ عضو طویل کو سمیٹ کر اس قدر یکجا کرے جیسے قلم واحد ہے جس حرکت ہو جائے ایسا ہو جائے اور اسی عضو کو چیدہ ہونے اور خم ہونے سے منع کر دے اور اگر شکست جہت عرض میں ہو اور پوری ہو اور سوقت جو پٹی باندھی جائے چاہیے کہ اس کا احاطہ اور استواری ہو اور سختی ہر جگہ سے برابر اور یکساں ہو اور اگر شکست کسی جانب میں زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمود کہتے ہیں واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اسی طرف زیادہ ہو جسے جو کسر زیادہ ہو اور بندش کو ناگون بدل بدل کر اوپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہیں ہے اس لیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرنی ہے فاسد ہو جاتی ہے یعنی وہ لعاب اور رشید جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور ایک قسم کا دایا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواء سے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بڑی بندش دہی ہو جس سے تشنج پیدا ہوا اس لیے کہ زیادہ تنگ و سخت بندش کچا کرے اور پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کچی پیدا ہوگی اور قیاط کو نزدیک تیر صاحب یہ ہے کہ ایک ن پٹی کھولیں اور ایک دن نہ کھولیں پس یہ تدبیر اولیٰ اور انسب ہے اس میں فرض کو دل تنگی بھی نہیں ہوتی اور نہ اس سے عبت اور بیکار کھولانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک طرف رقیق ہوئی ہو بخفی کہ اس کو صمدید اور ریم بنجانے کا خوف ہو اگر پٹی کھول کر اس کا اخراج کیا جائے بندش کی درستی اور اس کی محافظت شرائط ضروری ہے کہ کچا سب زیادہ زمانہ ہے جو بعد سے دن کے ہو اور قریب میں دن کے اس لیے کہ اسی زمانہ میں رشید اور جوڑ کے ملاسنہ والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہو اور ایک دوسرے کو گرفت کر لے بعد اس کے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام میں بندش کی سانس رہنے دین تاکہ تنگ ہو کر رشید کی پیدائش اور اس کے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سوائے مادہ رقیق کے مادہ قندار اور بکار آمدنی کو جذب کرے اس لیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے تاں جسوقت رشید پیدا ہو کر اس قدر بڑھنے لگے کہ اس کی ..... کو ضرورت نہیں ہے اور افراط اس کی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کریں اور قیاط کا استعمال بھی مانع اس کی زیادتی کا ہے اس لیے کہ قیاط کا اثر یہ ہے کہ غذا ضروری کو مانع ہوتے ہیں اور رشید کو مضبوط کرتے ہیں کہ پھر اس میں نفوذ غذا کا نہیں ہوتا ہے یہ سب بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب میں نہ دیا جائے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھ کر یاد رکھنا چاہیے کیفیت بندش کا بیان واجب ہے کہ جس چیز سے جبار کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوڑ سے جو صہیں سختی اور نرمی دونوں ہوں اور لازم ہے کہ قے یعنی خوشہ خرا اور خوب دفلی اور خوب اندر خوشہ کو تامل کریں انہیں سے جو کڑی نرم ہو اسی کو کھپا چھین لینے جبار تین متحرک کہتا ہے بندہ و سان میں چرکی اور کٹھ اور تن اور لوہان کی کڑی اس کام میں بکار آمد ہیں مگر یہ جبار خواہ کھپا چھین زیادہ تر گندہ اور موٹی اسی جگہ پر ہوتی ہے پھر چھان پر عضو میں شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کٹھ یا اور پلاؤ جبار کی پٹی اور بار ایک ہوتی ہے چھین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہوں کہ اس کے چھونے میں کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہ ہو بلکہ جو جو خوب ہے پھونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبائے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبار کھپا چھین چاروں طرف سے کھی جائیں اس میں احتیاط زیادہ ہے اور کوئی مقدار اس کی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اس میں کہ خوف نہیں ہے اور نہ کچھ اس میں مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب سے تمام مقام فصل اور جدا ہونے کے سبب کا سب جبار کے کچھ داخل کر لیں اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کریں

کھپا چوکی طویلانی جانب ہی ہے جسے جبر عضو کسورائل بہ حرکت ہو یعنی جبر چھلکے حرکت کرے اور اس وقت کہ پانچ کو لا سار کھنا مناسب ہے کہ اس کے  
سیان کو منع کرے گا پھر اس قدر بھی طویلانی ہونا اچھا نہیں ہے کہ اسکا بوجھ عضو شکستہ ہو اور زیادہ ہو اور زیادہ تنک کرنا بھی نہ چاہیے اور پھر  
جبار سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہیں ہے ورنہ جبار میں اس وقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب انہیں کوئی نقصان نظر  
آئے تو اس قدر کمی کر دینی چاہیے کہ اعتدالی وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہیں ہے کہ جبار اور کھپاچوں اور اس مقام سے طائی ہوں جو  
نظر کرنا اور اس پر کوئی شکستہ نہیں ہے بلکہ ایسے مقام کا انفصال چاہیے جو عضبانی اور غلٹی ہو لفظ میل کیفیت استعمال جبار  
کی اور قضا پر اسکی پانچوں کے بعد جبار کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تاخیر اور آفات سے امان حاصل ہو جائے اور جبار  
کسورائل اور اس قدر جبار کی بندش میں تاخیر مناسب ہو اور اکثر کھپاچوں کی جلد باندھنی میں ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہیں کہ مثلاً اور دم  
اور کھپاچوں اور نقاط پیدا ہوتے ہیں لیکن جب جبار کے باندھنے میں تاخیر نہ ہو جائے اور نہ باندھو جائیں قائم مقام جبار کی ایسی بندش کی  
چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدن جبار کے یہ فوائد پیدا ہوں پھر ضرور جبار  
کو لگانا چاہیے گو اول ایام میں کیوں نہ ہو واجب ہو کہ جبار کے ہمراہ ٹی اور گدی اور قسم وغیرہ اس قدر چھپان باندھو جائیں کہ خوب  
گرفت کریں اور سبکشان اور خوب درست اپنی جگہ پھین گدہ جگہ اور سکی نزدیک مقام شکستے اور زیادہ دباؤ اور پھر بڑی جگہ زیادہ  
سختی بندش کی بخوری بڑائی جاوے کہ اس میں علیل کے حال کا بجا خود ہوتا رہتا رہے اور اگر بارطبات خواہ شبان اور گدی اور ٹی اور بلند ہوں  
پھر اوچٹن زیادہ سختی نہ کرنی چاہیے اور بہت تنک اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہو کہ اگر زیادہ جبار  
اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جائے ہے اور جو بارطبات اور والی کھپاچوں کے اوپر ہیں اوچٹن اس طور سے نہ باندھنا چاہیے  
کہ جبار سے کھپاچوں کو چھیدے اور تو جھکا کر کے اپنی جگہ سے ہٹا دیں اور دور کر دیں اور درستی وضع سے اوچٹن زائل کر دیں نہ وہ  
ہو کہ ٹی کھولنے میں ضرورت کا لحاظ کریں اور حالت اختیاری میں ہرگز نہ کھولیں یعنی دوسرے دن ایک دن درمیان دو کر کھولیں  
ضرورت کی ٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتدا و علت میں ہو اور خصوصاً اس وقت کھپاچوں پیدا ہوں اور اس وقت یعنی بعد پیدا ہوں  
خارش کے وہی تدبیر جو ہمیشہ اوپر بیان کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے یا گزر جائیں ٹی کو دہرین رفتہ رفتہ کھولیں  
چاہیے اور ہر ایک جو چھوٹا ہو یا چوین دین کھولنے میں امان خارش اور دم سے حاصل ہوتی ہے اور اس وقت کس قدر بندش کو چھوٹا  
بھی کر دینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبار اپنی جگہ پر درست بندھ رہے ہیں اور کھولنے جائیں اگر  
بیش روز نہ گزرے گا جبار اور کچھ ضرور ہو پھر ہرگز اوچٹن کھولنا نہ چاہیے لیکن بعض اوقات میں جبار کا کھولنا کسی سبب ظہری کی  
دوسرین ہوتا لیکن محض نظر احتیاط سے اور نہ خیالی اطلاع اسل مرے کہ اتنی دنوں تک بندش اسکی کیا فائدہ ہو کھولنا چاہیے اور  
بھی غرض ہر ایک ہے کہ جو مقدار گوشت کی کھل گئی ہے شاید اور سکا رنگ اور حالت کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم  
ہو چکی ہے کہ بندش اس قدر سخت نہ ہوئی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بارطبات عضو کسورائل کے ہو ایسی کہ شکستہ کی دوسری  
بدن چھوٹے نان صالح کو نوکی اور سبب تنک وہ غذا جعبہ چھپائی اور اس میں ہوتی ہے نہ پھر ٹی کی ہرگز اتصال اور اجڑا ہوا  
میں پیدا نہ ہوگا جبار کو اوٹھا اور جدا کر نہیں چاہیے نہ کرنی چاہیے اگر نہ ہو کس قدر نقصان اور پھر ٹی کی دیرانت ہو اس وقت جبار کو کھولنا اور  
کھولنا اگر نہ کر لیں شہید میں تنکام نہیں چھوٹے کسورائل ہر جبار کا بعد درست ہو جائے جبار عضو شکستہ کی بند بار ہوا اس سے بہت نسبت

اسکے کہ قبل از استئذان کھول دین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے میں کچھ نہیں ہے کسے کے ہمراہ جراحت کی تدبیر جب کسی عضو کی ٹوٹ جائے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جائے لازم ہے کہ مجرب یعنی درست کرنے والا جراح خواہ کمان گزندہ بن اور در کسے میں نرمی کرے اور جابر یعنی کھیاچون کو مقام زخم سے دور رطلے اور زخم پر جو رطلے مناسب ہو خصوصاً جس میں فتنہ خورال شربک ہو اور کچھ ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ بندش کو دونوں جانب سے زخم کے مشورے کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر اس وقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسے پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اس کو کسی جبر سے پوشیدہ رکھیں تاکہ اس کو ہوا سے بچا دے اور پوشیدہ رکھو۔ اور اگر زخم خاص مقام کسے پر واقع ہو یعنی جہاں سے ٹوٹ گیا ہو وہیں پر زخم بھی اس وقت ایک جلد بندش کی تشبیک بخور جائیگا وھیلا ہو نیکیا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کچھ ہوتی بندش ہو اور مقام زخم میں کسی قدر ڈھیلی رہے اور ایسی ڈھیلی اس مقام پر ہو جیسا اسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو تراب سیاہ بکٹی میں تر کر کے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سرابی کا زخم کی باڑہ پر رکھو پھر کیطرف تو ریب کرنی چاہیے اور زخمی کرنی چاہیے اور پھر دوسری ہی دوسری باڑہ پر زخم کے جو پچھ کیطرف تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہو اسی طور سے پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی تو ریب پیدا کرنی چاہیے کہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوا محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پاجا دے اور اس مقام سے پٹیاں اور پانچ خوب جگہ کی ہوتی ہوں اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پاجا دے اور مقام زخم ایسا کھلا ہو کہ اگر کسی عضو سے اس سے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدوں سر کرنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سر کاٹنے سے کھل سکے اور جو کھاپا میں اور جابر مستحکم ہوئے ہیں ان میں چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینی چاہئیں ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انہیں سوراخوں کی راہ سے زخم تک پہنچے اور صمد اور ریم وغیرہ انہیں کیطرف نکالا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد رستی اور اچھو ہو جائے زخم کے اگر چاہئیں سب کو بند کر دیں اور پوشیدہ کر دیں خواہ اثنای علاج میں جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دیں اور جب کھولنے کی ضرورت ہو کھولیں اسلئے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہو خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مفر ہے اس واسطے واجب ہے کہ زیادہ تنگ بندش نہ ہو اور اس کی وقت اور چھپا دیا کریں جب زخم اچھا ہو جائے اور کچھ اسکی صحت میں کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جیائے کا بوجہ عدم امکان کی حالت جراحت میں نہ ہو اب کرنا چاہیے اور کھیاچ پڑا دینی اسی مقام پر اگر گنجائش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل جیائے کے نہ ہو اس وقت رہو دیں اور ایسی تدبیر کریں کہ صبح اور شام جب وقت زخم کا کھولنا اسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولنے وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہے اور بے لگا دیندش کر کھل جایا کریں۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے واسطے ہے کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد نفع کی پیدا ہوئی ہو اس وقت اوپر سے باندھنا چاہیے تاکہ وسط تک پہنچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہر خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہو زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی ایک پٹیاں میں کچھ کمی نہ ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل و برداشت کی ہو پٹی چاہیے اور جب بندش زخم سے ہو اور جتنے پھر سے پٹی کے زخم سے الگ ہوں بہ ترتیب انہیں نرمی بڑھتی جائے اور ڈھیلی ہوئی جائیں اور اگر زخم میں گڑھا بڑا پیدا ہو اسے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑھے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش سخت حاصل ہو جائے فوالمطلوب ورنہ زخم سے نوہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑھا زخم کا مقام شکستہ تک



پہونچ گیا ہوا سو وقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اور شکستہ اور پھا اور لمبہ کرنا اس شکل سے جو صہین برآمد کرنا یکم وغیرہ  
 کا آسان رہے جو یکم کہ زخم میں مجتمع ہونا چاہیے اور اگر میون میں اوس ٹی کا ہر دروازہ دوسرے جو متصل اور گر زخم کے ہے تاکہ دم کو منع پر صہین  
 اور اوس مقام پر قیود ملی بر گزرنہ لگایا چاہیے بلکہ اوس کے پاس قیود ملی کو نہ بچانا چاہیے خصوصاً اگر میون کہ بیشتر عضو باؤت متشنج ہوتا ہے اگر  
 اجنبی کسی راوی کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے۔ اگر ہر کہہ کے زخم سے کونکلی بھی ہو اور عضو شکستہ  
 حیات باقی نہ رہے کا خوف ہو اور سو وقت پچھو لگائی جائیں۔ یہ بھی چاہنا ضرور ہے کہ زخم جقدر کم مضبوط اور سہوار بند ہوگا اوس  
 بندش کو نازل بطرف زخم کے کھینچیں گے اور اگر بندش میں خطا واقع ہوگی ضرور دم پیدا ہوگا خصوصاً اگر دھیلارہیگا اور مقام زخم میں بند  
 بخوبی نہ ہوگی اور اوس کے سوا اور مقام میں سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد یکم وغیرہ کی بند ہو جائے صدید  
 اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہونچے گی اور اگر بالکل کھلا ہو اچھوڑ دیں گے عین وقت پیدا ہوگی اور مروی زیادہ ہوگی اس صورت اوس عضو  
 کی واقع ہوگی اور لوہے ایسی در دوا و جہیات کی پہونچے گی جس سے ضرر پیدا ہو جائے۔ لہذا الطیب کو لازم ہے کہ بین بین بند بندش کی کرے  
 اور لحاظ رکھے کہ بندش کیا ضرر پیدا ہوگا اوس کی تلامی پہلے کو کہہ کہ بھی ضرر مستحکم نہ ہونے پائے اور تدارک ہو جائے کہ اگر کسی کی بندش ہو کر نہ  
 جانا اور ترجیحاً ہونا اسلئے کہ بالکل ایسی ٹوٹ نہیں گئی ہو ایسا صدید ہی پر اکثر کو چھٹا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہیں جاتی اگر چہ ہو کر رہ جاتی ہے  
 اور سو وقت دوبارہ ٹوٹنے کی حاجت ہوتی ہے۔ ایسی وقت بھر کو حال شدید کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنی جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی میں  
 پڑنا ہو اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ ٹوٹنے کی کو ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ دوبارہ ٹوٹنے میں اکثر خرابی یہی ہوتی ہے  
 کہ جہاں سے ٹھیک گئی ہو وہاں سے نہیں ٹوٹی ہو بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹی ہو جو شدت گرفت اوس سے ٹھیک ہو چکا ہو اور اگر وہاں سے  
 ٹوٹنے کے چارہ نہ ہو پہلے اوس کی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ شدید نہ ہو سختی ہو جائے اور نرمی پیدا کرے والی دہی اور یہ بین جہاں بصلابت میں  
 مذکور ہو گئیں اوس مقام پر چسپی جلد البیہ والیہ اور نمر اور قور و رخن کو اور امالات ہونی اور کھانسی تم کا شور باجو اور جہاں رطوبت القطن وغیرہ وجہ ہوگا  
 تب توڑنا چاہیے اور بالنبہ ہر وقت زطول آب گرم کے اور دخول آئینہ کی ایک دن میں چند مرتبہ دوا دمت رہو اور اگر یہ تدبیرات مافع نہ  
 اور تجربہ اور بلانا اسی بدولت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہے کہ اوسے مقام کا گوشت پاک کر کے کھولیں جتنی در تک شیعہ خواہ چھلی  
 اور لعاب دار شو سخت پیدا ہوتی ہے پھیلنے کی ضرورت ہو اور جتنی دور وہ گرے جہاں برطوبت لڑے جمع ہوتی ہے اوس کے نکالنے کی ضرورت  
 ہے بعد گوشت کرکھونٹنے اور پاک کرنے اور شدید کے پھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ ٹوڑیں اور پھر درست کریں اور زخم کا علاج کریں اگر ایسی تدبیر  
 ہڈی کا علاج بدون ٹوڑنے کے اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ پہلے شدید کی نرمی کی تدبیر کریں بعد ازاں بندہ یوہ کھیاں اور جیرہ کے ایسی بندش لگائیے  
 جس سے ہڈی کی کچی جاتی رہے اور سیدی ہو جائے جب سیدی ہو جائے اور جقدر شدید پیدا ہوتی ہو وہ بھی درست اور سیدی ہو جائے  
 اور جو بدن زخم میں جیسے لڑے وغیرہ انہیں فقط توڑ دینا دوبارہ کافی ہوتا ہے کہ سیدھے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے صاف  
 یہ بیان ہو جب عدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے شمع و دم کے جو تہہ بہہ اور جو خارش مقام میں پیدا ہوتا  
 ہے اوس کے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل میں واقع ہوئی ہے اوس کو دفع کر دین طلا مائع و دم اور  
 واقع خارش سے باب طلا اور بندش میں چند اشارات ہے۔ یہاں میں مذکور ہیں کہ وہی ہیں اور چند اقسام کی قیود ملی اور فلولابت  
 ہر اور شراب عفن کے مذکور ہوئے ہیں اب ہم پھر انہیں چیزوں کے بیان کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں واجب ہے جو قیود ملی





خواہ بطی خواہ مرغی کی یا خنزیری اور اسکے واسطے جسکے لیے شریع میں ریخہ اور سو حلال ہے، نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کی سہرا ایک ن چوبیسون میں سو دوا قبہ اس سے مرہم طیار کرین تمہیں کھتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ شش و بر وقت بدن پر مین کے خصوصاً شش و مرغی و ہنیت کی چیزیں پھر نماز کیا کرے گا اور حلال ہونا ان اشیاء کا مرہم اسکا ہے کہ اکالا استعمال ہو اور اسکا قائل اہل اسلام نے ہذا انحصار علاج کے خاص دوا و دوا میں آٹھ اجنبی فقہاء میں لیکن شرط زیادہ شکل ہے اور مطالعہ شریع کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے بیان ایسی چیزوں کا جو اسٹیم اور کرین اعتماد اسکے معالجہ میں تو البض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے اہل اور مرغیہ اور قویہ کشف کا استعمال و وقت چاہیے کہ کوہین مثل زعفران اور دارچینی اور مر کولادین اور راشن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اوکڑا نہ ہو ورنہ کو جوش دیا ہو اور غلظت و سخت لگو ہوا ہو چربی کھنڈ اور پوست بہا خرا اور سب چیزیں جو دھید کے تحت کہ زمین مذکور ہو چکی ہیں یہاں بھی ہیں استعمال آں اب گرم اور روغن کا یہ بات معلوم ہو کہ اب گرم اور روغن یہ دونوں بروقت حر کے قابل استعمال کے نہیں ہیں اسلیے کہ یہ جہاں درستی کو مانع ہوتے ہیں ان قبل از خبر کے صلاحیت استعمال کی رکتے ہیں اسلیے کہ یہ دونوں بجا پرادہ کرتے ہیں اور بجا کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ قبہ ورم کی تخلیل کرتے ہیں اور جو صلاحیت پیدا ہوئی ہو اور سے دور کر دیتے ہیں اور جس شہیدہ رابطات پیدا کرتے ہیں جو اعصاب میں ہیں پس حرکت ہوا اور اسکے آسان ہوا اور سے بھی مہذبین جو اور اگر استعمال آں اب گرم اور روغن اور چوبیسون کا اور نیز استعمال رخ کا ہوگا ان فائت سے محفوظ بھی رکھو گا اور انکا تدارک بھی کرے گا اور در بیان زمانہ ابتدا اور بعد جہ کے پیدا ہونے کے جب قدر زمانہ ہے اس میں اب گرم اور روغن التمام اور جہ کا زیادہ مانع ہے کیونکہ طفل کے بدن میں انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نوجوان اندام میں قریب طفل کرین انکو ابدان میں استعمال کیا جاتا ہے مگر استعمال اور وقت کرتے ہیں کہ خدا اور اسکے بدن پر خشک ہو جائی ہوں اور جد وقت خدا میں خشکی آجائی پھر ضرورت مقام کو وقت پیشہ طیار کر دے بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اور اسکی بھی پابندی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر در مین سکون پیدا ہو اور وقت پھر روغن اور اب گرم کے استعمال کی اجازت نہیں ہے اسلیے کہ بھی بروقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے اب گرم کا نطول کرتے ہیں اور اس نطول سے اور انکی مراد ایک ہفتہ خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام کو وقت کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہیں لیکن اس نطول کو بالشرایع ہونا چاہیے کہ سبیل کو قدر وہ حرارت میں معتدل ہو اور اسکی برداشت کر سکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تخمیل زیادہ کرنا ہے اور بدن میں جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور ویرک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھر ہوا ہو اس سے جذب مادہ پیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت میں اعتدال پیدا کر دے اور نیز بھی اتنی دیر نہ کرے کہ عضو پھول کر اوچا ہو جائے اور جب پھول کر کھینٹے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہیں رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے آں قطع میں مفصل بیان کر دیے ہیں اور ان احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مچھو تو اس مقام پر پند ہے کہ اگر در و نہ ہو گز روغن نزدیک نہ لائیں اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سو اسے اور سقد رکی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدا کی کسرین بنظر اعتیاد کے اور جو مفاسل بعد جہاں درست ہونے کے سخت ہو جائیں خواہ ان میں صدمہ دئی کا ہو چنانچہ تیار فاض کا اوپر خدا و تدارک الیہ کا کرنا بہت مفید ہے مجبور کے تغیر کا بیان اور تقیہ کا لینے کھانے پینے کی چیزیں جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئیں انکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور روغن نہیں لڑو جب بھی ہوتا کہ اس سے جوش بد مزہ پیدا ہو اور

ضعیف اور لود کمزور نہ ہو جیسے پائے اور ہر سید اور دھجہ اور کلا اور اوپر کی کھال اور پچ گاد جو پختہ کیا جائے اور اس میں قبیل اور چیرین جو خون غلیظ پیدا کرتے ہیں اور شروبات میں شراب غلیظ فالغز بنی چاہیے اور نقل میں شاہبلوط اور وہ ربوب خنین حدت نہوا دقتنی چیزیں خون رقیق پیدا کرتی ہیں سب سے احتراز کرنا چاہیے اس طرح جن چیزوں سے خون میں گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزیں جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہیں جیسے سرسہ رقیق اور جو چیزیں کہ اوغین مصالح گرم پڑھوں اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو جائے اگر اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا لطیف غذا کا ہے جقدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہے اور جقدر خون اوسکی انداز کا ہے اوسے کے موافق غذا میں تللیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جائے اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہو رہی ہے چاہیے اور شروبات میں بھی ایسی ہی چیزیں اختیار کرنی چاہئیں۔ جو نفس تدبیر میں احتیاط کا پابند ہو اوسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف و شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کو ضرر سے محفوظ رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت قصداً اور اسہال کے ہوئی ہو بعد چند روز کے پس استعمال اوسکا ضرر ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوئی کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت رشید زیادہ پیدا ہو جائے پھر اوسوقت غذا غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوئی ہے صفت غذای موافق کی جسکا استعمال بوقت الفجار کے کیا جاتا ہے سیدہ کی روئی اور چاول کا ناچربی گاڑی اور درودہ ان سب کو بیکہ برسیہ ایسا دیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو روئی قسم ایسی فریبت ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جہاں دروست کرنے میں وہ دوامو میانی ہے کہ ایسے لوگوں کو واسطے عجیب النفع ہے اور جو امواج کسر اور جبر کے ہے اور ان سب کا تدارک ضرور ہے ایسی فائدہ میانی میں موجود ہیں کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہے کہ پھر اوسکا لہذا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ والین خود بھی محسن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزیں کو بھی شفعن کر دیتا ہے مثل بڈی وغیرہ کو لہذا اوسکی عفوئت روکونی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہر افسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بقوت رض شدید گوشت میں عارض ہوتا ہے کہ مثل قہیر کے لہذا نامی اوسکا علاج بچہ وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ اول و دوامو جو عفوئت کو مانع ہوں اگر اس عفوئت کی تدبیر نہ کی جائے انجام کار لکھ اور سرنے کی نوبت پہنچے گی۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی درم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحت عارض ہو کر ہیں اوسکی تدبیر حسب بیان ہو چکے کہ فی چاہیے کبھی رشید زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر میں اتنی مقدار کی ضرورت نہیں اوسوقت تللیف غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار رشید کی پیدا نہوا دقتنی اوسپر کرنے میں اوسی قسم کی جو ذکر ہو چکے تاکہ مقدار متولد کم ہو جائے۔ کبھی بوجہ کچھ اور دروست کرنے کی استرخای مفاسل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صمدید کا مغز استخوان نکلتا ہے عارض ہوتا ہے اور عفوئت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ بڈی کو نکال کر راہ صمدید کی سیلان کی بند کر دین تللیف امقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان میں بیان عام تحفہ کر ٹوٹ جانے کا اسسہ کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہے کہ جلد نہیں بچھنے پاتی ہاں درم جلد میں ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب درم کو علاج میں مشغول ہوں اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرے اکثر بات پیدا ہوتی ہے کہ بڈی فاسد بھی ہو جاتی ہے اور ذیل نرف خواہ بعد اوسکے چند امراض دی ایسی پیدا ہوتی ہیں جیسے حیات اور عیشہ ذال عقل اور اگو اور چند امراض اور عفوئت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر جس مقام سے استخوان شکستہ ہوئی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چھو کر رہتا ہے اور اوس پر ہاتھ پھیر کر رہتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہیں ہے کہ پہلے بڈی کو اپنی حالت پر پھر لانا کہ ضرورت میں ہے بلکہ جلد کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ اوس میں احتباس صمدید کا نہ ہونے پائے نہ اس بڈی میں اور نہ کسی اور مقام میں اسلئے کہ پہلے تدبیر ایسی کی ضروری ہے کہ کیم

اور صدیکہ کا انحصار اندر نہ ہونے پائے ان اگر اطمینان زیادتی درم ہو جائے اور درم کم ہونے لگے اور سوقت چند ان اہتمام نہ کرنا چاہی  
 چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت نحوڑی مقدار بھی چاک کی کیوں نہ ہو اور نقطہ ایک ہی مقام کسر کے معاذی ہو لینے اسخون قحط اگرچہ  
 متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شکاف کی کمی ضرورت نہیں یا انیکہ درم شکافہ ہو کسی ایک مقام  
 کسر کو ظاہر کر دے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ پس سی جگہ پر بڑی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر جلد کسر  
 نہیں ہو چکا ہے۔ اس بات کو خوب سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض اوقات جو حدس طبیب کو  
 بطرف حساب کو کرتی ہیں اور میں سے ایک مدبر یہ بھی ہو کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کریں اپنے کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک  
 اور کس قدر ٹوٹی ہے اور ٹوٹنے والی چیز کی قوت کس قدر تھی اور وہ شوکتی بڑی ہو اور کس قدر قوت رکھتی ہو اسکی خیال کر لے کسی کیفیت کسکی  
 اور مقدار اسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسکی ہوئی چاہیے۔ اس طرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں  
 وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہیں مثلاً سکتہ اور سرد اور بطلان صحت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اسکی شکاف  
 پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسرافق ہے یا چند جانب میں لینے اگرچہ چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ بڑی بھی شاید چند  
 مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اسلیہ کہ اکثر ملاحظہ نہیں ہوتی اور اگرچہ جوتی ہے تو بہت کم مگر بڑی  
 کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شکاف پیدا نہیں ہوتا خواہ غور اساشکاف پیدا ہوتا ہے اور سوقت با ضرورت احتیاج  
 شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ انکے سے مقام کسر خواہ عضو کسور نظر آجای اور ایسے احوال میں جلد کے  
 کھوٹنے کی ضرورت ہوتی ہے اور شکل صلیب میں شکاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شکاف کو جلد کو جھیل کر بڑی کو ظاہر کر کے دیکھیں کہ لینے  
 جو بڑی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اسکا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شکاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شکاف کو پر کر دیں کہ  
 سوکھو ہوئے کپڑوں سے اسکی لحد غلطی نہ پٹیان باندھیں گے گہرا و نکو شراب میں ڈبو کر اور دوسرے دن تک لینے بندھی ہونے دیں اور  
 نہ کھولیں۔ جو شہرہ لینے چوٹ مدد منہ تک پہنچو اور اندرونی عضو کو کھول دی اور نمودار کرو اور اسکا علاج باغ میں بند کر دو جو جاکر اور اسکی  
 پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور اسٹمہ اور منقار اور سبب قسام کی چونکہ جکایاں اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور یہاں بھی اسکی علاج  
 طریقہ مذکور ہو گا کہ تر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شکافہ ہو جائے اور دوسری جانب جلد کو بطرف اندرون کے نافذ ہو  
 بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے یہ ہے کہ اوپر کی طرف جلد مسک کر چھڑ جائے اور ایسی قسم شکست کی انکے سے پوشیدہ رہ نہیں سکے بلکہ انکے سے فرار نظر  
 آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا بڑھ جائے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر بھی ہے کہ اسے اسقدر چھیلین کہ جہاں تک صدمہ پہنچو  
 ہو چکر جھیل گیا ہو وہ اثر اور نشان سٹ جائے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی طوبت سوداوی اس مقام پر لگتی اور مقام رگہ کامضبطہ اور  
 مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جائے گا اور سوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی انجن گر وغیرہ  
 موجود ہونی چاہئیں اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے پوری اور اسکی بعد اس سے کم عین اور اسکی بعد اسکی مقدار مطلوب چھیل جائے  
 اور چھیلنے وقت دوا پر اسی لینے چھپانے واسطے استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہو گا اور وہ راسیہ بہ ہین جیسے ایرسا اور شرکا آنا اور دوا  
 کندر زراوند پوست چغندر اور مر اور انزروت دم الانجن اور جو جھفت ہو اور اس میں لزع نہوا اسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے۔ لیکن  
 اگر دریافت ہو کہ شکاف خواہ صدمہ جلد کے اندرونی جانب تک پہنچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کہ فائدہ معذ بہ ہو گا جب تک کہ رسی جلد کے





ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہنچے گا پھر اس وقت تک کہ کونسل کی ضرورت ہوگی کہ اس کے بعد بد کو کھول کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص کسی  
 عضو میں صدمہ پیدا ہوا ہو اس کا کیا حال ہو گا لہذا اس بڑی کوٹھن ڈالنا خواہ قطع کرنا ضروری ہو یا نہ اور اس کے تمام اور لچکانے کو روکنا ضروری ہو یا نہ  
 تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدمہ کا اندر کی طرف نہ ہو ہم بھی بڑی کو قطع نہ کریں گے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان  
 ایک مقام مناسب ہے کہ میں اور مناسب مقام وہی ہی جان سے حفاظت اور سامنا پیدا ہو صدمہ کے برابر ہونے کا اور گمان غالب ہو  
 کہ ایسی جگہ سے ریم کا برابر ہونا بخوبی ہو گا اور قطع کرنا بھی سہولت ہوگی اور پھر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور لہذا کہ قطع اور ہموار  
 کرنے کی حاجت نہ ہوگی اور نیز وہ مقام اور یا ہونا چاہیے کہ مقام غصہ سے بڑا ہو یا فسخ اس لیے کہ اس کا وسط بہتستہ اعصاب سے ملاتی نہیں  
 ہو اور کہش کر لی اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ جاب کو کس قدر برداشت نہ ہو پچھلے پاس اگر بہت رومی سے اور خطرہ اس میں زیادہ ہے اور طبعیت  
 تدبیر کرنی چاہیے۔ اور تہذیب نگارم روخت پکانا چاہیے۔ اور اگر جاب پر کسی طرح کی سیاسی پیدا ہو ایسی سیاسی بھی فقط ظاہر جاب میں ہوتی ہے  
 اور اس میں چند ان ضرر نہیں ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤں کو سیاسی پیدا ہوئی ہے اس کی تدبیر کرنی چاہیے اس طرح کہ شہد میں سمجھنا اور سکاروٹن کل  
 لگا کر اس سیاسی کو دھو متین تا انیکر صواب طرف ہو جائے اور بعد دھو متین کو اسی مقام پر دوا کر مہی جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور اگر وہ سیاسی  
 جاب کو خوب جھگڑی ہو اور تھوڑا سا خواہ دھو متین سے نہ چھوڑے ہو اس سے بڑا چاہیے۔ جس وقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور بڑا  
 کرنے کی ہو خواہ اس کے کاشت ڈالنے کی ہو اور یہ اور کہ مضر خواہ کاشت کرنا کی ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح  
 شیخ اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ انتظار اسی مقام پہنچا معلوم ہوتا ہے اور اس وقت پسندیدہ ہے جہاں کہیں وہ  
 جھلی جو سام آئے موصوم ہو اور تھیں تنگی خواہ غلط پیدا ہوا ہو یا نہیں کہ اگر اس جھلی میں نفس پیدا ہو گا کافی الحال درم اجاڑ گا اور  
 نشج بھی پیدا ہو گا اور کبھی جو لکھت ہو گا لہذا اس بڑی کافی الحال اخراج کر دیں کہ کشت سے نجات ہو اور کشت کی تہی زائل ہو کر کھل جائے  
 خود پلٹ آئے اور اگر بڑی میں سورخ پڑے ہوں اس وقت بھلے کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر خوف اپنی سرگی کھوڑی شکستہ ہوئی ہو اور  
 جاب نمایان ہو اور درم پیدا ہو اس کا نام قطرہ ہے اور تھیں بھی استفادہ بھلے کر فی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کہ مضر رہے  
 دو دن خواہ تین دن تک مصلحت نہیں ہے لیکن اگر اس کا علاج دوسری دن سے کرتے ہیں کا شائدی کا بار کاشت ہی سے ہوتا ہے جگاڈا کر  
 ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سورخ کر کے قریب قریب بڑی کو ٹوٹتے ہیں اور سورخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہیں کہ بڑی کو ٹوٹ کر  
 ٹوٹ کر جاتے ہیں اگر چہ بڑی کو ٹوٹنا خالی از ضرر نہیں ہے۔ اس لیے کہ کبھی اگر بخوری سی غفلت ہوئی سورخ کا اثر غشا کا پتہ نہ جاتا ہے  
 یعنی وہ جھلی جسا نام اقم رکھا ہے۔ مان اگر وہ جلا جو اوپر پہنچے ذکر کیا ہے کہ لین پھر غشا کی ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے  
 جو دوا و اطباء نے ذکر کیا ہے اس سے ہم بیان کر لین پھر اس کے بعد خاص تدبیر کا ذکر کریں۔ قدامتے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش کر لین اور  
 بعد دو چاک سر میں متقاطع وایا نامہ پر کریں اور ایک چاک شکل چلیا لینے چاہیے کہ گردن اور اس چاک کو تھیں ایک چاک نور سہی  
 جو ضربت اور شیخ ہو پونچا ہے بعد از ان چاک کو تھیں کی جلد الگ کر دی تاکہ بڑی کھلی جائے تھوڑے دنوں میں کاشانی کرنا مستطوب ہے۔ پھر اگر اس چاک  
 کرنے سے خون جاری ہو چاہیے کسی فرقہ وغیرہ سے اس کو پھر دوا اور بند کر دی اور وہ کر اس کے اور باقی تھیں نہ رہا ہو۔ اور اس سے بھی خلی  
 بند نہ ہو خشک کرے ہو پھر زین اور اس پر ایک گدی ٹھہرا ہے میں ڈال دی ہوئی اور زین میں تھیں اور کشت کے اوپر ہی ہوا ہو  
 جگہ کے مناسب ہوتا ایک دو سرے روز تک کر کوئی اور تازہ خاوت دوا قسم اور اس رو سے کہ پس مناسب ہے کہ استخوان شکستہ کی تدبیر کی

کرین اور تقویر اس طرح پر کریں کہ طبل کو بیاتین خواہ اور سے لیٹیں کہ حکم بن جس طرح لائق بحال رکھے ہو اور سکے بعد ورنون کان اور سکے کسی صوف خواہ رولی کسی بند کریں تاکہ چوٹ لگائے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہنچے اور زخم کی بندش کو کھولیں اور جب چھوٹے اور گندمی وغیرہ جو بندھے ہیں اور کواکب کریں اور مقام ماؤف کو پوچھیں اور سکے و دوا کو حکم کریں کہ چار کپڑوں سے مضبوط اور سکون نمایاں اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہوں اور جو جلد چاک ہو چکی ہو یا باقی قائمہ پراوہ سو اوپر کیٹن کپڑے میں رادہ پاری اوس جلد سے ہر جو ٹوٹی ہوئی بڈی پر دافع ہر اگر یہ بڈی رفیق اور ضعیف ہو اور براہ طبیعت اور خلقت کی بودی اور کمزور سے خواہ بوجھ ٹوٹنے کے ضعف اوس میں پیدا ہوا ہے اور سکے لیے مناسب ہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جائے اس طرح کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھیں اور جو آگے سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کریں اور سکے بعد باریک آلات کا استعمال کریں اور سکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شہرہ نام رکھا ہے اوس سے کام لیں اور بڈی اور بھارنے اور چٹن لینے میں نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائیں تاکہ سرین کوئی ایذا اور گزند نہ پہنچے اور اگر بڈی قوی ہو لائق حال اور سکے سے کہ پہلے برصہ وغیرہ سے صوف یا کپڑے بشرطیکہ وہ بریا زیادہ لایا نہ ہو جو اندر کی جلی تک پہنچے اور یہ برے ایسے بنے ہوتے ہیں کہ انہیں کسی مقام میں مناسب ایک ہندی اور گرہ سے بنی ہوئی کر کے اس مقدار میں تک سوراخ کر کے خود بخود ٹھہر جاتے ہیں اور دوسری فرونی صفاق اور پردہ تک پہنچنے کو مانع ہوتی ہے۔ پس ایسے ہی برے سے استخوان شکستہ میں گرہ پیدا کریں اور اوسے اور کھڑک لیں اور ایک ہی ہر نہ لے اور کھڑک لیں بلکہ خوراک ٹھوڑا بچا کر کھو مکھن ہو کہ اوکھلیوں سے اوس بڈی کو اوکھڑ لیں اس سے بہتر کیا ہے اور اگر بڈی پٹری موچنے سے اور بڈی سے خواہ اور کسی ایسے اوکھڑ میں مناسب ہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہوں اور ان میں فاصلہ بقدر سلامتی جانی کے ہو تاکہ تراب استخوان داخلی سطح کو ہوا دینے میں مناسب ہے کہ سوراخ کی بچہ کیتھہر جگہ ایسی باقی نہ رہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوس میں سوراخ نہ ہونے باقی اور اسید واسطے واجب و در ضرورت کہ انہیں برے کا کیتھہر صفاق تک پہنچ جائے اور یہ بات بدون اسکے نہیں ہو سکتی ہے کہ مقدار برے کی مقدار حجم استخوان شکستہ کے ہوا دینے میں بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے میں جب قسم کے برے کا استعمال کریں جہاں جیسا موقع ہو اور اگر شکستہ اوہنین مقامات میں ہو جو اثنا سے استخوان میں لینے جو مقامات بڈی کو درمیانی مقامات کے ہیں اوس وقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثنای استخوان میں ہوں فقط تاکہ جس وقت بڈی کو کھینچیں مناسب ہے کہ خشونت استخوان سے کو برابر کریں مراد یہ ہے کہ خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اور سے درست کوڑے اور یہ اگر بڈی بذر بوجہ سون کے دور کریں خواہ کسی اور رابی وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام میں مدد دیتے ہیں لیکن اوسے آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لیں جو حجاب اور صفاق کو چھادے اور اسکا اثر چھیلنے میں اوس پردہ وغیرہ تک پہنچنے نہ پائے اور اس کے ذریعے پردہ وغیرہ محفوظ رہے اگر کچھ کوئی لگا کر خواہ کچھ بڈی کی باقی رہ جائے خواہ کیا اور شیطیہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اسے نرمی سے نکالیں بعد از ان علاج بذریعہ فینک لینے حتیٰ اور مریم کے کریں کہ یہ تدبیر سہل اور آسان و درمیانہ قسم علاج ہے اسکی آسانی زیادہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی بڈی کو کیتھہر کھوڑا اور کوئی بچہ استخوان سے کو کٹشوت کرے چاہے کہ اوس بڈی کے بچہ وہ اگر کچھ جسمیں گھڑی خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہے اور تیر جانبہ اسکی لطافت طول کے ہوتی ہے اور چوڑائی اوسکی جو شکل دانہ مسور کے گول ہے صفاق پراوہ سکا زور ڈال کر چاک کرنا مناسب ہے اور اوسے گول مقام کے اوپر تھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھیاری ایسی ہو جس سے کام آسانی برآمد ہو اور اوپر سے بڈی کے اس تھوڑی وغیرہ سے ٹھونکھیں اور سر کی بڈی کو قطع کریں جب ہم بہ تدبیر کریں

چیزیں ضروری ہماری کرنے والی ہیں سب سے پہلو فراغ حاصل ہوگا اور جو احتیاطیں مجھ پر ہو کر چلا دیں ضروری ہیں سب کا حصول جائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہ ہوگا اور نہ معالج کو اپنی اور اوکھڑے کی سبب سے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آگے کے جسے ہم شکل مسور کے کہ چیک ہیں سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات برطرف استخوان سر کے پڑیں سبب سے پناہ فعل کرینگے اور کسی طرح کی انڈیا پیدا ہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ آخر شکل مستدیر عد ہی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے بھی کی طرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جائیگی اور اس کے آگے سوا اور قسم کا آگے ایسا ممکن نہیں ہو کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور اگر کھیر کے الگ ہو جائے اور کوئی آلاس سے زیادہ جلد اس کام کو کر سکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو مفید دوس کی ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطباء اسکی مذمت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ردی ہو اور قول اور راوی ہمارے استخوان سر کی ہڈی میں ہو جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہو جائے اور یہی علاج جمیع انواع کسر میں پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو گیا ہے اس علاج کو ذکر کر کے خوشن کو واسطہ دیکھو کہ کیا یہ حکیم بولیں اور جالینوس لڑی کہا ہے اور ہماری تعلیم و سنو اس مرض میں کہ ہوا و بیان کیا ہے کہ مقدار کی کسی قدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جس قدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہو اس کے تعین یا اس طرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی شق ہو اور ریزہ ہو گئی ہو اسکا نکالنا ضرور ہوتا ہے۔ خواہ جتنی مقدار میں تھوڑا پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق میں ملتا د کثیر ہوتا ہو اسوقت مناسب نہیں ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالیں اور دور کریں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کون کون سی چیزیں ہو سکتا اگر اور سبب فعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب آئے ہوں پھر بعد علاج جدید اس کے فعال آلات قطع اور ترمیم وغیرہ کے ایک کپڑا لٹکانا کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور ریشم لٹکانا میں مجھ کو کہ زخم کو کچر کہ زخم پر رکھیں اور زخم کا سونہا اس کے آگے سے بند کر دیں۔ پھر ایک کپڑا دو تھ کا خواہ تین پر تھ کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اور پیرکھیں تاکہ صفائی اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا اثر نہ ہو جو بوجہ نہ پڑے اور اس دو پر سے خواہ تھ سے کپڑے چوڑی ہٹی کر دیں اور ہڈی میں کڑی لکھیں بندش اور سیدھ کر دیں جس قدر گرفت کرے اور جو زخم پر رکھا ہے اس سے اپنے اور تھٹ جانے سے روکے اس کے بعد جو تھ بیزارچی مسکن التھاب ہو اور صفائی پر ضرور دیکھنا چاہیے اور یہ بھی کہتے ہیں استعمال کریں تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تھ کو دور کر دے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اور اسکا استعمال کریں مثلاً ٹوٹا شکل برقی اور پر سے ٹیکایا کریں اور تھیر و دز اس ہڈی کو کھولیں اور مقام مائوف کو پھینکیں اور جو علاج گوشت کو آگے نہ لے میں جلد موثر ہو اسکا استعمال کریں اور بعض اوقات میں ہڈی چھیلے بھی ہیں اگر اسکی احتیاج ہو جو وقت کوئی ہڈی اور بھی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہیں اور جس قدر اوپر جراثیم کو علاج میں مذکور ہوتی ہیں ان سب سے علاج کر سکتے ہیں۔ حکیم بولیں نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفائی سر میں بعد علاج جدید کے ورم خارجی عارض ہوتا ہے نا ایسا شق استخوان سر کا بند ہو جاتا ہے اور شق جلد کا بھی اور بلو خود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے۔ اور اکثر ایسے لوگوں کو استداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہیں اور یہ اعراض آخر کو لوہیت برگ مریض ہو پناہ دیتی ہیں ورم گرم کا پیدا ہونا صفائی سر میں یا بلو اور پچھو جانے ہڈی کے ایک قسم کی جھین پیدا ہوتی ہے یا اگر کھیر اور گرانی فیض آگے کی طرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ ہو پچھو سے خواہ بلو برودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اسکا سبب بھی واضح ہو اسوقت اس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اسکا پوشیدہ ہو اس کے ازالہ میں کوشش نہ کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز



نافع نہ ہو قصہ کسی رگ کی رگھاہ سر سے کرینگے اور طعام اور شراب میں کمی خواہ وہ بہت بڑی بات جو اور ام حارہ کے لائق اور مناسب ہیں جیسے منطیل و عنگل سے خواہ ایسی پانی سے جس میں خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بالونہ وغیرہ جو شہ و یا مہو اور ضحہ و بدقیق شہیر اور آب گرم اور ونگل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف میں چربی مرغ کی لگا کر طبیب سر کی اوس سوکریں اور گردن اور فقرات پشت کی ترطبیب بھی اوس سے کرنی چاہیے۔ اور کانوں میں کستور ایسی روغن جو تسکین حرارت کو بہن بھکانی چاہیئیں اور علیل کو آب گرم میں کسی محققہ لگا کر بھجائیں اور انش کو بن ساگر گرم کو بہت دن گذر جائیں اور دوا مسلسل کے پلانے سے کوئی نافع نہ ہو سہل کی تدریس بھی کرنی چاہیے کہ بفرط نے اسکی اجازت دی ہے۔ حکیم فوئس جو احتیاطی مشہور ہے اور سنہ ۱۸۵۶ء کے کہ ہے کہ اگر صفاف میں سیاسی پیدا ہو اور وہ سیاسی فقط صفاف کے سطح میں ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاسی پیدا ہوئی ہو اور اسے چھوڑا دین خواہ کوئی اور سیارہ اور تدریس کرین اسلیے کہ سیارہ رنگ کی دوا اکثر اثر پیدا کرتی ہے۔ اوسکے واسطے فقط ایسی کافی ہے کہ شہ ایک بڑا اور روغن گل تین جزو دونوں کو ایک کپڑے میں لگا کر صفاف پر رکھیں اور اگر سیاسی صفاف بذات خود نیلے آب ہی آپ پیدا ہو اور اندر تک پہنچ گئی ہو خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ اور علامات رکھا بھی ہوں اور صوفت سلامت مریض سو یاں کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ ایسی سیاسی فنا و حرارت خوبی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہیں ہے۔ میں نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہیں جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اسکے سر کی بڑی ٹرٹی ہوئی تھی اور پھر صدمہ اور ہلاک ہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یا فوخ میں پٹ لگنے سے پہنچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کے انکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف رجم وغیرہ کا انساب نہیں ہوتا تھا اور نہ صفاف پر کہ گزرتا تھا بلکہ وہ فساد سے بچ جاتا اور سالہا رہتا ہے۔ جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی بڑی ٹوٹ گئی اور کپڑے کی بڑی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدہ تھا زیادہ تھی۔ میں نے اوس ٹوٹے ہوئی بڑی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر بعد استخوان یا فوخ کو الٹا کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے۔ پس یہی تدریس کافی ہوئی اور وہ شخص صحت پر دست ہو گیا علمی کا ٹوٹ چاٹا علمی جمع لہجہ کی ہے اور مراد اوس سے وہ بڑی ہے جسپر دائرہ کے بال ارکتے ہیں۔ عالم فوئس کہتا ہے اگر اندر کی طرف نہیں ٹوٹی ہے اور دوا نہیں ہوئے ہیں اور صوفت اگر دائرہ کی طرف استخوان لمبی ٹوٹ گئی ہے باتن ہاتھ کی سبابہ اور وسطی عورتہ بن علیل کے داخل کر کے اور اگر ان طرف کی لمبی ٹوٹ گئی ہو دانت ہانہ کی دونوں انگلیاں داخل کر کے خمی اور تحجب کسر یا کسٹرون اور ٹھکانے۔ اور دوسرے ہاتھ سے اسکی سید کر میں اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شناخت اوسکی مہواری کی یون ہوئی ہے کہ جو دانت اوس بڑی پر واقع ہیں وہ بہت درست اور برابر ہوتی ہیں اور اگر لمبی کے دو کسے ہو جائیں اور سکو درست کرنے کے واسطے دو خام درکار میں ایک کو کھینچو اور ایک گرفت کیے رہے اور طبیب بائیں دیر تک مہر کرے کہ دونوں پان درست ہو کر بائیں اور اپنی اپنی جگہ پہنچ جائیں اور جتنے دانت نہ چھوڑے ہیں خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہوں یا نہیں باندھ دینا لازم ہے۔ پھر اگر ہر گز کسر کے زخم ہی ٹر گیا ہو خواہ بڑی کا کرنا اور لوک کرانی اور چھینی ہو اور صوفت چاک کر کے اور جگہ اوس لوک کے کال کے بنا کر کچ وغیرہ کو کال لین کے اور اسکے وغیرہ سے پھر اسے چاک کو درست کر کے سٹی دین کے اور گرمی اور پٹی جو ممکن ہو جائے اور جو دانتیں نیم اور جو درصحت کرنے والی ہیں بعد بڑیوں کے اپنی اپنی جگہ پر دست بخیر مانی کے استعمال کریں۔ اوسکی سید نے کہا ہے کہ اس مقام کی خندش اسلند سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا پچ فقرہ پر رکھو دونوں کنارے پٹی کے دونوں کانوں پر لاکر پٹی کے کنارہ پر پھانا چاہیے اور پٹی کے کنارے سے لاکر پھر فقرہ تک واپس لائیں اور پھر وہاں سے

فی کے نیچے رخساروں پر لاتی ہوئی باغیچہ تک پہنچنا پھر اسی فقرہ کے نیچے لیما میں اور ایک دوسری مٹی پیشانی اور سر کے نیچے رکھیں تاکہ  
 پھر سے بندش کے خوب پتے پھینکے اور کھسکے نہ پائیں اور ایک سبک جبرہ بھی اوپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی مٹی کی وجہ سے ٹوٹ  
 جائیں چاہیے کہ انہوں نے انھوں سے خوب پتے پھینکے اور جب دونوں برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھیں  
 کہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں بیٹھے اور تباہی دینے جو دوسرے دانت ہیں انکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جس عمارت کی  
 بندش کی ہے اور جس طرح درست بیٹھنا چاہیے اس میں نفرت نہ پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط پر بالکھا کا ٹھکانا پر  
 رکھ کر اسکا سر کنارہ لپی پرائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دیں اور بولنے اور کلام کرنے سے اسے باز رکھیں اور غذا اور سکی چیزیں  
 کریں اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرح کا تغیر واقع ہو اور بندش کو کھول دالیں ہاں اگر دم گرم عارض ہو اور سوجھ بھڑک  
 اور ضاوع سے غافل نہ ہونا چاہیے وہی ضادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ ان سے تسکین اور تحلیل یا اعتدال پیدا ہو استخوان نکالنے کی  
 اکثر یہی ہے کہ قبل تبین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیئے کہ یہ مٹی نرم ہے اور اس میں مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے  
 اسی وجہ سے بھر جاتی ہے کسر الف یعنی ناک کا ٹوٹ جانا ناک کا اوپر کی طرف ہٹ جاتا ہے اور نیچے کی طرف غضروف ہو اور اس غضروف  
 میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنی کوفتہ ہو جاتا ہے اور چھٹا ہونا چھٹے مقرر کی ناک مٹی میں ہوتی ہے عارض ہوتا ہے  
 اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی مٹی بھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر معدہ کسر  
 ہو تو اوپر کی اسکی اصلاح نہ کی جاوے آخر کو کبھی ختم یعنی بطلان فتح تمام ملاح ہو تا ہے اور کبھی ترجیح ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اسی طرح  
 سختی پر پانی رہتی ہے پھر درست بھی نہیں ہو سکتی ہے لہذا واجب ہو کہ بروز اول اس کے علاج اور درستی میں کوشش کریں اور وہی  
 اسے نعل نہ چھوڑیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست بینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہنچ جائے خواہ اونہیں مقامات  
 میں پہلے سے کس واقع ہوئی ہو اسکی عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ایک میل یعنی سلالی درست اور خوش اسلوب چٹکی لیکر بہ نرمی اور آہستہ  
 ناک میں داخل کریں اور مقامات تمام خیا شتم ناک دس پہنچائیں اور ہاتھ باندھ کر اسکو تھامیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست  
 کریں تاکہ اپنی جگہ پر ہو کر بیٹھ جائے بعد ازاں قبیلہ کے داخل کریں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور جو قبیلہ ایسا ہو  
 جو شکل ہو اور درست کرنے کے بعد کو محفوظ ہو اور بہتر ہے کہ وہ قبیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نختون میں  
 داخل کریں گرفت اور معدہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہنچا ہو اور کبھی قبیلہ کے اندر برکی جڑ بھی رکھ دیتے ہیں تاکہ خوب سہل  
 اور درست ہو اس کے بعد ضاوع کریں ضاوع کا پچھلا اچھی طرح چپکا دیں اور قبیلہ کو حبیب ناک سے درست نہ آجائیے تاہم نکالیں اور  
 استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا ہو جائے کریں۔ ناک پر مٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہاں اگر اس مقام پر  
 ایک قسم کا کوز اور کوڑھل آیا ہو خواہ کسی جگہ پر چھوڑی سی اور اوچھالی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اسکو بھٹا دینے سے شکل کی درستی پیدا  
 ہوئی ہے اور سوجھ بھڑک نہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اگر شکست ناک کی اجزایں زیرین میں عارض ہوئی ہو دو انگلیوں سے اسکا  
 درست کر دینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خنجر سے اور اگر ایسے وقت میں دم عارض ہو  
 مریم و اظلیوں کا استعمال بہت مفید ہے کہ اس کو دم میں تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برادگی بھی محفوظ رہتی ہے  
 اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے۔ اس طرح جو دوا سرکار و زیت اور مبدہ اور دھان گندہ سے بنا کر اوپر چھڑک کر خواہ بطور ضاوع کے





متصل ہے اور سینہ سے جدا نہیں ہے اور اسبوج سے اسکو اسطرف سے حرکت نہیں ہے اگرچہ باہر سے ضربت شدید ہو پھر  
 اور جدا ہو جائے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اسوقت مفید  
 ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارہ اوسکا بہ طرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارہ زیادہ نہیں اوترتا ہے اسلیے کہ وہ فصل  
 جیسے دوسرے ہیں اس کنارہ کو اوترسنے سے منع کرتا ہے۔ ایضا سر اشانہ کا بھی اوترسنے سے روکتا ہے۔ ایضا ترقوہ حرکت  
 شدید نہیں کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اسکو پھلادے اور اسبوج واسطے تمام  
 حیوانات میں ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوتر جائے بوجہ شگافہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جو اترنا  
 قبیل ہوا اسکو برابر کر کے اپنی جگہ داخل کرتے ہیں اور پٹی ہاتھ سے اور گدی بہت سی جو اسپر باندھتے ہیں وہی ہوتی ہیں جو  
 منکب کو علاج میں بھی مفید ہوں کہ جبوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جائے اور اوسے پھر ٹھکانا منظور ہو اس مراد کو  
 بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش بہرہ منکب کرتے ہیں۔ چونکہ وہ استخوان عظوفنی اور لاغرا نام  
 گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنی مقام سے اوتر جاتی ہے تاخیر کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضاء جدا ہو گیا ہے اور اپنے  
 مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر اشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے  
 متصل ہوا ہے اور بہت گیا ہے وہ مقام مقرر نظر آتا ہے کہ اوسمیں گڑا پڑ گیا ہے۔ اگر طبیب ہوشیار کو چاہیے وہ نہیں علامات اور دلائل  
 پر بنا کرے جو آئندہ مذکور ہوتے ہیں کتف کا ٹوٹ جانا شانہ میں جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ نہ بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر  
 وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہیں مورد آفت کسر کے رہتے ہیں اور جب کوئی شے انمیں سے ٹوٹ  
 جاتی ہے بذریعہ اس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتھ کے چھونے سے اوس جگہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر  
 اکثر ان چیزوں میں شکست اسوقت کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھڑا ہونا پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ سر  
 دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور جھنا اور گڑا کسی شے کا اگر بیان تک نوبت ہو پھر بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی بیکولی علامت  
 نہیں ہوتی ہے کبھی بھی چیزیں ٹوٹ کر اندر کی طرف داخل ہو جاتی ہیں اسکی علامت تفسیح ہے کہ اوس جگہ شکل پیالہ کی پیدا  
 ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اٹنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنیں اور اوس مقام  
 خاص کو متصل کان کے لیے تین جب سماعت کار گرہ ہوتی ہے اور جو ہاتھ اوس عضو میں داخل ہے یعنی جس ہاتھ کا وہ  
 شانہ ہے اوسمیں مضر پیدا ہوتا ہے اور درجہ بھی عارض ہوتا ہے علاج اسکا لطیف بدھ اور درنگ اور تامل کرنا اس بات میں  
 کہ آگے سے اسکو جلدی نہ نہاتیں اور برابر کرنے میں جلدی نہ کریں۔ اور کبھی محاجم یعنی پھنڈین کے بھی حاجت ہوتی ہے  
 میرے گمان میں یہ احتیاج اس نظر سے ہو تاکہ پچھ کی طرف جذب کر کے برابر کر دیں اور اسکی احتیاط ضرور یہی ہو جاتی ہے  
 کہ وہ جمع ہونے پائے اور جو مفرت بوجہ اجتماع مادہ کے مطمئن ہے اوسکا دفع ہو جاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جائیں اور  
 اوسکے ٹوٹنے سے قلع اور نخس یعنی چھپنا عارض ہو اور ایذا ہو پھر بالضرور اسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ پر  
 بھری ہوئی ہوں اسوقت اونکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کر جو ترقوہ کی بندش میں  
 بکار آمد ہوتے ہیں لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جس میں دباؤ ٹوٹو ہوئے



شبانہ پر پڑے استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا قص مسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہیں وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہے اور فقط وہی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اسکی ساتھ نہیں ٹوٹی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنی جدا ہونے کی شناخت یہ ہے کہ چھوٹے اور ٹوٹنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور دونوں ذرا اوسکے جدا جدا ہانہ کے نیچے محسوس ہوتے ہیں اور درمیان بھی امتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنی ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض روی اور ہلک عارض ہوتے ہیں جیسے ضیق النفس و سرخشاہک اور شیشیر الیا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر بعض حجاب سینہ نیز تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ان بیماریوں کا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کی طرف جھک جائے اور اسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ یوہ کبھی چھپ جائے اور اگر ٹوٹ کر پسلیوں میں گھس جائے اور وہ بھی مستقل ہوگی جو صوف سے مستند اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جائے اور اسکے بعد وہ ٹوٹ پون کو سرے پسلیوں میں ملا تین کے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے پسلیوں کا ٹوٹ جانا سات پسلیاں جنکو صاف کرتے ہیں اور اصلی وہی ہر اونہیں کبھی کبھی عارض ہوتا ہے دونوں طرف سے اور اضلاع کا ذہب میں چونکہ ان چھوٹے پسلیوں کے اطراف اور کنارہ دوسری جانب کو شراسیف کو غضروفات واقع ہیں چنانچہ غن تشریح میں بیان ہو چکا ہے لہذا ان اطراف کو سوا و رض کے کس کبھی عارض نہ ہوگا۔ پسلیوں کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور لمس میں پوشیدہ نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر تینہ غنیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر ٹوٹ جانے کے اندر کی طرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہو تو لازم ہے کہ مبر اور دست کار اوسکے درست کرنے پر جرات نکیں اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالیں اس خاص طور پر کہ اوسے باکیٹر کھینچیں اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہیں بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت میں منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ جلد بدن محتاج کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور پچھلے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سامانہ اس جگہ اندر کی طرف کیجا ہو جائے اور بعد اجماع اودہ کے جعفر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہیں ہے پھر اوسکے ساتھ نہ می کیجا اور زیادہ در تک نہ ٹھہرے کہ خوف کی بات نہیں ہے لیکن کبھی علی کو خدای نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کہلاتے ہیں تاکہ اوسکا پیٹ بھول کر نفخ اودہ کو سر میں دریافت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کس لطف خارج کے بلٹ آئی اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات بہن ایسی ضروری ہوتی ہے کہ بدن اسکے چارہ نہیں ہوتا ہے لیکن درم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے۔ بعض کا لین تین چارے کہتا ہے کہ ہر دفع شکست کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم میں ڈوبا گیا ہو اور اوسی کی گدیاں پسلیوں کے پچھلے رکھیں ہاتھ تاکہ جگہ پچھا تاکہ بدن درست ہو سکے اور جب بدن کے پچھلے سینہ پھر پھر کر لائے جائیں کچھ ناکستی پیدا ہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش میں ہم نے کیا ہے بعد بدن کے صبر کرین جیسے شوقیہ کے مرض کے علاج میں صبر کرتے ہیں اور اتنا صبر کرین جسکا اگر عضو شکستہ کرکٹا ہو اور اگر کوئی ارشد بد بھگو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی جاہیں چھنی ہو اور ایذا دہی ہو اور وقت جلد کو چاک کر کے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ الہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہے رکھیں تاکہ صفاف ہو جو پچھلے ہڈیوں کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر دم گرم عارض ہو جائے ہے کہ جہاں جہاں چاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کریں درم

اور اگر دم گرم عارض ہو تو غن میں کوئی مہرئی گدھی اور پی سے دم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین و دم کا علاج کرین اور جس کو ٹھٹھ سے آرام در چین سے اور سے کرٹ اور پی لٹیا رہنے دین کسی وجہ سے جو جو لوٹ پیدا ہو جائے جو جو امور خرافات لینے کر بوئیں ہو جس کو پیدا ہوتے ہیں اور کی تفصیل یہ ہے کہ حشرات کی اسنادت میں کبھی غن عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور کس دران اگر کوئی غن بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے تو غن کی جھلیان پھوٹ جاتی ہیں اور خود غن میں بھی یہ کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ غن کوصفاق میں اور خود غن میں غصہ پیدا ہوتا ہے اس کو بھی گزند اور الم ہو سکتا ہے اور تابع اس الم کہ موت ہوتی ہے خصوصاً صاحب یہ صدمہ گروں کے گروں کو ہو سکتا ہے اور جب کہ سہل سے حکم طبعی ہلاکت کا دیا جائے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اور کسی خبر بیان کر دے یا مہرئی کر گزند کی تدبیر ممکن ہو سکتا ہے اور استخوان موزی چاک کرنے کے ذریعہ سے کال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے سکین اور لٹا چارہ میں حاصل ہوتی ہو کرین در اگر کسی قدر تھپہ گریا کی اور کچھ اجزا میں سے باقی رہ جائے لینے وہ جز جس کا نام شوک ہے اور شو فوراً نکال ڈالنا چاہیے اور اس کا تھپہ لینے سے اوٹگیوں کے پھر بر وقت تفتیش کے مل جاتا ہے اس لیے کہ جو کراٹک ہو جاتا ہے اور حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ اس کو چاک کر کے جلد کو نکال ڈالیں اور سکے بعد نائے لگا کر درست کر دین اور دوا و لیم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کا ہل لینے دو کھٹ کر بیج کی بڑی اسفل قطن تک اور عرصہ تک ٹوٹ جائے چاہیے کہ ان میں ہاتھ کی سبابہ متھو کہ اندر دال کر کوئی مہرئی بڑی کہ پہلے درست کرین واسطے ہاتھ سے تا ان کے انہی جگہ درست ہو جائے پھر اگر ٹھیک معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اور اس کو بھی چاک کر کے نکال ڈالیں اور لٹا چوڑی سن لائن متھو کہ ہے اور جو علاج اسکے موافق ہے استعمال کرین عرصہ کا ٹوٹ جانا استخوان عرصہ جیٹ جاتی ہے اکثر بظرف خارج کے نائل ہوتی ہے اس لیے واسطے یہی تدبیر واجب ہو کہ رد کس میں کی جاتی ہے لینے جس تدبیر سے ٹوٹی مہرئی بڑی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھری جاتی ہے اسی طرح کی تدبیر بیان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹاٹے ٹاٹے خوب برابر کرتے رہیں تاکہ بخوبی درست بیٹھ جائے اور بندش اس کی رباط متھو کہ سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ انتہا اس بندش کی سنگ تک پہنچو اور اسی پی سے اس کو مضبوط باندھ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منک کے قریب بہ کمر واقع ہو بعد ازاں ایک پی او تری مہرئی باندھیں اگرچہ مرفق تک پہنچو اگرچہ قریب مرفق کے ہوا اسکے بعد ایک تیسری پی اور باندھیں جو نیچے سے اوپر چڑھتی جائے اور ہاتھ اس طرح لٹکا تین کہ زاویہ اور گنچ پیدا ہو اور بالکل ٹھیک ہو اور اوڑھنا ہوتا ہے کہ اس میں خرابی زیادہ ہو ورنہ ہوتا ہے کہ عرصہ کو سینہ سے باندھیں اس طرح کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عرصہ کو حرکت نہ ہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ ہو چکا ہو اور پی بہرہ کر اور پانی یا فقط پانی ڈالیں اگر کس میں ابھی دم پیدا ہو اور پی خواہ گدی پارچہ کنان کے ہونی چاہیے چار انچ کی چوڑی اس سے زیادہ نہیں اور ٹوٹی ہوئی بہت ریزہ ہو چکے ہوں اور دم بھی پیدا ہو گیا ہو اور سوخت گدی وغیرہ صوف کی ہڈا کر اور غن مناسب میں ہو کر کئی دریا ہوتی ہے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا چاہیے بلکہ دسویں روز تک بھی اگر بندھی رہی بہتر ہے اور اس مدت کو کھول کر پھر چھوڑنے بندش کرنی چاہیے اور نظر کسی صبا طے کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے دن کھول

اور اسی تجربہ کی طرف بظاہر بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگر چہ انجبار اور درست ہونے میں کسی قدر تاخیر ہوتی ہے جبکہ ان کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس منبر پر مبنی ہے اور اکثر نظر حسن عادی کہ جسمیں اچھی طرح پڑی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چند ان زحمت نہو اور نہ کسی معین کی اعانت کافی ہو علیٰ کو اوچی کرسی پر بٹھائیں کہ اوکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اسی کا نتیجہ بھی پڑی وغیرہ پر جو کہ سی میں بنی ہو کر نا چاہیے چنانچہ اس کا بیان مقام خلع میں ہو چکا ہے اور جہاں پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدگد ہو جائے اور اس کے بعد مرفق میں کوئی تہاری شی لٹکا میں جو مرفق کو نیچو کی طرف کھینچ کر جب متنازعہ مطلوب ہو کھینچ کر برابر اور درست کریں اور اگر فقط عصاب یا تو قویہ کی بندش کر کے اوپر اوپر نیچو کافی ہو اور علیٰ کو چپٹ لٹا کر جس جگہ عصاب کی بندش ہے اوسے چند قوی اور روز اور امیروں سے اوپر خواہ نیچو کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر بھی تدبیر کافی ہے اور زیادہ دقت نہ کرنی چاہیے اور اگر کمر وسط عصب میں ہو بندش ایسی جگہ کریں جہاں سے مفصل اور جوڑو دونوں طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف بہت کڑکٹ صدمہ واقع ہو اسی طرف بچھیں نہ ہو اوس وقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف سے کر دے جو درجہ اگر زیادہ ہی کو صدمہ اور بچٹ جائے گا صدمہ ہو چاہے فقط صدمہ اور تشنگانہ بہرے کا علاج کر دے اور بندش اوسکی مضبوط کر دینی چاہیے ساعدہ کا ٹوٹ جانا کبھی دونوں کے ساتھ ہی ٹوٹ جاتا ہے بن اور کبھی ایک ہی کٹ ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہیں ٹوٹتا ہے مگر نیچو کا گنا اگر ٹوٹ جائے بہت برا ہے نسبت اسکے کہ اوپر کا گنا ٹوٹے اور صورت میں برائی نیچے کے گنے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے نسبت اوپر کے گنے ٹوٹنے کے اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گنا وہی ساعدہ ہے اور وہی سبب بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اس کا ٹوٹ جانا بڑا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچو کو گنا پر گوشت نہیں ہے پس اسکے ٹوٹنے سے فیج صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضا اوپر کا گنا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچو والا اس قدر قابل علاج نہیں ہے خصوصاً اگر دونوں ساتھ ہی ٹوٹیں۔ واجب ہے کہ بروقت کچھ ٹھکانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو تھیلی کی وجہ سے کمرین اور ٹیک لگاتین اور مقدار بندش کی دریافت کریں کہ کہاں تک بندش کرنی چاہیے۔ اسلیئے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے اوٹھکے تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا ورم پیدا ہوا ہو اس وقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور در و باکل نہ ہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ در و شدید اور بافراط ہو اس وقت ڈھیلار کھنا زیادہ واجب ہے اور جبار کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہیں ہے اسلیئے کہ جگہ دکھاؤ کی اور کھلی ہوئی ہے لگا دے لیکن کچھ چھین اتنی لابی ہوں کہ تمام کف دست کو برابر ہو نیچے جاتین اور اوٹھکیوں کی جڑوں تک گھیر لیں بلکہ اس سے کسی قدر مقدار کھیا چھ کی کم ہوئی چاہیے۔ لیکن اس وقت بھی واجب ہے کہ اوٹھکیوں کو پیوند اور جوڑے سے مس نہ کریں اور جب کچھ چھین باندہ چھین اور اس کے اوپر بندش بھی کر چکیں چاہیے کہ گون سے شکل خروئی لٹکاتین جسکو عوام گل جیٹا کہتے ہیں اور اسکے ٹکانے کی شکل میں اس کا خیال رکھیں کہ اگر شکست فقط گڑ کی تھانی طرف واقع ہوئی ہے اس وقت پٹی اس قدر چوڑی ہو کہ تمام ساعدہ کی طول کو برابر ہو۔ اگر ملاقات اس علاقہ یا رڈل کی جسمیں ہاتھ لگ رہا ہو فقط مقام کمر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے اور اس کا سہارا نہیں پاتا ہے بالفرد والے اوپر پیچیدگی عارض ہوگی اور جہر کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوس طرف جھکے گی۔ بلکہ واجب ہے کہ تھیلی اور اکثر مقدار ساعدہ کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر اس کی طرف ہو اس وقت لٹکانے کی



صورت اچھی ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا ہے اور دونوں کناروں سے کھدست کی گم ہو اور رخ سے اس لیے کہ اگر دریا کا  
اسکا اوس سے الگ ہو گا مہواری اور درستی شکل پر معین ہو گا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور لطیف اور سکی ایسی نہو جس میں جھول نہ ہو  
اور زیادہ کشادگی اور درازی ہونے سے کہ کبھی ساعدہ کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھا لیتیں تو درست ہو جاتا ہے اور شکست  
جوڑ جاتی ہے رسیخ کا ٹوٹ جانے سے باریک بڑی جوڑ کی باتوں اور پانوں میں ہوتی ہیں اور کمر پر بڑیاں ٹوٹی ہیں  
اس لیے کہ سخت ہوتی ہیں اور اگر کوئی صدمہ ضرب وغیرہ کا لگتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں اور ٹوٹ کر جدا ہو  
ہوتی ہیں لہذا ان کا علاج وہی ہے جو خلع کو ابواب میں مذکور ہو چکا اور انگلیوں کی ٹڈیوں کا ٹوٹ جانے پر بڑیاں  
بھی بہت کم ٹوٹی ہیں بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطباء نے کہا ہے کہ اگر یہ بڑیاں ٹوٹ جائیں جلیل کو ایک  
اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھو اور چنی بڑیاں ٹوٹ گئی ہیں انکو ایک خادم خوب زور سے  
کھینچو اور درست اور برابر کر دے اور طبیب انکو ٹوٹے سے اپنے انکو برابر کرے اور سبب کو ہمراہ انکو ٹوٹے کے کام میں لائے اور اگر انکو ٹوٹ  
عطیل کا پنجو کی طرف جھک گیا ہو مناسبت کے استعمال رباط کا اوپر کی طرف سو کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ بڑیاں  
مستخری ہو جاتی ہیں اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انہیں جمع ہوتا ہے اور بہت جلد مٹی ہو جاتا ہے اور مضبوطی بگڑ جاتا ہے۔ اور اگر  
کرسی کی ستخوان سلامی میں عارض ہو خواہ ایک ہی اونگی میں عارض ہو بشرطیکہ وہ اونگی ابھلم ہو مناسب ہو کہ اگر ہر خاص  
ہند میں جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کو بن اور تھیلی کو اس کے ہمراہ باندھیں تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جھٹک سے کچھ ضرر  
نہ ہو پنجو پر اگر کسی ایک اونگی میں مثل سیار یا خضر کے عارض ہو چاہے کہ اسکو ہمراہ قریب کی اونگی کے باندھیں اور پیچ  
کی اونگیوں میں کسرا خع ہو چاہے کہ دو جانب کی اونگیوں کے ہمراہ اسکو باندھیں اور سب کو پے در پے درست کر کے بند  
کر دیں کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اس لیے کہ زیادہ ثبات ہو گا اور یہ حرکت بھی زیادہ نہو گی اور جو بات کھیا چونکہ بند ہونے سے پید ا ہوتی  
ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی بننے ٹوٹی ہوئی بڑیاں جو آپس میں بندھیں گی بہتر نہ کھیا چونکہ کام دین کو چوڑی بڑی  
اور وزنی کا ٹوٹ جانا کوٹنے کی بڑی کبھی شاد و نا در ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی الٹو  
حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کو ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول میں پھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر  
کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کو بعد اوس میں در را درختن یعنی چھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران میں خدر پیدا  
پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب ان میں مور کے عارض ہوتے ہیں جو عضلہ میں منکب کو ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہیں۔ جب پھڑکی  
بڑی جو عضلہ کو اوپر سے ٹوٹ جائے تو کسی عضلہ میں کو نہ نکل آئی اس کے درست کرنے میں بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کو تو  
نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ عطیل کو اس کی شکل پر نیم قد کھڑا کر کے نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دوسری  
ایک سارگی اور سکی دونوں ران میں خوب کھینچیں برابر ایک شخص ایک ان کو زور سے کھینچو اور ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ سے  
گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور نیم کی طرف اوٹا کر نہ پڑے اور دونوں مجبور دونوں کو تو  
کو بشدت اور بہ قوت اتنا دبا میں تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں بعد ازاں اوپر خمد لگاتے بعد ازاں ایک نو شک خواہ ہاتھ پر  
جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کس قدر سخت بھی اوس کو لٹا میں اور اپنی تہ پر قریب بھجوا دے یہ شانہ کی علاج میں اگر ٹوٹ جائے اگر درک ہو تو



کیجا جنب سے چوڑی بڑی ٹوٹ جائی اور اسکا علاج تو یہ ہے شکستہ ٹوٹ جانے کی اور واجب ہو کہ ترطیب کا استعمال بندش کرن اور گردیان اور پٹیاں بہت درست اور برابر رکھیں اور جیسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اور اس طرح بندش کرن اور چاہیے کہ تکیہ برض کا خواہ مقام ٹیکل و سنبھال گدی وغیرہ کی موضع و طو پر موران کا ٹوٹ جانے اور ان جب ٹوٹ جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنے ہیئت طبعی پر آتی ہے اور اسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب وحشی میں تحدیب ہو اور جانب الہی میں تقیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت میں نظر آتی ہے۔ ران کو پیچ کے ٹوٹ جانے کا حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کریں اور بخوبی کا کنارہ بھی بخوبی دیکھ لیں کہ کونسا ٹوٹا ہو اور کون نہیں ٹوٹا اور درست ہو اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب میں مذکور ہو چکے ان سب کا اچھی طرح استعمال کریں اور بندش اور کٹیٹ پر نیچے سے جاسے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجای خود اس طرح جو بیٹھ جائے کہ جھنجھٹ کرے۔ اطباء نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹی ہے اس کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ بھر جانی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ بڑی چوڑی ہے اس طرف سوار و خلقت کو اور ماتھون سے اور پٹھان کے باندھنے سے اور مختلف طور کو کھینچنے سے جو برکتش پیدا کریں برابر اور درست کیجانی ہو۔ خواہ ایک سر ایسی ٹوٹی ہوئی قسمت ام کے نیچے اور دوسرا اوپر ٹکڑا بندش کرتے ہیں اگر شکستہ وسط استخوان میں واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہیٹ کر قریب ران کے سرے کے ہر چاہیے کہ ایک نہالہ ایسا بنائیں کہ اس کے پچھن ادنی شے مثل خند سے خواہ مکمل وغیرہ کے پٹھن تاکہ اسکی رگ سے گوشت نہ کٹ جائے اور وسط اسکا خانہ یعنی پیرو پر رکھیں اور اطراف اس کے سر کے طرف چڑھیں اور ایک خادم کو سر لکڑا دیں کہ سر جھکا کر تھامے رہے اور اگر گھڑانوں کے قریب ہو اور سو وقت ہم بھی کو مقام کمر کو اوپر سے لیجارتے ہیں اور اس کے دونوں سرے کسی ایسے شخص کو دال کرتے ہیں جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کی طرف کھینچتا ہو اور کہہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علییل موٹہ جمل لپیٹا ہو اور ران اسکی بازو پر لپیٹ لپیٹ ہو اور اگر یہ بوجہ کھینچنی اور گرتی ہو اور سے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کریں اور جب قدر بڑی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند ہو گئی ہو اور سکو نکال ڈالیں جس طرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل میں لائیں یعنی جیسے باب عضد میں ہم نے ذکر کیا ہے ران کی بڑی بعد ٹوٹ جانے کے کہ پاس دونوں مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات میں خبر دی ہیں کہ اس پٹی کو بچھڑھٹھلا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہو بعد ازاں کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسی وقت میں دونوں رانوں کے پچھن ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھیں جو اس ہیئت اور صورت کی حفاظت کریں جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور ہر معروف سے جسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہے اسکی اور کریں کہ ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت خیال رکھیں اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے اور بہت جلد تمام ان سے صحت پاتی ہے اسوقت واجب ہو کہ ٹیٹ بندش کھول کر تقیض حال کریں اور بعد کھولنے کے ورم میں خفت پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو لفظ ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہیں اور نکالیاں بخوبی ہو چکی ہوں غالب اور پنج جو بڑی کی ران اس طرح بنائی جاتی ہیں کہ ان میں ایک طرف تھوڑی سی تقیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہاں

رکھ کر باندھیں درست بیٹھ جائیں اور پاؤں کی جانب طویلین ٹھکراؤ نہیں دیجی اور پی وغیرہ لپیٹیں ہیں اونکی یہ صورت ہو کہ اگر  
چھوٹے ہوں اور ساق پر پوری نہوں بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہوں ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا  
اور قدر حاجت سے بڑھے ہوں مریض کے بیفائدہ تعب اور گزند پہنچو گا علاوہ بران اگر چھوٹے ہو گوتب بھی مریض کو کسی قدر  
ضرور پہنچو گا قالب لائے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جب قدر حصہ پاؤں کا صحیح اور آؤف نہیں ہے اسکو حرکت سے باز رکھو جسوقت  
اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو بھر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندن کی احتیاج بطرف ان  
آلات کی شکست میں ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور کچھ اور تدبیرات سے فارغ نہولیں اور کسی طرح کی اور تدبیر کا کرے  
تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہو اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہیں ہے خلاصہ  
یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوا محو تعب اور مشقت کے اور کیا ایمان ملتا ہے اور مناسب ہی ہے  
کہ جب تک اور جیلہ تدبیریں ہو سکیں اسکا استعمال نہ کریں ٹوٹی ہوئی کران کا اوٹھانا اور ادا کرنا اور سقدہ چاہیے جسقدر طاقت  
صحت میں آوگتی اور اونچی ہوتی ہو اور جسقدر چلتی اور سگتی ہو بروقت نصیب کر اور سقدہ بندن کے بعد بھی قبض اور ضبط  
اور اونچی اور اونچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت میں بھی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اسکو پھیلائے کی تدبیر کریں۔  
یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ کران اور کولہا جس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج اور ٹنگاؤں جس قدر درستی کے ضرور باقی رہ جائے  
اور اگر ٹوٹ کران اور کولہ سے کے عضل کی منقطع ہو جائیں پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار میں نقصان پڑے گا  
ہوگا فلک کا ٹوٹ جانا فلک بہت کم ٹوٹتا ہے ان اکثر کو نہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اس سے خارج ہو تدبیر یوس کر بچا جاتا ہے  
کہ ٹوٹنے میں خشونت پیدا ہوتی ہے اور پٹھانے میں کھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لامبہ دس پر لگاد ہوتی ہے اور کان  
بہت بھی وہ آواز سننی باقی ہے اس سے بھی ششائستہ کیسے ہیں کہ اگر مثل حالت ساق کے ہو صحیح ہو ورنہ آؤف ہو  
علاج اسکا یہ ہے کہ ساق کھینچیں اسکو بھراؤ فلک کو اپنی جگہ داخل کر دیں اور اگر اجزا اسکو متفرق ہو گئے ہوں پہلا اثر  
کو جمع کر کے پھر اوسے اپنی جگہ داخل کر کے چھپاتیں یعنی اوپر ہونے سے ساق کا ٹوٹ جانا اگر ساق کی چھوٹی ہوتی  
ٹوٹ جائے انکسار اسکو کم ہے نسبت اسکو کہ ٹوٹی ہوئی اور اگر چھوٹی ٹوٹی اور پروانی ٹوٹنے کی جودھا و بطرف خارج اور قدام  
یعنی سامنے کے ہوگا اگر پچھلے نہ ہوگا اور اگر پچھلے ٹوٹی ہوئی ٹوٹ جائے ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور  
اگر دونوں ٹوٹی چھوٹی اور پٹھری سا تھیں گی نہایت زبوں حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کچھ بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق  
سب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اسکا میلان نہیں ہوتا ہے۔ یہ بھی جائنا ضرور ہے کہ علاج ساق کے ٹوٹنے  
برقیاس میں معالجہ ساق کے ٹوٹنے اور مثل اوسے کے ہے۔ مگر ساق کا ترچھا اور کچھ ہو جانا اور گرنے کی شکل طبعی سے مخوف ہو  
مثل انحراف عضل کے نہیں ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے۔  
اور بہت دنوں تک اسے اپنی جگہ پر رکھا کریں کھپ کر اور ٹوٹ جائے گا ساق ٹوٹنے کے صدمہ سے کوب محفوظ  
ہے اسلئے کہ اوس میں مصلحت زیادہ ہے اور اسکو نگہبانی کرنے والی چیزیں اسکو گرنے پر بہت سی ہیں اکثر صدمہ  
کھپے ہو پٹھانے ہی ہے کہ اور جاتا ہے اور اسکی تدبیرات طبع میں نہ کر دیں کی ہے پٹھانے پاؤں کا ٹوٹ جانا

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اگر حسبِ ٹوٹنے اس طرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی ادنیٰ جگہ کر کے اپنے پاؤں پر ٹیک لگا کر اوسے کے بھل سنبھال لے گی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرفِ بطن عضل سے کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اور مین عضلات میں منجھ اور سنبھتا ہوتا ہے اور یہ امر عارض عظیم از قسم حمی اور اضطراب عقل اور ارتعاش مفصل اور شنج از طرف پاؤں کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر مین دم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر ہو اور باہر جلد کے اوسکا کچھ نکل آئے اور اوس مین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ دم متعفن ہو رہا ہے اور اگر دم پاشنہ پاؤں کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا تشنگانہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو کر اور بخوبی اپنی جگہ بٹھ جائے چلنا پھرنا اوس پر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درجہ بھی بروقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہے اوتا درست ہو کر بل نہ جائے اور سیکھ کر کھڑی رہے۔ ایسا انجبار کہ مفید نہ ہو گا پاؤں کی اونگھیاں اگر ٹوٹ جائیں اوسکے ٹوٹنے اور اتر جانے کا علاج وہی ہے جو اٹھنے کی اونگھیاں کا ہے اور کبھی بعض موثر یا تجربہ نگاریوں کو قدم کے زبرد سے درست کر دیتے ہیں کہ روندنی روندنی اونگھیاں اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہیں فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان اس فن میں ہے

مقالہ ۱۱ ہلکا سموم اصول اور قواعد کلیہ جو ہلکا سموم مشروب معلوم ہیں اور تفصیلی بیان اولن زبرد کو معالج کر جو حیوانی نہیں ہیں بیان عاقل سموم مشروب سے بچنے کا اور علاج اونہیں سموم کا عام طریقہ ہے جس شخص کو خوند اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اور زبرد کھلاؤ خواہ ہلکا اور خواہ تین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریفہ غذا یا بہت شیرین خواہ تنگی اور بہت ترسہ کبھی استحال نہ کرے اس لیے کہ اکثر زبرد والی اسی طریقہ سے زبرد کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہیں اور جس گھر میں اونکو اشتباہ سموم ہو جانے کا سبب زیادہ اگر سنگی اور تنگی کی ہرگز وہاں نہ جائیں اس لیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زبرد کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھر آدمی جو طعام اور شراب سو فارغ ہو چکا ہے گو دھوکھ میں اگر زبرد لے اوسوقت زبرد دوسرے اور دوا بین عارض ہوتی ہیں اول تو جو مقامات طعام اور شراب سو ممتلی ہیں اونہیں زبرد خون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت سیر ہونے کے سبب ممتلی ہوتے ہیں لہذا سموم کو گھٹا پیش نفوذ کی نہیں پاتا اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگوں میں بھری ہوئی ہے اوس میں ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زبرد کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھانا سموم ہو جانے کا ہے نظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت میں داخل کرے استحال اون ادویہ کا جو دائم سموم ہیں جیسے نرودیلوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم میں مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارضی اس طرح انجیر کو براہ برگ خشک سداب کو میں جزر برگ مذکور اور جزد و جزد اور نمک نیم کو فہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو جزد و جزد بھی اس بارہ میں عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤں کا بھی دفع سموم میں یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دوا تین ہیں یا ایک ہی۔ ایضا تخم شلغم کو چاک ڈیڑھ درہم بھرا مطبوخ سداب کو ایضا نمک بھی ایسا ہی ہے۔ اس طرح جو شخص نے بجا و کا خیال زبرد سے رکھنا ہے اوسے احتیاط ان سب باتوں کی شخص خبر کے کھانے پانی میں فقط نہ ہو بلکہ بروقت کھانا اور شراب کی اگر اوس میں خیر کی مداخلت نہ ہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اس لیے کہ اکثر عطا نہوا ایک حیوان بھی ہے خواہ تیل اور عرق وغیرہ کھانے اور شراب میں پکڑے اور بنائے وقت گزرتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہیں ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گزرا اور اکثر ہوا



اور کسی جانور کی کوئی شے خواہ بوی شراب کو نہایت درست رکھتی ہیں اور دیکھ کر اسکی طرف جاتے ہیں اور کبھی اس میں گر کر مر جاتے کبھی مشکہ مشہور مشکات وغیرہ میں سے شراب پی جاتے ہیں اور کبھی اس میں سے کرتے ہیں اسی واسطے طبیعت دار مکان خواہ سایہ و رخت کو شیخ کی چیزیں خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ آتی ہے وہاں کے اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے بیان عامر سموم مشہور وہ کا زہر کے دو صنف ہیں ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کو اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جسمانی سے اثر کرتی ہے۔ پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے اربب بوری اور مثل اس کے خواہ سوزن اور عفونت پیدا کرے جیسے زہر یون خواہ تبرید پیش از حد پیدا کرے اور مخدر جو جیسے انیون خواہ مالک روح میں سیدہ پیدا کرے کہ آتش نفس کی بند کردی جیسے مرد اسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر و متلا پیش اور ملل جسکو لوگ ایک قسم گو نہ بیان کرتے ہیں خواہ بیش کا گو نہ ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور غیر کا اس طرح قرون سنبل اور تلخ بلنگ یعنی چیتا کا پتا اور زہرین قبیل اور زہرین ایسی ہیں جو تمام اجزای جوہری سے موثر ہوتے ہیں اور ایسے زہر نہایت بد اور زہون ہیں ایضا بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص یا انکی سمیت ہو سکتی ہے جیسے ذرا کچ کر اسکا ضرر خاص مشابہہ ہو چننا ہے اور بعض اقسام زہر کے تمام بدن پر اثر نکال دیتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کر کے خواہ بذریعہ نفس یا کسی عضو خاص کو مضرت ہو چکا کہ مالک ہو ممکن ہے کہ اسکا اثر تھوڑی سی جگہ کو بظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جس قدر زیادہ دیر تک بدن میں ٹھہرے ردائوت اسکی بڑھتی جاتی گی اور فعل اسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت مالی کی تریب یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جن لوگوں کو اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کریں خواہ علاج بالصد کر کے اوس زہر کے اثر کو توڑ دین

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج میں ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خون ہوتا ہے پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہوا اسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب میں ہو اور مخدرات کی مقاومت کرنا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ شے مخدر بدن حار سے اسکی تلخیص ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر دوائی مخدر کا بار داو ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شیرانات کو اور انکا جذب جو بروقت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دوائی مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دوائی مخدر کو ابدان حارہ میں شدید ہے خفیف جب خیال کیا جائے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کہ ہے شاید ہی مضرت سموم حارہ کی بھی بالست ابدان حارہ کے ثابت ہو جائے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سموم حارہ کا نفوت دفع کر دیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اگر قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن شراب میں مزاج گرم میں جذب اثر نفوت کرتے ہیں پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات میں پیدا ہوا اسی واسطے جانینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور میرے گمان میں یہ پیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کر دیتا ہے اور زہر ایر ہلاک نہیں کرتی ہے اسلیے کہ زہر ایر کا اثر قلب بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن سے مستقل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اسکی بعد سوائی استعمالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہیں رہتا ہے اور آدمی کے بدن میں یہ استعمالہ قبل از وصول بطرف قلب کو ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہیں اور حرارت اسکی شدید ہے اور اثر زہر کے حرکات قوی ہیں نفوت جذب کرتے ہیں میں کہتا ہوں یہ بھی ایک جہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قوائے فاعل اور



قواہی منقطعہ کے ہیں اور نکاح بھی لانا کرنا ضروری ہے اور کھان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکورہ سمیت کا نسبت اور مزاج  
 غریب یعنی مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے نہ اس کے جب یہ دو اثر برقرار ہو اور کوئی مانع اس کے تاثر کا نہ ہو تو شخص  
 براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نموشل دراریر کے جب اس کی تاثر کا مانع پیدا ہو سو ہی مزاج کے  
 بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیون بقاس مزاج رزور کے سم ہی ہو اور اگر رزور کا وصول مستحیل ہو غذا ہو کر قلب انسان  
 تک مثل قوتیون کے نہیں ہو پختی سے اور مملکت نہیں ہوتی جو پھر قیادت کے ایک ہی سے بیان کیا ہے کہ بعض بو دھی جو توکل  
 نحوڑی نحوڑی مقدار بیش کی کھانی پر شروع کی اور سطح بڑھانے بڑھانے مقدار مملکت تک نوبت پہنچائی لیکن چونکہ  
 طبیعت عادی ہو گئی کہ سیر کا خزانہ پہنچا اور جرات اس کے استعمال پر ہو گئی۔ میں کہتا ہوں کہ رفس حکیم نے بیان کیا ہے  
 کہ ایک لڑکی کم سن کے غذائیں اس قدر زہری کی خوگری کر لئی گئی اور ایسا مزاج اس کا زہر کا اثر دار ہو گیا اور اس کے لعاب ہن کے کھانی  
 سو حیوان ہلاک ہو جاتا تھا اور مرغی اور اس کے لعاب ہن کے پاس نہیں بچھکتی تھی اور غرض اس سے یہ کہ یہ بو دھی جس شاہ  
 کے پاس شب باسن ہو وہ اس کے زہر سے ہلاک ہو جائے اس قدر لالہ قسام سموم ہر خاص قسم پر زہری کبھی بخلاؤن حالاً  
 کے کیا جاتا ہے جو بدن میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً بدن میں ایک قسم کی لذع اور قطع اور شخص اپنے پیچ اور مڑوڑا پیرا ہوتا  
 ہے اور طبیعت اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہوں دریافت کرو کہ زہر از قسم اردیہ جارہ حریقہ کے  
 ہے مثلاً زہر بیخ اور سبک لیتو سنگیہ اور سیلاب کشتہ کا استعمال ہو اسے۔ اگر التهاب شدید اور زہر عروق کا اور بکرت برابر ہوتا  
 پسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہو گا کہ زہر میں فقط حرارت کا غالبہ تھا جیسے فریون اور اگر گہما گہما  
 اور حار اور بردت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق ماردا و غشی  
 اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو وہ زہر ایسا ہو گا جو تمام جسم پر اپنے بدن انسان کو مضر ہے اور بھی قسم نہایت زہون ہے کبھی راسخ کی  
 وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بوسے جیسے ناگوار بو افیون کی اور شخص کے جسم سے جو افیون  
 پتے خواہ کسی خاص عضو کی بوسے جیسے مونہ کی بدبو اور سوقت جب کوئی بدبو زہری جاری ہے اسے زہر زہری اور اسطرح  
 درایع کبھی تے کے دیکھو سے بھی شناخت زہری ہوتی ہے اس لیے کہ زہر خوردہ کی تے اکثر جو زہر کو بدبو دے گا کہ کے بنا دیتی ہے  
 خواہ تے کی بوسے اس کا پناک جاتا ہے۔ خواہ تے کے فری سے اگر سموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہیں جیسے مرد  
 بدرتے کرنے کے انکھ سے دکھائی پڑتا ہے اور اسطرح۔ اور خون پسینہ اور شلیکینہ اور اسطرح افیون بدبو دے  
 کے پہچانی جاتی ہے اور زہر زہری اور صفدع بدبو دے ہو کت علامات روی کا بیان جس وقت سموم پر چشتی طاری  
 ہوتی شروع ہوا وہ زہون حدتہ چشم اور لٹے لٹے لکین اور سیاہی آنکھ کی غائب ہو جائے پھر اس کے پتے کی امید نہیں ہے۔  
 اسطرح اگر انکھیں سرخ ہو جائیں اور زبان باہر نکل آئے اور شخص ساقط ہو جائے اور پسینہ ٹھنڈا ہو سکے۔ لگے علامت زہون ہے  
 اور ایسے وقت میں بہت کم زہر رہتا ہے قانون علاج زہر خوردہ کا سنہی زہر خوردہ کے علاج میں سرگرمی چاہیے اور  
 جہاں تک ہو سکے بہت جلد خبر گیری کریں جس وقت دریافت ہو اس وقت مشغول علاج ہوں اور سمیت زہر کی بدبو میں چھپنے سے  
 پہلے اس کا مذاک بہت مناسب ہے۔ آپ ہلکے اور روغن کچھ اور روغن زیت پلا کر اس کے کرائیں اور تے کر لیں میں بہت

کونین جس قدر کمزور ہو اور بہتر یہ ہے کہ اوپر مذکورہ بالا میں کسی قدر شبست اور بوقت بھی داخل ہو اور کبھی زیت میں محض اور محض  
 اور یہی داخل کرتے ہیں اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جائے اور اسکی مقدار کثیر ہو یعنی بہت سی غذا  
 اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے ایسیہ کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول  
 اور مشروب سوٹوٹ جائے گا اور اس زہر پر یہ چیزیں غالب جائیں گی اور جب قہ ہو چکا اور جس قدر ممکن ہو اسے قے کر دیا جائے  
 اس کے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودھ پلا کر پھر دودھ نہ قے کر ایتن سا فیض اگر چہ تازہ و گرم  
 اور سنگین ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ پھر دودھ قے کرے یا نہ قے کرے اس کے بعد دودھ کا استعمال  
 اجود ہو۔ مسکے کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً تخم کتان اور سیطرج شراب شیرین اور چربی بیکسلا کی  
 ہوئی اس طرح آب خاکستر جو انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہو کہ بعد قے کے فوراً کونین خصوصاً اگر اعضا و اسفل کثیر  
 کچھ ازبیت زہر کی اوترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب و پرکھڑپ خواہ سچ کی طرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ اوپر مذکور  
 اور مسهل کا استعمال کونین اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کریں اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اسے  
 بھی استعمال کونین کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی مہین ہوئی ہے اور خصوصاً جب ابتدائی امر میں اسکا استعمال  
 کیا جائے کہ زہر کو بخینہ نکال دالتی ہے نسخہ تریاق طین مخموم کا حب الفارہ و شتقال طین مخموم و شتقال ابرسا لینے پنج  
 سوسن و شتقال اور سب کو زیت بن معجون کریں مقدار شربت کی مقدار ایک بندن کی لینے بقدر ریٹھ کے ایضاً حب  
 بلسان زوفای خشک تخم لفت بری فلفل ابض فلفل سیاہ و فلفل و ج ترکی انیسون تخم کر فس صہری فطر اسالیون اسالیون  
 زیرہ کرانی زبر البیج ہر واحد سے چار غمیات سنبل الطیب نقاح انور ہر ایک سے پانچ در غمیات سیلخہ اٹھارہ در جمی حمامین غمیا  
 شہدین معجون کر کے شراب باقلا و رومی کے ہمراہ استعمال کرے گا کہ تنہا گل مخموم کو ہمراہ شراب کے استعمال کریں جب بھی ربی شر  
 پیدا ہو گا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلا دین زہر کو براہ ذکا لیتا ہے۔ منجملہ مشروبات  
 کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیمون عصارہ برگ نے نار دین تخم گداز چند بید تر بنڈن انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا ہے و البتہ  
 بہت محمود ہے کہ شورہ خواہ لونا بدو بقدر چار در ہم پلا تین اور روغن مرو ایک در ہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے  
 التباب اور سوزن پیدا ہو آب برف اور روغن گل سر کیا ہو پلا تین اور پھر قے کر ایتن اور اچھی طرح حفاظت کریں کہ مسموم  
 سونے نہ پائے اور نہ اسکی سانس ڈھیلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پانوں میں شستی نہ آئے پائے اور اس کے گرد شور غل بڑا  
 رکھیں مثلاً ہتھیرا کھڑکھڑا تین خواہ اور پھر تین کھٹ کھٹائیں جب صورت حال بخوبی کھل جائے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج  
 اسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کو پائیں کہ زہر ہوتا ہے۔ واضح ہو کیفیت حال کا دو صورتوں سے ہونا ہے پہلی صورت  
 یہ ہے دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت  
 کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مقلعات حادہ کی ہے اسکا علاج دودھ اور گھی اور خالودہ پتلا جو جو اور روغن دام اور روغن زرد سیوینا یا  
 گیا ہو خواہ جو چیز حد کو توڑتی ہے اس سے بنا کہ استعمال کریں۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم لمبات کی ہے اس وقت  
 ترید زہر کا فوراً روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کریں لیکن یہ سب دوا تین برف میں سر کر کے استعمال کرنی چاہئیں اور





اور پھر یہ کہ قلعہ پیداکرنا سہو اور اس سے اعراض مشابہوں اور اعراض شراب ترک کر پیداہونے میں جیسے نہیں اور پھر یہ کہ اسکا  
کی اور تے الدم اور قتل زبان اور قتل معمرہ اور اس کے بعد پورم پیداہوتا ہے اور پیشاب  
بند ہوجاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے خواہ جو تدبیر یا مقام تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائیں پلا میں جیسے مرو زن تین ہر  
شراب میں ڈالکر خواہ مارا حاصل دفعہ دفعہ کر کے ایضا مارا حاصل سے بوریق ملا کر دفعہ کر لیں بعد از ان علاج سچ امعا کا کرین اور حقہ  
بارعایت تقویت قلب کی ادویہ مشترکہ کرنا چاہیے۔ اگر بارہا کان میں بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانوں پر کڑا کرین اور اسی طرف کو پڑھ  
جھکاتین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہاں تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ماتہ میں کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور کئی  
اخراج کا زیادہ ہوگا اسطرح اگر اسی جانب جھولا جھولا تین جب بھی قطع میں ہوگا اور جو بارہ زیادہ اندر کی طرف چلائے گیا تھا اور مسیو کی  
سلانی کے ڈالنے سے کیتھ لیسٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اس کے اخراج میں چند ان وقت نہ چاہیے اسلئے کہ بارہ  
جب اوٹا قریب ہو اور یا قریب ہو مگر اس مقام کے قریب ہو جہاں تک سلانی وغیرہ جاسکتی ہے اوسی حاجت بطرف گوار  
اور ایک پاؤں پر کھڑے ہونے کی نہیں ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اس وقت سلانی وغیرہ کا داخل کرنا کہ مضہ  
ہوتا ہر تک اور برادرہ رصاص جو شخص مردانہ کھا جائے اوسکا بدن سوج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی  
پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی براز بند نہیں ہوتا بلکہ باظراف دست آتے ہیں اور اس کے معمرہ میں ایک گرانی پیدا ہوتی ہے  
اور اسکا میں گرانی پیدا ہوتی ہے نیز انکے اکثر کمرہ معامیستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سچ امعا کی ہونچتی ہے اور اوپر اعضا میں  
نفخ اور بھر بھری پیدا ہوتی ہے اور اس کے شکم میں ایک لاسا سختی پھر کے اوٹھتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور اس  
میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت ہونچتی اور کبھی اسکے بعد اعراض ایس کے پیدا ہوتے ہیں اور تمام بدن کا رنگ  
مثل اسرب کی ہوجاتا ہے۔ اور یہی خرابی اور بد حالی برادرہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ  
جلد علاج مشترکہ سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤں سے کہ یوں جو قوت تفتیح کی رکھتی ہوں جیسے لطیح اور تخم کر فس اور انہر  
اور شبث اور بورہ اسنی اور واجب ہو کہ مرو لون تین درہم ہمراہ شراب کے ملا تین خواہ سنبھل رومی ہمراہ پنجال جنگلی گوبور کے سنبھل  
میرجی فصل کر کے ملا تین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افستہین رومی اور زونا تخم کر فس اور فلفل خصوصاً لینے تنہا فلفل ہمراہ تھوڑا سا  
اور یہ سب دوائیں بھی ہمراہ شراب کو خواہ بوزن ایک درہم مرو نصف درہم فلفل لیکر خوب ملا تین تاکہ خوب بھجائی اوسمیں  
سوی بوزن چھ قیرا ملا تین خواہ سنبھل نیا کو مارا حاصل میں ملا تین غذا اوسکی جو پیوستہ کھلانے کی لائق ہے وہی خوشبو ہے جو کو  
نہو کو سفند سے نکالے جائیں۔ خلاصت اوسکی اچھی ہو جاتی کی یہ ہے کہ طبیعت میں انطلاق پیدا ہو اور فتنہ جانا رہے  
اور بول کا اور رہے نہ بلکہ مغلطہ ہے کہ ادویہ مشترکہ اور جو دوائیں پسینا لاسنے والی ہیں خواہ اور بارہ کر نے والی ہیں خواہ  
مسبہل میں انہیں کی ضرورت ہے اسقدر راج لینے سپرہ اوسکے پیٹ سے زبان سپرہ ہوجاتی ہے اور اعضا میں  
اسقدر پیداہوتا ہے اور کھانسی شدت آتی ہے اور پھر کئی دم تین تین دینی قتل اوسکی ٹھٹھ ہوجاتی ہے بد بدن سر ہوجاتا  
ہے اور داغ بھی سر ہوجاتا ہے غشی اور سپرہ طاری ہوتی ہے بھی اوسکے طبع میں کچھ سا خورہ مخصوص ہوتا ہے اور اوسکی لگا  
لینے کہ سنے اور زبان میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور خوشکی آجاتی ہے اور پیوستہ میں شوروں اور ہونے میں انہر و سنبھل



میں تھمد اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہائی خناق تک نوبت پہنچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہے اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے علاج مثل علاج مرک کے ہے اور سقمونیہ گویا مارا غسل میں اور مدرات بول میں ملا کر پلانتین اور حقہ بھی کرین اور کسی وقت سونے نہ دین اور اسکے قے کرانے میں روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن زیتون داخل ہوتا ہے اور اسکی دوا میں صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت وردار سے نکلتا ہے۔ ایضا اسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہے اور اسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے چین لینے سنگ آگک کر کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ سنگ استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہو کہ علاج سفیدہ راج اور علاج فطر کا نسبت جلد کرین بعد ازان لعابات لنج کا استعمال کرین تاکہ خشونت خلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات بعد میں کے استعمال میں لائیں اور حذرہ ہاؤ نرم کھلائیں اور سقمونیہ وغیرہ کے مسهل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسهل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اگر امعاء میں خراسن پیدا ہو خاص معالجہ خواش امعاء کا کہین اس زمرہ کے علاج میں ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ خاکستر اطراف گرم لینے انگور کی بھٹی جلا کر ہمراہ حاشاکے استعمال کرین شگاف اور سنگھیا ان دونوں سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو اعراض زیتون مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں لیکن سنگھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہے اور یہ علامت خاص ہو سنگھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہے جو زیتون مقتول کا علاج ہو اسکو بھرہ مرغن اور شہوم لنیہ کا استعمال کرنا چاہیے رنگا رنگے کھانے اور پینے سے شخص شدید اور خلق میں لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور احتیاج قطع اور قے بھی عارض ہوتی ہے اور فروج بھی پیدا ہوتے ہیں علاج اسکا وہی ہے جو زنج کا علاج ہے اور زنج کا علاج ہم آئندہ ذکر کرتے ہیں زیادہ آہن اور خبث الحدیدانکے کھانے سے وجع شدید شکم میں اور خشکی موندہ میں اور سوز پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے علاج پہلے دودھ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسهل ہے پلائیں اور اسکے بعد کھی اور مسک پلائیں تاکہ ان اعراض میں سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملا کر افلی سرون پر ٹپکایا کرین۔ کبھی ایسے مرغن کو متناطیس پسک پلاتے ہیں تاکہ اجزای متفرق لوہے کے بوجہ جذب متناطیس کے یکجا ہو جائیں اور بعد ازان مسهلات کا استعمال کرتے ہیں اور کبھی متناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہیں اور اسکے بعد حذرہ کا استعمال کرین لینے شورباؤ روغن دار فزین ہمراہ روغن گاؤ کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو نہ سکے مدہ سہیجہ اور آتا ہے اور اگر ابھی اسطاعت نہیں ہو چکا ہے بذریعہ قے کے اور سے دفع کر ایتن بشرطیکہ ابھی معدہ میں ہو۔ ہرنال اور چونا جو شخص ایکن کسی ایک کو کھا جائے اسکے اعراض اور بین اور اگر دونوں کو یکجا کر کے کھا جائے اور اسکی کیفیت یہ ہو کہ منصف اور فروج امعاء سے عارض ہوگا اور اگر زنج مصود لینے ہرنال اور افلی ہوئی کھائے اوسکا ضرر زنج سنگھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کھائے اوسکے موندہ میں خشکی اور درد معدہ اور جس بول اور روانگی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور جو چونا اسکی پیشاب میں برآمد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج پہلے جو تدریج بوقت اور حال مرغن کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اور اسکے بعد آب گرم اور جلاب پلاکر روغن سے تنقیہ کرین

بعد از ان طبعی تخم گمان اور طبعی ارز اور طبعی ہر خواہ مجموع یہ دونوں اور عصارہ لو کہ ہر شہد کے پلا تین اور ہمیشہ دودہ اور پلا  
 اور از وجات اور دسوات اور شور باہی بھی رہنے جس شور سے کہ چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہر پلا تین اور اگر کھانسی  
 پیدا ہوئی ہو پھر یہ جیات اور علاج نورہ کے اور کسی تدبیر کرن الفضا نے کرانی اور حقہ کرانا اور کھانا اعضا اندرونی کا  
 ٹپس لینے نرم رکھنا یا سہ اور اسکا علاج قریب ہی ہرنال کے علاج کے ایک یہ بھی دو اس بارہ میں بعض اطباء لکھی ہے۔  
 بول حمار اور تلخ آہو بقدر دودہ ان کے آب گرم میں پلا تین آب صابون کا حال قریب ہی چونہ اور ہرنال کے حال سے  
 اور علاج بھی کبسان ہے نراج اور شب لینے مرغ اور سپید پھگری کے کھانے سے کھانسی شدید کا استعدیجان ہو  
 کہ نوبت سلی کی ہو پختی ہے علاج اسکا شیرادہ خرا کا پلانا اور کھن اور شک کا استعمال کرنا اور شربت زہد وغیرہ کا استعمال کرنا  
 نہا موندہ ٹھنڈا پانی پلانا آب سرد نہا موندہ پینے سے خواہ بعد حمام کے بعد چامچ کے ٹھنڈا پانی پینا حق نراج اور شربت  
 استفسار سے امن نہیں ہوتا ہے علاج اسکا دوا الککرم اور دوا الملک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب فلفل  
 پینا کافی ہوتا ہے بیان مچلی سموم سبب کا جو زہر از قسم نباتات کے ہیں مچلی سموم پینے سے اور یہ زہر بدترین سموم  
 ہے اس کے کھانے والے کے دونوں ہونٹہ صبح جاتے ہیں اور زبان میں بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور انھیں ہندوئی جاتی ہیں  
 اور سپر در پے دوار اور غشی ہوتی ہے اور دونوں سافین باون کی بیکار ہو جاتی ہیں۔ جب اس حال کو پہنچ نہا  
 زہون حالی پر دلیل ہوگی۔ اور کہانی شخص بعد اس حال کے کچھ بھی جاتا ہے پھر دن اور رات میں فرو گر فتر ہو کر فاض  
 پاتا ہے اور ان دونوں مرض میں ایک ایک اور سموم زور لاش ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط پیش کی پوسٹنگ سے مرض  
 خارج ہوتی ہے۔ اور پیش کا عصارہ شیرہ میں ترکہ بچھاتے ہیں وہ تیر جس کے مار میں فوراً وجہ سمیت کفیل کرتا ہے  
 علاج پہلے بہت جلد سے ہے کہ انی چاہیے طبعی تخم شہد سے بعد از ان عصارہ لگو روعن گاؤ کے ٹھوسے ٹھوسے فاصلہ  
 کے بعد پلا تین اس طرح طبعی قشر بلوط چہرہ شراب کو اس کے بعد اصلی علاج اسکا فادر ہر اور دوا الملک رکھ دوار اور بوجا بنو  
 جو کھاس چہرہ پیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اور کسی تریاق سے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال  
 کریں کہ وہ بھی ایک حد میں ہر مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج میں یہ ہے کہ مشک کا استعمال کریں ہر اشد فادر  
 کے خواہ مقدار ایک دھم روار الملک اور ایک قراط مسک کی بعض روگ گمان کرتے ہیں کہ بیج کبراسی پیش کا فادر ہر  
 اور حق فادر ہر میں سب پیش کے علاج میں بکار آمد ہیں اور عمدہ ہیں نہا موندہ فادر ہر چہرہ شہد پھگری کے ہے اور  
 اور خطوط اور فور سے مثل خلوط مرکب کی ہوتے ہیں۔ ایک حیوان جس کا نام فارہ البیش ہے اور فارسی میں بادہ ہیں  
 موش کہتے ہیں وہ بھی اس کے فراج کی ضد ہے اور پیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی  
 ہڈی اس کے جسم کی کھائی جاوے فوراً اثر پیش کا باطل ہو جاتا ہے قرون اس کے پیش اسکی اہمیت میں اختلاف ہو رہا ہے  
 کہتے ہیں کہ سنگا ہی سے لینے پیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اس پر علامات مرمیام کے ظاہر ہوں گے اور زبان سیاہ  
 ہو جائے گی اور اس کے نازہ سے خون قطرہ قطرہ شے کا علاج پہلے علاج مشترک ہے گا کرنا چاہیے اس طرح کہ آب اور  
 روغن گل نیگم ملا کر اور از بن قلیل یہ بھی دوا مشترک ہو کہ ایک ششال کا فور ایک اور قہر گلاب بن کھیل کر پلا تین

اور اسکے صفات ایسے لگائیں جنکی تہریر شدید ہو اور کافر اور صندل اور نین پڑا ہو اور سوئیق تفاح ترش کا اور سوئیق شعیر مرہ برون کو  
 جاباب میں ملا کر پلانا چاہیے اور عصارہ اندر ترش کا بھی پلایا جائے **فوفیون** اس دو اکوین نہیں پہچانتا ہوں اور بعض وجوہ سے گمان کیا  
 ہے کہ شاید بیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس کے استعمال سے عارض ہوتے ہیں جو جب قول اطباء میں کہ جو  
 شخص اسکو پینے خواہ کھائے میں استعمال کرے وہ اسکو شکم میں اور بھکی اور شمی اور زردی سب جہوں کی خصوصاً ہونٹھ کی اور ٹھنڈی سار  
 اور بڑا اور بدن کا پھولا ہونا اور شمن ہو جانا اور اختلاط عقل پیدا ہونا جو بعضہ گرائی سر کو اور منہ صغیر ہو جاتی ہے اور منقطع ہو جاتی ہے  
 اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تھما اور بے ہوشی پیدا ہوتی ہے بعد اسکے مر جاتا ہے علاج مثل علاج بیش کرے بیان چندا دو یہ سمیہ  
 کا جو گرم ہیں منجملہ اون ادویہ کے **فریوین** ہے اسکے استعمال سے کب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذیذ شکم اور  
 بھکی لاف ہوتی اور کبھی روانی شکم کی باوقاف عارض ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ پہلے قرا کر اتین بعد از ان تہریر احسا کرین اور اسکے بعد  
 روغن گاؤ اور اسکے خوب سا پلاتین بعد از ان جو علاج قرون سنبل کا ذکر ہو چکا وہی استعمال کرین اور غذا میں آب انار منوش اور  
 آب سبب منوش پر اکتفا کرین اور مارا الشراب کا بھی استعمال ضرور ہے البیان تیو عجات یہ سات ہیں شمار میں او یہ مفردہ  
 کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشر اور لبن لاعیہ اور ان زربنا کی وہ چوتھی لذیذ اور اسہمال مفردا ایسا عارض ہوتا ہے جیسا کہ  
 فوفیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی ٹھنڈے اور روغن زرد اور کھن سے ٹوڑ ڈالی جائے اور جو عرض خاص بعد  
 استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون بالول الدم اور سکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے یعنی کہ ناچاہیے بعض اطباء کہتے  
 ہیں کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہو جاتا ہے اور علاج او سکا یہ ہے کہ استھام آب برف سے اور لبن عشر  
 درہم کے مقدار پر قاتل اور مملک ہوتا ہے اور دودن کے بعد ہلک عارض ہوتا ہے۔ بلکہ بارہ بارہ ہو جاتا ہے علاج اسکا بھی  
 مثل علاج لبن شبرم کے ہے مضمون یاد دو درہم اسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیت اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہیں  
 جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت دوغ یا شیبے ٹوڑ ڈالی جائے اور سوئیق تھناخ اور رب رب بہ اور رب سماق  
 سو ماؤر لیون اور خافالیون اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد روغن زرد اور اسہمال مفردا عارض ہوتا ہے  
 سیاہ رنگ ماز لیون کو حاملان کہتے ہیں اسکی سمیت زیادہ ہے اور اسکے استعمال سے لذیذ شدید حساب ہے۔ یعنی اور  
 درو تھم بدن میں اور دغذغہ اور بھکی اور اسکے بعد تہ پٹھنی اور زردی عارض ہوتی ہے بعد اسکے کفران کی نوبت پہنچتی ہے اور  
 آواز بند ہو جاتی ہے علاج لادہ ہے کہ شیر تازہ دو کپ پلاتین اور روغن زرد بھی اور متواتر پلاتی جائیں اور جلاب کا بھی استعمال  
 کیا کرین تاکہ فساد اسکا برطرف ہو جائے اور جب انڈا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مترو دلیوس اور دوا الطین المنعوم کا استعمال  
 کرین پھر جب طبیعت ٹھرا جائے اسکے بعد کچنچین اور کاسنی چند روز تک بلا تہرہین تاکہ سوئیق مزاج جاتا ہو و فطری کی مقدار کثیر آوی  
 اور دوا سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دہلی یعنی کثیر کے کب شدید اور انتفاع شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج  
 کثیر کا گرم خشک ہے اور لذیذ اور منقطع ہے جس پانچین کثیر کا درخت پیدا ہوتا ہے ردی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی رستنا ہے  
 یا چار اسے کو بعد قتل اور پٹھنی چرین ملائے کے استعمال کرین علاج واجب ہے کہ طبع علہ اور شہر نیک کو موندہ میں پیکارین کہ اسکا  
 فائدہ عجیب ہے اور تخم خشک اور خود خشک اور اسکا جو شانہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک جہاں شہد اور شکر اور جلاب



اور رب الگو رہی مفید ہے اور ان سب دواؤں کے ہمراہ چکنائی کی خیرین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بھی ضرور استعمال  
 میں لانی چاہئیں اور ان کے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلکہ اور بھلا دین کو کہتے ہیں اور اسکے استعمال سے شکم اور خلق میں  
 تقطیع اور التهاب اور امراض عاده عارض ہوتے ہیں اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں کہ پھر درست ہون  
 خواہ بیکار ہی ہو جائیں و سواس پیدا ہوتا ہے اسلئے کہ سودی کا اذراق ہو جاتا ہے بھلا دین کی مقدار قائل دو مقدار کا وزن  
 ہے اور کبھی بعض آدمی منظر خاصیت کو مضر نہیں ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جائے اور میں نے بختم خود ایک شخص کو  
 دیکھا ہے کہ وہ ہمراہ جوز کو اپنی مقدار بھلا دین کی ہضم نہ کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ او سکوفت اور پردہ زخمی علاج روغن  
 بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر نازہ اور دسوات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب خیرین جسے لایح میں سکون اور  
 مسوڑ جو کے درد اور سوزش اور کھجلی میں کمی پیدا ہوا اسکے بعد گاسے کا دہی برف میں سرد کر کے اور روغن بنفشہ بھی سرد  
 کیا ہوا اور آب جو اور آہماکی خوا کہ یہ سب سردی ہوئی استعمال میں لائیں اور برف میں سرد کیا ہوا پانی او سین بٹھائیں اور پیام  
 کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کہہ میں۔ منجملہ اولن او یہ کہ جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حسب المصنوع اور جو اسکا  
 فادز ہے کہ کبھی جبکہ مہندی بن لٹو مری کہتے بوجہ تیزی اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہے علاج او سکالباور کے علاج  
 کیسان ہے اور اودان سے اسکی مضریت بخوبی دفع ہو جاتی ہے سرداب بری لینے جنگلی تمل جو شخص اسے کھائے اسکی  
 آنکھوں میں جو طوٹنے ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التهاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج  
 او سکالباور کے پہلے تپے کر ایتن آب گرم سے اور زیت سے بعد ازاں مثل کینر کے علاج کین خواہ اور جو مہم مثل کینر کے میں  
 او سکالباور کے میں سا چھسا سدا کو بی کا گوند ہے کبھی او سکافز مثل باذریج کے ہوتا ہے مزاج او سکالباور کے میں جو شخص  
 کھائے او سکے بول و براز دونوں بند ہو جاتے ہیں اور زبان سوچ جاتی ہے اور قرقر اور نفخ اور خلق میں سوزش اور حدت اور  
 جو طوٹ عین اور سرخی موندہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اسکی حدت کو تمام بخون تپتی او جھپتی ہے۔ اور اکثر لبت غشی اور مضر  
 نفس کی ہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد سے کرانی جائے اور او سکے بعد روغن زرد اور دودہ او کھن اور آب  
 پلاٹین اور روغن گل اور شیر نازہ سے غرغره کریں اور سبکبجین اور زلال آستین ایک دوا یہ بھی اہلبا کی مثل فادز ہے کہ مشہور  
 ہے واسطے سافینا کے تخم۔ اور عکال البطم اور اصل محروت اور طبع شجر ہے۔ البقا جند بیدر شرح سرکہ گرم کے خواہ  
 ہر اہ شمد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے او سکے زہر کو بذریعہ تکمیل کے  
 دفع کرتی ہے اور فباس ظاہر تو مقضی اسی کا ہے کہ تیرہ سے علاج کرنا چاہئے اور تیرہ ہی اولی ہے جنہوں میں اس کے  
 اعراض مثل اعراف کندش اور خرقہ امفیض اور اسود کے ہیں اور وہی علاج بھی ہے جو خرقہ کا علاج ہے و فادز چینی  
 سے اسہال خفیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ تپے کر ایتن اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرانے وقت دودہ اور کھن باریا  
 پلاتے رہیں اور اور اسہال کے روکنے میں رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو ضرر اور اسہال دونوں کو  
 فقط تریاق کافی ہو جاتا ہے کندش اور خرقہ سپید اور عوطیثا اور عصارہ قنار الحمار اور سوسن کی  
 ایک قسم رومی اور غار یقون سیاہ کندش بننے چکھنی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ



خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عطیشتہ کا ہے اور خرق سے بھی متلی اور قے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ اس کا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ سب اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خرق سپید اور غالیقون سیاہ اور یہ دونوں تاثیریں یکساں ہیں جالبوس کتاہر بنیض اوس شخص کی جس نے خرق کھالی ہو ابتدا میں عریض اور متفاد اور ضعیف ہوتی ہے اور بطور میں بھی زیادتی ہوتی ہے اس لیے کہ حرارت غریبی مادہ کے نتیجے میں گھٹتی ہوئی ہوتی ہے لیکن وہ کثیرہ جو دواؤں کے ذریعہ سے متاثر ہوتا ہے اور دفعہ دوا کا اثر اوس تک پہنچتا ہے اور نہ طبیعت اوس کے دفع پر قادر ہوتا ہے بلکہ اس میں سہم بھر جب فرخہ بخود عارض ہوتی ہے اور سقوط بنیض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوس کا نظام اور سلسلہ کلیسیوی کو بانی نہیں رہتا ہے اس لیے کہ اندرونی قوت مادہ کی نیچے دی ہوئی ہے اور جب بنیض میں انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے اور سقوط مرض کا حال اچھا ہوتا ہے لگتا ہے کہ اگر توجہ مرض کا بطرف صلاح حال کے نہ ہو بلکہ کچھ آبی شروع ہو جاوے اور تشنج واقع ہو تو میں ضعف اور اختلاف زیادہ پیدا ہوگا اور اگر اختناق لگے تو غیر منتظم عارض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اس لیے کہ عارضہ غریبی بچھا ہوا ہوگا اور کبھی بنیض میں موجودیت بلکہ برطوبت کے پیدا ہونے کی سبب سے علاج واجب ہے کہ بہت جلد خرق کے نکالنے کی تدبیر لیا جائے اور غریب کے کرین خواہ اوس کے خرق کو نیچے کی طرف اور ترسے کی تدبیر کرین نیز یہ حقنہ قویہ کی شکل نیم قطری وغیرہ سے اوس کے بعد اوس کے اختناق کا علاج ویسا کرین جو اب قطرین کہا گیا ہے اور اگر غریب سے کم ہوئی ہو ابتدا میں بچھرنے کی باتیں اور بہت سی دواؤں پلاہتیں بلکہ پہلے اوس کا پیٹ آب پیکرم سے بھر دیں اور اس کی دواؤں مقلی پلاہتیں اور بعد دواؤں کے کرین اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلاہتیں اور اوس کے بدن کے جوڑ بند پلاہتیں قیروطی ملین کی کرین اور اگر اس وقت کی مدد صحت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اوس سے علاج کرین خرق سپاہ سے کہانے سے اسہال شدید اور اختناق عارض ہوتا ہے اور دودھ میں جو شخص اس کا استعمال کرے تشنج پیدا کرے مملک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹنے کا گزرنے کی گنا اور دوا بہت سی ہے درپے اور دفع عارض ہوتا ہے اور بعد از ان علیل نہ کہ تشنج کے آثار طاری ہو کر غشی پیدا ہوتا ہے پھر مر جائے علاج تدبیر قوت سمیت کی اور یہ معاویہ سے کرین مثلاً افنتین کو شہر کے ہمراہ پلاہتیں خواہ زیرہ اور انیسون اور چند بیدستر اور سنکلی ہون لیکہ مجموع سے قریب دودھ میں کے استعمال کرین ہمراہ شراب اور مقام نفخ پر چھڑے کم کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سنیک جو درم اور نفخ کو پاشان کر دیتی ہے اوس کے بعد نیزہ اور ترہمراہ شہد اور روغن زرد بازہ کے کھلاتیں اور روغن دارشور بہر قسم کا اور شہد اب شیرین جبین پانی کی آمیزش زیادہ ہو اگر اس کے استعمال سے نوبت تشنج کی ہو بھی ہو وہی تدبیر کرین جو خرق ابیض کے علاج میں مذکور ہوگی اور جب غریب اسہال عارض ہو آب سرد میں بچھاتیں اور رلوب قالینہ اور دودھ جالبہ کا استعمال کرین پھر مدائق معرب گرم دانی کا ہے اگر دودھ میں اس میں سے کھائی جائے عارض اور درم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے اور علاج اوس کا کشل علاج قویہ کی ہے دافعی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار دس کی کھائی جائے مملک ہوتی ہے علاج اوس کا یہ ہے کہ قی کرین اور مہلات ادویہ کا استعمال کرین اور دودھ اور چکنائی کی چیزیں مہوجب بیان بالا کے استعمال کرین قطری ریختی اور

تل کی کتے ہیں جس کھلی میں کس قدر رنجیت باقی نہو اور خوب بخور کر تیل اور سکال کال کیا ہو او میں سمیت ابائی ہوا دوسرے  
 قاتل ہو جاتی ہے اور اسکا علاج مشنرک علاجات سے کیا جاتا ہے چند مید مشنرک جب کسی طعام میں ڈالکر دم بخت کریں اور کھانے  
 سے اعراض ہر سام حارک عارض ہونے میں مع ذبح کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن میں تل کرنا ہے خضر صاخر  
 قسم سیاہ اور بد بو خواہ افراہی ہے کہ سیاہی اس مو علاج یہ ہے کہ پہلے قرہ کر این آب شبت اور فوچ اور سببستان سے  
 شہد ناک اور شیرہ انگور اسکے بعد حوضات مثل حمض اترج اور ربوب قابضہ اور ترشی جو خواہ کھو طیار کی چائی اور سر کھنکر  
 تنہا اور مادہ گاؤ کا دہی عصارہ تفاح اور شیر مادہ خربا بیت مفید ہے غصہ صمل بری کے استعمال سے بلکہ عید قسم کی بخت  
 استعمال سے بھی تفرج اسکا اور اون رگوں کا تفرج جگر کبد لینے کے جدا دل اور نہرین کلاتی ہیں پیدا ہوتا ہے اور اس کے  
 پہلے خاص اور قطع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عارض پیدا ہوں جو ش کیا ہواد و دو بار دوا کریں جو  
 گرم کر کے دروہ میں ڈالے ہوں مہرہ زوی بقیہ کے جو سرکہ میں اریالی ہو اور سفوفہ بنور و سہلہ و نقلیا اور غیرہ کے  
 خالق الکلیب اور خالق التمرانجن سے جو کوئی کسی قدر استعمال کریں منکب میں عطر حسرت اور لہاۃ اور مری میں  
 بھی یہی کھانا فر پیدا ہوتا ہے اور قصیدہ رتہ تک یہی فرہ ہوتا ہے اور خشکی مہرہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اس کے موہنے سے  
 بخار و فانی اور ٹھنک ہے انجام کارین زبان اوکی مشنرک ہوتی ہے اور صغین میں اخلاص پیدا ہو کر اسکے بعد عشاء اور ششیخ اور  
 تیرگی رنگہ کی اور احتیاط پیدا ہوتا ہے اور اسکے ساتھ قراۃ شکم میں اور کثرت راج کی بھی ہوتی ہے اور فالت الکلی استعمال  
 کرنے واسطے کو سرد اور ظلمت بھر پیدا ہوتی ہے جو صوف ارادہ اور عطر کھڑے ہونے کا کرے اور دونوں آنکھوں میں رطوبت بھی  
 بھر جاتی ہے اور سینیہ میں نقل پیدا ہوتا ہے خالق الفزین ہر قدر جو کک ورم میں واقع ہو پیدا ہوتی ہے اور بھی چند ہوتا  
 ہیں اوکسی ہے فرہ میں تلخ اور کرہ الرابحہ ہوتی ہے علاج حسرت جلد سے کرانی چاہیے اور میں خزان سے جو معلوم ہیں  
 اسکے بعد متفکر کریں اسکے بعد مثل صغیر جیلے اور قرسیوں اور سداب اور افستین اور شیخ ارشی کو مہرہ شراب اور کھانہ  
 بھی شراب میں ملا کر خواہ روغن بلسان بقدر اذہ ورم کے شراب میں ملا کر اور شراب بہتر ہے جسے چاہیں اور خواہ باندی یا سونا  
 بچھا یا ہوا درخت الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفر یعنی پسر پاج خصوصاً انفر بارہ سنگ کا اور پیرن اور بچہ گاؤ کا بھی عمدہ  
 ہے اسکے بعد روغن شوربہ آزا و درخت کا پتہ بجام کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی جھاک ہوتی ہے  
 علاج اسکا قریب ہی علاج کیر کے اور مشنرک علاج سے علاج کرنا چاہیے قشر آرزو یعنی دھان کی بھوسی بنا بر قول اداکل  
 اطباء جو شخص ومان کی ہو سی کا استعمال کرے فوراً اسکو در و فم و دین اور ورم زبان میں اور در و دہی زبان  
 میں لاحق ہوتا ہے بعد از ان در و دہی ہر تھی مرے اور اسکو معدہ تک پہنچا ہے اور امان میں بھی در و پیدا ہوتا ہے  
 اور تمام بدن میں التہاب عارض ہوتا ہے ومان کی ہو سی کو سوم کے اقسام میں غذا سے نکال کر یا سبب علاج اسکا لینے  
 مثل علاج فرائج کے ہے اور جس رست سوا اسکا علاج کریں وہاں سے کہ او میں ہنرل کہ پتہ کیا ہو پیرا سحرہ تخم  
 اوٹنگن کو کتے ہیں اسکے استعمال سے بھی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو غصہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور  
 کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے۔ علاج اسکا غصہ کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا عیانت اور علاج

اگر چاہیے کہ یہ شہد بہرہ آب جو کے خواہ اور روایتیں کھانسی نئی میں تریب کی قسم زبولن زریو اور سیاہ  
 کا استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہیں جو خرقہ اسود اور غاریفون سیاہ کا استعمال سے پیدا ہوتے ہیں اور علاج  
 بھی اسی ہے کہ چاہیے جو ان کا علاج ہے اور خاص علاج تریب کا یہ ہے کہ روغن بادام جودہ جودہ بلایا جائے اور مشترک علاج وہی ہے  
 جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے لے کر الی جائے تو زبولن کی طبیعت کو ہم نے  
 نہیں بھیجا اور علاج اس کا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور کچھ گمان ہے کہ یہ ادویہ مادہ قویہ اور شاید کہ مادہ نہ بھی  
 ہو اطباء کثرت ہیں کہ اس واسطے استعمال سے اختلاط عقل اور قیہ و ہیمن تک حاض ہوتا ہے کہ ہونٹھ میں بھی اس قسم کا  
 تریب پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت شہد بہرہ آب کے ہونٹھ کے ہوجاتی ہے اور اسید واسطے زبان یونانی میں ضرب المثل ہے کہ اس  
 شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تو در نیون کھانے والی کی ہوتی ہے علاج اس کا بھی مشترک ہے اور بعض کی رائی یہ ہے کہ  
 پہلے تریب کو اکتین اور سکے بعد اسے شہد بلاتین اور دودھ کا بنیا اور عام بدن میں تیل لگانا اور ادیان سخنے کی مالش کرانی اور  
 آئرن حار کا استعمال اور دنگ اور ادویہ دفعہ تریب صبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہیں طونیون اس دراکو  
 بھی میں نہیں بھانٹا ہوں اور اس طرح اس کا علاج بھی میں نہیں جانتا ہوں۔ مگر مجھے فرنیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ مادہ  
 میں سے ہے اور تریب بھی احتمال ہے کہ مادہ میں سے ہو بعض اطباء کہتے ہیں کہ اس سے غلغلیہ پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان میں  
 اور خون اور دوسرا اس اور سقوط بعض بھی حاض ہوتی ہیں لہو سب زریبہ ان کے احوال قریب قریب انہیں احوال کو ہیں جو  
 عفضل اور اعزہ میں مذکور ہوئے ہیں اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً زبولن فو کہ جیسے رب الگ اور ریاس اور قلعہ وغیرہ اور  
 ابھی دوسری سے تیل پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی حاض ہوتی ہیں اور یہ لہو سب شل جو کے باخوبانی کی گھٹلی اور ناریل  
 اور بادام کی بین نہار سو نہ خالص شہد آب کا پتیا اکثر نہار سو نہ شہد آب خالص کے پینے سے خفاق اور درو چنڈا قسم کر  
 اور التباب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کر اور اس سے زیادہ انڈا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لائق ہوتی ہے۔  
 علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفرغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہو چکی ہو بظہر علامات و خوب فصد کے اور تریب کو انی بہت  
 عمدہ علاج ہے اگر آب سانی ہو سکے بعد از ان تریب مزاج کی آب سرد اور قلعہ بار د اور مار الرائب تریب سے اور آب فو کہ اور  
 اقراص کا فور وغیرہ سے کرین شہد سرائی خواہ جسمین سمیت اگتی ہو اور اگر بلایا ذوقینا کی طرف شہد لاتے ہیں اسکی بو  
 ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آتے لگتی ہیں اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہیں جیسے  
 عفضل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہیں خواہ اونٹن کے کھانے سے اور سو گھنوں سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی  
 ہے۔ اور فصد البینہ برادر ہوتا ہے۔ شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت جبری اس کا حال اعراض اور علاج میں مثل شوکران کو  
 ہے علاج سداب اور ابھی نکین کا کھانا اور شراب جس کا نام اوبالی ہے بلانا چاہیے اور کھلانی جائیں اور تریب کرانی جائیں  
 جب تک ممکن ہو بلق موئیک اصلی کو کہتے ہیں جو اسے استعمال کرے اسکے شکم میں فراق اور جی اور ضرور بدون دست آنی  
 سکے اور بدون دوار کے پیدا ہو گا علاج پہلے واجب ہے کہ بانی اور شہد پلا کر تریب اور حقہ لین سے اعتقاد کرین اور اگر  
 افستین کو بہرہ شراب کثیر اور کچھین کے پلا تین وہ بھی نافع ہے اور خاص البی شخص کی دوا یہ ہے کہ طبع جبر کا استعمال کر



ایضا منہل اور چند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم سے نمک بد کرین مجلی سبان اور وہ سمیتہ بارہ جو ہنسا  
کی قسم میں ہیں جو شخص افیون کھائے اور کھن میں خدر اور پروت پیدا ہوتی ہے اور حکم لینے مجلی پیدا ہوتی ہے اور وہ  
کچھ اس کے آفتون کی بو اسے جگہ سے آتی ہے اور دوار اور چلی اور ظلمت اور تاریکی طلق اور سانس میں کونہی اور اطراف میں تیرکی اور  
ہونٹھ میں زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صوبت ایسی جو انہیں محسوس ہوتی ہے اور سبات لینے بینی اور زبان کی کجی  
آنکھوں کا اندر کی طرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کراڑ کہ جس سے گلوگرنہ ہو جائے اور پینہ سرور نکلتا ہے ٹھنڈی سانس  
آتی ہے مرجاتا ہے منہ اسباب اسکی مقول ہونے کے خون کا غلط ہو جانا کہ پھر خون روان نہیں رہتا ہے اور روح کی تیرید  
ہے اور آلات نفس میں تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شراب جو مہلک ہو دو درہم کی ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے ہفتہ  
اگر شراب میں دالک پلاٹین اثر و سکا زیادہ ہوتا ہے ہاں اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقادست اور سکر سمیت کی کرے اور  
زیادہ از نو کا اور ابدان حارہ میں بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیئے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے  
زیادہ ہے اور نفقہ بھی اوسے بدن میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام میں بیان کر دیا ہے علاج وہی تو ان میں مشترک  
جو بار بار مذکور ہو چکے اسکیے علاج میں مشعل ہو کر تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن ملا کر تے بھی کر ایتنے کے اور گرم پانی اور رنگ اور یور  
ارتری وغیرہ سے نہ کر لائی جائے اور اسکے بعد کچھ میں ملا کر اور پانی اور شہد بھی پلائیں اور قوی حقنہ سے انا کہ کہ میں منہل اور دیر نافہ کے  
سکینجین اور ہنشین کا استعمال ہو ایضا افستین کو شراب میں ملا کر اور طہیت اس زہر کا تریاق ہے اس طرح دار چینی خاص کر  
اور عہدہ سرکہ اور زنجبیر کے بھی اور اس طرح چند بیدستر تھا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہے کچھ ایسی مسموم کو اسکا تریاق مخصوص اس ترکیب  
سے دینے میں طہیت اور اسکی اور چند بیدستر اور فلفل ہونڈن لیکر شہد میں ملا کر معجون طیار کرین۔ مقدار شربت ایک بندہ  
سے لیکر ایک جز تک ہو اور اگر اسکی سمیت سے بجات اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک منہل طہیت پچیس درہم شراب ریحانی  
میں ملا کر استعمال کرین اور شراب کہ نہ بھی اسکے واسطے عجیب المنفع ہو خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہ نہ ہو جائے اور پانی کی آہستہ  
کی زیادہ متھل ہو اور او میں کب قدر دار چینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کی اور سوخنا اور مشرو و لیلوس کو شراب کے ہمراہ استعمال  
کر نے سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں ہے۔ واجب ہو کہ اس مسموم کا داغ چھنک کے فریو سے ہلایا جائے اور کچھ کھنی کا ناس خواہ اور  
اور وہ شہد سمیت کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہو اور بال مسموم کے منہ  
وغیرہ سے اوکھیرے جائیں اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن میں اسکے روغن ہاڑ گرم کی مالش کی جائے جیسے روغن  
اور روغن سوسن اور سونگھانے میں چند بیدستر اور منک کو اختیار کرین اور آئین گرم میں بھجائیں تاکہ تشنج سے امان حاصل  
ہو اور شدت خارش کی نہ ہونے پائے اور غذا میں شوربا جو روغن دار اور سوزا استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کرین جو زہار  
کو ہندی میں دھتورہ کہتے ہیں اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونوں آنکھوں میں اور غشاوہ لینے آنکھوں میں برہہ ساڑ جاتا ہے  
اور شکر لینے مستی اور سبات لینے پکلی پیدا ہوتی ہے اور ایک منہل وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہو کہ ایک ہی دھتورہ  
کچھ قتل کرنا ہے خصوصاً گھندی دھتورہ کہ او میں سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پینہ ٹھنڈی سانس عطا  
ہوتی ہے اور ایک منہل سے کم نہ لگا نصف درہم یا اس سے بھی کم قطع سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سکر ہی صیف اور



انہوں ان آدمیوں کے اقربا کو بلاک نہیں کرتا ہے علاج اعظم علاج ہی ہے کہ بذریعہ نظرون اور پانی کے قے کر این تریاق دھو کر  
 روغن زرد ہے اور شراب بھندار کثیر ہمارہ فضل اور عاقر قرقا اور حب الفار اور واپجانی اور چند بیدستر کے بھی اسکی سمیت سونا  
 دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم میں رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور تہہ میں روغن ہا  
 اور قسط سے کرنا اور تھانہ مکان خوب دھو دیا جائے اور پوری ریاضت کرانی جائے اور بعد دوا کے اور ریاضت کر غذا ہمو چاہیے  
 اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیدن کا استعمال کرے جو جوشن و جوشن لقا کو کہتے ہیں اور پیرج بھی دہی  
 ہے اس کے اعراض اور دھندلہ کے یکسان ہیں اور ایک حالت مثل لیشتر خنس کے اور کچلی کرنا اور سمیٹنے کرے پیرا ہوتی  
 ہے جھلکے اسکی زیادہ سمیت رکھتی ہیں اور دانہ اس کے بھی قریب جھلکوں کے سمیت ہیں اور جرم اسکا بھی کبھی  
 نہیں اترتا اگر تاسیہ علاج اسکا دھندلہ اور افیون کے علاج کے قریب ہی اور واجب ہے کہ افستہین کو شراب میں لگا دینا  
 ایضا فضل چند بیدستر سدا ب خردل کو استعمال کرے اور اگر بھی ایسے کو کوئی نافع ہے اور جمیع موردین کو بر وقت استعمال  
 موزرات کرنا نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی پر ضرور ہے اور تین دواؤں سے جو دھندلہ سے کہ باس میں لکھی  
 کئی ہیں اور زفت اور دھواں بھی ہوتی ہیں کاناک میں پہونچاتین اور اس کے سردی پر سرکہ شراب اور روغن گل لگا دینا  
 اور اتنی مہلت نہ باتین کہ سو جاتین بلکہ اگر نیدائے خواہ انکھ پیدا ہو جائے کو اوکھیر اوکھیر کر بیدار اور تہہ سیکے جاتین اور چھینک  
 لانے کی تدبیر اور انکھوں کی جڑوں کو چھانکے ذریعہ سے بیداری اور نظاری کہتے ہیں ورو فیہ سول یہ بھی دوا  
 قسم مخرات کہ ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سک پیدا کر دیتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور پھکی اور خنس سے  
 مرد پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی قے الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اس حال  
 خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار میں غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہے اور یہاں  
 چوتھی اور ساتویں دن کے لیکن موت سے پہلے دونوں ہاتھوں میں خدر لینے میں پیدا ہوتا ہے علاج اسکا مشترک  
 ہے یعنی اور مخرات کا الی اسکا بھی علاج ہے بنج لینے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکی ہاضمہ میں شراب اور  
 زبان میں دم اور موہ سے کف لگتا ہے انکھیں دونوں سرخ ہو جاتی ہیں اور دوار اور پردہ انکھوں میں پڑ جاتا ہے اور تہہ  
 نفس پیدا ہوتا ہے کان بھرے ہو جاتے ہیں بدن میں کھلی اور سوسوٹے ہیں اور سکار اور اختلاہ عقل عارض ہوتا ہے  
 کبھی عجیب قسم کی آواز بھی لگاتی ہیں اور گاتے ہیں کبھی گدھے کی بولی بولتے ہیں کبھی گھوڑوں کی طرح سنہاڑتین  
 کبھی گوتے اور خرخر کی آواز لگاتے ہیں اور کبھی بکری چرائے والے کی آواز خوانہ تراغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہیں علاج بہت  
 جلد پانی اور شہد اور شیر مارہ گا دوا و شیر مارہ گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلا تین خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور حب  
 شراب میں جوشن دی کہ ہمراہ زیت کے پلا تین اور نوز صوبہ کا استعمال کریں۔ ایضا طبعیہ انجیر اور طبعیہ شراب شیرین بھندار  
 کثیر۔ ایضا بصل مشوی یعنی پیاز جھنی اور خنس ترب اور خردل اور حرف اور تخم انگن اور بود و سبز اور دلیق ہو اسکا بھی استعمال  
 کریں جس سے قطع کا فائدہ ہو اور پیاز اور لہسن اور سولی اور اس کے بنج کا بھی استعمال مفید ہے۔ پھر بھی شراب و لعلوس اور تریاق  
 کثیر اور سنجینا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج میں نہ کور ہو چکا ہے اور دوا و لیشتر ہیرا و دوا

مذکورہ بالا نہیں ہیں اور نہ کرنا علاج خاص سے شکوہ کران کے استعمال سے خناق اور بہرہ و اطراف اور تھوڑے شدید  
اور جس سے سانس گھٹتی ہے اور غشاوہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہیں دیتا اور تحصیل بھی باطل ہوتی ہے اور بہرہ و اطراف پیدا  
ہوتا ہے اور اسکے بعد شہج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہے علاج پچھلے حقنہ کا استعمال کریں اور تھوڑے کر آمین اسہال پیدا کریں  
اور نہیں قواعد پر جیسا بیان ہوتا ہے علاوہ اس کے شروع معالجہ حقنہ سے کریں اور اگر بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھٹنے گھٹنے  
بھروسے کے بعد پلاٹیں کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہے اور اگر پیادہ گاؤں اور پستھن کا استعمال اور فصل فصل ہمراہ شراب  
کے بھی اور اگر اس طرح چندیدہ شراب اور شراب اور پودینہ اور ٹینگلیٹ روغن غارہ و حبہ الفارہ اور ربہ غنیمت بھی مفید ہے اور  
ترباقہ فیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم افغان اور بھندان خود مانا سیہ یہ سب چیزیں ہمارے شراب کے  
اور پلینچ پوست اور لوت اور درختن لہسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہے کہ اسکے لہن اور مدہ پر فضا دار و گندم اور تھوڑے  
کالیپ کریں مگوی مخدر اور ردی ایک قسم خاص کی مگو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور  
چوکی اور غنی تے جبین بہت ماحون برآمد ہوا اور نفث الدم اور اسہال سچی اور مخاطی عارض ہوتا ہے ہمارے ہونہ کا مدہ  
ایسا ہو جاتا ہے جیسے دودھ کا مدہ علاج اور نکادہ ہی علاج عام ہے اور غیر مذکورہ بھی پلانا چاہیے ہمراہ شراب کے اور شیر کو سہل  
ایضا حلیت ہمراہ انیسون کے اور اونیسیون سپیان جمیع اقسام کی نافع ہیں اور سہل مرغ پختہ کر کے کھانا اور بادام  
کا استعمال بھی نافع ہے کشنیر تارہ جب کوئی شخص کسی کشنیر تارہ زیادہ کھا جائے اور تریب نفث پل کے کھا جائے تو اسے  
کشنیر تارہ دفعہ لی جائے اور قریب چار او فیہ کے نوعیت پہنچے اور اسکے پیئے سے مدہ اور دوار اور اختلاط عقل اور غناطہ  
اور سیات اور ایک حالت مثل حالت سکے کے اور بد زانی اور غش بھی مثل مست کو پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی  
اور اسکے ہونہ سے آتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے سے کر آمین خصوصاً روغن سورن اور زیت سر خصوصاً روغن شبت  
کہ اوہین کسی قدر بوری ملا ہوا درزی بیضہ نیم شبت ہمراہ نکسا اور لفل کے اور شوربای مرغ فریہ جبین نکات یا دہ پڑا ہو  
اور مرغ سیاہ بھی بڑی مدد دیتا ہے اور وارینی اور فلفل شراب میں ملا کر بھی اور کو مفید ہے اور آب شور اور پختہ اس سے  
بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے پڑ قطنو اسنول کو کہتے ہیں اسکی دوسھین میں چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپنول کھانے سے  
بھی سفوف قوت اور سقوت بنف اور برووت ساری بدین عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق نفس اور تندہ اور قلق اور خد  
مع ضعف و اور غشی اور اسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج کشنیر خوردہ کے ہے فطر اور کماہ جو زہر دار ہے  
فطر ہی کماہ کی ایک قسم ہے اور کماہ کو ہندی کھنسی کہتے ہیں یہ دونوں چیزیں بھی میں فطر کی سفرت بنظر قسم اور  
جنس کے اس طرح ہے کہ بعض اقسام اسکے قتال اور ملک میں اور بعض اقسام قتال نہیں اور بنظر کثرت مقدار  
کی بھی حضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی دی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور میں پیدا نہ ہو جہاں کی آب و ہوا  
اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بڑی اور خراب جگہ میں پیدا ہو جیسے ہوام اور گندہ شراب  
کے سور اخون کو قریب باون اشجار کے پاس جنگی کیفیت ردی کا حال ہے چون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاووس  
رنگ ہے یہ سب دی ہیں اسکے استعمال سے ذہن اور ضیق نفس و لافہ شکم اور مدہ اور فوان اور غش اور ردی

خوار و زو آب شکم اور صغیر بنفٹ اور قشر ہرہ اور غشی اور عرق بار و پیدا ہوتا ہے اور اسکے بعد بلا کث عارض ہوتی ہے یہ علاج  
 اور یہ معلوم ہے کہ کرائی جاوے خصوصاً عصارہ ترب ہرہ اور بون کے اور اسکے بعد خاکستر شاخ انکو ساتھ سکینجین کے استعمال کریں  
 اور کشری لینے اور داس زیر کا تر باق ہے خصوصاً برگ کشری بری کا لینے جنگلی اور دکی تپی اور مری بھی اسکی تر باق ہی  
 اور عصارہ واجب ہو کہ بعد تنقیہ کے مری بھلی تھوڑی بلانی جاوے اور بون اور بقل بھی اسکا تر باق ہی اور پینال کو تر بھی اگر  
 سکینجین ملا کر بلانی جاوے اور بون ملا کر اور نمک ہندی اور عصارہ فو تیج ہرہ سکینجین اور بون کو اور ہوتا ہے گرم ہے  
 مینون غلاظی اور مینون کوئی انکو کہ جو قوی ہو اور زرا وندا وریج ہرہ اور دروی شراب اور خردل اور حرف الیضا اسفیشتر  
 اور حشر جلی اور درون لپ کا طبع اور طبع انجو بھی مفید ہو واجب ہو کہ تمیز زیر سر اشیت کو اسی طبع سے ہمیشہ کر لیں  
 سہا م ارغینہ اسفینہ ایک شہر ہے افام روم میں ولان کے تیر زیر میں بچو ہوئے ہوتے ہیں اور اسکے تیر کے زخمی کا  
 بھی علاج مناسب ہو کہ اسی جگر لکھا جاوے حکم نے کہا ہے کہ فوراً شورہ پلانا چاہیے پس یہی اور سکا علاج ہو بعض اطباء نے  
 لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور اجڑ سے پاکی اور صاف کر کے نمک سود کریں اور بریان کر کے ہرہ و شغال ہرہ  
 کے استعمال کریں۔ مجھو ایک تجربہ کا یہ معلوم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زیر کا تر باق ہے مقالہ دوم کے  
 سوم حیوانی کے بیان میں حیوانات زہر دار کی پیشہ میں کئی کا گوشت زہر دار ہے اور تمام بدن اور سکا  
 ہی کیون نہواور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص ہے  
 ہوتی ہے پھر ان تینوں کی دو قسمیں ہیں کئی نظر اپنے جو ہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے شرب ہوئے گے پھر کے  
 کا گوشت اور کسی کی سمیت اور ہر عارضہ کے ہوتی ہے جیسے سمک بار و اور شواہر مضموم لینے کیا سب ابرون خراب  
 ہو یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اوس میں سٹرائین آجاسے اور دو دم جو دم میں لپٹا ہو جاوے جن حیوانات کے تمام  
 اعضا سم قائل نہیں اور پھر اثر اوٹکا جو ہری ہو اور عارضی نہیں سہا وکی مثال جیسے جنگلی اور ذرا ہرہ اور ہندک  
 اور رنب بوری اور خردل ایک جانور ہر نمک کرکٹ کو کہیں ہوتا ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشابہ سمک کو سمیت  
 اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک باند اور شواہر مضموم ذرا ریح کا بیان تیر اور قتال ہوتی  
 انکو استعمال سے متخص اور اوچر میں دودھ ملا دینے سے کہ در دھم سہد سے پیر وکت بھیلایا ہوا ہوتا ہے اور رک اور گرد  
 اور شرا سہد کی قریب بھی دودھ ہوتا ہو اور شانہ میں تفرج الیسا ہوتا ہو کہ درد اور الحم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہو  
 اور پھر اور اسکے گرد کے مقامات بھی سوچ جاتے ہیں اور اس ورم میں التهاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم  
 ہوتا ہے اور سخت اور ٹھکڑا ہوتا ہو اور جب پیشاب کر نیکا ارادہ کرنا ہو یا تو قادر اور اربول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا  
 پیشاب کرتا ہے اور گوشت کو لگے چوئے چوئے پیشاب کی طرف سو کرتے ہیں اور کرتے وقت بارہ ہا گوشت خوا  
 خونی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہو کبھی باوجود اسلینڈا کے اسہال سحی اور غشی اور اختلاط عقل بھی  
 عارض ہوتا ہو اور کڑے ہونے کو لگا کر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کے بعد جاتا ہے اکثر انداز اس جانور کی زہر کی شانہ میں  
 ہوتی ہے اور موندہ میں ایسے متخص کے قطران اور زفت کا غرہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اوسی زائے







کہ یہ جانور حسب وقت پکا یا جای اور اس کا طبع آب حمام میں چھڑکین جو شخص اس پانی میں غسل کرے بدن اس کا سبز ہو جائے گا اور اس کا سبز ہونا بقی رہے گی بعد از ان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کرے گا اگر اس قول کی تحقیق مجھ نہیں ہے علاج وہی علاج مشترک ہے اور جس طرح ذرا علاج کا علاج اور پندرہ گورہا اور بیہوش اس کا علاج بھی کرنا چاہیے حر و دلون ایک قسم اس جانور کی سالامند را بھی ہے اور اس میں ایک تشابہ بنظر طبیعت کہ ہے اور جو اس کے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اس کا گوشت کھاؤ اس کی زبان میں درم اور چھلی اور درم و سوزش اور غشا و چشم عارض ہو جائے علاج یہ ہے کہ گنجد اور خرنوب بظلی اور شکر مرہ روغن گاؤر استعمال کریں وہ اجنبی شیر تازہ پلائین اور روغن سوئیچ کریں اور استھام کر این سالامند را کے کھانے سے کیا ہو جائے یہ جانور از قسم جانوران گز نہ کی ہے اس کا ذکر ہم اسی مقام میں کریں کہ جہاں کاٹے کا بیان ہو گا اس سے بھی اوجاع نشایدہ مضرہ میں اور درم مثل استسقا ک شکم میں اور کر از اور حباس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا کہ اس کا نام اطیور الندی وغیرہ کہ اس کے استعمال سے درم زبان اور بطلان عقل اور استرنا بیکار ہونا اور سیاہ ہونا موضع بدن کا اور سرجانا چند اجزاء بدن کا لاحق ہوتا ہے اور اگر عارضہ غشا و چشم کے پڑے ہیں اگر علاج کسی شخص کا کریں اور اچھا بھی ہو جائے تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہے گا علاج مشترک سو اور نیز علاج ایفون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مشرو و یطوس وغیرہ اور اطمینان وغیرہ کا علاج بہتے ذکر کیا ہے کہ اس کا علاج مثل علاج ذرا علاج کے ہے اور خاص اس کا علاج یہ ہے کہ نیناچ اور علک الیہ یک انہیں سے خواہ دونوں کو ہمراہ ہیہ کے استعمال کریں اور آب طبعی کما فیطوس جسے گز نہ تری میں اور سمین حسب مقتویہ مندر اور درم سرد اور تخم اوٹمن جو شہ دی کر زیت کو ساٹھ پلائی اس طرح دریا کی کچھو کے اندھے اور فینڈک فریج کے ساتھ چھتہ کیا ہوا بھی نافع ہے۔

گڑھون کے سبز منڈک اور دریا کی سرخ منڈک جو شخص ان کا استعمال کرے اس کا رنگ تیرہ مال نیر دی ہو جائے اور بدن پر درم بطور ترل سے پیدا ہوتا ہے یعنی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہو کر شوح گیا ہے اور تری میں اور تری میں سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری اور رفت کرتی ہے اگر کو میں ظلمت اور تاریکی سر میں چکر اور درم و درم و نہ میں بدلو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج میں گرفتار ہوتے ہیں اور کبھی امتداد اعضا میں اور کبھی اسہال دوسٹار یا او تلی اور تے اور اخلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلارادہ نکلتی ہیں اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اس کے ضرور کہ جاتے ہیں علاج زیت اور گرم پانی سے قے کر این باشراب کثیر المقدار سے لے کر این اور ریاضت کر این اور حمام میں لیجا کر غرق او پیمینہ نکالیں اور آبن گرم کریں اور ادیان گرم کے ترنج اور بالش کریں اور دوا کر کم بھی نافع ہوتی ہے اور دوا مالک بھی نافع ہوتی ہے اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انہیں بھی نافع ہے اور تری کثیر المقدار ہوا تین درم بخنے خواہ بانس کی حبڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور فصیل لذیرہ شراب میں حل کر کے بھی مفید ہے زرد منڈک کو کھانے سے اشتہای طعام جاتی رہتی ہے اور دوا کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فساد لون اور تلی اور تے اور وجع الفوا درم شکم اور دونوں سا تو نکا پیدا ہوتا ہے علاج اس کا تنقیہ اور عام علاج نظر کا کریں قسم دوسری جنکی سمیت عارض ہوتی ہے اور نظر جو ہر اور جسم کے او سمین سمیت نہیں ہوتی ہے پہلی مچھلی سرد و خفصا اگر مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جائے جہاں تری اور غمی ہو کہ او سمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہیں جو فطر میں پیدا ہوتے ہیں کبھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہیں ہوتا علاج اس کا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا جو کچھ سمیٹ دیا کرنا چاہیے۔  
 دوسری کتاب لکھا ہوا اور گوشت پکڑا ہوا واجب ہے جب گوشت پکایا جائے اس سے ہند کر کے اور دھانپ کر  
 نہ کھیں بلکہ اشیاء دینک کھلا رہنے دیں کہ اس کے بخارات نکل جائیں اور ہوا پونجی رہے اس لیے کہ اگر ہند کر کے رکھیں گے  
 زہر ہو جائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کہ اور روانی شکم وغیرہ اور کبھی اس کا کھانسنے والا دو دن خواہ ایک دن نافذ عقل  
 ہو جاتا ہے اور کبھی اس سے سبابت عارض ہوتا ہے اور بعد ازاں ہلاک ہوتا ہے علاج تو کرنا کہیں اور ہوا پونجی کرنا یا پانی پلانے سے عصارہ  
 سفید کو اور عصارہ سبک اور گل غنوم بھی مفید اور بعد سے اس کا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اس کے کھانسنے سے عارض ہوا اس کا  
 علاج خاص ہیضہ کے علاج کو کرنا چاہیے جس میں دوسری سم جوئی کی جگہ بعض اعضا میں سمیت ہو کر تمام جسم سمی نہیں ہے  
 از انجملہ مرارات اور نالہ ہاؤشیہات ہیں اور کناہ نوک بارہ سٹیک کی دم کی ہر ارجہ افھی یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر ہکا  
 ہوا جس طرح کے استعمال سے یہ ہلاک ہوتا ہے اس طرح استعمال کیا جائے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ بہت کم فہم کرے گی  
 علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے کر اتین روغن زرد پلا کر اور کر کے کر کے بہت جلد بعد سے کرانے کے زہر  
 اور زہر و لیلوس کا استعمال کریں اور فادر و دای جلیل افشان ہے اس کے واسطے اور پھلی بھی اس کی رو اس سے اور اگر غشی ہو کر  
 آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اس کے حلق میں پکاتیں اور مار اللہ جو زہر ہاؤشیہ کا تھوڑی سی مشک خواہ دو دو انگلی  
 ملا کر پکاتیں ہر ارجہ تھوڑی جتنی کا پتیا جو شخص اسے کھائے مرے سب زہر اس کی تہ میں برآمد ہوتا ہے خواہ مرہ زرد کی تو  
 ہوتی ہے اور الیوہ کی بواؤ کی ناک میں آتی ہے اور اسی الیوہ کا مرہ اور اس کے موندہ میں ہوتا ہے اور اگر کھد میں زردی برقان کی پیدا  
 ہوتی ہو اور ان اعضاء کے بعد مر جاتا ہے کچھ کی امید نہیں رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹہ چار یا پندرہ امید حیات کی ہوگی علاج تے  
 کر اتین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اس کا ہے وہ بھی استعمال کریں وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب نار ہر واحد ایک جڑ  
 پتیر یا کہ آہو چا جڑ زخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جڑ سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں مقدار شربت بقدر ایک حوزہ کر  
 اور با انہی تے بھی کر اتین اور آمیزن میں اس کے ریاضین اور خوشبو بھول داخل کریں ورنہ بالی کتہ کا تلخہ بعض اظہانے کتہ  
 جو شخص تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بعد روزہ مسور کے سات دن کے اندر مر جائے گا علاج روغن کا و ہر جڑ بنیلا رومی کی  
 اور دای جینی کے استعمال کریں اور غیر یا رب بھی اور غیر روغن خوشبو سے اور تلخیف تدبیر کرنی چاہیے فقط بارہ سنگھیا  
 کی دم کا کناہ جو شخص اس کا استعمال کرے ذرب شدید یعنی اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے علاج  
 پہلے کرانی چاہیے جیسا کہ زہر ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلا کر تے کر اتین اور روغن زرد میں کچھ اور پھل کرانی ملی ہو اس کے  
 بعد ہندق اور پستہ اور باہر ہر جڑ ملا کر خواہ معجون یا بنیر ہر جڑ کھلا تین ہر روز بقدر ایک بندہ کبیر کے اور اس کا استعمال ایک روز  
 میں چار مرتبہ کرنا چاہیے جس میں مسیری از قسم حیوانات کر لینے رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے خون  
 نرگا و کا تازہ جو شخص خون تازہ پیل کا پی جاوے اس کو درد و زہر نہیں اور سرخی زبان اور گڑبگون کے جسے مورتے دانت  
 اور مسور ہو اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہونا ہو اور کبھی دانتوں میں سرخیاں پیدا ہوتی ہے بعد اس کے خفاہ  
 اور کرانہ پیدا ہوتا ہے علاج بہت جلد حقہ کرانے کی طرف متوجہ ہوں اور اسہال کی تدبیر کریں اور کرانے میں اسے شخص کے

خطرہ ہو کہ بعض اوقات ایسی شو برد مہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہیں ہے اسبوجہ سے خناق میں گرفتار ہو کر مر جاتا ہے اور جو دو امجد خون میں نافع ہے جیسے انجیر خام اور ایسا نرم کہ اوسمیں دودھ بھرا ہوا ہو اور تخم کربنب اور پنچ انجیران اور حلیت اور لوبہ اور خاکستر چرب انجیر سرکہ ملا کر اور میچ سیاہ سرکہ میں ڈال کر اور عصارہ برگ نوت سرگل سرکہ میں اور پیڑیاہ بھی ساتھ کر کہ جب دانوں کا استعمال ہو تو نفع قطع پیدا ہو جائے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر اور بطون میں پھیل جائے مسلمات کا استعمال اور سوخت کر ایتن اور شکم پر ضماؤ آرہو کہ آب و اطن یعنی مار الحسل خالص کے ساتھ کرین دوا آب کا پینا اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور دم بھی پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن سے بدبو پھینا جاری ہوتا اور دونوں بطون سے بھی پسینا بدبو نکلتا ہے علاج آب نیم گرم سے ہے کہ ایتن اور طلا سینے آب اگر جسکا دوا ملت جلا کر ایک حصہ باقی رکھا ہو مراد روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال کرین اور تریاق گل مخموم بھی نافع ہے گر گٹ کا اندر بعض اطباء نے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جائے فوراً ملاک ہوگا اور اگر تھوڑی دیر اور کھڑک میں غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہ ہوگا علاج باز کی بیٹ طلا میں گھول کر بلا تین اور تھے کر ایتن اور اچھی طرح سے تھے کر ایتن تاکہ سازی آلائش نکل جائے اور اوسکے مدینہ ترنج روغن گاؤ کی کرین اور سرکہ کی نمکد نمک سیاہ اور انجیر خشک کی خوش مراد کھنڈ خیطا کر ایتن کر ایتن اور دوا اوسکو کھنڈ میں کس قدر زرخشی آجائے اور ترشی کے ساتھ کس قدر عفت بھی جائے اور کھانہ سے دراز اور متلی اور ٹوڑا نرم معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور کبھی ہبضہ قائل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے علاج تھے کر ایتن مار الحسل ملا کر اوسکے بعد شراب خالص مراد خون فلفلی کے اور نمک معدہ کی روغن نار دین سے کون خون لبتہ حب شکم میں چھین مجھد ہو جائے ضرور سبب پیدا کرے گا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہولی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی امراض حرجی ہو نہیں کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا میں جہاں مجھد ہوا ہے اور جس عضو میں لبتہ ہوا ہے اوسکے خواص اور اعراض دگر گون ہوتے مثلاً اگر سینہ میں لبتہ ہوگا رنگ جلد کا جانا ہوگا اور ہضض صغیر ہو جائے گی اور ضعیف ہو کر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور سہہ خا مریض کو لاحق ہوگا اور رعشی کی لبت ہو کر گی اور اگر خون معدہ میں لبتہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جائے گا اور اخناق اور صغیر فضیل در رعشی پر اور عارض ہوگی اور اگر نشانہ میں لبتہ ہوگا اور اسی طرح اگر اعضا میں لبتہ ہوگا اوسکے اعراض بھی انہیں اعراض مذکورہ کے قریب قریب ہیں اور یہ عامہ جمود خون کی سبب قسم میں یکساں مفید ہیں اقحوان سپید اور اقحوان احمر بھی ایسا مفید ہے اور مقل اور حاشا اور پیڑیاہ حیوانات مذکور بوزن تین الو لوحات خصوصاً پیڑیاہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیر سرکہ اور حلیت اور آب خاکستر چرب انجیر سوختہ جو کر بنا یا جائے بہ ترکیب مذکورہ بالا از انجیر پیڑیاہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ کو سفند کا بقول اطباء خون میں تمام خون لبتہ کو بکھلا دیتا ہے یا انجیران اور کبریت ہمزون لیکر سرکہ میں ملا کر بلا تین اور یہ دوا جلیل ہے اور عجیب النفع ہے معدہ اور نشانہ کے خون لبتہ کا علاج کس قدر بیان اسکا کتاب سوم امراض خبیثہ میں ہو چکا ہے اور دونوں باب معدہ اور نشانہ کے امراض کو متبادل کر کے پھر دوبارہ بیان کچھ زیادہ امور بیان کرنے میں پہلے اس مریض کو امکان ہے کہ فی لازم ہے اور عصارہ کرفس در شہد کے ذریعہ سے تھے کر ائی جائے اور تریاق طین مخموم بھی اسی مفید ہوتا ہے اور قراط سمیتہ جو آب گرم میں بکھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہے اور یہ دوا بھی نافع ہے یون مخموم اکثر دھم پیڑیاہ جو گرن چھین پیڑیاہ حیوان تین درہم خیطا چار درہم زراوند حرج چار درہم تخم سداب تری چار درہم حلیت چار درہم شہد میں طباک کرین غلہ



شریت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کریں۔ ایضا خاکستر چوب بخیر و دودھ ہم ہمراہ مقرر ساق ارنب کے جو مقدار ایک مثقال کے ہوا اور محبو گمان ہے کہ پیڑ یا یہ ارنب سرکہ شراب میں بھل کر پلاٹین اور لیمو اندرانی ہمراہ پیڑ یا یہ جدی کے خواہ ایک مثقال سکنجبین سب کا استعمال کریں مین واسطے اس خون بستہ کو جو مثلاً مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہوں کہ کھانا وقت زین درخت کا استعمال کیا جائے کہ اس میں ایک خاصیت خاص مین اور عجیب النفع ہے اس بارہ میں اور سمجھنا استعمال سکنجبین اور ترباق اور شروطیطس اور مدرات قویہ اور برگ بنجاسف اور ملتیت اور عصاہ کرفس اور ختم ترب کہ یہ سب سکنجبین میں اور سرکہ گھول کر دیا کریں اسلئے کہ سرکہ دوا جید ہے خون بستہ کو علاج مین اس طرح ایک مثقال فردانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلیت خواہ ایک مقدار شربت غار لقیون سے اور سیالہ بوس خواہ بقدر پیڑ یا یہ خواہ ایک درہم حب لبان یا دودھ درہم اظفار الطیب یا دودھ درہم عود فاوایا کا استعمال کریں اور ادویہ ہفتت حصات یعنی جیسے پھری کوٹ کر ریزہ ہو جاتی ہے اسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثلاً ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات یعنی پانچ یا دودھ ایک یا مین مثقال خواہ بندرم کو نمک پسما ہوا یا مین خواہ خاکستر چوب نگو کے پانچین بھر کر استعمال ہو گا کہ اگر یہ تدبیرات کارگر نہ ہوں چاک کر کے خون بستہ کو مثل پھری کو نکال لیں دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہو جاتا ہو خواہ بوجہ استعداد کو جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفخہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسما سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ حارض ہوتا ہو اور اگر یہ انجماد بوجہ انفخہ کے عارض ہو ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خفاق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہیں جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ بد تمام بدن کا اور صفیر نفیس اور اخفاق جس سے ضیق نفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہے اور کبھی اس شخص کا بیٹ بھول جاتا ہے جو معدہ مین دودھ بستہ جای علاج واجب ہے کہ دودھ کو بھارنے کی چیز و نسو پر پز کریں جو معدہ مین دودھ کو بھار دیتی ہیں چوب نمکین جزین اسلئے کہ اس سے شجن دودھ کا زیادہ ہوتا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اور ضرور پلاٹین اور قوتی خشک بوزن پانچ درہم کے آوی پلاٹین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیریتہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اس میں زیادہ ہے لہذا طیب کو جو دودھ سے باز رفتی ہے اس طرح اناج کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کو کریں کہ یہ بھی شیریتہ کو گھلا دیتی ہیں یا بندر پیمہ کے اخراج اور سکا کر دیتی ہیں خواہ اسہال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہیں اور جو دوا مین معدہ کے خون بستہ کو واسطے اور کبھی کئی مین خصوصاً جو دوا مرکب گل مخنوم سے طیار ہوتی ہے اور دوا بخندان اور دوا کبریت خواہ دوفون برابر پلاٹنی جائز سرکہ مین اور آب خاکستر چوب بخیر بھی جب مگر خاکستر وال کر تفریق کریں مقالہ تیسرا تدبیر عام نمونہ کی بعض کائناتیں جو جانوروں کو جو زہر پیدا ہوتا ہو اسکی تدبیر اور شہادت کو بھگانا کی تدبیر اور علاج لدع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان ابتدا قول نمونہ کے بیان قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حارغریزی کی اور اسکو برانگھنے کرنا مدافعت پر جیسا ترباق بھی فعل کرتی ہے اور لبت بربر نہ کہ سم کو جلادی اور بطرف خارج کر دینے کی اور احتیاط کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اور اسکے بعد دفع سم اور ابطال اس کے فعل کا مشروبات اور اطلبہ سے کریں جن طلاکون مین بہ اندر



خواہ نظر اپنی طبیعت کو اس میں یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آئندہ ذکر کریں گے اور بیشتر ان اعراض میں اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے ہیں مثلاً نفیض رطوبات بدنی اس لیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا میں وقت اور دشواری ہوتا ہے۔ بہ سبب اس کے رطوبات میں نفوذ کرتی ہے جبوقت رطوبات کو باہر اور اوپر سوار ہو کر تھیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسماں کرتے ہیں۔ بہترین اوقات فصد وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن میں محسوس ہو اور جذب اس کا نفوذ کے خصوصاً جس کا بدن رطوبات اور مواد سے رہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت میں جو مخالف جہت اعضا و ریشہ کے ہو دینی پڑتی ہے بلکہ ان کی ذریعہ جو زہر بدن میں پھیلنے کے لیے استعمال کیجاتی ہیں یا تریاقات اور فاذرہات کلیہ میں یا تریاق اور فاذرہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور مخالف سم کے ہیں بنظر مزاج کے جسے طبیعت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہو خواہ بالخاصیت او سو مفید ہے یا ایسی دوا تین جو سمیت کو لطف خارج کرے متوجہ کریں اس طرح کہ اخلاط میں حرکت دین جس طرح کسی اور یہ معرقہ لینے پسینہ نکالنے والی دوا تین لیکن ایسی دوا تین جو اخلاط کو دور بٹا دین اور لطف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات میں مثل ادویہ مسہلہ اور مسفر کے تسوے کو واسطے اور اسی طرح مدرات کا حال ہو یا ادویہ ایسی ہیں جو محرک مواد ہیں کہ اعضا و ریشہ کو دور بٹا دیں اور جو مادہ حرکت میں آتا ہو اور سو رفع کر دیں جن جیسے ہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور جود و اعضا و خواص پر بطور مضاد کے لگائی جاتی ہیں اور میں چند اعراض ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن میں منع کر دیں اور یہ جو بندش رہا اور دشواری بندش اطراف سے اور نیند کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اس لیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کی طرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے۔ اور ازین قبیل عضو تسوے کو کاٹ ڈالنا یا اول و دواؤں سے حرکت دینی اور دلغہ دینے میں استعمال کیجاتی ہیں اور جو اسباب جذب کی میں اور سو ہر سم سے قابض چیزیں ضرر ہوتی ہیں اس لیے کہ جو دوا زہر کو لطف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کی طرف نفوذ کر کے روکنے کو منع کرتی ہے اس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہیں ہے خصوصاً یہ دوا جان و اسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہ ہوئی ہو ازین قبیل حجام کا استعمال ہو اور کبھی احتیاج شہر کی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف سارے ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ ہو چکا ہو کبھی کبھی طریقے میں ہوا و اسوقت فقط جو تک استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط جو س لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد میں سبب نکل جاتا ہو اور فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو جو سے لازم ہے کہ وہ ناقص سے نہ ہو بلکہ اس قدر کہ کچھ کھا چکا ہو اور موندہ اپنا دھوکا اور اس کے دانت میں ٹھری ہوئی ہو تو بدنی اتنی ہوا و شراب برجاتی سے کلیان کرے اور کبھی قدر شراب پی لے اور موندہ میں رخن اور دغ و غن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے موندہ میں اور کسی قسم کی آفت خارج ہو تو آخر کر دی اور پہلے اس کے دفع کی تدبیر کرے اور جب قدر جو تھوڑا سا جانی و تھوڑا سا جانی۔ دوا تین تسوے کی واسطے وہی تجویز ہوتی ہیں جو پسینہ نکالنے اور سرخی پیدا کرنے اور جاذب ہونے اور لطف استعمال کیجاتی ہیں اور قبول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہوں اور ان کا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہو اور کبھی سبب مشاکلت کہ اپنی سم صورت کو جذب کرنے میں جیسے تسوے کی جبری تسوے کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سبب کا سرور و سم کاٹ کر زہر گزیدہ کو مفید ہوتا ہو اور سمیت کو جذب کرنا ہے تاہم بعض ادویہ سے دفع سموم کا کر دیتی ہیں لیکن ان کا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے میں میں ہوتا ہے اور اس دعوے میں خواہ ثبوت میں اور دعوے کے حکم طبعی کو بحث اور فہم کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کر سکتا ہو اور طیب اگر سمیت ہو یا

امور و ریاست نہ کر سکے کچھ اور سے بہ نظر فن خاص کے مضمین ہیں کہ اکثر لفظ جاذب ایسے بھی ہوتے ہیں جیسے فرغ خواہ آبلہ پرجانا اور  
 پس جب کہ جو چیز او سمین ایسی ہو وہ گرا دی جائے یہی غلط دوا و طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کر سیکر کا حال اور  
 تبدیل ضرور حاصل کر دیں تو طبیعت کو پہنچ کر دیکھنا کہ اثر زہر کا پھیلنے کو جیسے بیرواج کی ہے خاصیت ہی یا حراق سمیت کر دی جیسے داغ دیکھ  
 رگ کی ہے کیفیت پیدا ہوتی ہے اگر زیت اور زفت کو زہر سے خصوصاً زفت گھلایا ہو کہ اوس سے داغ دینا طریقی اہل سحر کا ہے  
 خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا میں ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کر دیں خواہ کیفیت حرارت اور برودت میں تفاوت کیوں  
 سے سمیت کو تبدیل پیدا ہو اگر اندامین اوپر جاذب خواہ تراکیب جاذب کا استعمال کیا جائے اور کب قدر اثر ظاہر ہو کہ نفع میں پیدا ہو اور  
 آثار سمیت کو زیادہ ظاہر ہوں اور اعظم ہو کر اگر وہ مقام لیس کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جقدر بڑی تک ہو سکا  
 نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خون سمیت کا اس کو بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالیں اور اسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر زہر  
 کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا میں ایک یہ اثر ضرور درکار ہو کہ مسکن جمع ہوا و زہارک اولن اعراض کا کہین جو مخفی ہیں اور  
 لیسوع کو تابع ہوتے ہیں جیسے فلفطہ اسی غرض سے ان ادویہ میں داخل کرتے ہیں کہ اگر خون بکثرت جاری ہو اوسے بند کر دیں بھلہ  
 وضایا کو جو سموم میں خواہ مخصوص میں قابل حفظ کے ہو یہ ہے کہ انزال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا ہو بخیا علیل کو زیادہ  
 صحت تک بخوبی خیال کیا جائے اوو یہ مشرور ہے بعد کاٹنے حیوانات کو منجملہ ادویہ جدیدہ کے یہ ہی کہ تخم چند توتی پانی میں  
 بیسکر لپاتین خواہ شراب میں ڈالکر لپاتین اور طبع انواع فوئج کا لینے اوسکے تینوں قسم کا اور چند بدستہ عجیب النفع بہ لبین لاغیہ  
 اور میرے گمان میں لبین لاغیہ سے مراد وہ ترپان ہے جسے بنام تو شیخی اور فراوی مشہور کرتے ہیں یہ بھی جمیع حیوانات کو لیسع کو  
 مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لہجہ اور بیش موش اور آفریون اور تخم بازور اور حنف اور کون کی بی  
 قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ٹوم اور پوست ورق غرہ ہمارہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس  
 قول ہے جس شراب میں سانپ کے جالینوس کے جالینوس کو اسکا پینا مفید ہوتا ہے پس ترپان کے فائدہ کا کیا حساب تخم اتج بھی  
 تمام سمیات کو مضا اور مخالف ہو اور بھلاہ شربت دو متقال ہو اور بیج انجمان جمیع سموم کو نافع ہے اور تھرہ نیکشت اور رخن  
 یلسان اور حب لبسان اور نیکشت اور جوز ہمارہ انجیر کے اور ہند جنطیانہ جاشیر ہمارہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور  
 دلب تازہ کا چھل عجیب النفع ہے نہوش کو بارہ میں دارچینی جو خاص چین کی آتی ہو اور مکیگی بکری کی جلاکہ مضا کرنا خواہ پلانا اور کما ذر پور  
 اور کاشم ایضا سلطان نری ہمارہ دوم کو اور اجانس کبکچہ اپسہ ہمارہ ترپان کو اور فوئج اور طبع اوسکا شترہ و مضا دلاور اسن اور قیسوم اور فو  
 غار یقون اصل الخثوثین درہم اسطرح اندرونی اعضا اس حص کے محدہ تک جسوقت دھنیا او سمین بھر دین اور خشک کرین اور برو  
 حاجت او سمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی داغ کیاں خصوصاً ہمارہ الفخ کے شہید  
 نیو کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا جو زندہ ہو ہمارہ شراب کو لپاتین اور ورق ملح اور سرطانات نری کا طبع اور خون کچھو کا اور  
 عجیب النفع ہے جنطیانہ بھی خوب پیڑی تخم گزربری بھی نافع ہے اور دیر بارہ میں سے جو اسکو نافع ہے بیج پیڑج مضا کرین ہمارہ شہید  
 کاسی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور پر سیاہ و نشان بھی اور کبھی غار یقون کو ایک متقال زراوند طویل سے مرکب کر کے استعمال کرے  
 بن ترپان عجیب افیون اور مرکی ایک ایک درہم فلفل دیرہم درہم کلونجی باج درہم جنطیانہ تین درہم مضا درہم شہید

جو جس سے معجون کریں مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جید کے۔ ایضا دوا الطین بھی بہت نافع ہے فسخا و سکا یہ ہر حسب لغا و مقدار و انتقال  
کل مقصود و انتقال ابولوس ہمراہ زیت کو استعمال کریں اور مقدار شربت ایک ہندوہ تین اوقیہ یا راسل میں۔ ایضا زیت باریق عام  
ہر صبح لسوخ کو واسطے اور مشروبات میں سو فلفل دس درہم سنبل الطیب و درہم زراوند طویل پنج خرابہ ایک سو ایک درہم صخرہ زرد  
سو معجون کریں اور دھوپ میں چالیس روز تک رکھیں اور ہر روز بلاتے رہیں اور جب خشکی پیدا ہو او میں تری داخل کریں اور  
مزاج کپڑے اور طباطبائی سے لے کر ہر آہ آب گرم کے استعمال کریں۔ بعض لوگ مدعی ہیں کہ دوا مذکور بطور سرکہ کی اگر لگائی جائے تب بھی  
نافع ہے اور طبع سرطانات نہری کا اور خون کچا کا اور رقی مائع بھی دوا ہر ایک قسم کی نشس کو نافع ہے کلوئی تخم حرمل زیرہ ہر ایک  
دو درہم خطیانا زراوند ہر ایک درہم فلفل سپید کی ہر واحد نصف درہم شہد میں معجون کریں مقدار شربت بقدر اہل  
رومیہ کے شراب میں داخل کر کے۔ ایضا خطیانا دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد میں معجون کریں اور کل مقدار کا ایک  
شربت ہو۔ ایضا حماما حبلسان ہر واحد تین درہم تخم حیر تخم گندنا ہر واحد ایک درہم زراوند پنج اہل ان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درہم  
کو مری زعفران ہر ایک ایک درہم طین بجرہ چار درہم شہد کف کر فتر میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک ہا مسئلہ کہ ایضا  
حبلسان زونفا خشک بزرگ رفت ہری فلفل سپید اور سیاہ و فلفل مرج ترکی انیسون فطر اسالیو اسارون کمون کرانی زراوند  
ہر واحد چار جز سنبل قفاح اذخر ہر ایک سو چھ جز شہد میں معجون کریں اور مقدار شربت بقدر ایک باقلی رومی طلائون کا بیان  
جانورون کو کاٹنے کے مقام پر جو دوائیں بطور طلا کو لگائی جاتی ہیں ان میں سو لفظ ابھض اور لفظ ازرن اور ٹوم خام خواہ اوبالا  
ہو اور عن زرد میں خواہ جند جید سترہ آہ زیت کو خواہ آب گندنا جس میں پانی کا لگا دیا ہو اور فروغ نہری بہت اچھی طرح جذب کرتی ہو  
اور کبریت ہر اوبول کے خواہ دجاج یعنی مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ اوزکا چاک کر کے کہ مقام لسع پر بناد کریں اور ساعت ساعت بساعت  
رہیں۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج میں گرمی بہت زیادہ ہوتی ہو اسبوجہ سے تانا اگر مسخ مسلم نکل جائے دیکھ پیٹ میں گہر  
جاتا ہے اور ریک اور سنگریزہ بھی پانی ہو جائے زمین اور شاید یہ اثر اس کے یوٹھ میں ہو اور شکندہ میں پس اور کمین یہ اثر نہ ہو  
میں خضادوات کو نمک اور سرکہ اور تلخہ کا یا تمام اور برگ خشکی یعنی وہ گھاس جب کانا م خشکی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر خوب  
انچر اور خوب انکلو اور خصوصاً ابتدائیں اور زیت اور نمک دونوں لگا کر یہ بھی اطباء کہتے ہیں کہ خضاد ٹوم اور باج اور کبری کی  
سیکنی ہر ایک جانور کو کاٹنے سے نافع ہو سوا مارگرندہ کے زیر کو اور چونا اور شہد اور زیت کا لیب جمیع اقسام لسع کو مفید ہے  
حتی کہ مارگرندہ کو بھی نافع ہے۔ ایضا خردل اور بورہ اور سحی اب صابون خواہ فطران میں پسک طلا کریں یا زیت ہمراہ نمک کے  
یجا کر طلا کریں۔ زیت کو جو سن ویکر اگر مقام لسع پر دالین بہت مفید ہے بلکہ سانپ کو کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا  
والنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب صفر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہو اور بہت عمدہ طریقہ ہے۔ پیاز و شتی  
ہمراہ سولین کو اور مرہم جو نمک سے بنایا جائے اور مرہم نظرون کا منجملہ فطولات جیدہ کو آب وریا شور خواہ تنہا یا سرکہ لگا کر اور طبع سوش  
و شتی زندہ کا اور طبع بنوے کا بھی مفید ہے ایسے طلا و نکا بیان جنکے بدن میں لگائے سے ہواہم ہا  
نہ اسکیس اس تاثیر کی جتنی دوائیں مذکور ہوئی ہیں ان میں سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خراور زیت ہو اور عیہ کو حبس  
میں گھولیں خواہ زیت میں برگ منو بڑا زہ کو فتر یا قفاح سر خواہ صبر عر اور اسطرح برگ پنجکشت زیت میں اور قیسوم چار



اور غشی اور دو قوا جب بلسان اور پنج حرف اور ہر سب چیزیں ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئیں اور جب مرکبات بھی ازین قبیل  
ہیں مثلاً بیج اسیحان سیاہ اور قلعہ ساونہ نازہ اور حب عروہ ہر واحد ایک جز پنج ہر دو حب نصف جز حب بلسان فرومانہ ہر واحد تین  
جز کو تکریت میں پختہ کریں اور اس قدر پکاتیں کہ اس کا تھام پیدا ہو جائے اتنا گاڑھا حب اسیحان کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر  
طللا کریں۔ ایضاً غشی دو درسم حب بلسان ہر واحد نصف درخمی سرکہ اور زیت میں ملا کر طللا کریں۔ ایضاً۔ قلعہ صندوبہ  
ایک جز پنج ہر دو جز ہر واحد تین جز سب کو زیت میں ملا کر طللا کریں اور اس دوا سے دھونی بھی دیکھتے ہیں۔ ایضاً۔  
حب عروہ جز سید جز واحد سبکو ملا کر دھن میں طللا کریں اور دھن ترب کا طللا کرنا پتہ کو بگٹا ہے طرہ ہوا میں بالکامیہ  
مکان کو ایسی چیزوں سے چھڑکیں جن میں ہم آئندہ بیان کریں گے اور بچانے کی بھی وہی چیزیں درکار ہیں اور حجر مکان کو اور  
کونے میں وہی چیزیں تڑپڑیں جن میں ہم ذکر کرتے ہیں دھونی کے بیان میں خواہ اور ترکیبات میں اور ان سب تدابیر سے  
یہ فائدہ ہو تاکہ ہوا میں گرد نہ بچھکنے پائیں اور اس مکان کی ہوس دور دور بھاگ کر نہ دھونی کرنے کی چیزیں جیسے انار کی لکڑی کا  
دھوان کہ اس سے بھی ہوا میں دور بھاگتے ہیں اسی طرح پنج سوسن کا دھوان اور شاخا نازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ  
میں عجیب لاشعہ اسی طرح تھنہ اور سبکدھن اور اظلاف اور حواف اور شعور اور مقل اور سبکدھن اور غلیبیت اور ورق غار اور حب لغار اور  
خومرچ اور شج اور اسی کا فرن کرنا اور فطران کا فرن اور جعدہ کا اور دھونی پنجبشت کی اور اوسی کا فرن کرنا اسی طرح حرف باطنی کی  
دھونی اور فرن اسی طرح خاک تر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ تھنہ کے اور اگر دھونی انیون اور کلونجی اور تھنہ اور بارہ سنگھا اور  
کبریت اور بکری کسم کی بنا کر سنگا تین سانپ اور اقسام ہوا میں سب کو سب بھاگ جائیں۔ ایضاً سید اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور  
ہومیا کی خواہ سا جیت کہ ہر واحد ایک جز ہوس کو سب ہوا میں اور اس کا ایک جز قرص بنا کر دھونی دین اور فرن کو اس سے  
تبخیر کریں یہ بھی مفید ہے دوسرے نسخہ فرومانہ بیج اسیحان سیاہ اور سید ہر واحد ایک ذبیہ پوست بقیہ نعام یعنی شتر مرغ کلونجی  
تخم خرمل ہر واحد دو ذبیہ ایضاً برگ سرور و صنوبر اور کلونجی اور ہر واحد ایک ذبیہ پوست پنج ہر دو حب ایک درخمی ہوس  
کو سپند تین درخمی خومرچ دو درخمی ہومیا کی خواہ سلا جیت چار درخمی سب کو ملا کر دھونی دین اور اگر انکو کی لکڑی کی دھونی کر  
واسطی اختیار کریں اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہو بچانے کی چیزوں میں سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچانے سے اکثر ہوا میں  
بھاگتے ہیں سبتر اور جیت اور پنجبشت ہر واحد ایک جز اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کو سنگا تین و شج کا یہی حال ہے اور غلیبیت کی بھی  
خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسی طرح اگر کسی مجلس کو گرد انبار خواہ الاو لگا تین یا لکھ اسطرح گرد مجلس کے بچانے میں جیسو  
کبری کا حلقہ کسی مکان کو گرد بناتے ہیں۔ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خواہ گاہ کے دور اور الگ  
ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوا میں کے دور کرنے کا ہے اسیلئے کہ ہوا میں اور حشرات روشنی کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور اوسی جگہ جاکر جمع ہو  
ہیں۔ ایضاً بقلق اور مور کا پالنا اور گھروٹین ان جانوروں کا رکھنا بھی حشرات اور ہوا میں کے جھگانے پر معین ہوتا ہے اور بیضابنا  
اور ابابیل اور قندار و نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوا میں عداوت رکھتے ہیں اور جن پر اثر ہوا میں کا نہیں ہو چکا ہے ایسی چیزوں کا گھر  
میں پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوا میں کا ہو سکتا ہے اسیلئے کہ اولاً تو ہوا میں انکو خوف سے گریزان رہتے ہیں اور ثانیاً وہ انکو  
اگر نکل آئے یہی جانور انکو قتل کر دالتے ہیں البتہ کہتے ہیں جو شخص گوشہ دان ماسور کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اسکو گرد

بھگے کا اس طرح جو شخص سکا کر بنا کر بھی لیکر یہ بات جس شخص کو کسی ہر اور سکا جہان اعتبار اور وثوق نہیں ہے ورنہ جانور کی  
 ہلاک کرینو الی چیزیں کہتے ہیں کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے اور کھلی کا اور خالق النمر کے کھلانے سے لیتے چیتا اور خالق الذئب سے  
 بھڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لوٹری اور کیر سے اور رگ ازاد رخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہیں سانپ کو بھگائی  
 کی تدبیر بارہ سنگ کا سنگ اسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی کھری اور بچ سوسن اور حافر قرا اور کبیر کی دھونی  
 سے بھی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن میں لوف حیدر جو ایک قسم کی گھاس ہے تھپڑے خواہ اس گھاس کا عصا یا جوڑا  
 بدھن لگا دے اور سانپ نہیں کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سے چھڑکین اس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خول  
 سے سانپ مر جاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہاں رائی کو بھیلادین ہرگز اور دھڑکے کا اور صائم کے ہنر  
 تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے موندہ میں نوشادر رکھ دے سانپ کو قتل کرتا ہے بچھو کے مارنے اور بھگائے کی تدبیر جو صاحب  
 حاد فرج ہو اگر بچھو پر تھوک دے فوراً مر جاتا ہے اور طول میں چاک کی مونی زنی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اس طرح مونی کے تھوک کا  
 اور اس طرح بارہ وچ کا بھی یہی اثر ہے بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے مہید اور زرنج اور بھیر کی مہینی بھیر کے شرب کی چربی سب  
 اجزاء وزن لیکر پہلے شرب کو بھیلادین اس کے اوپر کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئے گا اگر لٹی ہو  
 مونی بچھو کے سوراخ میں رکھیں اور جرات باہر نکلتے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سو لگھا میں اوس کی بو سے اور برتال  
 کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے مخلوط وکی بھگائے کی تدبیر اگر خیسانہ جنفل کا مکان میں چھڑکین سب کھل مر جاتیں اور  
 بھاگ جاتیں اس طرح جو شانہ خرفوت کا اور اس طرح جو شانہ حلیق کا اٹھا کتے ہیں کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے میں بھریں سب کھل وہیں جم  
 ہو جائیں گے پس اسی تدبیر سے سب کو بچا کر کے دھونی سے قتل کریں اس طرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اور سب بھی اپنے  
 کھل جمع ہو جاتے ہیں اور رات کبیرت اور کبیرت کی تہی سے بھی بھاگ جاتی ہیں ہمارے ملک میں ایک گھاس ہے کہ اوس کا نام کیکو ہے  
 جیشیر البرافیشے جو قوت اور بچھون پر رکھیں کھل بیوش ہو جاتی ہیں اور ادھن تدبیر پیدا ہوتی ہے اور بچھو زندہ نہیں رہتے اور بچھو  
 کے بھگائے کی تدبیر ایک بھی میں برادہ جو ب صندو کو لگاتین خواہ قلعہ لیر خواہ کلوخی کو لگاتین اور بترہ ہے کہ سب  
 کیکو کے لگاتین اس طرح خشک اس اور کبیرت اور قتل اور شو کو نکتہ جس کا نام قولون ہے اور اختار و لقا اور حیل ان سب کی  
 دھونی دین اور بچھو نے پر رکھیں اور بوق السرو و جز سرو کا استعمال کریں اگر مکان کو طبع اصل تبریس سے چھڑکین نفع  
 کرے گا یا طبع کلوخی کا یا طبع باجو شانہ حریل یا جو شانہ آستین خواہ جو شانہ سداب نیوے کے بھگائے کی تدبیر یہ ہے کہ  
 سراب کی بو سے بھاگ جاتا ہے چوہ کا بھگائے اور مارڈالنا اسکی تدبیر یہ ہے کہ مرد اسنگ اور خربق سے مر جاتا ہے۔ ایضا  
 خربق اور زرنج اس طرح بچ کرین بھی اسکی قاتل ہے۔ اور ضبٹ الحدید اور زعفران الحدید اور لصل الفار اور سنگ سی اگر بچھو  
 کی کھال نکال کر کسی گھر میں ڈال دین خواہ موش نر کو فھسی کرے یا اسکی دم کاٹ کر چھڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن  
 کھال اور چھڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک چوہا دور سے سے صوف وغیرہ کے پانوں باندھ کر اگر کسی  
 گھر میں چھڑ دین جتنے چوہے اوس گھر میں ہیں سب بھاگ جاتیں گے اور بچھو اس میں تردد ہے چوہی کے بھگائے  
 کی تدبیر چوہی کے سوراخ پر اگر قطران کر رکھیں بھاگ باو کی اس طرح مفاہیر اور تلخہ کا دوسرا یہ طرح زفت اور حلیق

اور خود چھوٹی کو بطور دھونی کے اگر سلکا بٹن اوکو دھوئیں کو بھی بھاگ جاتی ہے کبھی کے بھگائی کی تدبیر سرنال کو دودھ میں ملا کر رکھیں اس کے پتے سے کھان مر جاتی ہیں اور سرنال کو دھوئیں سے بھی اور کندر کے دھوئیں سے اور طبع خرباق سیاہ سے بھی مر جاتی ہیں شہد کی کھلی اور بھنورہ کو بھگائے کی تدبیر گندھک کو دھوئیں سے اور لہسن کو بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنی بھینز خطمی کا منہ لگا کر اس کے پاس نہیں جاتی ہے خواہ عصا رہ خبازی اور زیت کو لے لیکر اس کے بھگائے کی تدبیر سرنال اور باب خربہ کے چنار کی دھونی سے اور خصوصاً بزرگ چنار کی دھوئیں سے بھاگ جاتا ہے دیکھ کر بھگائے کی تدبیر جس کو بھینز بدھ کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہاں دیکھ نہیں رہتی ہے اور فقیر اور زحیم اعضا سے بدد اور اس کے سر کی دیکھ کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہیں سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑوں میں جو کر الگ کیا اگر اشتیں کپڑے میں لپیٹ کر تو کیرا نہ لگے گا اس طرح فروغ اور سہل طرح پوست انج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کی جو لوگ سانپ لپیٹتے ہیں اور جب کاف ہوتے ہیں کہ سانپوں کا حال اور ان کے طبائع کو خوب واقف ہوتے ہیں انہوں نے سانپ کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ قسم ہے کہ اوپر حدت زیادہ ہو اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہیں دیتا ہے اس کے کاٹنے کا کچھ علاج نہیں ہے اور اسی میں اہم لینے بجا اگر اور اصلاحات داخل ہے اور اس میں سوا عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہیں تیار خواہ بہت گہرا داغ لگائیں جو اندر تک پہنچ جائے اور سمیت کو جلا دی اور مجاری سمیت کو پھیلنے کے تنگ کر دے کبھی اس کے علاج میں اجلاس تدبیر مذکورہ بالا کی بھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کر تے کر اسے پھینک دے اور اس کے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہیں اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اور سمین ہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اور اس کے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کر سکتے ہیں دوسری قسم سانپ کی ضعیف الایہ اور کمتر اس کے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز سات روز تک کھاتا ہے کھاتے ہیں کہ جنگلی آدرا خواہ اور بڑی بڑے سانپ جو سمیت اور زیادہ سمیت ہو اور پھر ان کا علاج فقط اسی حکم کیا جاتا ہے جو جان نغم کاٹنے سے بڑ گیا ہو اور سمیت کو لحاظ سے تریانی علاج نہیں کیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ کہتے ہیں کہ پہلا طبقہ جو شدید المر دات ہو اس کے بھی چند اقسام ہیں ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی میں اسی باسلیقوس کہتے ہیں اس کی سمیت کا یہ حال ہے کہ جب کی طرف دیکھ خواہ جو شخص اس کی داز سے خوراک مر جائے ایک قسم وہ ہے جس کا نام خطاف ہو اس کا رنگ مشابہ خطاف یعنی شہیرہ کے ہوتا ہے اور طول میں تین ایک دراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جس کا نام سقلیس خشاک ہو کہ اس کی جلد بھری نہایت درجہ اور کھڑی ہوتی ہے اور لسان تین یا چار یا پنج باتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اس کا کستری خواہ مائل بزروری ہوتا ہے کھین سبکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہیں اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اور تین اقسام میں سے ایک وہ بھی سانپ ہے جس کا نام بڑا ہو اس کو قدرت ہو کہ اپنے کف دہن کو نچھو کے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ تھوک پڑتا ہے مر جاتا ہے خواہ جو شخص اس کو تھوک کی بوسہ کھیندے اس کے دماغ میں چڑھ جاتی ہے وہ بھی مر جاتا ہے۔ اور طو اس کا وہ کھیندہ ہوتا ہے اس کا رنگ بھی خاکستری مائل بزروری ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مر جاتا ہے قبل ازان کہ مقام لسع میں دروب اس میں ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ میں اس غرض سے نہیں کرتے ہیں کہ ان کے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور ان کے کاٹنے سے بڑے کی سبکی ہوتی ہے ہاں یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج ہو



مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہے۔ صم مقصود یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور ملک ہو اس کے بھی چند اقسام ہیں اور  
 مہرین بکثرت ہوتے ہیں اور کبھی بعض اقسام میں دیا دتی بطور شاخ اور سینگ کے ہوتی ہیں اور رنگ اس کے مختلف ہوتے ہیں سپید  
 اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکسری اور کبھی خلقت اس کی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صاب  
 یعنی قبضہ سپر کے ہوتے ہیں اور جو قاتل میں فی الحال وہ بھی اسی طبقہ میں داخل ہیں اور دوسرے طبقہ افامی وغیرہ کا بھی مختلف  
 ہوتا ہے۔ بعض وٹھیں سے افامی اصل یہ ہوتے ہیں اور بعض افامی بلوطیہ یعنی لشکر بلوط اور بعض افامی معطشہ یعنی پیاس لگا  
 واسطے ہوتے ہیں اور بھی بہت سی اقسام اس طبقہ میں ہیں جس کا ہم بیان کر سیکے کبھی سانپوں کو اختلاف بھی حاض ہوتا  
 لیکن نوع میں اختلاف نہیں ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب نر و ماد کی  
 اختلاف ہوتا ہے۔ نر میں دانت کم ہوتے ہیں اور نر زیادہ اور نر ہوتا ہے اور بعض سپر کے کی یہ راہ ہے کہ مادہ ہی زیادہ ہوتی ہے  
 کہ اس کو دانت زیادہ ہیں اور بلوط عمر اور سن کو بھی اختلاف ہوتا ہے جو ان سانپ بہ نسبت سن کو زیادہ ہر اس اور نر خباثت کو بھی ملتا  
 پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ ہر سانپ زیادہ ہر اس بہ نسبت چوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونوں ہوں اور نر مکان اور جای سکونت کے  
 بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیل اور پٹا و پیر رہتے ہیں ان کی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت ان کے جو سرد زمین اور ترانی ہیں  
 خواہ پانی میں رہتے ہیں کبھی بنظر جھوک اور سپری کو بھی سمیت میں سانپ کو اختلاف پیدا ہوتا ہے جھوک سانپ زیادہ نر دار ہوتا ہے  
 بہ نسبت سپر کے کبھی بنظر الفتالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ و ر سانپ اگر حالت غضب میں کاٹ کھا کر زیادہ ہر اس بہ نسبت  
 اس کے کہ وہی سانپ خواہ اسی قسم کا دوسرا بدون حالت غلبہ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت میں اختلاف پیدا ہوتا ہے  
 اس لیے کہ گرمیوں کی فصل میں سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑوں کی یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانا  
 اور ہوتا ہوا اس کی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگوں کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا نر بار دہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ  
 یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنی روح بوجہ مصافحت اور مخالفت نر  
 سم کے فوت ہو جاتی ہے اور اسی کے بقا سے حرارت بدن میں ہے لہذا بعد نر حرارت غریزی کے بڑا سردی محسوس ہوتی ہے  
 حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن میں حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن نر کی اور قلب میں کسی قدر خفیف گرمی رہے کہ یہ ضرور نر  
 کہ اطراف بدن میں وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے وہ نین کا نر بار دہے اور لوگوں کو جمع  
 کر دیتا ہے اور منہ ہو جاتا ہے اور سطر حار مخد بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہیں ہے ہاں چونکہ یہ نر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور  
 اس کی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا حاض ہوتا ہے اور اس دعو پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل  
 زمستان میں وہ مر جاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہو اس کی حرارت اور حرارت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اور لوگوں کی ہے جو اصلہ کو نر بار  
 بار دہے کہتے ہیں اور جو کوئی کہیوں نہ ہو اور کیسا ہی حال قدر کیوں نہ ہو میرے نزدیک دلیل ہرگز صحیح نہیں ہے اور نہ یہ دعو خسر  
 صفور یعنی چھوٹے چھوٹے نثرات میں درست ہے لیکن جو حیوانات کہیں الجھتے ہیں ان میں اس کا کچھ قدر ظہور ہے دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ  
 اس کا مزاج گرم ہے لیکن جاڑوں میں مر جاتی ہے اور اسی میں جس حرکت باقی نہیں رہتی ہے شاید سانپ جاڑوں کی فصل میں اگرچہ مزاج  
 اس کا گرم ہے اور پھر حرکت نہیں کرتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس کے مزاج طبعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہو اور احوال وہ سرد

جو اس سے عارض ہوتے ہیں باسٹیلیوس کی کاٹنے کا بیان اور پہلی قسم سے صدم کی لینے بجا کر اور دوسری بھی یہی قسم ہے اور  
مچو یہ دریافت نہیں ہے کہ حرامنا اور صدم ایک ہی قسم سے ہیں یا انہیں کچھ فرق ہے ایک قوم کو کہا ہے کہ اس کا نام ملکہ اسوا سے رکھا ہے  
کہ اس کو سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دوا لست سے لیکر تین پشت تک لگائی ہوتی ہے اور اس کا پتلہ زیادہ چوڑا اور انکھیں اس کی دونوں  
سرخ ہوتی ہیں رنگ اس کا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اس کے بدن سے ملتی ہے اس سے جلا دیتا ہے اور جہاں رہتا ہے  
اوس جگہ گھاس وغیرہ نہیں اگتی ہے اگر کوئی پرندہ اس کے سوراخ کو اوپر سے اور کرکٹ لٹا چاہے گر جاتا ہے اور ملاک ہو جاتا ہے اور جو  
حیوان اس کی چاب پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہیں اس کے نزدیک کوئی جانور ہو تو بھاگ جاتا ہے سن ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کے صفر  
اور آواز کے سننے سے ایک تیر کے پٹے تک جو آدمی خواہ جانور ہو فر جاتا ہے اور جس شخص پر دوسرے اس کی اکھڑ کا اثر ہو چوہ  
بھی مر جاتا ہے اور اتنی تیزی اس میں ہے کہ جو شخص اس کی طرف دیکھو وہ بھی مر جاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اوس کا بدن کھل جاتا ہے  
اور پھول کر صدم یا دوسری پانی پید ہو اس کے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازاں مر جاتا ہے اور جو اس میت کو قریب جاوے وہ بھی جاتا  
ہے اور کٹر اس کے جوار اور قرب کو ضرر سے بجات پاتا ہے۔ مان اگر کسی عضا اور جھڑی وغیرہ سے اوس کو ہٹا لے خواہ چوہے الٹہ کٹر  
مضرت ہو چکی ہے اور یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نرہ سے اس سانپ کی مس کیا سوار مع گھوڑے کے مر گیا  
اور گھوڑے کی تنہی میں اس نے کاٹ گھوڑا اور سوار دونوں مر گئے یہ سانپ بلاد ترک اور لوبہ میں اکثر پیدا ہوتا ہے علامت ملکہ  
یہ بجا کر سانپ کی کاٹنے کی آدمی خود بخود بدن کسی سبب ظاہر کے مر جائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہاں اس سانپ کے  
رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اس کے کاٹنے کا علاج نہیں ہے حرامان کا بیان حرامان کا ذکر ہم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوس کے  
صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہیں کہ وہ میدان نہیں چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہیں کرتا ہے بلکہ دیکھو اور صفر کو  
سنائی سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوس کا گوشت مہرہ ہو کر رہ جاتا ہے اور مر جاتا ہے اور جو حیوان اگر  
قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اس کا خلاف قلملکہ کے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ایک ذراع سے دیرم ذرا  
تک لانا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرامان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہیں کرتا ہے اور کچھ وجود و النفع کرتی ہے وہ یہی ہے  
کہ تخم خشتاش و درہم تک اور جند بیدستر بھی اس قدر وہ بھی مفید ہے اس کا مشاہدہ ایک قوم نے کیا یہ علامات کاٹنے اور  
سانپ کو جس کا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صدم کی قسم میں ہے جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوس کی چکی اور تیر لون اور  
حذر اور برد اعضا اور سیات اور ٹکوں کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوس کو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درہم بھی ہوتا  
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجا کر کاہی اور اس سے ہم بیان کر چکے ہیں علامات اوس سانپ کو  
کاٹنے کے جس کا نام اسٹیلیوس ہے اور یہ بھی بجا کر کی قسم میں ہے یہ سانپ جس کاٹے اوس پر وہی اعضاء طاری  
ہو تو قہر میں جو خطاف نامی سانپ کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں کہ رنگ اوس کا متغیر ہوتا ہے اور بدن میں سن پیدا ہوتا ہے  
اور چکی زیادہ آتی ہے اور اعضاء بدن سرد ہو جاتے ہیں اور ٹیکین بند ہو کر خشکی اور تیر پیدا ہوتی ہے علاج اوس کا وہی ہے  
جو صدم کا علاج ہے نیز افعی اور اسٹیلیوس کے کاٹنے کا بیان جس کو یہ دونوں سانپ کاٹتے ہیں وہ شخص جس کی حرکت  
بجالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور کیفیت اوس کی اجداون احوال کے ہوتی ہے جو اسٹیلیوس کے باب میں مذکور ہوئے ہیں

اور جاتی ہے درپے اور انھوں کی بند ہو سکی ذہن پر پونجی ہے اور گردن میں گھٹتی ہے اور گردن پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل اہل  
 ہو جاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہیں ہوتا چو اور کبھی ابتدائیں ایسا درجہ میں سے پیدا ہوتا ہے جو اس کے پاس موجود  
 اور ہوا ہوتا ہے کہ اپنی دھلی طبع میں اتنی تاکہ کہ ہوا اور بعض ایسا تجربہ سے ذکر کیا ہے کہ استقلیوں میں ایسا سر (وٹھا کر) نہ ہو کہ اسے اسے بھر  
 یہ بڑی معامہ نہیں ہے کہ یہ قسم وہی ہے جس کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں یا ایک یہ دوسری قسم ہے اور علامات کی قسم میں داخل ہے  
 لیکن اس تجربہ کا یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس کے کاسٹے کا مقام استقر ہوتا ہے جیسے شولی چھوٹی جھپٹتی اور اس جگہ درم نہیں ہوتا اور نہ ہی  
 تھوڑا سا خون سیاہ اس سے بہتا ہے اور فشار و خیم بھی اس شخص کو عارض ہوتا ہے جس کو یہ کاسٹے اور اوچھ اور فرم معده میں درد ہے  
 پیدا ہوتا ہے اس کے بعد تھیں اصرار و سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تھائی لینے نچینا آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے  
 علاج اس کا وہی ہے جو حکم کا علاج مذکور ہوا مقررہ کا بیان یہ بھی حکم کی ایک قسم کی طول میں ایک ذراع سے لیکر دو ذراع  
 ہوتا ہے اس کے سر پر دہندی مثل دوسینگہ کی ہوتی ہے اور اس کے بدن کا رنگ تیش رنگ کو ہوتا ہے اور اس کے پیٹ پر فاس شک  
 اور سخت ہوتے ہیں جلتے وقت آواز کھڑکی پیدا ہوتی ہے اور دانت اس کے برابر و سیدھی ہوتے ہیں نہ چھو نہیں ہوتے اور اکثر  
 ریگستان میں پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اس میں ایک قسم وہ بھی ہے جسے فقیر کہتے ہیں اور فقیر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے گردن  
 چھوٹے ہوتے ہیں اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کس قدر ٹوٹ کر گر جاتی ہیں اور اس کے بھی چند اقسام میں چھوٹے اور بڑے اور دونوں  
 طرف کو چھوٹے اس کے بڑے ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اسے نیچا نہیں بھی کہتے ہیں علامت اس کے کاسٹے کی ایسی عجیب مقام  
 پر ہوتی ہے جیسے سولی کسی نے گڑنی ہے خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گڑی ہے اور گڑی گڑی ہو اور تمام بدن اس کا گردن  
 بھاری ہو جاتا ہے اور دونوں پوسٹے سوچ جاتے ہیں اور دوران اور ظلمت بھر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے علاج اس کا بھی  
 مہم کا علاج ہو اور خاص علاج اس کا یہ ہے کہ تخم ترب ہمارہ شراب کو ملا جاوے اور خصوصاً اگر تہ یہ دوا بلا کر لائی جاوے بہت عمدہ ہے اور  
 تو ہو جانے کے بعد زیرہ ہندی اور سمسم بھی نافع ہوتی ہے شراب ملا کر اور چند بدتر ہمارہ شراب کو اور فودج بری ہمارہ شراب در  
 تخم ترب عجیب النفع ہے اور کاسٹے کی جگہ پر نکال سا بند ہمارہ قطران کو اور پیاز سرکہ میں کوٹا ہوتا ہے اسے اسے سانپ کا  
 بیان جس کا نام اور لیں اور گردن و سوز و س ہے یہ سانپ اگر بانی میں پایا جاوے اہل یونان اس کو اور دوسرے کسٹے  
 اور اگر خشکی میں پایا جاوے اس کا نام کہو دروس ہے اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اس سے اس کی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے  
 اور اس کا خرا اور ضرر بھی نسبت اس کو زیادہ ہوتا ہے اور حمان کا شامی اس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التھاب اور سوزش بھی  
 پیدا ہوتی ہے بعد ازان وہ مقام میں ہوتا ہے اور حمان کا شامی اس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التھاب اور سوزش بھی  
 عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مر جاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گزرنے نہیں پاتی اور اگر یوجا اسکے کہ  
 دریائی قسم میں زیرہ کم ہوتا ہے کوئی شخص پنج جاوے خواہ اسو ویکو کہ سوسو کا فراج قوی ہو اور سیراثر زیادہ نہیں ہوتا پھر بھی اصرار  
 ایسے لاحق ہونے کے اور اسے اچھا ہونا اس کا دشوار ہوگا علاج پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اس کا ایک ہے کہ چوڑے  
 پاک کیا ہوا اور حب الاس ہر ایک بوزن ایک درجہ ہمارہ اور غسل کے خواہ ہمارہ شراب کو استعمال کرین اس طرح زراوند و درجہ  
 ہمارہ شراب کو ہمارہ سرکہ کے صہین پانی ملا ہو اس طرح عصا مرہ مغر ایون بھی مفید ہے اور ضا و چونہ اور زیت اور فودج کو بھی کا اور پو



بچ بلوط وغیرہ نہا ایک ایک پونچھواہ مسکے ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر مین آؤریس کا بیان مین آؤریس کا ذکر اس مقام پہلے  
 لحاظ ہو کر تاہوں کہ ہم شبہ اس بات کا ہے کہ آؤریس اور آؤریس مین کچھ فرق ہے یا دونوں ایک قسم ہیں اور وہ شبہا کی یہ ہے  
 کہ نسخ اور کاتون کا تصرف ان دونوں لفظ مین ایسا ہوتا ہے جیسے اور الفاظ لسانی مین اسطرح ہوتا ہے۔ لیکن نسخ جس کتاب میں  
 یہ مقام لکھا ہے اور اسکے مصنف اس کو کائن کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہیں اور اس مصنف کو کہتا ہے کہ اسکے کائن سے جراثیم  
 پیدا ہوتی ہے اور زخم چڑا ہوتا ہے اور رنگ تیر ہوتا ہے اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور فتن ہوتی ہے اور علاج  
 ان کو کونکا بہت دیر مین رنج ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص مائل  
 اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کر کے کہے تاکہ اشتباہ برطرف ہو جائے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم واقعہ ثانیہ کی طرف  
 منتقل ہو کر بیان اوسکا یہ تفصیل کرتے ہیں اور تھے امور متعلق برقع مین او مین مشرق و قبا بیان کرنے مین بیان  
 عام لیسع افغانی اور اوسکے احکام کا بہترین افغانی اور بدترین اثر و حکم وہی قسم سے جو نسخ اور مادہ بہ نسبت نر  
 اسلم ہے اور مادہ کا کائن اسطرح دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جائے اور طرف بدھ سے کاٹا جائے اور  
 کائن کے ساتھ ہی دونوں دانت خواہ کل دانتوں کے نشان سے خون برآمد ہو اوسکے بعد صمدی غسانی نکلا اور کبھی ابتدائے  
 صمدی کی نکلتا ہے پھر زہنی پھر زنگاری مستحیل بطرف جو ہر قسم کو ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اوسکا زہر کا ہوتا ہے اور مقام  
 مین درد پیدا ہوتا ہے پھر درد چلتا ہے اور سرخ ہوتا ہے بعد ازاں درد پیدا ہوتا ہے قریب موضع لیسع کو اور موند مین  
 خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشائے التماس پیدا ہوتا ہے اور عام بدن مین تب پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہر ارنہ بھی ہوتا ہے  
 اوسکے بعد غصہ البینا نکلتا ہے اوسکے بعد فساد لون عارض ہوتا ہے اور رنگ مائل بہ طرف سبزی کے ہوتی ہے اور وہ اور  
 تو اثر نفس کا میجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور تنگی اور تنگی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی فو کسی خاطر ماری کی ہوتی ہے اور عطر  
 پیدا ہوتا ہے اور مسورہ اور سر بھاری ہوتا ہے اور بیشتر عاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیچہ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کہ عرق پڑا  
 ہوتا ہے اور بدن مین کبھی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مر جاتا ہے وہ تین دن کے اندر مر جاتا  
 اور کبھی کوئی شخص سانس روز تک بھی زندہ رہتا ہے اور علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی اسکے پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ  
 کرنا چاہیے اوسکے بعد قومی علاج یہی ہے کہ تریاق افغانی کا استعمال جلد کریں اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو بھی  
 تریاق کا قطع ممکن ہو جائے اور کبھی ممکن نہیں ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاء تریاق خود آدھم ہو جائیں گے مناسب نہیں  
 اسلیئے کہ طبیعت باذن خالق تعالیٰ استعمال لاث کرتی ہے اور جو شے غریب ہو اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوسے ممکن نہیں ہے  
 کہ استعمال لاث کرے یا ان اگر طبیعت اور اعر غریب دونوں کا پہچان واقع ہو اسوقت شاید کس قدر مفید بھی ہو۔ اگر بارگزیہ  
 بکثرت استعمال تو مین لیسع اور شداد کا کون شاید جمیع اقسام کے علاج کو مستغنی ہو جائے اسطرح کثرت اور تفصیل ہر اشراب  
 اگر ہم ہم نہ ہو جو البانے ذکر کیا ہے کہ اہل لیسع گوزن برشتہ اگر کھلائیں فوراً مفید ہوتا ہے اور حل بھی ایسی دوا ہے جو اسکے  
 کائن سے نجات دیتی ہے اسطرح لب حسب اتوج کا خاص تریاق مناسب ہے کائن کا جو قومی لاث تریاق ہے ایک دوسرے۔ انیس  
 اکیس و افغانی و مین فلعل چار درختی پوسٹ زراوند و حرج چندید و سر و احد ایک درختی و زراوند و طلائعہ و دشتاب و کور و

سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزه کے۔ ایضاً مرکب جنید شرف فلز زرنج احمر ہر ایک ایک درہم نیم گرم شربت دراقہ ملا کے درہم سے معجون کریں۔ ایضاً شحم خندقوی زراوند مدحج سداب بری اور وہ حرل نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے فعلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہے واجب ہو کہ مسک بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پڑانا کہیں کہ اکثر فقط اسی کو استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے اور آئرن مین دو دھکے بٹھائیں اور تھکلف اوسے قنبہ اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور سٹھنے کی اجازت دینا اور بعض اوقات مین حمام معرق کر اتین یعنی جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفو دغیر کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر ہے کہ تازہ انفو ریب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگر چار اوقیہ شراب کو ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفو اصل کا بھی عمدہ ہے ایک قسم دم کہتا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیاز درباری و ستیاب ہو اور اسے جبارنگل جابا دس رطوبت کو جو اوسمیں ہو اور بھوک کو تنہا استعمال کرے تو تمام سیم مین ہرگز مری گا ایک دفعہ قوم نے شور مایہ لگا کر براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور نیزہ گوشت جو مکر اور نمک مین پکایا جاوے اور درباری سلطان بھی اس طرح مفید ہیں۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ جرحہ اگر کسی دوسرے وغیرہ مین لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے بیان تمام مشہوریات محدودہ کا جو سانپ کے کاسے مین لوگوں نے لکھے ہیں کہتے ہیں کہ فیس صحرانی سے سمفون خواہ کنوین کتین پکایا بھی بہت مفید ہے اور فوج ترکی کی جبار اور برکراؤ اور بیخ زراوند اور بیخ فاشرا اور فاشر تین اور غار لقون جو دو انہیں سے ہم ہونچو شراب شیرین ملا کر بقدر ایک درہم کے پلائیں اس طرح عصارہ اباعلمس یعنی اذان الفار کا اور اس طرح عصارہ کون یعنی زیرہ خصوصاً گزیرہ کو بھی اور عصارہ کون یا قسط ہمراہ ابونوبین اور بیخ بجز مریم خواہ بزرگ اسیم خواہ بیخ کاسم یا بیخ حرل ہمراہ عصارہ گندماک یا شرف کا۔ ایضاً۔ انفو ریب اور دقیق کہ سنہ خاص کر کے اور زنجبیل ہمراہ شمشیر زمان کے اور بیخ شہد اور بیخ خزنبیل جو جو اسی از و معروف ہے وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خندقوی بھی اس طرح مفید ہے۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ برید یعنی کو حبوت شیر و شیدہ مین ملا کر استعمال کریں خوب نفع کوگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان مین تریاق فراوی وہی ہوا کوگی بھی نافع ہے سانپ کو بلکہ جمیع ہوام کے کاسے سے یا جادو شیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال اور خطیانا۔ ایضاً نیگنی بھیری کی شراب مین ریزہ ریزہ کر کوڈالیں اور بلادین اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لکسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب ٹمپن چیزیں خصوصاً جوت بندو کا اور عقرب جیسا ہوا اور تلخ مرخ اور کل کتاخ جو عصارات شدید النفع ہیں انہیں سو عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ جو دیکر اور عصارہ اطراف کرب بنطی کا اور آدمی کا پشاب جیسا لوگ کہتے ہیں ضادات جو باہر سے لگائے جائیں یہ ضادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث درم کے ہوتا ہے اور یہ ضادات اہل اور حب الفار اور بالو اور آفیل بران خصوصاً اور آرد کر سنہ تنہا ایک ایک دو خواہ شراب مین ملا کر استعمال کریں بزرگانیہ کا ضادات بھی بہت نافع ہے اور اور مرخ کا بیٹ چاکر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر مانڈ جا جاوے اس طرح ضادات گوشت افغانی کا خواہ شیدک چاک کیسے اور ادیان مین روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن جہین روغن الفار کو پکایا ہو بیان اولن سانپوں کا جو کل مسامات پیدا کرتے ہیں خون روان کر دیتے ہیں جیسے امور لوس اور سٹلس یہ قسم سانپ کی بہت روی ہے اس کے کاسے کے بعد غامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے جسے کہ جو فروج جسم میں کسی زمانہ میں بہنے لگے ہوں اور منہل ہو چکے ہوں وہ بھی از سر نو شگافہ ہو کر ان سے خون روان ہوتا ہے اور در وقت منہل پیدا ہوتا ہے اور تھے الدم اور نفث الدم بھی خارج ہوتا ہے۔ قدامی اطباء نے بیان کیا ہے کہ یہ دونوں سانپ جیگا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکو پیر نفط یا سے سپید ہوتا ہے اور طولی نفلون کا بقدر طول نفلہ یا مفرغ کے ہوتا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے قد انھی سے چھوٹے ہیں اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری اور پیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر لکڑی سپید رنگ متقاطع ہوتی ہیں اور انکے دانتوں میں آواز کر گرنے کی وجہ سے پوست کہ پیدا ہوتی ہے لیکن پوست اندرون دانتوں کو چھانے تک ہوتی ہیں جیسے کوئی غضب میں اگر دانت سے اور چال انکی بجاری ہوتی ہے دانت انکو ہمارا اور برابر ہوتا ہے یہ شخص جسے ان حیات کہ یہ صفات بیان کیے ہیں انکو طبقات اولیٰ میں داخل کرتا ہے اور رکھتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زہون ہیں اور انکو کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتی ہیں اور تمام مجاری طبی کھل جاتی ہیں اور اسی خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہیں رکتا ہے اور کبھی ٹھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے مابینکہ جو فروج منہل ہو چکے اور لیسے بھی کھل گئی کہ یہ رطوبت جاری ہوتی ہے لہذا انکو نہیں جو رطوبت ہے وہ بھی اب نہ کہ نکلی جاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور نفث عارض ہوتا ہے اور بائیںہہ معدہ میں رد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقام لسع میں دم پیدا ہو کر سیاہ نفلون ہو اور اسی مقام سے ٹھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتی ہیں اور سانس میں تنگی پیدا ہوتی ہے۔ عسقل عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہو جاتی ہے سب اعضا مسترخ اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کراڑ پیدا ہوتا ہے اور دانت گر جاتے ہیں بعد وہ شخص مردانا ہے۔ علاج ان لوگوں کا قریب بہ علاج ان لوگوں کو جو جنین اصمات اور افغانی کے کاٹنے کا صدمہ پہنچا اس طرح کہ شراب کثیر ملا کر پی کر لی جائے اور غذا اسے کے اور غذا انکی طرح پی کر لی جائے۔ اور بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کو ہوتی ہے اور طلب میں اور سکا سکار کیا جائے خواہ سبک مالچ اور ٹوم سے جو بزرگ کیا اور کمر اوچھین کر کر لی جائے اور کچھ روٹی مچھلی کے ساتھ کھلائی جائے جو انکو کھینچے۔ پر اولیٰ کر کے سینگی گئی ہو اور زہیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کو اور عصارہ خنجر ہمراہ اصل السوس کو جو آسمان کوئی ہو وہ بھی شراب کو ہمراہ اور کبھی سپیدہ ہیفیہ مرخ ہمراہ شراب کو بھی اوچھین نفع کرنا ہے اور کبھی ٹو ترف الدم ضاد خرفا اور آرد جو اور برگ انکو کا جو مطبوخ ہو اور بارنگ یا ملاز اور داغ دینے سے بھی اکثر جس خون کا اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور داغ اس میں کرنا اور جواں اور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ ہیفیہ سے لگاتے ہیں جتنے معطشہ کنو ہیں کہ جس سانپ کا کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اور سکا طولی بقدر ایک بالشت کہے اور اس کے بدن پر نشانی کر سیاہ بہت سے ہوتے ہیں اور سر اسکا چھوٹا گردن اسکی سوتی اور حلق اسکی موتی گردن سے شروع ہو کر دم تک ایک ہوتی جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلا دوسرا ہوتا ہے ہوتی ہے اور صورت اسکی مثل افغانی کو ہوتی ہے اور زہر اسکا کچھ کم کثرت سے ہوتا ہے اور دم اسکا کچھ کم ہوتا ہے اور زہر اسکا کچھ کم ہوتا ہے اور زہر اسکا کچھ کم ہوتا ہے۔ یہ سانپ کا آرد اسکا پیسہ چل جاتا ہے اور التماس باور سوزن پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پاسک طرح نہیں کھیتی ہے اور پانی سے کھیتی ہے۔





میں اسے پہچانتا ہوں اور اسکی طبیعت کو پہچانتا ہوں اور اسکی منہس کو تحقیق جانتا ہوں اور نہ مجھ پر معلوم ہے کہ اسکا ذکر کر رہا  
ہو یعنی کسی اور قسم میں داخل ہے یا نہیں فیخیر فیہوس کہتے ہیں اسکا کاٹا شبیہ لسع افغانی کے ہر مکہ گوشت میں مسوع کے فساد اور  
استرخا ایسا حاض ہوتا ہے جیسے مستحق کو عارض ہوتا ہے اور سبابت اور نسیان اور مقام جگر اور امعاء صائم اور قولون میں لاف ہوتا  
ہے اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو اسطالیس میں کہا ہے یعنی میں نے اسی بھی تخینا ذکر کیا ہے اگر کسی اس طبقہ میں  
اسکا ذکر نہیں ہوتا ہے بلکہ طبقہ مضغہ میں ہوتا ہے اور علاج اسکا مثل علاج افغانی کو ہے انمو و طس اور لوا عوس کا بیان  
طول ان سانہون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکر مثل ربک کی اور انکے بدن میں نشانات ہوتے ہیں کہتے ہیں جسکو پیسا  
کاڑ در شدید موضع لسع میں اور درم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صید دوسوی اوس سر وان ہوتا ہے اور مشاہدہ میں اور جگر میں اور طاق  
بہت شدید اور پادار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے نیسیر سے روز ہلاکت مسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتون دن کی بعد پھر مہلت  
نہیں ملتی علاج اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور عند عید سترا و راجینی اور پنج قطور یون جوان اور بید میں سے ہونے میں دودھ  
کے چمچہ شراب کے علاج خاص انکا ہوا پنج ذراوند خصوصاً زراوند طویل کی مضغہ عظیم کی نسبت ان اقسام کے اسطرح اصل شواہد یعنی  
مشک الحن خواہ اسکا عصارہ خاص کر اور پنج خبطیا نام بھی علاج خاص ہے اور صفادات میں شہد کو پکا کر خشک کریں اور کوٹ کر  
لیپ لگاتین اسطرح اندر کر چھلکے اور اسطرح قطور یون اور تخم کتان اور کامہ اور تخم حرمل اور لبالب اور سداب دشتی اور چھنا و شغیر  
منعفنہ میں وہ بھی انکو مفید ہیں وہ ساتب حسب کامہ سسر ہے اور وہ منعفنہ ہے کہتے ہیں کہ یہ سانپ بلا شام اور صبح میں پیدا  
ہوتے ہیں سرانکے چوڑے اور گڑھن تیلی دم خجول ہٹ انکو گول سر پرانکے لکیریں اور خطوط ہوتے ہیں اور انکے بدن پر خطوط ہوتے ہیں  
الوان کے ہوتے ہیں اور جب چلے خواہ چلنے میں پلٹے وہ لکیریں اور خط سیدھی نہیں ہوتے بلکہ ترچہ ہو جاتے ہیں اور جس شخص کو پیسا  
کاٹے اور سے دم موجب اور عفونت بدن کی بعد بڑے ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر بڑے بانوں کے پیدا ہوتی ہے  
اور کبھی عفونت بہت عاید سہر است کرتی ہے تو اچھے بچلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افغانی  
کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے در میان افغانی کے اور اسکے بعد علاج اول اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض  
ہوا ہے کرنا چاہیے اول سانہون کا بیان جو بوجہ جراحت کی انڈیا دیتے ہیں بوجہ زہر کے اس قسم میں وہی  
سانپ مقدر ہیں جو بڑے بڑے ہیں اور ضیبت میں تشنہ از رہے کہتے ہیں اہل تجربہ کا قول ہے کہ چوٹا سا چھوٹا اثر ہا یاخ ذراع کا ہوتا ہے  
اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اثر دہو کی دو لکیریں بڑی بڑی ہوتی ہیں اور نیچے واسلے چلنے کے تحت ایک  
بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سی ہوتی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اثر دہو کی پیدائش اطراف قلوب اور شہد  
زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اثر ہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اثر دہو یا نویم جو بلاد خبیث میں ہوتا ہے چار ذراع تک لانا ہوتا ہے اور ہند کا اثر دہو یا سبب  
بڑا ہوتا ہے کہتے ہیں اور انکے اوصاف وہی ہیں جو ہم نے بیان کیے ہیں اور چہرے اور سنے زرد اور سیاہ اور ہونہ بہت بڑے بڑے  
اور حاجب ایسی ہوتی ہیں کہ انکو کو دھانپ لیتے ہیں اور گردن اسکی نفیس یعنی گولی گولی فلس مثل فلس ماسی کے اور ہر ایک چیز  
میں تین تین دانت ہوتے ہیں تین کتا ہوں کہ بخشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اثر دہو کہ اسکی گردن کے کناروں پر بال گھنٹہ اور  
او کے موٹے تھے کہتے ہیں اثر دہو کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اسکے بعد التھاب عارض ہوتا ہے اور زخم اور قسم اثر دہو

بہت زیادہ عیبت ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سواکھ و سنان کے اور بارہ میں بھی  
 اڑنے سے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج اڑنے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط انما و نیمون اور سیر شادیہ  
 بھی اقسام سے اڑنے کی ہوتے ہیں جسے افار نیمون کاٹنے وہی اعراض جو اڑنے سے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں  
 اس شخص پر بھی طاری ہوتی ہیں اور سیر کا حال یہ ہے کہ اڑنے کے وقت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اسکا خاصہ یہ ہے  
 کہ جسے کاٹنا ہی اڑنے کے گوشت میں بدلواؤ خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اسکا قرحہ اس علاج  
 محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ میں بکارتا ہے دریائی اڑنے کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سدرہ کے اس مقام پر لگائیں جہاں  
 اسے کاٹا ہوا اور تمساح کی چربی کا تھما د بھی مفید ہوتا ہے اور طرہ بلانامی ایک مچھلی جو اوس ساتھ قلعی کے اگر مقام پر زخم کے مالش  
 کریں یہ بھی نافع ہے اور جو اڑنے باب رتبلا میں مینے لکھی ہیں خصوصاً تریاق اول اور بارہ و سیر اسکا پلا خواہ لپیٹ کر یا بھی خشک  
 دو حیوان دریائی ایسے ہیں کہ انھیں بعض علماء نے ذکر کیا ہے اور مجھ گمان ہے کہ وہ دونوں دریائی اڑنے سے  
 کی قسم میں داخل ہیں خواہ اون میں داخل نہیں ایک کا نام سموریا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اس کے کاٹنے سے وہ ہی اعراض  
 پیدا ہوتے ہیں جو افامی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افامی کے مناسب ہو دوسرا  
 طرہ حورون ہے اسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طرہ حورون کاٹنے وجع شدید اور بردت کثرت عارض ہوتی ہے  
 اور حذر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور وہ بھی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوس طرح کرنا چاہیے جو سدرہ  
 زبر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا طول نیگم کر کے کرنا چاہیے اور ورق خار سے ضما د کرنا واجب ہے  
 اور مالش رغن قسط کی اور رغن عاقر قرحہ وغیرہ کی جو رغن ایسے ہیں اور جن رغنوں میں قوت خفصل اور اخراجہ کی ہو اور شرببات  
 انکو واسطے فسرہ ورق خار پھراہ سرکہ انجذان کے اور پھراہ سداب کو خواہ مراد فلفل اور سداب ہون ان لیکر بقدر ایک درخمی کے  
 مقدار شربت تجو بزرگین اور تریاق اول جواب رتبلا میں مذکور ہوا ہے اسکا استعمال کریں جو تھا مقالہ اومی اور چوپا کی  
 کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ افات بیان ہو گئی جو اومی اور کتے اور بھیرے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی  
 ہیں خواہ اور درندہ اور تمساح اور بندر اور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلا مرغابی کو کہتے ہیں بیان جام کا  
 کے علاج کا بہت براہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہو اومی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکھا کاٹے  
 جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض برابر ایک کپڑا زیت میں دلو کر رکھو خواہ فقط زیت سے اوس مقام کو کچھ  
 اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو اور عرض اصلاح کی پوری حاصل نہ ہو شہدا اور پیار کا اور باقلا کا ضا د کریں لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو جاکر تازہ  
 ضا د کریں کہ اس طرح سے ضما د کرنا عجیب النفع ہے۔ ایضا طلامر و اسنگ کا اور ضما د ٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ہاؤن  
 میں اور کسی طرح کا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کر لیں جو سننے کے ذریعے سے خواہ بچھنے سے خواہ کسی دوائی جاذب سے اور تجزیہ سے  
 اور پاک کر نیکی اوسے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر قرح اور کیم اوس میں زیادہ متخفن پیدا ہو معلوم ہو گا کہ تنقیہ اور صلب قوی اور پلا  
 نہیں ہوا تھا پھر اول او وہ جاذب سے علاج کریں جسکا باب بسوع میں مینے بیان کر دیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا  
 نہوا و سوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ دم نہوٹے پائے اور جراحت کو التھام کی یہی تدبیر کرے سجدہ قسم مرہم کی

نہ



کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا ہو سکے واسطے فراہم کئے گئے اور زخم کے زخم کے واسطے وہی مرہم سودا ہو گیا کہ اسکا استعمال بعد جذب فساد موضع جرح کو کیا جائے نہ پیکر اسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھو کر اسے آدھی آدھی کو کاٹنے اور اگر زخم ہو تو اس میں جگہ پانہ اور نمک لکھا جائے شہد ملا کر اور ایک دن اور ایک استعمال ہو اور اسی طرح رکھا رہے دن بعد از ان علاج اسکا مرہم سودا ہو کر بن جو موسم اور چربی اور زیت سویا کر کیا جائے اور بار بار زخم کاٹنے کے کاٹنے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہے اسے طرح جو سرکہ میں ملا کر بطور ضماد کو لگائی جائے اور پانہ اور شہد انضاف وفاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کو ایضاً استعمال کرے اور اسقدر جلا تین کہ سپید ہو جائے تین شہد میں ملا کر ایضاً نمک لکھا ہو شہد کو ہمراہ اور مراد صمغ البطم کبھی زخم میں پھٹکری خشک ملا کر بھرتے ہیں اور بانڈہ دیتی ہیں اور خاکستر کریم کو اوپر طلا کرتے ہیں کبھی آدمی کو کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہوا ایسے خوب کھا چکا ہو جو استعداد فساد ہونے کی زیادہ رکھتے ہوں اور ان خوب میں سو بھر خصوصاً اگر مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کارٹ کھا کر ایک حالت ایسی روی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہے لازم ہے کہ اسے حشفہ کو زیت سے پونچھیں اور پنج رازیانہ ہمراہ شہد اور دبا فلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کریں اور ہر مرتبہ لیب بدل بدل کر لگائیں ایضاً وفاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کو ایضاً استعمال کرے اور اسقدر جلا تین کہ سپید ہو جائے اور پانہ اور شہد میں ملا کر استعمال کریں ایضاً نمک لکھا ہو ہمراہ شہد کریم اور صمغ البطم کا ضماد کریں کبھی زخم میں پھٹکری جلا کر سوکھی ہوئی ہوگی بھر دین اور بانڈہ کر اس کے اوپر خاکستر کریم کو طلا کرتے ہیں پلا ہو اگتا جو دیوانہ نہ ہو اور پھیڑے کا کاٹنا ان دونوں کا علاج قریب آدمی کے ہے جو قانون عام میں چھپے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونوں کو کاٹنے میں بکار آتا ہے اور کبھی ہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماوروف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اوپر کھینچ سے خشکی دین بعد از ان فطر دن اور سرکہ اوپر لگائیں اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کریں اور خصوصاً اگر زخم عروق مرض کلب ہو اور کبھی نقطہ بی بی کا فی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداس اور پانہ اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور باز نمک ہمراہ نمک کر اور ککڑی کا جھلکا اور کھیر کچا چھلکا اور فروغ شراب میں کوٹ کر استعمال کریں ایضاً مراد سنگ کا طلا کرنا اوپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے دم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو پھر کا آنا ہمراہ شہد کریم لگائیں صغیر بینی ہمراہ اور شہد کریم اور مری جو سرکہ میں بنائی گئی ہو اور جس سرکہ میں نمک گھول کر چند روز رکھ چوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلے دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے دیوانہ کٹا اور دیوانہ پھیڑا اور شہد خال دیوانہ کی صفات کا بیان کرنا وغیرہ جو چیزانہ اسکی کو ہوئے کبھی و خنین ایک بیماری جسے کلب گتو میں عارض ہوتی ہے کہ بعد عروق اوس مرض کے ہر ایک حیوان انہیں سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ اسکا فرج سودا دی خبیثت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اوس خلط میں سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل فرج خواہ استعمال کبھی اوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ فساد اور اور شہر ہو کہ یہ فساد پیدا ہوتا ہو اسکی وجہ سے مزاج کا فساد واسطے ہوتا ہے کہ حرارت شہد بخلاط میں اوراق پیدا کرے پس خریف میں دیوانہ ہو جائے یا بد شد بد خون کو منجھ کر دیکھ کہ ناکل بہ سودا ویت ہو جائے پس ربیع میں دیوانہ ہو گا خدا اور شراب سے دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہان قصاب جو انات کو ذبح کرتے ہیں اور خون مٹھتے ہوئے (جسے لکھنوی کہتے ہیں) پونچ

کی گڑھیام وہاں یہ کہتا خواہ بھڑیا ہو چوڑی اور ڈیر واری ہوئی چربی کھا کر مڑا ہوا پانی پیسا اسوجہ سے اس کے اخلاط اناکلی ہر سو راویت ہوئی  
اور سو راوی شغف پیدا ہوا اس کی خلقت میں بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال میں بروقت تغیر مزاج کی پیدا ہوتی ہے جسے  
معدوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگے یوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اس کے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور سہا  
نسا و مزاج اس کے بدن پر دن بڑھتے جاتے ہیں اس واسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بچہ اور بیوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور  
نہ بروقت پیاس کو سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہنچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پینا اس سے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی سے دیکھ کر سے  
اس کے جوڑ بند میں رعشہ اور تھر تھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھر تھری اس کے چہرے کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اگر پانی دیکھ کر اس قدر خوفناک  
ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً صاحب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہنچے آنکھ میں اس کے غشاوہ اور پردہ بڑھتا ہے اور ہمیشہ لبو میں سجا است جنون  
مبتلا رہتا ہے اپنے ہر اہم ہون کو ہرگز نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کو سرج انکھوں سے بغیر غصہ و رون کی طرح اونہیں دیکھتا ہے  
اور بری صورت بنا کر گھورتا ہے زبان اس کی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اس سے بہتا ہوا اور کف موندہ سے نکلتا ہوا ناگ سے ٹپٹھہ ہوتی  
ہوئی دونوں کان دبائے ہوئے اور سر جھکا کرے ہوئے میچہ میں کو بڑھکا لے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم  
ہوتا ہے کہ اوسطان کے ہو گیا ہو خواہ اوپر کی طرف کچی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پیٹ کی طرف دبا کر ہوسے چلنے میں ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسی  
متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموں چلے اور قدم قدم پر اس کا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اس کی نظر میں آتی ہو اس پر  
جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ شکل دیوانگی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکوں کے ساتھ نہیں ہوتا ہے جیسے تندرست اور سچ  
کٹھن کا قاعدہ ہو کہ جھونکتے جھونکتے حملہ ور ہوتے ہیں بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ پہنچتا حملہ کرتا ہے اور چھینکتا ہے آواز اس کی پڑی ہوئی معلوم ہوتی  
ہے اور صاف آواز جھونکنے میں نہیں نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کٹے وغیرہ دور دور بھاگتے ہیں اور اس کے قریب نہیں آتے  
بلکہ جس طرف وہ جاتا ہو اور حریف نہیں کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اس کے قریب پہنچ جائے دم بلائے لگتا ہے اور چال پوسی اور  
خوشاد کی حرکات کرتا ہے اور اس کے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ ہی ہوتا ہے کہ کب تک بچے اور کب بھاگ  
بھڑیا دیوانہ کٹے سے زیادہ برا ہے اور اسی طرح جو حیوان مقدار جسامت میں قریب بھڑیے کے ہے اور شغال بھنے کیدڑ کے قریب ہو  
باقیمانہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہیں بعض اہل تجربہ فرماتے ہیں کہ فرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگوں  
نے بیان کیا ہے کہ ایک قلعہ یا چھر دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہم پڑی کو جو اسی قسم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہو گیا اور اس کا جنون  
بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے کٹے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں۔  
جب کسی آدمی کو باولکتہ کاٹنا ہے اس وقت تو سوائے اس زخم کو اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جہیں درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے  
کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنوں بعد فکر بد اور خواہی فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہیں اور ایک حالت شل  
حالت غضب کو پیدا ہوتی ہے اور دسواں اور اختلاف عقل اور بدن سوال کے جوابات وہی تباہی دینے والا سوال از آسمان  
جواب از لیمان واقع ہوتا ہے اور ان گلیان اپنی اڑھٹیاں اور اطراف بدن چیتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب سیدہ  
میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور چکی اور پیاس اور خشکی موندہ کی اور از دحام سے گریز کرتا تنہائی کو پسند کرتا اور کبھی بعض صورتوں کو  
بالخصوص ناپسند کر کو اور ان کی دشمنی پیدا کر نی اعضا میں سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ میں اور پھر چہرہ میں قرص پیدا ہوتا ہے

اور در زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر دبا کرتا ہے آخرین پانی سے بلکہ سب ترخرون سے ڈرنے لگتا ہے اور جڑی اور کمر  
 قریب جاتی ہے اور سے کتا خیال کر کے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہیں مگر بکرہ اور نالیند جانتا ہے اور کبھی مٹی میں لٹھو کونا پسند کرتا ہے اور  
 کبھی نیلان مٹی بلا شہوت اور سے عارض ہوتا ہے اور آخر کار سودی بہ طرف تشنج اور کرانے کے مزدور ہوتا ہے اور سر و پسینا نکلتا ہے  
 اور غشی طاری ہو کر جاتا ہے اور کبھی قبل چیدا ہونے الی حوال کے مر جاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اور سکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی  
 پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب ہونہ کے لیجاتا ہے ناگوار ہوتا ہے اور پھینک دیتا ہے اور کبھی ایک جرہ خواہ دو ایک گونٹ پی لیتا  
 ہے تو آچھو ہوتا ہے اور گلے میں پانی بھنس جاتا ہے اسیدہ ہو جاتا ہے اور کبھی کتوں کی طرح بھونکتا ہے اور آواز بیٹھی ہوتی ہے اور گلا  
 پڑا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہو جاتی ہے اور مثل مسکوت کہ ہو جاتا ہے اگر کوئی بگاری جواب نہیں دیتا ہے اور کبھی اوسکے بول میں یک  
 شوی طعی عجیب طرح کی برائتھی ہے گمان ہوتا ہے کہ یہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہے اور گویا کتے کے پتے میں کہ پیشاب کی رائے سے نکلتے ہیں  
 اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہے اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہے اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے  
 دفع کرنے کی نہیں باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہے عجیب احوال سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر  
 حریص اور بعد ہیجان اس مرض کو اگر کسی کو کاٹ کھاے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہیں اور اسطرح اوسکا جھوٹا پانی  
 اور جھوٹا کھانا جو شخص کھاے اوسکو بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اوسکی ذہبت بہ ہو چکی ہو یا کوئی  
 دیکھا ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہیں ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہنچ جائے کہ آئینہ میں اپنا چہرہ  
 دیکھو اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال میں کہ تو ہر وقت متخیل ہو اگرین اور جدھر دیکھو اوسے کتنی ہی نظراتین وہ بھی قابل علاج کو نہیں رہتا اور اہل  
 اطباء ایسے مرض میں سے دو شخص ایسے دیکھو ہیں کہ اس درجہ پر انکا مرض پہنچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونوں مریض ایسے تھے کہ انہیں  
 یہ مرض کتنے کے کاٹنے سے نہیں عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب میں تھا اوسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل از انکہ  
 پانی سے ڈرنے کی ذہبت پھونچو اوسکا علاج قریب پہنچے ہو اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر میں زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض  
 مر جاتا ہے جیسا انر کم و بیش ہوا اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنگی صداقت بخوبی ظاہر نہیں ہے اور انکا جو  
 یہ ہے کہ سات برس کو بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور بعض لوگ اور شاید روس حکیم کا یہ قول ہے کہ بالی سے ڈرنے  
 اور مٹی کیل میں اونٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہو کہ پوست اور خفگی چونکہ اوسکے مزاج میں مستحکم ہو گئی ہو لہذا انسانی اور بعض اوس مزاج  
 جدید اور مستحکم ہو کر اسبت کرتا ہے اور کچھ میں لوٹنے کا آرزو مند ہوتا ہے اور اس قول کی طرف میرا خیال خاطر نہیں ہے اور نہ مجھ پر  
 دلیل پسند ہے اسلیئے کہ مکمل اور راعب ہونا بطرف ایسی چیز کہ جو موافق مزاج غریب اور مستحکم ہو محض بر اصل اور سبب محکا کوئی بات  
 ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اوس مریض میں سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہے جسکے مقام زخم سوزن  
 بہ کثرت جاری ہو اسطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب نہ کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پھونچو چوٹا ہو  
 ہو جاتا ہے یعنی اس روایت حال کو اوسکا انجام نہیں ہوتا ہے فرق دیوانے کتے کے کاٹنے میں اور باوسلے  
 حیوانات کو کاٹنے میں کیا ہے کبھی بعض آدمیوں کو کتا کاٹنا ہے اور جو جو آثارا و پند کو دیکھتے ہیں انہیں سے کوئی  
 اثر اسطرح طاری نہیں ہوتا ہے اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج میں زخم کے لائق ہے اور اندمال زخم کا کڑ



پہلے سید ضرور ہوتا ہو اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندازہ کرین اور اس زخم کو متعین نہ ہونے دین پورے زخم دیوانے گئے گئے کاٹنے سے پڑ گیا ہو اور اسکا متعین ہونا ضرور ہے باہر نظر یہ علاج ممانی اور اسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے درمیش ہوتا ہے کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوا زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آئندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہو اور جب دن آتا کا طور بغیر تھمتل ہے پھر اگر زخم کو بلاقیع مسدئ کر دیں ہلاکت مریض کا مسئلہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش کی جائیں جن سے اس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہو جائے ایسی مریض کی علامات میں بعض اطمینان کے ہیں کہ اگر جوڑ ملو کی لیکر خواہ کوئی اور جوڑ زخم پر لکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مرعہ کو کھلائیں اگر مرعہ اسی سو گھنٹہ کے چھوڑ دی اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانہ گئے گئے کاٹنے کا تابہ اور کھا کر مر جائے تب بھی دیوانہ گئے گئے کاٹا ہوا ہو یا ایک نگرار روٹی کا لیکر جوڑ طوبہ اس زخم سے ملے گی ہوا سو گھنٹہ کے بعد اور کتوں کے سامنے پھینک دیں اگر سو گھنٹہ کے چھوڑ دیں دریافت ہوگا کہ دیوانہ گئے گئے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اسکی بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی سر و غیر اس کے بدن تک پہنچے بدن میں سخت ہوا ہوگی میں کہتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہیں رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اسکا زخم پورے زخم کو بھرتا ہو پھر پھیلاؤ رہیں اگر خوب جوڑا ہو اور طوبہ چوسنا اور بھرتا ہو لگانا جو تدریجی بات بسع میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا اندازہ سے روکنا نہ نظر احتیاط سے کہ پالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدریج بھی کی جائے اور پھر زخم پورے نہ پائے اس سے عمدہ کیا تدریج ہو سکتی ہے اور زیادہ نافع ہی تدریج ہے اور اگر براہ خط عمدہ طور پر جذب ہوا اور زخم مسدئ ہو گیا واجب ہو کہ انکو زخم کا پیرا والین اور اندازہ باقی نہ رہنے دین اور کمال مبالغہ اور استقامت ہی امر میں کرین اور مفتحات کا ضداد اوسپر و ایل ایام میں کرین جیسے جاوشیر اور جزا اور نوم اور مرجم زفت سمراہ جاوشیر اور سرکہ کے تسبیح کہ سید سرکہ لیکر بشرطیکہ پڑا ہوا اور خالص ہو اس میں زفت ایک ٹل اور چارو تین اوقیہ ملا کر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکہ میں جھکوتین تا اینکه کھل جائے بعد ازاں اور ادویہ کو ملائیں اکثر ایسے مقام پر لیں اور پانی کالی ہو جاتی ہیں اور جیر بھی اوبالی ہوئی اور حلیت رکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیق بھی اور کھلی اسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہو اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہو جیسے فلوئیون اس کے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے زخم کی پھیلاؤ والی ادویہ میں سے ایک کچھ طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نو شادرد و جزو فلوئیون آٹھ جزو اقیل بیان ہو چرنداب چار جزو ولسدوس جزو نحاس خرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون و جزو سبکو پارچہ ہر کر کے مرکب کرین اور ابتدا میں ترقی یونوپینا نکالنے کی جو تدریج ممکن ہو کی جائے پھر سے خواہ حمام میں بچانے سے اور ایام اوسے میں تفرغ جرات نہ کرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کو کرنا چاہیے اس لیے کہ استفرغ کی تدریج بھی ایسی ضروری ہے کہ نفوذ سم کا بطرف غمت کو ہو جاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کر چکیں اس کے دودن خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفرغ کی فکر نہ کرنی چاہیے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدریج کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اسوقت استفرغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفرغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر اقلی خون پایا جاو فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب رنگت ال جاو بند کرین بلکہ جس قدر کثرت خون کی ہو اسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسلسل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو سہل سودا ہوتا ہو اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کر سکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارچ روغن حکیم سے تنقیہ اور استفرغ ایسے وقت

مجھ سے اس نسخہ پر اور قیام لیا رہے استفرغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسهل جید لہیاہ کا بی و دشغال افہم و دشغال  
 ایک سیاہ نصف مثقال بسفایچ ایک مثقال حجار منی ایک مثقال غار لقون ویرم مثقال خربق سیاہ و دشغال ان سبکی گولیان  
 بنالین مقدار شربت دو مثقال اور حب سہلات قوی سے استفرغ کر لیں ضروری کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حنفہ خفیفہ کا  
 بھی استعمال کریں کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب جقدر خواہ اسہال بذریعہ بار الجبن اور انفیون کے کریں  
 واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال دزارج اور فراخ کے تجویز کریں بشرطیکہ وچوزی فرہ اور طیار ہوں اور بعد اسکے مدات لطیفہ  
 کا استعمال کریں اور شراب شیرین خصوصاً اگر کمنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا بخنے دوشاب انگور الفضا دودہ اور شراب کی صفت  
 زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور تطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر ہی ہے۔ اور یہ دونوں  
 باتیں اسطرح حاصل ہوتی ہیں کہ عمدہ اقسام طیبہ کثرت اور خیر حواری آب سردین توڑ کر استعمال کریں اور جس باتی میں چاہے  
 لوبان یا مہو اوسکا بلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ اگر ٹوم اور لعل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہو اور قطع سمیت کے کی بد  
 سی اوسکو دفع کر دیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام دق  
 میں بھی داخل ہیں یعنی غذا و دوائی ہیں اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوائی سرطان جو اسی مرض کو اسطرح  
 خاص ہے اور فراہم ہیں مذکور ہوگی اوسکا استعمال فوراً کریں بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہیں کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اسی ضر  
 میں زیادہ ہے اسطرح تریاق انا فح حبکا ذکر ہم خفرب کہہ سیکے وہ بھی ایدہ مفید ہو اور سرطان نیری کہلا بھی زیادہ مفید ہے  
 بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نیری کو جلا کر بطور گولیہ کے سیاہ کریں انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آج بہت تیز ہو اور  
 جبہ استفدہ سوختہ ہو جائے کہ پھینکے کے قابل ہو اور اسے جدا گانہ کر لکھ خبطیا ناگا کو بلا بھی اسی آگ میں بناتین اور اسقدر وہ بھی اختیار  
 کریں اور دواؤں کو جبکہ ہمراہ شراب خالص استعمال کریں اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملحقہ کے یعنی چار اونکلی سے جاگو  
 کے قابل مقدار شربت جو کریں اسی شراب میں اور دواؤں کو بطور سرد کر کے بار یک پسین و دوسرے صحر کو بلا سرطان نیری  
 شکار کر کے جمع کیے ہوں اور ہر وقت جبکہ آفتاب مرجع اسد میں اور بعد شکار کے اونکو تانبو کے دیگہ وغیرہ میں رکھ کر کسی تھور میں  
 بقدر بجدل جلایا ہو اور اوسکے خاکستر سے پانچ انبرالین اور خبطیا نا بھی پانچ جزو اور گندرا یک جزو ان سبکو چھک کسی برتن میں بچھا  
 رکھیں اور ایام اول میں مقدار شربت اس دوا کی ایک ملحقہ یعنی چھپ پاتی اور کھی سکے ساتھ اور بعد ایام اول کو دوجہ اوسطرح جزو  
 جون زمانہ بڑھتا جاو مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا انیکہ چار ملحقہ تک ذوب ہو پونچ بعض اویہ ایسی ہیں جنکی صفت اسطرح کی ہے  
 کہ وہ بھی اس مرض میں نافع ہیں یہ دوا ہے جیسے دوا الداراج کہتی ہیں اور اسے خفرب ہم ذکر کر سیکے اور دوائی سرطان کا اسطرح  
 دوا ایام میں کرنا چاہیے ہاں اگر جب اسکا اطمینان ہو جائے کہ اب بالی سے ڈرنے کی کیفیت اسطرح ایسی نہوگی اور کہانی میں اسٹیمین  
 خبطیا نا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہیں۔ اور اگر طیبہ یعنی کراپاسن قیصر سے روز پونچا ہو واجب ہے  
 کہ دوا راویں کی دوائی مقدار پلانے بہ نسبت اسکے کہ اگر سیکلہ روز ملاقات کرتا رہی حال یاد دواؤں کا بھی سچے لینے وہ دوا  
 جکا ذکر ہم آئندہ سطور میں کر سیکے اور اگر سات دن گزرے کہ پونچ نہ ہو تو بہت محتاطہ کی آئی ہو چھوڑو سوقت مقدار دوا کی اس قدر  
 دو چند سے چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور اسطرح صبح کو پونچ بھی لگانے چاہیے اگر پچھین ایام میں طیبہ مرض نکس پونچ جائے

اور کچھ بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اس مقام کو چسپاں کرنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکلیاؤں اور مریض کی خبر گیری کی بعد زیادہ ایام کی فوج بھی ہو اور سو وقت زخم کے موندہ بڑھانے میں زیادہ فائدہ مضمون نہیں ہے اور نہ زیادہ نظر لیا اور کمی کرنا بھی چاہیے۔  
 ورنہ بیمار کو اندھا بنادہ ہو چوٹی کی مان اس قدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہو اور بند نہ ہو جائے اس لیے کہ زخم کے بڑھانے میں زیادہ فائدہ اس وقت نہیں ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول میں گذر چکے ہوں اس لیے زہر کا انتشار انہیں ایام میں اور قرب میں انہیں ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اس وقت قناعت کریں اور جتنی تدبیریں معلوم ہو چکی ہیں ان کا استعمال کریں یعنی تریاقات مذکورہ کو ملائیں اور استفرغانات معلومہ کا استعمال کریں زہر کے پھیلنے کو ٹھہرے تو ہی ہو شاید چار دن کا نہ ماندہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن کم بھی درکار ہوتا ہے اس لیے کہ اکثر ساتویں روز قتل کرتا ہے اور اس وقت میں انتشار سم کا بیشک مبعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ میں ہوگا۔  
 جواب میں داغ دینے سے بھر کوئی چیز نہیں ہے تاہم اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے دڑنے کا خوف محتمل ہو لہذا امتداد زمانہ کی بھی داغ دینے پر سبب درست کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگا دیں گے شاید انجاء مرام کی امید قوی ہوگی اس لیے کہ جس طرح سو داغ لگانا جذبہ سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذبہ سمیت کی ایسی نہیں ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ ہو کوئی نفع اور حائق پیدا ہو اور ان کا استعمال کرنا لازم ہو کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہیں جیسے مرہم نمک خواہ اور دیگر مثلاً فضا دخول وغیرہ اور ایسے زمانہ میں علیل کو حمام میں داخل کرنا جائز نہیں اس قدر کہ دہانہ اور سکا تر ہو جائے اور طبیعت میں اس کے خواہش پیدا ہو اس لیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کر این گویا اس کو قتل کی تدبیر کر سیکے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر بن میں علیل کا بیٹھنا نفع میں کرتا ہے اور مجھ کو لگنا چاہی ہے کہ شاید اوایل ایام میں اس کا فائدہ کم ہوگا۔ ہر وقت سو چاہا مریض کا ہر روز ہے اور کبھی اس وقت خواہ لہذا زمان احتیاج فصدی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اس وقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کو رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہیں ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا پھر اگر قرین سو دریافت ہو جائے کہ ولعوت ہو اس وقت زیادہ اہتمام کر کے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیکرم اس کی بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اس کے بدن کی کرنی لازم ہے جب اس کا حال اس طرح ہو کہ بچہ بچہ کہ پانی سے دڑنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے دیکھ کر ضرور نہیں جب تک وقوع اس حالت کا بالفعل نہ ہوگا اور یہ کیفیت طاری نہ ہو جائے کہ اس کو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطباء کہتے ہیں کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ نہیں پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھ کر اسے کٹھن کی صورت آئینہ میں شبہل ہوتی ہے ہر حال اس کو لو لٹھا ہو پانی پلانا چاہیے اور اس پائے کر پلانے میں جو تدبیرات اور جیلے سم آئندہ ذکر کرنے ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوس میں فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ لٹھو بانوں باندھنے اور اجبار اور اگر ادا کی فوجت ہو چوٹی اور مجددہ پر تصدیق و رواست کی کمی ضرور ہو چوٹی میں آچکا ہے کہ شراب میں نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتا ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دو مفید ہوتی ہیں الفخار بن اور طین بھرہ جو اسکندر یہ سے لاکھوں حب عر جنطیانا ہر ایک چار درجہ حب الفار مرکی ہر ایک آٹھ درجہ شہد میں سمجون کریں مقدار لقمہ ہر ایک باقلا و مصری کو چاہیے۔ ایضا سر ہر مٹی بھرہ کی اور حب عر ہر ایک میں جزو الفخار بنی الفخار بن چھہ جزو زراوند شرح حب الفار مرکی حمام ختم سداب بری ہر واحد تین درجہ شراب شہد میں اسے گوند کر مدبر کریں اس کے بعد شہد اور شہد اشرقت بقدر ایک باقلا کر ایضا گل مختوم آٹھ مثقال حسب سہت یعنی حسب الفار آٹھ مثقال الفخار بن سولہ الفخار بنی شہد اصول جنطیانا ہر ایک چار درجہ



جمع کر کے شہد ہلا کر رکھو اور مقدار شربت بقدر پینے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیوں کو کہہ سکتے ہو کہ وہ اپنے کائے کا  
 دانت جو شخص لٹکائے رہے اور اسکے سامنے سے دیوانہ گنا بہت جاتا ہے اور اس کی طرف رخ نہیں کرتا ہے اور اس علاج سب قسم کے کائے کو  
 طرف سے بھاگ جاتے ہیں اور گرد اس کے نہیں بچکتے ہیں لیکن اس شخص کو تول پر اعتماد نہیں ہے اور نہ یہ شخص موٹو تو بہت ہے اور وہ میٹھو روہ  
 بسطہ اپنے مفرد پس جیسے حفض اور عطیت اور سنبلین اور جسدہ اور گل مخموم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ  
 اس کا نام لغت یونانی میں ایسے دوا سے مشتق ہے جو چین کے کائے کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور مرکی بھی جدید ہے پلاوین  
 اور لیمپ کرنے میں کہتے ہیں کہ جلیاناسہ بہتر اس کی کوئی دوا نہیں ہے اور کہہ دزیوس کا بھی فائدہ اس قدر بیان کرتے ہیں اور بعض  
 لوگ دکایت کرتے ہیں کہ چشم ہادی سلطان اگر پیس کے پلائی جاتین اور کا فائدہ یہی ہے اور النفع اشیاء بہت اس میں ہے اور  
 بعض اطباء نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کچھ نہیں ہوتا ہے اس کا الفخ اگر پانی میں ملا کر پلا تین فوراً شفا حاصل ہوگی اور بعض لوگوں کا کہنا  
 ہے کہ دیوانے کائے کا خون بھی علاج کامل ہے اور نچو اسکے استعمال پر جرات نہیں ہوتی ہے اس لیے جگہ جگہ پوانے کائے کا اور اس کا دل بھون  
 کھانا بھی سود مند ہے جو کہتے ہیں خصوصاً جس شخص کو اس سے کائے کا ٹھوسا جگریران کر کے کھانا بہت مفید ہے کچھ میں حبیب  
 پانی سے دس دن کی نوبت پہنچ گئی اور اسکے بعد جگہ مذکور اسی طریق سے کھانا با دل کو بصفت مذکور کھانا خواہ فیروز جاو کو بھون کر کھانا  
 چاہیے کہتے ہیں اگر اس مریض کو مہر داندہ ہمراہ جدید ستر کے ایسے وقت کھلائیں اور اسی کاشیات بطور حمل کے استعمال کریں  
 بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جانا رہیگا اور وہ یہ ہر کہہ منجملہ اسکے دوا جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب انھیں اجزاء کے  
 جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں سرطان نری سوختہ اور جھٹانا بالسویہ ہر واحد پنج درہم کندر فودج ہر واحد تین درہم گل مخموم دو درہم ہنار  
 بقدر تین درہم کے ہمراہ آب نیلگرم اور تین درہم شب کو اس طرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کریں نسخہ دوا الزرارہج کا  
 جو حاصل ان لوگوں کو نافع ہے۔ ذرا یہ فیروزہ زہر دار اور جسکے پردن پر خال سرخ اور سیاہ ہوں انھیں سے جو خوب فرہ اور بڑے ہیں  
 پکڑیں اور قوایم ارجہ لینے لٹھ پانوں اور سر اور ہر بازو توڑ ڈالیں اور صاف کریں انھیں سے ایک حصہ اور عدس متقشر بھی دیکھو  
 برابر ایک حصہ رعفران سفیل الطیب فلفل فضل دار چینی ہر واحد سدس جزر سب کو نرم نرم پیسین خصوصاً ذرا ریح کو اور پاپیمین  
 کو مذکور قرص طیار کریں بمقدار دو دانگ کو ایک قرص ہواور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیلگرم کے استعمال کریں اور اگر نشانہ کسب  
 پیچ اور ڈر سے پیدا ہو جو شانہ عدس متقشر اور روغن بادام اور مسک اور گھی کا استعمال کریں اور حمام میں ہر روز داخل کریں  
 اس طرح کے پلانے کے اور آئرن میں اتنی دیر تک بٹھائیں کہ او میں پیشاب کر دی اور غذا میوے کا از قسم شور بہ چاہی مرغ  
 فرہ استعمال کریں اور نیمہ کو پلا تین اور سردی سے بچائیں نسخہ تختہ دوا الزرارہج کا ذرا ریح اسی طریق سے جو ابھی مذکور  
 ہوا ہے لیکر دی میں ایک شبانہ روز بھگو تین اور اسکے بعد وہ مقدار جفراست کی گرا کر تازہ وہی چھوڑیں اور پھر ایک شبانہ روز بھگا  
 رہو دیو یا سبیلج تین مرتبہ وہی بدلیں اور اسکے بعد سایہ میں خشک کریں اور بعد خشک کرنے کے چھوڑیں عدس متقشر ملا کر پیسین اور  
 پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کریں مقدار شربت دوا گسٹا ہمراہ شراب نیلگرم یا کھانڈا پچھو ڈالو استعمال کریں پھر کریں کہ پسینا  
 خوب برآمد ہو چلتے سے خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک رکھ کر کے نیت  
 خواہ روغن زرد پلانا چاہیے اور آئرن کا استعمال بدستور باقی کر دی اور آئین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جائی تو

رہنے کا خوف جاتا رہے گا ضماد است و غیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آ رہا ہیں حلیت کا ضاد  
جیسے اور بعض لوگ کہتے ہیں دیوانے کے کاٹنے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطباء نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور  
کسین کا ضاد کرنا اور شراب استعمال بھی مفید ہے اور گوشت بھی لکھیں کہ بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے۔ منجملہ اولیٰ ادویہ کے جو سمیت  
بقوت جذب کرے وہ دوا کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اور اس کا جگہ کا عقیقہ کیا ہو خصوصاً گمراہ نظرون کے اور خاکستر جو آب  
تنہا خواہ ہمراہ سرکہ اور نشہ ہمراہ نمک اور جوشیر بھی عجیب النفع ہے۔ برگ فشارستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کئی اور  
دوا بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر شیشم ماسی کا چند مرتبہ ضماد کریں۔ ایضاً چوٹی کوٹ کر ضماد کریں۔ ایضاً نمک اور زنگار ہوا  
چار جز چربی بچ گاؤ کی نازہ جز رطلور رحم کے استعمال کریں۔ ایضاً لابلاب تین جز بورق دو جز سمندر پھین ایک جز لہلی کی چربی سے  
جز اور دھلت روغن حنا بقدر حاجت کر پانی ملائے گا طریقہ مختار ایک شخص نے اوایل اطباء میں سے ذکر کیا ہے جسکا نام منقول  
ہو کہ جب علیل کلب لکلب پانی سے ڈرنے لگے اور سوقت اور پانی پلانا سو سہار کی کھال میں مناسب ہے اور دوسرے طبیب نے  
کہا ہے کہ جس بزن میں پانی پلائیں اور سر کھال ضلع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصاً اگر وہ بزن لکڑی کا ہو یا دیوانے کے کی جلد کا بنا ہو اور  
اور بعض اطباء کہتے ہیں اس بزن کو خواہ اوپر ایک خرقہ یا کپڑہ رکھا ہو۔ اور اطباء کہتے ہیں کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آ رہی ہیں۔  
بعض لوگوں نے پانی پلاؤں اور پھیر کے ایک اور جلیہ تجویز کیا کہ ایک بسلسلہ طولانی خواہ سوئڈن کی شکل چمڑی کی لانی بنا کر اسکی حلقہ میں  
اور اس میں پانی دو سو گراوی کہ پوشیدہ اسکی نظر سے وہ پانی حلق نمک پونچھ اس طرح بعض لوگوں نے سونے کی انہولی اور نل بنائی اور  
اس میں پانی بھر کے پلایا مہلہ جلدوں کے ایک جلد یہ بھی ہے کہ جوت دارا شیا اندر سے خالی جیسے شہد کھی کے چھتے کے خاتمہ خواہ موم کی گہر  
بنا کر اس میں پانی بھریں اور علیل کو پلا دیں یہ بھی نافع ہوتا ہے جتنا اور پاڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور اس کے بخونگی  
زخموں کا علاج یہ جانور زندہ خواہ انکو قتل نہ کریں اور جانور قتل صحیح کئے اور آدھوں کے تین ہیں بلکہ انکے دانت اور جھلک بالطح خالی  
سمیت سونہن ہیں اگر چہ بجای خود صحیح اور سلیم ہوں اسلیو اسطے اول علاج اس شخص کا یہی ہے جسکو انکو دانت خواہ چنگل کا صدر ہو چکا  
ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جائے اور اسکے بعد زخم کے التھام اور پورنے کی تدبیر کر لی جائے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب  
کرنے میں کافی ہوتی ہے تمساح کے کاٹنے کا بیان جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کئے  
کے کاٹنے میں بے جوکتا دیوانہ ہو اسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج کیساں ہے لیکن تمساح کے ہر  
کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضروری ہے اسلیو کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجور سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت  
سی خالی نہیں ہوتا ہے اور جذب اسکا نظرون اور عرس وغیرہ کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جائے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھ اور  
مرغابی کی زخم میں بھرنی چاہیے شہد ملا کر اور اسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کر دے اور خود تمساح کا گوشت التھام زخم کے واسطے بہت نافع جز  
ہے۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسی قدر عضو لحمی وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن میں کمی پیدا ہوئی ہو اور سر تمساح  
کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے بندر کے کاٹنے کا علاج جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو  
وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کرے جو بجای بشرطیکہ آنا سمیت کو ظاہر ہوں اور جذب اسکا نصف ہے  
اور یہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصاً انجیر خام یا مر دانگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور درم میں سکون مردانگ کر گائے سے پیدا ہوتی ہے اور سنج درم کی شہد اور کلونجی اور شراد شہد سے کرنی چاہیے پتی کے کاٹنے کا علاج کبھی پتی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبب ہو جانے کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام ہے جو طریقہ ہو کر کے پھر ضما و پیاز اور ضما و فوج بری کا کامفید ہے اور اسکا استعمال کھانے میں بھی مفید ہے اور کلونجی اور قتل کا ضما بھی مفید ہے۔ نیوٹے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہیں کہ نیوٹے کے کاٹنے سے درد بہت جلد بھیل جاتا ہے اور رنگ میں کمودت عارض ہوتی ہے۔ علاج اور سکا قریب بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضما و کیرن اور کھانین بھی اور نین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال ان دونوں کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجر خام ہمراہ آرد کر سنہ کے کتاب نریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود بند کا پوست اور دھیر کے اور سکے کاٹنے سے زخم پر خواہ دلوانے کے کاٹنے سے پر اگر لگاتین نوراصحت حاصل ہوتی ہے موعال کے کاٹنے کا علاج اور اسکو علاج بھی کہتے ہیں بعض اطباء کہتے ہیں کہ یہ جانور نیوٹے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اور سکا نکل بہ جریگی باطافت اور باریکی خواہ نراکت ہوتا ہے اور موند اور سکا بہت ہی لایا اور جوڑا ہوتا ہے اسی حکم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جست کر کے اس کے خصبہ میں لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا دیا ہی ہوتا ہے اور بلندی اسکی پشت کی پینے ریڑا اسکی بطور بازو کے تڑپتی ہے اور انکھیں دونوں چھوٹی ہوتی ہیں اور دانت اس کے تین طبقہ رکھتی ہیں ایک پر ایک جاسوا اور تھوڑا سا خم اور کچی بھی اوس میں ہوتی ہے اور پر کی طرف کھتی ہیں اس کے کاٹنے سے اوجاع شدید اور نفس پیدا ہوتا ہے تمام بدن میں اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہاں جہاں اس کے دانت لگتے ہیں خواہ جیسے دانت زیادہ اور کم سمیت رکھتی ہوں اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانت بڑھ جاتے ہیں اور نین رطوبت دھوی بھر جاتی ہے اور قواعد یعنی نینوں دانتوں کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ تیر ہوتا ہے اور جب بچ کی طرف سے چاک کیے جاتین سپید رنگ گوشت ٹپھے کی طرح کانہ برہ نکلتا ہے اور کبھی اوس میں کس قدر اترق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی ستر کر گرتا ہے کہتے ہیں کہ پہلے اس زخم سے قیح صمدیدی برآمد ہوتا ہے بعد ازاں متعفن ہو کر ٹھٹھاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی بہان تک نوبت ہو جاتی ہے کہ سہا میں منفس اور مڑا اور عسر البول اور عرق باردار فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزیدہ پر نہماقنہ خواہ مسد کہ ملا کر رکھیں اور آب شور کو گرم کر کے نطول کریں اور جو طریقہ عام معالجات کو اور پر مذکور ہو چکا وہ سب عمل میں لائیں یا اور ستر اور اسکی جبین بطور ضما و کے رکھیں خواہ چوپایہ کی اگرچہ زخم مذکور پر باندھیں اور گرد زخم کے عاقر قراطیس کر چھریں خواہ قوم باخیزی کوٹی ہوئی خواہ رانی کیسی ہوئی چھریں اور یہ سب تدبیریں جب کرنی چاہئیں جب ورم نہ ہو اور اگر ورم ہوئے اس کے چھلکے پکار ضما و کرن پلائی کی دوا مثلاً شیخ اسمی شراب میں جوش دیکر اور جبر اور نام اور جوزا السر و ہمراہ شراب کو اور عاقر قراطیس اور تخم حریز اور قرحم ان دواؤں کو اتوی بہ سے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاد شیر اور بچ خطیانا اور الفوجہ دی اور الفوجہ حریف یعنی پیرایہ کو کا بہ دونوں بہت عمدہ ہیں اور دودھ ہمراہ سکنجبین کی بھی بہت نافع ہے۔ بعض علماء و فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر تازہ ہو ہمراہ شراب کو بدرجہ غایت مفید ہے اور طبع حریز طبع قیوم اور طبع لیباب ہمراہ شراب کو میہ بھی بہت عمدہ ہے اس کے واسطے اگر ملا پیز اور سکا استعمال کیا جائے اور ہمراہ شراب کو پلائی جائے اور سیر طح اگر اشیا مذکورہ کو بخندہ بدون ٹوڑے اور کوسے پیسے کھالیں وہ بھی مفید ہیں اور حبوق گوشت فاسد گر جائے اور قرحم کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قرحم کے باطن گذر چکا ہے مقالہ پانچوں ان شہرات



کاشے اور ڈنگ مارنے کا بیان اور تعلق کے اقسام تسع حشرات کا بیان اس مقالہ میں ہم بچہ اور تیل اور زہور یعنی شہد کی اور  
 بھونیسے وغیرہ کے کاشے کا بیان کریں گے اور جو علاج متعلق ہر ایک کو ہے اسے جدا گانہ لکھیں گے اور پہلے ہنگامی حشرات کا ذکر کریں گے  
 اصناف عترب کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ وہ بچہ نسبت نرس کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اس لیے کہ نرس بچہ تیل اور  
 خف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنگ اور کا باریک اور نر کا گندہ اور بجاری ہوتا ہے۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچہ کے  
 دو ڈنگ ہوتے ہیں جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سو راخ پیدا ہوتے ہیں اس شخص کے بدن میں جسے دستہ اور  
 مقام تسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سر و سینہ بھی نکلتا ہے۔ وہ بچہ جو بال و پردہ ہو جنہ میں بڑا ہوتا ہے  
 اور اگر اس سے ہوا اور نہ میں کرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچہ کے دم پر گر کر  
 اور طوق پیدا ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام کی قوم پر چھ عکس گندے ہوتے ہیں کہ ان میں چمکے ہوئے ہونے لگتے ہیں اور طوق شہری عبور میں جو  
 حین بھاؤں میں سے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچہ کا دسا ہوا زندہ یقین نہ ہوتا ہے مگر جھمکتا ہے ایک جانور جو نامشابه بچہ کی  
 جسے چمکنا کہتے ہیں اس کی سمیت البتہ ہندوستان میں اس قدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے مشن بعض بچہ کی دم پر جہ عدد  
 سے کم شلایا پنج خواہ چھ گریاں ہوتی ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ بچہ کے رنگ تو قسم ہیں سپید زر و سرخ و کستری اور قصب  
 یعنی سرخی سیاہی مارا ہوا اور سرخ سرخی جب کا دانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگوں ہوتی ہے اور کدوئی سو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کی قوم  
 چھتے ہیں و در دوزخی ہوتا ہے ایک قسم خانی لگتی ہوتی ہے اور اس کے ڈسنے سے فتنہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے اعراض بچہ کے  
 کاشے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہیں جس مقام پر ڈنگ مارتا ہے فوراً دم سخت اور سرخ پیدا ہو کر اس میں درد  
 اور تھک پیدا ہوتا ہے اور کبھی التھاب اور سوزش اور کبھی سردی بدین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اس کا بدن کو تھک  
 بوجہ سنگ سار ہونے کے ہوا ہے اور برف گر اپڑتا ہے اور دفعہ در دفعہ پیدا ہوتا ہے اور بدن میں کاشے سے چھپنے لگتے ہیں  
 اور اس کے بعد سینہ نکلتا ہے اور ہونٹھ میں اختلاج اور پھڑکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور تے میں خواہ لعاب کی طور سے ایک  
 رطوبت لزوج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھ ہی مہجہ ہوتی ہے اور قشریہ اور بلند ہو جانا بالون کا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش فی جریہ  
 میں تھک تھری پڑ جاتی ہے دونوں پرہ ہنی اور بچہ ہوتا ہے پٹ پھولی جاتا ہے کبھی بچہ کا مارا ہوا  
 بساختہ گوز پر گز لگتا ہے خصوصاً اگر ڈنگ بچہ کے اعضا میں لگا ہو بخلو میں دم پیدا ہوتا ہے اور دکار بکثرت آتی ہیں خف  
 اگر ڈنگ اوپر اعضا میں لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہو جاتا ہے اور کچھ نہایت روی اور زبون قسم کا ہوا اس سے زیادہ اعراض رو بہ  
 پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط حارض ہونگے اور ڈنگ کا زخم شمل دافع سوختہ کے سوزش اور جلن میں ہو گا اور تمام بدن  
 میں لرزہ اور سردی پڑ جائیگی اور ہونٹھ کے اوپر رطوبت لزج پیدا ہو کر اس پر سبب ہو جائیگی اور انکھ سے رطوبت نکلے گی اور اس کے  
 بعد کچھ چم جائیگی دونوں کوئی مین اور سمنہ کا تغیر چھلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام براز باہر نکل آئے گا اور ذکر میں دم پیدا ہوتا ہے  
 اور زبان موٹی ہو جاتی ہے اور دانت پر دانت بچہ لگتے ہیں اور اعضا و اعضاء میں تسع پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت برداشت ہو جاتا  
 جاتے ہیں پھر اوٹکا جدا ہونا و شواہ ہونا و جالینوس کہتا ہے اگر بچہ کا ڈنگ خیران پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیٹھ پر لگے  
 تسع پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اور وہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی علاج پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکید رنگ اور با

دو غہ سے کریں اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کریں اور شربت واد اسکے سبب بخار و حین جو اکثر بیان ہو چکے ہیں اور جتنے طریقے  
جذب کو نہ کر سہو چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ عادہ لطیفہ جیسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلیت اور کرسن اور عاقر قرحا  
کا استعمال کریں اور مندی کو نہایت عمدہ واسطہ ہے اس طرح ریشم کا بھین اور جس گھاس خواجہ کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور وزن  
پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اسکا ایک بالشت کا ہو اور اسکے فرسے میں لز و جبت ہو اور بعینہ ملا اسکا  
بنق یعنی سیر کا ہو وہ سیر جو تازہ ہوتا ہے اور اسکو پانی میں پیسکر پاتے ہیں پس در دین سکون پیدا  
ہوتا ہے اطباء نے بہت سی حشائش اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہیں کہ ہم انہیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور پھر ایک  
درخت کا ذکر کیا ہے کہ اسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور دلیان برابر برابر اسکی پیدا ہوتی ہیں اور پھر  
ایک ذراع کے بلند ہوتی ہیں اور اوپر نیشل برف کر ایک شے بچھ ہوتی ہے مزہ اسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا برف کا ہے اور اسکو  
پلانے سے در دین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسکیل بھی  
عجیب النفع ہے اگر کلا استعمال کریں اور تریاق فاروق اور مشرقہ بطوس اور تریاق عوزہ نامی حکیم کی اور تریاق اردبیل اور سحرنا اور  
دوا و حلیت اور فرد حلیت بھی اچھی دوا ہے اور باشر اور حبل کج کل تجربہ میں آئے ہیں اور قشر طم بری الیسی جی کہ شہادت کا ہے  
اسکا فائدہ انادریافت ہو اسے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن میں باندھ دیا جائے در دین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قشر از قشر  
خار دار کی ہے اور مٹر جھم کے نزدیک چٹ چٹا جیسے بعض بلاد میں ایسا چٹا لگتے ہیں شاید اس سے مراد ہو قازن بعض  
لوگ کہتے ہیں کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کریں سکون در دین پیدا ہو گا اور اسکی سمیت بھی وضع کرتی ہے اور انہی  
مقدار قاتل ہی نہیں ہے اسلئے کہ مہلک کی مقدار نصف در سہم تک ہی اور بخار ادویہ جیسے کرسن ہے شراب کو سارہ  
کر پہلے کرسن کا استعمال کریں اس کے تھوڑی دیر بعد شراب پلائیں خصوصاً اگر نوم کے ہمارہ او سبقتور جوری ہو اور ہر روز  
ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال قوم اور شراب کسی ایسے مقام پر جہاں پر وہ پانی و جگرہ کے ذریعہ سے ہوا  
کچھ اڑھا کر اسے بھانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن کرے کہ آب گرم کے کنارے کے اوپر اسکی اوٹھائیں لیٹے بیٹھے سے گرمی بخار  
آب گرم کی اوسے ہو پھر یہ بھی نافع ہو گا اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد  
کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کر کے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہو گا اور یہ خروج کو حمام سے شراب خالص پلائی  
چاہیے تریاق حیدر خاص ایسے لوگوں کو داسطیہ ہے زرا وند طویل منبیا نا حیلہ انار پوست بخ کبرنج خطلہ نستین بنلی مودق  
صفر فاشر اسب کو شہد ملا کہ معجون کریں و دوسرا تریاق بھی جدید ہے شہد سداب بری کمون جینی ٹم خد قوی ہر واحد  
بقدر ایک اکسوافن سر کہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جمدین کہ بالزوجت ہو جامی سب ادویہ کو جمع کریں اور مقدار شربت کی  
ایک درخمی ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہو گا اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گشت کے نصف درخمی پھر دینا چاہیے  
تریاق دیگر بھی جدید ہے قوم اور جز ایک ایک جز بزرگ سداب بالسن اور حلیت اور صرکی ہر واحد نصف جز پچھلے  
انجیرین معجون کریں اسے دھو کہ مقدار شربت میں در سہم ہمارہ شراب کو تریاق حیدر جند باد شرفل ابضی و انیون ہر  
ایک کو صر ملایا کریں مقدار شربت تین ابوسات ہمارہ جاراد تہہ شراب کے

ریتا کے کاٹنے میں بھی یہ دو مفید ہوتی ہے۔ ایضاً۔ جاوشیر مرکی قند۔ جنڈاوشتر فلفل سپید کو صیغہ اور شہد ہوزن میں معجون کر کے  
دوا کی شکل میں اور اسکے بنانے کی ترکیب پنج خطل پنج کر فستق زراوندین طر خشقواں یہ سب اجزاء برابر لیکر طیار کرین مقدار  
شربت کر کے واسطے دودانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بہ فطیر ہے حجلہ مشروبیات منجملہ اور ہشہرہ  
حلیت ہے۔ ایضاً فاشرا اور قروانا ہوزن ایک درہم ہمراہ شراب کر اور سعد یعنی ناگر موٹھ اور حب الاس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم  
حاصل بری اور طر خشقواں اور کاسنی پنج درہم سب ادویہ پانچہین اور طلاء کر نے میں سفید میں اور قوچ پنج بری اور سلطان نسری اگر ہم شہد  
خز کے پلا تین وہ بھی مفید ہے اہل عرب کہ وہم گزیدہ کو دو درہم پنج خطل سپیکر پلا تین اس سے بھی نفع میں ہوتا ہے ایک قوم نے  
خمر کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کف دست کی بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان بہر جب روغن کا دین  
کوٹ کر اور چھان کر ملا تین اور اس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نو ماشہ کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج  
کھا کر یا دوسری عقرب ہرگز نہ ہو چکیا جڑا وہ جسکے بال و پر نہیں ہوتے اور عظیم الخبثہ ہوتی ہے اور اسکا نام خر کوک ہے جب سوکھا کر ہمراہ  
شراب کر ملا تین وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اسنے افیون اور زہر البیج ہوزن شہد ملا کر کھلائی اور نافع  
ہوئی بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مداد ہندی بھی شراب نافع ہے جیسے بطور طلاء کے مفید ہے خاریقون کی صنعت عجیب ہے۔ شرہ خنثی اور کما  
کوئل اور حب الفار خصوصاً اور تخم خندرقوی اور برگ ترب اور کافور حرا یعنی نار بختہ بھی شراب نافع ہے۔ ایضاً زراوند کھوئی پنج جاوشیر  
بزر جریل اجزاء ہوزن لیکر مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کی استعمال کرین۔ ایضاً عاقر قرقاز زراوند ایک ایک جز فلفل نصف جز  
محدث یعنی زریح جز اور مقدار شربت ہوزن ایک باقلا کر۔ ایضاً زراوند طویل عاقر قرقاز ہوزن شہد میں معجون کر کے مقدار شربت  
دو درہم ہمراہ شراب کر۔ ایضاً۔ مرکی جاوشیر افیون ہوزن فاشرا چار جز ان سب کو اقراص طیار کرین۔ ایضاً۔ قشوب پنج زراوند  
حالت مستحضر واحد ایک جز بقدر واجب ان اجزاء سے استعمال کرین بعض اطباء نے کہا ہے کہ دردی شراب چھ جز کر بکریب زرد  
آٹھ جز تخم سداب تین جز جنڈاوشتر تخم جریب واحد سے دو درہم دیا کی کچھو سے کے خون میں یکجا کرین اور ملا تین اور ایک درہم  
پنج اونیہ شراب کر ہمراہ استعمال کرین اطلیہ اور اضمدہ کا بیان خود کچھو کو پیکر ضمد کرنا ایک عمدہ ضمد ہے واسطے جذب سمیت  
عقرب کر ہر ہشاکلت کر ایضاً کچھو کی دم کا ضمد بھی عجیب لاثرب ہے۔ ایضاً۔ ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ کچھو  
دم سی ہوتی ہے اسکا ضمد بھی عجب ہو اور اسکی یہ بھی خاصیت ہو کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر بد کھو کا ضمد کرین حذر اور سن پیدا  
کرتی ہے اور جقدر خون اس مقام پر ہے اسکو مردہ اور تھیں کرتی ہے جیسا بعض ہیود کی گمان کیا ہے۔ اور چوہے کا پیٹ بھاڑ  
کے کچھو کے مقام سس پر کھین باجماع سمیت مفید ہوگا یعنی تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھین لیتا ہے اور پھیلے نہیں دیتا اور اسکی طرح میڈک کا  
بھی مال ہے اور تھینے خود بخوبی کر کے دریافت کیا ہے کہ طلائی مداد ہندی بہت نافع ہے اور در دین سکون پیدا کرتی ہے اسکی طرح کچھو  
میں جو رطوبت سپید مثل دودہ کی نکلتی ہے اور جنڈاوشتر اور ملا در بھی بقول اطباء عجیب النفع ہے کہ در دین سکون پیدا کرتی ہے اور بھی  
ہمراہ سر کر کے ضمد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریہ زندہ یعنی کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ رائیج کے خواہ عکاک لبطم کے ساچھ اور گوشت سمکٹ لہر  
کا اور سن مطبوخ اور گلی گرم گرم ضمد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونوں یکجا کر کے ہمراہ نمک کر۔ ایضاً۔ رقیق شعیرہ  
سداب کر ہمراہ خواہ اسکا جو شاندر۔ ایضاً جنو کی بھوسا اور پیچال کبوتر کو بچنے کر کے ضمد کرنا بادروج بھی اطلیہ نافع ہے کہ فی الحال



مسکن وجع ہوتی ہے اس طرح یخ خنطل اور یخ کاسنی اور طخشقون اور حماما ہوا اور روج کو طلاوی جدید ہے اور خشک ہے زرخوش بھی نافع ہے  
 علاج البول بھی ایسی دوا ہے کہ اس کے بعد کوئی دوا نافع نہیں ہے ایک ہی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھوئے گا ٹاٹا ہو سنگریزہ کو لگائیں  
 گرم کر کے اور سپر کر ڈالیں اور جو دھواں اٹھو اسے مقام لسٹ تک پہنچائیں منجملہ انطولات خاص کر یہ سب کہ طبعی خیال اور طبعی اور سنگ  
 اور طبعی بالونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریا و شور گرم کر کے اس کا نطول بھی مفید ہے عصارہ خندقونی خواہ اس کا طبع بھی عجیب النفع ہے  
 اور لفظ امیض گرم کر لیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت میں چھپکلی بچمتہ کر کے اگر مقام لسٹ پر ٹپکائیں زیادہ مفید ہوتا ہے اور عجیب النفع ہے  
 فصل سیانین عقرب حرارہ کے یہ اقسام حرارہ مثل اون بچوؤں کے ہوتے ہیں جو اجدان میں ہوں اور باجہشت ہوں اور ہون  
 انکی کچی ہوئی اور زہر اس کے زہر اور اکثر گروہ برخواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہے اور مقام اس کا بھی میں ہوا اور محاون اجدان میں بھی  
 پیدا ہوتا ہے جسوقت دستاویز فوراً کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا بلکہ دوسرے دن خواہ اس کے بعد اس کا زہر منتشر ہوتا ہے اس طرح کہ اس پر کب ظاہر ہوتا ہے  
 اور لون میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور کبھی سرقان بھی ظاہر ہوتا ہے اور زبان سوچ جاتی ہے اور مقام لسٹ پر چڑھ جاتا ہے خون کا پیشاب کرتا ہے  
 اور کبھی طبیعت میں جس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اس کا ملکیت کی طرف ہوتا ہے اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا  
 میں نمودار ہوتی ہے اگر کسی شخص کی عقرب حرارہ کاٹے اور در دم ہواس دھوئے اسے اس کا علاج میں تسستی نہ کرنی چاہیے اس لیے کہ اس کا زہر ہوتا  
 روی اور برابرتا ہے علاج بعد علاج عام اور مشترک کو افضل سمجھو یہ ہے کہ موضع لسٹ کو داغ دین اور شربت لین سے آب کا سہو  
 تلخ اور طخشقون اور بار الشیر اور جمع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت بھڑک میں شدت ہو اور اس کا افضل علاج اور جرب یہ ہے کہ سو بقیہ تفاح  
 آب سرد کو ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جلدہ پانی کے ہمراہ پائیں وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوا جدید ہے جیسا لوگ کہتے  
 ہیں اور تربیان عسکری بھی اسکی دوا جدید ہے نسخہ تربیان عسکری کا پوست کبر خیطا نا آفستین دمی زراوند درج طخشقون بار  
 سب کو ہوزن پسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تربیان انہیں کو کوئی واسطہ طخشقون یا پس اور برگ تفاح پخت  
 کشیز سب اجزا ہوزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کریں اور بقدر تین گھنٹہ مقدار شربت ہو اگر التهاب میں شدت زیادہ ہوگی  
 آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارہات مبرہہ فواکہ کے ہیں اس کے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا تو اس  
 تفاح شامی اور کوئی بھی اور سو بقیہ تفاح اور دواغ ترش ہمراہ قرص کا فورے اور جب کرب میں شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ روگر  
 کے جو مڑ کر لیا ہوا اور اگر طبیعت میں احتباس پیدا ہو خفقان اور اگر بول لہو عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول لہو  
 کا پڑھ کر چاہیے اور اگر زبان میں دم پیدا ہو اس رگ کی فصد کھولیں جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغہ کریں اور  
 اگر مقام لنف میں آگہ پیدا ہو دوا و حاد سے اس وقت کہین اور اس کے گرد طین ارینی اور سرکہ کو طلا کریں اور فصد و ح خبیثہ کا  
 علاج جو مذکور ہو چکا ہے اس سے علاج کریں بیان اقسام عنکبوت اور ریشمات کاتبات کے  
 اقسام ارباب تجربہ اور اصیاط فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہیں تفصیل میں ہر ایک صنف کو اور صفات میں انکی عبارت  
 مختلف ہوئی ہیں بعض معتد اطباء کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اسکی جب کا نام رادھیون ہے مدورہ شکل ہوتی ہے اور غلاب رنگ  
 اور غلابی لگتی ہے وہ گڑھا دیتے ہیں جو سنج مائل لسیا ہی ہو دوسری قسم کا نام لوتوس ہے اور یہ قسم جسم میں چوڑی زیادہ ہوتی ہے پہلی  
 قسم سے جب کو چھ مدورہ شکل لگتا ہے اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہیں انہیں گریان گریان سی ہوتی ہیں اور موندہ یہ

اوسکے تین چیزیں بلند نمودار اور متخالف حکمی حکمی ہوتی ہیں تیسری قسم موہنسون بہر اذکار جنوی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چوٹی  
 جسکا نام عجزہ ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خاکستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام و بچے اور سرخ رنگت ہانی ہوئے ہیں جنکو  
 بروقت اوسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سقیلہ عقول ہنہ اسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلاحیت ہوتا ہے اور اسکے بلند چوٹی کے اسی  
 ہوتے ہیں وہی بڑی چوٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ پانچویں قسم متولیعون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر  
 نقطہ ای چند خضہ صاغر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قرابوطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے لینے سوئی کے اوسکی  
 گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جنس اقسام ریتلات کو یہ سب بیان کیے ہیں سبک اعراض کیساں ذکر کیے ہیں اور اور لوگوں کی  
 کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہیں جو ہر قسم کے خاص اعراض ہیں سوامی اس طبیب کا اور دوسرے شخصوں کو کہا ہے کہ ریتلا ایک اور  
 مشابہاوس عنکبوت کو جسکا نام خید ہے اور وہ کھی کا نکسا ہے لینے جس مکرئی کو کھی نکسا کرتی ہے اور اسکے مشابہ ریتلا ہے۔ پھر یہ بھی کہا  
 ہے کہ اقسام ریتلات کہ بہت ہیں اور بنا بر قول جالینوس کہ اقسام ریتلات کے بارہ ہیں سب سے بڑی قسم ہے جو مصری کہلاتی ہے اور انہیں  
 اقسام میں سے سرخ رنگ ہو گا یا گول مکرئی کی ایسی ہوتی ہے اور اور انہیں اقسام میں سے سیاہ رنگ و خانی جو مشابہ عنیبہ کے ہوتی ہے  
 اور اور انہیں اقسام میں سے رطاسبہ اور اور انہیں اقسام میں سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور اور انہیں اقسام میں سے زرد رنگ  
 اور اور انہیں اقسام میں سے کوہ ہے اور اوسکی پیچ کی جانب پر اور خطوط او سپر غایان براق ہوتی ہیں اور اور انہیں اقسام میں سے زرد رنگ  
 اور اور انہیں اقسام میں سے خطوط زرد ہیں اور اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہیں اور اور انہیں اقسام میں سے عنیبہ ہے جو اسی نام سے ظاہر  
 ہو اوسکا موند اوسکے سر کے نیچے میں ہوتا ہے اور اوسکے پاؤں چھوٹے چھوٹے پیچ کی طرح ہوتے ہیں اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی  
 ہو دونوں پر فقط زرد دیکر تن جاتی ہے اور قریب ذنب مارنے کے تھوڑی رطوبت موند سے کراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنیبہ کی  
 گذر چکی ہے اوس سے زیادہ الطف ہوتی ہے اور انہیں اقسام میں سے ایک قسم غلیہ بھی ہے مشابہ موہنسون گردن سیاہ سر کی ہوتی  
 ہے اور ریشہ اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگت نگ اور اسکے بدن پر ہوتے ہیں اور انہیں اقسام میں سے زرد  
 اور اور انہیں اقسام میں سے زخوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زہر کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کر کے اسی شخص نے ہر قسم کے  
 اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اور انہیں اقسام میں سے کہ عنیبہ ہے اوسکا نام کہ عنیبہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گول  
 سر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے موند اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشقر اور قوام اور سپید رنگ اور چھوٹی بھالی زیادہ اور  
 مصریہ جس کا ذکر ابھی ہوا ہے وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سرد بھی اوسکا اثر ہوتا ہے اور اوس بھی سے ہوتا  
 ہوتی ہے جو چراغ کو گرداؤرتی پھرتی ہے شب کو ریتلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہیں اور انکیاں  
 اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ ریتلا کا ذکر اسقدر اندر ہم کے نہیں سہا ہے کہ ایسا بھوکا لکنا ہے اسبوجہ سے  
 سینا اسکے کاٹنے سے نہیں نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہے اکثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ میان ہو کہ ریتلات کی کل چھ  
 قسمیں ہیں اور ان چھ قسموں کو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا چاہیے اور اور انکیاں ابھی ہو چکا ہے وہ سب قسمیں اس بات میں ستر  
 ہیں کہ مقام لیس پر دم پیدا ہوتا ہے اور وہی مقام اکثر اوقات سرخ ہو جاتا ہے اور اکثر یہ رنگ ہو جاتا ہے اور سبزی مائل کہ اوپر  
 کچھ زیادہ اچھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوس میں بھی کچھلی ہوتی ہے اور کچھلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

پہونچتی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ نتوا اور بلندی درم میں زیادہ نہیں ہوتی اور نہ اعتدال و انقلاب اور سوریش ہوتی ہے اور  
 اول شخص جسے چہرہ قسمیں بیان کی ہیں اور اسکا قول یہ ہے کہ اعضا و خصلت اور ٹھون میں سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ لیجیم وقت  
 زانو اور فطن اور پشت اور تھیلان ہاتھ پاؤں کی سردی ہوتی ہیں اور کبھی سا باندن بھی ٹھنڈا ہوا جاتا ہے اور اس وقت ریشہ اور  
 تھنری پیدا ہوتی ہے وہی حکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت در بھی موضع لسع میں شدید اور بے چین کرنا اور پیدا ہوتا ہے اور سردی  
 بیداری مفرد اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے انھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے عادت سے زیادہ اونٹن رطوبت پیدا  
 ہوا آسو قطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہیں اسفل لطف خضوع صا پیرو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہو گیا ہے اور کچھ نہیں ہے  
 اور اس کی راہ سے طبیعت ادہ مائید کا دفع شروع کرتی ہے اور پھر کی راہ سے ایسا ہی ادہ اخراج کرتی ہے کبھی اسی مادہ میں  
 ایک چیز مشابہ مگر می کے جالہ کے براند ہوتی ہے اور دونوں چڑھوں میں اور انھیں میں انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل میں  
 تقبض اسی طرح کا پیدا ہوتا ہے جس طرح شمع میں ہوتا ہے اور برابر انبساط و انقباض ہو سکتا ہے وجع الفوا و بھی عارض ہوتا ہے اور تھلی  
 بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا ٹھنڈا ہوا براند ہوتا ہے اور کبھی در سردی شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والوں کو سردی ہوتا ہے اور  
 اطباء علامات میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن میں گرانی اور بول میں حرقت اور کبھی حرقت کو ہمہ الجملہ  
 بھی اور کبھی بالہ مشابہ میں ایک شوشل خشکیت کو براند ہوتی ہے اور قصب اور غانہ اور رگبہ میں تمد و شدید پیدا ہوتا ہے اور  
 اس طرح معدہ میں بھی اور زبان میں انکسار اور سبکی اور جاع میں شدت پیدا ہوتی ہے اور حکیم جسے چہرہ قسمیں کی ہیں وہ کہتا ہے چھٹی  
 قسم فراطین کے دیکھ مارنے سے در و شدید معدہ میں اور لڑزہ شدید اور اخلاص بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ کبھی  
 و غیر ذلک جو تفصیل ذکر کی ہے اور اسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم جمر ایسے سرخ رنگ کی کاٹنے سے ٹھوڑا سا در و پیدا ہوتا ہے چھین سکون بہت  
 جلد پیدا ہوتا ہے اور سرد اور قضا کو کاٹنے سے وجع شدید اور پھر سردی اور سردی ریشہ اور زانو میں گرانی پیدا ہوتی ہے اور کبھی  
 قسم جبکہ کاپٹ گول اور مدور ہوتا ہے اور اس کے دیکھ مارنے سے ٹھوڑا سا در و مع کھلی اور مڑی کے اور استرخائی شکم اور اختلاف لطف  
 عارض ہوتا ہے اور کو کبھی کے کاٹنے سے در و شدید اور کھلی اور پھر سردی اور غدار اور گرانی سرد اور استرخائی بدن عارض ہوتا ہے اور  
 غلبہ کی وجہ سے در و شدید موضع لسع اور ضربت بدن میں اور انتشار اور انفاض اور گزرا اور عرف سیا  
 دو بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور بدن تمام بدن میں پینٹ بدن درم اور قصبہ توتریغ سیدھا کٹر ارہنا اور نفوذ اور ایک شہد  
 ارادہ کے قصبہ کی طرف سے نکلتی ہے اور بول میں کہ ورت پیدا ہوتی ہے۔ اور در سیاہ قسم جو خانی رنگ کی ہے پڑمی خصلت  
 اور اسکے کاٹنے سے در و معدہ اور ہمیشہ متواتر ہوتی ہے اور در در اور کھانسی پیچ اور کھکا اور ماندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد بلتا  
 عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ بھلا ہے اور اسکے دیکھ مارنے سے در و شدید اور ریشہ اور عرف بار و اور پیٹ بھول جانا پیدا  
 ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرنا ہے اور بعض لوگوں نے غلبہ کے کاٹنے میں چند اعراض اور بھی لکھے ہیں کہ الفاظ اور کھرا ہوتا  
 کا اور زور کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور گزرا کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چند  
 مقیم نہیں ہے کہ ہم اس کی رعایت کر بن ٹیکہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوجہ میں کم ہوتا ہے۔ اور در و وجہ سے تمام بدن میں  
 ابلہ پر جاسے ہیں اور زبان میں نقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زبور یہی کی وجہ سے درم موضع لسع میں اور گزرا اور سبات غالب اور



دو نوں زانو میں پیدا ہوتا ہے کہ سینہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی طبیعت زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو طبیعت کے بیان ہو چکے  
لیکن طبیعت کے اعراض سے یہ سخت اور با صحت زیادہ ہیں مضرہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور نبات اور اس کے بعد موت عارض  
ہوتی ہے علاج انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنی جذب اور قبض اور چوسنا ناوہ کا اور نطول موضع مایوت پر  
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریا قات کا استعمال کرنا جواب عقریب میں مذکور ہیں اور حمام اور آئرن سے بہت جلد سکون انکے اعراض  
میں ہوتا ہے اور دردی بھی ٹھہر جاتا ہے اس لیے کہ یہ لوگ ادھر آئرن میں بیٹھے اور درمیں سکون پیدا ہوا اور ادھر آئرن سے باہر نکلے اور پھر وہ  
پیدا ہوا لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرانے جائیں تریاق حبیدریتلا اور تینین بحری اور سانپو کی اکثر اقسام کو مفید ہے۔ کہتے  
ہیں کہ سموریا اور طردعون کے کاٹنے میں یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیج سوسن آسما گونی ناروین عاقرقود و قورقوت  
سیاہ زیرہ چشتی ورق نیوب افونیطرون انار کی ٹھنڈیاں پینیرایہ خرگوش دارچینی سلطان نیری صیغہ عصارہ خشخاش حب بلسان اندر  
ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کرین گوندہ کر قرض طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہے اور وہی اس کی مقدار شربت بھی  
ہو کہ ہمراہ شراب کا استعمال کریں۔ اور بعض نسخوں میں اصل السوسن امیض اور دونوں لکڑیاں بلسان کی اور تخم حذوقی اور جوز  
اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کو جب صنوبر زیرہ چشتی برگ درخت ذلب اور اسی کے چھلکے اور تخم حذوقی اور  
نخود سیاہ خصوصاً بری یعنی جنگلی چنا حسب الاسباب بہت خوب ہے اور تخم قیسوم تخم ثبت زراوند ثمرۃ الطرفۃ عصارہ حی العالم  
کاموہی بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤں سے درشتقال ہے جو چاہیے اختیار کرے ہمراہ شراب کو اور بھی جس شراب میں  
جوز السور و خصوصاً دارچینی بھی خوش دمی لکھی ہے اور شوربا و سرطانات اور شوربا و مرغابی جو شانہ بیج لمیون ہمراہ شراب کو عمدہ  
مشروبات میں سے مرکب کر کے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کیانی ہموزن لیکر اوتین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کریں تریاق  
مغرب اسو اسٹیل ہو گلوئی دس درہم دوقمکون ہر واحد پانچ درہم اہل جوز السور و ہر واحد دو درہم شہد میں مچون کر کے مقدار شربت  
بقدر ایک جوڑہ کے ہمراہ شراب کہنے کے استعمال کریں اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلایہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب میں ملا کر اور  
اور قلعہ لیل و اسفنج سرکہ میں ڈبو کر اور پھر پوڑیں اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ میں ملا کر استعمال کریں اور برگ ہالک اور گندنا و عصارہ  
اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضما و انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ میں ملا کر بعد دھوسے زخم کے استعمال کریں اور زخم کو پانی اور  
نمک سے دھو دالنا چاہیے۔ فطولات جو مفید ہیں ہنجا اوسکے آب دریا و شورہ گرم کر کے اور طبع حرشفت اور طبع جوز السور بھی شہد  
یشکی بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بری مگر مٹی کی مہمورت ہوتا ہے چاروں قوائم اسکے بڑے بڑے اور ملائے ہوئے ہیں کہ پتھر  
جسے یہ کاٹتا ہے اوسے درومعدہ اور دوا و عسل لہول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب بہ نوبت پہنچ جائے پھر قائل ہوتا ہے اور اس شخص کو  
بچنے کی امید نہیں ہوتی اور قسم مضرہ اس حیوان کی سب سے زیادہ روی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس قسم مضرہ کا کیا حال ہے شاید یہ وہی ہے  
ہو جو باب ریتلا میں مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شو ہے علاج اسکا بعینہ علاج ریتلا کا ہے عینکوت کا بیان اور اس کے علاج عینکوت  
جس شخص کو کاڈ اوسکے شکم میں ریا کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور قشریرہ اور بر و اطراف اور انتشار قصب عارض ہوتا ہے اور علاج اوسکا  
مثل علاج ریتلا کے ہے اور بخوری دیر بعد شراب پلائی سو بھی اذکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جائے اور حمام  
میں شراب پلا کر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور گلوئی ہمراہ شراب کو اس طرح سرداب ہمراہ شراب کو تنہا خواہ سعد کوئی بھی دوا

شریک ہو دو چیز ان میں سے معلوم کیجئے کہ کونسا اس کا شریک ہے اور کونسا نہیں ہے اس کا علاج  
 کے اقسام میں سے ہیں جن کا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنی زہر دار حیوان میں گھر گھر ان دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ بین اس کا  
 سوا گاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کے اقسام میں داخل ہیں یا نہیں اور ان میں اور گزشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں اس کے  
 پیر چھوڑنا حیوان اسی حکم سے کہتا ہے کہ یہ جانور تیل کی قسم سے ہوتا ہو ایک تو چوڑا ہوتا ہو کہ اس کے پاؤں سپید اور سر پر گڑ  
 دو ہند کی بصورت خوشی کو اپنے مقدمہ سرنگ اور ترقی ایچ سپیدی اور دوسری اس پرستے سے درمیان میں تقاطع کرتی ہے اور اس کا  
 تقاطع کیونکہ یہ ایسا متخیل ہوتا ہو کہ اس کے دو دھندہ میں اور چار جڑے ہیں اور ایک قسم اس کی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونوں چوٹی کے اوپر  
 سر پر دو دھندہ ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو دھندہ اور چار جڑے رکھتا ہو اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی  
 اعراض پیدا ہوتے ہیں جو کچھ کے دھندہ سے ہوتے ہیں اور درشدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اوپر نہ تمام لہجہ کو رنگ  
 کی سپیدی اور لپلا ہونا چہرہ اور سکا اور بیداری مفروض ہوتی ہے علاج اس کا وہی ہو جو تیل کا علاج ہے اور تیل کے علاج  
 میں چھنی اور یہ مفید ہیں اور ان سے چار دواؤں کو اس سے زیادہ ضرورت ہے حق اور بیچ کا دھندہ اور دھندہ قوی اور دھندہ  
 ایک اور حیوان ہے جس کا نام ہو چھنی ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے کاٹنے سے دھندہ شدید  
 اور حریت اور جس بول پیدا ہوتا ہو اور جو تھیل سکے گزشتہ میں بتلایا اس سے ثمرۃ الطرفا یعنی جھاڑ کا پھل اور کھون بڑی اور دھندہ  
 اور نوم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے علامۃ الفسک کا بیان جس کا نام فارسی میں تش دال اور صمو کی یونانی میں اور طمانوٹھی  
 کہتے ہیں یہ بھی مثل جن کو ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچا دشوار ہے  
 اور اس کا گانا ہوا زخم انگھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ اوھر کاٹا اوھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہو اور کتیرا بھی جاری  
 ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آسنے لگتے ہیں اور ستے خونی بھی صمدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پیٹ سے اور دھندہ کی جڑ  
 بھی خون جاری ہوتا ہو اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اس کا وہی ہے  
 جو عقرب جہارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اس کا یہ ہے کہ مقام مسح اگر کسی طریقہ سے پہچانا جائے اور سپر فادرز کو طلا کرین اور عصا  
 کا ہوا و صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے میں شیر و شیدہ لبن ماخراور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرخ اور  
 اوسے کا عصا اور پھول اور مال پھول اور کام اوپر مطبقہ جیسے کاسنی اور آب کا ہوا در آب کدو اور آب خیار وغیرہ طبع اور حوائج  
 کا بیان اس جانور کے بانوں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اس کا تیر بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے دھندہ میں جو فحشاء  
 کی فصل میں بیان ہوئے زہر پیر کا بیان زہر ہندی میں بھرگو کہتے ہیں اس میں تسخیر اور گرمی شہد کی سے زیادہ ہوتی ہو  
 اسکے کاٹنے سے درد اور سوزنی اور درم پیدا ہوتا ہے یعنی اقسام زہر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں یعنی اسکے سر کے  
 گرد سیاہ دوائر سے ہوتی ہیں یہ قسم مہلک ہو اور جس زہر کی گریان زیادہ ہوں کسی قسم کی کیون نہ وہ سب سوزناور فاس  
 ہوتی ہے اور سپید سے کبھی نوبت تشنج کی پہنچتی ہے اور کبھی دونوں زانوں میں نفعیت پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے  
 بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آلبہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں نقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اس کا یہ ہو کہ مقام  
 پر اوسنے کا ہوا و سے بطور معلوم خوب ساچھین اور اگر زیادہ ایدا ہوا اور آٹا سمیت کر زیادہ پیدا ہوں تو ایک درم ختم مرز خوش پلاز

کہ در اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور در دین بھی سکون پیدا ہوگا۔ یاقین کفایت بکشت بختک کا استعمال کریں جن  
 عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہیں اور کیا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں بہت مفید ہے۔ کبھی  
 کاشیا ف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلا و خبازی بھی اس میں کرنا چاہیے اور اگر باد روج اور خبازی کو لاکر طلا کریں عجیب النفع ہے  
 اور اس کا قلع بالخاصہ ہے اس طرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور کو خشتک و کچھ سا تیدہ بھی مفید ہے اور اخیر خشتک کا  
 در در اور کر اور گل خوشبو جسے طین المکنتہ میں اور آب انگور اس طرح ادھجہ گاؤ کا خصوصاً سرکہ کے ساتھ لگانا اس طرح برگ عام اور ورق  
 نازہ اس طرح انیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارہ کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے۔ پارچہ کتان کو سر پانی میں ڈبو کر مقام گزیدہ پر چسبن اور  
 اوس کے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیب کریں۔ اس طرح طباطبائی کاٹی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے۔ اس طرح جو سبزی کنارہ آب پر چم جاتی  
 بنا تر قوی بعض طلا کی ہوئی نکمید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے۔ درخت انجیر کا درود بھی طلا کرنا مفید ہے۔ دیوار دن پر جو ٹونا بھولتا  
 مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیوں سے اور سلفات سے اقسام اقسام کے لطول بنائی جاتی ہیں اسکا  
 بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زہر گزیدہ ہو کر گرم چیز میں چسبن اور ایک گھنٹہ تک رہی تو دین اور کیا رگی اوسے ایسے پانی میں داخل کریں جس  
 سے کہ ماسو اہو فور اور دین سکون پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کی مالش مقام گزیدہ زہر پر بھی فوراً سکون در پیدا کرتی ہے فصل بیان  
 نخل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زہر کے ہے ہاں اسکا امیرہ یعنی دنگھہ کبھی مقام گزیدہ میں رہ جاتا ہے اور  
 نکالو کی تدبیر تائیر کی سی ہے فصل اور نے والی چوٹی کے بیان میں اور ایک شہر جو اوسے کے مشابہ ہے اور اسکا حال  
 قریب بہ حال نخل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنی انداکم دینی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ منجلا اون پر زدن کے جو کہ نیش اور دنگھہ  
 رکھتے ہیں ایک وہ بھی شہر ہے جو مشابہہ پر دا چوٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جگہ میں اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چوٹی چھوٹی ہو کر برابر ہوتی ہے  
 گور زہر سے طول میں زیادہ ہوتی ہے ہاں موٹی اتنی نہیں ہے اور اس کا پاد زہر کے ایسے ہوتے ہیں طول میں تو گری کے  
 پاد زہر سے بڑی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اور میں بہت سو در وانی ہوتی ہیں زرد زرد اور زہرنا سے کہ ہے وہ چوٹی ہے اور اسکا  
 چھتا چھرن کا سا نہیں ہوتا اور گری کے طور سے چڑھتی ہے اور جب اپنی آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کر جلتی ہے جیسے مینی  
 اسکے پر نوح داسے میں اوس کے بعد اڑنے لگتی ہے۔ میری رائے میں اسکا حکم علاج وغیرہ میں ہی ہے جو زہر کا بیان ہوا فصل نام  
 ابرص و عظامہ کے بیان میں جب کسی کو یہ دونوں کاٹی ہیں چھٹے کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانے  
 اوس جگہ بجاتے ہیں جب اون دانوں میں سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر در رہتا ہے اور پڑ پڑاتا ہے اور کچھ آتا ہے یا ایک تیرہ  
 سے قریب سے اون دانوں کو نکال نہ و این پس شیم وغیرہ سے اون دانوں کو لیکر الگ جھاڑ دی اوس وقت در دین سکون پیدا ہوتا  
 ہے اور کبھی اون دانوں کو زغن اور راکھ سے چھڑاتے ہیں اور بعد ازاں اوس مقام کو خوب چوستے ہیں لوگوں نے ذکر کیا ہے  
 کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر در دین زیادتی ہو تریاق رتبلا کا استعمال کریں فصل رابعہ اور  
 اربعوں کے بیان میں اس جانور کو دغان اللون بھی مشہور کرتے ہیں بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اس کے بال ایک  
 طرف جسم کے بائیں پاؤں میں در کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہے یعنی پیچھے کی طرف گھومتا ہے  
 اور بعض لوگ اس میں سمیت بھی بیان کرتے ہیں اور جو در و اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے خوشی ویرنگ سے ہوتا ہے



اور نور اسکون پاتا ہے زہرہ الخفق اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نہک ہمارا سر کے کافی ہوتا ہے فصل بیان  
سالا اسندر اسکے کاٹنے کے میرے زعم میں یہ ایک جانور شبیہ غیاہ کے ہوتا ہے کہ اسکے چار پاؤں ہوتے ہیں اور کتھڑے ہیں  
کہ جوڑ ہر دم کے ہوتے ہیں اور یہ جانور آگ سے نہیں جلتا ہے اگر چہ اسے با آتش بھی میں دال دین اور اسکی آگ بجھا دیتا ہے جسے کاٹنا ہے  
در دشت پیدا اور التھاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور درم حار زبان میں پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہو جاتی ہے  
اور تھپتھپانے اکثر زوف کو میم اور تے ہونا اور لڑنا اور خد پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہے کہ وہ سیاہی  
با سندارت بخیر گول ہوتی ہے یا سقور یا عضو پیدا ہوتا ہے علاج کہ اسے کہ اسکا علاج جزوہ ہا مرغ کھانا اور خاص نر علاج اسکا  
یہ ہے کہ انجس جس صوبہ کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہمارا شہد کے اور طبع کما فطوس اور طبع سوسن اور برگ قریط اور  
بعض لوگوں کو منڈک پکا کر کھلائے جاتے ہیں کہ فقط شور یا اونہیں پلایا جاتا ہے اور منڈک کا شور یا کھلا کر پوٹھوں کا خما و کیا جاتا ہے اور کھجوا  
بجری اور بری کے اندر سے بھی پکا کر کھلائے ہیں فصل سو کو فیند لیون بری اور بجری کے بیان میں مجموعہ اسکی شناخت نہیں  
ہے اور کچھ بعد نہیں کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہیں اطلبانے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور در  
نہ ہو مقام گزیدین کو دت اور تیرگی آجاتی ہے اور گوہ گلابی رنگ ہو کر سیاہ ہے خوب مسخ نہیں ہوتا بلکہ زیادہ سمیر آجاتی  
ہے اور در دشت پیدا ہوتا ہے اور کھلی بدن میں اوٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بجری ہو اسکا مقام گزید پانی کے رنگ پر ہوتا ہے  
اور شاید اسکا علاج قریب بہ علاج ریتلا و خرفو کے ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ نمک خما و کرنا چاہیے یا خاکستر اور شرب یا را کو  
برکہ غصیل میں ملا کر یا کھنڈ سوختہ اور شرباب کا خما و یا پہلے زیت سو فطول بکثرت کرین گرم پانی ملا کر بعد ازان یہ دو اور سپر کھین  
فصل دریائی بچھو کے بیان میں برے گمان میں یہ ہے کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور ہستما  
کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر افغان ریح او سے ہلا را دہ ہوتا ہے واجب ہے کہ اسکی شناخت میں بیش اندر کوشش کی جائے اور  
اسکا علاج تین بجری اور ریتلا کا ہے اور ایک سو گرہ جسکے قول پر مجمع وثوق اور اعتماد نہیں ہے اونہوں نے کہا ہے کہ عرق بجری کا  
سم حار ہوتا ہے فصل خفا و ع یعنی منڈک دریائی کے بیان میں جسے خنک ہوتی ہے ایک گرہ علمائے کہا ہے  
کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور رومی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہیں اور دور سے گریز کرتے ہیں اور اس جانور کو  
کاٹنے کا موقع نہیں ملتا تو پھر نمک مارنا ہو کہ اس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے درم غلیظ پیدا ہوتا ہے اور بہت  
جلد ملاک ہو جاتا ہے جسے کاٹنے اور مجھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج تریاق کبیر و خمر سے کرنا چاہیے فصل بیان تین حملہ دریائی  
نہو ام کے جتنے زہرے جانور ہر ایک کے ہیں اور انکو علاج میں اطلبانے کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور ہمو م بارہ کا  
جو علاج ہے اس سے علاج کرنا ضرور ہے اور ادویہ مذکورہ فصل ریتلا میں اور جو تریاقات اس کے بیان ہوئے ان سے علاج

کرنا لازم ہے الحمد للہ و الحمد للہ و الحمد للہ

فن مقالہ پہلا بالون کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
فن مقالہ ان کتاب التریاق مجلی بیان زہریت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر مشتمل ہے پہلا مقالہ تنقرین بالون کے  
بیان میں اور اس میں خزا کا بھی ذکر ہے فصل پہلی بابیت شہر کی یہ ہے کہ بالون کی پیدائش بخار دخان سے ہوتی ہے قوت

وہ بخار مسام میں بہت ہو جاتا ہے وہی بخار بہت ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر بخار و خانی اوس جگہ آتا ہے اوسے بال کی طرح مستحیل ہونا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کر تاسے سے جدا کر دیتے ہیں اگر رطوبت بدن کی بال زحمت ہو اور اوس کے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نہایت خواہ اوس میں دہنیت کو خواص ہوں چنانچہ درختوں کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ جن درختوں میں دہنیت غالب ہو ان کی تنہا زیادہ نہیں پھلتی ہیں۔ کتاب اول یعنی فن کلیات میں بیان ہو چکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہے اور جلد کا سبب کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہیں اوس کے اسباب کو تفصیل میں بیان کر دیا ہے مگر زہنت اور راستگی میں بالون کے جو امور متعلق ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ ہو بلکہ ہوں اور تندرست ہوں نکالنا یا ناقص بالوں کو کھینچنے کے دور کر دینا (۳) بالون کے شمار کو زیادہ کرنا اگر کم ہوں یا بہت کھنچوں اور کو کسی تندرست سے کم کر دینا (۴) یا حجم میں اگر بہت باریک ہوں اور کو موٹا کرنا یا موٹے ہوں اور کو باریک کر دینا یا اون کو دراز کر دینا (۵) یا شکل بالوں کی سیدھی کر دینی یا گھونگھور دینا یا رنگ کی تبدیلی کرنا یا سیاہ کر دینا خواہ میگنٹا اور سپر بنانا الغرض اس مقام میں ہم انہیں امور سے بحث کرینگے جو کچھ فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان میں بالون کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ و خانی سے انکی پیدائش ہے اوسے کوئی فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی اور مقام میں خور پیدا ہوتا ہے جو مقام بالوں کو اوس گنے کا ہے۔ وہ کو فساد کی کبھی بصورت ہوتی ہے کہ اوس میں کمی ہوتی ہے یا آنکہ کثیر مادہ پیدا ہوتا ہے یا وہ میں یا تو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ و خانی کسی چیز میں دوب جاتا ہے یا آنکہ جو حرارت رطوبت کو اصل بننا چاہتا ہے اس کو تھیر بدخان کرتی ہے وہی کم ہو جاتا ہے یا جو بخاری میں فعل تولد کم ہو جاتا ہے جس کو بخار و خانی کے کوئین اور عورتوں بہت کم ہوتا ہے اس لیے کہ بخار رطب کی اوسے ابدان میں کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے دارجی اوسے نہیں ہوتی اصل جو مادہ شعر کی کمی یا تو کسی اور جگہ کیون ہوئی ہے اور وہ امر غیر امور طبعیہ آئینہ سے ہو یا وہ امر امور خارج از طبعیہ ہے نہ ہو امور غیر طبعیہ کی مثال جیسے ناقصین اور لاغر اندام لوگ جب بدن پر تعجب امراض طویلہ کا گذرنا ہو خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت میں جیسے وق وغیرہ میں گرفتار ہو کر فقیہ ہو جاتے ہیں اس اونیہ مادہ ہی باقی نہیں رہتا جسے بالون کو غذا پہنچا لہذا اوس کے بال گر پڑتے ہیں اور نئے بال نہیں آتے اور اوس کے بالوں کی کیفیت یہ ہے جیسے کسی گلاس یا کھیت کو پانی دے کر سنتے ہیں جب سینچنا موقوف کر دیں نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور بڑھ گئی اور نہ اوسکی بیل پھیلی گی۔ یا جیسے خواجہ ہریان اور پیر پٹنس کے وغیرہ کہ ان پر رطوبت اور برودت کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ اگرچہ ان میں بالون کے نکلنے کا امکان ہے لیکن اوسکی برودت اعضا یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ اعضا و شریفہ تک پہنچتی ہے پس ان میں بھی برودت پیدا کر دیتی ہے اور اسی سبب سے ان کو رطوبت کی تخلیل نہیں ہوتی کسی امر مخالف کی طرف اور جقدر اوسکی رطوبت میں تخلیل ہوتی ہے وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات میں باقی نہیں رہتی بلکہ نکالتی ہے۔ اس طرح جو لوگ بڑے بڑے بیماری عارضہ و ن پر باز ہوتے ہیں اوس کے بال بھی اس وجہ سے کم پیدا ہوتے ہیں۔ چونکہ بالون میں جو چھل رطبیت کی ہوتی ہے جیسے صلح یعنی کھوسا ہونا کہ یہ امر اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالونکی پیدائش ہے اوس میں براہ اصل خلقت کو کمی ہوتی ہے یا آنکہ داغ کو استخوان فحش سے ایسی پیچنگی ہوتی ہے کہ اوس حالت اتصال میں مادہ شعر یہ وہاں تک نہیں سکتا۔ جو سبب تمام روئیدگی میں بالون کو ہوتا ہے اوسکی تین وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ اوس کا مادہ بالوں کا نفوذ نہ کر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہر کے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کی طرف مستحیل ہو جاتا ہے۔ نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوس میں تندرست زیادہ ہوتا ہے یعنی کھنچا ہوا اگرچہ مسام بند ہوں جس طرح کیفیت

مہین پر بدوٹ مرض صلیع ہے اور بہت جلد عارضہ فراج کے آدھون میں یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے جو متعدد صلیع کو ہوتے ہیں ان کے بدن پر اور سینہ پر بالوں کی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اونکے خورنے سے بال بھی دشواری سے اوکھڑے جاسکتے ہیں یا گناہین بالوں کا سبب اکثر قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قروح میں اپنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے۔ جس شخص کو بدھین ماوہ شعر بہ منابت یعنی مسامات میں نہیں ٹھہرتا سبب شہرہ شغل کے سبب اسکو کہ مسامات اسکو زیادہ وسیع ہیں چنانچہ بھی ایک سبب سبب مائت سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا یہی سبب ہو کہ جب قدر بال داڑھی میں باقی رہیں وہ قروح اور باریک ہوں اور لہولت اوکھڑ جائیں۔ اور آخر عمر میں چونکہ پیش کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام میں تنگی آجاتی ہے اور جو دیکھ فراج میں رطوبت ہوتی ہے حرارت کی قلت کو اثر اس امر میں ہے کہ صلیع نہیں ہوتی دیتا ہے جیسا کہ عورات اور خصیان میں مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن میں بالوں کو مواد فاسد ہو جاتے ہیں یہ فساد و تو کسی خلط خبیث کو سبب ہو سکتا ہے جو کہ مسامات میں ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ دار الثعلب اور دار الجیمہ میں جسے بالخوہ کہتے ہیں یہی سبب ہوتا ہے یا فساد ماوہ کا جو قروح خبیثہ کے ہونا ہے جو روی اور کار ہوتے ہیں چنانچہ بعض اقسام قروح میں یہی سبب ہوتا ہے۔ صلیع کا معالجہ دشواری ہے اگر یہ قبل شروع ہونے کو محض بروقت ظہور اور علامات مقدمہ کو اسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اسکا ظہور بہ تاخیر ہو۔ بقرا کا کلام میں جو یہ امر مذکور ہے کہ ایک صلیع کو جب دوا لی عارض ہوں تو یہ مرض جانا رہے کہ اور بال اوکھڑا کین گے۔ اس سے مراد بقرا کی یہ ہے کہ جن لوگوں کو بال مرض دار الثعلب وغیرہ میں گر پڑے ہیں بعد حدیث دوا لی چونکہ ماوہ اسفل اندام کی طرف آجاتی ہے اسکا بال اوکھڑے کا کوئی مانع نہ ہے لہذا اوکھڑے بال اوکھڑا تین گے۔ بھون اور پلوں کو بال بہت جلد جو نہیں گر پڑے اسکا سبب یہ ہے کہ بہت بے جا جو روئیدگی بالوں کی انہیں استوار اور مضبوطی ہے مستحکم الخلقہ ہے اور اسی جہت سے صلیع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم خبیثہ یعنی جیشیون کا اور زنگبار کے آدھون کا اسلئے کہ اوکھڑے بدن کی جلد جو گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالوں کو گرنے سے بچاتی ہے۔ جس طرح سخت جلد میں سمور اخ بد دشواری ہوتا ہے اور بروقت برآمد ہونے بالوں کے بھی دشواری اور سختی جلد کی جیشیون میں باعث پیچیدگی بالوں کی ہوتی ہے ایسی جب بال نکل آتین پھر بھی سخت جلد بالوں کی برکت کے اور تیز مرنے سے حفاظت کرتی ہے جو لوگ التلع ہیں یعنی سپین کو نار شلہ اور رار مملکہ کو خین معجمہ اور لام کو یا کو حطی بولتے ہیں وہ مرض صلیع میں مبتلا نہیں ہونے اسلئے کہ اوکھڑے داغ میں رطوبت کی کثرت ہے اور اسی سبب سے اوکھڑے بلیغ اسہال کا مرض زیادہ ہوتا ہے جو کہ کثرت نوازل کے۔

فصل تیسری بیان میں اون ادویہ کے جو ماقول بالوں کی ہیں جن دواؤں میں لطیف حرارت ایسی ہے کہ اسکی جہت سے قوت جذب کی او نہیں حاصل ہوتی اور قوت فانیہ بھی ہے وہی ادویہ حافظہ شعر ہوتی ہیں اور بعض ادویہ بالی جہت اثر حفظ شعر کا رکھتی ہیں بار بار ادویہ سفردہ میں ہم نے لکھا کہ قبضہ صلیع اسکا ذکر کیا ہے اور قرابا بین میں مرکب اسی قسم کے لکھے ہیں اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ادویہ بسطہ جو لائق حفاظت شعر کے ہیں اور جسوقت بال گرنے شروع ہوں انکا استعمال اس ضرر کا تدارک کہ نامہ بشرطیکہ اون امور کی رعایت کی جاتی جو ضرر دہا کرنا چاہیے ہم بیان کر سکتے تدبیر حفظ شعر میں۔ منجملہ ادھین ادویہ کے اس اور جب اللش لافون الہا لہ کا بی مرمر پر سیاوشان اور شہا ان ادویہ میں ماز بھی شریک کیا جاتا ہے جو قبضہ کے اور فیلہ مرج یوزر سویت کا خوش خضوہا کسی شہر بہت قابض کے ساتھ اور



آس اور روغن مصلکی خواہ مارا آس یا عصا برک اراد و رخت اور نمکین بانی کتان سوخته کا سح او سکرم خم کے کسی روغن کے ہمراہ  
 طلا کرین ایضا قشور جو سوخته روغن آس ملا کر یا شراب قابض آمینہ کر کے کہیں خصوصاً صبیان کے واسطے سرکبات اور دیر  
 حب آس اور مار واد رنگ کو رنگ اور روغن آس میں بچھ کرین۔ ترکیب معلوم ہے اور استعمال کرین ایضا۔ برک آس تازہ اور تیار لاؤ  
 اور عسج اور اطراف سر واد حب آس سے سر بہ بطور غلاف کے چڑھائیں زیت بن کوٹ کر۔ ایضا حب آس اسود خم کر فسن اور اطراف  
 آس اور خشم چندہ اور اطراف عسج اور جبر پر سیاہ شان لاذن سر واد نصف جزا در شراب اسود و چھ جزا میں او دیکو تیرہ ملیج کے ہمراہ  
 کرین ایک گلیٹ حصہ شراب کا باقی رہے اس کے بعد زیت کو سرد اور سنبل ہر دھار دو جزو سے بھرا کر کے از سر نو چھ ملیج دین کہ تین جوش آئیں  
 بعد ازاں بانی روغن دار واد کن سے خوب چوڑے کر کے ہد کرین اور کسی برتن میں رکھ کر خوب ساہلایں اور بوقت حاجت سے  
 استعمال کرین کہ یہ دو حفاظت بالون کی بھی کرنگی اور سیاسی بھی لاسے گی۔ ایضا۔ تخم کر فسن تخم چندہ سپیا و شان کندر ہر واحد  
 دو اوقیہ جو بندہ عدو قشور صنوبر ایک ٹل رات بھر سب کو تھوڑے میں بران کرین اور جس برتن میں دوا بھری ہو او سیرگی حرکت  
 ہو اور اس قدر آج دین کہ سب ایسی جاہی کہ قابل پیسنے کے ہو جاوے بعد ازاں پینک ایک ٹل چری او دینے پر چھ کی او میں داخل کرین  
 کہ ریچہ کی چری مرغابی اور تاز کی چری سے اچھی ہے اور چری داخل کرنے کے بعد دوا کو گور کو اوٹھا رکھیں بروقت حاجت خوشبو  
 روغن ملا کر استعمال کرین یہ دوا صلیع ابتدائی کو بھی نافع ہے۔ ایضا۔ ڈیڑھ ٹل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر  
 سوخته دوا دوقیہ سپیا و شان سوخته دوا و قیہ ریچہ کی چری ایک ٹل عصا ر عنقاہ بالغاب ساڑھ چار اوقیہ لاذن کو طلا لینے ماہی تو دھو  
 میں بچھ کرین اٹا کہ وہ گرم ہو جاوے پھر او سیر سب دو اینٹن والین اور غلو کر کے اوٹھا لین جب حاجت ہو او میں سے قشوری  
 سی دو الیکر کسی روغن خوشبو میں ملا کر استعمال کرین اور بھر پور ہے کہ روغن نار دین کے ہمراہ طلا کرین اور بدون آمیزش روغن  
 کے بھی طلا کر سکتے ہیں۔ ایضا۔ ایک خفیف دوا ہر مار واد لادن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن چری تیار مارا آس  
 اور شراب قابض اور اشالمانا چاہیے جو مشابہ حکم کرتا ہے اور طلا کرین۔ ایضا۔ ورق شقاق النعان ہمراہ روغن آس کے ستر  
 لین اور رات بھر رہنے دین بعد ازاں نہانا چاہیے کھام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالون کی سیاسی کی حفاظت کرتی ہے۔ ایضا  
 پر سیاہ شان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچہ کی چری اور شراب مار واد سو اور قشور جو کافی ہو روغن مصلکی اور آس ملا کر استعمال کرین  
 ۔ ایضا مندی گئی ہوئی اور شل غبار کو باریک ایسی ہوئی نصف ٹل اور مار واد سپیا ہوا دس درہم دونوں کے ہمزون  
 کر کہ گندہ لایں اور قریع انہیں سے مقطر کرین جو مقطر نکلے گا وہ حافظہ ہر ہوگا۔ ایضا پر سیاہ شان اور لاذن ہمزون لیکر بقدر کفایت  
 روغن آس شامل کرین۔ ایضا۔ کندر اور سو سار کی لمبی پینے غلیظہ اور دیرانی ساہی کا غلیظہ ہر ایک پانچ درہم شراب قابض کو  
 پس کر ریچہ کی چری ملا کر استعمال کرین فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان در دوا و قشور  
 جارحی اور رعی الحام اور اسکی بیج اور اطراف انہیں کے ہر ایک انہیں سے ایک حصہ لاذن تین حصے پر سیاہ شان دو حصے  
 شکوہ میں کہ ہمزون روغن مصلکی کے ہمراہ استعمال کرین۔ ایضا۔ بیج فائریج اشراس دوشیخ کو نزدیک بہت دوا میں بیج  
 خشی ہے م اور خاکستر و رخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو پورہ دو جزو روغن خوشبو اسپین ملا کر استعمال کرین یہ سب دوا گینہ  
 تو ہی ہیں جو اکثر متحمل ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بالون کو



اور گھٹا کر اور غیر ذلک۔ جمیع ادویہ جن کا ذکر باب دار الشعلب میں کیا جا چکا اور جلد تیسرے میں بالوں کا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر پڑنے کا استعمال کرنا اور کوبہ اور قویہ کا استعمال کرنا جنہیں تھوڑے تھوڑے کیساتھ ہی کہہ لیتے ہیں جو نہایت شعلب کے ساتھ الغرض یہ جلد تیرہ صلیع میں بھی نافع ہیں اور حاجب کو بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے یہی طرح وار بھی کے بالوں کے واسطے مفید ہیں بخ عریب کی پوست ہر ازیت کو تقویت اور حفاظت اور تھوڑے تھوڑے پیدائشیت رکھتی ہے۔ جن ادویہ کی ذکر کرنے سے یہاں غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ دار الشعلب میں بھی نافع ہیں بعد اعتقاد اور لحاظ کرنے ان امور کے جنکو ہم نے اقرباب حفظہ میں لکھا ہے وہ وہ اتین ہیں (نفسہم) ذرا بچ مارہ اور سب سے مراد بالوں کاٹ کر سایہ میں خشک کریں اور روغن بنفشہ میں بیسین یا جوشن میں یا ریت میں اور استدر جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جاوے بعد از ان جس جگہ چاہیں اور سے نہاد کریں پہلے قلعہ سے پھرین کے بعد از ان بال کو کھینکے اسی طرح غسل بلا درجیب ایسی مقامات پر لگایا جاتا ہے جہاں کے بال اوکھڑنے سے گر گئے ہوں یا انیکہ کنڈن کو روغن سپید بنفشہ میں یا پس کر ملا کریں جہاں چاہیں اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائیں گے۔ دوسرا نسخہ سم چار سوختہ اور سینک جلائے اور سکر روغن کچھ غیر مقدس کے ساتھ ملا کریں کہ یہ دوا بھی قوی ہے چوٹوں کے اندر روغن بان کے ہمراہ بھی کو گونڈا بال اوگانے والی ادویہ میں شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی رائی یہ ہے کہ یہ اندر سے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہیں مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ عظامہ جو ایک جانوشیہ سالامندر اس کے ہونا ہے اور اسے کھرون میں مرعایا و سہر خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ ملا کریں۔ ایضاً۔ ایکینہ فرعون کا برادہ ہر ازیت کی استعمال کریں اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ کھل اور پتہ قلعہ سی بنا کر اور اس میں انہیں روغنوں میں سے کوئی روغن جو محفوظ بالوں کو واسطے نہ کر دے چکے والین یا کوئی شحم یعنی چربی انہیں چرمیون سے والین جو اوپر نہ کر دے چکے انہیں الغرض استدر بیسین کہ قوت اس کھل کی جو قلعہ سے ہو اس دوا میں آجای بعد از ان مقام مطلوب کو اسی دوا سے اودہ کریں اور اس کے بعد بر انچر بنفشہ جو اچھی طرح مٹا ہو گیا ہو یا کسی قدر ربان کیا گیا ہو اور سپر نہاد کریں۔ ایضاً۔ بیسین بندق یعنی ریٹھ کا پھین لے اور پیسے اور روغن تربس کو ہمراہ استعمال کرے۔ ایضاً وہ لکڑی جس کا نام خرگوش اور قضب جارا اور اسی کا طحال دونوں لیکر بھون ڈالیں اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاؤن میں گونی وزن مجھے کر پہلے لاؤن کو شرب میں حل کریں بعد از ان سب دواؤں کو ملا دیں۔ ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے۔ پیسہ کا و نمک می ہوئی چھیا نو در ہم شنان اور شافیس ہر ایک بٹھا کر ہم مراٹھہ در ہم لاؤن آٹھ در ہم پرسیاوشان اڑتالیس در ہم قضب لٹھا اٹھالیس در ہم طحال چھیا نو در ہم طحال اور قضب پانچ کر کے تراش ڈالیں اور ساری اجزا کو شرب سو دین ملا کر درست کریں بعد از ان سے ہونڈا کر اسی دوا کو ملا کریں اور پانچ دن تک لگی رہیں بعد اسکے سر دھو ڈالیں اور روزانہ صلاہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو ملا کریں اگر سر میں زخم پڑ جائے مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کریں ایضاً قریطون کا نسخہ چھ عدد خرگوش کو لٹوں کو لیس کیا ہے میں یا خفیہ گری می ہر خشک کریں اور کسی دیک میں جو طین فخر سے گل حکمت کی گتی ہو جلا تین اور او سپر برگ عوج اور برگ آس اسی کے ہونڈا اور پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلا تین شیشہ کرتن میں بعد از ان بیسین اور تین رطل ریٹھ کی چربی اور سپر روغن پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلا تین شیشہ کرتن میں کسی روغن خوشبو کو ملا کر۔ جب الفار اور تخم پیدا انچر کا روغن اور روغن قلعہ ہر ایک لٹیں سے بالوں کو اوگانے میں اعانت کرنا ہے ایضاً خاکستر برنجاسف صب زیت کمنہ سے ملا کر دوا بھی پر لگائی جاوے جس دوا بھی کے



بال دیرین نہ کھٹے ہوں جلد ہی بالی اٹھیں گے۔ کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داہمی کرواسٹے اور خصوصاً حاضیوں کے سلیب بہت موثر  
 ایضاً خاکستر بنیاسف اور بندق ہندی جلا کر اور لادن اور درایچ اور کچھ کچی کسی گٹھ میں ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلا کر کہ  
 سیاہ ہو جائے اور ہموزن اور سکے خالیہ یعنی خوشبودار تین ملا کر پہلے اس مقام کی خوب سی مالش کر کے بعد ازاں طلا کرین ایضاً  
 حوا جب کرواسٹے دودھ دوز لیکر جلا کر بیان تک کر لیں جائیں اور اس کے ہموزن خشہ خرا جلا کر لادیں گہ وہ بھی اسقدر جلا کر  
 کہ پینے کے قابل ہو جائے اور پندرہ دانہ عراج لکڑی طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضاً پر سیاہ و شان اور حب الاس اور تخم کر فس کو اسقدر جلا کر  
 کہ سیاہی آجائے بعد ازاں ریچھ کی چربی اور روغن ترب لاکر استعمال کریں و وای آخر جس سے حاجب کر بال او گئے ہیں کندر چار  
 درخیات غلیظ تساج اور غلیظ قند چھری اور سداب جلی ایک درخمی شراب قابض بن پیکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کریں  
 دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے ہوں اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج میں دشواری ہو اور یہ کیفیت دار الثعلب  
 کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اور سبب سے ہے۔ شیخ الیگزراور زبدا بجا آئے خیر فرہیون اور حب لغارتین میں خیر زرف تریاؤ  
 بروغن سوستن میں بجا کر اور سپر فرہیون کو دالین بعد ازاں جلا کر دوا کو ملا تین نسخہ دیگر قصب یعنی سب سے سوختہ سات درہم  
 خاکستر ہند کی باخ درہم تخم جرجر چار درہم تخم انتراس تین درہم روغن غار کے ساٹھ پیس کر استعمال کریں فصل بیان میں  
 دار الثعلب اور دار الحیہ سے حفظ کے یہ نسخہ بھی معلوم ہو چکا ہو کہ دار الثعلب کا حادث ایسے مادہ روی سے ہوتا  
 ہے جو بالوں کی جڑوں میں اس جگہ ٹھہر جاتا ہے جہاں سے بال نکلی روئیدگی ہوتی ہو اور چونکہ یہ مادہ تیرا اور اکال ہوتا ہے لہذا ہموئی  
 سو کو فاسد کر دیتا ہے اور جس مادہ سے بال نکلتا ہے وہی جڑوں میں بھی روئیدگی ہوتی ہے اور اس مرض کو دار الثعلب اسوج سے کہتے ہیں  
 کہ اکثر ثعلب یعنی کوکری کر ہی مرض ہوتا ہے دار الثعلب اور دار الحیہ میں فرق یہ ہے کہ دار الثعلب میں تو فقط بال منتشر ہو کر  
 گرہاتے ہیں اور دار الحیہ میں علاوہ اسکے بالوں کے ہمراہ جلد رفیق بھی گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور بشیر بعد  
 کرنے بال اور کمال کی شکل بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض میں ہوتی ہے۔ جو مادہ دار الثعلب اور  
 دار الحیہ کا صورت ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور گاہی بلیغی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر ہند لال ہوتا  
 کے کیا جاتا ہے یعنی جب اس سے بال موندیں جو رنگ جلد کا برابر ہو اسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصاً اگر  
 بعد اس سے پھیرنے کے جلد کو خوب لیں۔ اور کبھی تدریجاً ہضم سے بھی بتا مادہ کا گتتا ہو اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتی ہیں  
 اونسے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بار بار بیان ہو چکا کہ دیرین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھی ہو جانے  
 کی بھی شناخت ہوتی ہے اس طرح کہ اگر بعد اس سے پھیرنے کے ملنے سے اس جگہ سرخی آجائے اور خون کھینچ کر معلوم کرنا چاہیے  
 کہ جلد علاج پذیر ہو گا اور اگر بہت دیر تک تالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کتر آئے دیرین علاج پذیر ہو گا۔ علاوہ بران زیادہ  
 تالش سے بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرعہ پڑ جاتا ہے کہ وہ قرعہ خود رائج بال او گئے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدریجاً ہے تو یہی ہے کہ خلط  
 غالب کا استفراغ کریں اور پہلا اسی خلط سے بدن کو پاک کریں جس خلط سے مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کریں  
 جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی ناکل بوارت اور جلاوت جو رفیق اور صاف ہو اس سے تغذیہ ہو  
 ہو گا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلا استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اس خلط سے بدن

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد از ان خاص سرکاشقیہ کو تھپانے کے بیان ہو چکا ہے  
 مسہلات اور نشو و نما کے وہی سببے دیو یا ہمارا جن راس میں مذکور ہو چکا ہے کہ ہر ایک فصل میں جدا  
 جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہے بعد از ان جلد کی اصلاح کی طرہ متوجہ ہوں اس طرح کہ پہلے خاص اوس مادہ کو در کرین کہ  
 کہ جو زیر جلد اوس مقام میں پھنسے یا تحلیل اوس مادہ کی کرین اس کی تہذیب میں جلد کی کرین ایہ اندازہ کہ جلد اس مادہ  
 کی خاست ہو کوئی کیفیت راسخ حاصل کرے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال ہو اخراج مادہ کو بھی و شہار ہو اس میں شک نہیں ہے کہ جن  
 دو اوزن سے استفادہ مادہ خبیثہ ہوتا ہو وہ سبب مطلقہ اور محالہ ہوں گے مگر تحلیل او کی اتنی نہ ہونی چاہیے کہ تھپانے سے پھر جائے اور  
 شدہ بخونیت کی ایسی خشکی جلد میں پیدا کرے جو آئندہ جاکر شہر کا سبب ہو جائے اگرچہ ہر دست ایسی تیز و امیر جن دوا اللہ کے دور  
 کر دیتی ہے مگر انکی اجازت ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تھپانے اور ہی تھپانے اس مرض کی گویا اصلی دوا ہے کہ اسکے بدولت چارہ  
 نہیں ہوتا ہوا لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کر لیں روغنہا سے مستحیل ہو لاکر اور تھپانے سے تھپانے روغنہا کی کرین جو اس گرم دوا پر غلبہ ہو  
 خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کرین تھپانے سے تھپانے جو تیز دوا تین سال کی تھپانی ضعیفہ الاثر ہوتی ہے۔ اور  
 نئی قوت کا استعمال مناسب ہے کہ مقدار سے ہوا اور مزاج کی صورت حرارت نورانی ہوا جس مقام پر دوسرے لگاتین  
 جھٹ پھر چھوڑا و ان دیر تک کی نہ رہے دیں اگر کہتے اور ضعیفہ الاثر ہو دوسرے مزاج کی تبدیل کی ضرورت نہیں اور نہ اسکا  
 جلدی سے چھوڑنا چاہیے اور یہ واجب ہے کہ خوب پس جا کر کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت او کی جلد میں نفوذ نہ کرے گی۔ یہ بھی واجب ہے  
 کہ انکی تھپانے اور منع کا ہی اثر ہو کہ کھڑی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور نفوذ نہیں ہے کہ چارہ اس قوت کے قبضہ کی بھی قوت ہو  
 بکثرت کہ مانع ہو ورنہ مادہ کو اوس مقام خاص پر اور مسامات میں نفوذ نہ کرے سے منع کرے اگر وار د بھی ہو جائے۔ واجب ہے کہ ان کو  
 جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات او کی بدن میں چھپان ہوں بعد از ان تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کرین جو کہ جلد پر  
 تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا او کی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اوس  
 جگہ سے دور تر تھا او سکے کھینچ لائے گی اور بہ اثر اجد تھپانے مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے لازم ہے کہ او کی تاثیر  
 پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرے کہ فی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر سے قوت تھپانے پر کیا اثر کیا پھر اگر  
 مزین کو تحمل اور اثر دوا کو جب پائین اسوقت قوی دوا کو زیادتی مقدار استعمال کرین اور اگر مزین تحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا  
 مقدار میں اور کمی کر دین یا دوا ضعیفہ کو اوسی مقدار سے استعمال کرین اس میں مزین پوری کوشش رہے کہ زخم نہ پڑے پاسے او پر دم  
 پیدا ہو خصوصاً اون ابدان میں جو ملتی مزاج ہوں یا سن اور خنس او کی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر زیادہ غلط زخم پڑے خواہ  
 ورم آجانی کی نوبت ہو پھر چونکہ طلا کرنے سے اسکا تدارک کرنا چاہیے جیسا بلکہ چربی خواہ مرغ کی چربی یا قیر و طی دودھ کی اور حب  
 ورم اور قرحہ میں سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو تدریجاً مناسب اور آہستہ کے تحمل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر اثر غلیظ پیدا ہو  
 پھر آمادہ اوسی تدارک کا کرین اور پھر اس طرح کرتے رہیں جب تک کہ مادہ فاسد کی بخوبی تحلیل ہو جائے اور خون جید کا جذب ہو  
 گئے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض میں یہ ہے کہ دوا چھوڑ کر اگر نرم نرم مالش سے مقام مادہ کو ملین سرخی جلد پر جا کر قبل  
 استعمال دوا اگر اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہ ہوتی۔ اگر مالش سے تبدیل سرخی کی طرہ نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی دو اہم ترین چیزیں اس سے زیادہ کسی قدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چہ پھر وہ سو ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اس قدر شدت سے دلک کرے کہ انکسار لینے پوست چھلجانے کے قریب پہنچے بعد ازاں پاز سے مالش کریں پھر اگر اس سے سرخی نہ آئے تو گار کی حاجت ہوگی اور سن وغیرہ کی طلا کر لیں گی۔ منجملہ ان امور کے جنگی حاجت تنقیہ جلد میں ادہ بالخورہ سے ہونی چاہیے وہ بال خورہ جو نہایت رومی اور خفیت ہو کہ چونکہ اور پچھو کا استعمال کریں اور بہت سی سوئیان چھو تین اور جلد اور پوست اور چھو تین اور ادویہ عادیہ سے جکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہیں اور پھر ڈاکٹر جلد کا اس قدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائیں اور اس سے جدا کریں کہ بال نکل آئیں۔ تحلیل مادہ پر بالوں کی بنی ہوئی ٹوپی میں جتنی ہے اگر بات اور دن ہمیشہ پتے رہیں کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور خفیت ہوتی ہے۔ واجب ہو کہ اسٹرو سے دو دھن تین مرتبہ اور جب بال نکل آئیں پھر فوراً اسٹرو نہ چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو اسٹرو سے موٹا فروسے اور پھر اسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہم نے بیان کی ہے کہ خرقہ باخشونت سے ہر اچ پاز اور مولی کے جھلکے کے اس قدر ملین کہ سرخ ہو جائے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائیں اور بیشتر عام قانقہ عام اس مالش کے اثر میں ہوتا ہے اور اگر موٹے کی نو بہت نہ آئے اور سو قوت دوا کو رفیق لگانا چاہیے تاکہ جو پہونچے۔ استفرغات کی صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبعی بلبلہ میں کسی قدر خربق اور افیمون کی قوت دوا کا استعمال کریں اور حسب تو فایا اور ابارج فقیر۔ ایضا ابارج شحم خنظل حیدر علاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تو جو کسی خربق سیاہ او سین ملاوین اور اگر صفراوی غلط ہو بلغمی کے ہمراہ سفوف یا ملانی چاہیے۔ ابارج روغن حکیم اور ابارج لوغاداد و لون جید ہیں خصوصاً سوداوی کو واسطے اکثر اوقات بدمرض استفرغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کو سابق میں نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہیں۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیت مہل دینے کا ارادہ ہو ابارج مرکب خنظل سے مرکب کر کے دینا چاہیے۔ ترید کا استعمال سینے میں تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفرغ سے زائد مرض نہ ہو مگر کرنا چاہیے کہ بیچ میں دو استفرغ کی راحت دے دو کر بارام۔ جب سر کی جلد اور گین ضعیف اور متلی معلوم ہوں تو نصف کھوئی چاہیے پہلے تو نصف عام اور سکے نصف خاص رکھائی سر کی اگر راز ہو تو کھوئی چاہیے اور نصف پیشانی اور کینٹھیوں کے رگوں کی اور اگر راز نہ ہو تو ان رگوں کی نصف بر گز نہ کرنی چاہیے اس لیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہر اس مرض خاص میں جب قدر خون ہوگا اور سفید رادسکی اصلاح وغیرہ کر کے علاج کارگر ہوگا۔ غوغہ اور سطوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پا چکے ہیں کہ علما امراض رازس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موصوفہ میں سترہ مرتبہ جو تین سالہ نواقوی سے پس فرہ چون کو اسی قانون سے مدبر کو کے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کریں فرہ چون کے بعد ناقصا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اس کے حروف اور خردل اور خاکستر ابرج کی جو زفت میں گوندھی جاے لینے زفت رطب میں یا مونیج کو روغن غار میں پسکرا و سینہ بند ہے۔ تیو مات کے دو دم جیبے دار اور تھوہر وغیرہ انکو بالخورہ پر اس طرح ڈالیں کہ نقطہ اور چھو تین بڑ جائیں بعد ازاں پوست کو او دھریں تاکہ اس کے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکلا ہو جب پوست نکل چکے کے اوتر جائے گا اور اس کے نیچے بال نمایان ہونگے داری کے اس مقام پر جہاں بالخورہ تھا۔ کینک لینے لٹو مری مقام بالخورہ پر خصوصاً دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن یہ سخت اور تیز دوا اسی بالخورہ پر کینی چاہیے جو قوی ہو اس کے بعد کہ بہت اور دلو خربق اور تخم جبر اور کھٹ بورہ کا اور دلو خربق سینہ زبد الہی کی اور پوست قصب اور لونی



بڑھین جلا کر اور جوہے کی میکنی جلا کر اور دار فضل اور ہندو سوختہ اور برگ اور کھجنی عروق مایہ ان اور قطران اور کھجی اسپین انور کا د  
بھی ڈال دیتے ہیں اور سیکر بعد اودام تلخ سوختہ مع پوست کر اور کندہ جو چند روز تیز کر کے پانی میں ڈال دیتے ہیں اور قریب پہنچتی ہیں اس مرض کی دوا  
افضل اودان جو اس مرض میں قابل استعمال ہیں روغن غار اور روغن بیدار اور افضل اودو شمشیر ہینے آگ پر کھلنے والی  
قطران پر اس کے بعد زفت اور افضل سب پر مہون ہیں ریچہ کی چربی اور خصوصاً اگر لہریانی رستیاں ہو لطف و خجیدہ جو خردل اور  
قطران کے ہمراہ استعمال ہو صحت لطف و خجی نافع فریون اور شفا ہن غار ہر واحد دو مثقال کہرتہ زندہ یعنی جلی نہ ہو اور زفر  
اسود ہو یا ابیض ہر ایک انہیں سے ایک مثقال سو م لاکر قیر وطنی بقدر ضرورت سو م لاکر سیاہین اور شفا ہن لہریانی دو جزو شادور  
ایک جزو ان دونوں کو سوختہ کر کے سرکہ کہنے میں پسین اور لہی مٹنے مقام بالخورہ کے طاکٹلا پتلا کر کے اور تین گھنٹہ کے بعد دوا بل  
ڈالیں کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز تک دگیا کر کے پھر اگر پوست میں افطہ نقطہ سے پڑ جائے تو وہی مذکور کریں جو پندرہ روز کی سب سے  
الضما ذرا بچ اور خردل کسی روغن مناسب میں بچتہ کر کے اتنا غلیظ قوام ہو جائے جیسا غالیہ کا ہوتا ہو بعد ازاں اسی دوا سے بالخورہ کا مسقا  
منتقل کریں اگر مرض قوی ہو اور برداشت کر سکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کر دیں لیکن داس سے خفیف تر ہے  
اور دفع اوسکا عجیب ہے وہ یہ ہوشیہ کر کے کہنے اور سیکر برابر روغن گل جو عمدہ ہو پیلے ان دونوں سے لٹکانا ہو لٹکانا بعد ازاں محل مرض کو  
کھر کھر سے کڑے سے خوب سالیں اور اسی دوا کو طلا کر کے لپیٹ لیا جائے یا لٹکانا جس میں کہتے ہیں شفا پری ہونا ہے جو یہ بھی جائز  
ضروری ہے کہ اطفال کو فقط پریز کرنا علاج بالخورہ میں کافی ہے اور جو طفل قریب بلوغ کے ہو اس سے نصرت و رحم جب قویا اور دوسالہ کے دوا  
دو اوقی حب مذکور بس ہے فصل یال تراشنے والی دوا اول کے بیان میں نوره یعنی چونہ دو جزو اور ڈارچ  
ایک جزو اسپین تھوڑا سا ایلو املا کر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہیں۔ اگر چونہ زیادہ ہو اور برتال و زن مذکور سے کم ہو نہایت خوب  
ہے اور چونہ کی زیادتی سے عمل اور اثر میں دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا۔ کبھی چونہ اور زنج دو جزو اور ایک جزو لیکہ اسپین پکاتے ہیں ہندو  
تیزی آجاکہ کر کے بال اوتر جانے لگیں اور اگر کر پانی میں بچتہ کریں زیادہ اثر دار ہوگا کہ روغن میں رکھنا بہ نسبت پکاتے کے اچھے ہے پھر  
پانی کو لیکہ اسپین تھوڑا روغن اور بہت سا دھوپ پکاتے ہیں مگر روغن میں اثر تیز ہے گا آجاکہ بعد ازاں اسی روغن کو طلا کریں کبھی  
اوس پانی کو اتنی دونوں ایک سوکھو دیتے ہیں کہ لہیہ ہو کر تک ہو جائے اور اس تک کو پانی میں ملا کر استعمال کریں سب کا چونہ ہر ہر برتال کے  
نورہ بنانے میں بکار دیا جاتا ہے اور لطیف ہوتا ہے۔ اگر چونہ کا پانی جو کر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی دیکر خواہ پکاتے کے ذریعہ سے اور اس  
پانی میں برتال ہیں کہ لٹاتین بہت عمدہ ہوگا۔ کبھی سبز و نس جو زین پست کر کے پانی سے دھوئے بھی بکار دیتے ہیں اگر مشور ہو کہ نورہ سو بال  
کرسنے کے بعد اور بال جو نکھر رہا ہو ایک ہونو نورہ میں خاکستر انور کی ملائی جاوے یا نورہ اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگاتین بعد ازاں  
آر دھاتی اور آردہ اور تخم زرنورہ سے دھو ڈالیں۔ کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زنج اور آب کشک اور چادون کی پیچہ سی ہوتی ہے  
اور کبھی اسپین اور کھجی ڈالتے ہیں اور کبھی زبد الجرس سے اعانت کرتے ہیں فصل علاج اوس شخص کا جو چونہ سے  
جل گیا ہو واجب ہو کہ اوس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ کر کے اور جلد سے دھو ڈالیں اور اوس سے پہلے روغن گل لگاتین  
جب کہ گرم پانی سے دھو کر پھر اسی سر و اسپین بچاتین کہ یہ علاج بہت ہی جلد سے بعد ازاں اوس پر عذس ہنوشہ کو گلاب اور جندل  
میں پیکر طلا کریں خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہو پس مرہم سفید راج کا لگانا ضرور ہوگا یا مرہم سنگ جو سپید و سفیدہ میں پرودہ کیا جو اور روغن

اور کافر فصل نور کی بوکھڑے کی تادیر اور نورہ لگا کر کے وہ مٹی ملنی جاسیجے جو کسی خوشبو میں گوندھی گئی  
سکر یا گلاب۔ برگ شفا کو نور کی بودور کرنے میں خوب خاصیت ہو اور برگ انگو اور لمبی کی تپا سی ہوتی اور مندی  
کل سنج اور سرد اور نسل الطیب اور ازخار و رازین قبیل کی کا کر کے خواہ جدا جدا استعمال کریں فصل بال اوگنے کی  
دو اجتنے خدرات بارہ ہیں وہ سب درمیکگی ہو کو منع کرنی ہیں مثلاً یون ابتدا کریں کہ پلو بال کو اوکھڑا لین بعد ازا  
افسون اور سرکار اور شوکران طلا کریں یا شوکران تمام اور اگر سر کریں جوش دی کر طلا کریں بہت وجہ دہی جرم اوس میدک  
سایہ میں سر سے ہوئے پانی سے برادر ہو وہ بھی نافات شعر سے ہے کہ اوسی جرم کہیں کہ حاجت قبول یا عصارہ پنج اور دم  
اور کر یہی تدبیر کریں بعضوں نے کہا ہے کہ جس روغن میں غطابہ کو بختہ کرنے سے اس قدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ  
بھی مانع برادر ہو ہے اس طرح جس روغن میں ساپی کو پکا یا ہو وہ بھی ہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس روغن سے خل  
پر لینے اگر بال نہ اوگتے ہوں تو اوکاوتا ہے پر بھی لکھا ہے کہ قیومنا اور سپیدہ رصاص ہونن اور پشگری نصحت جزر  
پیسین۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون نمیک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کار و بندگی ہو کو مانع ہے کہتے ہیں  
کا خون اور اسکا مانع اور گر بھی مانع ہے۔ اور ان اخیر سے ایک واجب مرکب کی ہو کہا کہ کشک کو جو نیستان کے  
پانی کی ہو لیگر خشک کریں اور سوکا ہو گوشت اوسکا میرا خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا سوا ہو اور بو  
اور سولی الی مدینہ سوختہ سب اجزاء ہونن پانی میں گوند کر بعد اوگنے بانو کو خانہ لینے کالے بالون کا مقام اور نقل پر لگانے  
روغن مناسب کو ساتھ بقوت بال اوکھڑا ہے فصل مجدد انت شعر کے بیان میں لینے جو دو اتین بالون کا  
میں متبعی گا آتا اور اسکا روغن اور سرد ابض اور سرد اور مانہ اور چوند مران سب کو یکجا کریں یا بعض کے استعمال ہوا  
ان دو اول سے سرد تر ہو میں۔ کہیں ان ادویہ میں خبر النسخ بھی پڑتا ہے اور روغن اوکا بھی شر کیا جاتا ہے اور کہیں شیخ ماہجنی حلا  
ہوتی ہے۔ سورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور ٹھوڑا سا جلانا ہی اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ میں شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چوند  
کے ہمراہ بقدر وثالث وزن کو سرد ملا کر پانی سے گوندھیں۔ اسی طرح کر ڈانک کہ اوسکا پھچین خوب طرح سے بالون کو لوگوں والے بنانا  
سبب دومر السنخیز اور کرنا نک اور سنخا ابر لینے سوخنے چاندی کا میل اور برگ مردیاجب السرد و بادانہ و اسنخیز اطین جوزی لینے  
سرلنے والی مٹی اور تلہ پرواہ ایک جزء ایک آب نار سپیدہ نصف جزء آب چندر سے گوندہ استعمال کریں کہ یہ بھی مجرب ہے اور  
سیاہی بھی پیدا کرتا ہے فصل بالون کے سوختہ ہو کر پانی یا اسکا علاج وہی ہے جو بالون کو بچھٹ جانے کے علاج میں  
جو چکا اور فلاحہ پیسہ کر دھرتا ہو مضیاد و احبابست خراب سے ملا کر کریں فصل اشقی شمر کے بیان میں اسکا  
پس اس کے استعمال خدا ایام بہ جزا ہے اور اوان اللہ بخند اور لعاب است لزج جببت لعاب فلیملی اور لعاب بفریط اور لعاب  
برگ پیدا اور حلہ اشیا بن تر جبب ہو فصل امون ابو وسیم کہ پاران میں جو بالون کو پار کیسہ کر جاتی ہیں ار  
جب وقت ادویہ شمر میں ملایا با بالون کہ با یک کر بتا ہو فصل خوالما اور سری کا بیان ہے تمام مناسب میں اس کا  
ڈاکر اپنی طرح کر دیا ہو کہ شاید ادویہ پیری کا سبب کیا ہو اور اس کا بلغم فضل ہی کہتے ہیں کہ جب تک کہ خون مادہ صوفت اور مشق  
اور بالون چھٹا ہو مادہ صوفت نہ کہ با آنہ اس سیاہی رہتی ہے جب بالون نہیں مایست کا ثر ہما شمر روح جو اسپیدی زائے نگہ ہو

فصل بیان میں اول چہرہ وں کو جو دیرین سیری کو اس نے دیتی ہیں جن چہرہ وں سے کہ بالونین سپیدی ویر  
 میں آتی ہے اونکی دو قسمیں ہیں ایک وہ تدبیرات ہیں جو اسباب اوسے ہیں کچھ آتش اور شیب کور و کین لینے ماوہ شہر میں حاضر  
 اونکا اثر نہ ہو بلکہ اوس سے پہلے جو چیزیں بدینیں پیدا ہوتی ہیں اونہیں اثر کریں اور دوسری وہ اشیا ہیں جنکا اثر ماوہ شہر میں پہونچنے  
 اور اوسکی ثابت کور کے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ غلط لکھنی کا وقتاً فوقتاً استغفار مع ہوتا رہے خصوصاً بزرگ یہ تہ کرتے کہ  
 جو کھانا کھانے کے بعد کریں اور حقہ لینے اختان کے ذریعہ سے بھی اخراج لکھ کر کریں اور پھر چند ماحضت دی کر اعادہ اختان ہوا کرے  
 اوس کے بعد اول معجون اور اوہ کا استعمال کیا جائے جو شیب میں کہ جنہیں ہم بیان کرے ہیں اور ان اوہ کے ساتھ ایسی غذا و کھانا  
 رہے کہ جلد لکھوس ہیں اور با اعتدال سب سے خون محمود اور تین پیدا ہوتا ہے اسام طلاء و طرخن اور کبک لینے اسام کہ اسباب  
 یا جو گوشت دم سخت کیا جاتا ہے اور مشروبات لینے کہ اسباب سب سے اور گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور وہی میں بھگی ہوئی  
 روئی جس کو ترید کہتے ہیں نہ کھائیں اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہو کہ غذا اور پختہ تناول کریں جو پوری مفہم ہو جائے کہ یہ اصل تدبیر ہے  
 اسلیے کہ جب مفہم میں فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہو کہ جس شخص کا فراج بحدی مرطوب ہو وہ انکا  
 حلقہ کا جیسے رانی اور فضل اور تو ابل اور کو امیج جو خاص قسم کا گوشت ہو اور تری خضہ ہندو نامونہ اور خضہ ہندو خزل کے تناول کریں  
 اور تھوڑی سی شراب خاص پر اقتصار کریں اور فواکہ اور ترکاری جنہیں ترطیب ہو اور دودھ اور مچھلی اور ہلیدہ جو غذا خاص ہے  
 ایضا عصیدہ سے بہتر کریں اور پانی بکثرت پئے سے اسی طرح عصیدہ بکثرت پئے سے اور بالون کے اوکھڑے سے اور سر سے زیادہ  
 مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن عین بالونین النور و اجزان کریں اور آب شیرین سے زیادہ  
 نہ پائیں اگر زیادہ نہایت گے بالونین ایسی خشکی آئے گی کہ بھٹ جائیں گے اور بہت جلد تریہ عیب پیدا ہوگا علاوہ ہر ان یہ بھی ہے کہ بالونکا  
 دھونا قوت کا اونکی حافظہ ہے پس اگر نہانے کا جو کھانہ خصل اور کلونجی اور پورہ اور تھو کاوڑے بالونکو دھوا کر لیں معاجین اور عقار  
 جو ماوہ لکھنی کو قطع کر دیں اور سیری بدیر آنے وین مثلاً ایک ہلیدہ کالی کار ورامہستہ آہستہ چھانا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹر کو لیکر جاتا جا  
 اور نگھتا جائے تترجم بعض مجہدین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک ٹر بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اوسطرح کہ کرنا جائے  
 اور کہ اسو بڑھانے کھانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان میں اگر  
 تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ لکھی ہیں اونکی بھی رعایت کرے تو غالباً ضرر مفید ہوتا ہے اگر ہلیدہ کالی کو اسطرح ہر روز استعمال کرے سیات  
 بالونکی بلکہ شباب کو آخر عمر تک بانی رکھے گا۔ اسطرح جو اطر فیصل چھوٹی اور بڑی شہر وں سے بناو جائیں اور وہ معجون جو خبت الحدید ہو  
 اور اوس سے بہتر وہ معجون جو سر و کی شرکت ہو طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے فسخ ہلیدہ سیاہ اور املہ ایک خور  
 حاصل بلا در جو اوسے بلا در سے نکالا ہو اسو سبکو روغن زرد میں ملا کر شہد سے معجون طیار کریں اور یہ معجون بہت قوی ہو لازم ہو کہ کھو  
 تھوڑا سا استعمال کریں ایسا نہ ہو کوئی اثر نہ پیدا کرے و سافر و نامی معجون بھی قوی ہے اور شہد و ویطوس بھی قوی ہے تریاق بھی  
 قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اوسکی پڑ جائے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جدید کی ہلیدہ سیاہ  
 دار فضل الہ کبھی دار فضل کی جگہ خبت الحدید ڈالتے ہیں اور خمر سے قوام درست کریں اور فیصل۔ ایک اور دو اجید اور مجرب ہو  
 زنجبیل اور ہلیدہ کالی دار فضل ہموزن ملا کر چار خاص مسر سب ہلیدہ کالی اور سبیس در ہم



خشت الحدید ہمارے ہم خار قانون پانچدہم تکمیل قریفل دار طفل ہر ایک تین درہم شہدین معجون کے استعمال کریں۔ واجب ہے  
 کہ ان دو دنوں کو پوری سال ہر ایک استعمال کریں۔ جو شخص بخوابش سیاہی بالون کے ان دو دنوں کو استعمال کرے اسے اسے چاہیے  
 کہ صبح کو دھوا کر اور دوپہر کے بعد غذا کا استعمال کرے۔ فصل بیان میں لطو خات مائع پیرمی کے چٹنے اور ان کا  
 مقوی میں اور چٹنی سیال اور زعفران مشابہ طبیعت روغنہا گرم کریں وہ بھی حافظ ذراخ بالون کی ہیں کہ بالون کو حرارت  
 خریزی پر نگاہ رکھتی ہیں اور جو غذا بالون کی جڑ نہیں پہنچتی بشرط استعمال روغنہا مذکورہ اور سیالات وغیرہ کو فاسد نہیں ہونے  
 پاتی ہے۔ مثلاً قطر ان کو اگر طلا کر کے چار گھنٹہ کے بعد حمام کریں اور یہ علاج اس شخص کا ہو جسکے سر میں برودت ہو اس طرح زہنت  
 رطب جو رفیق ہو اس طرح روغن فسلک کہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیزان سب سے زیادہ قوی ہے۔ باوجود روغن جو حکم  
 خطل اور راسی سے کہیل سے بنایا جاسے اور جو قوی ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیزا اس طرح بناوین کہ پہلے روغن خردل میں  
 کلونجی کو جو سن میں بعد اس کے شحم خطل کو یا شحم خطل کے ہمراہ زہنت جو تین بری سے جو راگیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ انش ہو  
 رہے سپیدی ہو کہ منہ کے پکار روغن حیدر زیت اللعاق تین اقدار سنبلی ڈھیرہ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ قلیح ازخرفہ نصف اوقیہ  
 یہ سب دیکھ کر مناسب بنائیں پانی میں ہر قدر خوش کریں انکا اثر ابائی نہیں ہوگا۔ روغنہا مذکورہ میں سے پانی کو پکائیں کہ سارا پانی تلپا ہو اور اسے  
 تیدیر کر کہ زہنت کی مقدار بہت کم ہو اور ڈھیرہ قلیح پر اکثر کریں۔ بعد اس کے ایک اوقیہ قلیح کسی شراب میں ڈال کر نرم نرم پیئیں اور اس تلپا  
 شدہ میں اسکو ملائیں اور استعمال کریں۔ روغن حیدر روغن فسلک وانیہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب ہر ایک پونہ اونس اور روغن  
 حیدر کریں اور سب سنبلی شونیزا قریفل شحم خطل اور قسط عود و قسط ح ازخرفہ قسط بزرہ اور حیدر زہنت لیکر اس کو  
 سمی سو درہم لیکر عصارہ قسط میں ڈالیں پھر پچھو ورنہ عصارہ پرست جو میں جو پھر چار رطل کے ہو جو سن میں جب آدھا پانی چھار  
 کو سپر روغن وائیں اور پکائیں تا ایک سبب پانی ہلکا ہو اور روغن باقی رہی اور ان کو ملا کر استعمال کریں۔ اس طرح حیدر عصارہ  
 کہ عذیر سپیدی بالون کی آئی ہوئی ہو کہ دیکھتے ہیں۔ افاقہ ماز و تھیں بزرہ الیخ کہیرہ یا لبہ اسکو سنبلی لائون عصارہ پرست  
 جو چھ ششاک کر لیا ہو عصارہ شقائق استعمال خشک شدہ پوسٹ کا چرک روٹی چھکری سیاہ ان سب سے غرض طیار کے گے کہ  
 ہر ایک ہر ایک شکیان ہو کہ خشک کریں اور دھیرہ پھر میں تیرہ مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کریں۔ خلوت حیدر ہلکا سیاہ آواز  
 ہر واحد میں ہر لائون پس جز و برگ آس اور جب آس ہر واحد میں جز و تین رطل زہنت ڈال کر تین روز جھگڑ کریں۔ بعد ان ان  
 پکا تین تا ایک غلط ہو جائے اسی کا استعمال کریں۔ ہر واحد میں جز و تین رطل زہنت ڈال کر تین روز جھگڑ کریں۔ بعد ان ان  
 زمانہ میں بھی اسکا تجربہ ہو اسے شراب نیراج اور برقی پونہ ایک درہم کے استعمال کریں کہ اس سے خلوت سپیدی و زہنت لیکر لگی ہو گیا  
 بالی ازخرفہ پکائی ہو تین گرام اسکا کھل بدن قوی سے ہو جائے اور باوجود قوت کی رویت مزاج میں بھی ہو۔ واجب ہے کہ اگر  
 عذیر ایسی چیز کا استعمال کریں جو یہ کہ پاک کر دے اور قریطہ پیرہ میں پیدا کرے فصل بیان میں خشت الحدید کا استعمال کریں  
 بعض اوقات قسائم کے روغن لکھ ہوئے نظر آتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن ازخرفہ خشت الحدید میں اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس  
 حقا قریطہ زیادہ قوت ہو جب روغنہا طبیعت خالص ہو جائے اور نہ کہ ان کے کہ بالون میں قوی و طبیعت خالص اور راسی ہوئی ہے  
 کہ ہر گز وہ روغنہا فاسد ہو کر بالون تک نہیں پہنچتی اور تہ بالون نہیں کہہ سکتے اور کیا ہو جائے بالون اگر تہ بالون روغنہا کی ایسی چیز ہو

قوت اوغین ہو یا کوئی اثر خاص اوغین ایسا ہو کہ باوجود وہنیت کو بھی اونکا اثر نہ کرے۔ اور اس بات کی توقع اور امید اور ہمت ہو کہ وہ اشیا قوی الصنع ہوں کہ اونکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب بالیوست جوڑ کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائیں اگر کسی روغن میں لپائی جائیں اور بہ توسط ادویہ بدرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اونکا اثر بلا اذراق اس روغن میں آجائے شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہے جو ایک گروہ آدمیوں کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت میں بھی آیا ہے اور میں نے کبھی لوگ کتھو پھرتے ہیں کہ ایک عرق لینے رنگ شاخاوی جوڑ سے اگر اول بیچ میں قطع کر کے ایک شیشہ میں روغن بھرا ہو اور وہی میں اسکو والدین اور سب کو زمین میں دفن کر دیں تا ایک شیشہ میں خشک ہو جائے بعد ازاں خرب میں اسے کھولیں اور ادویہ ضروری کہ ہر اسی شیشہ میں بہت مساعروں اور سکا بدلو اور رڑا ہوا آجای اور اسی سے خضاب ہو جائیگا۔ اکثر ایسے خضاب بات کر روغن اکثر سوز ہو کر ہیں تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ قویہ لینے سے موثر ہوتے ہیں۔ جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کر دیتی ہیں اونکی تین ہی قسمیں ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسری وہ جو اشتر رنگ پیدا کرتی ہے تیسری وہ جو سپید رنگ پیدا کرتی ہے۔ اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہیں **فصل بیان میں سیاہ کنندہ دواؤں کو مہندی اور دسمہ ایسی عمدہ دوائیں ہیں جنکی بنی** پر تمام آدمیوں کا اتفاق ہے اور اثر انکا بحسب استعداد مزاج کو مختلف ہوتا ہے کسیک بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہیں اور کسیکو کم بہت مہندی کا استر لگاتے ہیں اور بعد ازاں جب مہندی کا رنگ جاوے اور دھو کر دسمہ لگاتے ہیں اور دونوں استر اور دسمہ کے لیے بھر زائد دسمہ جیسے کرتے ہیں یعنی جتنے بال خفیہ ویر میں مہندی اور دسمہ کا رنگ قبول کرتے ہیں یا اسی زمانہ تک لگاتے رہتے ہیں اگر چنانچہ زیادہ ہر کشتیکے اتنا ہی رنگ خوب پڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور دسمہ دونوں کر ملا کر ساتھ ہی لگاتے ہیں اور بعضوں کو یہی پسند ہے کہ فقط دسمہ سے اپنی بالی اشتر لینے سرخ زردی مائل کر لیتے ہیں اور بعضوں کو فقط دسمہ کا ملاوے ہی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر کثافت کر تے ہیں۔ ہندوستان کا دسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اس میں تلوپس زیادہ ہوتی ہے اور شہتہ سرت بہت ہوتی ہے اور دسمہ کرائی ویر میں لگ لگاتا ہے اور پھر بھی قلت کو ساتھ لگا دسکار رنگ سیاہ اور سب رنگ بالون کو ہوتا ہے اور اس میں تلوپس نہیں ہوتی ہے۔ جسکو منظور ہو کہ دسمہ کی تلوپس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ ہوے سیاہ کے پیدا ہو اور شہتہ بھی اور سرت بھی خفاکی جاتی رہے خفا پر دسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تلوپس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا اگر دسمہ یہ ہے کہ دوبارہ خفا اگر لگائے خٹوری ویر تک لگائے اور جلد اسکو دھو ڈالے۔ بعض آدمی خفا اور دسمہ کو آب ساق یا آب زار یا دھوپ فور کے ساتھ لگاتے ہیں اور کبھی پانچون کو کچا کر کے استعمال کرتے ہیں یا خفا اور دسمہ ہمراہ آب مصصل یعنی بہتہ کٹھا پانی دھوپ کا اور آب پوست جوڑ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اور یہ سب اجزاء میں خفا اور دسمہ کے ہیں اور بعض آدمی خفا اور دسمہ جوڑے اور دسمہ کا پانی پہلے اوسے آگ پر خواہ دھوپ میں اتنا گرم کرتے ہیں کہ صوف کو سیاہ کر دے اور پھر اسے پانی میں خفا اور دسمہ کو پیس کر لگاتے ہیں اور یہ ترکیب بھی جدید ہے۔ اگر خضاب میں سیاہ اور رنگ شریک کر دی جائے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا اثر دباؤ ملک ہو چھو نہیں دیتی۔ اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہیں کا خضاب مذکور ہے اور سکا اثر کرتا ہے وہ یہ ہے کہ کچھ مازہ روغن زیت سے چرب کر کے جلاتے ہیں اور پھر یہ ہے کہ اسکو کسی ایسی طرف میں سفوف کر دیں جس پر گل حکمت ہو اور رانٹھا جلا سنے کی یہ ہے کہ مازہ سیاہ ہو جائے اور اس میں سفوف آجائے زیادہ اوسکے جلاتے ہیں مبالغہ کریں ہمیں دسمہ تو مازہ میں اور دسمہ روغن اور دسمہ

پیشگی اور ملخ اندرانی ایک دھم ان کے سب کو ملا کر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کر لیا اور سیاہی اسکی پادار بھی ہوگی اس خضاب پر کا  
 نسخہ یہ ہے صفت ایک رطل ناز کو زیت سے چرب کر کے بریان کرین اس قدر کہ ناز کو گڑے گڑے ہو جائے اور رو سنج اور چٹکری اور کثیر اندر  
 پندرہ درہم ملخ سات درہم ان سب کو خوب بار یک پسین اور گرم پانی ملا کر لگاتین اور تین گھنٹے تک لگائے رہیں اور کبھی اس میں جتا  
 اور دھم بھی ملا دیتے ہیں وہ نسخہ جو ادا اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرد اسنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین جوڑی اور طین قہر لیا یا  
 کوئی مٹی کیون نہ ہو بنا سے میں لینے ہوئی سرسبز لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہوزن لیکر پانی سے ملا کر خضاب طیار کر لیں  
 اور برگ چندر کہ ہر جوش در تین اس نسخہ میں ساری عمدگی یہی ہے کہ مردانگ خوب سیاہی اور اگر مردانگ کو اس پائیز  
 پسین میں کہنا اور دھم کر جوش دیا گیا ہے یا دھوپ میں رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اس پانی کو چھ گھنٹے تک ہوزن  
 اور اسکی رطوبت کی حفاظت کرین ایضا خانا اور دھم مرد اسنج جو مثل ہر مہرہ کے بار یک پسین اور ناز و بریان اور رو سنج اور چٹکری  
 اور مٹی اور کثیر اور لنگ ان سب کو ہوزن لیکر خضاب کرین۔ اثنی اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہیں جنکو میں نے بعض کتب  
 میں دیکھا ہے اور ان میں وہ چند نسخہ جسے دل میرا قبول کرنا ہے اور یقین اس کے مؤثر ہونے کا ہے کتب میں صفت خضاب جدید خانا و  
 دھم و جڑ و رو سنج اور شب اور ملخ اندرانی اور ناز و بریان اور خبث الحیدر ہوزن ان سب کو کرین پسین اور چوڑی تا لنگہ سرخ ہو جائے  
 اس کے بعد استعمال کرین۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اس کا یہ ہے خبث الحیدر کہ شراب میں لیا ہوا تھا  
 سرکہ کی اتنی کہ چار اوٹھل خبث الحیدر سے اور ہو خوب سا پس کر بیان تک جو سن دین کہ سرکہ حلایہ بمقدار نصف کی اس کے بعد دو  
 اوٹھل خبث الحیدر کو رستہ دین تا آنکہ سب اسی میں مل جائے اور برابر خبث الحیدر کے ہلیدہ سیاہ لیکر اوپر بھی سرکہ دالین بعد چھینے ہلیدہ  
 کے اس کے بعد سرکہ میں ہلیدہ کو جو سن دین اس قدر کہ مثل غلیظ کو قوام اس کا غلیظ ہو جائے مگر حتم غلیظ برون ہوزن ہوزن ایک قسم کی  
 دوا جو شہو سے ہے جو مرکب چند اور ہے کہ کہ کے پکائی جاتی ہے جس سے بعد از ان روغن مناسب او میں پراگنا مائیتین کہ اس کے اوپر تک  
 بھر جائے اور پھر پکائیتین کہ قوام اس کا مثل غلیظ کے ہو جائے اور اگر چاہے تو اب دوبارہ کل حکمت کر کے کسی ظرف میں پکائیتین  
 یہ دوا باوجود نہایت کونگس پیدا کرتی ہے تو سب اسکا قوت چکر آئیں کی ہے ایضا کہتے ہیں چاندی کا میل سرکہ میں پکایا ہوا اکثر  
 خوب جو سن دیا جائے بالوں کی سیاہ کر دینے میں داخل ہو اور بچو پسندیدہ یوں ہو کہ بے سرکہ کے حامض نارنج خواہ حاصل اس طرح ہو  
 اور جو سن طبع کرنے کے لئے کو حاض مذکور میں درت تک بچکھو طین کہتے ہیں اگر کسی قفینہ یعنی ظرف میں شاح شقائق النعمان اور  
 دوساق شہدست لینو سویر کی اور سب اس شہدست کی مقدار اس قدر کہ ایک رطل شقائق کے برابر دوا قیہ دونوں سے ہو جو ساق اور یک لکھ  
 میں وزن کر دین سب اجزا مخلول ہو کر خضاب طیار ہوگا۔ کتب میں اس طرح اگر ناز و جڑ کا درخت قابل فوٹہ پیدا ہونے کے ہر اہ نصف رطل  
 اور سبک شب ملا کر سرکہ میں کبھی شیشہ کی ظرف میں سب کا سب سیاہ پانی خواہ زطوخ مسو ہوگا۔ کہتے ہیں اگر کدو تازہ  
 جو اچھی پختہ و خفت میں لکھا ہوا ہو اسکو سرطوخ کر کے جو کچھ اندر اس کے مغز اور خشم غصہ دین رکالڈ الین اور پھر ادین تک  
 اور قدر خبث الحیدر یا دھوپ چٹکری جو کہ وہ سے جدا کر دی گئی اندر ہر کے اوپر کل حکمت کر کے پھر دین ساری اجزا پانی ہو کر خضاب  
 سیاہ بنائیں گے اور سیاہی اور مرد و طیار ہوگی۔ کہتے ہیں کہ اگر برگ کبیر کو میکہ کسی دودھ میں خصوصاً عیر تو سکے  
 دودھ میں جو شش دین تا آنکہ کثرت باقی رہ جائے اور بات چھینے سے پہلے دین بہت عمدہ خضاب





قشریہ اور اونکاپانی اور اقباقیا طبعی یعنی چند رنگ چند راہ اس اور صبا لاس ملا دن مردانک چوہ اور سرکین کی سبب  
 اور ہواہ نامی اجساد و صفتیں بھی فصل اول دن ادویہ کی میان میں جو سرخ یا شتر رنگ پیدا کریں کہتے ہیں کہ فصل  
 جو تازہ اور تر ہو اور سکاپوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سواک روشن کریں تو سب سے رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسطرح  
 جو کہ آمین اور الزاج بھی خضاب بنسری ہے اور اوشی ویر لگا یا جاتا ہے جتنی دیر تک خدا کو لگاتے ہیں اور تیرہ شرب کو راتیا  
 ہوزن کے برابر اور تھوڑی سی اور تیرہ یا دنا کو طبع کندش میں گوئند کہ خضاب لگاتین کہتے ہیں کہ پختگی اور اسفرک اور زعفران  
 یا مر کے ہر اشورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑیں اور کبھی چند روز کر اسی طرح رہنے دیتے ہیں اور اگر اس دوا کو کرطلہ کریں اسطرح  
 کہ ترس کو سرکہ شرباب میں گوئند کہ اس دوا کو ملا تین۔ ایضا ترس مسوق دس درہم پراخ درہم رخ الدباغین یعنی شورہ  
 لونا دیوارون کاتین درہم فرو شرباب سوکھا یا ہوا اور جالایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخاں لگو بقدر کفایت محرقوی سماق دو  
 اوقیہ نانوتین اوقیہ آذریون زرود و اوقیہ پر سیاوشان دوا قحہ اور روغن آبنہ تین ایک یا قحہ ترس شربابیں دو کف دست بھر  
 سیکو بار یک کوٹ کر دس رطل پانی میں چند روز کرین بعد ازاں یک گرم ہر پر ہوا کریں کہتے ہیں کہ جو شانہ سعدا و کرندش کا پائین  
 جو کہ خوب طرح خوش دیا گیا ہو شتر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ درو شرباب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان بار روغن ازخرسہ ملا کر بھی ہوگا  
 فصل دوم خضبات کے بیان میں یعنی جو دوا تین بالوان کو سپید کر دین لٹک خطاف اور ازخجلہ سفیدین اور اسطرح  
 دینے ہوگا ازخجلہ دھین سپید ازخجلہ مولی کے چھلکے اور تھکے گا و اور بنار کبریت اور قضا کر اور قضا کر تینوں جدا جدا یا سب کو  
 ملا کر خضو جھا جھا کر اور اس سے زیادہ اثر داریب ہے کہ گندھک سو اسکو دھوان دی لین ایضا کچھ راسن اور مولی کے چھلکے سو  
 ہو کر اور پختگی کو تھین یکجا کر کے نصف وزن ہر ایک دوا ہوں ان کی صنف عربی ملا دین ایضا بزرگ نرسن اور شتر خشاش اور  
 قضا اور اگر ان دونوں کے عوض بھگٹا لین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب بلیار ہوگا اور اگر اس میں کافور اور گلاب شرباب ہوں  
 عہد ہو جائیگا۔ کبھی بالو کو گندھ کر گندھک میں پیچہ کر کے اونچا کی دھونی تیرہ تین اور رات بھر پین دوسریہ اسطرح کر دین فصل  
 تزارک احوال صید جو خضاب کی تار خضاب میں کثرت ہے اکثر اقسام خضاب کو دماغ میں برووت پیدا کریں  
 اور مفسد میں دماغ کے اور اسکو ایسی حالت میں کر دیتے ہیں کہ استعداد فوانل کی دماغ میں بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کو خارج ہو  
 کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسطرح اور اقسام کے مضر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے۔ ان مضر نوان کا علاج اولن اوویہ صلیب سے جو  
 خضاب میں داخل کی جاتی ہیں کرنا یا سب سے بالو خضاب کو کوئی خوشبو دھوا و شکر اور لونگت غیر لگانی پاہو۔ کبھی خضاب  
 سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بالی کھنچ کر شل کوئی کے ہو جاتا ہے اور اسکی وضع او شکر کا قحہ اور بری ہو جاتی ہے اسکا تدارک  
 اسطرح کرتے ہیں کہ خضاب میں ایسے اجزاء داخل کریں جو کہ بالہ کو قہقہ کر دے اور بالوں میں خچہ اور کوئی مگر والی صورت پیدا کر  
 نہ دے جیسا ایسے بالی جو فرو ہی سخت او خوش ہیں اون میں یہ شتر و پید ہر گاڑا و کی نرسن کی یہ تہہ کر دینی چاہیے۔ کبھی خضاب کو  
 یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بالی طبع جاسے ہیں اور دماغی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال لٹ جاتا ہے اسکا تدارک ایذا خضاب کو روغن شتر  
 اور روغن بیری سے کرنا چاہیے۔ کبھی خضاب لگاتے سے جلد میں بھی سیاهی آجاتی ہے عوام الناس طبع کو اگر باطنی اور بیرون غیر  
 سی و دھو سکتے ہیں حالانکہ روغن کر مہ سے زیادہ تر اس سیاهی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ کبھی ایذا خضاب کے تدارک

عارضی ہوتا ہے اور حصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ بالی جیسے کہ تھپے سے رستے میں بہترین دوا ہے جو ایسے وقت استعمال میں یہ ہو کہ اسی خضاب سے بقدر ایک تھپے لین اور خشک کرین خصوصاً اس خضاب سے جین توں غواصہ جھنکری وغیرہ کی شرکت سے ہے پس اس سوکھ ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہیں آئی ہو یا قریب ہو کہ اب جاتی رہی ایک لکڑی مثل مسواک کے لین اور اسے ترک کر کے اوسکے کنارہ پر اسی خضاب سے جو بہتہ اور مقفود ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اڑھا کر اونہیں مقامات پر لگانے جائیں جہاں بد رنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لافون اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں جب یہ اوان اثر کرتے ہیں حصول جاتا رہتا ہے اور خضاب بچتہ ہو جاتا ہے فہمصل خزانہ کے بیان میں بھوسی اور بھا کو خزانہ کھتری میں کیفیت خزانہ کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے ہے چونکہ مناسب ہو اسلئے ہم یہی کہتے ہیں کہ خزانہ وہ ابر یہ یعنی بھوسی ہے جو سر میں پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک خاص قسم کا نقشہ خفیف ہے کہ سر کو بوجھ فساد فراج کے عارض ہوتا ہے اور خاص کر یہ فساد طبع اعلیٰ میں جلد پر کی پیدا ہوتا ہے اور بدترین اقسام اسکی وہ ہے کہ آخر کو نوبت بقشر اور زخم کی پہونچاتی ہے اور نہایت شہرینہ مقامات روئیدگی میں بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد بھی مادہ حاوہ لودنی سے ہے اور کبھی خرون سوداوی سے اور کبھی روغن کی شرکت سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک سو فراج سر میں ایسا ہوتا ہے کہ جو مادہ صالحہ سر میں پہونچتا ہے اسی فساد کہ دیتا ہے۔ کبھی محض خشکی اور بیوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا فراج درست اور جلد ہوتا ہے اور کبھی شرکت بدن بھی خزانہ پیدا ہوتا ہے علامت خزانہ خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دیا ہو جاتا ہے اور سر کے خزانہ کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو شہم اس سے زیادہ شدید ہے اس کے ازالہ میں ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اوسکے ترطیب اور تعدیل کرن۔ ایک قسم خزانہ کی اس کو زیادہ دمی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت بقشر کی آتی ہے اسکی علاج میں واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضروری ہے کہ سبب اسی خزانہ کا امتلا بدن ہو مادہ سے بعد ازاں جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کریں اوسکے بعد روغن سے ترطیب کریں فہمصل ادویہ طمینیہ خزانہ کی کہ تخمینہ لگتے بالکل جو خزانہ قریب العمد اور جدید ہو اور خفیف بھی اوسکے دفع کے واسطے فقط آب چغندر اور تھپی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطبع اور میں چھپے کا یا تھوس اور یا قلا اور تخم خطمی زیت میں پکا کر اور لعاب بیدانہ اور خطمی اور کثیر اور طین فوزی اور قیہو لیا خصوصاً عصارہ چغندر ان سب کا استعمال ایک کھنڈہ کے عصارہ برگ بید سریر والین کے بغایت نافع ہے اور ترمندی اور کرفس اور عصارہ کرفس اور طبع آزاد درخت اور برگ شہد انخ اور برگ کھنڈ اور یہ دوا خری کو دوائیں کبھی خزانہ قوی پر لگاتی جاتی ہیں یا ایک لطیف میں اور بادام مقشر ہمراہ سر کے اور میں چھپے کا برگ کھنڈ سامتیدہ کے ہمراہ اوسکو آب چغندر میں تھوڑے سر کے کو ہمراہ پیکر لگاتے ہیں ایضا خنڈ کو فنیہ اور خطمی سر کے میں ملا کر ملا کریں۔ یا سرخہ نرم نرم کنارہ یا شہد کو پیکر حبث مثل خضاب کے یا ایک ہو جاو مثل خطمی کے استعمال کریں یا خطمی کو زیت میں پروردہ کے یا کندر کو شراب میں مخلول کر کے زیت ملا کر دوا کر برابر استعمال کریں۔ ایک دوا لطیف اور اصل الاصول یہ ہے کہ سر کو آب برگ بید سے دھو میں اسلئے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور خوب ہے اور بے ضرر ہے اور واجب ہے کہ جس دوا سے سر و سہ چکیں اوسکے بعد شب کو تیل فرو سر میں لگاتین جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ فہمصل خزانہ قوی کی ادویہ کا بیان بوقت اور کرہیت اور مفعول کا اور شہم حطل اور دود شراب اور رائی اور



سود بیج اور آگیند سوختہ اور خرب اور شافیا وغیرہ کو سر کے دھونے میں استعمال کریں ایضاً قہو لیا کو لیکر ناخ کا و ملائین اور استعمال کریں  
 اور دو گنٹھ تک چھوڑ دیں یا حسب البان اور اردو یا کبھی برابر وزن میں لیکر پانی میں جو شہ دین اور سر کو اس سے دھوئیں ایضاً  
 و ردی شرب ایکر طبل اور صابون ایک او قید پورہ چار درجہ سب کو یکجا کر کے سر میں لگا دیں اور آب چقندر اور سچے کے پھین سے  
 دھو ڈالیں اور اسکے بعد روغن اس کو طلا کریں کہ کبھی سر میں گام کا اوچھ پیکر طلا کرتے ہیں وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام کر کے  
 دوبارہ سر سے شرب کو بھی دو لگاتے ہیں اور رادہ شرب کی پیشاب سے اس کو دھوئے ہیں خصوصاً مادہ شرباعالی کا پیشاب زیادہ نافع ہے  
 پس ہوا آگیند در بارہ از الہ خراز دی کو قوی دوا ہو۔ اس طرح وہ دوا جس میں قلعہ در اور سود بیج پڑتا ہے۔ یا کف بورہ کا اور قلعہ در  
 لیکر سر طلا کریں اور قبل طلا کرنے کے سر کو مسدود ڈالیں اور کبھی ان دونوں کو زیت کو ہراہ جمع کر دیں۔ یا سود بیج کو زیت میں  
 ملا کر ملتے ہیں ایضاً کریت اور قلعہ در اور بورہ ہموں لیکر لاذن شرب کرین اور روغن مصطکی میں گھلا کر سر میں ڈالیں اور کبھی  
 اس میں خرب بھی ملاتے ہیں **فصل** ایک دوا کے بیان میں ہے جس کو بعض جدید اطباء نے دعویٰ کر کے لکھا ہے کہ اس سے تجربہ کیا و  
 عمرہ بر آہی کشتہ زونانی تازہ نصف خرب بطکی چربی ایک جز روغن خیری ایک جز چہارم جز لاذن دو جز پیلے سر کو صابون اور  
 آب گرم سے دھوئیں اور اسکے بعد سوکھ موئے کرے سے خوب ملین کہ سرخ ہو جائے بعد از ان اونہیں اجزاء مذکورہ کو کاشانہ و  
 لگا کر پین میں بعد دھو ڈالیں دو سہرہ صیقلہ جلد کے احوال کا بیان بنظر لون اور رنگ **فصل** بیان میں **لون**  
 اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہیں سیاہی رنگ میں دھوپ اور سردی اور میں شدید اور کم نہانے اور کبھی  
 اشیاء کھانے اور خون میں سودا و بیت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل**  
**رنگ** کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور عیون اور کئی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع لینے و رکے اقسام اور بوجہ  
 شدید کا معدنہ بدن پر اوٹھنا بے پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات میں اجواب کی خور  
 اور بہ کثرت اوسو سو گھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے سر کے کبھی ہمیشہ خورشید رنگ کو زرد کرتی ہے  
 زیرہ کو بطور مشروبات یا بطور بطوخ کے لگانا سر کے ملا کر جس جگہ زیرہ کا انداز لگا ہو وہاں دیر تک بیٹھا سر کے اور بھی زیادہ کھانا کہ مرگون  
 میں سیدہ ڈالو اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہنچے پاس بلکہ کسی قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہنچے اور زردی پیدا  
 کرے **فصل** **اول** اشیاء کے پانچوں جو رنگ کو اچھا کرتے ہیں اور وہ خوبی بوجہ براقت اور سرخی اور جلا کرینے  
 کی پیدا کرتی ہیں۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اسی سے جلد میں رونق اور صفائی اور حریت  
 ہوتی ہے اور ان اوصاف کی معین وہ شو ہوتی ہے جس میں جلا و خفیت کی قوت ہو (جیسے بخار صفراوی) کہ جلا کی وجہ سے  
 جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جب سردی و در جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شے کے سبب جلافت جھل جھل کر الگ ہو جاتی  
 ہے اور جلد ہمو کر آتے جانی ہے اور یہ طرح چھل جاتی ہے کہ اگر جلد ہمو ہو تو اس سے خفیت اگر اس خلط جلتی میں رنگ  
 بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ جو جسم کے اندر رہنے جلد کی طرف آکر بہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اس میں استیلاج اسکی بھی ہے کہ نسبت کسی  
 پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوا خارجی سے جلد متحرک بھی ہو۔ جو چیزیں خون کو حرکت دے کر جلد تک پہنچاتی  
 ہیں اونکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رفیق کی کرتی ہیں اس لیے کہ خون جدید اور رفیق ہے جب کثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ ہر جگہ کا دوسرا فعل حرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کر دینا تیسرے پیرا کہ اسی حرکت کو منتشر کر دینا اور حرکت دینا کہ اس سے پھیلا دینا اور خارج بدن کی طرف خون کے آنے کی جڑا ہین اور بخاری ہین اولن سہولت تک پہنچاؤں  
کہ اولن بخاری کو وسیع اور کشادہ کر دینا جو تھوڑے بدل کہ خون کو حرکت فوری اندر سے باہر کی طرف بھیج دینا۔ رنگ کی خوبی پیدا  
کرنے والی انشیا بطریق اول اپنے رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیز ہین جیسے کہ بخود کا استعمال کرنا یا بعض غیر شربت اور اللہ اللہ  
شراب ریحانی یا بخیر کی خوشی کہ یہ سب چیزیں خون الباسی رقیق پیدا کرتی ہین جو جلد تک پہنچ کر آجاتا ہو اسی سبب سر رنگ کے  
اچھا کر دینا ہر جگہ اور بعض نسخوں ہین قبل لہاف وارہ ہے اور وقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سر فرہی پیدا ہوتی ہے جو بخود  
صالح کے آنے سے ہین اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ فاقہ است کی بڑا ہو گیا ہو اور رکھا ہین آگیا ہو اور اس کو خواہش ہو کہ اس کا وہا  
اصلی رنگ پھر پیدا ہو جائے لازم ہے کہ انکو خشک کو ہمراہ بسر لینے کچھ ماس کے کھانا شریح کرے یہ دونوں مہود خون لطیف کو زیادہ  
کرتی ہین اور حرارت غریزی کو بڑھاتی ہین۔ اعادہ لون اصلی کو واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار ہو نہ شراب اور دودھ پیا کرے  
خون کو صاف کر کے ہوا شیا تک کو خوب کرتی ہین او کی مثال جیسے ادر لعل صغیر اور ہر کار ہے کہ ہمیشہ متحمل ہو اور سلیکے کا بل بل  
سے بھی قوی تر ہے۔ جو انشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہین اور پھیلاتی ہین جیسے علقیت اور فلفل اور بعد اور تر فلفل جب طعام ہین دلی  
جائیں یا جیسے زعفران گز عفران سے خون ہین رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے یہ خصوصیت ہین ہر جگہ ہین فلفل ہین احتمال رکھتی ہے  
سج لینے جسکا جسم مہود ضعف فرہ ہو یا سہیج بخیر و بدینہ شخص جو سچ کی بخاری سے لاغر ہو گیا ہو اور رنگ اس کے جسم کا بد رنگ ہو گیا  
ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ کچھ ہو لینے زعفران پہنچ ہین و اگر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے اور یہ ہر فرد ہین مذکور ہے ہین مہود کدورت  
زعفران کی ایک رسم تک ہو اور زونا و فاوزن دور رسم اور زعفران لہاف در ہم ہمراہ شکر کے استعمال کرنا الیج نامی ایک نبات وہ بھی تر  
دن ہے مہود تیز زنی لینے ہر جگہ انہم ایک رسم سے دور رسم تک جب سولہ ماہ معلومہ کے ہر وقت متحمل ہو خون کو شہادت اور کچھ  
کچھ لاتی ہو اور سوین سے تبدیل کی ضرورت اس لیے ہو تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے۔ بقول ہین جیسے مولی اور کدورت  
اولصل اور کدورت خاص کر کو اور ہمیشہ کدورت اور کدورت کا استعمال۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزائش کر دینا  
عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جلال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی کرنا ایضا سرور اور طرب اور مطالعہ ہین روبرو کرنا  
اولن افعال اور اعمال کا جو مانوس ہون جیسے خوش آواز کے گانے کو سنانا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع کرتے ہو  
اونکی صحبت ہین باطریق اور شہنش کہ لوگوں کی صحبت ہین رہنا یا تیر اندازی کی صحبت ہار اور تیروں کے پیروں کو انداز مخصوص  
خراگہ و دور کی پیش قدمی کو دیکھ کر دلخوش ہونا اور ان کے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو اشتعاش و خوشی کے باعث ہوں  
باب ریاضات ہین مذکور ہو چکی جو انشیا کہ خارج سے اثر خمس لون کا پیدا کرتی ہین دہی انشیا ہین جو کہ جذب کر کے خون  
اندر سے باہر لاتی ہین اور جلا بھی کر دینا خلوصات اور غسولات جو در باطل منتشر اور اردو اور کدورت سے پاکیزہ اور شہادت  
اور کدورت مخصوص ہین سو بنائی جائیں مسور کا آنا اور چاول کا آنا اور غری سلاہی رلاہی اور یا رہا اور یا بخیر کو کدورت اور  
روغن مہولگی پوست پھیلا دینا سبب کا مہولگی اور شکر اور سفید راج برادہ حاج پرائی ہے۔ جیسے شہان اور جلاہی و شہادت  
جی اس بارہ ہین قوی ہے۔ باوام شیرین اور باوام تلخ اور تخم خیار اور تخم تر بوڑا اور تخم قلعہ اور تخم کدو اور تخم تر سب اور تخم جود

بہت سے لوگ چینی اور چنگی چہرے صاف ہوں بالوں وغیرہ سے اونکو نشا ستہ اور کثیر ادم ملا کر سر و زطلہ کہ نامفید ہو تا ہی  
 عصافہ قناری اور زرد و جعفریہ کسم کا زرد پانی اور زرد و کرم حسب وقت کہ روشید ہوتے ہیں اوسے گرجی سے اور جو شانہ  
 خلاف اور عجیل جسمین وہ ہر اہو جاج اور جو شانہ گوشت صفت کا اور سپیدہ بھینہ اور جو شانہ بھینہ اور کلیل الملک اصول  
 جمید باطلای مقشر کسم ترس تخم رب مغز تخم خربوزہ و خورشا ستہ اس سے غسول یا او بٹنا طیار کرین و سمرہ جمید آرد با قلا آرد و  
 ہر واحد و جو بین ایک خور عدس مقشر کثیر الشا ستہ ہر واحد نصف خور و عفران اتنی کہ رنگ آجای قشب کو طلا کرین اور صندم نہاد  
 اور نہانہ کے واسطے جو شانہ پوست خربوزہ با طلیخ بھنشتہ وغیرہ اختیار کرین و دوسرے الفسوخہ با دہم شہین کثیرا صغری آرد با قلا  
 عری السمک جملہ اجرام وزن لین اور عری السمک کو بقدر کفایت پکھا کہ جلا دویہ او ہین اینختہ کو کے طلا کرین و دوسرے الفسوخہ  
 آرد با قلا اور جو اور خور و در سمنہ یعنی شادمانہ بری سپیدہ بھینہ بین ملا کر طلا کرین۔ لبوس جو لبصل الزر سے اور لبصل اور بورہ اور  
 اجوا بن ہر اہو شہد کے جلا کرین بین قوی بین اور اشق اور روغن بابونہ اور صندم تازہ بشدت جلی بین اور کرات زرنجہ و فلفل  
 اور زرنجہ و کسم بھی سمرہ و دوسرے زرد و جعفریہ کسم کا زرد رنگ یا شاک بختہ کرین کہ غلیظ ہو جاج اور اوس غلیظ القوام سے کسم  
 اوقیہ لیکر شل قوام طلا کر ان او یہ کو گوندھین بچال کنجشک تیق ترس بین مغز تخم خربوزہ بزر الہنج مقشر اور خوب ساجدہ  
 کر کے طلا کرین سمرہ و دوسرے کثیرا زجاج شامی جو شل خبار کے پسا ہوا و زعفران ترس لب حب لقص ہر واحد سو اگشتقال و روغن  
 یا دہم ملا کر طلا کرین اگر تمام شب چہرے پر طلا فر دل سپید اور زرنجہ سپید اور زرنجہ سرخ اور زرنجہ زرد کے دودھ کے ساتھ کرین اور صندم  
 منہ دھو تین چہرہ خوب سرج ہو جاج گاسہ یہ سخت اور بقوت جلی ادویہ اوسے چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہیں جو کہ ابتدا اجدام بین بدر و پ  
 ہو گا ہوا اور رنگ اور ثور دس بین ایسے ہوں کہ بھول گیا ہوا اور دانہ دانہ سے اور بھرا لے ہوں اور کھی حسب وقت او سپر لگایا جاج  
 ان سیکو وور کر دیکھا۔ بروقت حاجت روغن زرد کو ہر اہو سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہیں اور کف بورہ کا  
 استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضا ایک رطل صابون اوسے کے برابر اشق تین رطل پانی بین حل کرین گچھا کر کے  
 ازان او سمین سات سات اوقیہ کنہر اور مصطلی اور لظرون ملا کر سیکو پسین شیشہ کی کھول وغیرہ بین جب خوب پس جا  
 رات کو استعمال کرین ایضا شکر کا آٹا اور چنے کا بین اور آرد بابتلی اور آرد جو اور ترس اور ایر ساج زکس سب خرامم وزن  
 صمغ عربی پنج ترس نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سیکو پسینہ قرص بنالین یہ بھی جاشا ضرور ہے کہ جو دوا کلف او  
 برش اور ثار بدری وغیرہ اور کدورت خون کو مفید ہو اوسکا فاعل خمین لون بین بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی غوطی سی  
 بیان کافی ہے فصل بیان میں حفظ جلد کو دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے  
 گزند ہو چا ہوا اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہو کہ سپیدہ بھینہ یا آب صمغ یا ہوم روغن کا طلا کرے یا سپدہ  
 صاف پانی بین بھگا کر سکے اور بر کار تیق اور صاف لیکر سپیدہ بھینہ بین ڈالکر موندہ پر سے فصل امار اور نشان چوٹ  
 لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا سیاہ نشان اور جہاتین کو تو نقطہ مراد سنگ سپید شدہ اگر کسی چہرے  
 ساتھ طلا کیا جاج دور کر دینا سیاہ باب خیر ملا کر داسنگ کا لگانا اوسکو دور کر دینا سیاہی طرح سیاہ مہج بین جو تہیز نکات  
 اور وہ شہر سپیدہ و دھبی نافع ہو اور بخوبی نفع کرتا ہو اگر طلا کیا جاج۔ وہ ترکاری جسکو طفل المار کہتے ہیں اور سیاہی طرح بر گ



اور کندرا اور مولی اور فوٹج تازہ و تر ہمراہ زرخ کے یہ سب مثل آب کشیز اور کرفس کے ہیں اگر اس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ ہو ہمراہ سرکہ گھنے کے لگا ہین نشان مذکور جاذبہ اگر سبز رنگ کا ہو اس طرح کندرا اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو باد بخان کے رنگ کا چھنی بڑ گیا ہو مٹ جاتا ہے اور آفستین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اس طرح عکاک لبطم اور لاذن بھی اوزر آہو کہ اس نشان پر چونہ رنگی رہنے دین۔ اور ہم ناطلیون بھی جید ہے طلا کو جید اسی کے واسطے باوالم لکھ منتشر ایکد رہم صدف سوختہ حرف ابض ہر ایک دو درہم ماش منتشر نصف درہم خود سپید منتشر دو درہم کر سنہ تر مس نصف نصف درہم زبد البحر ایکد رہم نہایت پورانی پڑیاں خشک ایکد رہم انزوت ایکد رہم آب جوار شکر ملا کرین آب نرج کے ساتھ ایضا اینٹ پاور انے مٹی کے برتن پر جو لونا جم جاتا ہے اس کو طلا کرین اور کیکچ روغن جوز کے ہمراہ ایضا نطرون اشق مر کریت زرد و مہوزن لیکر کرین طلا طیار کرین تاکر قوت ادویہ کی ٹوٹ جاسی اور تیزی کم ہو جائی اور زخم نہ ڈلے۔ اس طرح قیو لیا اور پینال کبوتر و صابون اور کندرا برابر وزن لیکر کرین میں ملا کر طلا کرین ایضا بارہ سنگھا سوختہ کر کے جب سپید ہو جائے کندرا اور کر تر مس آرد کر سنہ آردیات ملا سب مہوزن نوشتا در باوالم تلخ بعد ثلاث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک انین سے کنستیرا صمغ عربی رنج ا وزن ایضا پہلے عکاک لبطم سر ضما کرین بعد از ان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سبکو شہد کے ساتھ جمع کر کے طلا کرین بدوا نمش کو اور زخمین کے نشان کو بھی مفید ہے۔ کبھی حفظ جلد میں بچپن کی بھی حاجت ہوتی ہے فصل چھپک کے واسطے اور زخمون کے نشان کا بیان جنہی قوی ادویہ اوپر کی فصلوں میں مذکور ہو چکیں وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح سبب سے پڑ جائیں مفید ہیں اور بیشتر آثار قروح کی واسطے ادویہ مجرب بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ گدھے کی چربی یا عصارہ اصل آ جواڑہ ہو غوطر اس شہد ملا کر باحق یعنی پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کر کے۔ فائبر کو اگر زیت میں پختہ کر کے جب غلیظ ہو جائی استعمال کرین اور یہ مجرب ہو۔ اس طرح یہ صفا بھی مجرب ہے صفت ایریا اور قسط اور مرکب مغسول بارہ سنگھا جلایا ہو اور شش کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے ایضا اونٹ خواہ اور کسی جانور کی میگنی جو کھنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان بوسیدہ ہر واحد دس جز بنج قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جز کر اور برتن مٹی کا دس جز زلناستہ دس جز تر مس باخ حسد و روغن تخم تر لوزہ روغن انز منتشر ہر واحد دس جز برین دس جز حب لبان پذیرہ جز اب شعیہ بین گوندہ کہ طیار کرین اور اگر اس میں قسط اور مراد زراوند ہر واحد دس جز بلالین نہایت عمدہ ہوگی۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے بیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہیں فصل خون مردہ اور بریش اور کلف اور نمش کا بیان خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر پھانسی کہ یا تو کسی رگہ رگہ یا لینی سے موندہ کھل گیا یا کسی مزہ وغیرہ سے وہ کھٹکا فٹہ ہو گئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بہہ کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہنچتی ہے۔ جو خون مردہ مایل بہ حمرت ہو اس سے نمش گہنے ہیں اور سیاہ رنگ کو بریش اور لٹینی کہتے ہیں جو خون لٹہرا ہو اس سے معلوم ہوا سکام کلف ہو جبکہ ہندی میں جیائین کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہیں۔ اکثر اوقات میں صاحب نمش کے دونوں ہونٹھے پھٹ جاتے ہیں لہذا یہ کہ اس کے فرائض پر جو سم غالب ہوتی ہے۔ ان سبب امراض مذکورہ کے علاج میں بہت جلدی کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور سببہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اس لیے کہ بعد بنگلی اور سیاہ ہونے کے پھر علاج

بدشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو نو ایک مضع لینے آگے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نمونے پائے۔ پھر اگر اس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے برزی اوسو نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو تو اسے برزی ہٹا دینا چاہیے بعد ازاں علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود بخود شش اور برش کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً خضاد قابض کا بھی استعمال کریں تاکہ زخم کو سونہ ہو پھر دوبارہ خون نہ برآمد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ جلا کا استعمال کرتے ہوں اس کے ہمراہ بھی شکریت ادویہ قابضہ کی رسائیے تاکہ ہو کہ ادویہ جلا جو باعث ہیں وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کریں خصوصاً ابتدا و کلفت کو علاج میں اس اور کالچا کرنا پر ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور نرا ورنہ نہیں ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو شدت لنت پیدا کرے بن اور جو کلفت فرمن اور کثرت ہو چکا ہے اور اب بڑھتا ہو بلکہ ٹھک رہا ہے اوسکے علاج کرنے میں اس امر کا ہوا پر بیان ہوا خوف نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج میں دوا محلول و لذاع کا استعمال و قانون طرح کی دوائیں ضرور ہے کہ کھلی جائیں یا اوٹھ جائیں اور پے در پے ہی طریقہ جاری رہے۔ کلفت فرمن اور کثرت فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکو سو اور کوئی قسم کلفت کی فرمن نہیں ہے۔ کبھی ابتدا و زمانہ میں خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر بزرگ اوس بانی سے لٹول کیا جائے خضاد و صاف اگر اس بانی میں قوت جلا بھی ہو اور کبھی ہلکے پھلے لٹول وغیرہ سے کھینچ لگا دیے ہیں۔ کبھی شیا و مراد و شیا و وری بھی اگر کثرت جلا کا نافع ہو تو اسے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلفت کو دھو ڈالیں اوسکے بعد دن بھر میں دو مرتبہ طبعی اکلیم الکلیک کا استعمال کریں۔ سب سے بہتر جو اس مرض میں مستعمل ہو ہی دوزن دوائیں ہیں اگر آب جلی کے ساتھ مستعمل ہوں۔ جو شیا و مراد بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اس میں داخل ہوتی ہیں سب ضعیف السمل ہیں ترش سرکہ میں جگڑا ہوا انجیر بشیر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اس طرح فطرون بران کیا ہوا۔ اور پینال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کر میں شہد ملا کر۔ ایسا پہلے موضع کلفت کو فطرون سے دھو ڈالیں بعد ازاں صمغ لطم کا خضاد کریں اور چھ روز بندھا رہنے دیں بعد اوسکے دھو ڈالیں اور سو بیاں چھوٹیں تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد ہو بعد ازاں خون کو پونچھ ڈالیں اور چھ روز تک یونہی چھوڑ دیں بعد ازاں نمک سیالک کریں اور آدھو کھنڈ تک ہنویں بعد ازاں اس دوا کو ادھر سے پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکلا جائے گا وہ دوا یہ ہے کہ زلفطرون چونہ موسم شہد پہلے موسم کو گھلا میں شہد کو سا خضاد و صمغ جلا کر خرا کو ملا کر خضاد کریں اور دن بھر میں تین چار خواہ پنج مرتبہ استعمال کریں اور موضع ماروف پر لگی رہنے دیں پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو دن خ کو دنا گو دانے سے رخصت ہندوستان کے بندوبست رسم ہی پڑ جائی ہیں اونکو بھی دوا دور کر دیگی۔ ادویہ مفردہ میں سے جو کہ جلد اور عمدہ ہے کندشن ہمراہ لباب جگر اور بادام تلخ کھم کر تب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جرجیر تلخ گاد کے ہمراہ اور کستر و برگ بیروج کے شش پر لی جائی اور دیکھ لانا ایک ہفتہ بھر اور مرتبہ شش بھی لٹوے جلد جو خون مردہ کو واسطے اور جلا ادویہ ایسی چھین نعت جلا کی زیادہ ہو وہ بھی بکار آتی ہیں کہ اونکا ذکر اب آگے ہے میں ہو چکا ایضا فرد ما اور مراد و شیا و صمغ الکلیک الزرینہ بلہوس جسے تلخ پانچ کہتے ہیں ہمراہ شہد کی اور بنج کوف حیدر جالینوس اور دیگر اطباء نے تجویز کیا ہے کہ روز چھین لینے روز شش اور چھ لٹوے جلا کر اور ہوا خوب بار یکب پھینکے رات بھر یا شش پر پانچ جلا جائی اور پھر اوس کو دوبارہ باندھیں ایضا فاشرا یا خاشیر استین اور شیر لینے لاسے آب انگور اور حب البان اور با سین

سودا اور دھوڑنے کے واسطے  
سی دوا ہے





اور اسکی دوا کا بیان دشمن گوندنا گوندانے سے جو داغ پڑتے ہیں اسے کہتے ہیں دشمن کے داغ کی رو کر کہی جاتی ہے اور اسکی  
توسیع باب بخش بین بیان کردہ ہیں اور بیشتر فقط نظرون سے دھونا اور اسکی بعد حاکم البطم ایک ہفتہ اور سب لگانے سے بھی  
یہ داغ چھپتا ہے بین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جائے اور نمک سے مالش کی جائے اور پھر حاکم البطم کو دوبارہ اسی طرح لگا کر بائیں  
داغ سب چھوٹ جائیں اور اسکی ہمراہ سیاہی و دشمن کی بھی دور ہو جائے گی۔ اگر یہ نہ کیجیں تو نہ تو ہر سو اسکی کچھ دباؤ نہ ہوگا  
کہ سوئی سے اس جگہ کی جلد کو مشک کرے اور بلا در سے زخم ڈالیں اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے میں فصل بیان دشمن  
اور حمہ مفرطہ کا بیان بادشنام اس پنج سرخی کو کہتے ہیں جو ابتدائی جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر  
آجاتی ہے یا اطراف مجذوم ہوتی ہے خصوصاً جڑوں میں یا اور سردی کے زمانہ میں اور کبھی ایسی سرخی لینے بادشنام کے ہمراہ قروح  
بھی ہوتے ہیں اور سب اس سرخی کا بھی ہوتا ہے کہ بخار دموی کثیر المقدار جو برودت کو محقق ہو کر نکلنے نہیں پاتا ہے اور  
پیدا کرتا ہے علاج اسکا استعمال اور فصد اور پچھو لگانا اور زو جہاں کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو نیک کے واسطے ابتدا  
جذام کی جاتی ہے اور اسکا بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے فصل بیان بین بہق اور وضع اور برص ابض اور  
اسو و کی فرق بہق اور سپید داغ میں یعنی جو برص حقیقی ہو یہ کہ دونوں میں کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد میں ہوتی ہے  
اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو کر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہنچ جاتی ہے  
سبب عام ان جملہ اقسام میں یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلتنے والی ہے کہ عام بدن میں ہر ایک جگہ کارنگ اسی غذا میں  
پیدا کرتی ہے جو اس جگہ پہنچتی ہے اور اس قوت میں ضعف آجاتا ہے اسبب یہ ہے کہ غذائی کو مشابہ اور عمر تک جلد کے کہیں  
کر سکتی اگرچہ بہن واسے بد نہیں یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت وافر قوی ہوتی ہے کہ اس مادہ کو سطح جلد پہنچ کر  
ہی اور برص کا مادہ غلیظ بھی ہوتا ہے اور قوت وافر زیادہ خفیف ہوتی ہے اسی سبب یہ مادہ بیاض باطن میں رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا  
پہنچتی ہے اسکو فاسد کر کے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس انتصاف کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیر لون میں مشابہت پیدا کر دیتی ہے  
ہے اگرچہ کسی اچھی غذا کیوں نہ اس جگہ پہنچے جس طرح مزاج صحیح اور جلد کا حال ہے کہ مادہ فاسد بھی اصلاح کر دیتا ہے اور موافق  
کر لیا ہے بعض درختوں کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ بوٹی کا پھل اور وغیرہ سمیت ہو پھر تبدیل مغز سے لینے جاوے  
لشائیں درخت کی اونکی سمیت دور ہو جاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اسکی پھل پھول پتیان وغیرہ ہو جاتی ہیں اور برص  
اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ کو لگا کر لگاتین ماکول میوہ وار درخت زیر پلے ہو جاتی ہیں چنانچہ جالب نہیں وغیرہ نے ذکر کیا ہے  
کہ ایک درخت جو بنام تنج نام میں ایسا مشہور تھا کہ اسکی پھل زیر پلے تھے جب اسکو مصر میں لگا کر باجھلون کی سمیت جاتی تھی  
اور قابل کھانے کے ہو گئے یا جس طرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کو بحسب خلافت بلاد اور احوال تبدیل جاتی ہیں اسی  
ہی کیا عید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بحسب انتقال کرنے کے بطور اعضا مختلفہ المزاج کو (عام اس سے کہ وہ مزاج  
صحیح اور اصلی ہو یا سور مزاج ہو) مستحیل بطور مزاج عضو منتقل یہ کہی ہو جائیں ایسے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سور  
جو کل بسط لینے کر زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جب وقت کسی عضو کا مزاج بغنی ہو گیا ہے جسے برص میں  
ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اعداد کر سپید اور دھلا ہو جائے پس جو مادہ اس عضو تک پہنچے مزاج عضو اور

ایک مزاج یعنی کی طرف پیردی اور رنگ اسکا سپید کردی (گو گیسو ہی) مادہ صلیح کیون نہ آیا ہو) دونوں بہت لینے بہت اسود اور بہت ابھیں  
 ہیں یہ تفرقہ ہو کہ بہت اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہو اور ابھیں کا خام یعنی۔ لیکن وہ مرض جیسے برص اسود کہتے ہیں اسکی نسبت برص  
 ابھیں کی طرف ایسی نہیں ہے جیسے بہت ابھیں کو بہت اسود کی طرف ہو۔ بلکہ برص اسود جنس مخالف در حقیقت برص ابھیں کی ہے بہت  
 اسود سے ہے کہ برص اسود وہ قوی تر متشتر ہے (جیسے ٹھنڈی ہندی میں بھینسا داؤ کہتے ہیں) اور وہ داد ایک قسم کا شکافہ ہوتا جلد کا  
 ہو کہ با اینہم خشونت شدید بھی اوس میں ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اتر کر تے ہیں جیسے فلوں میں ایسی کو بدن پر ہوتا ہیں  
 اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور برص بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد میں سما جاتی ہے اور مقامات  
 قریب سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ تشرب مادہ اوسے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی تشر  
 موضع مخصوص میں ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تیز خون ہی میں اسکا اثر نہیں ہوتا بلکہ دیگر آثار ضیہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہیں  
 ۔ برص اسود مقامات جذام سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اور سب طرح یہ ہے کہ لچر مرض من ہونے کے پیراز اسکا نہیں ہوتا  
 ۔ اسیلح بہت ابھیں جو مرض من ہو کہ وہ نسبت برص ابھیں کے اسلم ہوتا ہے اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہیں  
 یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید راغ کبھی پھپھون کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہوتا ہے اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونے کا  
 سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ جو شتر وقت قریب جلد کو آتی ہے اور جدام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہیں دالتا یا انکے جلد  
 خروج جزو کہ اپنے افعال میں ضعیف ہو جاتی ہو لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہیں کر سکتی علامات بہت اسود کی  
 شناخت کچھ امر اہم نہیں ہے دشواری اگر ہے تو اسی میں ہے کہ وضع لینے بہت ابھیں اور برص ردی میں تفرقہ کیا ہے اسکو اچھی طرح  
 پہچانا جائیے۔ منجھ اور اسور فادہ کے ایک بڑا فرق ان دونوں میں یہ بھی ہے کہ بہت ابھیں جس جگہ ہوتا ہے وہاں پر بال انہی صلی  
 رنگ پر آگتی ہیں اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہیں سیاہ اور اشقر ہوں تو اشقر سی پیدا ہونے میں اور برص ردی پر کے بال  
 بھی سپید آگتے ہیں ایضا برص ردی میں جلد نہایت نرم اور پاکیزہ نسبت تمام بدن کو ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضع میں  
 بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے۔ ایضا سونے چھوٹے سے وضع میں خون برآمد ہوتا ہے اور برص ردی میں غیر خون  
 کی دوسری چیز یعنی رطوبت مایہ برآمد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہیں ہوتی ایضا جو سپید راغ ملنے سے سرخی پیدا کر دی اسکو  
 زوال کی امید کرنی اوسے ہو کہ شاید وہ بہت ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے۔ بہت اسود اور برص اسود میں فرق ہی  
 ہو کہ تشتر اور غفلت و ترقق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ برص اسود میں ہوتا ہے تو بہت اسود میں نہیں ہوتا۔ پھر یہ بھی ہو کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہے  
 بعض قسم تو اسکی باختشونت ہوتی ہے اور بعض قسم المس اور چکنی ہوتی ہے۔ مگر چکنی ہونا دونوں ابھیں کا برص ہو خواہ بہت برص  
 اور چکنی بہت برص اسود اور بہت اسود دونوں کی اچھی بات ہو اسلیے کہ چکنی پن دلیل بہت کی ہو اسود میں بعض اقسام برص اسود  
 لون میں بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے۔ جو برص اسود  
 اگر ہے کہ نہ نوٹنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلنا اسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید  
 نہیں ہوتی۔ اسیلح جو برص کہ ساعت بہ ساعت بڑھتا جائے اسلیے کہ اسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اس تک پہنچتا ہے اپنی طرف  
 اسکو پھیر لانا ہے اسی بہت سے وہ ردی ہے فصل علاج میں بہت اسود کے ابتدایہ علاج کی فصد سے کہ فی چاہیے اگر خون







اور جذب خون بہت کم اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائیں اور سکے بعد دوسرے درجہ یہ ہے کہ متفرج اور متفرج جلد ہوں اور وہ  
 و خیمہ میں ایسی بھی دو امین ہیں کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہیں (جسکو ہندوستان میں خضاب برص  
 کہتے ہیں) پسندیدہ ترین یہ ہے کہ ادویہ موصوفہ بعد و لک اور بالمش کے مستعمل ہوں اور اتنی بالمش ہو کہ جلد میں سرخی آجائے اور بالمش  
 برگ انجیر سے اس قدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلتے کی نوبت آجائے اور بعض مقامات میں سوئیان جھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے  
 ۔ تاثیر ادویہ پر بھی معین ہے کہ دھوپ میں بیٹھ کر دوا لگائی جائے جو از نسیم لطیفات کی مہر بہترین اور میریں وہی ہے  
 جو قرص داسے خواہ نعلی نعلی و طہین اوٹھار و ناگہادہ بہرہ کر نکال جائے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگائے رہیں ۔ اور کبھی دہی و  
 جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی و برنگ نہیں لگائی جاتی ہے بلکہ اوپر سوزش اور لدیع پیدا ہوئی اور چھڑاؤ والی گئی اور پھر بعد آرام  
 اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے ۔ ادویہ برص باعتبار اول لینے جلا اور جذب کی رستہ وہی ادویہ بن جوتوی ہوں جیسے دھون  
 خربزہ اور چنا اور زرنج اور گندش اور سورج اور پنچ فاشرا اور جلیانا اور اہل اور پنچ دم الاغوب اور پنچ خنجر اور زبد العج اور طہیت  
 پنچ کبرجل پنچ نمرب پنچ نثار الحار پنچ جبر فوہ فاطما و دیون نراج اور طہقند و نگار کبریت قطران پنچ مال کبوتر ملبوس نسطر زرد و شقائق  
 ثامیافرمین اور گرم دہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ میں بے درپہ ملا کر نا اور لصل الزہر جس بھی ہے میرات سوزی شاد اور  
 روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور پنچ کوف عجیب المنفع ہو اور پنچ بنکوف وضع کے واسطے اور دم اسود و صاب لہنے کالا سانپ جو کھیل  
 جھاڑ چکا ہو اور پنچ سقمونیہ برگ انجیر خشک شدہ درق و فلی اور راسن اور برگ راسن اور انتر غار سہ ماہ مینو و دابن جیسے  
 اور دروج قرطم پنچ کوسم کار روپانی آب قشای بری آب ملبوس اور آب غصیل خاص کر کے اور آب مرز نخوش خصوصاً اوسن جو  
 بچھنے کے نشانچ ہوگا یا اور عصارہ راسن اور سانپ کر گوشت کا شویا ۔ اطلیہ جیدہ سے تر باق اور مرز و بطوس اور دوا یا یا  
 دشتی کے عہار ۔ ایضاً ۔ شیطح کوٹ کر اوکھٹھ رانی کو کرکھی یہی دھون کافی ہو جاتی ہیں مگر بہتر جب ہو کہ سپیدی در مسان  
 میں دھون جلد و ان کر جو در گوشت تک نہ پہونچی ہو ۔ اداہان جیدہ میں سے روغن آس کر اوسمیں شیطح سوختہ لگائیں اور اوکھ  
 بعد نراج کو ملائیں ۔ اطلیہ جیدہ میں سے ذرا راج سرکہ میں پیسکر ملا کرین یا شامیرہ تر و نازہ یا خشک شامیرہ سانپ کر حکم میں  
 کر پیسے سانپ کو فنج کر کے اور سکے پیٹ کی آلائش دور کر دین اور پھر ڈورہ سے اوسے ناکی وین اور سانپک برشتہ کرین تا ایک کچھول جاری  
 بعد او سکے اوس شامیرہ کو نکال لیں اور برص پر ضا و کرین بہت جلد شفا ہوگی فستق مجربہ برگ نازہ کر کو زیت میں جو سنی وین تاکتی  
 خشک ہو جائیں پھر زیت کو صاف کریں اور موسم صاف کیا ہو البتہ مناسبت اوسمیں ملائیں بعد ازاں زرد گندھک و میر جھڑکین  
 کر مثل مرہم کے ہو جائے اور دھوپ میں طلا کرین طلائی شہدی فسطا اور شیطح اور سہ تال سرنج اور فضل اور زنگار سرکہ میں پیسکر  
 ایک ہفتہ رکھ کر چھو کرین کر پیسنا اسکا تانبہ کے طرف میں لازم ہے اور بعد ازاں کہ نراج کچھ چاوی داغون پر لگا کر دھوپ میں کھڑکی ہوں  
 بہن ادا بندہ برص کو بھی دور کرتی ہے ۔ سخی اور چونہ ہل صبیان شیر خواہ میں کھلکھلے اور سات روز تک تازہ پیشاب دہیں دالا  
 کرین پھر و سکون بخنہ کرین جب مثل شہد کے ہو جائے طلا کرین تا ایک قرعہ پڑ جائے بعد ازاں زفت اور موسم فطران اور پوست جوز  
 سوختہ اور فون بچہ کبوتر اور فون حنا ملا کر کھین کرین تا کہ سب دھوپ جائیں بعد ازاں طلا کرین تا ایک رنگت ن مثل اصلی رنگ کے  
 ہو جائے ۔ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ میں جو نہایت سخت ہو اس دوا کو کر لگائے میں یہ بھی جانا ضرور ہے کہ استفادہ

یہاں سانپ میں چھڑکین

مادہ کا تیسرے مرتبہ کے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بہتر ہے کہ پانی میں جو غلط قیق کو نکال دے۔ اور اناصول منفعی بھی ہے اور اودہ مختلف کے  
 باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے۔ آخر کے مسلمات میں حسب متین کا استعمال کریں اور پھر بالاحوال دو ہفتہ تک پانی اور خون بڑھائی  
 کی تدبیر جو مہارہ سے کریں جیسے طاعون کے گوشت اور صبر سے اور جو چرین غلیان اور جوش خون میں پیدا کر دینا لی ہیں اور اسے  
 ترشی کے حملہ فاسد ترک کر دینا چاہیے اور مرق لینے چکنے شوربے وغیرہ سے (سویا زیراج کے اور وہ کبھی کبھی) پر میر کریں پانی سے زیادہ  
 اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کمنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پی کریں۔ واجب ہے کہ ہر وقت ہر صبح کو کھانے  
 کرے سے ملا کریں تاکہ خون اوسے جگہ جذب ہو کر آبا کرے۔ حمام میں جانا بھی مبرص کو مضر ہے۔ غذای غلیظ اور فوہ کہ تازہ اور خشک تھا  
 اور سبیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کر اسے سو برس پھل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے۔ جو سبیدی کہ داغ لگانے کے جسم صحیح  
 پر جاری کسی سبب سے وہ جذبات معوب نہیں یعنی برس نہیں ہے اسی طرح جو سبیدی کہ دیکھنے کے داغوں کی آتی ہے وہ بھی صفت  
 ظلمت اور کثیر الاخطا کی جو مقصود کیواسطے بنایا گیا تھا خون ہار سیاہ جسکو سال کتہ میں تین اوقیہ خون زراغ جو البقع ہو یعنی جت کہلا ہو  
 یا انجم یعنی سیاہ یا خون الغث کا جو ایک طاہر مشہور ہے اور خون پودر شان زور فاختہ کا اور سنگ اپشت صحرانی ہر ایک کا وزن  
 ایک اوقیہ ہو اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور غلط اور غسل ملادے ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوہ ایک کے خشک کر کے  
 رکھ چھوڑ دیں۔ اور تازہ اندر این کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کمنہ دو حصہ آپ راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور  
 خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن اس رطل کے لیکہ کسی لطیف ترین پکائیں اور بکارت و وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ  
 اور داغ فلفل زنجبیل کلونجی چند ہندو ستر عاقر قمر حاکم شفاء فیاض فلفل ملیخہ یا زریون بیج فقاہ را حمار خربز سیاہ یا شیر الین حب  
 و ثلث پانی جابجای اور سکو چھان ڈالیں اور خون اور اودہ مذکورہ بالا کو ملا کر کھن تانیکہ رطوبت اسکی خشک ہو جائے بعد ازاں  
 آب فلفل نثر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کمنہ ان پانیوں پر چھڑک کر کہ حملہ بوزن آٹھ رطل  
 کے ہوں اوسے طہیبت متین اور محروث اور اشتر غار اور دونوں قسم ہزال کی زرد اور سیاہ اور رنگار اور کبریت ہر ایک کو نصف پونڈ یا دو  
 ملا کر ان آہما مذکور میں جوش دین تانیکہ چارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اور نہیں اودہ اور خون ہار  
 مذکورہ بالا میں ملا کر کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالنے جائیں اور ستر بھی جائیں کہ پیسنے کے ذریعہ سے جلد رطوبت  
 خشک ہوگی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کون۔ میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک  
 سہل الوصول جو تاثیر میں اس سے قوی تر نہ استعمال کیا جائے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جائے اور اسی جوئی چاہیے ظلمت اور حمید جو سیاہ  
 نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شوہر خربز متین پک کر جو احد البکر شیطیح حنظل و دوم مرزنجوش ہر واحد نصف جز و جو پانی شکر طلا کر  
 طلا کو خفیف حیدر جودافع برص ہو کہ شفا یوں اور ہزار خشک کو سہ کہ کے ہمراہ استعمال کریں ایضاً فوہ الصبیغ اور زبد البور اور  
 تخم ترب کندیش سرکہ شراب میں پیسکہ استعمال کریں ایضاً شہبے پھل جو ایک مرکب دھات ہو اوسکا برادہ اور خربز سیاہ  
 اور صغیر بنو قنیل جلا ہوا اور زراہج ہر واحد ایک ریم پہلے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگاتار بعد ازاں اودہ مذکورہ کو اسی مقام  
 چھڑکین ایضاً یہ دوا منسوب ہے اور یہاں سے حکیم کی طرف خربز سپید فلفل شوہر زبد البکر کبریت زرنج سرخ چھٹھ شیطیح زنگار و زراہج  
 پیسکہ سرکہ ملا کر قرص تیار کریں اور سرکہ کھار کھیں اور ہر وقت حاجت ہو سرکہ میں پیسکہ طلا کریں اوسکے بعد ضمیر کو اوسپر خوب مال لگائیں



ایضا کتاب الزینہ قرطین حکیم سے ایک دو منقول ہے جسکا نسخہ بہت نسخہ فریق ابھی اور اسد فاشا ریشہ حج اذریون کی برکت  
 زرنج زنگار برادہ آہن زبد البحر کی برکت کہ اس قدر حق کہین کہ مثل خلون کر گیا ہو جای اور شیشہ کو طرف میں انھیں لیں اور وہ سپین  
 بیٹھ کر پینے بدن کی خوب مالش کریں بعد ان بدو الگ آہن دوسرے نسخہ جو حکیم نیریل کی طرف منسوب ہے کہ برکت اور فریون اور زرنج  
 ہر واحد درسم بلادر درسم عاقر قرطین شیطرح ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملا کر ملا کرین ایضا کندن ناقد اذریون مجببہ شیطرح ہر واحد درسم  
 مونیج ان سب کو خون بارسیاہ میں جو کھیل جھاڑ چکا ہو ملا کر قرص طیار کریں اور بر وقت ضرورت مجببہ کو خوب جوین دیو کر اسے پانی میں ملا کر  
 حمام میں استعمال کریں ایضا مجببہ شیطرح ہر واحد پانچ درسم تخم زرب دس درسم کندن آٹھ درسم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے طلا کریں  
 صفت دواتر ملکی برگ اذریون اور تخم اذریون منقشر اور زرنج سیاہ اور فلفل اتنے سرکہ میں جوین دیں کہ وہ اوہین دوی ہو  
 رہے تا انیکہ مہر ہو جای پھر اوہین زرنج اور زرنج اور برادہ آہن اور فلفل اور زبد البحر ملا کر کچا ہوں تا انیکہ جوین آجای اس کے بعد طلا  
 کریں اور پے در پے لگاتے رہیں دھونہ آہن جہانکٹ دھونے کا تحمل ہو سکے اور بدو انفالات کو بھی دوز کرتی ہے طلا سے  
 جید غسل بلادر سات درسم عاقر قرطینا ہر ایک تین درسم فریون ہر واحد درسم شیطرح فارسی دو درسم دو درسم ملا کر طلا کریں ہمارے  
 شجرہ کی دوا یہ ہے کہ غسل بلادر اور کسکچ برگ حمام فرارح شیطرح تخم ترب تخم خردل مجببہ حنا دسمہ زرنج جلد اجزا مہوزن لیکر کر  
 ملا کر استعمال کریں جو نقاطات اور زخم پیدا ہوں ان کا علاج بلادر فرح کریں اور بعد اچھو مونس زخم کے پھر ہی دو الگ آہن تا انیکہ جوین آج  
 ہو جای سبچنیو کے مقام کا برص اور راح سپید آب پیاز دستی اور آب مرز جوین اور مجببہ اور شیطرح کو آب بقم ملا کر طلا کر سنے تو  
 دور ہو جاتا ہے اصحاب راح اور زنگار جو برص بر طلا سے جاری ہیں کہ چند ہر رنگ جلد کے لیے اس کے اور ان اور مقداری صاف  
 صاف تعین کر دینی نہیں ہے اس لیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہیں اور اسی سبب سے قبول کرنے میں دوا و صنیع کی کمی اور  
 بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے بلکہ او یہ پسند کر استعمال کے تو ان میں بیان کر دیں یا میں کہ اوہین کو اولٹ پلٹ کر کیا کریں تا انیکہ  
 شورہ اور مراد در در شرابے مغرانی سرخ مٹی اور مجببہ اور شیطرح کو آب کر کے طلا کریں یہ صنیع ہمارا تجربہ ہے کہ پوست جزا و سکر بار  
 وزن میں حنا اور مناکے مہوزن دسمہ ایضا چونہ اور برتال اور شیطرح ہر ایک سے ایک جز مجببہ دو جز آب پیاز ملا کر استعمال کریں  
 اور مقدار مناسب دہی سبب طبی قابلیت جلد کو جو صنیع آخر زرنج فلفندینے سبب بھگڑی اندر سب کو مسکے سرکہ سیاہ ملا کر پیلے دھو  
 میں مقام برص کی مالش کریں اس کے بعد اس رنگ کو لگاتین اور چند بار طلا کریں یہ رنگ ہر پاسہ صنیع آخر قرطین  
 مراد اسنگ چونا مار و سرخ بھگڑی حاشہ اور سرکہ ملا کر طلا کریں ایضا شیطرح سیاہ خبث الحدید زرنج الاساکفہ زنگار مجببہ پوست  
 اندر سرکہ شراب میں اس قدر سپین کہ سیاہ ہو جای اور برات کثیرہ طلا کریں یا فترات دید کر لینے لگاتین اور پھر استعمال موقوف  
 کریں اور پھر لگاتین غذا امبروص کی بریان کی ہوئی چیزین اور قلابا اور مطبخات اور گہیات اور ان محوم کے جو رنگ میں اور زنگار  
 کی حرکت کیلئے ہوئی ہیں اور فقط شراب پرچای پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً متروک کر دینا یا تمھوڑا پانی پینا  
 اور پکا یا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا علاج برص اسود کا دہی علاج جو ہن اسود کا ہے لیکن برص اسود میں ترطبت میں  
 کی حاجت زیادہ ہے اور ہر متفرغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اس کے بعد ہن اسود کی دوی میں سو جزا بدہ تر قوت جلا کر پانی  
 اسکا پکانا چاہیے اور کبھی ایسا مرض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض میں شدت ہو جای تو پھر

جوابی تجربہ ہے

مرض جذام کا کرنا چاہیے مقالہ تیسرا اذن امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہیں رکھتی ہیں فصل سعفہ کو بیان نہیں  
اور شرح البانیہ اور طبع کا بیان سعفہ بنیامیہ اور ترقیہ کے ہے۔ عادت اطباء کی اکثر کتب میں یوں ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب  
زینت میں لکھتے ہیں۔ سعفہ کی ابتدا ثبوت مستحکم یعنی سخت پھنسیں ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہیں بعد ازاں  
اون پھنسیوں میں قرص پڑتا ہے شکر شیشہ اور پیری کو سہراہ اور رنگ انہیں پھرنی ہوتا ہے اور صدید اور بیم بھی اون طرح سے نکلتی ہے اور وقت اسکا  
نام شرح اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے۔ کبھی دوسرے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنی داہو کہ سعفہ کے ثبوت بن جاتے ہیں۔ اور بیشتر سران  
اس مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے۔ سبب مورت مرض سعفہ کا ایک رطوبت روی کا جو عاوا اور اکال  
سورخون میں بہانا اور اخلاط غلیظہ روکھی اس طرح پس مادہ غلیظہ تو محسوس ہو کر دم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پر گندہ یا ناپید ہو جاتا ہے  
خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہوا اور اوہمین رطوبت حریف اور تیز ہوا اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اسی رطوبت دفع کر دی  
اسی سبب سے جلد میں فساد آجاتا اور شکر کی نوبت پہنچتی ہے۔ بخیر ایک قسم سعفہ روہی کی ہے اور بطور قروح سوداوی ہیں کہ ساق میں پاؤں  
کے داہ والی سے بعینہ پیدا ہوتا ہے اور بطور کال علاج بھی قریب بہ علاج دوا کی کو ہے علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہے اور عین  
نہم اسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر انساب بھی ہم کہتے ہیں کہ سعفہ یا عیسے کے علاج میں خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور  
باقیم شور کا استفراغ نافع ہے طبع لیلیہ ایتھون کے سہراہ کہ اوہمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کریں اور اس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا  
استفراغ ایسی خفیف دوا سے کریں جو فقط بھابی مواد کو خارج کر دی اور نہ رطوبت بھی پیدا کرے جیسے ماراجین اور ہراشا ہنترج مجموعہ دوا  
سے بقدر ایک پطل کے وزن اور دو نوین بلبلہ سیاہ اور بلبلہ زرد ہر واحد میں درہم اور ایتھون درہم نیم لے نقلی دود انگلی سے مل کر بعد اسی پر  
اقتصار کریں کہ قیس درہم ماراجین اور ڈیڑھ درہم ایتھون روزانہ استعمال کریں اگر طبیعت متحمل ہو اور باقراطہا سہال نہ ہو ورنہ جلد  
برداشت ہو سکے اور تیز بینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کریں خصوصاً چھوڑی سے اور تلخ اور تیز اور ٹکین چیزوں سے بھی پرہیز کریں اور فقط  
پیشکی بے مزہ چیزوں پر اقتصار کریں جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اس خلط میں لزع نہیں ہوتی اور رطوبت بدن کی ندریر جام  
مستدل وغیرہ سے کرتا ہے اور چند گہما گہما مناسب کی نضرہ بشرط حاجت کرنا ضروری ہے اور سس ارگ کی نضرہ جس سے عضو باوون کو  
ادہ پہنچتا ہے جیسے وہ رگ جس کا نام لجنہ ہے مرض سعفہ میں اور بزرگ سرین واقع ہے یا دہ رگ جو کہ جلد میں سر کے واقع ہے یا دہ رگ  
ہو پس گوش ہے اور اکثرہ رگین بالائی سریتی ہیں اور جسامت بھی سفید ہے اگرچہ پزیر مرر لگائی جاتیں اور اگر کہ مرض اعضا سافلہ میں ہو  
اور وقت نضرہ صاف کی یعنی چاہیے جب نضرہ جسامت ہو چکا ہو وقت ثبوت سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہاں تک کہ خون  
نکل آئے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اس سے برآمد ہوا دیکھ سکے بعد اویس موضع سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً نضرہ  
برادر ہونے کے اگر تک کی مالش کریں تو زیادہ نافع ہے۔ سعفہ خشک کے حمام کرنا متواتر اور سچے درپے بھی لکھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ  
لگتے کریں اور دیر تک حمام میں نہ ٹھہریں اور عضو باوون کو چھکار کر بخار آب گرم پہنچانا یا بخار آب یا ٹیکہ مرن بھون چند مرتبہ پہنچانا  
اومان اور شوم اور رطوبت ندریہ غذا کے اور تدرین اور سوکھات بھی مفید ہیں مواد سعفہ میں حاجت استفراغ خلط سوداوی کی  
غرض سے ایسی دواؤں کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کریں اور جذب کر کے ندریہ سہال دفع کریں اور بعد  
ان اویس کا ماراجین کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نہ لوچسپان کرے میں قریب موضع ماراجین کے کہ پھر مضایفہ نہیں ہے

پھر اسکے بعد بھی بالمش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اسکے بعد اور یہ موضوع کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون  
 رگہا و قریب ہو مرض سستہ میں نفع دیکھنے سے برآمد ہو جیسے اگر سستہ سرین ہو اور پس گوشت کی رگوں کی نفع کا خون لیکر تمام حلقہ  
 ملا کر بن ہی خون اسکے علاج میں بکار آئے اسکے بعد آب قند اور زجاج سودی و الین۔ اور یہ موضوع سستہ رطب کے واسطے  
 اگر ابھی مرض کی ابتدا ہو یا بدن رطب اور زہر ابدان جو لحم اور تخم سے مرکب ہیں ایسی جگہ نوحا اور دسمہ اور زہری سوختہ اور زہری  
 الیکو استعمال کریں کہ بوجہ یہاں ایسی دواؤں کو جو فوالبض مختلفہ سے بنائی جاتیں جیسے پوست انار سرکہ شہر اسب میں ملا کر  
 روغن گل اور کھجور میں مروا سنج بھی داخل کیا جاتا ہو اور کھجور ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کثیر السطح  
 درجہ کہ سستہ فقط بالمش سے سرکہ اور نمک اور شہر ان سیر کے اچھا ہوتا ہے کہ بعد بالمش کے سوکھ کر خود ہی گرتا ہو اسی وجہ ابتدا کی  
 اور یہ میں تو تبا اور قلیہ اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر در صمغ صندوبر گلار کے جواہر اور سرکہ اور روغن گل۔ یا مرنک اور چرک نفع  
 اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایک ریم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کریں اس طرح پنج سو سن آسٹا گونی اور عود بیاہ  
 اور کور محک کہ پنے خربوب یا کرنب اور خرب لہان سا لیدہ۔ ایضا۔ عودس اور معرہ ہوا سرکہ کے۔ ایضا بادام تلخ اور زہری سرکہ  
 و فوالبض ملا کر بن سرکہ ملا کر پیلے اس دوا کو دھوپ میں رکھ کر قوام درست کریں۔ اطباء نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو سرنگ  
 کے ہوا پیکر کھیں اور اسی کا سو لکریں تاکہ جو طبیعت سرطان سے برآمد ہو اسکا سم لکریں۔ جو سستہ مزین ہو ابدان سخت  
 اور درشت ہر ہوا اسکے علاج میں حاجت ملططار اور قند اور شورہ اور زجاج جبر اور نمک اور کبریت اور تراب زمین اور عروق  
 صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالقرالینس ہوا تو بال سحاس اور دھان نمور کے اور نمک بھی فوالبض محملہ سے ہے ایضا۔ مثل  
 مروا سنج اور سفیداج کی بھی موثر ہے۔ حرف بالین بھی مختلفات قویہ ہے۔ چنانچہ کہوتر خلل قوی ہے کہ جلا اور خفیہ پیدا  
 کرتا ہر اس طرح مگر بن ریچہ کا اور فضلہ زواہر اور جواکب طائر معروف ہوں خصوصاً جو جاول کھا کر فضلہ کرے۔ مرم عروق کا ان  
 لوگوں کے واسطے نافع دوا ہے کہ سستہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے۔ اور مرم سرخ جو عروق صفرا درخا اور زراوند پوست انار  
 مروا سنگ صاف کر کے طیارہ ہو بھی اور وہ دوا جو سستہ بالیہ کو باب میں مذکور ہوگی صفت ہے دوا ای جدید کی قلیہ کبریت ہوا سرکہ و  
 کو شحم شمل سب ہوزن لیکر مرن میں طیار کریں۔ کشیز خشک سوختہ اور تور کی ٹھیکریاں اور حنا سرکہ اور روغن گل بن ایضا خاکستر جو  
 انگور اور زراوند عرج گنا اور زہری سرکہ اور روغن گل کے ساتھ صفت دوا ای جدید ہے سستہ کو طبع کثیر سے دھو کر تو بال سحاس اور  
 بوزن دودھ کے تراب کندر شہر بلانی ہر واحد چار دریم زراوند قند اور گلاب کی ملا کر اور صبر ہر واحد ایک ریم سرکہ اور روغن گل بقدر  
 حاجت فصل اور یہ موضوع سستہ خشک کی فرمن اور کہ نہ تو استعمال دوا دوا کا محتاج ہو کہ اس سے سرکہ کو شست نکال دیا  
 تری ہو پیاد و بعد ان مرم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرم عروق مروا سنگ کو ساتھ اور سرکہ اور لیس اور طیارہ  
 سستہ مرن کے اور اقسام کا علاج اسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا۔ ترطیب بدن کی غذا اور نفوحات اور حلقہ و فوالبض  
 کرنی بھی نافع ہے صفت دوا ای جدید جو سستہ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف  
 سکھ چہ سرکہ چہ واحد شایف انیشا از دہر واحد میں متقال عروق صفر ہر واحد نصف متقال دواؤں کو خوب میکروں  
 روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائیں اس طرح کہ پیستے جاتیں اور لہاتے جاتیں اور اسکے بعد اس دوا کو حملہ قسام سستہ ہر لکھائیں اور ہر



اور قوبا اور ترشہ اور داء الثعلب ر خزا اور بلجہ جو سفہ روی کی قسم زبون ہے ان سب لگانے سے فائدہ مند ہے مگر چھ شہادت  
یہ دوا وہی ہے جو جکایان کے ابواب گذشتہ میں ہوئے ہیں بیشتر سبب سفہ کا یہ ہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی پچھڑ بر ملا کائے اور اس کا  
علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہمارے خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے۔ زراوند اور زنگار شوق  
مقتل خردل نراج سب جزا ہمزون لیکر چینی کے روغن اور اوس کی برابر کر اور ٹھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کر کہ فصل قوبا کو  
ہیائیمین قوبا دوا کو کہتے ہیں قوبا اور سفہ میں جن ان فرق نہیں ہے ان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونوں میں تو خصوصاً سفہ  
یا لبہ میں اور دوا میں بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سفہ یا لبہ وہی قوبا و خبیث کی قسم ہو جو نہایت روی ہے اور زیادہ اکا  
اور در تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو دوا کا سبب سورث بھی قریب سبب سفہ کے ہے اس لیے کہ وہ سبب ایک تیز بلوت جسمین حدت  
زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سوداوی ہو اور اس خلط کا غلط مادہ جرب ہو زیادہ ہو اور دوا کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے  
جسمین یہ مانیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قوبا کی تراور دوا بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھایا نہ لگائے سے معلوم ہوتا  
کہ ایک تری سہی نکلتی ہے اور یہ قسم دوا کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یا لبس اور بلغم شور کی استقامت سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ دوا  
بلغم اخراق کی وجہ سے مستحیل بر سودا ہو جاتا ہے۔ اور بعض قسم قوبا کی متششر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکے اور جڑتے ہیں اور بیشتر  
سبب شدت پرست اور زیادہ فائدہ ہونے لگتا ہے ایسا دوا دھل برہل سودا کی ہے اور جینیہ شکر نشید اور بعض قسم اسکی متششر  
نہیں ہوتی بعض قسم دوا کی سماجی اور خبیث اور بلو ہوتی ہے کہ تمام بدن میں دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی ہے کہ اپنی جگہ پر دوسرے جگہ  
جگہ نہیں دوڑتی۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور فرسن کہ نہ بھی لکچھ انا دوا زیادہ روی ہے۔ اور یہ مرض دوا کا فصل خزلت کی طرف  
تفسیر ہے کہ اوس میں زیادہ ہوتا ہے قوبا کا علاج قوبا کے علاج میں دراصل ایسی دوا کی حاجت ہے جو جسمین قوت تحلیل اور بلغم  
کو ہر طرف لکھیں اور ترطبیب کو جمع ہو تحلیل اور تطہیر کی ضرورت بحسب مادہ غلیظ کو کم و بیش ہوتی ہے اور لکھیں اور ترطبیب بحسب مادہ  
رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جلد پر غلبہ کسی مادہ کا ان دونوں ادون سے ہوتا ہے اور تناسلی اور سکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ جو تک لگائی دوا  
کو مرض میں ایک اچھی دوا ہے۔ تنقیہ موگ دوا جو امور تنقیہ کے تابع ہیں ان سبب میں حاجت مار لکھیں اور سفہ ہوتی ہے جسکی تفسیر  
اشباہہ مرض خاص پر موقوف ہے۔ تغذیہ اور ترطبیب اور تدبیر طب کی حاجت قوبا میں اوسی قدر ہے جتنی سفہ میں ہوتی ہے۔  
اس طرح تمام کرانا ایک اعلیٰ موالوجہ قوبا کو واسطے ہے کہ کبھی ہوا و خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہو اور ترطبیب کی طرف بھی سفید ہوتا ہے  
ایک قوم کی تجربہ یہ ہے کہ جملہ اقسام دوا کی حدوت کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اوس کے اچھا کرنے کے واسطے استعمال  
لک منسول کا جو بطور صبر کے دھو یا گیا ہو ہر اہ تین اوقہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے۔ جب قوبا تمام بدن میں پھیل جای اور بکرت  
ہو جائے پھر اس کا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے معالجات موضعہ جدید اور متوسط دوا کے واسطے اور یہ مفرہ میں سے  
حاضر اشرح کافی ہے اور قوی ادا کو بھی کافی ہے۔ اور صمغ احرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت الوئی اور  
سرکہ لاکر اور غسل لکھ کر سرکہ لاکر خایت درجہ مفید ہے۔ مار کر تہی پینے اوس چشمہ کا بانی جہان کندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور  
اسب شور اور زرد اور لکھ کر یا سرکہ لکھ کر ان کا اور ایسے آدمی کا تنوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فادہ سے ہو اور ایسی ہی شخص کے  
دانتوں میں جو خون برآمد ہوتا ہے اوس کے بھی ہونے چھلکے یا نختے تخم خربوزہ اور پنخ اشراں روغن بادام تلخ بھی جید ہے برک کہہ اور

سنگینہ کرکین مار کر ایک قسم کو دار کو نافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے۔ اتفاقاً اور سخاوت اور روغن بخور کو مصلحت منہا  
کی جو ایک بدن کو دار کو مصلحت بدن باقوتہ باضعیف ہو اور عروق صغریٰ مفید ہے۔ ابتدائی قویا پریشانیہ اور سردی آب گرم ڈالکر روغن نفیشتہ  
سے مالش کرین اور ہمیشہ ہی کرتے ہیں۔ مارالشیر کا طلاء کرنا بیشتر قویا پریشانیہ کو دور کر دیتا ہے خصوصاً سہراہ جو زناجی کو اور سحر رطلہ کو بھی  
نافع ہے اور لعاب اسپنول یا عصاہ اسپنول تازہ اور آہستہ تازہ ام صمغ احاص لڑکون کے داد کو مفید ہے دوا ای حید صمغ لوزا  
غری جلودا و صمغ ہونان اجڑا کر ملا کر ملا کرین ایضاً بخار لینے بڑھتی جس سریش سے لکڑی جوڑتے ہیں او سکوا اور کنڈر اور کبریت اور سرکہ  
کیا کر کے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین۔ جو دار و صمغ اور کنڈر ہو جائی اور قسم ردی سے ہو او صمغ اور دیر قوی ترکی ضرورت ہے جیسے  
عصاہ حاضل ترچ جسکا قوام طبع کرنے سے سردیست کیا گیا ہو یا روغن بخور کا یا چاولون کا تیل خواہ گہون کا روغن خصوصاً روغن صمغ  
نوعی کا اور کبریت اور بخیر کی سنگینی جلی ہوئی اور زبد البحر اور فطران اور زفت بہ دونوں عجیب المنفع ہیں اسطرح ہمیشہ دوا پر لفظ سنگینہ  
طلاء کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا بخار کو کرنا یا صمغ میں جو چکا ہے اور بخار کو کرنا اور کبریت اور کبریا و رشتن اور خرق اور حب البان  
تافینا خاصہ در خصوص اگر اسکی قریب بنالین روغن خردل میں او سنگینہ یا اور رشتن مہرہ سرکہ کے اور قروانا اور کنڈر اور جاسم کی یا کو اور  
کنڈر اور خردل اور حرف تخم جو عمل بلادر بخاریت مفید ہے ہر کیا بات قروانا کو لیکر ہمیں اور روغن بخور اور راکھ لکھن کی اور  
اور کبریت کو صمغ بلع اور حب البان سرکہ کے مہرہ لگا تین یہ دوا قوی ہے اور قویا پریشانیہ کو بھی نافع ہے دوسرے قسم کنڈر اور زاج اور  
کبریت اور صمغ و احد ایک دوسرے صمغ عربی و دوسرے سرکہ ملا کر ملا کرین ایضاً بورہ اسنی نصف شتال روغن بخور تین در ہم حاض اترج  
قفر البود و دوسرے تخم جو جبر و دوسرے شونیز و دوسرے صمغ عربی سیاہ و دوسرے صمغ راج سوزنہ و دوسرے صمغ اسی کا طلاء کرین ایضاً سنگینہ  
سرکہ ملا کر ملا کرین اور زاج اور مراد کنڈر اور رشتن اور کبریت اور صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی  
دس جزو اور کبریت اور صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی و دوسرے صمغ عربی  
وفاق کنڈر اور رشتن سرکہ میں گھول کر ایضاً فضلہ سنگ اور خندان جن سے و جوئی کرے و جوڑتے ہیں اور کبریت زرد و صمغ انجیر اور  
سرکہ اور زیت میں آمیز کر کے طلاء کرین و فصل شہور لہنیہ کا بیان کجی ناک اور خسارون پر سپید سپید دانے ایسے برادر ہو  
ہیں جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپاک کہ جم گئی ہوں ایسی دانوں کا سبب ایک مادہ صدید یہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کی  
بجائزات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان کو علاج اسی دوا سے کرنا چاہیے جیسے تخفیف اور تحلیل ہر جیسے خرق سپید اور نصف او سکے  
ایسا ان دونوں کا لطف بنالین یا اسی کو مہرہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو مہرہ سرکہ کے فصل جرب اور حکہ کا بیان  
(نرنگی کو کرب کٹی ہیں اور خشک کو حکہ جس مادہ سے جرب کی پیدا لیں ہے یا قودہ مادہ دوسری جو ایسی صفا سے مل گیا ہے  
جسکا استعمال جرب ہے کہ سودا کی طرف ہو جائی خواہ تھوڑا او صمغ میں مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہو  
کہ او صمغ بلغم شور بوری کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یا پس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور اکل بہ غلظت  
بھی وہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب طلب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی ترا و اکل برقت ہوتا ہے۔ اکثر اس مرض کی  
پیدائش ٹیکس و تیز آواز سے چڑون کے کھانے سے اور تو ایل مارہ کے استعمال سے یا زین قبیل اور انشیاس کے سبب ہوئی ہے۔  
جو قسم جرب کو بدن میں پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب طلب میں داخل ہے۔ اور خار من زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کہ دور سے دکھائی دے اور جس ابلہ کے سر پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالوں کے زیادہ ہواؤ کی غلط زیادہ عاود تیز ہوجاتی  
 چاہیے۔ جو دانے پٹھے اور چوڑے ہوں اور انہیں حدت اور بفراری نہ پیدا ہواؤ کے غلط ہیں حدت کمتر ہوتی ہے۔ جو اسباب  
 پیدائش مادہ جرب کہ ہیں وہی اسباب تولد مادہ حکم کے بھی ہیں مگر جرب کہ اسباب قوی تر ہوتے ہیں کہ قریب قریب اسباب تولد  
 قتل اور سفہ اور خرازا اور قوبا کے ہوتے ہیں اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے۔ جرب اور حکم میں  
 فرق یہ ہے کہ حکم میں دانے اور شوراکہ اوقات نہیں ہوتے جیسے کہ جرب میں اسلئے کہ قریض مادہ قریض سے پیدا ہوتا ہو اور اس میں  
 اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اس میں سکون مقام خاص میں اور قرار لینا ایک موضع خاص میں ایسا ہوتا ہو جو  
 ایک ہی جگہ جس کو تباہی جرب کہ طبیعت اوس طرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسات بند ہوں اور تنظیم یعنی غنائی جلد میں مادہ در فو قہ  
 نہ ہو۔ یا اعتبار اس مادہ کا سبب ضعف قوت دفع کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہو یا آخرین اکثر امراض  
 کو خارش ہوتی ہو خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ۔ یا لیب غذا مای غلیظ اور روی الکیمیوس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہو کہ ایسی غذا  
 کیمیوس روی تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہو۔ یا لیب سورہی کے جس سے غذا متعفن ہوجاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ حکم بھی  
 محض چمکے اور پوست اور جانے سے دفع ہوجاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ کہ جلد وغیرہ پر باقی نہیں رہتا۔ سن شیخوخت ہر  
 جو حکم عارض ہو بہت کم علاج پذیر ہوتا ہو پس اسکا اچھا ہونا ہی ہے کہ بطور دورہ کہ کبھی نمایاں ہوتی ہو اور کبھی زائل ہوتی ہے  
 یہ بھی جانتا ضرور ہے کہ جرب نقشہ اور داد کے جملہ اقسام فصل خریف میں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ  
 حکم کا دو نوع جلد کے درمیان میں جمع ہونا ہو پھر اگر جلد کے اندر بدن میں بھی کچھ مادہ ہو تو وہ جرب یا پس ہے۔ جملہ اقسام کی تشریح  
 سو حکم پیدا ہوتا ہو۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر ازو گلیوں کی کافی میں ہوتی ہے یا درمیان دو ازو گلیوں کو اسلئے کہ وہاں کی حاجہ ضعیف  
 ہے۔ جرب عظیم اور فاشش کو دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہ جاتے ہیں اور وہی خراجات منتقل بطور سفہ اور قوبا کو ہوتے ہیں۔  
 جملہ اقسام کے روغن ان لوگوں کو ضرر ہیں اور کبھیں نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اس کے خون سمجھ اٹھانے ہو علاج جرب کا  
 علاج اول اور افضل یہ ہو اور اکثر اسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ غلط عاودتوں کا استفرغ کیا جائے دوامی مناسب ہو اور بلغم شہ  
 بھی خارج کر دیا جائے ان صلاح غذا اور تدبیر طب کی فکر اوس طریقہ کو کرنا چاہیے جو دیگر ابواب میں استعمال الہی فیہ نکال کر اچھے ترغیر وغیرہ چمکی ہوں  
 اور بہت کم کو مغز میں چمکا خوف نہ ہو جیسے تراب اور کاسنی اور کامو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیاء کا استعمال سے ہو اور جہاں کو  
 بالکل ترک کر دین اسلئے کہ جماع مواد کو بہ طرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہو اور تجارت اس کے کم کو پگندہ کرتا ہو ایک شیخوخت جماع کر لے  
 سے طرف جلد کے آتی ہو کہ اوس جگہ عنایت پیدا ہو کہ مرض نہ کور پیدا ہوتا ہو اور اسی سبب سے بد او پیدا ہوتی ہو۔ اور یہی سبب ہے  
 کہ ہم ہر وقت فصل جذابت کو بدن نشہ کا حکم کہتے ہیں سے متفرغات جمیدہ میں سے کہ اقسام جرب کو مفید ہوں ایک یہ بھی ہے کہ  
 طبع انہیں بلبلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور سفاج انہیں سنین ملا کر اور اس میں گل سرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کر دین اور کبھی اس میں  
 امیران بھی شریک کیا جاتی ہے۔ ایسا جرب صنوبر اور ستھوینا بھی جمیدہ ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبع جمیدہ بلبلہ زرد اور سف  
 ہر واحد ہر ہر جمین رطل یا بی میں جوش دین کہ لکٹ باقی رہے بعد از ان صاف کر کے ایک کے دو لکٹ کا انداز اس جو تازہ کی  
 کی مائیت سے دو لکٹ رطل لے کر اس میں چار شہترہ میں رسم خوب چمکوتن حبیب بھی طرح چمک جاتی چھان کر ایک ہر غارقیون ملا کر

ایک

ایک



استعمال کریں حب حیدر اور یہ حب شامہرہ کہلاتی ہے۔ ہلیڈ زرد اور ہلیڈ کابی اور ہلیڈ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سفید طری  
سات درہم سفید نیا پانچ درہم آب شامہرہ بین دواؤں کو سفوف کر کے گوندھا کرین اور سوکھا کرین اور تین مرتبہ اسی طرح کریں اور  
ہر مرتبہ استفد آب شامہرہ والین کہ مثل مشکوٰۃ میں ہو جائے پو تبیری بار کو استفد رشتہ دین کہ قواعد میں حب بستہ کر لیں لوبہ آجای اور  
گولیان بنالین دواؤں کو قوی جرب ہر من کی ہلیڈ زرد اور ہلیڈ اور آملہ اور پنخ کا پانی منتشر ہو واحد ایک درہم تیرہ دو درہم تھہ صبر  
میں گوندھا کر قریں تیار کریں مقدار شربت پوری مہل کی وس درہم سو پندرہ درہم تک یا میں درہم تک ہر آب گرم کو آگ کی  
اس میں سفید نیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے۔ کبھی جرب دی مومن کی نجات اس طرح بھی ہوتی ہے کہ پچھتہ ہے درپے  
تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کریں پھر ایک وز درمیان ناغہ کر کے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دی کر پانچ روز ناغہ  
پینے کے بعد چھوڑ دیے بعد متواتر تین روز استعمال کریں یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دی دی کہ استعمال کریں جسطرح ہر مشاہدہ مثل کرنے کا  
اور اگر سچ اسما اس دوا کو استعمال ہو جائے ہو اسکا علاج حقہ کے ذریعہ سے کریں یہ تدبیر بدو جافع ہو اور جرب کی پنخ کئی اگر  
سے ہو جاتی ہے اور تبیری ہے کہ صبر آب کاسنی میں بھگو کر اور ٹھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرے اگر اسکے ملائے سے کوئی نافع ہو  
مقدار جرب کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہو اگر اس دوا کی دوا مست کا متحمل نہ ہو ترک کر دی نفوغات اجا حیدر بھی اس مرض کو  
نافع ہیں ایضا صبر ہلیڈ زرد جو اسکے مصلوب کی مائیت دھوپ میں سوکھا کے طیار ہو اس رتبہ سے واسطے جرب رطب کی پانچ درہم  
سو وس درہم تک ہر آب شامہرہ کے استعمال کریں اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب و لون کو واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ جرب  
جملہ مسہلات جفید سے اس طرح لیا جائے اور بعض مسہلات کو بعض سو مرکب کر کے بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کر  
اوسکے رطب و صبر طیار کرتے ہیں۔ ماراجین ہر آفتیوں کے بھی مفید ہے اگر روزانہ استعمال کیا جائے جسطرح اور لواب میں  
اوسکا طریقہ مذکور ہو چکا اوس طرح ماراجین ہر آب ہلیڈ اور صبر شامہرہ کے چند روز پے درپے استعمال کرنا بدرجہ فائیت مفید ہو  
۔ ادویہ تنقیہ جرب قی متبہ کرتی ہیں اور اوسکے قائم مقام یہ دوا بھی ہے کہ حب صبر کو سفید نیا اور زعفران ملا کر ہر ایک مقدار  
شربت بوزن پانچ ٹھہ کے اختیار کریں اور نسخہ یہ ہے ہلیڈ زرد صبر سفید طری ہر واحد ایک درہم کثیرا اور درہم واحد ایک درہم کثیرا  
تین درہم ایضا آدھ دواؤں کو قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جہین برنج داخل ہیں اوسکو ایک وز خواہ دو دن بمقدار دو درہم کے تیر  
درہم تک استعمال کریں۔ ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض بے غور باقی رہے پس  
اولی یہ ہے کہ تخفیف کریں اور فطریہ کا ستوا اور شکر صبر دم مرض کو پلا کریں ورنہ جرب کثرت بڑھ جائے گی۔ کہتے ہیں کہ صاحب  
یالس اور حکمہ تنقیہ کو بھی نافع ہو کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو تین درہم اور نصف وزن اوسکو کنبین وغیرہ پلائی جائے اور بعض طلباء  
دوا میں عناب کو بھی ملاؤ ہیں اور چھ نے بھی پیر کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ان اثنا فرمے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا  
ہوتا ہے۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہو جنت فضا اور مرداسج اور عقل اور عروق صفر سرکہ میں گوندھا کر اور  
روغن گل ملا کر طلا کریں اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سب ترہ نسخہ حیدر ہے گل اسنی اور کافور زعفران  
ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب بنار ہر روغن گل عام دواؤں کو تخفیف کو واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اسکے واسطے تخم  
رازیانہ سرکہ اور روغن گل میں پیچھا کہ ایضا آب انار شرب اور روغن گل بوزہ اور آب انار عمدہ ہو جائے

ادبیات و تاریخ  
سازمان اجازت  
میں جوڑا دیا

جس میں فوت شمع بھی ہو یعنی اندک جھپکے اور مغزو وغیرہ کا بھی بانی بخور اجاگر۔ اس طرح آرد عدس اور بھیر کی میٹنی اور سو کہ ملا کر دھوپ  
 میں رکھیں تا انکہ خوب گرم ہو جائے اور اسکے بعد ملا کرین۔ معجون جو اس مرض میں قابل استعمال میں وہی معجون بہن جو اس وقت  
 کو اور اصحاب سحر اور بہن کے لائق بہن میری مراد ان معجون سی جو نرم ہوں اور قوی ہوں جیسے اطر لعل صغیر سہرا شستر  
 کی ایضا مثل اس معجون کے سا اور سا پتھر و براد و درہم بلبلہ زرد چار درہم شمش منسل و چندہ صبیح اودیہ کے۔ اودیہ و سونہ  
 واسطے جرب کو دہی میں جنہن فوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کھجی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جس میں قوت جلا اور تقویت  
 جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ام الملوکیہ اور راجحہ اور حنظلہ اور جیسے بھوسی اوسی کہوں کو آرد کی جیسے سمیٹہ  
 بہن اور آرد عدس منقشر افیضاً افاقیا ہمراہ سر کے اور جب بلبلج اور جوب بلبلج مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصاہ کف  
 بلبلج حلیہ آب پوست حسد سب کا اور کبھی حاجت البی دوا کی ہوتی ہے جس میں کلیل قوی ہو جیسے شمع خطل اور مالک لانا طاب  
 انصاف ملا کر اور پیناچ کے ہمراہ سر کر اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سر کر اور روغن گل اور اس طرح خلقت اور خلقتیں غیرہ اقسام بھیر کی  
 کے اور غلی بھی اس بارہ میں زیادہ قوی ہے اور بیشتر سر کر حسین غلی بھیر کو بعد از ان شبرج کو اس میں بکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی  
 اودیہ حادہ میں روغن گل ملائے ہیں کہ تیزی اور حرارت کم کر دے اور اقراط حدت کو منع کرے۔ پوست انداز بھی ایسے مرض میں علاج عمدہ ہے  
 ۔ محبات سر تخم جرجر کاروغن نکال کر پیلے جرب کو خوب سا کھلا تین اور سمٹ دھوپ میں پیچہ کر اس روغن کی ناش کریں اور کسی طبعی  
 ہوتی کھجی کو قریب بار بار جائیں یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے و دوا جید مردانگ اور زاج جبر ہوزن لیکر ساندہ کرین سر کر تکرار  
 میں اور کسی مٹی کی اندی میں رکھ کر دھوپ کریں اور پوری ایک مہینہ تک اسی حل نہادہ میں رطوبت کو ذریعہ سے تری کا فعل ہو چکا کر  
 بعد اس کے ملا کرین اسی دوا کو کہ بزرگہ فیض ہے اور بوجہ حل نہادہ کو لے بھی اس میں کم ہو جیسا اصول کہیا میں ثابت ہوا ہے کہ اشیا  
 عادیہ بعد محلول ہونے پہ حل نہادہ اپنی مدت برافقی نہیں رہتی۔ کندی میں اور زینق مقبول اور نہایت نفع دہ اور زراعت اور کریت اور  
 فقیل و قلمی و مس موختہ اور محاش اور نوشاد اور تلخ منشور اور تخم حل اور اشق اور زنگار اور اشنان گا ذراں اور پلیدی سنگ  
 اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ادویہ میں مذکور ہو چکے اور فشار الحارہ از خبا پوست جرب انگو سوختہ کے موضع پر پڑ  
 چھو کریں اور پیلے اس جگہ مسکے تل چکے ہوں اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر ہدیہ را کھ اور مسکے اسی طرح ملین  
 تا انکہ را کھ وغیرہ ملتے ملتے ناپید ہو جائے۔ کبھی قزو مانا سر کر اور مالک لانا کا استعمال انرا اچھ بہن کافی ہوتا ہے۔ رکیات جیدہ  
 میں سی بی زینق مقبول برگ کینر قلیسیا فنی مردانگ سر کر اور روغن گل میں ملا کر ملا کرین شبت کو اور دوا لگا کر سور بہن صبح کو حمام  
 جا کر دین کو دھوپ میں سر کر اور اشنان سبز کو آب گرم میں ملا کر بعد از ان آب سرد سی دھوپ میں اوسکے بن روغن کی ناش کریں دوا سے  
 سہل الوصول مردانگ اور زاج زرد ہوزن لیکر سر کر میں ایک مہفتہ دھوپ میں پسہ بہن اور بردقت حاجت کر ملا کرین  
 ایضا کشتہ سیاب اور سیہ ساندہ بزرالنج اور سلسب جزام دنن ایضا کندش ایک جزو بھیر کی میٹنی تین جزو سر کر ملا کرین۔ سیہ  
 اودیہ قویہ جو محلولہ اور خشک اور کھال و حیرت والی معجون استعمال کیجائیں اوسکے بعد روغن نامی معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن  
 سحر اور خلافت اور نیلوفر اور نقشہ وغیرہ خصوصاً جرب بالیس کو علاج میں مادہ جرب حسین رطوبت کم نکلتی ہے۔ جرب رطوبت میں  
 ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جس میں قوت تخفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجی میں وہ دوا جو کرم شکنی پیدا کرے جس دوا میں

میکھا

سیلاب پڑتا ہے حتی المقدور اسکو اطراف معده اور اعضا کو کہہ دے اور لگانا چاہیے۔ حکم بالبدن کا علاج انکسہم تفران کی اگر ترقیہ کی حاجت بھی ہو تو تھین اور بے سے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہیں مثلاً گاہ کے دہی کا توڑ جو خوب تشریش ہو یا تھیکہ مہ بانی سے نہانا اور سہر و صاف دھندہ کا استعمال کرنا اگر قسم اور بان بارہ خصوصاً اگر کون اور بان میں عصارہ کہ نفس ہی داخل کیا جائے۔ جب بیاہس اور حکم بالبدن کا علاج قریب قریب ہو۔ نرم اور سبک دویہ میں سوختا شش سرکہ میں پس بیکہ استعمال کرنا یا فیضا بیکہ سوسن فیضا صبر کو آب کا سنی میں اور نشاستہ بھی ان ادویہ میں پڑتا ہے اور آب کہ نفس ہمارہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوسہ اس مرض کی۔ اور دوسرے میں ایک خیر وطنی جو چین افیون داخل ہو بدن میں لگائی جاتی ہے اور خاشا میں اس کے ملتے ملتے تسکین ہوتی ہے۔ اور دوسرے قویہ میں سوختہ ترکیب ہے کہ اور دوسرے نہ کرہ بالاکہ مرکب کر کے اور سین فوشاد را ضافہ کر کے سرکہ ملا کر طلا کریں خصوصاً خضیون پر فیضا بیکہ مگر ہی بریان اور قطر افیون یہ دوا اس میں کوئی نافع ہے اندرون ہر درد نرم گاہ کہ اوٹھی ہے بطور شیان کی کہی چاہیے شیان کو علاج جکہ میں جو فاضل دلو کو فاضل مہولی ہو اس دوا سے نفع میں ہوتا ہے کہ درد ہی شراب کو تازہ سوکے کے ہمارہ لگائیں۔ استحضارات اور نہانے کے پانچین جو ادویہ دوا حکم اور جب کہ استعمال میں جیسے آب وریا کو گرم کر کے نہانا خواہ اسی طرح مے گرم کرنے کے نہانا یا طبع قنار الحار سے نہانا۔ غذا دوا سطر مرضی جب اور حکم کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جس میں ترطب ہو اور خون صاف پیدا کرے اور پانیہ مائل برطوبت اور ہر دوت ہو اور نجوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب طافشہ کو استعمال دے وغیرہ جو مہم کا کہنے میں استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور روغن شیتہ وغیرہ بھی جائز ضرور ہے کہ حجامت ساتین کی جرب احش کو نافع ہے **فصل حضرت کی بیاہن** کہی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق بلعجب کم نہا تیکہ یا نہاتے وقت بدن نہاتے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگوں کے بدن میں ایسی بے احتیاطی کرنے سے شور اور دانہ شوکیہ یعنی خار دار پیدا ہوتے ہیں گواہ شور ایسے جو اسے پیدا ہوتے ہیں جو کسل اور قلب پر نہیں بلعجب پر نقل کے پیدا کرتے ہوں اور وہ مادہ ایسا سرخ اور جھٹ پٹ نایل ہونے والا تھا کہ اگر شور اس عرق بڑا ہو تو دفع ہو جاتا اسلئے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور آب چونکہ نہاتے سے خواہ ترک کرنے مالتش بدن سے تفریق نہیں ہوتی لہذا وہ مادہ سطر جلد میں محسوس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شور آب یہ کہ انتقال اور گہرائی کا اثر ہے جو ایسی ہی طور شمع کے کھٹکنا جاتا ہے۔ اور کبھی اس بے غدائی سے شور قنار ہنر میں ہوتے کہ ایک قسم کی خشونت جلد میں ہوجاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر کثرت ہو تو ریہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہے کہ جو شخص خوراک سے شور یا خشونت کا نہیں دیکھتا وہ سے ہونہ احتیاطاً استفرانج اخلاط مادہ کہ لیا کہ سے صحت کو برقرار اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی نافع ہوتا ہے اور اگر پیدا ہو گیا ہے تو زائل کر دیتا ہے بعد ازان سر دانی سے نہانا۔ اور حمام میں بدن کو مالش تر بوز کی مفر اور مسور کے آرد سے بعد جو پسینا برآمد ہونے کے بعد اس کے شام سفرم کی مالتش بھی نافع ہے فیضا مفر تر بوز اور آرد مسور اور آرد قلا۔ صندل بھی مگر روکتا ہے کہ کھلی بھی کوٹھتی ہے صندل نکاسو اور اگر بڑا صندل کے کا توڑ بھی ہو تو کھلی نہ اوٹھی گی۔ ہندی لگائی اگر اسکا رنگ اور نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پسینہ میں ایسی چیز میں جو مشابہ آب انداز و حاض اور عذس اور لوی بکار یا سر ہندی کی ہوں اختیار کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسے اشیاء کا جو با عرق کو نافع ہوں جیسے طبع آس اور گاسسج اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہیں کہ عرق کا جلا ہو اگر مہ بانی بھی اسکو نافع ہے۔ کہی جملہ ایسے پانی جس میں اشیاء یا بعضہ کو جو من دیا ہوا نافع ہوتے ہیں۔ حرکت اور قنار

جرب خفاص  
جرب خفاص ہے



شرک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہاں پینا زیادہ نکلتا ہو وہاں نہ جانا اور جس مقامات میں ہوا کا اچھی طرح گزر ہو وہاں ٹھہرنا یا ہوا سے کچھ کر سوا میں راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا۔ سننے والی دوا جیسے روغن آس اور روغن بادام اور لکھن کو خاصیت عظیم اس مرض میں ہے اگر لکھا جائے خصوصاً کثیر اور صبح ملا کر۔ ایضاً وہ مسوغات جنہیں مجبطن اور مرہاج اور صفت الجید اور توتیا خاص کر کے اور کاکستر برگ آس اور دریرہ آس۔ اور روق غار جو نازہ ہوا اور سداب اور دفاق کنڈر۔ کبھی غری اس لینے شرب میں بھی صحت کو نافع ہوتا ہے یا نہیں گھول کر۔ اور شربت صفت قوی میں استعمال ہو کر اور کندر اور کبریت کی بھی نفع ہوتی ہے۔ اگر صفت کی وجہ سے قرعہ پڑ جائے اور سکا علاج عروق صفر اور زرد اور گل ارمنی اور سپیدہ سو کرنا چاہیے سرکہ ملا کر اور مرجم سفید جی عمدہ ہے کبھی بیرون مقدار میں بڑے بڑے اور گرم سے ہو جائے تین اور فساد اور ردات انکی زیادہ ہوتی ہے اور نکالنا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہو اور اگر بیرون مستحکم ہو کر کولین پھر اسکا علاج وہی ہے جو صفت کا علاج ہے **فصل نبات اللیل** کا بیان اندھیریاں جس شخص کے بدن کی کھال کھڑکی مدت تک رہی اور اندھا و مسادات ہو اور مضام کا جید ہو ایسے شخص کو رات کو رخت یا سردا وقت میں ایک قسم کی کھال اور رخت و نشت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہیں جنکو نبات لیل اور بندی اندھیریاں کہتے ہیں سبب اسکا احتباس اور رک جانا اور مادہ کا ہونا ہے جسکو متخلل ہو جانا چاہیے اور احتباس و اصل بوجہ ضیق اور تنگی سام کے ہونا ہے جسکی اعانت شدت اور سختی بروقت کی کرتی ہے کہ تخفیف پیدا کرے اور بھی ناک کو بند اور اوہ مذکور کو غیر قابل اخراج کر دیتی ہے۔ خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہنہ خدا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو اور اس سوئے ہنہ اور کثرت احتباس مادہ کی نالی کثرت بخارات و ہوا و شبنم جو اکثر ٹھنڈی چلتی ہے ہو جاتی ہے اور اس سوئے صحت اس مرض کا نام نبات اللیل رکھا گیا ہے ایسی کہ اکثر عرصہ اس مرض کا شب ہو یا ہنہ۔ خاص حالات میں اس مرض کو یہ بھی کہ ابتدائیں تو کھاتے وقت بہت اچھا اور خوش آئند معلوم ہوتا ہو اور کھانچا ڈالنے کے ہر مقام پر دانے کے در ہوتا ہے علاج توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہو کہ حمام کریں اور نرسجات مشہورہ جو تفتیح مسامات کرتے ہیں اور نکالنا استعمال کرنا اور فصد اور ہنہ خارج وغیرہ سو رگما ی بدن کو مادہ کثیر سو خالی کر ڈالیں جیسے باب حکم میں ابھی مذکور ہو چکا ہو اور اگر تخلیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر کفایت کریں۔ ادویہ موضعیہ میں صبر کہنہ اور دیوان سب و دواؤں میں جنکو اس مرض سے خصوصیت ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کو ساتھ استعمال کریں اور لہن۔ اس طرح صبر اور عدس کے ہمراہ غصہ اسامہ ملا کر آب کرشن تر اور یہ میں بھی اس مرض کو مناسب ہو۔ تنہا اور دوسرے بھی اس مرض کی مفید دوا ہو اور پورہ اور چٹا اور زعفران بھی **فصل ثانی** کے بیان میں مشغون کو ثلیل کہتے ہیں یہ مساماری بھی ہوتے ہیں یعنی چھوٹی چھوٹی کیلین یا پٹین گڑھی ہوتی ہیں اور عفت مزمنہ یعنی پچھرا اور جھکے ہوئے کڑھو بھی ہوتے ہیں سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہے اور جو اول امین اسکی پیدائش کا فاعل ہے وہ تو یہی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زائد اس مرض کا خلا سوداوی ہو جو کبھی نہایت خشک ہنہ مستحیل ہو دوا ہوتا ہے جو وقت ایسا ہنہ خون میں بہ کثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو کیفیت عارضہ ہو جاتی ہے سبب خفقان اور کثرت کراہیہ نے اسباب نقصان کے وہ خزان ہوتے ہیں اور بروقت پیدا کر کے مستحیل ہو دوا ہو جاتا ہے خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگوں میں کہ وہ پورہ قلت مقدار کے خون نقصان نہیں ہوتا ہے اور اسی خون میں رگما کو کچک کوفیب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہیں جنہیں



اون نلیوں کی تیز اور شکل اونکی موخہ کی بطور قطع دائرہ کے ہونے پر اور دائرہ نہ ہوا ایسی چیز سے بدستواری تمام مسہ کو اوسکے اندر  
 لین اور لیسٹ کر چٹکے پاس سے اوسے دبائیں کہ وہ ان سے کٹ کر اندر اسی انہوہ کے رہ جائے۔ یا موچے اور سنبھلی سے  
 مسے کو کھینچیں کہ اوسکی جڑ کھج آئے بعدہ کسی لہ جادہ اور تیز کو اوسکی جڑ میں گروہیں اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوس پر روغن زرد  
 لگاویں۔ ایضا جب کئی دواسے عاوا و سیر لگائی جائے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا خلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کلتی  
 اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کریں اوسکے بعد اوسی دو اکو لگاتیں تا ایکہ مسہ کٹ کر گر جائے کبھی اس ترکیب سے  
 بھی مسہ کو کاٹتے ہیں کہ پہلے اوسکے گرویش کے مقامات کو کسی نازک اکہ حدید سے جدا کر دیتے ہیں اور وہ اکہ مقررہ لینے گرا  
 ہوتا ہے (جیسے گولابانے کی رکھانی جو بخاروں کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کارندام اوسکے بعد اوسی مسہ پر دواسے  
 لگاتے ہیں۔ مہم جو تجربہ کیا ہے کہ استرو سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا اگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے پانے بعد ادا  
 مقام مطلق کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جب قدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جانا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی  
 رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قرون کے بیان میں** قرون سنیکہ کو کہتے ہیں اور یہاں مراد ان  
 فرونیوں سے ہے جو اطراف پر مفاصل کے ایک شوشل ناخون کے کثیف اور سخت پڑ جاتی ہے کثرت عمل و محنت مشقت کرنے سے  
 جیسے وز ستر کرینے والوں کے عوارہ میں ٹھہر جانا بولتے ہیں علاج اونکا یہ ہے کہ جب قدر روغن زرد سے مراد ہو جائے کہ چٹکی لینے خوا  
 کھینچنے سے کچھ اوس میں ایذا نہ ہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوس پر وہی تیز اور سخت دوا تین جو مسوں کے گرانے میں مذکور  
 حکموں استعمال کریں تا ایکہ وہ سب گر جائے بعد اوسکے روغن زرد لگاتیں **فصل شقوق کے بیان میں** جلد کا بھرتا  
 اور بونٹھوں کا اور اطراف بدن کا ان سب کا سبب بھل و خشکی جلد کی ہے اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے تو کبھی  
 روات اخلاط کسی مادہ عاوا کو جو محض ہے اور تیز بھی ہے بظرف موضع خاص کے بھٹکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے  
 خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہوا کو گرم جیسی ٹون ایسی ملتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برووت جس سے خشکی  
 پیدا ہوا و سکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشکی میں بھی زیادہ سردی سے بھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین میں  
 خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا لیند زمین پر سایہ درخت اور گیارہ لکھی ہوئی ہو یا ایکہ برووت اور ہوا وغیرہ کے پونچنے سے روکھو کیو  
 اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً سبب ہما یا قابضہ کے اور وہ پانی جنہیں قوت شب اور ٹھنڈی کی ہوتی ہو یا  
 خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہاتیں اور بخلاف اور بالفضا ایسے پانی کے اثر میں وہ پانی میں جھین قوت کبڑی ہو یا وہ پانی جنہیں قوت  
 قیر لینے رال کی ہو مہم جو چھان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشا اور خواست کے پانی سے اس خاصیت  
 میں اچھی طرح تجربہ کر کے دریافت کیا ہے علاج عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خاطر دی ہوا و سکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر  
 بیس شاج اسکا باعث ہو تو طبیعت شاج پیدا کرنی چاہیے اور وہاں مطبہ کا شرب استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کبجہ و قشر لکھ اوقیتیکہ  
 ہر روز آٹھ کوہ سہرے کے ہمراہ یا قلعہ زہیب شیرین کو چار روز سپے در پے اسطرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ بدین  
 کرنی چاہیے اور اگر شقوق اسباب و دت کو عارض ہوا و سکا لیے اتفاقاً بہت مفید ہے ایضا طبع شلیم اور خود شلیم اور برگ جقدر  
 اور اوسکی کا چیشاندہ خصوصاً قیر و طی جو برگ جقدر اور معروف چرمیون سے ملایا ہو تو ہول یا مخ حیواناتہ چند سے بنائے جائیں اور

زیت رطب اور قطران اور نمین اصل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کو پیدا ہو اسے قیروطی یا زیت رطب جو عصارات بارودہ رطب سے بنا کر  
 جاتین اور کھا استعمال کریں اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور عام نمکیم پانی سے کرنا ہو ٹھکے چھٹ جانے کا  
 علاج سوکھے ہوئے ٹھکے کے چھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی رخ اور ہو یا موتی ہے جو کہ جلد میں گھس جایا اور ہو ٹھکے کو خشک کر دے کہ تری  
 او سکی خالی رہے یا بدست زائد ہو پھر یا حرارت خارجی خواہ مزاج یا پس کو سبب ہو شقوق ہو ٹھکے میں پیدا ہو گیا اور پیاں ہو یا  
 پہلے ایسی تدریجاً شقوق ہو جو یہ ہے کہ قبل ازیکہ خشکی زائد ہو ٹھکے میں پیدا ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ ہیں سو اپنا اثر ظاہر  
 کرے۔ قیروطی اور شحم اور صمغ اور غولک همراه زوفا و تر و تازہ کے استعمال کریں اور یہ او یہ مذکورہ اگر بعد شقوق کو استعمال  
 کریں تب بھی کثر زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوست یا سپید اور باریک جیسو پوست بھینچے پانی کے اندر کا باسیک چھلکے خواہ اسن  
 اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہو ٹھکے پر چکا دینا پھر ٹھکے شقوق کو روک دیتا ہے۔ جب شقوق پیدا  
 ہو جائے اور اسکے لیے دوا مجید یہی اروی شراب کو بریان کر کے عکاک البطل اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شمد  
 لگا تین یا زوفا و خام کو باریک پسپیکر چیل غبار کے ہو جائے صمغ البطل کو لگا کر صمغ مذکور کو ملائیں اور استعمال کریں۔  
 یہ بھی کہتے ہیں کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھا روئی کا تیل میں ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہو ٹھکے کی ترقید کی کو باغ  
 اور بہت مفید ہے اگر ترقید ہو گئے ہوں یا ورن کا چھٹ جانے کا سبب بخار رویدہ کے ہوتا ہے اور کبھی بہت میں  
 اور خشکی اور شفت جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بغض اوقات پاؤں چھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اسکا تحمل دشوار  
 ہو یا علاج اگر ممکن ہو تو پاؤں کے چھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کریں کہ آب گرم میں پاؤں کو رکھیں اور چھچھ او مان اور  
 چرمیوں کی کرتے میں خصوصاً روغن برید انبر اور روغن اکارخ اور روغن حنی بدرجہ غایت مفید ہے چرمیوں گا و اور بھری چربی  
 حرام مغز جبین بخور اساموم ملا یا جاو کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور ایسے چھٹے کے مقام کے گوشت کا اسکو لگا کر پھر ٹھکے سے جو ٹھکے پختی  
 ہو وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی ملنا خصوصاً جو شانہ حرمل کے پانی میں پسپیکر اور شمدیرہ انکو ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر  
 یہ او یہ مفید ہوں اور او یہ مغز ملائے کی جنہیں قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑی جیسے کہ بعد استحمام کے اسی طرح معالجہ  
 کرتے ہیں تو ضرور ملنا چاہیے اور اسکے بعد پاؤں آب گرم میں رکھتے ہیں پس ایسی و اؤں میں کثیرا جو فوٹ کوٹ پسپیکر باریک ہو جا  
 عجیب لفع ہے ایضا موم اور روغن کچھ سیاہ اور عکاک البطل اور صمغ ساکھ سب کو یکجا کر کے لغمہ کر کے یہ بھی عجیب دوا ہے جو  
 ایضا قطران همراه طنجین یعنی پسپو سمس کے زیادہ مفید ہے اور کندر ساکھہ ہمراہ روغن نامی مناسبہ کے اور شحم مذکورہ  
 نافع ہے ایضا سرطان مسوخہ روغن زیت کے ہمراہ پسپیکر لگانا بھی نافع ہے مگر ہاتھوں کے چھٹ جانے میں یہ دوا بہت جلد  
 مفید ہوتی ہے ایضا سیار غصیل کا اندرونی مغز زیت میں پختہ کریں اور عکاک البطل اور صمغ اکول وین اور لم تھون کے  
 پھٹ جانے میں استعمال کریں ایضا میدا پھر کا صمغ ٹھوسے سے پانی میں پسپیکر صمغ مذکورہ اور میدا پھر کا غصیل بھی شفاق کہند  
 جو متفرج ہو اسکے لیے نافع ہے ایضا موم و اسنک اور صمغ اور زیت اور شمسہ جلد مہوزن لیکر البطل قیروطی کے قوام میں  
 لائیں یا سرطان نری کو شریح کے ساتھ پختہ کریں ایضا روغن زیت کا اور بطل کی چربی اور عکاک البطل ہماری محراب  
 بہت عمدہ دوا ہے کثیرا کو لیکر شیل غبار کے باہر یک پسپو اس کے نصف وزن سیخ لہنا سیخ اور کربا اور کندر کو

۴۰۴



بھی پسین اور طہاک البطم کو ہونے کی تیرہ کے لین اور سب روغن بیدار کے ساتھ ملا کر استعمال کریں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ  
جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پشت یا کی تدبیر کا نوکر ہو اس سے شقاق کی ایذا کبھی نہ ہو چوکی مترجم کی مجرب و ا  
پاؤں کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جو کوب کر کے پانی میں جو شش دین جب تر  
اوسکا اثر پانی میں آجاوے اوس پانی میں پاؤں کو ڈبو دیں مگر کسی قدر پانی میں گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال  
سے صحت ہو جاگی میں نے گوالیار کے مقام پر رنگبیزوں کے پاؤں کا جو سچی اور چرنے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہیں علاج  
کیا اور مفید ہوا فصل ہاتھوں کے پھٹ جانے کا بیان علاج اسکا بھی مثل اس شقوق پاؤں کے ہے جو خفیف  
دواسے ہو یعنی سخت دواسے علاج ہاتھوں کے پھٹ جانے میں نکرنا چاہیے اونگلیوں کی گھائیوں کا پھٹ جانا  
بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیچ بسفاج کو شل غبار کے پیکڑنا و کین فصل تفرج  
لینے پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج - قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ جیت لٹھنے سے اور خصوصاً  
بیماری کے سرخ ہو جاتی ہیں اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہیں اور قرعہ پڑ جاتا ہے - لازم ہے کہ جبوقت سے سرخ ہونا  
قطاۃ کا شروع ہو اوسی وقت سے جیت لٹھنا ترک کر دیں اور رواج کا استعمال شروع ہو جائے - اگر مریض کی ایسی حالت  
ہو جائے اوسکے واسطے فرسٹ اور پچھون برگ بید کا تجویز کریں اور لکڑیاں لینے شاخاں بید کو خدا کر لین ورنہ وہ خود کھین  
یا باجرہ کو کھینا میں خواہ پردن کا فرش کریں مگر یہ سب چیزیں رومی خواہ اور کسی بھیاون یا لکڑیاں وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ  
زخم نہ پڑے اور جب قرعہ پڑ جائے تو مرہم اسفنداج کا استعمال کریں راستہ منیکرہ کا علاج بری بوجہ اور مغان جیسے بیج  
ران یا زربغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوش  
اخلاط اوسکے معین ہوتے ہیں یعنی جس حرکات سے اخلاط میں تشویش اور بد نظمی پیدا ہوتی ہے اس طرح غسل جنابت  
اور غسل حیض کو نکرے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ بوجھل چکے اور تھکی کا اکثر کھانا یا اون چیزوں کا استعمال کھانے میں کرنا  
جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حریقہ یا کھنجر یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہیں - بخزینہ گندہ دہنی کی بوی بد کا علاج  
تو امراض فم میں مذکور ہو چکا جلد کی بدبو کا علاج جس خلط کے فساد سے بدبو جلد میں پیدا ہوتی ہے اسے بدبو بدیر  
استفراغ ماذہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تبدیل اور کھانے میں ایسی غذا اختیار کریں کہ جلد انضمام ہو نظر  
اپنی کیفیت کے و نیز بہتر مقدار اور کیفیت کے لینے خدا سے جلد الکلیف مقدار مناسب پر اختیار کریں اور حمام میں جا کر خوب  
نظافت اور ازاد حرکت کی تدبیر کریں خواہ اور جس جگہ ہاضمہ و نظامت حاصل ہو - نہار موٹھے ایسی چیزوں کا استعمال کریں  
جو عرق اور پسینہ نکالتی ہیں جیسے ساینہ اور قلعہ لینے پل پرنگ الٹھا کرفس اور حشش اور لیمون - جو چیز اور بول کرنا  
خون کی عفونت بھی دور کر دیتی ہے مگر بعض مہرات بول جو شیباب میں بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنی  
ہے جیسے لیمون بدبو جلد کو تشعشع یعنی خوبانی کا جو خوشبودار مواد خود تشعشع کا استعمال بھی مفید ہے اور طلائین  
بدن پر ایک اگس اور جس پانی میں شیب پانی اور میوے اور طلیخ نام اور نعنع اور فوج اور نرنگو شیب کی بھی بدبو پیدا ہو  
اس طرح آس کی جو لپٹا ہوا اور خصوصاً صندل کی تریخ اور سعد اور قحاح اور خرقصہ لذیرہ اور سرو اور گل سر

خاص کر کے اور مزخوش اور شامیہ اور شہنشاہی اور پست اتج اور اسکی جھلک اور برگ بر اور برگ سوسن بھی نافع ہے ایضاً  
 اقراص و روہرہ مسک کی ایضاً مناسب اور مہلکات کو بند کرنے اور عرق سے روکنے کے واسطے در اسنگ اور توتیا برگ سوسن بھی  
 وغیرہ اور مکی اور صبر اور روغن آس اور روغن کھنکھل فصل بیان صنان کی اور صنان کا علاج بھی اسی فصل میں مذکور ہوتا ہے  
 صنان وہ بدبو ہے جو زیر نعل پیدا ہو بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہے جس سے اس  
 اومی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ بقیہ زیر نعل کی طرف اٹکیا اور جلد میں اغوذ کر گیا اور یہ راسی قابل اعتماد کے نہیں ہے البتہ صنان  
 کی پیدایش مناسب و راولی ہے کہ اس مادہ سے منسوب کچا جو انسان میں تشکیل پنی ہوتا ہے وہی مادہ متحرک ہو کر صنان  
 بن جاتا ہے۔ علاج صنان کا بعد تفتیہ کے (بشرطیکہ حاجت تفتیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور در اسنگ مرلی سے کرین اور اقلیمیا  
 مخلوط اور خاکستر اس سے اور جس پانی میں پھسکر ہی محلول ہوئی ہو اور کبھی ان اوویہ میں صندل ملا دیتے ہیں اور کافور بھی مخلوط  
 کرتے ہیں قرص حید صندل اور سایہ اور سب اور شب اور مر اور سانج اور گلسرخ ہر واحد ایک توتیا اور مر و اسنگ  
 سفید کیا ہو اور واحدین جزر کا فور نصف جزر گلاب کو ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین ایضاً اور  
 اور سب اور سبیل اور سعد اور مر اور شب ہر واحد سے دس جزر لیکہ قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور فطوح کے استعمال کرین  
 فصل صفت ایک ذرور کی جبکہ استعمال سے بدن خوشبو پجائے اور گرم مزاجوں کے واسطے نافع ہے سعد اور سانج قناع اور  
 میوہ شامیہ جو ہنی رمان کا مشہور ہے ہر واحد دس درجہ گلسرخ خشک اور اطراف اس کے ہر واحد میں درخمی سعد اور قناع  
 اور سانج کو شراب ریحانی میں تر کرین اور خوب بھیک جانے کے بعد خشک کر لین اور میں پھر اور گلسرخ اور اطراف  
 اس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی اوویہ کو ملائیں اور سایہ میں خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد  
 پیسکر تمام بدن پر چھڑک دیں اور بعد نہانے کے پہلے پینا بدن کا خوب پونچھو ڈالین بعد از ان یہ دوا استعمال کرین ایضاً اور عرق  
 بدبو کے رائحو کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والوں کے مناسب ہے سبیل الطیب و قنفل حماما شامیہ و سایہ ہر واحد تین درخمی قسط افکار  
 سبیل ہندی دار چینی ہر واحد دو درخمی شامیہ و مزخوش سبیل سورقہ ہر واحد چار درخمی بنی زمان کی اسکو شراب میں حل کر کے  
 باقی اوویہ کو آب نام میں پیسکر اور سطر ح استعمال کرین جو مذکور ہو چکا اور دوا سے جوسپنیہ کی بدبو کو دور کرتی ہے ورنہ  
 سبیل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو درخمی طین بجرہ (یعنی وہ گل مٹوم جس بجرہ کی مہرین لگی ہوں اور اسکو طین قہلیش  
 بھی کہتے ہیں) چرک اسر ب پیسیدہ محمول ہر واحد نصف او تیش سبیل رومی ہر واحد ایک و تیش زعفران گلسرخ خشک ہر واحد  
 تین و تیش خشک دایتن آب اس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کر کے آمیختہ کر و فصل بول اور سراز  
 کی بوی بد کا بیان اور مزج کی عفونت کا بیان ہے اور اسکا علاج ان تینوں چیزوں میں بوی بد عفونت اخلاط سب پیدا  
 ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیاء کے کھانے پینے سے ہوتی ہے خلی خاصیت یہی ہے کہ بد بو ان میں پیدا کرین جیسے اشتہار  
 اور سبیل در جبر جبر اور گند اور انجان اور طہیت اور مہیہ کے استعمال سے بھی ایسی اثر ہے مگر جو دست ہضم اس اثر کو دور  
 کرتی ہے اسطرح ایسی چیزوں کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کو دفع کرتی ہیں جیسے مٹی کی کہ پینا اور پشیا  
 کو بدبو کرتی ہے اور بزانکی بوسے بدبو کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ ہرگز کی بدبو کو دور کرتی ہے فصل بیان میں

درخمی

پیشاب کی بدبو کے براہ کی بدبو کہ جو اسباب میں وہی بول کی بدبو کے بھی ہیں ایضا مذرات جیسے بلویون وغیرہ کہ  
 راسخ بدن کو خوشبو کرتے ہیں اور بول کو بدبو کرتے ہیں قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور اسکا  
 علاج انسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ میں بیان ہو چکا **فصل قتل اور صبیان کے بیان میں** جو مادہ طلبیہ ہے  
 کہ خاص اوسی میں کسی قدر حرارت ہے یا دوسرے ہمراہ کسی اور شے میں حرارت ہو جب ایسا مادہ لطافت جلد کے آتا ہے کبھی تو  
 بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ تحلیل ہو جاتا ہے اور محسوس نہیں ہوتا اور اسکے بعد لطافت میں وہ بھی مادہ ہے جو پینا ہو کہ  
 رہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو تحلیل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلا طہ قات  
 میں جھٹکے ہو جاتا ہے کہ اوس سے خرازا اور حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور اسکے بعد لطافت میں وہ مادہ ہے جو اندرون جلد  
 مختبئ ہو جاتا ہے پھر اگر یہ مادہ رومی اور خراب ہے دار الثلب و غیرہ اور قوبا اور سفعہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوس میں روادت کمتر ہو  
 اور قوت حدید اور ریح بن جانے کی اوس میں نہیں ہے اور نہ اوس میں بسرح و عفونت زائد ہو سکتی ہے اور صلاحیت اوس میں قبول  
 حیات کی بھی ہے تب عطا کنندہ حیات کی تمہید سے اوس پر فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قتل لینے سپید چون  
 پیدا ہو کر نیکیت پھرتی ہیں اور قتل ہو کر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ میوہ برے برے جیسے یا گول گول پیدا  
 ہوتے ہیں جنکو صبیان کہتے ہیں۔ کبھی قتل کے تولد پر غذا ایسا ہے جیسا کہ کیموس بھی معین ہو میں میں جو رقیق ہوں اور ظاہر بدن  
 کی طرف متحرک ہوں جیسے انجیر اور کبھی اوس پر عانت اول حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کی طرف غذا کو لانے والی  
 ہیں خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسو حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کی  
 میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد تین تین پیدا کرے اور مواد مختبئہ اندرون جلد کو  
 حرکت دے کہ مستعمل کر دے یا ایسی نسیم کو جو مانع استعمال مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفن یا شہید متعفن کا  
 استعمال نہ ہونے پائے الغرض یہ سب اسناد و ش قتل میں ہوتے ہیں۔ کبھی قتل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب  
 بدن لاغر و زرد اندام ہو جاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی خفاقت اور قوت کا تحلیل پیدا ہو جاتا ہے علاج قتل کثرت  
 پیدا ہوں کہ اوئی نسل منقطع نہو اور پھر بھی چلے جائیں اور نکاح علاج پہلے تنقیہ بدن سے کہ باخبر ہے خصوصاً قصہ کہ اسے  
 اور تدبیر کی اصلاح اور اول چیزوں کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو لطافت ظاہر بدن کے خارج کرتی ہیں چنانچہ  
 اوپر مذکور بھی ہو چکا بعد ازاں اوویہ موضع کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استعمال اور لطافت بدن کی کھنی اسکے واسطے بہت  
 نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہائے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کہ کپے بدل بدل کر  
 پہنا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپے پہنے بھی ضرور ہیں کبھی شروب و ابھی قتل کو قتل کرتی ہے جیسے  
 تھن کو طبع نو و ج چلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ اوویہ موضع ایسی درکار میں جو محفوف اور تحلیل اور جذاب ہوں حشاج  
 بدن کی طرف پھر اگر قتل کثرت ہوں اور بھی اندام سے ہوں اوسوقت مسکہ وغیرہ کی ذہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے۔  
 شہلہ اوویہ موضع کے سماق ہمراہ زیت اور حاض کے ایضا برگ حاض بھی اور اوسی کی زیت یا شہت ہمراہ زیت کے یا برگ ان  
 یا برگ حنظل یا برگ انس خواہ برگ مسر یا برگ بزرگ ان یا قصبہ لذریرہ اور ورا چینی اور روغن قرطم لینے کرنا نافع ہے اور مانع کو

تمل ہے اور رگوں ترب عجیب تر ہے پوست سلیقہ اور زراوند عاقر قرقا اور طبعی کی جڑ اور خام اور عمدہ اور انیسون اور شکلات اور مشمش  
 تم اجڑہ اور برنج اسٹ قروانا ترتیب جیسا شیان مایشا تین درم قسط نصف درم بھرہ ایک رسم نشاستہ سموزن سبب ویک  
 سب کو کچا کر کے طلا کرین وھونی کی اوپر میں طبع تر من بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبع سماق اور طبع طرنا اور طبع فونج  
 جلی اور طبع ہرگ سرد اور بڑے صوبہ سرد رات لینے میں چیزیں جسوقت غسولات میں پڑیں نہایت عمدہ ہیں بخورات میں تخیر  
 کندش اور مینج کی ہر تال کے ساتھ اور خصوصاً سبک کہ ہر تال اور کندھک سے بخور قوی و دواؤں کے یہ دوا ہے مینج اور زرنج  
 سرخ اور بھرہ ان سب کو سرکہ اور زیت میں پسلیکر سر پہ طلا کرین اور خرق پسید اور بھرہ یا بزرگ و فلی ہر تال زیت کے یا بزرگ حنظل -  
 رانی اور کندش و فونک و سپیکر شور اساس کر انیروالین اور بارہ اسی مرکب میں پسلیکر شتہ کر دالین یہ دوا قوی الاثر ہے اس طرح  
 وہ دوا جو مرکب ہو کندھک اور ہر تال اور زراوند اور خاکستر ملوط اور قسط طبع سے ایضاً کندش زرنج سرخ زراوند طویل قطر ان  
 تلخ کا و اتنا کہ جسمیں یہ دوا غلط ہو جاوے یہ طبعی قوی ہے ایضاً قطر ان جنطیانا اور ہر تال اور رخن سوسن ایضاً مینج اور بزرگ  
 و فلی اور شب یا فانی ایضاً حمام میں شیان مایشا ایک جبرہ بوزق نصف جبرہ نشاستہ سموزن سبب جزا کو اور بعد  
 خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملا کر یہ ساری اوپر جو نکور ہوئی ہیں انکا لگانا بعد تخیر اور وھونی  
 لینے مثل کندش اور مینج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اسی قسم کی ہو جو نکور ہو چکے ہیں جو تھا  
 مقالہ اون احوال کے بیان میں جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہیں اور اسی مقالہ پر کتاب الزینہ کا خاتمہ ہے فصل  
 نزال یعنی لاغری کے دور کر کے کا بیان راہ لاغری بدن میں بوجہ ہونے اس مادہ فریبی کے ہوتی ہے جو غذا سے  
 پیدا ہوتا ہے ۲۰ یا کثرت استعمال غذا سے طعنے سے جس سے خون کثیر بدن میں پیدا بھی نہیں ہوتا لاغری ہو جاتی ہے ۲۳  
 یا فقط تدبیر غذا سے پر اقتصاد کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے مگر جسم اس فقرہ میں دو احتمال ہیں ایک ظاہر  
 تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ علی ما عداہم کا ہے وہ بظاہر درست نہیں ہوتا ہے اور بربط ہے مگر شاید اس سے مراد یہ ہو کہ جس  
 تدبیر میں سب پر عمل کیا جاتا ہے اس کے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصاد کرین کہ خون جدید پیدا نہو ۲۴ یا ضعف قوت متصرفہ سے  
 جو غذا میں تصرف کرنی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ میں یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ میں ضعف  
 پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کر سکے اور اکثر فساد مزاج بارو سے پیدا ہوتا ہے ۲۵ یا کم  
 سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام  
 بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت شوگر اسی کی ہو کسی بھی کہ اعانت سے ریاضت کو جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت  
 بالکل چھوڑ دی ہو جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع میں جذب غذا معتدل بھی نہیں ہوتا ہے ۲۶ یا سب  
 لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن میں پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اس سے بغض و نفرت ہے یعنی اسے قبول کر کے  
 تغذیہ بدن نہیں کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ سر بہت خون رطلبانی سے ملنے لگتی ہے  
 ۲۷ یا لاغری کا سبب ہوتا ہے کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھ کر فراحت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ جاتا  
 ہوتا ہے اور قوت کبد میں خون اور شستہ بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے ورم یا دیر ان لینے کیڑے لاندہ

مقالہ جامع اور کتاب الزینہ



بدن میں پڑنے کے جریان غذا سے اعضا کو دوتے ہیں اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات میں یا اخلاط کی رداوت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکه مسامات بہرہ نسبتہ او منطبق ہو جاتے ہیں اس لیے کہ برودت یا حرارت نے جو کہ اگر وہ مسامات کے کسی اخلاط وغیرہ میں ٹھہری ہوئی ہے اسی برودت اور حرارت نے ان طباق مسامات کو دیا ہے لہذا یہیں خوشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوستے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پونچنے کی اٹھین باقی رہی اور یہ ان طباق مسامات سبب برودت کے ہو یا حرارت کو ایسا پونچھا ہے کہ ایسا جاتا ہے یا تنگی مسامات میں کسی بندن سو پٹی وغیرہ کو پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بند ہی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا انہو سے مخصوصا جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں ان کے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہیں (۱۰) یا کثرت تحمل کی وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے جس سے غذا بطرف اعضا کے پونچتی ہے جو جہ ریاضات سرور کے قور احتمال ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التخذیہ میں ٹھہر نہیں سکتی جیسو ہجوم اور غنوم یعنی ریح اور افکار میں اور اراض حملہ میں غذا کا تحمل اس طرح ہوتا ہے جو بدن ایسے ہیں کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہیں اور ان ابدان پر فرہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر میں لاغر ہوتے ہیں ان پر فرہی کا عود کرنا دشوار ہے اور ان کے واسطے تدبیر فرہی کی فقط بغرض بقا و قوت اور مدارات ضعف کی ہو سکتی ہے کہ اگر غذا کو کثیر کا استعمال ہو تحمل کر سکیں اور سبھم ہو جائے جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فرہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تکرید یعنی کچا اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن میں ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جن سے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جس کے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر تحمل نہیں ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکراؤ اور ٹھوکریں اجسام کی زیادہ کھاتی ہیں اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور ریح سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استقراخ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کرنی جس سے غذا کو اعضا محتسب ہو جائے اور قوت اعضا میں نہ لگے اور محتسب ہو کر غذا سے مذکور متعفن ہو جائے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فرہی میں بہت سے مضار ہیں کہ اوٹھین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہیں ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فرہی کو حالت اعتدال میں عہدگی ہوتی ہے پس جب تک فرہی سے کوئی ضرر پیدا نہ ہو اس سے ناپسند کرنا نہ چاہیے اس لیے کہ ماہ حیات حیوانی رطوبت میں ہے جو فرہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط فرہی نہ ہو پونچر پاسے کو بھی تک کوئی آفت ہو جو افراط فرہی کے پیدا ہونے سے اس لیے کہ فرہی میں آفت اور ضرر و فتنہ آچا لگ پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ ہر مقام مفصل مذکور ہو گا جب بدن میں خشکی اور ہوا میں پیوست پیدا ہو جائے اور وقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہو کہ اسے سبب لاغری پر نظر کریں اور دریافت کریں کہ اسباب نگاہ مذکورہ بالا میں سے کونسا امر سبب لاغری کا ہوا ہے اور بعد ازاں سبب کو علاج اسی کا کریں اور ازاں سبب میں کوشش کریں (۱۱) مثلاً اگر غذا ایسی شعل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہیں ہوتا ہے تو ایسی غذا اختیار کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا

اقتصاد کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا اوقات خون قیق پیدا کرتی ہو کہ وہ متحمل ہو جائے اور  
جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ میں کسل اور سستی لگتی ہے اسی قوت کی تحریک اور تقویت  
کرنی چاہیے اور اس سور مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سور مزاج واقع میں ہو پھر اسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوتے سے  
اوپر بیدار کرنا قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہے۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو کہیں  
اور عضو لاغری طرف اسی غذا کو لاتین اور جذب کریں اور یہ بات اسوقت کرنی چاہیے جب دنوں اعضا کے جانچنے  
مہون مثلاً داسنا ہاتھ لاغری اور بایاں ہوتا ہو اسوقت ضرور یہ کہہوئے ہاتھ میں نیچے کی طرف سوئی باندھو کہ بندش ٹھیک  
ایسی ہو جو ایذا دے بلکہ اسی قدر کہ مسامات میں تنگی پیدا کر کے غذا کو روکے تب ہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جائے گی اور قوت  
جاذبہ کو ہالٹ سے متنبہ کریں خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہو اور ہالٹ ایسی آسانی سے کریں جو درد  
اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور میں گرمی آجائے ترک کریں اور پھر جب گرمی مٹ جائے ہالٹ کرنا اگر مسامات  
کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو لطفیج مسامات کریں۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت کی تھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان  
میں بیان ہوا ہے اور اسی سبب سردی اور مسامات ہوا ہے اسوقت عضو کو دھیلانا کرنا ضروریہ ترتیب اور اسٹان کے لازم  
ہے جو بذریعہ سختی ماکولہ یا مشروب کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سختی پیدا کریں اگر بوجہ برودت تنگی  
مسامات پیدا ہوئی ہو اور ترتیب اور ترتیب کرنی چاہیے اگر مسامات میں تنگی بوجہ برودت کو ایسی تھیر لیا ہے کہ ہون  
بہتر بہ طریق تسخیر اس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخیر قبول نہ کرے تاہم یہ ہے کہ پہلے اس عضو کی ہالٹ کریں بعد ازاں  
اوپر سے تھیر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھیں (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کریں (۵)  
اور اگر دیدان کے سبب لاغری پیدا ہوئی ہو قوت دیدان کی تدبیر کریں اور سارے دیدان نکال دالیں اور پھر  
جواب دیدان میں غذا کو جو چکی ہیں اور بعد از ان دیدان کے آسائش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے یہ نرم بھیا وں پر  
سولانا اور سایہ میں ٹھکانا اور شیطانیہ و خوش کن امور سے ہر وقت رو چار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈی مشروبات  
پلانا چاہیے کہ یہ حالت ابیرہ سے مقوی قوا و طبعیہ ہیں کہ تصرف طبعی کو تغذیہ میں اور دفع فضول میں پیدا کرتی ہیں اور یہی امر  
مبدأ اسباب فرہی کا ہے۔ شراب غلیظ بھی شراب اور طعام حیدر الکھوس جو قوی اور بقیہ قوت جاذبہ ہو کہ ہضم ہو جائے مہون  
نہیں ہے جیسے برلیہ اور جزیات اور چانول ہمراہ دو دھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اس میں قوت ٹھیک شمس ہو جاتی ہے اور  
گوشت سخت پیدا کرتی ہے۔ اور پکا یا ہوا گوشت تو کھم مٹر کی لینے دھیلانا اور متغیر لینے پھیلانا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے  
جو پھیلانا ہوتا ہے۔ بطور کا گوشت مستحق بدن ہے اسطرح گوشت چوزہ مرغ کا اور مہو کا گوشت زیادہ فرہی پیدا کرتا ہے  
اسطرح لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فرہی بھی پیدا کرتا ہے۔  
مگر نہاد و الہ کے جگہ میں سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بفرہن فرہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے  
اور اسی وجہ سے حصہ کامرض لینے پھری کا ایسے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رنگ اندر و می خلقت کے  
ہیں اور بعد طعام کے حمام کے جو کہ مہون او کو مرض سدہ اور حصہ میں مبتلا ہونے کی اہلیت ہے لیکن سبب دلی

سبب غذا کو حمام کرتا ہے

یہ حکم ضرر کا عام نہیں ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر نقل اور گرانی کا احساس کریں لازم ہے کہ مفتحات سد کر جائیں جو معروف اور مشہور ہے اور کوفور استعمال کریں اور قبل از طعام کہ بند ہمارہ سرکہ اور شہد کے استعمال کریں اور پھر پھر بھی استعمال کرتے رہیں تا انیکہ نقل مذکور زائل ہو جائے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو مضہم اولیٰ طعام کے وقت ہو کہ غذا منخرد ہو چکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے نکالکر بافضل اسباب فرہی سے ہے کیا خوب تدبیر فرہی کی اگر آدمیوں کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً ان لوگوں کے واسطے جو لاغری میں مثل حالت ذبول کے پڑے ہوں۔ واجب ہے کہ استحمام اول مضہم پر واقع ہو یعنی جس وقت کہ غذا معدہ سے منخرد ہو چکی ہو اور چنداں شیاو غذا کے کہ ان کے مضہم استحمام ضرر ہے۔ محروم کے واسطے دماغ جو میٹھے وہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے۔ ہنجا نہا برسمنہ کے خون کا جس کرنا پیچھو کی بندش ہے اس عضو کا جو محاذی عضول لاغر کے دوسری جانب میں ہے (جہاں پچہ ابتدائی صفحہ ماقبل میں مذکور ہو چکا) اور پی کی بندش شیخے عضو کو کرنی چاہیے اگر سوئے عضو فرہ ہو یا او سکی فرہی مطلوب نہ ہو مثلاً ساعد اگر منزل ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہو اسے اس وقت بندش پی کی رستہ پر کرنی چاہیے۔ یا عضول لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہیں اس وقت بندش پی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر تعلق بر ریاضت ہیں۔ ریاضت کی وہی قسم فرہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور لطیف ہو یعنی دیرین کیجا اور معدلک حد اعتدال پر ہو اور دلک سرچ کی جو پیرچہ یا خشونت سے کیا جائے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی میں معتدل ہو اور اسکے بعد ریاضت اعتدال واقع کرے اور اسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی میں کرے اس قدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جائے اور مالش کی حد انیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجائے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھو اور دلک یا بس لینے سوکھی مالش کر لو بعد اسکے لطوفاً برسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فرہی میں واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے مسمنات میں سے چند لطوفاً ایسے ہیں جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کی مالش وغیرہ سے لگا کر جاتے ہیں جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کو اتنا روغن جو زفت کو سیلان میں لائے استعمال کریں کہ تھوڑا بے اور کبھی تنہا زفت کو آگ میں گرم کر کے جب تکھیل جائے استعمال کرتے ہیں کہ چمٹ جائے اور جب منجمد اور بے ہو جاتا ہے چھوڑا لیتے ہیں کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اور وہی عضول کی طرف جس پر یہ لگایا جائے اور غذا کو وہی عضول میں بند کر دیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برووت بسبب صغرت کو عارض ہو اور یہ دور کرتی ہے یا اس قدر دمسام کو بسبب برووت عارض ہوئی ہو اور وہی ترانہ کرتی ہے اور لزجت اسخونت پیدا کرتی ہے اور اس قدر یوسست مسامات ہو جاتی ہے گویا کہ تشخیل ہو گئی جزو عضول کپڑ کر اس سے جدا نہیں ہوتی۔ جب کہ میون کی فصل میں اسکا استعمال کریں واجب ہے کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائیں اور جازون میں دوبرتبہ۔ اور جس فصل میں زفت کا لطوخ کریں ملاحظہ کرنا چاہیے کہ او سکی جیسپ کی عضول میں لبرعت ہوئی ہے یا دیرین اور عضول مذکور میں سرخی اور دیگر آثار میں سرعت اور بطور کا خیال کریں۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور عبرت ظاہر ہو پھر اس کے چھوڑانے میں دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اس سے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ شیتہ تو اس قدر کافی ہوتا ہے کہ اگر گرم



اور اس کو لگایا اور اوہ جرب سرد ہو گئی چھوڑا لیا۔ کبھی نشت کو لگانے سے پہلے دلک سرخ اور خشک جو لہلا بہت ہوتا تھا  
ہوتا ہے اور دلک کر کے بعد از ان طلای زفت کرتے ہیں۔ یا عضو لاغر پہلے بید کی چھری سے جو ہموار ہوا اور اس میں گرہ  
یا شاخین نمون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اس میں کسی قسم کا روغن لگا کر اس قدر پوٹ لگاتے ہیں کہ عضو بڑھ کر  
ہو جائے اور پھول جائے اور اسکے بعد زفت کو لگاتے ہیں اس لیے کہ زیادہ مالش و زیادہ چوٹ لگانی محض عضو سے جو خلاف مقصد  
ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کر کے لگاتے ہیں جس وقت متعجب ہو جائے  
اور سرد ہو و فتنہ چھوڑا لینا چاہیے۔ اور بہتر ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جس میں پیچندر لزوج بھی ہو ڈالا جائے۔ بعد  
اوسکے زفت کا لٹوخ کوہن۔ آہا کی کبڑی اور قفری یعنی پانی زمین یا کوہیہ گیارہ کو یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائے جاذب جذب غذا  
بدن کی طرف کرتے ہیں جالینوس کہتا ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اس قدر کر دیا کہ وہ  
ایک کاسمین الادراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور حقیر سے زمانہ تک اس تدبیر کو اس نے کیا تھا۔ جس کو بوسے زفت ناگوار ہو چاہیے  
کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی ہو چکا ہو یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا  
وہی ہے جس وقت لٹوخ زفت یا لٹوخ دیگر بدن پر لگایا جائے کہ اوس وقت آب سرد کے ہو چکانے سے کیا عجب ہو کہ توتہ جاذبہ  
خون کو بہت جلد جذب کرے۔ اگر فربہ کی تدبیر زمانہ و راز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبراؤ اور ناامید ہو کہ تدبیر سے دست بردار نہ  
نہ چاہیے بلکہ واجب ہو کہ مواظبت اور مداومت استعمال لٹوخت وغیرہ کی کرے اور خرقتہ یا سہ سختی و دلک اور مالش کرے  
اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اسکے بعد ہاتھ کو مالش کرے اور اسکے بعد زفت کا لٹوخ لگائے کبھی سوا می مالش کے اور فربہ  
سوی بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہو تا ہے بلکہ ادویہ محرمہ جیسے حاقق قرعہ اور کبریت اور شافیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر  
کی جاتی ہے۔ اعضاے بدنی میں سے بعض عضو ایسے بھی ہیں جسکے ذریعے میں غذا ہو متا دے زیادہ کی ضرورت  
ہوتی ہے اس لیے کہ ان میں حصہ غذا جو ہو چکا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہ آئے میں مادیہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو متا  
ہوتے ہیں خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ تناولہ اور حقنہ سے  
مناسبہ کو بیان کریں۔ کھانے پینے کی دواؤں سے غرض یہ ہے کہ خیم غذا پر معین ہوں اور جس غذا کا مہدہ میں  
امعائین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تھیند غذا کی رگون کی راہ سے جاکر تک ہو اور یہ اثر  
مدت معتدل سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً صاحب وہ مدرات اثناسطو طعام میں خواہ بعد طعام کے مستعمل ہوں تھوڑی دیر بعد  
بعد از ان اوس غذا کو لبتہ کرنا عضو منقول میں درکار ہے اور یہ اثر ادویہ مبرورہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ  
خاصہ وہ معتدل مزاجوں کے واسطے بہت برتر اشیاء ہیں ترشیب حیدر باوام اور بندق مقشر اور حبہ الخضر اور لبتہ  
اوشندہ انج اور حب صنوبر کہا شہد میں ملا کر گولیاں برابر جوڑ کے بنا لیں اور ہر روز بقدر پانچ جوارات کے دن جوارات  
یکل استعمال کریں اور اوسکے اوپر شراب پینیں یہ دوا فربہ بھی کر دیتی ہے اور بکس بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے  
اوصفاً ایک کول اور صید اور پانچ اوقیہ غرروت کو گاسے کے کھن میں ملا لیں جو تازہ ہو اور پھر اسکی قرص بنالیں اور صبح  
شام کھایا کریں۔ یا بندق مقشر اور حبہ الخضر اور مسسم او خشخاش ہموار لیکر سیلا لپٹے چوب او سکی نصف جزقہ سپید



ہموزن سکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب سا کھایا کریں۔ پس درم تک ترتیب جو منسوب ہے حکیم کنری کی طرف چھارم کیلچہ اور پچھرا پچھرا مشقہ کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دوسرے شیشہ دوشیدہ تازہ اور اولین جتنا زیادہ آتا دسپین گوندھ سکے گوندھین اور پچھرا اسکے قرص برائے لکھیاں بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ اونٹیکا ہو اور اسکے بعد ختہ کریں اور سوکھا والین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کریں۔ ترتیب جدید جولاغی مٹی کی خوش اور سدہ مائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفایہ معن پہلی سے پیدا ہوا اسکے واسطے یہ نسخہ ہے۔ زہیب جدید لیکر اوس پر بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالیں اور اناجوش دین کہ آدھ پانی چلایا اور ہر قفسیر پر زہیب کے دوسرے خبث الحیدر اور ایک کھن اچھوین اور ایک کھن دست برابر شکر اور ایک کھن دست صغیر والین جب دو روز یا تین روز خوب تر رہے ہمار بقدر ایک کھن طل کے پی لین اور تین کھن کے بعد روٹی ہمراہ کاج کبر اور کرات کے تناول کریں اور پھر قوی اور سکے اور بقدر ایک کھن طل کے استعمال کریں پھر جب سات کھن کد جاتین گوشت خربہ کا استعمال کریں اور دسپین رطل نشا کو تناول کریں کہ یہ ترکیب قوی فراخون میں تاثیر عجیبہ تی ہے اور نہ ناک چھایا کرتی ہے الفضا کثیر اور تخم نشا منقش اور چوزندم اور ہون اور کبر اور کبر اور زربنا اور منات ہر واحد سارے تین درم سبکو کو لیکر مسک میں جوش دین اور دسپین اگر دسپین اضافہ کریں اور ہر روز تین درم تک تناول کریں اور ہمراہ اوسیکر روغن زرد وین وودھ اور شکر وال کہ خصوصیت کریں اور ہر اسکے تناول کے استحقاق خفیف بھی کرنا چاہیے الفضا منات بحاس درم خربہ بدیل درم کبریا لکھیاں نیم زربنا وین درم چھوٹا اور درم صغیر مجموع کے خربہ بدیل اور سیدر یعنی ثلث مجموع کی روز مشقہ اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سیوانی اضافہ کر کے ہر روز بقدر درم چھوٹے دودھ میں اور خیرہ انکور کہ دو لٹکا وزن ایک کھن طل کا ہو حساب کر استعمال کریں اور یہ قوی اور کھن کی تفصیل میں منتخب ہی لبوب ہیں اور روٹیاں ووالی ہوئی اور کدرا اور کھیل خاصا ہمراہ سوین کو اور کھیل عباوہ نفخ تین کے سوین کے نفخ کو در کرتا ہے اور جب سمنے بھی اس طرح مفید ہے مگر معده میں دیر تک ٹھہرا اور منات اور زربنا اور ہونین اور حلاہ اور دیر جو مرکب منی ہون حبیبہ لبوس اور کر سنہ اور توپیا وغیرہ یہ ایک دوا الہی ہے گویا باہمراہ فرمایا گیا کہ تی ہے شہد کھی کبر کد شکر کریں اور کو لیکر ہمراہ سوین کے استعمال کریں اور کر م مزاج کو بہت مفید ہے اور شکر و اسطے خوردین کے خوش رائب حلوائے شکر و وہی کا وہ وہی جو اچھی طرح لبتہ نہ ہوا ہوا اور دسپین ترشی مناس کی موثر ہوئی ہو بلکہ اسی دسکا لبتہ ہونا شروع ہی تھا اور دسپین اور پرتی تھی اور سیوقت اور کھی چھاپنے سے متاثر ہوا تین ناکہ بوجہ سبکی کے سریع المنفوق ہوا ایسے مٹھہ کو منزل بقدر نصف رطل کے پی جائے اور تین کھن خیرہ کر کے تاکہ یہ مٹھہ خوب ہضم ہو جائے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک مالتا رہے اور رات کو خورہ فرمایا کی غذا میں اختیار کرے اور اگر مٹھہ ہو تو شراب رقیق ابھیں کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت غذا کے استعمال کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا بنید رقیق اور صافی بہ قدر ایک قح کے پی لیا ہو اور حمام سے غسل کر لے اور شرب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے کہ پھر دیکر خود کو لیکر دودھ میں نہ کر دے ایک مشابہہ روز اور ہر روز دودھ ہر لاکھ اور شہا نہ روز سے زیادہ چنے کو اس طرح دودھ میں پروردہ کریں یہ بھی جائز ہے اور کھل

۴۱۶



مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو بیان بھی لکھا ہوں حقیقتہً فریبہ کی سری لیکر خوب صاف کریں اور اس کے بعد خوب کوٹ ڈالیں اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اور سپر ایضا فریبہ کو بن بعد ان گندم اور ارزا اور نخود اور بیلے سوئے بڑا چارم رطل اس طرح لیں کہ پہلے ان جو بیلے کو پانی میں خوب ملا لیں اور اس پر لیسہ کو مع پانی کے اور اجڑا پر ڈالیں اور پھر سبکو کچا تین تنور میں تانے لگے خوب گل جاسے اور سری بھی گل جاسے اور سبکو چھانیں اور شوربا و روغن دار تین اوقیہ اور دس روغنہ رقیق لوز اور اردو جز تین ہر واحد ایک وقیہ بڑھا کر احتقان کریں اور فوراً اسی حالت سے سورین فصل

**تشمین عضو عضوی** جدا گانہ ہر ایک عضو کو فریبہ کرنے کا طریقہ مثلاً تھاپا ون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا۔ عضو کی قرہی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی پھر ایسی نہیں ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تشمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تشمین عموماً کر دیتی۔ البتہ عضو خاص کی تشمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اوس عضو کی طرف جذب کریں اور اوس عضو میں ہشیمہ دین اور غذا کو بطرف طبع عضو نہا کے پھر دین کہ مناسبت پیدا ہو جائے۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک و لحمہ بخشونت سے پھراد و یہ حمہ پھر دلک و لحمہ پھر دلک قوی کرنے سے اوس کے بعد آب فاتر کی زیرین اوس کے بعد زفت کا استعمال کریا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ علق بری کو جو کہ مہا سرخ میں قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہیں اور اوپر معلوم ہو چکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب کی طرف متوجہ کرنا پس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کی طرف جانے کی راہ بند کیا جاوے اور اسی عضو کی طرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنی جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوس جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجئے اور دوسری طرف کی بند کیا جاوے اور یہ سب موثر بخوبی بیان ہو چکے ہیں بعض اعضا کو اعمال جدید یعنی لوبے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات میں اسکا بیان ہو چکا ہے۔ اطباء کہاتے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہوں لازم ہے کہ وسط کو تراشیں ڈالیں اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بچ رہا ہے اور سخت ہو گیا ہو اوس کو کاٹ ڈالیں پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص لینے سسپائن اوسکا جاتا رہیگا۔ فصل قرہی

**قرہی** کا بیان۔ اس سے زیادہ قرہی بدن کے لیے بمنزلہ بیرون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہ وقت یعنی برخواست اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق میں ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح حرارت غریزی روح کی قرینہ بخیر اور منطقی ہوتی کہ ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فریبہ آدیوں میں نسیم ہوا چھوٹا سبب ہو چھوٹا نہیں پاتی کہ اوس کے فراجون میں فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر) اونکی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اوس کے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد نہواو بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اوس کے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اس قدر خون دفعہ اوس سے نکلتا ہے کہ انکو قتل کرتا ہے اور اٹنا مروانگی میں آئے خون مہلک کے خواہ اوس سے کہ قدر پچھلے نفس اور خفقان اور خضن عارض ہوتا ہے پس ایسی حالت میں اسکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسی ہی فریبہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ رگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہیں اور جو فریبہ کہ حد باطن قرہی کو پہنچ گئی اونھیں موت جلد تواتی ہے خصوصاً اگر ابتدا سے سن میں فریبہ ہوئے ہیں کہ اونکی رگین بہت باریک



اور رنگ باقی رہن اور وہی لوگ عرض آفات فالج اور سکے اور خفقان اور ذرب کہ بھی ہوتے ہیں ذرب یعنی اسہال کا مرض اور اس سبب  
 رطوبت کو خارج کرتا ہے اور وہی لوگ اکثر تسوس نفس اور غشی اور حمیات رویہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بھوک اور پیاس پر بالکل بغیر  
 صبر نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ منافذ روح میں اور کنگہ ٹکی ہوتی ہے اور بروقت مزاج پر غالب ہو اور خون میں کمی ہے اور نظم کی کثرت  
 ہے۔ کوئی آدمی خربہ کی حد زائد پر نہ پونچھ گیا کہ یہ کہ بارہ مزاج ہو جائے اور اسی سبب سے وہ لوگ لا ولہ رہتے ہیں اور قوت جہاں  
 انہیں کم تر ہوتی ہے اور سنی بھی انہیں کم پیدا ہوتی ہے۔ یہی حال فریہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہیں ہوتی ہیں اور اگر کبھی حاملہ  
 بھی ہو جائیں تو اسقاط جنین کر دیتی ہیں اور شہوت بھی انہیں ضعیف تر ہوتی ہے۔ ایسے ہی فریہ زن و مرد اگر وہ کا علاج  
 کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جائے اور دو کارگون میں ہو کر ان کے اعضا تک غالباً نہیں ہو چکے پاتا ہے کہ بہت قلیل  
 اثر کہ جسکا پونچھا اور نہ پونچھا برابر ہے اور جب مرض ہوتے ہیں جلد ایسے نہیں ہوتے اس لیے کہ جس کی قوت اور کئی ضعیف ہو  
 فصیح کھولنی اور کئی دشوار ہے مہمل نے میں اور کنگہ خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ سہل سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک  
 کے ان اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہیں کہ ٹکی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مہمل سے  
 اور کئی تلف جان کی نوبت ہو چکی ہے اور اگر وہ مہمل نے کب قدر تحمل بھی کیا سو ایذا ہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہ ہو گا  
 کہ جہاں عریزی اور کالوہ جنین منافذ کے ضعیف ہے۔ اور ہم نے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت میں وہی ہے جو لاغری  
 اور فریہ میں معتدل ہو خصوصاً سن پری میں اگر چہ کہ اور تکلیف دہ ہے اور حرکت سے بوجھ ضعیف کر مانع ہوتی ہے مگر اوکو  
 بہرہ جو دلائل رطوبت کو ہوتے ہیں اسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے فصل لاغر کرنے کی تدبیر  
 فریہ کی تدبیر سے مخالفت تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا میں کمی کرنی اور عقب حالت کہ سنگی کے تمام  
 اور ریاضت شدید کرنا۔ اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جس میں تغذیر بدن کم ہو اور  
 غذا خشک اور تیز اور شور ٹکین مثل عدس اور کرم یا دہ غذا میں جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہیں روٹی اور کچر خشک اور کچر  
 دینی ممکن ہو اور لازم ہے کہ تو اہل چارہ اور کئی غذا میں بروقت پکانے کے زیادہ والی جائیں۔ اور لوگوں کی تفصیل غذا  
 زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ ان اوصاف کو جو اوپر مذکور ہو چکے اس لیے کہ زیادہ روغن دار غذا  
 بہت جلد آدمی میں ہوتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اور کالوہ  
 ہی فریہ ہو یعنی بد فہات نہ دیا جائے اور اگر کوئی آدمی مجموعہ معلوم ہو سکے تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اس طرح کہ ریاضات حنفیہ  
 اور درشتی بدن اور کنگہ متخاض اور دھیلے کرنے چاہیے کٹے خشونت دار اور کھر کھرے اس طرح فرش خواب بھی  
 خشونت دار چوبیز کرنا چاہیے اب سرکہ روٹاں گرم کا استعمال درجہ سردی بگڑے ہوئے گرم کثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات  
 بند ہو جائیں اور بدن خشک ہو کر سینے سمٹ کر قشریہ پر آدہ ہو لیس قبول غذا ناپسند گا اور تحلیل معتدل سے اونکے  
 بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلیل مقدمہ انتخاب سے غذا وغیرہ کا سپر اگر قلیل کرنا ہو بدن کھار کھنا چاہیے تاکہ تحلیل زیادہ ہو  
 کہ جب قدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلیل پیدا ہو گا۔ اور متفرغات اور تے غیر معتدل کا التزام ہے  
 اس لیے تے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تشہین بن پیدا ہوتی ہے مان زیادہ تے کرنے سے لاغری



پیدا ہوتی ہے۔ جو مزاج سردت فریہی کا کسی بدن میں ہے اگر وہ مزاج بارو ہو تو اسکا احالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ صورت فریہی کی ہو تو اسکا احالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کی طرف کرنا چاہیے اسلیئے کہ اکثر نازک اندازہ فریہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت کے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال اوویہ طوطہ ہوتی ہے اور عارض مزاج کے واسطے بھی اوویہ طوطہ نافع ہیں۔ واجب ہے کہ اوویہ طوطہ کی ریاضات سخت اور درشت کا اور استفادہ غلت کر لیا جائے اسلیئے کہ بدن اور اندام میں خلط میں تین طرح کے اثر کرتی ہیں اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے میں ہوتا ہے۔ اہم اثر ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انقباض دینے لبتگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے دی معرض تحلیل میں آجاتی ہے (۳) اثر یہ ہے کہ اوویہ طوطہ کے خلط کو غریب عروق سے براہ بول دفع کرنا (۴) اثر یہ ہے کہ خون میں ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اس خون کو قوت جاذبہ نہایت کمزور کرتی ہے اور جذب بدن نہیں ہوتا اور سادہ یہ طوطہ اکثر اوقات وہی دوام میں جو اوویہ طوطہ حاصل میں بکلا آمد میں جو نہایت کمزور کرتی ہے اور وہی اوویہ اور اربول پر زیادہ قوت رکھتی ہیں۔ مگر وہ اوویہ معتدلہ نہ ہوتی چاہیے کہ جب خلط بہ غذا میں جاتی غذا کو ہمارہ لیکر عروق کی طرف قوت کر دین اور تو جو ہوا کی روافض عروق کی طرف خواہ تاخیر بول کی طرف مگر سکین۔ مان اگر مفہم ثانی کے بعد متعلی ہوں تو البتہ جگہ پر ایراد غذا اکثر اور اسوقت انکا فعل اولی شروع ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اوویہ طوطہ یہاں مناسب میں جو خلط سے متمیز ہیں اور جذب خلط کرین سو اوویہ حبت عروق سے تاکہ عروق پرستور کہ سندہ میں اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے میں درکار ہیں عروق سے صاف ہوں۔ یہی اوویہ اور ارضی بھی کرتی ہیں اور بقوت مدد میں ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے میں جو عورت کے واسطے اوویہ جیسے جیٹا نا اور تم سداب زراوند حرج قطر اسالیون جعدہ سندہ میں بھی قوت لا کر دے گی ہے مخالف قوت کرنا کہ۔ اور ملک محمول میں قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسلیئے حرج کف میں۔ اور مزاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی اثر ہے اگر اسکا استعمال میں خطرہ سے مراد خوش بھی شری لاغری پیدا کرنے میں مگر حرج ایک نبات ہندی جو بنام چٹ چو مشہور ہے اور کہیں کہیں انجا جاتا بھی کہتے ہیں اسکی بالیاں جو کچل کر ان میں لپیٹ جاتی ہیں اسکا اندر سے نکلتا ہے جیسے چاول اسکی کھیر دو دھ میں پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس وجہ ہوتا ہے کہ کھیر چلب کشی کہتے ہیں اسوجہ کلبی میں عجب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوایا وگا مگر حرج سے درج ترجمہ ہوتی ہے متن مرکبات اوویہ صفت و واسطے مرکب زراوند حرج ایک ریم قنطاریون و قیق و ذائقہ و زعفران کے جیٹا ماروی جعدہ قطر اسالیون مع الاناعی ہر واحد تین درہم سب و وہ ایک خوراک ہے و واسطے قوی بخ فشار الحار بخ خطمی بخ جاد شیر ان سب کو وزن ایک درہم لیکر استعمال کرین البتہ حرج ناخواہ حرج سداب کمون ہوزن ہر تہ جزو حرج خشک اور بورہ چارم جزو ایک محمول ایک جزو مقدار شربت ہر روز ایک شقل کے۔ اوویہ طوطہ میں سے سرکہ اور مکی نما استعمال کرین مگر جو شخص کہ خفیف الحصب ہو اور جسکے زخم میں کسی طرح کی اندام ہو اسے لازم ہے کہ سرکہ سے پرہیز کرے۔ نہار اوٹھ کر شربت پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیئے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے مجبوتی ہے اگر مقدار کثیر ہو اور حرج بخارات سے عروق بہرے پھر اور طعام وغیرہ جو اسکے بعد متعلی ہوگا

اوسکو قبول کرینگے۔ اسی طرح ادویہ طبعہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے بھر دیتی ہیں اور جب ادویہ طبعہ کثرت سے ملے  
 ہوں تو تباہی و بربادی ہو جاتی ہے اور عروق کو خورگی ہو جاتی ہے کہ جو غذا وغیرہ انہیں ہے اوسے حرکت سے اوسے خالی کر دیتی  
 ہیں اور بطرف اسما کے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ طبعہ کو بڑا دوا پرہ بھی شامل ہوں پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جائے  
 نہ نیت ادویہ طبعہ کی ہو جائیگی۔ منجملہ ادویہ منجملہ یعنی لاغری اور خافت پیدا کنندہ کہ تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہر دوا  
 مانع الافاسی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے۔ دوا کی گرم اور میون فلافلی اور سحر دنیا اور انفر دیا اور دودک اور امانا سیا اور امر و سیا اور لطف صبر  
 طلاء کرنا و اوان کا ان لوگوں کے واسطے ایسی چیزوں کا لازم ہے جو ہر دہون اور مخدر ہوں تو تباہی و بربادی اور افسوس ادویہ میں کثرت  
 سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور منج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کریں جیسے اوحان اور مروتات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال  
 کرنی چاہیے۔ واجب ہے کہ استعمال ان لوگوں کا نہا قریب از غذا کے ہو اور موائی استعمال ہو مائی نہوا اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اسکی  
 پایدار ہو نہ انیکہ فقط جذب پراکتفا کرے اوس استعمال سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روک کر  
 بعد استعمال سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنی تھک کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا نہ کھا  
 یا پھر ٹھیک سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دوا اور اس متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تھریل اعضا و جزیہ**  
**جیسے لیسان اور خصیہ اور بائیم پائون وغیرہ اس میں بھی اوجھن احوال اور شرط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تھریل مطلق کے باب میں**  
**مذکور ہو چکا اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین در تہرید خواہ ٹپی باندھنی اوان را ہوں پر جہر سے غذا اس**  
**عضو کی طرف آتی ہے اور رابطات کی بندش اور ہر وقت رابطات کو انہیں مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر غذا کو بطرف**  
**مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اظہار کے خصوصیت کو بڑھانے سے اور لیسان کو بزرگی سے مانع ہوں یہ دوا ہے فستق اسکا**  
**قیمت یا سپید قلعی کو عصیر منج میں آمیزتہ کر کے روغن اس اضافہ کریں اور بطور مروتات کے استعمال رہے یا ہمیشہ طلاء**  
**کرتے رہیں براہہ چرمس طلاء طلا گاتے رہیں سرکہ یا عصا رہ منج ملا کر اس طرح کثرت طلاء کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے انصاف**  
**طین حرا اور مارو دونوں کو میس کر ایک فرسہ ملا کر طلا کریں اوسکے بعد اب سرد سے دھو ڈالیں اور مہینہ بھر میں تین مرتبہ**  
**ایسا ہی کریں۔ لیسان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو مسکر کر ملا کر ضماد کریں اور خوب سخت بندش کریں اور تین مرتبہ**  
**سرکہ میں کیم جھگو جھگو کر اوس پر رکھا کریں اور بعد تین روز کے فصل سوسن بعض ضماد کریں اور اسکو تین رو تک نہ کھولیں اور**  
**مہینہ میں تین مرتبہ ایسا ہی کریں اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہیں **فصل بیان من و اخس** کے**  
**(ہماری زبان میں لبہری و اخس کو کہتے ہیں) و اخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی قور میں پیدا ہوتا ہے اور بڑی**  
**صعوبت پیدا کرتا ہے اور درخت دیدار میں مولم اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرعہ بھی پڑ جاتا ہے اور ستر جانے کی نوبت**  
**پہنچتی ہے اور کبھی و اخس متفرج سے تدریقین بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت انگلی کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے اور تدریق**  
**ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے علاج اگر حاجت فصر اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے کہ لطیف غذا اور تہرید غذا کی ضرورت**  
**علاج من و اخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اور اقسام اور ام کا ہے یعنی رعایت احوال اوقات ملکہ ابتدا اور تدریج اور اس**  
**کی جیسا کہ ابواب اور ام میں مذکور ہو چکا بیان بھی کرنی ضرور ہے ادویہ موضعیہ ابتدا میں واجب ہے کہ انگلی کو سرکہ گرم میں بھون کر**

جالیئوس نے قسرت کی سبب کہ تیز تر شدیدی الفع سے اور شکست مانہ ابتداء میں یہ وہ الفع سے خصوصاً ہمراہ تھا لیکن سببوں کے ہمراہ ہوتا  
جو کہ اور مریم کا فوسہ جو کافور کی شکر سے لیا گیا جاسے وہ بھی نافع ہے افیون کا ابھی ہینول میں جو سرکہ میں نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ  
نافع ہو گا اور کوکائیٹا کو بھی رافع اس درم کا ہے اسطرح حصص ہمراہ چکر گوش کے ضما و کرسٹ سے اجتماع مواد اس درم کا کہ  
سے تنہا حصص جید الفع سے اور اسی طرح سنان اور زیادہ علاج اور قافیا جسکو چاہیں ہمراہ کچھ جین کے ضما و کرسٹ اسی طرح بازو شہید  
ملاکر یہ بھی استعمال مرض کو نافع ہے اور ہمیشہ آب سرد میں او سکودو بوتے رہیں اور تسکین برد کو واسطے افیون کا ضما و عجیب لاشے  
اور لباب اسپنول الیہ وقت میں بھی نافع ہے یا ناز و دوست اندر ترش تو بال نحاس اور انجیر خشک سب ہوزن لیکر شہید یا رب  
عشب الثعلب میں یا بلاب میں گوندہ کر ضما و کرسٹ اور حجب قفح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت او میں لگنے نہ پائے۔ سنج سوز  
اور گندار سائید و تنہا او سکے ساتھ کوئی اور شے اور حسب الاسباب عشب الثعلب میں نیچہ کر کے ضما و کرسٹ سے اکثر یہ درم کو نافع  
ہے **وہ او قریل اخس** صبر اور گندار اور گندار اور ناز و شہد ملا کر استعمال کریں۔ یہ کچھ واجب نہیں ہے کہ مبروات او وہ یہ اختصاص  
کریں اسلئے کہ او وہ بارہ جب وقت اول ابتداء کے ہما و کر کے بعد لگائی جائیں گی ضرورت کثافت جلد پیدا کر نیکی اور ناز  
تھکا کر ایک ہی جگہ ٹھہراؤ نیکی اسی سبب سے درم میں شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت میں جو حرارت ظاہری داخل میں پائی  
جاتی ہے او کی طرف کچھ خیال نہ کرنا چاہیے اگرچہ او کی سوزش مثل آگ کو ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم  
میں ڈلو کر ٹھوڑی دیر صبر کرنا اور ہنگار اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہو جاتا ہے۔ زمانہ وسط یعنی تیز میں کندر سپیکر داخل پر رکھنا  
چاہیے یا زنگار لوسہ کا اور کلونجی یہ بھی ایسی مہوی اعضا اعلا بات لمیذہ اور جریان اسی طرح قرصہ امی انزروت اور موساس  
اور چکر گوش جید علاج سے قبل جمع ہونے والہ کے۔ اور حجب خشکی درم داخل کی شروع ہو جائے پھر او سپر تخم مرو اور بر قطف  
و ورم ملا کر رکھنا چاہیے۔ اور قرنیہ امتاک اور حجب مادہ جمع ہونے لگے لازم ہے کہ ملک کو ملا کر زیت میں گوندہ کر ضما و کرسٹ  
اس سے درم میں تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہو جائے او وقت چاک کر دینا چاہیے مگر شکاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے  
ناکہ جب قدر الالیش او میں ہے خارج ہو جائے اور بروقت اخراج کے ایسی چیز دن کا ضما و کریں جو قوالض میں جیسے عس اور  
گندار اور گلسر یا سولین بنق یعنی پیر کا ستوا اور سولین قفاح اور سولین زعور۔ اور وقت ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہے اور  
جب متعجب ہو جائے پس صبر کا استعمال بہتر ہے او وہ سے اسطرح کندر ہمراہ زرنج کے اور مریم زنگار مریم سپیدہ ملا کر اور انزروت  
کے کپڑے میں جو شراب سوڑ گیا ہو او واجب ہے کہ اس وقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑا کرین اور جو گوشت ناخن  
چھوڑ دیا کرے او سو کاٹ والا کریں ہر مہم جید جسکو فوس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک کچھ زنگار نصف جید  
میں ملا کر مریم طیار کریں اعضا مریم اسی صفت کا پوست اندر ترش اور ناز تو بال نحاس زنگار شہد ملا کر داخل پر لگا دیں اور خوب  
کریں پانی اور تیل سے بچائیں ہر مہم جید زاج سوختہ کندر بر واحد ایک و زنگار نصف جزو مارا حاصل ملا کر مریم طیار کریں اور دانت  
رکھیں اور بیشتر جب تامل اور شرنا و اخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال فلند لقیون کا بھی ہوتا ہے جو زرنج اور زنگار اور چونہ سوکھ  
ہوتا ہے کہ یہ دو قرصہ داخل کو سوکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہ ہوگی جسوقت داخل متعجب سے وہ بننے لگے پس داغ  
ہولانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اوٹلی کو شرادگی شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخل کے مرض کا بیان کر چکے تھے



**فصل اول** الفار اور شگافنگی ناخن کے بیان میں اور نقشہ افکار اور جرب افکار  
 بیان ہے یہ اعراض ناخن کو کبھی بسبب سردی اور مزاج سوداوی سے عارض ہوتے ہیں۔ جو قسم ناخن کی شگافنگی ہو سکتی  
 ایسی ہے کہ اجڑا ہوا وہ جدا ہونے کی نوبت پہنچے اور گوشت ناخن سے اوسکو لگا دیا ہو جائے اور بعض کی ایذا ہونے لگے اور  
 اذان الفار کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اس میں ضرورت ہے غلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور اوپر جو صلیہ  
 بعد تنقیہ کی یہ ہیں کہ اشتراس یعنی پنج خشی کو نمک نمبر کے ساتھ در در شراب ملا کر ضا د کرین یا بصل الفار کو بریان کر کے غصہ  
 روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضا د کے خوب استواری سے ہند سن کرین اور حرف اور نمک خوب کر  
 لگانا ہی بھی نفع ہوتا ہے اور قور ناخن کی کٹ جاتی ہیں اور اشتراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہیں اور اشتراس اور نمک اور در در شراب  
 اور یہاں جرب اور نقشہ کو بھی مفید ہیں اسیطر مصطلکی ہمراہ ملح جربیش کے مفید ہے **فصل** تشنج اور تعنف اور تجمد افکار  
 عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہیں غلط سوداوی کے سبب سے اور اوس کے عروض سے ناخن پلٹ  
 بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ وار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی قانع نہیں  
 اوکھڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوکھڑنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے اور  
 پورا ہو نہیں پاتا اور بار بار چھوٹنے اور چھڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسد ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ  
 کیفیت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بنے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخن بد قطع اور بد نما ہوتا ہے لیکے جو غذا حصہ میں ناخن  
 کے آتی ہے اسباب مذکور بالا سے نفوذ اور تحلیل طبی اوسکا ہونا نہیں پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ میں متراکم اور بستہ ہو جاتی ہے  
 اور اتنی ہی دیر بھرتی ہے جتنی دیر اصل صلیج کے واسطے بھرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کھا  
 جاتا ہے بعد اوسکے ناخن کو شیشہ کے گڑ سے سے اوکھڑا کرتے ہیں اور اکثر کسی سقطہ اور گرہنے کی چوٹ سے ناخن کو پیر  
 اور در و شدید پیدا ہو کر پید ا کرتا ہے علاج اس قسم تشنج وغیرہ کا جو غلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ  
 استفراغ عام جو تمام بدن سے غلط کو دور کر کے کیا جائے اور اگر بار سے ناخن اسی شکل کے ہو گئے ہوں جب بھی تنقیہ عام کرنا  
 ضرور ہے اسیطر اصلا ح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے۔ جو شخص شیطیج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکو ناخن  
 برابر ہو جائیں گے۔ اور اگر غلط سودا کی فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے  
 اور یہاں وہ موضعیہ چند قسم کی ہیں بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کر کے اوسکی پوست عہد بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چوہ  
 ہمراہ زرنیخ کے کرانے لگانے کی ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسد چا ہوترا سن ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنا لو۔  
 اسیطر ضا د کرنا نفل فقا ح کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کر دینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطر اگر برداشت  
 اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کر کے خوب گرمی اوسکی ناخن پر ہو پھینچے دن اور جب نرمی آجائے ناخن کو درست کرین۔ صلیج  
 سر کا ضا د جب یہ تلمیں ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے۔ بھیر کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن  
 باندھا جائے وہ بھی تلمیں کر دیا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہ ہو کر رہے کر لگاتے رہیں تا انیکہ ناخن نرم ہو کر آمادہ ہوا  
 اور درست ہو جائے **فصل** حلیہ ناخن اوکھڑنے کی یعنی جو ناخن اپنی صورت اور رنگ میں بد نما ہو جائے اور سب طرح کے عیوب

اشتراس کو پنج خشی کہتے ہیں  
 تشنج کو کچا کہتے ہیں



اوس میں پیدا ہونے اور کچھ دن تاکہ اوس کے عوض اچھا درست ناخن جم جائے۔ صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ قراب ہے اور درو بھی اوس میں  
کرنا ہے اوس میں چند روز اسکا ضما کرین تاکہ نرم ہو جائے پھر کھیتی کی دھڑ سے اوس کی جڑ کو اور بھاریں کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوس کے  
لہسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوس پانچین پھر رات دن میں دو مرتبہ تازہ لہسن کی بندش کریں کہ اسی طرح وہ کر جائیگا۔ ہمیشہ زبرد  
خشک کی تفصیل بھی اگر لکھو ناخن کو تھوڑی سی تادیر سے آدھ ستونکر دیتی ہے خصوصاً اگر اوس کے ہمراہ بادشیر بھی اضافہ کریں یا اگر شب  
چربی کے ساتھ اگر کسیک ضما کریں۔ قوی اور پیر ناخن کے اوس کے والی کھینچ لینے لٹو مری ہے الیہذا دقیق بو ط اور ناخیا اور پیر  
اور از پانچ سب کو سر کریں ملا کر استعمال کریں اور ہمیشہ لگا کرین اور چند روز کے بعد کو لاکرین انصاف زرخیاں لینے سرخ اور زرد  
ہر تال اور زرد گندھک اور عکاک لپٹ کر ملا کر ضما و طیار کریں اور ساتویں روز اس لپٹ کو کھونا چاہیے **فصل** مراعات اور نگہداشت  
اوس ناخن تازہ کی بوجھ اور کچھ دن کے جا رہے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کریں کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخن پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چونا بھی اوس  
نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نہ پائے اور اس طرح کسی چیز سے چونا بھی اور اوس کو ایسے حال پر چھو کر بھول جائیں کہ کوئی چیز بھی پیدا ہوئی  
نہیں بہت مناسب در فید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی فول جاندی کی ایسی طیار کریں جس میں چوڑے  
چھوٹے روزن بھی ہوں تاکہ اگر اوس کو ناخن پر رکھیں بالکل ہوا کو بند نہ کر دی پھر اگر ہوا کے ہونچنے کو جو زیادتی حرارت خواہ برودت  
کو منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھادیں اس ٹوپی کی شکل ایسی ہوئی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سرور مری  
اونگلی سے نہ ملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا لٹکا کر مفرقیں ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اگر  
حال ہو ایک ہا کمال ہے خبر ہو جائیں کہ اسی زمانہ میں عمدہ اور خوبصورت ناخن جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کیے برص کا بیان اور انکا  
علاج۔ جو زائسرو کو خوب کوٹ کر مریں اور وقت خصوصاً وقتیں ترس ملا کر ضما کریں یہ دو ابرو کو ناخن کو دور کر دی اس طرح تمام ناخن کا علاج  
تدوی ہو فحہ ہر تال سرخ اور پانچ صنعت تازہ اس میں عجب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زرخ احمد کے یا ہمراہ جو زائسرو کے اور عری السک بھی عجب  
اور یوا اثر کرتی ہے اور پانچ حاض بھی سر کر ملا کر کھاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر جاتی ہے مازد اور عسکری اور بطی چربی طما کریں خواہ  
نمور کا ملا کر استعمال کریں یا جیر یا یک پس کر کر ملا کر طما کریں **فصل** رخصی اطفال کو نٹہ ہو جائے ناخن کا پہلے برگ اس اور برگ انار  
کودہ تی جو نرم ہو اس پر طما کریں بعد ازاں لیٹات کا استعمال کریں پھر اگر جدید انتشار پیدا ہو گیا ہے یا جو چھوٹے ناخن کب ہو چکا ہے تو اس  
انتشار در آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ ہوئی ہو اوسکا علاج مشہوم مشہورہ اور قیر و طبیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ  
ناخن کہتے کسی صدمہ کو منگی وغیرہ اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے اوسکا علاج وقت کو زفت ملا کر ضما کرنا ہے اگر اس سے کوئی نام نہ ملے  
دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ آبانی ناخن کو چاک کریں اور چاک اور پیس میں جو اور تیر تیر یا نشتر وغیرہ سے شگاف کریں تاکہ وہ خون  
اگر اس طاک کرے نہ ہو ناخن اوکھڑا کی نوبت پہنچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے گزرمی اور آسکی  
کو ساتھ تاکہ اچھی نگہداشت ہو اور روز نہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوس کو دیکھنا چاہیے اور اگر اوس میں ریم برگی ہو ناخن کو ملا کر یا چاک کر کے نرمی  
ریم کو بھی نکالیں اور بدستور پیر دی درست کرنا چاہیے کہ اگر ناگوشٹ نکلتے ہو پھر روز نہ پیدا ہو یا اگر ناگوشٹ زیادہ یا زیادگی بلکہ  
جو پیر دی در کوئی ایک چھ ناخن میں ہوتی ہے اوس قدر شگاف دینا چاہیے اور اگر کم غن بعد ازاں اوسکا علاج مرہم سلیقون جو فحہ اور فحہ البلیوہ

## خاتمہ الطبع

مہنجانب مولوی سید تصدق حسین خلیفہ الصدوق ترجمہ

ان کو ہر شے ذات پاک اوس واجب الوجود مجموعہ صفت کمال حکیم علی الاطلاق ہے کہ جسے قانون مکونات مافی السموات والارض کو  
لفظ کتب سے بنایا اور ہرگز وہ ہر عالم کو کم عدم سے عرصہ گاہ وجود میں لایا۔ کمالہ حیوانی کو طبائع متخالفہ وغنا مترصاۃ کے ساتھ کیسے  
اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد و جانی عطا کیا کہ جسکے اور اک کہنے سے فہم رسائے عقلی جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران  
ہر چند اپنے اپنے زمانے میں ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان سے علم شریکات و کشف  
السرائر الہیات میں بڑی بڑی روشنگاریاں کیں مگر تین اوٹھاتین لیکن دریافت کئے حقیقت اشیا و انکا جرائع عقل کل ہوا اعتراف و عجز  
زبان پر آیا ہے جس جگہ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام محرق و مہر و قصور ہوں و ملائکہ ک کو الہ قدرت قادر قدیر و معجز و معجز  
انسان ضعیف البیان ہر حال (ع) خاموشی ارشادی توحید شہائی نسبت بہ سزاوار صلوٰۃ و سلام مجدد و کرم ذات تقدس صفت  
حکیم حاذق و معجز و مہر و وحی الہی سید الکونین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسکے ادنیٰ خداوند و نسخہ نویس مطلب فیضان صحبت  
بارکات کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور میں لائی۔ صد ہا مری صدائے تم باذن اللہ سے جلال کے آئینہ در و دو سلام اوس  
حضرت کے الی عظام اصحاب کے ام پر پیار کہ جنہوں نے ترویج قانون ایمانی و اجرائے احکامات ربانی میں کمال جد و جد کی اور جان و مال و وقت  
راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلوں سے رنگ و رنگ و زلف و زلف کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیجا لہ عرض و عرض  
بنیو از فرمان واجب لادعان کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تا مرون بالعرفۃ و تمنون عن المنکر کے ہدایت کیا جس سوہنار ما علیہ السلام استقام  
ضالہ و در بیان کلام غوامت سے نشانی کلی پائی صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ و جنین با بعد ما بران فن طبابت و کمالان علم و خداقت و شائقان علم  
فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر یہی ہے محتاج دلیل نہیں جملہ علوم سے و علم کی محتاج کل عالم میں ایک علم ادیان و دین علم ابدان پس بقول صاحب  
و النسخ و رنگ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس لیل سو کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہ ہوگی عبادت بھی  
بجھو مگر طبیعت نہ ادا نہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں علم ابدان یعنی علم طب کا ہر فرد و بشری ہو ش صاحب خرد و پر لادبی ہے  
کہ جس سے نواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہے ہر چند اس مطبع میں عنایت ایزدی سے بہت سی کتابیں طب کی زبان  
عربی و فارسی و اردو ہر اسے یا ترجمہ ہو کر چھپی ہیں کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بند و صلی  
حسن نیتی ایک مطبع ہے ہمیشہ سے سمیت اوجہ مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہے و فائدہ رسائی عام خلایق مد نظر ہے چنانچہ  
بفضل حلالہ دارم قانون طب حکیم ابوعلی بن سینا کہ باتفاق حکماء و اطباء زمانہ کو بہت معتبر اور مستند ہو اور فن طب میں  
اعلیٰ درجہ کتاب جو ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت و دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے  
بے نصیب تھے اس کتاب نایاب کا مہنجانب مطبع اور دوسے مہنجانب فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید عطاء اللہ صاحب نے  
نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر و نایاب ہے یعنی قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدیں ہیں جلد  
کلیات میں جسکا ہر مولوی صاحب مذکور الصدوق نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا میں سابق مطبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات میں

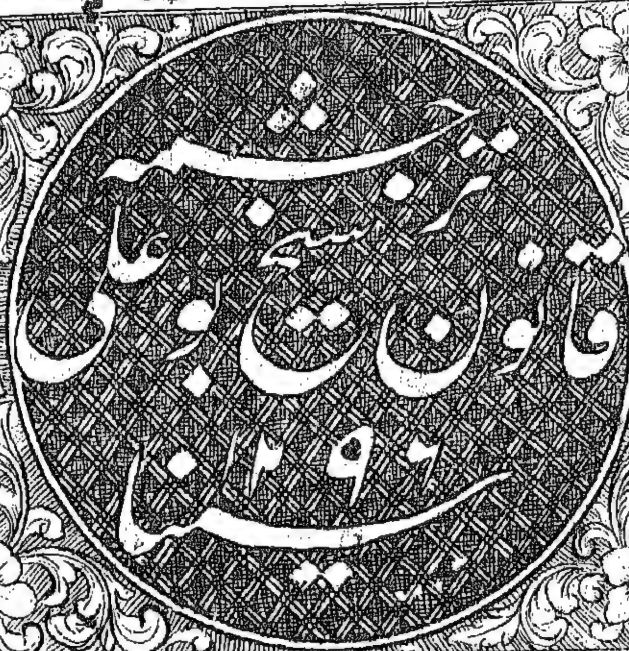
جلد ثالث معالجات میں جلد رابع حیاتیات میں جلد خامس قراویات و مرکبات میں جلد ششم معالجات کا ایک ٹکڑ کا  
 پہلا فہرست و اتمام ترجمہ یہ جلد سوم ہی چھپ کر ملاحظہ شدہ تھیں میں گزر گیا جلد چہارم یعنی کتاب ہذا مشتمل ہے ثبات فن  
 اول میں اسو فصلیں ہیں فصل پہلی میں پانچ مقاصد ہیں۔ فن دوم پیشین بینی و شناخت احوال امراض اور ادکا  
 میں اس فن میں دو مقاصد ہیں۔ فن تیسرا اور ارم اور بشور کے بیان میں اور اس فن میں تین مقاصد ہیں۔ فن چوتھا  
 تصرف و انفصال کا بیان اس فن میں چار مقاصد ہیں فن پانچواں جبر کے بیان میں اور اس میں تین مقاصد ہیں فن چھٹا  
 کے بیان میں اور اس میں پانچ مقاصد ہیں۔ فن ساتواں کتاب الزہدیت اسمیں مجلی بیان زہدیت کا ہے اور اس فن میں چار  
 ہیں اور ہر ایک فن کے متعلق فصلیں ہیں جن میں ہر ایک مرض کا بیان شرح و بسط تمام مذکور ہے باسکان نظر اگر غور  
 کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم و ادراک سے فہم و عقل حکماء و متقدمین و علمائے اہل  
 و قاصر رہی اوسکے مطالب رکھ کر مقاصد رکھ کر اوکے اذہان عالیہ پہنچ سکے چچاے اطباء و رجبہ اوسط و ادسے جگہ ہمارے فہم  
 زبان عربی خود اس سے کیونکر خدا رب کر سکیں ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادہ عام و اظہار کمال ملحوظ و مد نظر  
 ہوتا ہے جس قدر قارئین مطالبہ کنند کو الفاظ لطیفہ میں منظوم کیسے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم صافی میں حاضر ہوں اوسقدر  
 اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہو رہے ہو و زمانہ مشہور آفاق ہوتا ہے فی زمانہ و سقدر زمانہ موافق ضروریات خورد و نوش سے  
 فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کا تعلق تو ہر ہونہ وہ ایہ و سامان باعث استوصال نہ وہ ذوق و رشحان طبعیت نہ عمر کفایت  
 کرتی ہے کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو میں مقصود اصلی و علت غائی اودن اساتذہ و علمائے فضلہ کی اور نام و نشان اودکا بالکل صفحہ ہائے  
 اودکا جاتا تھا لہذا اگر اسے عاقل و دانائے کمال ہر علم و فن کے اہل شوق ہوئے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان  
 زبان عربی سے فارسی میں اور فارسی سے اردو میں ترجمہ ہونا اوسے اور انسب ہے بناؤں کتاب ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب  
 ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کو بھی شوق و انگیزہ ہو اگر اگر ہماری زبان میں کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ و طوسے ہوتا بنا براہ و عوام  
 و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہو کر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا فائدہ  
 جاوید ہوا بفضل یک کتاب نایاب کمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و بہتمام تہمان و نگارگری عرقیزی سے لکھو محکمہ حضرت گنہ گار  
 مشہور نزدیک و دور فتنشی نول کشور میں بصحت لائق و فائق سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت ترجمہ کا تصنیف و تالیف  
 روشن و واضح ماہ اکتوبر ۱۳۲۵ء مطابق ماہ دلیقعدہ ۱۳۲۵ء ہجری چھپ کر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسند و قبول





صنعتایم که مکافضل خلائی و آسمانی  
به یونان و رومین و ولایاتین

آندون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیع مطاوی مارک  
مخزن عوام معدن فوائد حکما مقبول اطباء اعنی جلد چهارم عیانت



بر زبان ارو و مترجمه قدوده ارباب تحقیق و زبده اصحاب ترقیق که تاز مضمار همه وانی  
مولوی حکیم سید حمید بن کتوری سابق متهتم در ریاضی حسابی مشی فو کشور کاکه او در خوا

مطبع مشی نو کشور به مطبعین سراجین مطبوعی



اطلاعیہ میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسل وار فروخت کیلئے موجود ہے یہ فہرست مطول برائے شائق کو چھاپنا سے مل سکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے پیش کے تین صفحہ سادہ میں کتب طب اردو فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب طب اردو

<p>میر افضل علی ڈاکٹر۔ جمع البحرین۔ یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری میں ہر کتاب پر اس عنوان کی کتاب انتہائی لیت نہیں ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر لازم سرکار ریاست کپورتھلہ لوگوانا ترجمہ ذخیرہ خوارزم شامی کلیات و معالجات طب میں اعلیٰ درجہ کی کتاب جو زبان فارسی میں تصنیف حکیم اسماعیل بن الحسن محمد احمد جرجانی تھی اور مکر ترجمہ اردو میں منہاج مطبع حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم میں فرمایا تین جلد میں۔</p> <p>۱۔ جلد اول دوم و سوم و چارم۔ یکجائی۔ ۲۔ جلد پنجم و ششم و ہفتم۔ یکجائی۔ ۳۔ جلد ہفتم و ششم و نہم و دہم۔ یکجائی۔ تراتیق مسہوم۔ نسخہ امتحان اقسام ساینڈون کے علاج میں صبح اذنی شکلین اور تصاویر اور مقام کو پیدائش کے مولفہ حکیم محمد حبیب الدین احمد۔ ترجمہ اردو قانون شیخ الہیوس۔ بوعلی سینا کے جلد اول کلیات فن طب میں ترجمہ مولوی محمد عطاء اللہ صاحب۔ مشتق الامراض۔ مخصوص بربر۔ عضو کے امراض کا علاج مولفہ حکیم محمد نور کریم۔</p>	<p>مغربات الہری۔ اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ ترجمہ حکیم واحد علی موافی۔ طبیبی۔ جسکا نسخہ مریضوں کے لیے اکسیر طبع سے انتخاب احادیث ہندی سے مولفہ حافظہ الکریم روز الحکمت۔ دون جلدوں کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے مال نیک باروی معلوم ہوتا ہے اور اسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی۔ معالجات احسانی۔ دلائل التخصیص براہ اور اسکے علاج مولفہ حکیم احسان علی۔ علاج الامراض۔ اردو طب کی سست کتاب ترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔ رسالہ قارورہ۔ شناخت رنگے قوام و رنگ بول میں عمدہ رسالہ مولفہ حکیم علامہ کھی۔ مرکبات احسانی۔ بطور تداویہ ہر مرض کی تشخیص ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی۔ اکسیر القلوب۔ ترجمہ اردو مفرج القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ترجمہ حکیم محمد نور کریم۔ عجائز مسیحی۔ معالجات ارض و بانی و سودہ مولفہ حکیم سید محمد علی۔ کیمیاء غصا صری۔ ترجمہ قرابادین قادی۔ مترجمہ حکیم نور کریم۔ تشریح الاجسام۔ علاج اقسام بچہ و چھوٹے بچے</p>	<p>تشریح الاسباب و معروضات منظر العلوم مع نقشہ و شرح مولفہ حکیم قاضی الہی بخش۔ رسالہ زبدۃ المفردات۔ نظم باریق مولفہ حکیم سید علی حسین مخلص۔ زبدۃ الحکمت۔ فصل اول میں روزمرہ چیزوں کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قمر علی رکنی۔ سفید الاجسام۔ مع نوادہ عجیبہ ہر قسم امراض کے نسخہ مولفہ سید علی نیشو ڈاکٹر۔ علاج الغریا۔ اسکی کوڑیوں کی دوائی کام کرتی ہے ترجمہ حکیم غلام امام۔ ترجمہ طب الہری ترجمہ تمام غریا سے ہوا ہر ایک مطلب و فنیہ کو صاف و سادہ زبان اور دین لکھا ہوا ہے اسکی نظامہ العلاج۔ یہ ترجمہ حکیم محمد حسین۔ قانون عشرت۔ عموماً ہر قسم تپ کا علاج و خصوصاً تپ و تپ نرسن کا مولفہ حکیم قدرت حسین۔ تحفۃ الارباب۔ اسم ہائے مولفہ حکیم سید شمس الدین خیر آبادی۔ قرابادین شغالی۔ اردو ترجمہ حکیم محمد ہادی حسین۔ مراد آبادی۔ قرابادین دکائی۔ فارسی مصنفہ حکیم ذکار اللہ قادی۔ اردو ترجمہ حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی۔ انیس طبائریہ تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی</p>
--	--	--

# فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب شچکانہ قانون شیخ الریس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	کتاب چہارم حمیات اسمین سات فن ہیں۔	۲۱	فصل ۱۵ حمی گرمی کا بیان اور علامات۔	۳۷	سببات جو عارضین ہواؤں کی تدبیر۔
۳	فصل اول میں پانچ مقامات ہیں۔	۲۲	فصل ۱۶ حمی یوم فشفیہ کا بیان۔	۳۸	تدبیر جیسیدہ کی منفردگی۔
۴	بتماہلہ بیان پہلا مثل سیدہ اسد فصل پر۔	۲۳	فصل ۱۷ حمی حریر کا بیان اور علامات۔	۳۹	درود شکم کے رفع کی تدبیر۔
۵	فصل اول عام حمیات کا بیان۔	۲۴	فصل ۱۸ حمی استوصافہ ہر شری سے ہوتی ہے۔	۴۰	خشونت زبان کے دفع کی تدبیر۔
۶	فصل دوم لڑکات اور بچہ کی حمیات کا بیان۔	۲۵	فصل ۱۹ حمی استوصافہ ہر شری سے ہوتی ہے۔	۴۱	چھینک لڑکے کے لیے آدھے آدھے کی تدبیر۔
۷	فصل سوم بچان اوقات مرین کا بیان۔	۲۶	فصل ۲۰ حمی یوم شہر ابیہ کا بیان۔	۴۲	درود لڑکے کو عارض ہواؤں کی تدبیر۔
۸	فصل چہارم بیان حمیات یومہ بطریق کلیہ۔	۲۷	فصل ۲۱ حمی یوم خذانیہ کا بیان۔	۴۳	کھانسی جو محرم کو عارض ہواؤں کی تدبیر۔
۹	فصل ۵ بیان علامات خاص حمیات یوم کا جو اور	۲۸	مقالہ دوسرا فن پہلا کتاب چہارم حمیات اسمین سات فن ہیں۔	۴۴	نظمان شہوت طعام محرم کی۔
۱۰	حمیات سے انکو جدا کریں۔	۲۹	حمیات عفویت سے کر کے حمیات دوسرے اور غرض	۴۵	بولیموس جو محرم کو عارض ہو۔
۱۱	فصل ۶ بیان انہی حمی یوم کا۔	۳۰	ختم کلام کیا جائیگا۔	۴۶	سیاہی زبان جو محرم کو عارض ہو۔
۱۲	فصل ۷ بیان لہو عام حمیات یومہ کا۔	۳۱	بحث حمیات عفویت کی تمام طور پر۔	۴۷	شہوت کبابی جو محرم کو عارض ہو۔
۱۳	فصل ۸ بیان اصناف حمیات یومہ کا۔	۳۲	بیان علامات حمیات عفویت کا عام طور پر۔	۴۸	غشی جو محرم کو عارض ہو۔
۱۴	فصل ۹ بیان حمی یوم غشی کا۔	۳۳	علامات حمی لازمہ کا بیان۔	۴۹	ضیق نفس جو محرم کو عارض ہو۔
۱۵	فصل ۱۰ بیان حمی یوم ہمتہ کا۔	۳۴	چند امور شہوت اور چند امور خاص کا بیان۔	۵۰	شدت کرب جو محرم کو عارض ہو۔
۱۶	فصل ۱۱ بیان حمی یوم فکر کا۔	۳۵	اعراض حمیات کی دلائل کا بیان۔	۵۱	دشواری نوالہ اور نالی جو محرم کو عارض ہو۔
۱۷	فصل ۱۲ بیان حمی یوم غضب کا۔	۳۶	اعراض حمیات کی دلائل کا بیان۔	۵۲	برد اظرافہ جو محرم کو عارض ہو۔
۱۸	فصل ۱۳ بیان حمی یوم سرور کا۔	۳۷	عام طور کا معالجہ حمیات عفویت کا۔	۵۳	بیان عام حمی خذانیہ کی تدبیر۔
۱۹	فصل ۱۴ بیان حمی یوم نومی وراحتی کا۔	۳۸	مجموعین کے غذا و شہوت کا بیان۔	۵۴	غیب مطلق کا بیان اور اسکو دیکھنا اور نہ دیکھنا۔
۲۰	فصل ۱۵ حمی یوم فرحہ کا بیان۔	۳۹	بیان قانون آب جو آؤں چین پلاسٹ کا۔	۵۵	فرق میان غیب خالص و غیر خالص کے۔
۲۱	فصل ۱۶ حمی یوم فرحہ کا بیان۔	۴۰	معالجہ حمیات حادثہ کا۔	۵۶	غیب لازم کا بیان۔
۲۲	فصل ۱۷ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۱	جو اعراض حمیات حادثہ میں دشواری لازمی	۵۷	غیب خالص کا علاج۔
۲۳	فصل ۱۸ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۲	اونکا بیان۔	۵۸	غیب غیر خالص کا علاج۔
۲۴	فصل ۱۹ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۳	لڑکے اور بچہ کی اور سردی کی تدبیر۔	۵۹	حمی محرقہ جسکا نام فادوس ہے۔
۲۵	فصل ۲۰ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۴	تدبیر اظرافہ کی حمیات میں۔	۶۰	علاج تپ محرقہ کا۔
۲۶	فصل ۲۱ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۵	رعانہ زائد کی تدبیر۔	۶۱	حمی ورمی کا بیان۔
۲۷	فصل ۲۲ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۶	تدبیر منفردگی جو حمیات میں عارض ہو۔	۶۲	حمی بلغیہ کا بیان۔
۲۸	فصل ۲۳ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۷	اسہال منفردگی کی تدبیر۔	۶۳	علامات بلغیہ دائرہ کے۔
۲۹	فصل ۲۴ حمی یوم غشی کا بیان۔	۴۸	پیس کی تدبیر۔	۶۴	علامات بلغیہ لازم کے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۵	چند بیماریات جو اکثر افسردہ منی تھیں ممد و دہین۔	۹۲	تدارک احوال تابع وق کا بیان۔	۱۲۰	علامات اوس بجران کو جو بطریق رحم ہو۔
۶۶	مٹی بروت اندرونی اور گرمی جسم ظاہر ہیں۔	۹۳	وق شیخوخت کا بیان۔	۱۲۱	علامات بجران بزرگ کھل جائزگ مقدمہ کے۔
۶۷	جسٹ پین اندر گرمی ہوا اور باہر سردی ہو۔	۹۴	علاج وق شیخوخت کا۔	۱۲۲	علامات بجران کے جو بزرگیو انتقال ہو۔
۶۸	تپ جسمین اندر باہر دونوں جگہ گرمی مفری ہو۔	۹۵	حمیات و با کا بیان۔	۱۲۳	علامات انتقال کی بطور اسائنل جسم کے۔
۶۹	حمی غشی غلطی کا بیان۔	۹۶	علامات حمی و بائی۔	۱۲۴	علامات انتقال اسے کی طرف۔
۷۰	حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیان۔	۹۷	علامات و بائی کا بیان۔	۱۲۵	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف۔
۷۱	بیان حمی لیلی و زہری قسم غشی اور علاج تب لیلی کا۔	۹۸	علاج حمی و بائی کا۔	۱۲۶	علامات بجران خارجی کے۔
۷۲	نسخہ دوا سی تربیکا۔	۹۹	طریقہ اخراج کا و با سے۔	۱۲۷	بیان احکام خراجات کا۔
۷۳	قرص جو بوقت نرسن ہوا اور شدت لڑو کو مستعمل ہے۔	۱۰۰	بیچک کا بیان۔	۱۲۸	علامات وقوع تشنج کے۔
۷۴	زیادتی سے تدارک۔	۱۰۱	علامات ظهور جدری کے۔	۱۲۹	علامات واقع ہونے لڑو کے۔
۷۵	تدارک اسہال مفرط کا۔	۱۰۲	بیان حفاظت و رعایت کا جدری حصہ سے۔	۱۳۰	علامات دلالت بجران جید۔
۷۶	علاج حمی بلغمیہ لازم کار۔	۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا۔	۱۳۱	علامات دلالت بجران ردی۔
۷۷	علاج انفالوس اور لیفور یا کا۔	۱۰۴	حمیات درمی کا بیان۔	۱۳۲	احکام و علامات کو جو دلالت بجران دی پر کرتے ہیں۔
۷۸	علاج حمی غشیہ غلطیہ کا۔	۱۰۵	ذکر علامات و احکام حمیات اور رام کا۔	۱۳۳	علامات نفیج و احکام علامات نفیج۔
۷۹	علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا۔	۱۰۶	ذکر علاج حمیات و رمیہ کا۔	۱۳۴	احکام علامات بسبیل اطلاق۔
۸۰	تدبیر حمی لیلی اور نرسائی کی۔	۱۰۷	حمیات مرکبہ کا بیان۔	۱۳۵	ذکر علامات جمیدہ کا۔
۸۱	سراج دائرہ کا بیان۔	۱۰۸	ذکر شرط الغب کا۔	۱۳۶	احکام علامات ردیہ کے۔
۸۲	بیان ان نفعیات مسدود کی حاجت بہ نفع ہوتی ہے۔	۱۰۹	علامات شرط الغب کے۔	۱۳۷	ذکر علامات ردیہ کا۔
۸۳	خفیفہ نفع وجہ ریگ پرانی و نہیں کیسے تہہ متعلق۔	۱۱۰	شرط الغب کے علاج کا بیان۔	۱۳۸	ذکر ازل علامات کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں۔
۸۴	تقدیر اصحاب ریح اور علاج ریح لازمہ کا۔	۱۱۱	شرح و توضیح بین او پیشین گوئی شناخت اور۔	۱۳۹	علامات ردی جو اعتبار دوسرے کے ماخوذ ہیں۔
۸۵	حمی جس میں سردی و سبب و غیبہ اور انکام۔	۱۱۲	ادوار اول کے اور احکام بجران کے بیان۔	۱۴۰	علامات ردیہ جو اس مرض سے متعلق ہیں۔
۸۶	فیما طوس ہوا و کچھ لوگ ان حیات کو دوا ردی کہتے ہیں۔	۱۱۳	مقالہ پہلا بجران کا بیان طرق استدلال۔	۱۴۱	علامات ردیہ جو انکھ میں پائے جاتے ہیں۔
۸۷	علاج بعضا فہ حیات اقسام مذکورہ کا۔	۱۱۴	قول علی علامات بجران کے ذکر ہیں۔	۱۴۲	علامات جو ناک سے متعلق ہیں۔
۸۸	حمی وق کا علاج۔	۱۱۵	علامات حرکت مادہ کی اور کپٹریٹ بجران میں۔	۱۴۳	علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں۔
۸۹	علامات وق کے۔	۱۱۶	تفصیل علامات لہر کی کی بجران فو تانیہ سے۔	۱۴۴	علامات جو انگوٹھ کا اعتبار سے ماخوذ ہیں۔
۹۰	علامات ذبول کے۔ اور علاج۔	۱۱۷	حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہیں و کون خاص۔	۱۴۵	علامات جو زبان اور منہ وغیرہ سے ماخوذ ہیں۔
۹۱	ادویہ مبرودہ کا بیان۔	۱۱۸	علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف۔	۱۴۶	علامات ماخوذہ بحالات خلق و مری و قصیدہ۔
۹۲	بیان ایسکا خبیثہ متوق کو فو تانیہ تربیب پیدا ہو۔	۱۱۹	علامات میلان مادہ کو عصارہ ذبول کی طرف۔	۱۴۷	علامات فم معدہ۔
۹۳	نذریہ اصحاب وق۔	۱۲۰	علامات میلان مادہ طرف براز کے۔	۱۴۸	علامات ماخوذہ کما عصارہ منی تنفس۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۹	علامات جو رگون کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہیں	۱۳۵	علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہیں	۱۴۵	تقریباً نصف لوگوں کے واسطے
۱۳۰	علامات رویتہ استغفار اور بری طبع لکھنے کے	۱۳۶	علامات ماخوذہ منہ سے	۱۴۶	خدا نامہ کی
۱۳۱	علامات رویتہ صورت لکھنے سے ماخوذ ہیں	۱۳۷	احکام کسیر پھوٹنے کے	۱۵۰	حرکات امراض کا بیان
۱۳۲	علامات جو عذر سے ماخوذ ہیں	۱۳۸	دلائل ماخوذہ کثرت سے	۱۵۱	مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور
۱۳۳	علامات ماخوذہ تشنگی اور اجماع سرشت سے	۱۳۹	دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہیں	۱۵۲	دور بحران کے ابتداء و مرض میں اور اول بحران کا
۱۳۴	علامات جو اعتبار تعدد کے ماخوذ ہیں	۱۴۰	احکام برائے سکے	۱۵۳	سبب ایام بحران اور اسکے دوروں کا
۱۳۵	علامات رویتہ کیفیت ریشہ کمال سے ماخوذ ہیں	۱۴۱	علامات ماخوذہ برائے	۱۵۴	مناسبات ایام بحران کے
۱۳۶	دریافت علامات بواسطہ رحم	۱۴۲	احکام متعلقہ سے	۱۵۵	ایام بحران واقع فی الوسط کا بیان
۱۳۷	علامات اطراف بدن	۱۴۳	علامات ماخوذہ سے	۱۵۶	قوت و صحت ایام واقع فی الوسط
۱۳۸	علامات جو سونے اور جانگے سے ماخوذ ہیں	۱۴۴	بیان احکام متعلقہ بول	۱۵۷	بیان ایام نیک و بد ترتیب بحران خواہ ایام انداز
۱۳۹	علامات جو باقیہ کاسوں سے دریافت ہوں	۱۴۵	علامات بنی ثقلیت و کثرت بول	۱۵۸	بیان دنوں کا ایام بحران میں نہ بقصد اول
۱۴۰	علامات باعتبار درد	۱۴۶	علامات ماخوذہ رقت بول	۱۵۹	لیکن بطریق انداز اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران
۱۴۱	علامات جو زور و زبات کرنا و سکوت سے ماخوذ ہیں	۱۴۷	علامات ماخوذہ بول کر و غلیظ القوام	۱۶۰	ایام انداز کا بیان
۱۴۲	علامات بحالات عقل	۱۴۸	علامات ماخوذہ رنگ بول	۱۶۱	سہفتہ ایام بحران بروقت اشکال کے
۱۴۳	علامات بحرکات مریض	۱۴۹	علامات سیاہی بول بوقت حیات	۱۶۲	بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے
۱۴۴	علامات ماخوذہ جمائی و انکساری	۱۵۰	علامات ماخوذہ حیرت بول بامرض حادہ	۱۶۳	قرن تیسرا اور اودام اور جوہر کے بیان میں
۱۴۵	علامات باعتبار چہرہ و کوجہ مریض کو دکھائی دین	۱۵۱	علامات جو سبب سے ماخوذ ہیں	۱۶۴	اور اس میں تین مقامات ہیں
۱۴۶	علامات ماخوذہ بھوک و پیاس	۱۵۲	علامات احوالی باجماع چند دلائل کو توام و غیرہ	۱۶۵	مقالہ پہلا اور ام حادہ اور فاسدہ کا بیان
۱۴۷	ذکر اول احکام کا جو برقی استلال پر مبنی ہیں	۱۵۳	علامات رویتہ ماخوذہ بحر مریض بول	۱۶۶	بیان اور ام اور شور کا
۱۴۸	علامات جو ورسوں سے ماخوذ ہیں	۱۵۴	علامات رویتہ جو بول میں پائے جاتے ہیں	۱۶۷	لفظی کا بیان اور علاج
۱۴۹	علامات جو پھوڑوں پھنسیوں سے ماخوذ ہیں	۱۵۵	علامات رویتہ اجناس مختلفہ	۱۶۸	جمہر کا بیان
۱۵۰	علامات جو لڑہ سے ماخوذ ہیں	۱۵۶	علامات طول مریض کے	۱۶۹	نملہ جاوڑہ کا بیان
۱۵۱	حکم استغفار کا	۱۵۷	علامات اس کے مرض زیر بحران یعنی بگاڑا ہوا بول	۱۷۰	علاج نملہ کا
۱۵۲	احکام پینو کے	۱۵۸	احکام کس سے	۱۷۱	علاج جاوڑہ کے اقسام میں
۱۵۳	بیان وجہ زبانی عرق کا	۱۵۹	علامات نکس سے	۱۷۲	جمہر اور زائدار سے کا بیان
۱۵۴	بیان حصہ کا جن عرق زیادہ اور جن میں کم برآمد ہو	۱۶۰	اسباب موت سے	۱۷۳	علاج زائدار سے اور جمہر کا
۱۵۵	بیان اوقات کا جن عرق زیادہ برآمد ہو یا کم	۱۶۱	اقسام موت بوقوع حیات و علامات کیفیت موت	۱۷۴	نقاطات اور نقاط کا بیان اور علاج
۱۵۶	ذکر اول ایام کا جن عرق زیادہ یا کم برآمد ہو	۱۶۲	علامات موت بغیر بحران کے	۱۷۵	دوا مریض کا بیان
۱۵۷	وجہ استلال کے بند یہ عرق کے	۱۶۳	بیان حال کا جو خفہ یا زہق ہو کہ کو لاش ہوں	۱۷۶	دوا مریض قدامت و دوا متاخرین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶	ششہ کی کا بیان۔	۱۹۱	صلابت مفاصل کا بیان۔	۲۱۶	ادویہ الجذام کے علاج کی۔
۱۷	علاج ششہ کی کا۔	۱۹۲	مسامیر کا بیان۔	۲۱۷	ادویہ مدللہ جراحیہ وغیرہ کی۔
۱۸	اکلر و فساد و عضو فرق میان عنقا و سفاطوس کی۔	۱۹۳	سرطان کا بیان۔	۲۱۸	مرہم کتان۔
۱۹	معالجات۔	۱۹۴	سرطان کا علاج۔	۲۱۹	صفت مرہم جو ششہ کی کو مفید ہے۔
۲۰	طوابعین کا بیان۔	۱۹۵	تدبیر اسہال کی۔	۲۲۰	ادویہ نبتہ کچھ خراج و فروج۔
۲۱	طوابعین کا علاج۔	۱۹۶	بیان ادویہ موصیہ کا۔	۲۲۱	جراحیہ سحاج کا بیان۔
۲۲	فصل اولی و ام کی بیان میں جو معدن پیدا ہوتا ہے۔	۱۹۷	اور ام کی انفاخت و فصل کا بیان و علاج۔	۲۲۲	مقالہ دوسرا سحاج اور ریش اور فسخ اور دانی۔
۲۳	خراجات حارہ کا بیان۔	۱۹۸	عرق مدنی کا بیان اور علاج۔	۲۲۳	سقطہ و مددہ و نزلہ الدم کا بیان۔
۲۴	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔	۱۹۹	مقالہ تیسرا سحاج کا بیان میں۔	۲۲۴	فسخ اور تھک کا بیان اور علاج۔
۲۵	دلائل نفیج و علامات نفیج۔	۲۰۰	ماہیت جذام اور اس کے سبب کا بیان۔	۲۲۵	تھک گنے اور دیوار گرنے کا مددہ۔
۲۶	احکام مدہ کے۔	۲۰۱	جذام کا علاج۔	۲۲۶	صفت دای و مرکب سحاج اور ص۔
۲۷	باطنی پھوڑے کے دلائل۔	۲۰۲	ادویہ مرکب جو جذام کو نافع ہیں۔	۲۲۷	مددہ اور فروج جو شکم اور احشائیں پہنچے۔
۲۸	دلائل نفیج خراج باطنی کے۔	۲۰۳	صفت سمجھن سلاخ ہندی از قسم ہر جلی۔	۲۲۸	حالی اور ششہ کی جو کور و اور زہر بندہ مارا جائے۔
۲۹	دلائل جو قریب پھوڑے اندرونی کی پیدا ہوتے ہیں۔	۲۰۴	صفت اداق فولاد کی۔	۲۲۹	دوشی کا بیان۔
۳۰	قاسم کے پھوڑوں کا علاج۔	۲۰۵	صفت سلاخ صغریٰ۔	۲۳۰	موزی وغیرہ کی گر گنے کا بیان۔
۳۱	تدبیر نفیج پیدا کرنا اور حیاہ انصاج کا علاج پھوڑوں کی۔	۲۰۶	صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو۔	۲۳۱	دوا اور فروج اور کانٹے کا گڑھا خواہ پیکان اور۔
۳۲	تدبیر قاسم پھوڑوں کی بعد نفیج کے۔	۲۰۷	صفت طلا کی واسطے جذام کے۔	۲۳۲	ہدی کی کچی چھینا۔
۳۳	پھوڑوں کی شکستہ نہ کرنے والی دوا۔	۲۰۸	خدا مجذومین کی۔	۲۳۳	زہر میں بچھاؤ ہوئے تیروں کی تدبیر۔
۳۴	اندرونی پھوڑوں کی تدبیر۔	۲۰۹	فن جو پھوڑے تفرق اتصال کا بیان علاوہ جبرک۔	۲۳۴	ادویہ جاذبہ و ادویہ جوائید و مرکب۔
۳۵	دائیں کا بیان اور علاج۔	۲۱۰	اور اس میں چار مقامات ہیں۔	۲۳۵	مقالہ قانون علاج آگ کے جلنے کا۔
۳۶	توتہ کا بیان اور علاج۔	۲۱۱	مقالہ پہلا جراحات اور زخمون کا بیان۔	۲۳۶	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول۔
۳۷	مقالہ دوسرا اور ام باروہ کا بیان۔	۲۱۲	بیان عام تفرق اتصال کا۔	۲۳۷	ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم۔
۳۸	ورم رضو طبعی کا بیان اور علاج۔	۲۱۳	مجمعی بیان جراحات کا۔	۲۳۸	دوسرا نسخہ مرہم نوردہ کا۔
۳۹	سلج کا بیان اور علاج۔	۲۱۴	بیان عام جراحات الحمیہ کا۔	۲۳۹	پانی سے جل جانا۔
۴۰	خند و کا بیان اور علاج۔	۲۱۵	ادویہ نبتہ لحم و ادویہ خاتمہ اکتالہ کا بیان۔	۲۴۰	نزلہ الدم اور جبین ام کا بیان۔
۴۱	شور و خند و کا بیان اور علاج۔	۲۱۶	زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولنے کے واسطے۔	۲۴۱	قانون علاج نزلہ الدم کا۔
۴۲	فوخیلہ کا بیان اور علاج۔	۲۱۷	تدبیر یون زخمون کی جن میں ورم اور درد ہو۔	۲۴۲	بیان ادویہ سبطہ مرکبہ لہجوت صلیب نفس ام۔
۴۳	خنازیر کا بیان اور علاج۔	۲۱۸	جراحات احشا غایبہ باطنی کی تدبیر کلی کا بیان۔	۲۴۳	مقالہ تیسرا۔ قروح کے بیان میں۔
۴۴	اور ام صلبہ کا بیان اور علاج۔	۲۱۹	کیفیت جراحات کو بندش کی۔	۲۴۴	بیان عام قروح کا۔

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۳۸	علامات موت سریر مع انفصل کامل۔	۲۶۳	حق باخیران جبرک یا نیکی در زمین میں مقابلہ ہو۔	۲۸۴	نصیر مجبور کا بیان۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔	۲۶۴	مقالہ پہلا۔ خلیج کا بیان۔	۲۸۵	رباطات اور زوائد کا بیان۔
۲۴۲	علاج قروح صدیر کا۔	۲۶۵	بیان عام خلیج کا۔	۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر تفصیل۔
۲۴۵	علاج قروح دست کا۔	۲۶۶	علامات خلیج اگر کوئی علامات سبیل۔	۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۴۶	علاج قروح غائرہ و کمونہ و مخابی کا۔	۲۶۷	انفصال کا طول زیادہ ہو جائے اور ان خلیج کو۔	۲۸۹	تفصیل کیفیت استعمال جابر کی اور تفسیر وکی۔
۲۴۷	قروح کے کیڑوں کا علاج۔	۲۶۸	علاج سبیل اور خلیج کا۔	۲۹۰	کسر کے سہرا جراحت کی تدبیر۔
۲۴۸	قروح میں گوشت پیدا کر کے تدبیر۔	۲۶۹	علاج طول انفصال کا۔	۲۹۱	کسر عظم کا بیان۔
۲۴۹	دوا و جید و صفت رسم دہی۔	۲۷۰	چربی کا اوتربانا۔	۲۹۲	کیسہ واسطے کون کون سے طلا و غیرہ مفید ہیں۔
۲۵۰	علاج قروح منہ کا غیر متعفنہ کا۔	۲۷۱	چربی گرنے کا اوتربانا۔	۲۹۳	طلا نفع ورم اور دفع خارش۔
۲۵۱	علاج قروح متعفنہ روی کا۔	۲۷۲	منکب کا اوتربانا۔	۲۹۴	بیان طلاؤں کا جو رشیدین صلابت پیدا کرتے۔
۲۵۲	علاج قروح غصیرۃ الانزال و قروح جروئیر۔	۲۷۳	علامت عصب کے اوتربانے کی۔	۲۹۵	بیان تدبیر فیدیل و شید کا مع صفت مرہم جید۔
۲۵۳	دوا و جید و صفت رسم دہی۔	۲۷۴	شاسنے کا اوتربانا۔	۲۹۶	بیان ایسی چیزوں کا جو ستر فایدہ آکر ہیں۔
۲۵۴	علاج قروح اولیہ و اولیہ و کلا جوبہ پتہ نہ ہوں۔	۲۷۵	چوٹی ٹی ٹی کا موٹہ جو ستر اوتربانا اور علاج۔	۲۹۷	استعمال آب گرم اور روغن کا۔
۲۵۵	جراحت پر گوشت زائد کا بیان۔	۲۷۶	مرق کا اوتربانا اور علاج۔	۲۹۸	مجبور کے تغذیہ کا بیان اور ترقیہ کا۔
۲۵۶	تدبیر قروح جو بعد از مال کے پھول جاتی ہیں۔	۲۷۷	مغضل رسیخ کا اوتربانا۔	۲۹۹	صفت غذائی موافق جسکا استعمال بوقتہ انفصال کا۔
۲۵۷	بعد قروح اچھو ہو سکے جو نشانات باقی ہوں۔	۲۷۸	اونگلیوں کا اوتربانا اور اسکی علامات۔	۳۰۰	مقالہ تیسرا عصب کو ٹوٹ جانے کے بیان میں۔
۲۵۸	مقالہ چوتھا۔ چھو اور ٹیڑھوں کا تفرق اتصال۔	۲۷۹	انفکاک رسیخ کی ٹیڑھوں کا۔	۳۰۱	بیان عام قحط کو ٹوٹ جانے کا۔
۲۵۹	فصل بیان جراحت و اجسام عصبانی و قروح عام۔	۲۸۰	مرہ گردن کا اوتربانا اور اسکی جاننا۔	۳۰۲	طی کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۰	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا۔	۲۸۱	عصب کے اوتربانے کا بیان۔	۳۰۳	چربی گردن کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۱	ادویہ خارج عصب قروح عصب کے۔	۲۸۲	ورک کا اوتربانا۔ مع علامات و علاج۔	۳۰۴	کتف کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۲	اور ام عصبی بحالت جراحت۔	۲۸۳	خلع رکبہ کا بیان۔ و علاج۔	۳۰۵	استخوان سرسینہ کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۳	بچہ کا کوئی اور بچہ جاننا اور بیکار ہونا۔	۲۸۴	رفقہ کا خلیج اور یہی زانو کا دوسرا۔	۳۰۶	پسلیوں کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۴	حکم عصب فاسد کا۔	۲۸۵	پاشنہ پا کا جو رکبہ کو نزدیک کا اوتربانا۔	۳۰۷	پوچھ کر جو حادثہ پیدا ہوتے ہیں۔
۲۶۵	عصب کی سخت ہونا اور پھیدہ ہو جاننا۔	۲۸۶	قدم کی ٹیڑھوں کا اوتربانا۔	۳۰۸	عصب کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۶	سرخ شوکر و فساد استخوان کا بیان۔	۲۸۷	مقالہ دوسرا۔ قوائید کا گیسہ کو انجی ٹوٹ جانے۔	۳۰۹	ساعدا کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۷	علامات فساد استخوان کے۔	۲۸۸	انفصال کا بیان۔	۳۱۰	رسیخ کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۸	صفت نشتر عظم فاسد کی۔	۲۸۹	بیان عام ٹوٹ جانے کے۔	۳۱۱	انگلیوں کی ٹیڑھوں کا ٹوٹ جاننا۔
۲۶۹	برہی کی کہیں اور پست قروح منہ پر ہوں۔	۲۹۰	اسکام انجبار اور ضد انجبار کے۔	۳۱۲	چوڑی ٹیڑھی اور ورک کا ٹوٹ جاننا۔
۲۷۰	برہی کا ٹوٹ جاننا۔	۲۹۱	قواعد کلیہ جبر اور رباط کے۔	۳۱۳	زانہ کا ٹوٹ جاننا۔



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰	فلک کا ٹوٹ جانا۔	۳۱	مقالہ تیسری تدبیر عام شش یعنی کاٹنے سے جانور	۳۱	اور یہ بھی سجا کر کی قسم میں ہے۔
۳۱	سان کا ٹوٹ جانا۔	۳۲	جو زہر پیدا ہوتا ہے۔	۳۲	بڑا قہ اور اسقلیوس کر کاٹنے کا بیان۔
۳۲	کلب کا ٹوٹ جانا۔	۳۳	ابتدا کی قول نوش کے بیان میں۔	۳۳	مقررہ کا بیان اور علاج۔
۳۳	پاشنہ یا ٹون کا ٹوٹ جانا۔	۳۴	اور پیش روہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔	۳۴	بیان اوس سانپ کا جب کا نام اوریس اور
۳۴	یا ٹون کی انگلیوں کا ٹوٹ جانا۔	۳۵	طلکوں کا بیان۔	۳۵	کد و سوز و س ہے۔
۳۵	فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم مشروبہ کا۔	۳۶	ایسی طلکوں کا بیان جنکے بدن میں لگاؤ سموم ہوا	۳۶	آذریس کا بیان۔
۳۶	بیان اور اس فن میں پانچ مقامات ہیں۔	۳۷	پاس نہ آسکیں۔	۳۷	بیان عام لیس افعی اور اس کے احکام کا۔
۳۷	تہذیبیہ سموم مشروبہ کا علاج۔	۳۸	طرد سموم بالکل کیا بیان۔	۳۸	علاج مار گزرنیہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
۳۸	بیان عام سموم مشروبہ کی بچہ کا اور علاج اوس	۳۹	دندہ جانوروں کی ہلاک کرنیوالی چیزیں۔	۳۹	بیان تمام مشروبات محدودہ کا جو سانپ کے کاٹنے
۳۹	سموم کا عام طریقہ سے۔	۴۰	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔	۴۰	میں لوگوں نے لکھے ہیں۔
۴۰	بیان عام سموم مشروبہ کا۔	۴۱	بچوں کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔	۴۱	مضادات جو مارنے سے لگائے جاتے ہیں۔
۴۱	استدلال اقسام سموم پر۔	۴۲	بخور جو اخراج حقار بکرتی ہے۔	۴۲	بیان اول سانپوں کا جو کل مسامات
۴۲	علامات روی کا بیان۔	۴۳	گھٹکوں کے بھگانے کی تدبیر۔	۴۳	فون جاری کر دینے میں جیسو اسور
۴۳	قانون علاج زہر فروہ کا۔	۴۴	پیش اور پچر کے بھگانے کی تدبیر۔	۴۴	حیثیت طیش کا بیان اور علاج۔
۴۴	نسبہ تریاق طین مخوم کا۔	۴۵	نیوٹے کے بھگانے کی تدبیر۔	۴۵	بلو طیش جتنے درد میں بھی کھینچے ہیں۔
۴۵	اور پیش ترکہ نام سموم کے واسطے۔	۴۶	چوسہ کا بھگانا اور مار ڈالنا۔	۴۶	بیان اوس سانپ کا جب کا نام رقاسید طانی
۴۶	مجلد بیان سموم جہرہ معدنیہ وغیرہ کا۔	۴۷	چونٹی کے بھگانے کی تدبیر۔	۴۷	حیدر تشا جسکے رنگ مختلف ہوں۔
۴۷	بیان مرکبے ربرادہ رصاصی سفیدار کا۔	۴۸	کچی کے بھگانے کی تدبیر۔	۴۸	حیدر مار سٹالینس کا بیان۔
۴۸	بیان جہرہ شکر و سنگیاد و برادہ آمین خشت اللہ	۴۹	شہر کچی اور بخورہ کے بھگانے کی تدبیر۔	۴۹	فیور نیوس کا بیان۔
۴۹	و ترولی و چونے کا مع علاج۔	۵۰	کیکر کے بھگانے کی تدبیر۔	۵۰	انمود و طین در لوع و سس کا بیان۔
۵۰	بیان آب صابون نراج و شرب کا مع علاج۔	۵۱	ویک کے بھگانے کی تدبیر۔	۵۱	افو ہمسر کا بیان۔
۵۱	بیان محلی سموم نباتیہ کا اور علاج۔	۵۲	سوس کے لگانے کی تدبیر۔	۵۲	اول سانپوں کا بیان جو بوجہ براخت کر اندا
۵۲	بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں۔	۵۳	اقسام سانپ کے۔	۵۳	درتہ میں نہ زہر کے۔
۵۳	محلی بیان ادویہ سمیہ بارہ (قسم نباتات۔	۵۴	باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان۔	۵۴	خین و لٹنے اثر دہم کا بیان۔
۵۴	مقالہ دوم سموم حیوانی کا بیان۔	۵۵	علامت فلک ایسا گر سانپ کے کاٹنے کی۔	۵۵	دریائی زرد ہے کے کاٹنے کا بیان۔
۵۵	جن حیوانات کے تمام اعضا سم قائل ہیں۔	۵۶	حران کا بیان۔	۵۶	طرد غیروں وغیرہ کا بیان۔
۵۶	قسم دوسری جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے۔	۵۷	علامات کاٹنے اوس سانپ کے جب کا نام	۵۷	مقالہ چوتھا تدبیر آدمی اور چوہر پاس کے کے کاٹنے کا
۵۷	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔	۵۸	خطرات جو اور یہ سانپ قسم کی قسم میں ہیں۔	۵۸	بیان اور علاج۔
۵۸	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔	۵۹	علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جب کا نام	۵۹	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۷	آرمی کو آدمی کاڑاؤسکا بیان اور علاج۔	۳۵۹	فصل بیان میں غروب جوارہ کے۔	۳۶۰	قرطین کا نسخہ۔
۳۴۸	پلاہواکتا جو دیوانہ نہ ہو اور بھڑکے کا کاٹنا۔	۳۶۱	بیان اقسام عنکبوت اور تیلات کا۔	۳۶۱	اور یہ جو احب کے واسطے۔
۳۴۹	دیوانہ لکتا اور دیوانہ بھڑکا اور شغال دیوانہ کی کھانسی۔	۳۶۲	تیلات کرکٹ سے جوارا عرض پیدا ہو رہی۔	۳۶۲	فصل بیان میں داء الثعلب اور البیس و حفظ کیرا۔
۳۵۰	باقی ماندہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان۔	۳۶۳	تمام اقسام مشربیات کے۔	۳۶۳	فصل بال ترشہ والی ادویہ کا بیان۔
۳۵۱	احوال جو دیوانہ کئے کے کاٹنے سے ہوں۔	۳۶۴	نیشب کا بیان اور علاج۔	۳۶۴	فصل علاج جو شخص چرنے سے جل گیا ہو۔
۳۵۲	عجائب احوال۔	۳۶۵	عنکبوت کا بیان اور علاج۔	۳۶۵	فصل نور کی بوکھڑے کی تدبیر۔
۳۵۳	فرق دیوانہ کئے کے کاٹنے اور باؤسے حیوان۔	۳۶۶	دو حیوان غیر معلوم اور چار جڑوں کا حیوان۔	۳۶۶	فصل بالوں کی ارگے کی روکے والی دوا۔
۳۵۴	کے کاٹنے میں۔	۳۶۷	موروثیہ کا بیان۔	۳۶۷	فصل عجوبات شعر کا بیان یعنی گھوگر والی بال۔
۳۵۵	صفت سہل جید۔ مع نسخہ دیگر۔	۳۶۸	قملہ انس کا بیان۔	۳۶۸	بہانے کی ادویہ۔
۳۵۶	ادویہ شربہ۔	۳۶۹	طیوع اور حرز الطین کا بیان۔	۳۶۹	فصل بالوں کی سوختہ ہوئی کا بیان۔
۳۵۷	ادویہ مرکبہ۔	۳۷۰	زناہر کا بیان اور علاج۔	۳۷۰	فصل تشقیق شعر کا بیان۔
۳۵۸	نسخہ دوا و فرار تھ کا۔	۳۷۱	فصل بیان نخل کے کاٹنے کے۔	۳۷۱	فصل باریک کر نیوالی بالوں کی ادویہ۔
۳۵۹	نسخہ دوا و فرار تھ کا۔	۳۷۲	فصل اور فرامی حیوانی کر بیان میں۔	۳۷۲	فصل جوائی اور پیری کا بیان۔
۳۶۰	امدادات جہت جذب سمیت و توسیع رقم۔	۳۷۳	فصل سام ابرص و غنابہ کا بیان۔	۳۷۳	فصل بیان اون بچڑوں کا جو درمیں پیر کی کو آئے دیتی ہیں۔
۳۶۱	پانی پانے کا طریقہ شمار۔	۳۷۴	فصل ابرص اور ابرصوں کا بیان۔	۳۷۴	صفت معجون مستدل جید کی۔
۳۶۲	چتہ اور پاڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور۔	۳۷۵	فصل سالاسنہ و کرکٹ کے کاٹنے کا بیان۔	۳۷۵	فصل بیان لطو خات مانع پیری۔
۳۶۳	اوسکے پنجونے زخموں کا علاج۔	۳۷۶	فصل سو نو قندیلوں بری و بری کا بیان۔	۳۷۶	فصل خضابات کا بیان۔
۳۶۴	تمساح کے کاٹنے کا بیان۔	۳۷۷	فصل دریائی بچھو کا بیان۔	۳۷۷	فصل بالوں کی سیاہ کرنے والی ادویہ کا بیان۔
۳۶۵	بندر کے کاٹنے کا علاج۔	۳۷۸	فصل بندک دریائی کا بیان۔	۳۷۸	صفت خضاب جید۔
۳۶۶	بلی کے کاٹنے کا علاج۔	۳۷۹	فصل حیرہ دریائی مہو ام کا بیان۔	۳۷۹	فصل غالبہ کے بیان میں۔
۳۶۷	نیوٹ کے کاٹنے کا علاج۔	۳۸۰	فصل ساتوان۔ کتاب الزینیت۔	۳۸۰	فصل اون ادویہ کا بیان جو نسخہ یا شکرنگ۔
۳۶۸	موغالی کے کاٹنے کا علاج۔	۳۸۱	مجلہ بیان زینیت کا اور اوسمیں چار مقالہ ہیں۔	۳۸۱	پیدا کرین۔
۳۶۹	مقالہ پانچواں۔ حشرات کے کاٹنے اور ٹنک۔	۳۸۲	مقالہ پہلا۔ شعر لہجہ بالوں کا بیان۔	۳۸۲	فصل بیضات کا بیان۔
۳۷۰	ارنے کا بیان۔	۳۸۳	فصل اول۔ ماہیت شعر کا بیان۔	۳۸۳	فصل شہارک احوال جید جو بد خضاب۔
۳۷۱	سبع حشرات کا بیان۔	۳۸۴	فصل دوم۔ ہلالان شعر کا بیان۔	۳۸۴	عارض ہوئے ہیں۔
۳۷۲	اجناس غروب کے۔	۳۸۵	فصل سوم۔ حیران ادویہ نماؤن شعر۔	۳۸۵	فصل خزانہ کے بیان میں۔
۳۷۳	اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہو رہی ہیں۔	۳۸۶	فصل چہارم۔ ادویہ نماؤن شعر ابرص۔	۳۸۶	فصل ادویہ لینہ خزانہ کی۔
۳۷۴	تزیانات جید و عجیب۔	۳۸۷	فصل پنجم۔ بالوں کی دنا کر کے والی دوا۔	۳۸۷	فصل خزانہ کی کے ادویہ کا بیان۔
۳۷۵	مشروبات و اطالیہ و اخذہ کا بیان۔	۳۸۸	فصل شہارک مواعی قوی کا بیان۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸۸	فصل - دور استرخی اطباء جدید -	۳۹۸	فصل - قوبا کا بیان -	۳۱۱	فصل - انتقالہ چوتھا - امراض متعلق بدن و اطوار
۳۸۹	فصل - قوبا کا علاج -	۳۹۹	فصل - قوبا کا علاج -	۳۱۲	فصل - بدن کا بیان -
۳۹۰	فصل - احوال جلد بنظر رنگ -	۳۹۹	فصل - معالجات موضوعیہ -	۳۱۳	فصل - لاغری دور کرنے کا بیان -
۳۹۱	فصل - بیان مین اور اسباب کے جوڑنے -	۳۹۹	فصل - ثبوت لینیہ کا بیان -	۳۱۴	فصل - تسخیر عضویہ کی -
۳۹۲	فصل - متغیر کرتے ہیں -	۳۹۹	فصل - جرب اور حکم کا بیان -	۳۱۵	فصل - زہی کے عیوب کا بیان -
۳۹۳	فصل - رنگ کو زرد کرنے والے اسباب -	۳۹۹	فصل - علاج جرب کا -	۳۱۶	فصل - لاغر کر نیکی تدریج -
۳۹۴	فصل - اور ان اشیاء کا بیان جو رنگ کو اچھا کرتی ہیں -	۳۹۹	فصل - دوا قوی جرب فرم کی -	۳۱۷	فصل - تنزیل اعضا غریبیہ -
۳۹۵	فصل - بیان حفظ جلد کا دھوپ اور دھواؤں سے -	۳۹۹	فصل - حصہ کا بیان -	۳۱۸	فصل - داخل کا بیان اور علاج -
۳۹۶	فصل - آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا -	۳۹۹	فصل - سنہات اللیل کا بیان -	۳۱۹	فصل - دوا قوی فریل و سس -
۳۹۷	فصل - اور سیاہ نشان کا دور کر دینا -	۳۹۹	فصل - شلیل کا بیان -	۳۲۰	فصل - اذالہ زہار اور شکر کا علاج -
۳۹۸	فصل - چھپک ہو داغون اور زخون کو نشان -	۳۹۹	فصل - قرون کا بیان -	۳۲۱	فصل - کے بیان مین -
۳۹۹	فصل - خون مردہ اور برش اور کلفت اور -	۳۹۹	فصل - شقوق کا بیان -	۳۲۲	فصل - تشنج و تعفیف -
۴۰۰	فصل - نمش کا بیان -	۳۹۹	فصل - ہنوس پھٹ جانے کا علاج -	۳۲۳	فصل - اظفار کا بیان اور علاج -
۴۰۱	فصل - ہوشم اور اسکی دوا کا بیان -	۳۹۹	فصل - بانوں کو پھٹ جانے کا علاج -	۳۲۴	فصل - حیلہ ناخن اوکھڑے کرنے -
۴۰۲	فصل - بادشام و حمہ و مفرطہ کا بیان -	۳۹۹	فصل - ہاتھوں کو پھٹ جانے کا علاج -	۳۲۵	فصل - مراعات اور نگہداشت اسکی -
۴۰۳	فصل - بیان مین ہن اور وضع اور برص مین -	۳۹۹	فصل - اونگھلیوں کی گھاسیوں کو پھٹ جانے کا علاج -	۳۲۶	فصل - ناخن تازہ کی جو ب اوکھڑے کرنے -
۴۰۴	فصل - اور اسود کے -	۳۹۹	فصل - فقر قضاہ -	۳۲۷	فصل - کے جاسے -
۴۰۵	فصل - علاج ہنق اسود کا -	۳۹۹	فصل - راجہ منکرہ کا علاج -	۳۲۸	فصل - ناخن کے برص کا بیان -
۴۰۶	فصل - علاج وضع اور برص کا -	۳۹۹	فصل - جلد کی بدبو کا علاج -	۳۲۹	فصل - اور علاج -
۴۰۷	فصل - رنگ جو برص پر ملا کیے جاتے ہیں -	۳۹۹	فصل - بیان مین صنان کے -	۳۳۰	فصل - زردی جو ناخن پر آ جاتی ہے -
۴۰۸	فصل - غذا مبرص کی -	۳۹۹	فصل - رصفت ایک فرقہ کی جسکی ہتھاک -	۳۳۱	فصل - رصی اظفار کا بیان -
۴۰۹	فصل - علاج برص اسود کا -	۳۹۹	فصل - بدن خوشبو ہو جائے -	۳۳۲	فصل - خون مردہ زیر ناخن کا علاج -
۴۱۰	فصل - متفانہ تیسرے - اولی امراض اور عوارض کا بیان -	۳۹۹	فصل - بول و بران کی بوی بد کا بیان -	۳۳۳	فصل - اختتام کتاب ہذا -
۴۱۱	فصل - جو رنگ سے متعلق نہیں کہتے ہیں -	۳۹۹	فصل - پیشاب کی بدبو کا بیان -	۳۳۴	خاتمہ الطبع -
۴۱۲	فصل - سحیفہ کے بیان مین -	۳۹۹	فصل - قمل و صبیان کا بیان -	۳۳۵	۳۳۶
۴۱۳	فصل - مادہ و موضوعیہ سحیفہ خشک کی -	۳۹۹		۳۳۷	





فہرست کتب

<p>میزان الطب محشی مشہور کتاب طب کی ہے مع مسائل ذیل تصانیف مختلف - ۱۔ میزان الطب محشی مصنف حکیم محمد اکبر ازانی ۲۔ رسالہ دلائل النبض - ۳۔ رسالہ دلائل البول - ۴۔ رسالہ بجران مع جدول ایام جسمانی انیس لاطبا - مصنف مولوی محمد صادق علی طب اکبر بری سندی کتاب طب بین تصنیف حکیم محمد اکبر ازانی - مطب علوی خان - نسخہ نادر متحن کا مجموعہ از حکیم علوی خان - مفرح القلوب - مصنف حکیم محمد اکبر ازانی -</p>	<p>مجموعہ مسندان الادویہ - القام الاذی فرسنگ نصیریہ - مخزن الادویہ - یہ مجموعہ تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین شیرازی و حکیم تاج محمد حکیم احمد علی اعظم آبادی ہے - ضروری المطب - مولفہ حکیم مہتاب جدول میں نام دوا و اس کے مفرد مصلحہ کا بیان مقالات احسانی - مفردات کا بیان مصنفہ حکیم احسان علی وکیل - طب فارسی</p>	<p>ترجمہ رد و ارت ساگر بیدک میں انتخاب کتب از اسکے جس نسخے کو از مایعہ بپایا مترجمہ نڈت بیاد سے لال ملازم مطبع - مجموعہ میزان الطب - اردو سالہ بجران وغیرہ مفصلہ و نادر ۱۔ میزان الطب اردو - ۲۔ رسالہ بجران ۳۔ طب غزنی - ۴۔ رسالہ دلائل النبض ۵۔ رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی صادق علی -</p>
<p>مجازہ نامہ - مصنف حکیم محمد سعید رفیع خان امہ العلاج - غریب رسالہ ہے حاوی ترکیب سبب دولت نور الدین محمد جلیل مجازہ غازی - مصنف حکیم انانہ الدین طیب صنفی - مع نسخہ چند مسائل قدسی - ۱۔ رسالہ نبض - ۲۔ فارورہ - ۳۔ رسالہ ستہ ضروریہ - ۴۔ رسالہ مقطعات یوسفی - ۵۔ رسالہ ناکول و مشروب - ۶۔ قصیدہ - در حفظ صحت - ۷۔ رسالہ الجسمہ ان - زا و غریب - غذا اور مسافریں کے لیے نادر نسخہ تدابیر معالجہ برحسب کی رعایت - سے گری کی دوا لاکھون کا فائدہ بخشی ہے مصنفہ حکیم علی خان</p>	<p>اکسیر اعظم - چار طب میں جامع و کلیات و معانی طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان النخاطی حکیم محمد مجازہ نامہ - مصنف حکیم محمد سعید رفیع خان خلاصۃ التجارب - تورات طبیکہ محمد سعید رفیع خان مدونہ حکیم ہب الوداد - ایضاً - مطبوعہ جدید مجرایات اکبری - محشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان معروف حکیم ازانی - تکشیف الخفا - مصنفہ حکیم سلیم الدین خان کھنہ منصوری - مع رسالہ چوب چینی مشہور کتاب ہاچو شرح بین مصنفہ حکیم منصورین حکیم محمد یوسف - ضیاء الابرار - مصنفہ حکیم محمد ود خان - مجرایات رضائی - معالجہ امراض ضعف با و شانہ میں مولفہ حکیم سید رضا حسین - دستور العلاج - مصنفہ حکیم سلطان علی خانی</p>	<p>مختص بہ علاج بہائم و طیور علاج المواشی عمدہ معالجات بہائم و طیور کو رسالہ اکبر علی ایچ بی ملین صاحب ترجمہ ترجمہ مولوی علاج احسانی - موسومہ بدو و الہائم و الطیور بین علی ہائم و طیور کے تجربہ نسخہ اور اولی حکیم احسان علی وکیل - ریت انیسل - مع تصانیف کمال قسام اسپ ورایہ نیک امراض کا علاج و شناخت حسن فہم و سبب مولفہ منشی محمد ممدی - ایضاً - رنگین تصاویر - سرخانہ - معالجہ اسپ میں مولفہ سعادتی خان رنگین و بلوی -</p>
		<p>نفران الادویہ - اردو جسمیں ہر ایک والی کتاب النبض - مقرر مصلحہ - بدل - قدر شربت - معالجہ و خواص کمال بسط و شرح سے لکھے ہیں مع رسالہ تقداد ادویہ مستر محمد حکیم محمد نور در جلد میں -</p>

شہر آبادین و ادویہ تصنیف  
حکیم محمد اکبر زونی۔

علاج الابدان۔ رسالہ غریب المفاہیم  
علاج الامراض النسانی کا خود انسان میں موجود  
نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم عبدالحق

کمر الاسرار۔ محالجات اسرار طب کا مبداء  
تلموز بہ تصنیف حکیم ہادی حسن مراد آبادی  
ہج السجذاقت۔ تصنیف حکیم قدرت احمد  
رسالہ رختہ الواقیہ لیسہام الامراض لوبائیہ خاں  
امراض وبائی کا علاج اور اس کے اسباب علامات کا  
بیان تصنیف حکیم سید افضل علی الخاٹب  
شفاء الدواک۔

رموز الحکمت۔ مصنفہ مولوی برج علی  
درس دل فارسی۔  
علاج الامراض۔ مولفہ حکیم محمد شریف خان  
مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ۔

رسالہ کراۃ سوار الطریق بطال المناہج  
تحقیقات طبکا بطور مباحثہ واکری و یونانی لکھا  
رسالہ دافع المہلک و نافع البری فی احکام النعمیہ  
اصیبت الختمہ والیفیہ تحقیقات ترجمہ برہمنی ہندو کا گیا  
ہے اور اس کا علاج ہے۔

لغات مفردات طب فارسی

مختار الادویہ مع تحفہ المؤمنین کہ جن میں  
کی ماہیت طبیعت مفردات مصطلحات بدل قدر  
شرت افعال و خواص شرح لکھے اور اس کے  
ساتھ تحفہ المؤمنین حاشیہ بالاستیعاب تمام و  
کمال بمنوان پندریہ چرچی ہر تصنیف سے حکیم

سید محمد حسین علوی۔

ناصر المعالجین۔ پنجوں میں مختار الادویہ کا  
جلد اول میں نام و دراکا اردو فارسی و عربی شرح  
ماہیت طبیعت و افعال و خواص ایسے ایجاز  
اور اختصار کے ساتھ لکھے ہیں کہ طب کا ایسی کتاب  
حفرین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مولفہ حکیم

ناصر علی غیاثیوری۔  
مفردات ناصر علی۔ بصفت بالا اور فرید علیہ  
یہ ہے کہ اسمین ایک مکملہ طبعیہ ہے مصنفہ  
اختیارات بدلی۔ مفردات طبیہ اور مکملہ  
میں جبری معتبر کتاب ہے۔

۱۔ مقالہ میں مفردات ادویہ کا بیان مع اسکی  
ماہیت طبیعت افعال خواص اور اسکی فہم  
۲۔ مقالہ میں مرکبات طبیہ کے مرکبات  
نسخہ مصنفہ حکیم علی بن حسین الانصار

معادن الشفاء۔ سکندر شاہی ہمتا طب  
یونانی و ہدیک ہے ہر دو مفرد کی ماہیت طبیعت  
مفرد و مصلح و بدل و مقدار شربت افعال و خواص  
تطبیق ہدیک لکھے ہیں و جن دواؤں کا نام عربی  
فارسی میں تھا وہ خاص ہندی زبان میں لکھا  
یہ کتاب حکیم سکندر شاہ حکیم ہود خان  
نے تالیف کی۔

مختار الادویہ۔ والفاظ الادویہ  
زیگت نصیریہ و مختار الادویہ از تصنیفات حکیم  
نور الدین محمد عبداللہ شیرازی حکیم تاج محمد

طب عربی

انفیس بن جمال الدین التتیب  
درسی معتبر کتاب طب کی ہے۔

انفیس بن جمال الدین التتیب  
درسی معتبر کتاب طب کی ہے۔  
اقدائی در شرح موجز کی کہ جو تحقیق  
شیخ رئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور  
درسی ہے اسے درجہ کے ذی استعداد  
بہت مفید و کارآمد ہے۔

کامل الصنائع۔ مقالہ اول و دوم  
علی بن عباس مشہور و معروف  
فن طب کی ہے۔

موجز۔ بعض قانون طب مصنف  
علامہ الدین علی بن الخرم القرشی  
مشہور کتاب تین تین فن طب میں ہے  
قانونیہ۔ مع رسالہ قریہ از تصنیف  
حسنہ اسرار کی ہے۔

شرح اسباب۔ فن طب میں  
اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے حکماء و خدائے پیشینہ  
فطانت اندیشی کی درس میں مستند و معتبر

مصنفہ اطفالون زانی اسطوی دوران نیفہ  
و فراہدان ثانی شیخ بوعلی سینا حکیم نفیس بن  
ہے قوت و استعداد و طریقہ علاج و تشخیص  
میں طبیوں کو مدد دیتی ہے محالجات میں

و نافع کتاب دو جلدوں میں تمام ہے چر  
علیہ علیہ عمدہ عمدگی و صفائی سے منقو  
نسخہ قدیم زمانہ شاہی سے طبع ہوئی





CALL No. { 41. 3111 } ACC. No. 84.44

AUTHOR \_\_\_\_\_

TITLE Sim (Nasir-e-Jamia) 1936

\_\_\_\_\_

LIBRARY

TIME



**MAULANA AZAD LIBRARY**  
**ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:—**

1. The Book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.



